زینتُ المحافل

ترجمہ

نزہتُ المجالس

تصنیف
امام عبدالرحمٰن ابن عبدالسلام

ترجمہ
علامہ محمد منشا تابش قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

345
25202

فقیر عبد الستار طاہری نقشبندی

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ

Phone 780547

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف

امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام

الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر:- شبیر برادرز ۰ اردو بازار لاہور (پاکستان)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد اول)
مصنف	علامہ عبد الرحمن الشافعي الصفوري رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ
مصحح	مولانا سید ولایت حسین شاہ چشتی گولڑوی
	خطیب جامع مسجد رضائے حبیب مرید کے، شیخو پورہ
ناظر	حافظ محمد مسعود اشرف قصوری
	دار العلوم محمدیہ غوثیہ داتانگر بادامی باغ، لاہور
اشاعت اول	۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء
اشاعت ثانی	رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ/ جنوری ۱۹۹۸ء
ناشر	شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور (پاکستان)
ہدیہ	165 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز، اردو بازار لاہور (پاکستان)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نشان منزل

حضرت امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نویں صدی ہجری کے ان جلیل القدر علماء و مقررین، خطباء و واعظین میں شمار ہوتے ہیں، جن کے خطابات و بیانات کا عرب و عجم میں شہرہ رہا، آپ علوم و فنون اسلامیہ کے بحر بے کنار تھے، تفاسیر قرآن کریم، احادیث رسول عظیم، آثار صحابہ و بزرگان دین، سیرو تواریخ اولیاء کرام اور فقہ ائمہ اربعہ پر آپ کی گہری نظر تھی، وسیع مطالعہ کے مالک تھے، حکمت، فلسفہ اور طب میں ید طولیٰ رکھتے، نزہتہ المجالس میرے ان کلمات پر شاہد و عادل ہے۔:

آپ نے تمام علوم عربیہ عقلیہ و نقلیہ زیادہ تر اپنے والد ماجد حضرت علامہ شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کئے جو اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ علامہ عبدالرحمٰن الصفوری نزہتہ المجالس میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ نہایت ولولہ انگیز الفاظ اور خوشگوار انداز میں فرماتے ہیں جن سے ان کے والد ماجد کے عظیم المرتبت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔:

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے کے ناطے سے اکابر شوافع میں شمار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی اس عدیم المثال تصنیف میں مسائل فقہ شافعیہ کو بڑی قدرو منزلت لائے ہیں۔ پاک و ہند میں مسلمانوں کی اکثریت حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقلد ہے اس لئے علماء کرام خصوصاً خطباء و واعظین حنفیہ کو مسائل میں احناف و شوافع کے فرق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ راقم السطور سے جہاں تک ہو سکا فقہی اختلاف کی وضاحت کردی اور فقہ حنفیہ کے مطابق مسئلہ کا حل پیش کردیا ہے تاکہ اس ترجمہ سے استفادہ کرنے والے احناف و شوافع کے مسائل کو اپنے ذہن میں راسخ کر سکیں،

"نزہتہ المجالس" بڑی بابرکت تصنیف ہے جسے ہر صدی کے علماء نے حرز جان بنایا، خصوصاً واعظین کے لئے تو یہ نعمت عظمیٰ سے کم نہیں، مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے اہل علم و قلم بطور حوالہ پیش کرتے ہیں، تاہم اہل تحقیق کے نزدیک رطب و یابس سے خالی نہیں البتہ دامن فضائل میں ایسی باتیں سما سکتی ہیں !!

ترجمہ کے بارے میں یہی عرض کئے دیتا ہوں کہ راقم نے لفظی ترجمہ کی بجائے عبارت کے مفہوم و مطالب کو اولیت دی ہے، جہاں تک ممکن تھا نہایت آسان اور روح پرور الفاظ میں ترجمانی کی کوشش کی ہے، اہل علم و قلم اور ترجمہ کا ملکہ رکھنے والے بغور ملاحظہ فرمائیں اور جہاں کہیں ترجمانی میں سقم پائیں تو براہ کرم آگاہ کریں، ازالہ کیا جائے گا،

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منہ و کرمہ، نزہتہ المجالس جلد اول کا ترجمہ مکمل ہوا، بعض ابواب کی تلخیص کو ہی مناسب سمجھا، اور اس ضخیم و عظیم کتاب کو "زینت المحافل" ترجمہ نزہتہ المجالس سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور دوسری جلد کے ترجمہ کی توفیق مرحمت فرمائے، امین۔

محتاج دعا

محمد منشا تابش قصوری

خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے ضلع شیخوپورہ پاکستان

۱۴۱۷ھ ۱۹۹۶ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد اول)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نشان منزل	۳	عجیب سخی	۱۷۶
تعارف حضرت مترجم مدظلہ	۱۷	نصیحت	۱۷۷
از علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ		حکایت: بد بخت عابد	۱۸۰
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم		فوائد جلیلہ	۱۸۱
تبصرہ حضرت علامہ بدر القادری (ہالینڈ)		کار آمد نصیحت	۱۸۵
کی نظر میں	۲۶	فوائد نافع	۱۸۳
آغاز کتاب	۲۷	فوائد جلیلہ	۲۰۴
باب ۱ فضیلت اخلاص	۳۱	حکایت: امام ابوبکر عسقلانی علیہ الرحمۃ	۲۰۷
باب ۲ فضائل ذکر، قرآن کریم	۴۵	کا خواب میں زیارت خداوندی کی	
باب ۳ فضائل ذکر مع حکایات عجیبہ	۶۲	سعادت حاصل کرنا	
فوائد جلیلہ	۷۲	حکایت: ایک صحابی کے گھر پڑوسی	۲۲۰
کلمہ توحید	۸۸	کی کھجوریں گرنا؟	
دعائے خاص	۹۲	باب ۵ صبح و شام کے اذکار	۲۲۸
فوائد نافع	۹۶	باب ۶ باب محبت و عشق	۲۳۵
باب ۴ فضائل تسمیہ	۱۲۱	حکایت: نبی کریم ﷺ کی زیارت	۲۴۳
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	۱۲۱	لطیفہ: محبت کے چار حرف؟	۲۴۴
حکایت: نمرود کی چھوٹی بیٹی	۱۲۹	حکایت: محبت کے سلسلہ میں مشائخ	۲۴۴
فوائد جمیلہ	۱۳۰	کرام کی گفتگو	″
تمام قرآنی سورتوں کو خواب میں پڑھنے		حکایت: حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ	۲۴۵
کی تعبیرات	۱۴۸	کا فرشتے استقبال کرتے ہیں؟	
فوائد جمیلہ	۱۵۷		

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک راہب کی گفتگو؟	۲۵۶
لطائف عجیبہ	۲۶۲
حکایت: حضرت خواص اور طلب انار؟	۲۶۶
حکایت: حضرت ابو عمرو مازنی کا ایک نوجوان کو سخت سردی میں نماز پڑھتے، پسینے سے شرابور دیکھنا	۲۶۹
حکایت: حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور جنتی محل	۲۷۱
حکایت: خاوند کا بیوی کو صدقہ وخیرات سے روکنا	۲۷۶
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب کہف رضی اللہ عنہم	۲۷۸
حکایت: ایک عارف اور ایک عورت	۲۷۹
حکایت: حضرت ابراہیمؒ بن ادہم اور فرشتہ	۲۸۱
حکایت: محبت کی بے تابیاں کچھ نہ پوچھو	۲۸۲
حکایت: ایک مرغ کا اللہ اللہ اللہ کرنا	۲۸۵
باب ۷ تذکرۂ موت	۲۸۷
حکایت: غمی اور خوشی	۲۸۹
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک چرواہا	۲۹۱
دو باتیں	۲۹۲
لطیفہ: موت اور چار فرشتے	۲۹۵
فوائد کمالیہ	۲۹۸
حکایت: حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور خوف قبر	۳۰۵
حکایت: نبی کریم ﷺ حضرت صفیہ کی قبر میں	۳۰۶
فصل ۴ امید یا طمع؟	۳۰۹
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ضعیف ترین بوڑھا	۳۰۹
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک عبادت گزار	۳۱۰
حکایت: فوائد جلیلہ: فرائض الٰہی کی بجاآوری، تیمارداری اور ارشاد رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام	۳۱۴
حکایت: ایک صحابی اور اس کا بچہ	۳۲۴
حکایت: صبر حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام	۳۲۵
حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام اور وقت وصال	۳۳۰
حکایت: بچے کے وصال پر زیب و زینت	۳۳۱

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
حکایت: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وصال پر ایک خاص گفتگو	۳۳۳
نصیحت: ماتم کرنا حرام ہے	۳۳۴
☆ باب ۸ رضا	۳۳۶
حکایت: ایک آدمی روشن دان سے پرندے کی طرح نکل گیا	۳۳۷
حکایت: رفیقہ حیات	۳۳۸
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور لنگڑا نابنیا	۳۳۹
فائدہ مند نسخہ: داڑھ کی درد' دور	۳۴۱
حکایت: اپنی رفیقہ حیات سے پانی کا طالب	۳۴۲
حکایت: صاحب مال اور یاد الٰہی سے غافل	۳۴۳
حکایت: گم شدہ فرزند پر قضا و رضا کو ترجیح	۳۴۳
حکایت: بصرہ کا دہشت گرد' ڈکیت	۳۴۴
حکایت: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور طالب رضا	۳۴۷
حکایت: کتا- گدھا اور مرغ	۳۴۸
حکایت: اسرائیلی زاہد کا کباب طلب کرنا	۳۴۹
حکایت: غزوۂ خندق اور حضرت	۳۵۰
جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت کا ایک منظر	۳۵۰
حکایت: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بچے زندہ فرمادیئے	۳۵۱
حکایت: حضرت یوسف علیہ السلام کی خون آلود قمیص	۳۵۲
حکایت: حضرت ابراہیم بن ادہم کا زیارت الٰہی سے مستفیض ہونا	۳۵۳
باب ۹ فصل ادب	۳۵۶
حکایت: غلاظت کے جراثیم کیوں پیدا کیے گئے	۳۶۰
لطیفہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پرندوں کا زندہ کرنا	۳۶۲
حکایت: حضرت موسیٰ علیہ السلام' فرعون اور فرعونی جادوگر	۳۶۲
حکایت: جادوگر سجدے میں گر پڑے	۳۶۳
حکایت: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قبلہ رو تھوکنے والے سے بیزاری	۳۶۵
باب ۱۰ فضائل دعا	۳۷۰
شرح اسماء الحسنٰی	۳۷۶
فوائد جلیلہ	۳۷۶
حکایت: سانپ نے ایک صالح کے پاؤں سے ہڈی نکال دی	۳۸۰

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
حکایت: حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتے	۳۹۱
حکایت: عجیب و غریب فرشتہ	۳۹۳
حکایت: غیر اسلامی ملک اور ایک مسلمان قیدی	۳۹۴
حکایت: اور چور مارا گیا؟	۳۹۴
حکایت: مصائب و آلام اور کشائش رزق	۳۹۵
فائدہ: حضرتِ زید بن حارثہ ؓ کا قید ہونا	۳۹۶
حکایت: حضرت زید بن حارثہ ؓ کیساتھ ایک حادثہ کارونما ہونا	۳۹۷
حکایت: حجاج بن یوسف کا ایک عابد کو قتل کرانا اور اس کا محفوظ رہنا	۳۹۸
فوائد جلیلہ	
حکایت: شکاری اور ہرن	۴۰۳
حکایت: ہزار اشرفیوں کی تھیلی	۴۰۳
حکایت: حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کے والد ماجد کی ایک حسینہ پر نظر پڑنا	۴۰۳
حکایت: مجھے عورتوں کو دیکھنے کا بڑا شوق تھا	۴۰۶
فوائد جلیلہ	۴۰۷
حکایت: چچازاد ہمشیرہ سے نکاح	۴۱۲
فوائد جلیلہ	۴۱۳
لطیفہ: ہاتھی بڑا عجیب جانور ہے؟	۴۱۴
نسخہ مفیدہ، مولی، نمک اور شہد	۴۱۶
حکایت: ایک ظالم ترین بادشاہ	۴۱۷
فوائد جلیلہ: احرام والے کا احرام والے کے بال کاٹنے کا حکم	۴۲۱
حکایت: ایک صالح کی ایک ہی دعا	۴۲۳
شیطان پکڑا گیا	۴۳۲
حکایت: ایک عابد کا شیطان کو دیکھنا	۴۳۵
حکایت: اور بزرگ اور العافیہ العافیہ کا وظیفہ	۴۳۶
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ویرانہ	۴۳۷
حکایت: خیر و عافیت کا مفہوم	۴۳۸
باب ۱۱	۴۴۰
فضائل و تقویٰ و برکات اعمال	
حکمت لقمان	۴۴۱
حکایت: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بکریاں اور بھیڑیے	۴۴۲
حکایت: دعا اور ہزار دینار	۴۴۲
حکایت: مصری راہب اور علم مکاشفہ	۴۴۳
حکایت: مکارہ اور ایک عابد کا قصہ	۴۴۵

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
حکایت: اس نے کہا میں حور ہوں	۴۴۵
حکایت: خواہشات نفسانیہ کی مخالفت	۴۴۶
حکایت: ایمان کالباس	۴۴۷
حکایت: نیک خصلت میاں' بیوی	۴۵۰
حکایت: نیک بخت خاتون کاخاوند کو جواب	۴۵۰
نصائح: حکمت	۴۵۱
عجیبہ: زانی بندر اور بندریا کو بندروں کا رجم کرنا	۴۵۲
حکایت: خوانچہ فروش اور ایک عورت	۴۵۳
حکایت: اور پھر اس نے دروازہ بند کرلیا	۴۵۴
حکایت: حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک عورت	۴۵۵
حکایت: شیطان بہ شکل انسان	۴۵۶
حکایت: اسرائیلی قاضی کا حج پر جانا	۴۵۸
دعا کا اثر: لوہار اور ایک پارسا خاتون	۴۶۲
لطیفہ: جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	۴۶۸
حکایت: راہ تقویٰ	۴۶۹
حکایت: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ایک حسینہ خاتون	۴۶۹
حکایت: گنبد خضریٰ اور عشاق کے آنسو	۴۷۰
فوائد جلیلہ: ایک روٹی یا سو رکعت نفل افضل ہیں؟	۴۷۰
لطیفہ: خوش نصیب صحابی کا حضور کے پاس سونا اور خواب میں حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی زیارت کرنا	۴۷۳
باب ۱۲ شب و روز کی نمازوں کے فضائل	۴۷۵
حکایت و لطیفہ: نیک سیرت خاتون خاوند اور ایک عیاش	۴۷۶
حکایت: انی جاعل فی الارض خلیفہ	۴۷۷
ارکان وضو: امام شافعی کے نزدیک وضو کی نیت فرض ہے	۴۷۹
حکمت وضو: چار اعضا کے دھونے کی وجہ	
وضو اور تیمم	۴۸۱
حکایت: وضو' شیطان کے شر سے بچنے کا محفوظ ترین ذریعہ	۴۸۳
☆ برکات وضو	۴۸۴
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نور کا پرندہ	۴۸۹
سبق: تارک نماز ملعون ہے	۴۹۰
منحوس دن۔ ذمیہ سے نکاح	۴۹۱

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
فائدہ: نور اور روشنی	۴۹۲
حکایت: آبادی و بربادی	۴۹۳
عبرت	″
فوائد جلیلہ: موذن کی عظمت	۴۹۷
خواب میں اذان اور اس کی تعبیر	۴۹۹
چار موذن کون کون سے	۵۰۰
فوائد جلیلہ	۵۰۱
پابند صوم و صلوۃ خاتون اور کافر خاوند کا عجیب واقعہ	۵۰۹
فوائد طوالت	۵۱۰
عابد' اذان اور نماز	۵۱۱
لطیفہ: اور پھر اس نے ستائیس بار عشاء کی نماز ادا کی	۵۱۲
فوائد جلیلہ	۵۱۲
حکایت: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تکبیر تحریمہ کی عظمت	۵۱۶
حکایت عجیبہ: اللہ اکبر کے رموز و اسرار	۵۱۷
حکایت: حضرت ابراہیم بن ادہم اور ان کی رفیقہ جنت	۵۱۸
حکایت: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور غافلین	۵۱۹
حکایت: یہ کیسا خدا ہے جس کی تم پوجا کر رہے ہو	۵۲۱

عنوان	صفحہ
حکایت: اور پھر وہ نماز نماز پکارنے لگی	۵۲۱
باب ۱۳	
فضائل و برکات جمعۃ المبارک	۵۲۷
فوائد جلیلہ	۵۲۷
برکات نماز جمعہ	۵۳۱
نکاح حضرت آدم و حوا علیہما السلام	۵۳۵
غسل جمعہ	۵۳۵
ہرنی کی فریاد	۵۳۵
معجزۂ مصطفیٰ ﷺ	۵۳۶
عید مبارک	۵۳۸
لباس جمعہ	۵۳۸
دعائیں قبول	۵۳۹
جمعہ اور صلوۃ والسلام	۵۴۰
جمعہ اور سفر	″
جمعہ کا قصداً چھوڑنا	″
باب ۱۴ فضائل زکوۃ	۵۴۱
حکایت: منکر زکوۃ کی قبر میں سانپ	۵۴۳
حکایت: منکر زکوۃ کی پشت پر سوداغ	″
حکایت: ثعلبہ نامی منکر زکوۃ کا انجام	۵۴۴
لطیفہ: ثعلبہ نامی منکر زکوۃ کا انجام	۵۴۴
لطیفہ: کافر سے جزیہ لینے کی برکت	۵۴۴

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
جسمانی زکوٰۃ - روحانی پہلو	۵۴۵
حکایت: حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمۃ اور چاند نما چہرہ	۵۴۵
حکایت: پھر اچانک اس کی آنکھ پر تیر آلگا	۵۴۶
حکمت' نگاہ فراست	۵۴۶
جھوٹ کی مذمت	۵۴۷
سچائی کی عظمت	۵۴۸
حکایت: اور پھر حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے علم صرف ونحو چھوڑ دیا	۵۵۰
لطیفہ: گناہ کے سات مرکزی اعضا	۵۵۰
حکایت: سچائی کی بنیاد	〃
باب ۱۵ تکبر کی مذمت	۵۵۱
حکایت: اور پھر مجھ پر ذلت مسلط کر دی گئی	۵۵۲
حکایت: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو طلبہ نے پکڑ لیا	۵۵۲
حکایت: ایک ہزار درہم کی انگوٹھی	۵۵۳
حکایت: عرش کا طول و عرض	۵۵۴
حکایت: جب شاہ حبشہ کو سر پر تاج سجائے دیکھا	۵۵۴
باب ۱۶ غیبت کی مذمت	۵۵۶
موعظت	۵۵۷
حکایت: چغل خور غلام	۵۵۷

عنوان	صفحہ
حکایت: جب حضرت داؤد طائی اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑے	۵۵۸
غیبت کرنیوالے کو کھجوروں کا تحفہ	۵۵۸
باب ۱۷ یتیم پر احسان	۵۵۹
حکایت: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ	۵۶۱
چغل خور کی نحوست	۵۶۱
باب ۱۸ روزوں کے فضائل	۵۶۲
ماہ رجب کے روزے	۵۶۲
فوائد جلیلہ	۵۶۲
حکایت: ایک عابدہ خاتون کی بوقت وصال وصیت	۵۶۵
لطائف	۵۶۵
فضائل ماہ شعبان اور صلوٰۃ التسبیح	۵۶۸
برکات شب برات	۵۶۹
حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گنبد نما معبد کو دیکھنا	۵۷۰
صلوٰۃ التسبیح	۵۷۱
طریقہ نماز تسبیح	〃
نماز نفل با جماعت کا حکم (نوٹ)	۵۷۲
حکایت: حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کا تائب ہونا	۵۷۲
لطیفہ: شعبان کے حروف کی برکات	۵۵۴
باب ۱۹ فضائل ماہ رمضان المبارک	۵۵۵
دو فائدے	۵۵۵

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
درجات روزہ	۵۷۷
فوائد جلیلہ	۵۷۸
حکایت: احترام ماہ رمضان کا انعام	۵۸۰
تیس سے زائد روزے	۵۸۱
صدقہ فطر	۵۸۲
فضائل شب قدر	۵۸۳
حکایت: چار شخص اور ۸۰،۸۰	
سال عبادت	۵۸۴
رحمت کا وارث	۵۸۴
حضرت مقاتل بیان کرتے ہیں	۵۸۴
شب قدر	۵۸۵
حکایت: سعادت شب قدر	۵۸۵
فضائل عیدین اور قربانی	۵۸۷
عرفہ کا روزہ	۵۸۷
شیطان کا ماتم کرنا؟	۵۸۹
حکایت: الٰہی برکات عرفہ سے محروم نہ فرمانا	۵۹۰
قربانی کس کس پر واجب ہے؟	۵۹۱
ایصال ثواب	۵۹۳
شیطان کا حملہ	۵۹۳
حکایت: قبر سے نور کے شعلے	۵۹۴
حکایت: قیامت کا منظر	۵۹۴
باب ۲۰ فضائل ماہ محرم الحرام	۵۹۵
حکایت: بحرمت یوم عاشورہ نجات	۵۹۹

عنوان	صفحہ
حکایت: یوم عاشورہ اور سات	۵۹۹
درہم کا صدقہ	″
موعظت-فائدہ	۶۰۰
باب ۲۱	۶۰۱
بھوک کی فضیلت، سیری کی لذت	
حکایت: حضرت یحیٰ علیہ السلام کی شیطان سے گفتگو	۶۰۲
حکایت: تیرے عشق میں کھانا پینا بھول گیا	۶۰۴
باب ۲۲ فضائل حج و زیارت	۶۰۶
حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام کا مع لشکر بیت اللہ شریف آنا اور طواف نہ کرنا	۶۰۷
حکایت: ۷۵ حج	۶۰۸
آب زم زم	۶۰۹
حکایت: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بوڑھوں کیلئے دعائے مغفرت	۶۱۰
ارکان حج	۶۱۲
آغاز طواف	۶۱۵
اقسام حج	۶۱۷
زیارت گنبد خضرا	۶۱۸
حکایت: حضرت شیخ [illegible] سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کا بارگاہ رحمۃ للعالمین میں سلام پیش کرنا	۶۱۸

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
باب ۲۳ فضائل جہاد	۶۲۳
حکایت: اس میں میرے سر کے بال ہیں	۶۲۵
لطیفہ-فائدہ-اقسام شہادت	۶۲۶
حکایت: راہ حق کا مجاہد	۶۲۶
شہید زندہ ہیں	۶۲۷
باب ۲۴ خدمت والدین	۶۲۸
حکایت: اور اس نے باپ بیٹے کو قتل کر دیا	
حضرت خضر علیہ السلام اور والدین سے حسن سلوک	۶۳۳
مامتا: تڑپ اٹھی	۶۳۳
حکایت: عجیب و غریب گنبد	۶۳۴
حکایت: ساٹھ ہزار اشرفیاں	۶۳۵
حکایت: ماں کی دعا	۶۳۵
حکایت: داڑھی جواہرات و یاقوت سے مزین ہے	۶۳۶
حکایت: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق	۶۳۶
حکایت: برکات حرمت والدین	۶۳۸
ایصال ثواب کی برکت	۶۳۹
باب ۲۵: تحمل و بردباری	۶۴۱
دعائے خاص	۶۴۲
حکایت: مامون رشید کی لونڈی	۶۴۲
حکایت: حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک نشئی کو چھوڑنا	۶۴۳
لطیفہ: غصہ اور تین شخص	۶۴۳
فائدہ-لطیفہ: حقیقی فرزند کے قاتل کو آزاد کر دیا	۶۴۴
باب ۲۶	۶۴۵
جود و کرم اور سلام کا جواب	″
حکایت: بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں ایک خاتون کا آنا جس کا ہاتھ خشک ہو چکا تھا	″
کھجور کے درخت کا منتقل ہونا	۶۴۷
احسان عظیم	۶۴۸
حکایت: تاجروں کا ایثار	۶۵۰
حکایت: اس نے اپنی حیثیت سے کام سرانجام دیا، ہم نے اپنی حیثیت سے انعام دیا	۶۵۰
حکایت: ایک صالح کی صالحہ بیوی	۶۵۰
حکایت: حضرت عبداللہ بن مبارک اور زیارت رسول کریم ﷺ	۶۵۱
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ	۶۵۲
محتاجی ختم	۶۵۲
نفع بخش باتیں	۶۵۳
جنتی محل	″
عمدہ تحفہ	″

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
تحفے اور ہدیے	۶۵۴
باب ۲۷ عنایات الٰہی	۶۵۵
خزائن رحمت	۶۵۶
کریم اور اکرم	۶۵۶
وادی عفو	〃
کرم ہی کرم	۶۵۷
باب ۲۸ فضائل صدقات	۶۵۹
آوازۂ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم	۶۶۰
سفید لباس	۶۶۱
چار دعائیں	۶۶۱
چار تھیلیاں	۶۶۲
حکایت: اور حبیب عجمی علیہ الرحمتہ نے گوندھا ہوا آٹا سائل کو دے دیا	۶۶۳
نمک، پانی اور آگ	۶۶۳
بیر ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۶۶۴
ایک روٹی، ایصال ثواب کی برکت	۶۶۴
بیڑا پار - جزاک اللہ	۶۶۵
عجیب سانپ	۶۶۶
باب ۲۹ ہمسایہ سے حسن سلوک	۶۶۷
یہودی مسلمان ہو گیا	۶۶۷
خدا سے لڑائی	۶۶۸
ہمسایہ کے حقوق	۶۶۸
باب ۳۰ زہد و قناعت	۶۶۹
سب سے بڑا عاقل	۶۷۰
حکایت: تو قیامت قائم ہے	۶۷۰
خصوصی دعا	۶۷۱
عجیب شہر	۶۷۱
تجھے طلاق	۶۷۲
زاہد کی رہائی	۶۷۲
باب ۳۱ توکل	۶۷۵
فضل خدا	۶۷۶
خالق کی سفارش	۶۷۷
صاحب عزت	۶۷۸
منہ پر سانپ	۶۷۹
مقام شرم	۶۷۹
متوکل پرندہ	〃
دعائے معطر	۶۸۰
خدائی کھانا	〃
کسب معاش - خلاف توکل؟	۶۸۱
عجیب پرورش، سچا زاہد، اندھا بلا	۶۸۲
افضل کون؟ بے قدر، دو روٹیاں	۶۸۳
راحت دل، دو رکعت	۶۸۴
سورج الٹے پاؤں پلٹے	۶۸۴
آگے پڑھئے زینت المحافل	❖❖❖
ترجمہ نزہتہ المجالس جلد دوم	❖❖❖

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الجزء الأول

نزهة المجالس ومنتخب النفائس

للعالم العلامة الشيخ عبد الرحمن الصفوري الشافعي

وبهامشه كتاب

طهارة القلوب والخضوع لعلام الغيوب

لسيدي عبد العزيز الديريني

تطلب من
مكتبة ومطبعة
محمد علي صبيح وأولاده
بميدان الأزهر بمصر
تليفون ٤٨٥٨٠

بوقت ترجمہ پیش نظر نسخہ نمبر ا کا عکس : تابش قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نزهة المجالس

ومنتخب النفائس

تأليف

عبد الرحمن بن عبد السلام

الصفوري الشافعي

من علماء القرن التاسع الهجري

رحمه الله تعالى

الجزء الأول

دار الجيل
بيروت

بوقت ترجمہ پیش نظر نسخہ نمبر ٢ کا عکس : تابش قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت مترجم علامہ تابش قصوری صاحب زید مجدہ

نزہت المجالس کا پیش نظر ترجمہ پاک و ہند کی معروف علمی اور تحریکی شخصیت مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری زید لطفہ نے کیا ہے کہ جو اپنی گوناگوں صفات کی بناء پر جواں سال علماء و فضلاء میں یکتا حیثیت کے حامل ہیں، آپ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، میں شعبہ فارسی کے متخصص مدرس بھی ہیں اور مقبول عام خطیب بھی، جب کہ یہ دونوں صفات بہت کم علماء میں جمع ہوتی ہیں، آپ صاحب طرز ادیب اور پاکیزہ فطرت شاعر بھی ہیں۔ قدرت نے انہیں حاضر دماغی اور لطیف حس مزاح کا وافر حصہ عطا کیا ہے جس محفل میں موجود ہوں اسے کشت زعفران بنا دینے کا ملکہ رکھتے ہیں جب سے انہوں نے فارسی جماعت کو پڑھانا شروع کیا ہے اس وقت سے طلباء کی تعداد میں سال بسال اضافہ ہی ہوا ہے یہاں تک کہ ان کی کلاس کی تعداد سوا سو تک پہنچ جاتی ہے، آپ جامعہ کے واحد استاذ ہیں۔ جن کے شاگرد دورہ حدیث تک ہر کلاس میں موجود ہوتے ہیں، طلباء احباب اساتذہ اور منتظمین سبھی کے ہاں مقبول بلکہ محبوب ہیں۔

ماہنامہ ضیائے حرم اپریل 1971ء میں مولانا محمد منشا تابش قصوری کا ارسال کردہ، شہید جنگ آزادی 1857ء مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی رحمہ اللہ تعالٰی کا تعارف اور ان کی ایک نعت شائع ہوئی، ارسال کنندہ کی حیثیت سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان کا ایڈریس بھی تحریر تھا "خطیب جامع مسجد فردوس ٹینریز مرید کے ضلع شیخوپورہ راقم ان دنوں جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا اور بطل حریت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح حیات اور جنگ آزادی 1857ء میں ان کے مجاہدانہ و سرفروشانہ کارناموں پر مشتمل کتاب " باغی ہندوستان " کی تلاش میں تھا' سوچا کیوں نہ آپ سے رابطہ کیا جائے' ممکن ہے آپ کے توسط سے کتاب کا سراغ مل جائے' عریضہ ارسال کیا اور درخواست کی کہ اس کتاب کی تلاش میں امداد کریں' موصوف نے لاہور کی تقریباً تمام قابل ذکر لائبریریاں چھان ڈالیں اور آخرکار "الفلاح بلڈنگ" کی لائبریری سے کتاب ڈھونڈ نکالی لیکن مشکل یہ پیش آئی کہ لائبریرین کتاب دینے پر کسی صورت تیار نہ ہوا بعد ازاں یہ کتاب جناب محمد عالم مختار حق کے ذاتی کتاب خانہ سے مل گئی اور انہوں نے ازراہ عنایت اشاعت کے لئے دے دی۔ یہ تھا مولانا تابش قصوری کے ساتھ پہلا تعارف' الحمدللہ! اس دن سے آج تک ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ بدستور قائم رہیں گے۔

1974ء میں راقم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں تدریسی خدمات پر مامور ہوا تو حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ و تنظیم المدارس' مولانا محمد منشا تابش قصوری' مولانا محمد جعفر ضیائی اور راقم نے مل کر مکتبہ قادریہ کا آغاز کیا' ہم چاروں افراد فی کس ماہانہ پچاس روپے جمع کرتے جب کچھ مناسب رقم بن جاتی تو کوئی رسالہ یا کتاب شائع کر دیتے" یہ اشتراک و تعاون سالہا سال جاری رہا اور تاریخی اہمیت کی حامل متعدد کتابیں شائع ہوئیں جن میں "باغی ہندوستان" یاد اعلیٰ حضرت' اغثنی یارسول اللہ' تذکرہ اکابر اہل سنت' تعارف علمائے اہلسنّت' مراۃ التصانیف' نغمہ توحید اور تاریخ تناولیاں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس دور میں مولانا محمد منشا تابش قصوری ہفتے میں ایک دو مرتبہ مرید کے سے لاہور آتے اور بعض اوقات رات بھی مکتبہ قادریہ میں قیام کرتے، کسی کتاب کی تصحیح کی جاتی، کسی کی کاپیاں جوڑی جاتیں، آئندہ شائع کی جانے والی کتابوں کے بارے میں صلاح مشورہ ہوتا، سرگرمی اور فعالیت کے اعتبار سے وہ دور مکتبہ قادریہ کا زریں دور تھا، کاش کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے۔

تقریباً چوتھائی صدی کا یہ عرصہ رفاقت کسی انسان کے مزاج کو سمجھنے کے لئے کم نہیں، میں نے انہیں سراپا اخلاص و للہیت، جفاکش، صاف گو، پاک نظر اور پیکر استغنا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ان کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے، ملک و ملت کا گہرا درد رکھتے ہیں، بیدار مغز اور زبردست قوت فیصلہ کے مالک ہیں۔

مولانا محمد منشا تابش قصوری ابن الحاج میاں اللہ دین صاحب آرائیں، 1362ھ-1944ء کو موضع ہری ہر، ضلع قصور میں پیدا ہوئے، والدہ ماجدہ دینی ذوق رکھنے والی عبادت گزار خاتون تھیں، عام طور پر پنجابی زبان میں لکھی ہوئی دینی کتابیں پڑھتی رہتیں۔ والد ماجد کو قرآن پاک کا ایک پارہ یاد تھا، قرآن پاک گھر میں پڑھنے کے بعد لوئر مڈل سکول برج کلاں سے وظیفے کا امتحان پاس کیا، پھر ہائی سکول گنڈا سنگھ والا میں داخلہ لیا، جمعہ کے دن اپنے بڑے بھائی الحاج محمد دین صاحب کے ساتھ قصور جاتے، مناظر اسلام مولانا محمد اچھروی اور مولانا علامہ الحاج محمد شریف صاحب نوری قصوری رحمہما اللہ تعالیٰ کی تقریر سن کر دین متین کی مزید محبت دل میں پیدا ہوئی اور دس سال کی عمر میں اپنے گاؤں میں پہلا جلسہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرایا، ساتویں جماعت میں تھے کہ دل میں علم دین حاصل کرنے کا شوق اور بڑھا تو ہر وقت اپنے ہی ایک مصرع کا وظیفہ کرنے لگے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھانویں فیل ہوواں بھانویں پاس ہوواں
ڈیرہ درس دے وِچ جا لاونا ایں

چنانچہ میٹرک پاس کرنے کے بعد 1957ء میں خود ہی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور جاکر داخلہ لے لیا اور 1963ء میں فارغ ہوئے تاہم دستار فضیلت اور سند فراغت کی سعادت 1965ء میں حاصل ہوئی۔ حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی شاعر آستانہ دہلی نے اس موقع پر طویل نظم لکھی جس کے مقطع میں تاریخ فراغت نکالی۔

منشائے محمد کو منشائے خدا سمجھا
تاریخ ضیا کہئے "ابرار شریعت" آ

اس عرصے میں آپ نے حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی اشرفی مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور، حضرت علامہ مولانا ابوالضیا محمد باقر ضیاء النوری صدرالمدرسین، حضرت مولانا ابوالانعام محمد رمضان محقق النوری، حضرت مولانا صاجزادہ ابوالفضل محمد نصراللہ صاحب نوری، حضرت مولانا علامہ ابوالبقاء محمد حبیب اللہ نوری رحمہم اللہ تعالٰی اور حضرت علامہ ابوالاسد محمد ہاشم علی صاحب نوری مدظلہ سے اکتساب علم و فیض کیا۔

علامہ تابش قصوری صاحب نئے نئے دارالعلوم میں داخل ہوئے تھے، محلے سے ابتدائی طلباء باری باری چند مخصوص گھروں سے کھانا لایا کرتے تھے ایک دن انہیں بھی کہا گیا کہ آج تم روٹیاں لاؤ گے، آپ نے صاف کہہ دیا کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ معاملہ حضرت فقیہ اعظم تک پہنچا، انہوں نے فرمایا، تم محلے سے روٹی لینے کیوں نہیں جاتے؟ آپ نے کہا! جناب! میں ارائیں خاندان کا فرد ہوں مجھے میرے والدین نے مانگنے کا طریقہ نہیں سکھایا! اس پر حضرت فقیہ اعظم نے فرمایا! میں بھی ارائیں خاندان سے تعلق رکھتا ہوں لہٰذا تمہیں مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ تابش قصوری رنگارنگ خوبیوں اور اساتذہ کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت کی بناء پر اساتذہ کی آنکھ کا تارا تھے' حضرت فقیہ اعظم بھی انہیں بڑی محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ' علم کی لگن کا یہ عالم تھا کہ تمام عرصہ تعلیم میں صرف سترہ چھٹیاں کیں۔ ایک دفعہ علالت کی بناء رخصت لیکر گھر چلے گئے' کچھ دنوں بعد حضرت فقیہ اعظم نے گرامی نامہ ارسال فرمایااور اس میں تحریر کیامیں انتظار میں تھا کہ تم جلد آجاؤ گے کیونکہ

دیدن روئے عزیزاں جاں تازہ کند

اللہ اللہ! کیا اساتذہ تھے' جو اپنے شاگردوں کو حقیقی اولاد والی محبت عطا کرتے ' اسی کا نتیجہ تھا کہ شاگرد بھی اساتذہ پر جان چھڑکتے تھے اور اساتذہ کے مشن کیلئے تمام توانائیاں صرف کردیتے۔ حضرت فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ 13 اپریل 1966ء کے تحریر کردہ مکتوب میں لکھتے ہیں۔

عزیزالقدر منشائے من سلمہ ربہ ذوالمنن

16 دسمبر 1964ء کے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

فرزند عزیز مولانا محمد منشا صاحب سلمہ ربہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

آج جب کہ فقیر آپ کے لئے سراپا انتظار تھا چودھری محمد دین صاحب آپ کا خط لے کر آگئے' بڑی تکلیف ہوئی اور دلی دعا ہورہی ہے کہ آپ کو صرف ایک طالب علم ہی تصور نہیں کرتا بلکہ خصوصی فرزندار جمند جانتا ہوں اور اہل محبت کا قول ہے۔

دیدن روئے عزیزاں جاں تازہ کند

22 فروری 1963ء کے مکتوب میں یہ دعائیہ کلمات بھی پڑھنے کے لائق ہیں۔

اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین تمہیں اپنا خصوصی بنائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور بارگاہ سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خصوصی منظوری اور خاص الخاص حاضری بخشے جو منشاء عشاق حقیقیہ کا عین مطلوب ہے۔

والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں کا اثر ہے کہ آپ کو 1972ء میں حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی پھر 1979ء میں والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے ہمراہ والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج بدل کیا اور 1994ء میں پھر حج کعبہ و زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہو چکے ہیں، اس مرتبہ حرمین طیبین میں ہم زیادہ تر اکٹھے رہے کیونکہ راقم کو بھی اسی سال دوسری بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

1972ء میں مسجد نبوی میں حضرت فقیہ اعظم سے بخاری شریف کا دوبارہ درس لیا اور سند خاص حاصل کی۔ مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت حاصل کی۔ 1971ء میں حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ 18 صفرالمظفر 1416ھ - 17 جولائی 1995ء کو پیر طریقت بدر اشرفیت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرقی الجیلانی مدظلہ نے سلطان التارکین حضرت پیر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مقدس کی عظیم الشان تقریب سعید میں آپ کو سلسلہ اشرفیہ چشتیہ اور سلاسل اربعہ کی خلافت و اجازت سے نوازا، آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف کا خصوصی جبہ اور مخصوص دستار کے ساتھ سند بھی عنایت فرمائی۔

علامہ تابش قصوری شعر و سخن کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ تیسری جماعت سے شعر کہنے لگے۔ شاعر آستانہ حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ شریف تلمذ رکھتے ہیں، ایک سو سے زیادہ نعتیں اور بزرگان دین کے مناقب لکھ چکے ہیں، ان کے مضامین نظم و نثر سے، پاک و ہند کے مقتدر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں اور اب بھی بحمدہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔

زمانہ طالب علمی سے لیکر آج تک پاک و ہند کی مشہور شخصیات کے ساتھ ان کی مراسلت جاری ہے۔ دارالعلوم فیض الرسول' براؤن شریف یو پی (بھارت) مقتدر دینی ادارہ ہے علامہ تابش قصوری نے تجویز دی تھی کہ اس ادارے کی طرف سے ماہنامہ فیض الرسول جاری ہونا چاہیے' جسے انتظامیہ نے منظور کیا اور آج بھی فیض الرسول دین و مسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے اس کے علاوہ پاکستانی مطبوعات ہندوستان کے دوستوں کو بھجوا کر ان کی اشاعت کی ترغیب دیتے رہے اور ہندوستان کے علماء اہل سنت کی مطبوعات منگوا کر پاکستانی اداروں کو فراہم کرتے رہے اس طرح پاک و ہند کے علماء اہل سنت میں اشاعتی سطح پر ایک انقلاب بپا ہو گیا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ کی شہرہ آفاق تصنیف زلزلہ کی پاکستان میں اشاعت کا سہرا بھی آپ کے سر ہے جبکہ موصوف ہی کی کتاب " زلف و زنجیر" کے نام سے از خود مرتب کر کے شائع کی جو بھارت میں لالہ زار کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔

ایک عرصہ تک مرکزی مجلس رضا لاہور کے ساتھ کتابوں کے تیاری اور تصحیح کے سلسلے میں تعاون کرتے رہے' ان دنوں رضا اکیڈمی' لاہور کے روح رواں ہیں' یاد رہے کہ رضا اکیڈمی مختصر عرصے میں ایک سو سے زائد کتابیں عربی' انگلش' فارسی' اردو اور پنجابی میں شائع کر چکی ہے۔

علامہ تابش قصوری 1983ء سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے شعبہ فارسی کے استاذ اور شعبہ نشرواشاعت کے ناظم ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وصال سے تین سال قبل جامع ظفریہ مریدکے میں خطابت کے منصب پر مقرر فرمایا' آپ نے مریدکے میں مکتبہ اشرفیہ قائم کیا ہوا ہے جو دینی مسلکی لٹریچر کی اشاعت و تقسیم میں اہم کردار ادا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کررہا ہے نیز سنی علماء کونسل مرید کے کے صدر ہیں۔

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور کا ایک شعبہ انجمن حزب الرحمٰن ہے جس کی طرف سے ماہنامہ نورالحبیب شائع ہوتا ہے ابتداً علامہ محمد شریف نوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے ناظم اعلیٰ اور علامہ تابش قصوری نائب ناظم تھے۔ علامہ نوری صاحب کے وصال کے بعد ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور آج بھی آپ اس انجمن کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ اس کے علاوہ نہ جانے کتنے اداروں اور کتنے مشائخ کے ساتھ وابستہ ہیں اور فی سبیل اللہ خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی ریڈیو پاکستان لاہور سے متعدد تقریریں نشر ہوچکی ہیں۔ علامہ تابش قصوری کی متعدد تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہیں بعض کے تو کئی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں، ان کی تالیفات کے نام یہ ہیں۔

اغثنی یارسول اللہ، ترجمہ موطا امام محمد، دعوت فکر، اس کا عربی ترجمہ بھی چھپ چکا ہے، محمد نور، جامعہ نظامیہ رضویہ کا تاریخی جائزہ، جامعہ نظامیہ کا تحریک نظام مصطفیٰ میں کردار، میلادالنبی کا انقلاب آفرین پیام، نورانی حکایات، نذرانہ عقیدت بحضور فقیہ اعظم، گلزار رحمانی، تذکرۃ الصدیق، مطالب القرآن، قرآنی آیات کی مختلف موضوعات کے اعتبار سے مبسوط فہرست جسے کنزالایمان کے ساتھ چاند کمپنی لاہور نے شائع کیا۔ انوار امام اعظم، محفل نعت "مجموعہ نعت حسن عبادت" انوارالصیام" اشرفی قاعدہ وغیرہ، غیرمطبوعہ ان کے علاوہ ہیں۔

علامہ تابش قصوری کے دو ہونہار صاحبزادے (1) محمد محمود احمد، جس کا تاریخی نام پروفیسر محمد ایوب قادری نے حافظ قصوری (1395ھ) تجویز کیا، میٹرک کرچکے ہیں۔(2) حافظ محمد مسعود اشرف قصوری، دونوں صاحبزادے تحصیل علم میں مصروف ہیں الحمدللہ ثانی الذکر قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ میٹرک کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کرچکے ہیں۔ دو ہی صاحبزادیاں ہیں جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اچھی خاصی علمی استعداد رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و سعادت کے ساتھ سلامت رکھے۔

جناب ملک شبیر احمد صاحب ناشران کتب دینیہ اردو بازار لاہور، کی خوش بختی ہے کہ انہوں نے مختصر عرصے میں وسیع پیمانے پر دینی لٹریچر کی اشاعت کی ہے اور اہل سنت و جماعت کو مختلف موضوعات پر کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے اہل و عیال کو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔

الحمدللہ! علامہ تابش قصوری کے ترجمہ کے ساتھ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کررہے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مترجم، ناشرین اور قارئین کو اس مبارک کتاب کی برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے امین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
دربار مارکیٹ بالمقابل سستا ہوٹل لاہور

7 رجب المرجب 1418ھ
8 نومبر 1997ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مبلغ یورپ علامہ بدرالقادری فاضل ہند خطیب ہالینڈ کے زینت المحافل پر گرانقدر کلمات

نویں صدی ہجری کے مشہور خطیب و صوفی شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و مواعظ کا مجموعہ نزہت المجالس' صدیوں سے مقررین و واعظین علماء کا مرجع ہے جس میں تفسیروفقہ کے رموزواسرار بھی ہیں اور تصوف اور اخلاق کے موتی بھی ---- اب اس کتاب کو اروئے معلیٰ کا جامہ پہنا رہے ہیں ہمارے مخلص دوست ادیب شہیر حضرت مولانا محمد منشاء صاحب تابش قصوری دام ظلہ العالیٰ۔

اس مفید ترین ذخیرہ علمی کو اردو کا قالب بخشنے میں حضرت مولانا نے جن عرق ریزیوں کی راہ طے کی۔ وہ تو مترجمین ہی جانیں ---- اردو' دان طبقہ کسی کتاب کے ترجمہ کو پڑھنے میں اگر اسے ترجمہ کے بجائے دراصل اسی زبان کی تصنیف محسوس کرنے لگے تو میں اسے مترجم کی زباں دانی اور قدرت لسانی کا کمال خیال کرتا ہوں۔

اور واقعی زینت المحافل کا مطالعہ کرتے وقت قاری اس بات کو فراموش کر جاتا ہے کہ میں کوئی ترجمہ پڑھ رہا ہوں۔ اس کامیاب ترین کوشش پر میں حضرت مولانا قصوری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح شبیر برادرز کو اس خوبصورتی کے ساتھ پونے سات سو صفحات کی کتاب حسین اور دیدہ زیب گیٹ اپ کے ساتھ منظرعام تک لانے پر انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے ہمارے اسلامی مذہبی اور سنی تمام دقیع لٹریچر دور حاضر کی اعلیٰ ترین طباعتی و اشاعتی خوبیوں سے مزین ہوکر شائقین کتب کو دعوت مطالعہ دیں اور حسن معنوی کے یہ خزینے حسن صوری کا حق بھی پالیں۔ آمین۔ امید ہے کہ زینت المحافل کی دوسری جلد بھی اس خوبی کے ساتھ طبع ہو گی۔

فقیر بدرالقادری غفرلہ ہالینڈ 3 صفر 1418ھ / 9 جولائی 1997ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (قرآن کریم)

الحمد لله الذی قص لنا من اياته عجبا ' وافادنا بتوفيقه ارشادا وادبا ○ وجعل القرآن دافعا عنا مقتا وغضبا ○ وانزله هدی ورحمة وعيدا ورهبا ○ وارسل فينا رسولا كريما نجبا ' اطلعه على الحقائق ففاق اخا وابا وعرض عليه الجبال هذبا فاعرض عنها ونای وابی وخصنا بشريعته القويمة وحبا ○ فامنا وصدقنا وله الفضل علينا وجبا لانه ادخلنا فی خزائن الغيب وخبا ○ احمده سبحانه واشكره واتوب اليه واستغفر حمدا ○ ارغم به الف من جحد وابی وابلغ به من فضله اتواسع رشدا واربا ○

واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له شهادة نكون للنجاة سبا ' واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المخبی ' اشرف البرية حسبا واطهرهم نسبا۔ صلی الله عليه وعلیٰ اله السادة النجا ' واصحابه الذين سادوا الخليقة عجما وعربا ○

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، جس کی ذات اقدس نے ہمارے لئے عجیب و غریب نشانیاں بیان فرمائیں اور ہمیں رشد و ہدایت سے نوازتے ہوئے ان سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عنایت فرمائی ' اور قرآن مجید کو مصائب و آلام سے بچنے کے لئے ہمارا محافظ بنایا ' جس میں ہدایت و رہنمائی ' رحمت و رافت ' عذاب و عتاب سے آگاہ کیا ' اور ہمارے لئے رسول کریم ' رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور انہیں علوم غیبیہ سے سرفراز فرما کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہر چیز کی حقیقت سے آگاہ کیا' اور آپ کو تمام جہانوں میں ممتاز فرمایا' اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے پہاڑ رکھے تاکہ آپ کے لئے وہ سونا بن جائیں مگر آپ نے ان سے اعراض فرمایا اور معذرت کی' اور ہمیں شریعت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء کے لئے مخصوص فرمایا نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے نواز کر ایمان و صداقت کی نعمتوں سے مالا مال کیا' اور ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل اور عظیم احسان ہے' کہ اس نے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر کو خاص کر ہمارے لئے اپنے خزائن غیبیہ میں محفوظ رکھا'

اور میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ اس کا بھی شکر بجا لاتا ہوں اسی سے امید رکھتا ہوں اور اسی سے مغفرت کا طالب ہوں' نیز میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا کرنا چاہتا ہوں جس سے منکر ذلیل و خوار ہوں اور وہ اپنے وسیع فضل و کرم سے کامیابی و کامرانی نصیب فرمائے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی وحدہ لاشریک ہے' یہی میری شہادت' ذریعہ نجات ہے' اور میں اس بات کی بھی میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عبد خاص اور جلیل القدر رسول ہیں۔ جو از روئے حسب و نسب تمام مخلوق سے زیادہ صاحب شان و شوکت اور طیب و طاہر ہیں' اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر آپ کی آل اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' پر' جنہیں عرب و عجم کی سیادت و قیادت کا شرف حاصل ہے' صلوۃ و سلام اور رحمت و برکات نازل فرمائے'

حمد و صلوۃ کے بعد اہل علم و فضل کے نفیس ترین قصص اور بزرگان دین کے احوال و اخبار سے دل فرحت و مسرت محسوس کرتا ہے' اس لئے میں نے انہیں محض ثواب کی نیت سے جمع کیا ہے' اللہ تعالیٰ نیت کی خرابی سے محفوظ رکھے' نیز مجھے اپنے ہر مسلمان بھائی سے امید ہے کہ وہ جب اسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ملاحظہ کرے گا میرے لئے دعائے خیر فرمائے گا! وہ اوقات کتنے عمدہ ہوتے ہیں جن میں بہترین مقاصد پورے ہوں' میں اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات سے امداد کا طالب ہوں' جو جہات و حدود سے پاک ہے' اور اسی سے عرض گزار ہوں کہ وہ مجھے اہل ہدایت و سعادت میں شامل فرمائے' اور میری دعا ہے کہ وہ میرے والدین' اساتذہ' مشائخ کرام' اعزواقارب پر اپنا خصوصی و فضل و کرم فرمائے' اور ہمارے ساتھ مومنین اور ان تمام لوگوں کو بھی شامل فرمائے جو اس دعا پر آمین کہیں!! وان یشرک معنا ذلک من یقول امین والمومنین کلھم اجمعین(اعلم) وفقنی وایاک لما یرضی واعا ذنی وایاک من سوء القضا!!

تو جان لے! اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے اپنی رضا و خوشنودی سے نوازے اور بری موت سے مجھے اور تجھے محفوظ رکھے' آغاز کتاب سے پہلے میں اس کی تمہید بیان کرتا ہوں' وہ یہ کہ حضرت ابوالقاسم جنید رحمہ اللہ تعالیٰ سے بہ کثرت علماء نے بیان کیا ہے کہ کسی شخص نے ان سے حکایات الصالحین کے بارے میں سوال کیا کہ ان کا بیان کرنا' سننا سنانا اور پھیلانا کیسا ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا' ھی جند من جنود اللہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک ایسا لشکر ہے جن سے مریدین کے احوال درست ہوتے ہیں اور عارفین کے اسرار زندہ رہتے ہیں اور عشاق و محبین کے دلوں میں ذوق اور مشتاقوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں' قیل فھل علی ذلک من دلیل؟ قال نعم! ان

سے کہا گیا کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس کی قوی دلیل ہے وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک' ہم تمام رسولوں کے واقعات کی اطلاع آپ کو دیں گے جن سے آپ کا دل مضبوط کریں!! (یعنی ان واقعات سے تمہارا دل خوشی سے تسکین پائے گا)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قول سے بڑی محبت ہے کہ اذکروا الصالحین یبارک علیکم ' اولیاء کرام کا ذکر کیا کرو اس سے تمہارے لئے برکات نازل ہوں گی۔

نیز رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کا یہ فرمان "عند ذکر الصالحین تنزیل الرحمة" صالحین کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے!

پس ایسے بیانات سے مجھے انبیاء و رسل علیہم السلام' اولیاء کرام' صالحین اور عارفین کے حالات و واقعات شب و روز کے معمولات و عبادات جمع کرنے کا شوق پیدا ہوا' تاکہ میں ایسے عمدہ و نفیس ترین' لطائف حکمت و فوائد' پندونصائح کی باتیں' پیش کروں جن سے لوگ راہ ہدایت پر گامزن ہوں' اور مسائل عقلیہ و نقلیہ اور فقہیہ کا حسن دوبالا ہو' نیز طبی نسخے جو مفید ترین ہوں اس میں شامل کروں! اور ساتھ ہی ساتھ اختصاراً نبی کریم خیرالانام علیہ الصلوة والسلام کے فضائل و مناقب ضبط تحریر میں لاؤں جو گنبد خضرا میں حقیقۃ زندہ ہیں "وقطرة من مناقب خیر البریة من ھو حی فی قبرہ حیاة حقیقة وذاته فی ضریحه الکریم علی الفراش طربة:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چسم عالم سے چھپ جانے والے

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

نیز امہات المومنین' اصحاب کرام' اور آپ کی پیاری امت کے اوصاف حمیدہ رقم کروں! پس میں نے اس کتاب مستطاب کا نام "نزھۃ المجالس و منتخب النفائس' رکھا جسے متعدد ابواب اور فصول پر تقسیم کیا' اور اختتام پر جنت کا ذکر اس امید پر کیا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی وہ نصیب فرمائے' امین اور اسی سے توفیق و اعانت کا طلب گار ہوں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

فضیلتِ اخلاص

قال اللہ تعالیٰ: فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا (الکھف)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا، جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے، تو اسے اچھے عمل کرنے چاہئے، نیز وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے،

وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: انما الاعمال بالنیات وانما لکم امری ما نوی. اور نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا، اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے گا۔

وقال معروف الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ، من عمل للثواب فھو من التجار ومن عمل خوفا من النار او طمعا فی الجنة فھو من العبید ومن عمل للہ فھو من الاحرار وھی المرتبة العلیاء۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت شیخ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص نے ثواب کی غرض سے عمل کیا وہ تاجر ہے اور جو دوزخ کے خوف یا جنت کی طلب میں عمل کرتا ہے وہ غلام ہے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے نیک کام کرتا ہے وہ حقیقتاً آزاد ہے' اور یہی بلند ترین مرتبہ ہے۔

وقال اویس القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: الدعاء بظھر الغیب افضل من الزیارۃ واللقاء ای لان الریاء قد یدخلھما۔

سید التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرنا اس کی ملاقات و زیارت سے زیادہ افضل ہے کیونکہ اس کے سامنے اس کے لئے دعا کرنا ریاء کاری میں شامل ہے:

حکایت: احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ کسی عابد کو پتہ چلا کہ بعض لوگ فلاں درخت کی عبادت کرتے ہیں' وہ اسے کاٹنے کے ارادے سے چلا' کہ شیطان بشکل انسان سر راہ ملا اور کہنے لگا اگر تو نے اس درخت کو کاٹ بھی دیا تو لوگ کسی اور کی پوجا کرنے لگیں گے' لہٰذا تم اپنی عبادت میں مصروف رہو اور اسے مت کاٹو' عابد نے کہا میں اسے ضرور کاٹوں گا' شیطان نے پھر روکا تو دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہوگئی یہاں تک کہ عابد نے شیطان کو بھاگنے پر مجبور کردیا' مگر شیطان نے مکاری کا جال پھینکا اور اسے کہنے لگا میری بات مانو اور اپنی عبادت میں لگے رہو میں ہر رات دو اشرفیاں تیرے سرہانے رکھ دیا کروں گا' تو غریب اور نادار آدمی ہے' اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ کسی اپنے رسول کو بھیجتا جو اسے کاٹ دیتا۔ جب تو اس درخت کی خود عبادت نہیں کرتا تو تجھے اس سے کیا ہے' عابد شیطان کے جھانسے میں آیا اور واپس چلا گیا' رات کو واقعی اسے سرہانے سے دو اشرفیاں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دستیاب ہوئیں، اسی طرح دوسری شب بھی ملیں۔ تین دن کچھ ہاتھ نہ لگا، پھر اسی درخت کو کاٹنے کے لئے باہر نکلا تو شیطان کو مدمقابل پایا۔ چنانچہ مقابلہ ہوا تو شیطان غالب رہا۔ عابد نے تعجب سے دریافت کیا! کیا وجہ ہے کہ پہلے میں تجھ پر غالب آیا اور آج تو؟ شیطان بولا! اس دن تو اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر غضب ناک ہوا تھا مگر آج تو دو اشرفیوں کے لئے! پتہ چلا نیت خالص، شیطان پر غلبہ دیتی ہے اور بدنیتی کے باعث شیطان غالب آجاتا ہے۔

حکایت: ایک شخص جہاد کے لئے روانہ ہونے لگا تو اس نے تازہ گھاس بھی باندھ لی، تاکہ اسے فروخت کرکے، کچھ فائدہ اٹھائے، مگر رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آپس میں باتیں کررہے ہیں کہ فلاں شخص کو مجاہد لکھو، فلاں کو نیک اور فلاں کو ریاکار لکھو، مگر جب اس شخص کی باری آئی تو فرشتے نے اسے دیکھتے ہی کہا اسے تاجر لکھو۔ وہ شخص پکارا، بڑے تعجب کی بات ہے میں تو جہاد کے لئے نکلا ہوں، فرشتہ بولا، تو نے روانگی کے وقت اپنے ساتھ گھاس اس نیت سے باندھ لی تھی کہ اسے فروخت کرکے نفع حاصل کروں گا، یہ سنتے ہی وہ شخص کف افسوس ملنے لگا تو دوسرے فرشتے نے کہا اب اسے مجاہدین میں شامل کرلو۔ اگرچہ اس نے راستہ میں گھاس نفع حاصل کرنے کے لئے اپنے ساتھ رکھ لی تھی، تاہم اس کے لئے وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا۔

لطیفہ: حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے تین باتوں کے سوا کبھی کوئی لغزش واقع نہیں ہوئی، ایک یہ کہ آپ نے فرمایا انی سقیم۔ میں بیمار ہوں اور بل فعلہ کبیر ھم ھذا۔ بلکہ بتوں کو ان کے بڑے بت نے توڑا، اور اپنی زوجہ محترمہ کے بارے میں فرمایا ھذہ اختی، یہ تو میری بہن ہے۔ حضرت شیخ ابن عربی فرماتے ہیں ان میں آپ کی دو باتیں تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ کے لئے تھیں اور تیسری بات اپنی ذات کی نسبت سے تھی اور اپنی اہلیہ محترمہ کی حفاظت و صیانت کا پہلو نمایاں تھا' لہذا اللہ تعالیٰ کے لئے تو خالص عمل وہی ہوتا ہے جس میں دوسرے کے لئے ذرہ برابر بھی اتصال نہ ہو' ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کے متعلق ھذا ربی! کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ اس میں کسی قسم کی آمیزش نہیں اگرچہ آپ نے یہ کلام آغاز تبلیغ میں فرمایا تھا۔

حکایت: حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیات الحیوان میں تحریر کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو جاءته وحوش الفلاة تسلم علیه وتزوره جنگل کے جانور آپ کی خدمت میں سلام و زیارت کے لئے حاضر ہوئے آپ ہر جنس کے لئے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ جاءت طائفة من الظباء ایک ہرنوں کی ڈار آئی فدعا لهن ومسح علی ظهورهم - پس آپ نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی اور ان کی پیٹھ پر شفقت سے ہاتھ بھی پھیرا' تو ان میں نافہ (کستوری) پیدا ہوگئی' (ان سے جنگل مہک اٹھا) ایک دوسری جماعت نے ان سے خوشبو کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا جب ہم آپ کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے دعا دینے کے ساتھ ساتھ ہماری پیٹھ پر دست شفقت پھیرا جس کے باعث ہم اس خصوصیت سے ممتاز ہوئے' یہ سنتے ہی ہرنوں کی دوسری ڈار حاضر ہوئی' آپ نے دعا فرمائی اور ان کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مبارک بھی پھیرا مگر خوشبو نمودار نہ ہوسکی' وہ اپنے ہم جنسوں سے واپسی پر کہنے لگے ہم نے بھی تمہاری طرح عمل کیا تھا مگر مہک پیدا نہ ہوسکی اس کا کیا سبب ہے' جواباً" کہا! ہم نے تو آپ کی زیارت محض رضائے الٰہی کے لئے کی تھی اور تمہاری حاضری محض خوشبو حاصل کرنے کے لئے تھی' ہم اپنی خالص نیت کے باعث سرفراز ہوئے اور تم خلوص نیت کے فقدان کے باعث ناکام رہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسائل: مسئلہ نمبر۱: اگر کسی شخص نے دوسرے شخص سے کہا تم اپنی نماز فرض ادا کرو میں تجھے ایک اشرفی ادا کروں گا' اس نے اپنی نماز ادا کرلی تو اس کی نماز ہو جائے گی لیکن کہنے والے پر اشرفی ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ اسی طرح کسی نے غیرت دلائی اور اس نے حمیت کے پیش نظر روزہ رکھا تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔ نیز کسی شخص نے قرض خواہ کے خوف سے نماز شروع کردی تو نماز ہو جائے گی' (اگرچہ ان مسائل میں خالص نیت کا فقدان ہے)

مسئلہ نمبر۲: شرح مھذب میں ذکر کیا گیا ہے کہ سورج گرہن' چاند گرہن کی نمازوں میں تکلیف سے محفوظ رہنے کا ارادہ ہوتا ہے۔ نیز نماز استسقاء میں بارش کے باعث روزی کی غرض ہوتی ہے' تاہم یہ نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

مسئلہ نمبر۳: مشک پاک ہے اور وہ نافہ بھی جو ہرن کے زندہ ہونے کی حالت میں کاٹ لی گئی ہو!! روضہ' کتاب الایمان میں ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے خوشبو حاصل کرنے کے لئے مشک کو غصب کرلیا اور کچھ مدت تک اس نے اپنے پاس رکھا تو اس پر اس کی اجرت دینا واجب ہے' کتاب الاجارہ میں مذکور ہے کہ خوشبودار پھول اور میبوں کا صرف خوشبو حاصل کرنے کے لئے کرایہ پر لینا جائز ہے۔ ہاں اگر ایک آدھ سیب ہو تو غیر مناسب ہے۔ (نوٹ): یہ تقویٰ کی مثالیں ہیں۔

حکمت: علامہ ابن الصلاح' طبری سے روایت درج فرماتے ہیں کہ مشک کا نافہ ہرنی کے پیٹ سے ایسے ہی نکلتا ہے جیسے مرغی سے انڈا'

نزہتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ مشک کا سونگھنا ہر قسم کے درد کے لئے فائدہ مند ہے۔ خصوصاً درد شقیقہ وغیرہ کے لئے' ہاں اگر سرمہ ، ملا کر آنکھوں میں لگایا جائے تو بینائی بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مشک نافہ میں شہد ملا کر بیاض چشم (موتیا' چٹا وغیرہ) والے کو لگایا جائے تو اس کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ ہرن کے بچے کا گوشت فالج اور قولنج (ہرنیا) کے لئے نہایت مفید

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے۔

ابن طرخان نے طبِّ نبوی میں بیان کیا ہے کہ مشک نافہ جملہ اعضائے باطنیہ کو طاقت بخشتا ہے۔ سونگھا جائے یا کھایا جائے۔

کمزوری اور ضعف بدن کے لئے بے حد مفید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مشک نافہ محبوب تھا۔

لطیفہ : علامہ نسفی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ : جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو انجیر کے درخت کے چار پتے بھی ساتھ لائے۔ جب آپکی توبہ قبول ہوئی تو تمام حیوانات قبولیتِ توبہ پر ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے' سب سے پہلے چار جانور خدمتِ اقدس میں پہنچے ان میں ایک ہرن تھا فاطعمها ورقة فصار منها المسک: آپ نے ایک پتہ ہرن کو کھلایا تو اسے مشک سے نوازا گیا والنحلة فاطعمها ورقة فصار منها العسل۔ ایک پتہ شہد کی مکھی کو کھلایا تو اس سے شہد ظاہر ہوا۔ وَالدُّوْدَةُ فاطعمها ورقة فصار منها الحرير۔ ان میں سے ایک پتہ ابریشم کے کیڑے کو کھلایا گیا تو اس سے ریشم پیدا ہوا' وبقرة البحر فاطعمها منها العنبر اور چوتھا جانور دریائی گائے تھی ایک پتہ اسے کھلایا گیا تو اس سے عنبر ہویدا ہوا۔ (گویا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں سلامی اور مبارکبادی کی یادگاریں قائم کردی گئیں) میں نے نزہتہ النفوس والافکار میں دیکھا ہے کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے چار ثقہ راویوں نے خبر دی ہے کہ عنبر ایک قسم کی گھاس ہے جو قدرت الہیہ سے سمندر کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ جو بے حد فوائد کی حامل ہے یعنی اس سے دماغی طاقت بڑھتی ہے' دل مضبوط ہوتا ہے' حواس انسانیہ کی تقویت کا باعث ہے' معدہ کی تکلیف کو دور کرتی ہے' کھایا جائے یا تیل کی طرح مالش کی جائے' نزلہ' زکام' خصوصاً درد شقیقہ کے لئے اس کی دھونی اور روغن عنبر کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مالش نہایت مفید ہے، روغن بان (بان کا درخت عرب ممالک میں زیادہ پیدا ہوتا ہے) میں عنبر کو ملا کر مالش کی جائے تو جوڑوں کے درد کے لئے شافی ہے۔ نیز خوشبو کے لحاظ سے مشک نافہ کے بعد عنبر کو ہر ایک خوشبو پر فوقیت دی گئی ہے۔

حکایت: بزرگوں میں سے کسی بزرگ نے اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا مجھے تیس سال تک مسلسل پہلی صف میں باجماعت نماز پڑھنے کی سعادت حاصل رہی۔ مگر ایک دن تاخیر سے پہنچا تو دوسری صف میں جگہ ملی، لوگوں نے میری طرف دیکھا تو مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوئی، دراصل میرے دل میں خیال آیا تھا کہ لوگ مجھے پہلی صف میں دیکھا کرتے ہیں۔ یہ بات میرے دل کو بہت بھلی معلوم ہوئی تھی۔ بس خودپسندی کی اسی بات نے مجھے دوسری صف میں کھڑا کردیا، جب تک نیت خالص تھی۔ پہلی صف میں شمولیت نصیب رہی، جب نیت میں ذرہ برابر فرق آیا، تو یہ نتیجہ ظاہر ہوا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اخلاص کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مدح اور ذم برابر سمجھے، یعنی نہ تو تعریف سن کر خوشی و مسرت کا اظہار کرے اور نہ ہی اپنی برائی سے غصہ محسوس کرے،

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کا ایک بھی قدم خالص، خدا کے لئے اٹھا ہو،

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، لوگوں کے لئے کسی نیک کام کو چھوڑنا ریاء کاری ہے اور ان کے لئے کسی اچھے کام کو اختیار کرنا شرک ہے، اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں باتوں سے عافیت عطا فرمائے،

لطیفہ: حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے جلدی سے نماز پڑھی،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دُرّہ لے کر اس کی طرف بڑھے، اور فرمایا نماز کو دوبارہ پڑھو، اس نے بڑے اطمینان سے نماز لوٹائی، تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! کیا یہ عمدہ ہے یا جو تو نے پہلے ادا کی، اعرابی نے عرض کیا پہلی! اس لئے کہ وہ میں نے خالص لوجہ اللہ ادا کی تھی جبکہ دوبارہ تو محض آپ کے دُرّے کے خوف سے پڑھی ہے۔

حکایت: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی ایک اونٹنی گم گئی تو آپ نے فرمایا، اسے فی سبیل اللہ دیا، بعدہ کسی مخبر نے خبر دی کہ وہ اونٹنی فلاں جگہ موجود ہے۔ آپ یہ سنتے ہی اس طرف چلنے لگے مگر اچانک ٹھہر گئے اور استغفار کرنے لگے، اس بنا پر کہ آپ نے اسے گم ہوتے ہی راہ للہ وقف کردیا تھا،

حضرت ابوطالب مکی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں، کسی نے ایک آدمی کو خواب میں دیکھا تو اس سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک فرمایا ہے، اس نے کہا مجھے جنت میں داخل کیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی بڑی حسرت سے سرد آہ بھری، اس نے آہ بھرنے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگا جب میں جنت میں پہنچا تو اعلیٰ علیین میں نہایت بلند و بالا حسین و جمیل محلات نظر نواز ہوئے جب میں ان کی طرف جانے لگا تو میرا راستہ روک لیا گیا، اور فرمایا اسے واپس لوٹا دو، یہ محلات تو ان لوگوں کے لئے ہیں جو راہ خدا میں نیت کے مطابق کر گزرتے ہیں، اور یہ شخص تو جب کسی چیز کے بارے میں فی سبیل اللہ کہتا تو عمل پیرا نہ ہوتا، اگر یہ اپنی نیت کے مطابق کچھ کر گزرتا تو اج ہم بھی اسے ان محلات کے راستے سے واپس نہ لوٹاتے،

اسی طرح ایک اور شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ اسے کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا! اس نے کہا! میں نے جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کے لئے سرانجام دیئے ان تمام کا مجھے اجر نصیب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا، یہاں تک کہ میری ایک بلّی مرگئی تھی میں اس پر بھی ثواب کی امید رکھی تھی۔ چنانچہ نیکیوں کے پلے میں، میں نے اسے بھی پایا جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو عرض کیا! الٰہی! میرا ایک گدھا بھی تو تھا! آواز آئی تو نے اس کے متعلق ثواب کی امید نہیں رکھی تھی اگر تو نے اس کی خدمت میں بھی ثواب کی امید رکھی ہوتی تو اس کے بدلے بھی ثواب پاتا'

ایک صالحہ خاتون کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنا لخت جگر راہ خدا میں دے دیا' پھر کافی مدت بعد وہ لڑکا اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا' جب اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی کہ والدہ ماجدہ میں تمہارا فلاں بیٹا ہوں'

ماں نے جواباً" فرمایا بیٹا! میں تمہیں راہ خدا میں دے چکی ہوں' اب میں تجھے کبھی نہیں دیکھوں گی' پھر وہ لڑکا حب الٰہی میں ایسا سرشار ہوا کہ اس نے کبھی کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنا گوارا نہ کیا۔

مسئلہ: حضرت ابن العماد علیہ الرحمتہ نے تسہیل المقاصد میں درج فرمایا ہے مستحب ہے کہ جب کسی نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پر اپنا ہاتھ رکھ لے تاکہ یوں محسوس ہو کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی ہے' اگرچہ یہ فعل سے ریاکاری محسوس ہوتی ہے' لیکن مستحب اس لئے ہے کہ رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ جب نماز کی حالت میں تمہارا وضو ٹوٹ جائے تو چاہئے کہ اس انداز سے لوٹے اور نیا وضو کرے۔

حکایت: حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شہرہ کتاب رسالہ قشیریہ میں درج فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نیت کرلی کہ اللہ تعالیٰ مال دنیا میں سے جو کچھ بھی عطا فرمائے گا میں اسے غرباء میں تقسیم کروں گا' چنانچہ ایک شخص نے اسے ایک اشرفی دی تو وہ دل ہی دل میں کہنے لگا اسے اپنے پاس ہی رہنے دیتا ہوں تاکہ بوقت ضرورت کام آئے تو اس نے اپنی نیت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مطابق راہ خدا میں صرف کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ لی، اسی اثنا میں اس کی داڑھ میں درد اٹھا، تو اس نے اسے نکلوا دیا، پھر دوسری داڑھ درد کا شکار ہوگئی، تو اسے بھی نکال باہر کیا، پھر اس نے ہاتف غیبی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اگر تو وہ اشرفی فقیروں کو نہیں دے گا تو تیرے منہ میں ایک بھی دانت باقی نہیں رہے گا۔

حکایت: حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ریت کے پہاڑ کے پاس سے گزر ہوا، تو وہ دل ہی دل میں کہنے لگا، کیا ہی اچھا ہو کہ یہ ریت آٹا بن جائے اور میں بنی اسرائیل کے فقراء میں تقسیم کروں!

اللہ تعالیٰ نے اس دور کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شخص سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تجھے تیری نیت کے مطابق اس پہاڑ کی ریت کے مطابق اتنی نیکیاں عطا کیں جتنا اس کی مقدار کے برابر آٹا بنتا ہے: جو کہ تو خیرات کرتا۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں ان کی نیت کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رکھے گا۔ کیونکہ ایماندار کی یہ نیت ہوتی ہے کہ وہ تمام عمر خدا کی عبادت میں مصروف رہے اور کافر کی نیت ہوتی ہے کہ وہ مرتے دم تک کفر پر قائم رہے، (لہٰذا ہر دو اپنی اپنی نیت کے مطابق پھل پائیں گے)

نیز فرمایا: واتخذ بعضهم ضيافة واوقد فيها الف مصباح فقال له رجل اسرفت فقال قم واطفی منها ما كان لغير الله فلم يقدر على اطفاء شئی منها۔

کسی شخص نے بعض احباب کی دعوت پر ایک ہزار چراغ روشن کئے تو ایک شخص نے (میزبان سے کہا تو نے اتنے چراغ روشن کرکے) فضول خرچی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی (اسراف کیا ہے) میزبان نے جواباً" فرمایا' جاؤ ان چراغوں میں سے جو غیراللہ کے لئے جلایا گیا ہے اسے بجھا دو مگر وہ ایک بھی چراغ بجھا نہ سکا۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

حکایت: شیخ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابوالحسن ثوری علیہ الرحمتہ کے متعلق کہا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگتے رہتے ہیں' آپ نے یہ سنتے ہی ایک سو درہم وزن کا وزن کیا اور کچھ مزید وزن کئے بغیر ان کی خدمت میں بھیج دیئے۔ حضرت ابوالحسن ثوری علیہ الزحمتہ نے ان کے خادم کے ہاتھوں سو درہم جن کا وزن کیا گیا تھا واپس کر دیئے اور جتنے بلا وزن تھے وہ رکھ لئے۔ نیز فرمایا حضرت جنید چاہتے تھے کہ دونوں طرح فائدہ حاصل کریں یعنی یک صد اپنی طرف سے دے کر ثواب پائیں اور زائد صرف رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر دیئے' پس میں نے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے تھے وہ میں نے رکھ لئے اور جو انہوں نے اپنے لئے خاص کئے تھے واپس کر دیئے۔

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمتہ نے یہ سنتے ہی فرمایا' ہاں جو کچھ ان کا تھا انہوں نے لے لیا اور جو ہمارا تھا اسے انہوں نے ترک فرمایا۔ (ممکن ہے اس زمانہ میں درہم و دینار وزن کرتے ہوں تاکہ گنتی کرنے میں جو وقت صرف ہوتا ہے اس سے بچا جا سکے) (تابش قصوری)

حکایت: مصنف علیہ الرحمتہ مزید رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوالحسن ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی احمد بن محمد بغدادی ہے۔ جنہوں نے دو سو پچانوے ہجری میں وصال فرمایا' وہ اپنا ایک واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں غسل کے لئے کپڑے اتارے' غسل کر رہا تھا کہ چور آیا' اور میرے کپڑے لے اڑا' ابھی تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ واپس آ کر اسی جگہ کپڑے چھوڑ گیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مگر اس کا ایک ہاتھ اچانک اس کے جسم سے الگ ہو کر گر پڑا' میں عرض کیا:
یا رب قدرد علی ثیابی فرد علیه یده فردها علیه یااللہ اس نے میرے کپڑے واپس کردیئے پس تو بھی اسے اس کا ہاتھ واپس عنایت فرما ' تو اسی وقت اس کا ہاتھ جسم کے ساتھ پیوست ہو گیا۔

حکایت : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' کوئی بادشاہ سیروسیاحت کے لئے باہر نکلا فوجد رجلا ومعه بقرة فحلب منها قدر ثلاثین بقرة فتعجب الملک ثم نوی اخذها .... تو اس نے ایک آدمی کے پاس ایک ایسی گائے دیکھی جو تیس گائے کی مقدار کے مطابق دودھ دیتی تھی' بادشاہ متعجب ہوا' اور اس نے وہ گائے خود لے جانے کی نیت کرلی۔

دوسرے دن دوہنے کے وقت پھر آیا تو گائے نے پہلے کی نسبت نصف دودھ دیا' بادشاہ نے پوچھا اس کا دودھ کیسے کم ہوا؟ کیا اسے چارہ وغیرہ نہیں ڈالا؟ مالک نے کہا اسے معمول کے مطابق چرایا گیا ہے' مگر محسوس ہوتا ہے کہ بادشاہ نے ظلم کا ارادہ کرلیا ہے' یہ سنتے ہی بادشاہ نے اپنی نیت درست کرلی تو گائے نے دودھ بھی ویسے دینا شروع کردیا۔

حکایت : حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تجارتی مال آیا' تاجر خریداری کے لئے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا جب سورج طلوع ہوگا تو فروخت کیا جائے گا' جب صبح ہوئی تو کچھ اور تاجر بھی آئے جنہوں نے پہلے کی نسبت زیادہ قیمت لگائی' آپ نے فرمایا ہم نے رات کے وقت جن تاجروں کے لئے نیت کرلی تھی انہیں ہی دیں گے (اگرچہ تمہارا ریٹ ان سے زیادہ ہے)

حکایت : نوشیرواں' شکار کے لئے نکلا' راستے میں اسے پیاس محسوس ہوئی' اچانک ایک باغ نظر آیا اور اس میں ایک لڑکا دیکھا' تو اس سے پانی طلب کیا' اس نے کہا! یہاں پانی موجود نہیں' اس پر نوشیرواں نے کہا تو پھر ایک انار ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لے آؤ' چنانچہ اس نے ایک انار پیش کیا' بادشاہ کو بہت ہی شیریں لگا' اور ارادہ کرلیا کہ یہ باغ اس سے لے لیا جائے' ساتھ ہی ایک اور انار مانگا' وہ لایا توڑا گیا تو وہ ترش نکلا۔ نوشیرواں نے کہا کیا یہ کسی اور پیڑ کا ہے اس نے کہا نہیں' اسی درخت سے لیا ہے' نوشیرواں نے کہا پھر اس کا ذائقہ بدلا ہوا کیوں ہے؟ لڑکے نے جواباً" کہا ممکن ہے بادشاہ کی نیت میں فتور پیدا ہوا ہو' یہ سنتے ہی نوشیرواں اپنی نیت سے باز آیا اور کہا ایک انار اور دو' اس نے حاضر کیا تو یہ پہلے انار سے بھی زیادہ شیریں نکلا' بادشاہ نے کہا یہ عمدہ کیسے ہوا؟ لڑکے نے عرض کیا حاکم وقت کی نیت میں خلوص پیدا ہونے کے باعث!

حکایت: کسی بادشاہ نے ایک شخص کو اپنا وزیر اور مقرب بنایا' دوسرے نے چاہا کہ یہ مقرب خاص نہ رہے اور اپنی طرف سے بادشاہ کے پاس جاکر شکایت لگائی کہ تمہارا فلاں وزیر کہتا رہتا ہے' بادشاہ کے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے! بادشاہ نے یہ بات سنی تو نہایت غضبناک ہوا اور اسے بلا بھیجا وہی شخص وزیر کے پاس پہنچا اور اسے کوئی ایسی چیز کھلا دی جس میں بہت زیادہ لہسن ڈالا گیا تھا۔ اب اس نے کہا تجھے بادشاہ نے یاد کیا ہے' جب وزیر حاضر خدمت ہوا تو اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا کیونکہ بادشاہ کو لہسن کی بدبو سے سخت نفرت تھی' جب وزیر کو بادشاہ نے ایسی صورت میں دیکھا تو دل ہی دل میں کہنے لگا وہ شخص سچ ہی کہتا ہے۔

چنانچہ بادشاہ نے اپنے ایک افسر کے نام فرمان خاص جاری کیا کہ اس وزیر کو تم ہلاک کر ڈالو' وزیر کو وہ رقعہ دیا' کہ فلاں حاکم کے پاس لے جاؤ' چغل خور یہ دیکھ رہا تھا اس نے سمجھا کہ بادشاہ نے مجھے جھوٹا تصور کیا ہے اور وزیر کو انعام دلوایا ہے کیونکہ بادشاہ کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کوئی اچھی بات ہی تحریر کرتا تھا'

اس چغل خور وزیر نے بادشاہ کے مقرب خاص سے پوچھا! تجھے بادشاہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کیا حکم دیا ہے! وزیر نے کہا ایک خاص فرمان دیا ہے کہ فلاں حاکم کو پہنچا دو! وہ بولا' لائیے میں پہنچا دیتا ہوں چنانچہ وزیر نے وہ فرمان خاص اسے تھما دیا' وہ لے کر متعلقہ حاکم کے پاس پہنچا! اس نے رقعہ پڑھتے ہی اسے قتل کر ڈالا'

کچھ دن بعد جب وزیر و مقرب خاص بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسے سخت تعجب ہوا' اور بادشاہ نے دریافت کیا' کیا تو نے میرا فرمان فلاں حاکم تک نہیں پہنچایا؟ اس نے کہا میں نے تو نہیں پہنچایا البتہ فلاں وزیر کو دیا تھا اس نے پہنچایا ہوگا؟

نیز بادشاہ نے پوچھا کیا تو نے میری نسبت ایسے ایسے کہا تھا! وزیر نے حلفیہ کہا میری کیا مجال کہ میں ایسے کہوں! اس نے پوچھا پھر تو نے اپنے منہ پر ہاتھ کیوں رکھ لیا تھا' وزیر نے عرض کی فلاں وزیر نے مجھے ایسی چیز کھلا دی تھی جس میں لہسن کثرت سے ملا ہوا تھا جو کہ آپ کو ناگوار گزرتا ہے۔ تب بادشاہ کو معلوم ہوا وہ چاہتا تھا کہ یہ وزیر' مقرب نہ رہے بلکہ بادشاہ اس سے ناراض ہو جائے۔ اس بات کے سنتے ہی بادشاہ نے اسے پہلے کی طرح اپنا مقرب خاص بنا لیا۔

روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو' شرک سے بچو اس لئے کہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے نیز فرمایا یہ دعا پڑھتے رہا کرو' اللھم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک کما لا نعلمہ : الٰہی! ہم ایسی چیز کو جسے ہم جانتے ہیں تیرے ساتھ شریک ٹھہرانے سے پناہ مانگتے ہیں' اور جو کچھ ہم نہیں جانتے اس سے بھی ہم استغفار کرتے ہیں' اسے طبرانی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے نیز لکھا اسے یومیہ کم از کم تین بار پڑھا جائے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کتاب العقائد

فضائل ذکر، و قرآن کریم

صحت العقیدہ:

اعلم وفقنی اللہ وایاک لما یرضی انہ یشترط لصحۃ الایمان صحۃ العقیدۃ

جان لو! اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے اپنی رضا و خوشنودی کی توفیق عطا فرمائے! ایمان کی صحت، عقیدہ کی درستگی کے ساتھ مشروط ہے، اور وہ یہ ہے کہ ان اوصاف پر یقین کامل رکھے۔ یعنی، اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے بہت علم جاننے والا ہے، قادر ہے، سب کچھ سنتا ہے اگرچہ ہماری طرح اس کے کان نہیں، سب کچھ دیکھ رہا ہے اگرچہ ہماری طرح اس کی آنکھیں نہیں، بلا زبان و لب وہ گویا ہے، تمام مخلوقات کی وہ تدبیر فرمانے والا ہے۔ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اس کے چاہے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ وہ فوق و تحت سے منزہ ہے نیز وہ اس سے بھی مبرا ہے کہ عرش اس کے بیٹھنے کی جگہ، اور آسمان اسے محیط اور بادل اس پر سایہ کرتا ہے یا کوئی چھت اس کو گھیرے ہوئے ہے یا کسی مکان میں سما سکتا ہے۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے الرحمٰن علی العرش استوی (رحمٰن نے عرش پر استویٰ فرمایا) اس آیہ کریمہ کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا جو بھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے لئے نیچے، اوپر، چھت یا کسی بھی جہت میں محدود کرے وہ کافر ہے۔
حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "استوا" تو معلوم ہے مگر اس کی کیفیت واضح نہیں۔ اور اس سے متعلق سوالات کرنا بدعت ہے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہم بلا تشبیہ و مثال اس پر ایمان لائے اور تصدیق کی:۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اس کی کیفیت کو وہی جانے، تاہم ایسی بات نہیں جو ہمارے دل پر گزرتی ہے۔

حضرت شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں قدیم ہے جبکہ عرش حادث ہے یعنی مخلوق ہے، تاہم اس کے لئے استویٰ ثابت ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو موجود ہے۔ لیکن اسے کسی جگہ میں مقید نہ ٹھہراؤ اور جو تصور تمہارے دل میں اس کی ذات کے بارے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ویسے نہیں ہے: (گویا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر کسی کے تصور و قیاس سے بلند و بالا ہے)

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، توحید کا سب سے عمدہ کلمہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ کم یجعل للخلق طریقا الی معرفته الا بالعجز عن معرفته مخلوق کے لئے ایسا راستہ نہیں بنا جو اس کی کامل معرفت کا ذریعہ ہو مگر یہی ہے کہ انسان اس کی معرفت میں اعتراف عجز کرے'

تخلیق عرش

امام ابو محمد الجوینی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عرش نہایت سفید موتیوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے بنایا گیا ہے' تاہم وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ذرہ سے بھی کم تر ہے' پھر اسے اس کا مستقر کیسے ٹھہرایا جاسکتا ہے؟

حضرت استاذ ابو منصور بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ الاستواء سے مراد اللہ تعالیٰ کا قہروغلبہ ہے یعنی رحمٰن عرش پر غالب و حکمران ہے' نیز اس کے ذکر کی تخصیص اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخلوقات میں سب سے بڑی تخلیق ہے' علماء اہل سنت وجماعت نے استواء کا ایک اور بھی معنی بیان کیا ہے وہ یہ کہ' اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے۔ یعنی جو لوگ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ الرحمٰن اس سے اعلیٰ اورپاک ہے لیکن اس نے اپنے آپ کو ارتفاع کے ساتھ موصوف نہیں فرمایا۔ اس لئے کہ ارتفاع تو اسے پہلے سے حاصل ہے۔ حالانکہ عرش کا تو اس وقت وجود بھی نہیں تھا'

حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ من زعم ان اللہ فی شئی او من شئی او علی شئی فقد اشرک بہ .... جس شخص نے اپنے گمان میں یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز میں ہے یا کسی چیز سے ہے یا کسی چیز پر ہے لازماً وہ مشرک ہوا' اس لئے کہ اگر کسی چیز سے ہوتا تو حادث ہوتا' اور اگر کسی چیز میں ہوتا تو محصور ہوتا' (بہرحال) اللہ تعالیٰ ان تمام کیفیات سے (بہت بلند ہے' اور جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ا امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض کیا تم جو آسمانوں میں ہے اس سے بے نیاز ہو چکے ہو اگر (وہ چاہے) تمہیں زمین میں دھنسا دے') پر جو شبہ وارد ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر بلند چیز کو سماء کہتے ہیں اور اس جگہ کفار کے گمان کے مطابق بنیاد بنا کر جواب دیا جارہا ہے' اس لئے کہ ان کے گمان میں جو زمین میں بت ہیں وہ اور ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے بلند درجہ پر فائز ہے' یہاں السماء سے مراد آسمان دنیا یا دیگر سموات میں سے کوئی بھی مراد نہیں بلکہ علو شان اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بلند مرتبت مراد ہے۔ نیز علو سے ظاہر بلندی مراد نہیں بلکہ جلالیت مراد ہے'
جیسے کہا جاتا ہے کہ بادشاہ' وزیر سے عالی مرتبت ہے اگرچہ دونوں ایک ہی فرش پر بیٹھے ہوں' اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وھو القاھر فوق عبادہ اور وہ اپنے بندوں پر قاہر و غالب ہے نیز یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہاں اس کی علو شان و رفعت مراد ہے'

"مثال کے طور پر' فرعون کے قول کو دیکھئے اس نے اپنی تعریف کس انداز سے کرتے ہوئے کہا وانا فوقھم قاھرون اور بے شک میں ان تمام اسرائیلیوں پر فوقیت و عظمت رکھتا ہوں' یہاں فوق سے فوق مکانی مراد نہیں! کشاف میں ایک اور ہی معنیٰ کیا گیا ہے وھوا امنتم من فی السماء (الایہ) کیا تم اللہ تعالیٰ کی مملکت آسمانی سے بے خوف ہو چکے ہو؟ یہ توجیہ اس بنیاد پر کی گئی ہے کہ یہاں ملکوتہ کا کلمہ مضاف محذوف ہے اور مضاف الیہ ضمیر اس کے قائم مقام ہے' اور ایسی بہت سی مثالیں قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں (مثلاً) وجاء ربک ' یعنی ' جاء امر ربک' اور تیرا رب آیا یعنی تیرے رب کا حکم آیا! اسی طرح واسئل القریۃ التی' اس شہر سے سوال کرو! یعنی اس شہر کے رہنے والوں سے سوال کرو! اکثر کہتے ہیں یہاں القریہ سے مصر مراد ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کے اس فرمان واسئلھم عن القریۃ میں القریہ سے "ایلہ' یا "طبریہ' مراد لیا گیا ہے۔ طبریہ سمندر کے کنارے پر واقع ہے!

فائدہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ا امنتم من فی السماء ان یخسف بکم فی الارض (پ۲۹) کیا تم جو آسمان میں ہے اس سے بے خوف ہو چکے ہو' کہ تمہیں زمین میں دھنسا دیا جائے' اس کے بعد یوں فرمایا۔ ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا کیا تم جو آسمان میں ہے اس سے بے پرواہ ہو چکے ہو' یہ کہ وہ تم پر پتھروں کی بارش کرے' سورۃ الانعام میں فرمایا

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارجلکم (الآیہ)

میرے حبیب ! آپ فرما دیجئے' اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ تم پر بلندی سے عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے' (یعنی زمین پر ہی عذاب میں گرفتار کرلے)

حکمت : یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ سورۂ تبارک الذی میں تو دھنسانے کا ذکر ہے اور بعدہ اوپر سے عذاب نازل کرنے کا بیان' لیکن سورۂ الانعام میں اس ترتیب کا عکس نظر آتا ہے' اس میں کونسی حکمت ہے؟

اس کا مختصر سا جواب یہ ہے کہ سورۂ ملک کی اس آیت سے پہلی آیات میں اس قسم کا مضمون پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ لہٰذا اس جگہ یہی مناسب تھا کہ زمین میں دھنسائے جانے کی وعید سنائی جائے' برعکس سورۂ الانعام کے' کیونکہ اس کے سیاق و سباق میں اس قسم کا مضمون وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر قاہر و غالب ہے لہٰذا اسی مناسبت سے ایسے ہی عذاب سے تہدید فرمانا مقصود ٹھہرا' کہ عذاب اوپر کی طرف سے نازل ہو' نیز جن آیات میں اس قسم کے اشارے پائے جاتے ہیں کہ "وہ وہی ذات ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے' اور وہ وہی ہے جو تمہاری پوشیدہ اور ظاہری اعمال کو جاننے والا ہے' ان آیات کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں۔ (جن میں سے چند ایک ملاحظہ ہو)

(ا) اللہ تعالیٰ جل و علا کے لئے آسمان پر ہونے کے ظاہری معنی نہیں لئے جاسکتے کیونکہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے۔ سب اسی کی ملکیت ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ قل لمن مافی السموت والارض قل للہ' میرے حبیب آپ ان لوگوں سے فرما دیجئے' جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے سب اسی کا ہے "فرما دیجئے وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے!

اس جگہ کلمہ ما' ذوالعقول اور غیر ذوالعقول دونوں طرح مستعمل ہے' اسی طرح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ کے قول والسماء وما بناھا والارض وما طحاھا' میں بھی کلمہ ما کا یہی مفہوم ہے۔

لہٰذا' اگر اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے بارے میں کہا جائے کہ وہ آسمان میں ہے۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا خود اپنا بھی مالک ہے اور یہ محال ہے :: بہرحال دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں جو کلمہ فی السموت جمع کے صیغے سے وارد ہوا ہے' پھر اس طرح تو خدا کا آسمان میں ہے ظاہراً معنی پر سمجھا جائے گا پس اس کا یہی نتیجہ نکلے گا کہ یا تو اللہ تعالیٰ ایک آسمان میں ہے یا سب آسمانوں میں' لہٰذا ایک آسمان میں ہونا تو آیت مذکورہ کے کلمات کے خلاف ہے اور اگر تمام آسمانوں میں ہونا تسلیم کیا جائے تو اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ چونکہ ایک چیز کائی جگہ نہیں پائی جاسکتی۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کا بعض حصہ ایک آسمان میں اور بعض دوسرے آسمانوں میں' اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا مرکب اور ذی جزو ہونا لازم آئے گا اور یہ محال ہے' اور اگر یہ کہا جائے وہی اللہ تعالیٰ جو ایک آسمان میں ہے دوسرے آسمان میں بھی وہی ہے تو یہ بھی لازم آئے گا کہ ایک ہی ذات دو مکانوں میں متمکن و متحیز ہو' اور یہ بھی محال ہے' لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی مکان میں ہونے سے پاک ہے ! خواہ آسمان ہوں یا زمین تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے "اگر فرض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں سے اوپر بھی کوئی عالم پیدا کرسکتا ہے یا نہیں؟ اگر کرسکتا ہے تو عالم سموت جس میں اللہ تعالیٰ ہے وہ نیچے ہوگا تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ خدا کا عالم نیچے ہو' اور اس بات کا کوئی شخص قائل نہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے اور اگر آسمانوں کے اوپر نیا عالم نہیں بنا سکتا تو اللہ تعالیٰ کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے' پس ان وجوہ سے ثابت ہوا کہ آیت کریمہ کے ظاہری معنی مراد لئے ہی نہیں جاسکتے' لہٰذا مجاز پر محمول کرنا پڑے گا اور مجازی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

معانی کی متعدد صورتیں ہیں' نمبرا یہ کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی تدبیر میں ہے جیسے کہا جاسکتا ہے فلاں' فلاں کام میں ہے یعنی وہ شخص کسی کام کی تدبیر میں لگا ہوا ہے'

نمبر۲ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد هو الله یعنی وہی اللہ ہے' یہ کلام تام ہے' اس کے بعد فی السموت والارض سرکم وجهرکم' سے دوسری بات شروع ہوتی ہے' نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ آسمان والوں یعنی فرشتوں کے بھی ظاہری و باطنی اسرار و رموز کو جانتا ہے' اور اسی طرح زمین والوں کے بھی ظاہر و باطنی امور پر مطلع ہے۔

نمبر۳ آیت کے کلمات کی ترتیب کچھ اس طرح سمجھ لینی چاہئے' وهو یعلم فی السموت وفی الارض یعلم سرکم وجهرکم' وہ وہی ذات ہے جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اسے بھی جانتا ہے' اور تمہارے ظاہری و باطنی ہر قسم کے معاملات کا بھی اسے علم ہے'

نیز صحیح حدیث ہے کہ ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا (الی آخرہ) ہمارا رب ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے' اس پر امام قرطبی نے فرمایا اس حدیث کی تشریح حضرت امام نسائی کی روایت کردہ صحیح حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یمهل حتی یمضی شطر اللیل الاول ثم یامر منادیا یقول هل من داع فیستجاب له هل من مستغفر فیغفرله هل من سائل فیعطی سؤله رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ آدھی رات تک منتظر رہتا ہے پھر کسی منادی (فرشتے) کو اعلان کرنے کا حکم دیتا ہے کہ وہ پکارتا رہے! ہے کوئی دعا کرنے والا میں اس کی دعا کو قبول کروں' ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا' اسے بخش دیا جائے' ہے کوئی سوال کرنے والا تاکہ اس کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عطاء کیا جائے۔

پہلی حدیث میں جو ندا کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اس میں تعظیم و اہتمام کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ایسے ہی جیسے کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اعلان کیا حالانکہ اس کے حکم سے اعلان کیا تھا' (اس نے خود نہیں بلکہ کسے دوسرے منادی سے کرایا گیا)

اسی طرح امام ترمذی اور امام ابوداؤد حضرت ابوہریرہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السابعۃ لھبطتم علی اللّٰہ' جس ذات اقدس کے ہاتھ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اسی کی قسم کہ اگر تم ساتویں زمین کی گہرائی تک کسی رسی کو لے جاؤ تو وہ خدا تک ضرور پہنچ جائے گی۔

دوسری حدیث میں ہے ان ملکین التقیا بین السماء والارض فقال احدھما للاخر من این ؟ قال من الارض السابعۃ من عند ربی ثم قال الاخر لصاحبہ وانا من السماء السابعۃ من عند ربی۔ دو فرشتوں کی زمین و آسمان کے درمیان ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے کہا کہاں سے آ رہے ہو ؟ تو اس نے کہا میں ساتویں زمین کی گہرائی میں اپنے رب کے پاس سے آ رہا ہوں' پھر دوسرے نے اپنے ساتھی سے کہا میں ساتوں آسمانوں کی بلندیوں پر اپنے رب کے ہاں سے آرہا ہوں۔

امام الحرمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے سوال کیا ! کیا اللہ تعالیٰ کسی چھت پر ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں ! اس نے پھر کہا یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہے ! انہوں نے فرمایا رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے اس ارشاد سے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ مجھے حضرت یونس بن متی علیہ السلام پر فضیلت مت دو ! کیونکہ انہوں نے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الظالمین! الٰہی! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور تو ہی تسبیح و تحمید کے لائق ہے بے شک میں عاجزوں میں سے ہوں! انہوں نے یہ کلمہ مچھلی کے پیٹ میں کہا اور مجھے ساتویں آسمان پر خطاب سے نوازا گیا' اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے قرب خاص میں میری بات سنی' اسی طرح ہی حضرت یونس علیہ السلام کی آواز کو سنا! اور سننے میں کوئی فرق نہیں پڑا' اگر اللہ تعالیٰ کسی چھت پر ہوتا تو ایک کی آواز کو دوسرے کی نسبت زیادہ سنتا حالانکہ ایسا نہیں۔

فائدہ: حضرت ابوعبداللہ مغربی بیان کرتے ہیں کہ رایت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المنام فقلت یارسول اللہ لی حاجۃ الی اللہ تعالٰی فبماذا ا توسل؟ فقال من کانت لہ حاجۃ فلیسجد سجدتین ولیقل فی سجودہ اربعین مرۃ "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین" میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مطلوب ہے۔ پس فرمایئے میں کس طرح سوال کروں؟ اس پر آپ نے فرمایا جس کسی کو بھی کوئی حاجت ہو اسے چاہئے کہ وہ دو سجدے کرے اور پھر ان سجدوں میں چالیس مرتبہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین پڑھے۔ نیز حدیث شریف میں ہے "لا یقولھا مکروب الا فرج اللہ عنہ" کوئی مصیبت زدہ ایسا نہیں جو اس آیہ کریمہ کو پڑھے اور اللہ تعالیٰ اسے کشادگی عطا نہ فرمائے!

ایک دوسری حدیث میں یہ کلمات آئے ہیں "فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شئی قط الا استجاب اللہ لہ' جب بھی کسی مسلمان نے ان کلمات سے دعا کی یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا' اسے امام ترمذی' نسائی نے روایت کیا اور امام حاکم نے حدیث کے اسناد کی صحت فرمائی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رہا معاملہ اس کنیز کے سوال کرنے کا جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا! اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو اس نے جواباً" کہاں آسمان میں! اس کے باعث شک میں نہیں پڑنا چاہئے۔ کیونکہ وہ لڑکی ایک بت پرست قوم سے تھی جو منکر خدا تھے جب اس نے اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا اقرار کرلیا تو وہ ایماندار ہوگئی' اگر اس کی بات کو غلط ٹھہرا دیا جاتا تو ممکن تھا کہ وہ وجود باری تعالیٰ سے انکار کرتی اور سمجھتی کہ مقصود انکار ہی تھا اور وہ ایمان کی دولت سے سرفراز نہ ہوتی' اسی لئے آپ اس کی بات پر خاموش رہے اور فرمایا چھوڑو! وہ تو ایمان لا رہی ہے' یعنی اس کے اشارہ سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہوتا ہے۔

اور ان لوگوں کے قول' کہ ہم صابی (بے دین) ہوگئے۔ اس پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قتل کرڈالا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور ان لوگوں کی بات پر انکار فرمایا' (نوٹ) کفار و مشرکین ان مسلمانوں کو صابی کہتے تھے جو اپنے آبائی دین و مذہب کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوجاتے تھے جب ایسے لوگوں کے پاس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچے تو انہوں نے کہا ہم صابی ہیں یعنی کفریہ دین کو چھڑ کر دین محمدی میں آگئے ہیں مگر حضرت خالدبن ولیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اس اصطلاح کو سمجھ نہ سکے اور انہیں قتل کر ڈالا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور کہا ان کی بات صحیح تھی۔ واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم (تابش قصوری)

صحیح بخاری میں ہے کہ "اذا کان احدکم یصلی فلا یبصقن قبل وجھه فان اللّٰه قبل وجھه اذا صلی' جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب نمازی نماز ادا کررہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سامنے ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اوپر کی جانب ہوتا تو پھر اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ممانعت کی کیا توجیہ کی جائے گی۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یطوی اللہ السموت یوم القیامۃ ثم یاخذھن بیدہ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے ہاتھ میں لے لے گا' اس سے کسی شک میں نہیں پڑنا چاہئے کیونکہ یہ مضبوط دلیل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ عام متعارف معنی میں نہیں بلکہ کلام عرب میں "ید" قوت کے معنی میں ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خود ذکر فرمایا ہے۔ واذکر عبدنا داود ذاالا ید (ای القوۃ) ہمارے عبد حضرت داؤد کا ذکر کرو جو صاحب الید تھے یعنی بڑی قوت والے تھے' نیز ملکیت کے معنی میں بھی وارد ہے' جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ان الفضل بید اللہ' میرے حبیب فرما دیجئے بے شک فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور اختیار میں ہے' نعمت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے یقال فلان لہ علی فلا ید ای لہ علیہ نعمۃ اور صلہ کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح' یعنی یا وہ معاف کردے جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے'

اور رہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قول کا جواب "لا تزال جھنم یلقی فیھا وتقول ھل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیھا قدمہ' جہنم میں لگاتار لوگ ڈالے جائیں کہ اور وہ یہی کہتی رے گی کہ اور ڈالئے اور ڈالئے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اس میں اپنا قدم رکھ دے گا۔

اس پر امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ وھو ان القدم ھم الذین قدمھم اللہ من شرار خلقہ واثبتھم الجھنم' اس جگہ مخلوق خدا میں جو اشرار ہیں وہی مراد ہیں' جن پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم ثابت ہوچکا ہے' لیکن بعض نے کہا ہے کہ قدم' اللہ تعالیٰ کی ایک تخلیق ہے جس کا نام قدم ہے جو جہنم کے لئے ہی پیدا کی جائے گی جیسا کہ اس قسم کے مضمون پر صحیح حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ جنت ہمیشہ وسعت اختیار کرتی جائے گی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی مخلوق کی تخلیق فرمائے گا جو اس کشادگی کو بھر دے گی' اور ایک دوسری صحیح روایت میں قدمہ بکسر القاف بھی آیا ہے جس سے قدیم ہونا مراد ہے' نیز ایک روایت میں ہے کہ جبار اپنا رجل اس میں ڈالے گا' رجل پاؤں اور جماعت کے معنی میں مستعمل ہوا ہے جیسے کہا جاتا ہے۔ جاءنا رجل من الجراد ہمارے پاس ٹڈیوں کی ایک ڈار (جماعت آئی) نیز ابن العماد نے کہا ہے بعض کہتے ہیں کہ جبار سے فرعون مراد ہے' امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرعون "ولید بن مصعب" کا لقب تھا' بعض نے اس کا نام قابوس بتایا ہے' اور فرعنہ کے معانی جس سے فرعون مشتق ہے چالاک اور مکار کے ہیں' وقد ثبت بالعقل والنقل من الکتاب والسنۃ ان الحق سبحانہ وتعالٰی منزہ عن الجارحۃ والجھۃ والحرکۃ والسکون' پس کتاب و سنت سے عقلا" و نقلا" ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اعضاء' جہت' حرکت اور سکون وغیرہ سے منزہ ہے' طبرانی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من تقرب الی اللہ تعالٰی شبرا تقرب منہ ذراعا ومن تقرب ذراعا تقرب اللہ باعا ومن اقبل ما شیئا اقبل اللہ الیہ مھرولا واللہ اعلٰی واجل قالھا ثلاثا جو شخص اللہ تعالیٰ کے قرب میں ایک بالشت بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک ہاتھ بھر قریب ہو جاتا ہے اور جو اس کی قربت میں ایک بالشت بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک ہاتھ بھر قریب ہو جاتا ہے اور جو اس کی قربت میں ایک ہاتھ آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قریب دو ہاتھ ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف پیدل چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ پھر اس کلمہ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بار تکرار فرمایا "واللہ اعلی واجل!

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری مولف کتاب ھذا فیصلہ کن انداز میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتے ہیں کہ اس جگہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کلمات سے تین بار تکرار فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حرکات و سکنات سے مبرا و منزہ ہے نیز جتنی آیات و احادیث میں ایسے الفاظ سے وارد ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ کے اعضاء و مکان کا مطلب ظاہر ہوتا ہو تو وہ اہل تحقیق کے نزدیک تاویل پر محمول ہوں گی' اور رہا تاویل کا معاملہ تو سلامتی والے' دل سے ہی تاویل کرلیتے ہیں کہ یہ کلمات شان الوہیت کے خلاف ہیں'

اور اہل تاویل بھی کسی دلیل سے تاویل کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "مایکون من نجوی ثلاثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنى من ذلك ولا اكثر الا هو معهم اينما كانوا 'یعنی تین آدمی سرگوشیاں نہیں کرتے مگر یہ کہ چوتھا ان میں اللہ تعالیٰ ہوتا ہے نہ پانچ کہ چھٹا ان میں خدا نہ ہو اور نہ ان سے کم اور نہ زیادہ مگر ان تمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ خواہ وہ کہیں بھی ہوں۔

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد الحجر الاسود یمین اللہ کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے' اور عقل شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی جگہ سما سکتا ہے اور نہ ہی اس کے حصے ہوسکتے ہیں' اور ظاہری طور پر بھی محسوس ہورہا ہے کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں' بلکہ یہ یمن و برکت پر دال ہے' بہرحال ثابت ہوا کہ نہ تو آیت سے ایسا مفہوم لیا جاسکتا ہے اور نہ ہی حدیث سے: بلکہ آیت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر بندے کی حالت کا ہروقت علم ہے۔ چاہئے کوئی کہیں ہو' کیسے ہی پوشیدہ طور پر کام کرے' "اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل کی خبر رکھتا ہے۔"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے سوال کیا گیا یوم یکشف عن ساق 'یعنی جس دن پنڈلی کھولی جائے گی' تو آپ نے فرمایا جب قرآن کریم کی کسی آیت کا مطلب واضح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہ ہو رہا ہو تو کسی شعر میں اس کے معانی تلاش کرو کیونکہ وہ عرب کے دیوان ہے کیا تم لوگوں نے شاعر کا کلام نہیں سنا۔

قدس قومک ضرب الاعناق

وقامت العرب علی ساق

یقیناً تیری قوم نے گردن مارنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔

اور جنگ پنڈلی سے بھی اوپر اٹھ کھڑی ہوئی ہے

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے شدت حرب و ضرب مراد ہے' یوم یکشف عن ساق کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ ان کے لئے حجاب اٹھا دیئے جائیں گے' جب اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کریں گے تو فوراً سجدے میں گر پڑیں گے' مگر بہت سے لوگ سجدہ تو کرنا چاہیں گے مگر کر نہ سکیں گے'

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کا جواب کہ اللہ نزل احسن الحدیث' اللہ تعالیٰ نے احسن حدیث نازل [illegible] نیز انا أنزلناه فی لیلة القدر' ہم نے قرآن کریم کو شب قدر میں نازل کیا' اور ان جیسی دیگر آیات سے کسی مخمصہ میں نہیں پڑنا چاہیے' کیونکہ قرآن کریم لوح محفوظ سے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے واسطہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتے تو دائیں' بائیں اوپر' نیچے ہر سمت سے اللہ تعالیٰ کا کلام سنائی دیتا' ممکن ہے اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی کسی خاص جہت کے متعین کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے کلام سن کر عربی زبان میں آپ کی خدمت میں بیان کردیتے ہوں' اور اسی کے مطابق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں پڑھ سنا دیتے ہوں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ مضمون جنہیں قرآنی عبارت بیان کرتی ہے عربی نہ ہو لیکن عبارت تو بلاشبہ عربی ہے اور یہی نزول قرآن سے عبارت ہے' چنانچہ قرآن کریم میں واضح طور پر آیت موجود ہے کہ انا جعلناہ قرآنا عربیا' اور بعض نے کہا "کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کا نام "قرآن عربی" رکھا' بعض نے کہا "کہ ہم نے عربی اس کی صفت ٹھہرائی' جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وجعلوا الملائکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا ○ یہ آیت کریمہ کی تین قراتیں ہیں۔

جن میں قاری ابن عامر مکہ مکرمہ کے قاری ابن کثیر اور مدینہ منورہ کے قاری نافع کی قرات کے مطابق عبادالرحمٰن کی جگہ عندالرحمٰن کا کلمہ آیا ہے' اس صورت میں اس آیت مقدسہ کے یہ معنی ہوں گے کہ کفارو مشرکین کے نزدیک فرشتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے قرب میں رہتے ہیں۔ مونث قرار دیا ہے اور باقی قرا حضرات نے عبادالرحمٰن ہی پڑھا ہے' اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ کفار و مشرکین نے فرشتوں کو جو عبادالرحمٰن میں مونث ٹھہرایا ہے۔

ولیس معنی النزول انتقال کلام اللہ عنہ بالانحطاط من علو الی اسفل اور قرآن کریم کے نزول کا یہ معنی نہیں کہ وہ اوپر سے نیچے کی طرف آیا کیونکہ کلمہ نزول اور آیات میں بھی موجود ہے' جہاں یقیناً ایسے معنی نہیں لئے گئے' مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان وانزلنا لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج اور ہم نے تمہارے لئے چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑے اتارے' اور یہ واضح ہے کہ وہ جانور اوپر سے نیچے کی طرف نہیں آئے' بلکہ اس کا معنی ہے کہ ہم نے جانوروں میں سے آٹھ جوڑے بنائے' اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا! وانزلنا الحدید' اور ہم نے لوہا اتارا' ظاہر ہے اس کی کانیں زمین میں ہیں۔ ومعلوم ان معدنہ من الارض○

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا جواب' جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا این کان اللّٰه قبل ان یخلق خلقه تخلیق کائنات سے قبل اللہ تعالیٰ کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا کان فی عماء، وہ عماء میں تھا، اور اگر یہ کہا جائے کہ عماء سے پہلے کہاں تھا تو آپ فرماتے، کان اللّٰه ولا شئی، بس اللہ تعالیٰ ہی تھا اور کوئی چیز نہیں تھی، "عماء سے بادل مراد ہے مگر حقیقتہ" اس کے مطالب و معانی کو اللہ تعالیٰ یا اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں (تابش قصوری)

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں ہی فرمایا "کان اللّٰه ولم یکن شیئی غیره (رواه البخاری) یعنی صرف "اللہ ہی تھا، اور کوئی چیز اس کے سوا نہیں تھی، فهو الان علی ما کان علیه اولا من ازل الی ابدا الاباد، پس اللہ تعالیٰ آج بھی اسی طرح ہے جسے ازل میں تھا اور ہمیشہ ویسے ہی رہے گا!

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو آپ نے فرمایا، جس نے خود کہاں (مکان) بنایا ہے اس کے بارے میں ایسے لفظ سے سوال نہیں کیا جاسکتا! اس نے پھر کہا! اس کی کیفیت بتایئے، آپ نے جوابا" فرمایا جو کیفیات کا خالق ہے اس کی نسبت ایسا سوال مناسب نہیں! کہ وہ کیسا ہے؟ اس نے پھر سوال کیا وہ کب سے ہے؟ آپ نے فرمایا بڑے افسوس کی بات ہے، تو بتا وہ کب نہیں تھا؟ کہ میں کہوں تب سے ہے! وہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا جواب "ان اللّٰه کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان رحمتی سبقت غضبی فهو مکتوب عنده فوق العرش، بیشک اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات سے قبل لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب کو ڈھانپ لیتی ہے، اور یہ اس کے پاس عرش پر لکھا ہوا ہے، اس سے مراد یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش کے پاس ہے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بلکہ اس کا مفہوم عام ہے یعنی اس کے ہاں لکھا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے عرش کے پاس ہونے میں قرب مکانی مراد نہیں لیا جاسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکت سے مکان کی نسبت مناسب نہیں کیونکہ وہ مکان وغیرہ سے پاک ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسے امور میں کیوں گفتگو نہ فرمائی؟

دراصل یہ بات درست نہیں، بلکہ اکابر صحابہ نے ایسے معاملات میں بحث فرمائی ہے جن میں حبر الامۃ حضرت عبداللہ ابن عباس اور ان کے چچا کا بیٹا شامل ہیں، جیسا کہ مذکور ہوا، نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ معراج کے سلسلہ میں فرمایا وہ عنقریب بیان ہوگا، بہرحال صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی جسمانیت کا قائل نہیں تھا اور نہ ہی کسی نے اسے معطل قرار دیا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل ذکر

قال اللہ تبارک وتعالیٰ "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ ..... اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک ذکر خدا سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا' ایماندار تو وہی لوگ ہیں جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل خوف خدا سے نرم پڑ جائیں' اگر کوئی شخص ان دو آیتوں کے مفہوم میں اختلاف کی بات کرے تو ان میں یوں تطبیق دی گئی ہے کہ جو آیت سورۂ انفال میں ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلالت شان کا اظہار ہوتا ہے' یعنی وہ آیت ایسے وقت میں نازل ہوئی جب غزوۂ بدر میں مال غنیمت کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قدرے اختلاف کا ظہور ہوا' لہٰذا موقع کی مناسبت سے وہاں خوف کا ذکر ہی موزوں تھا اور پہلی آیت سورۂ رعد میں ہے۔ یہ ان صحابہ کرام کے متعلق نازل ہوئی جو ہدایت یافتہ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف راجع تھے اس لئے اس میں رحمت کا تذکرہ ہی مناسبت رکھتا تھا' مگر سورۂ زمر میں ان دو آیتوں کے مضمون کو مجتمع فرما دیا' چنانچہ فرمایا "تقشعر منه جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللّٰہ' ان لوگوں کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور ان کے جسم اور دل نہایت نرمی کے ساتھ ذکر خدا کی طرف جھک جاتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وعن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکثر ذکر اللہ احبه اللہ' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کثرت سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے' نیز فرماتے ہیں۔ میں نے شب معراج عرش کے انوار و تجلیات میں ایک شخص کو پوشیدہ دیکھا تو قلت من ھذا؟ میں نے کہا پھر یہ کون ؟ جواباً" کہا گیا ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب بذکر اللہ وقلبہ معلق بالمساجد' یہ وہ شخص کہ دنیا میں رہتے ہوئے اس کی زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہی اور اس کا دل مساجد کی محبت سے آباد رہا'

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا کوئی ایسا بندہ نہیں جو اپنے دل میں مجھے یاد کرے اور میں اسے فرشتوں کی جماعت میں یاد نہ کرتا ہوں' اور جو مجھے بر سر مجمع یاد کرتا ہے میں اسے رفقاء اعلیٰ میں یاد کرتا ہوں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم مکہ مکرمہ کے راستہ میں جارہے تھے' جب آپ کا جمدان پہاڑ پر سے گزر ہوا تو فرمایا چلتے رہو یہ جمدان ہے حالانکہ مفرد بڑھ گئے' لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں؟ قال الذاکرون اللہ کثیرا (رواہ المسلم) نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے ہیں' ترمذی شریف میں ہے کہ جب مفردوں کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "ذکر خدا پر ٹوٹ پڑنے والے' اور ذکر خدا انہیں تمام مصائب و آلام سے محفوظ کردے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت سبک ساری سے حاضر ہوں گے'

ترغیب و ترہیب میں ہے کہ المفردون فا کو فتح کے ساتھ اور (ر) کو کسرہ سے پڑھنا چاہئے اور المستترین میں دونوں تا فتح کے ساتھ پڑھے جائیں' یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد میں ٹوٹ پڑنے والے لوگوں مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر پر وہ فریفتہ ہوچکے ہیں'

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ذکر کرنے والا غافلین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں ایسے ہے جیسے خشک درختوں میں سرسبز و شاداب درخت' نیز فرمایا ذکر خدا میں مشغول رہنے والے کو اللہ تعالیٰ حیات دنیا ہی میں اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے' اور فرمایا' ذکر کرنے والا مجاہد ہے جب کہ ذکر سے محروم جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانے والا غافلوں میں جو خدا کی یاد تازہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسی نظر رحمت سے دیکھے گا کہ وہ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا! نیز غافلین میں ذاکرین ایسے ہیں جیسے اندھیرے مکان میں چراغ روشن ہو' مزید فرمایا جو غافلوں میں ذکر خدا میں لگا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں اور جانوروں کی تعداد کے برابر ثواب مرحمت فرمائے گا' اور جو بازار میں ہونے کے باوجود ذکر خدا میں مصروف رہے گا اسے ہر ایک بال کے بدلے یوم قیامت نور سے نوازا جائے گا۔

فائدہ: اہل تصوف فرماتے ہیں کہ ذکر کے لئے "ابتداء" ہے اور وہ توجہ صادق ہے اور اس کے لئے "وسط" ہے اور وہ "نور طارق" ہے یعنی رات کو آنے والا ستارہ' اور اس کے لئے "انتہا" بھی ہے۔ اور وہ پردوں کو جلا دینے والی آگ ہے' نیز اس کے لئے ایک اصل ہے۔ یعنی بنیاد ہے اور وہ صفائی (قلب) ہے' اور اس کی ایک شاخ (فرع) ہے اور وہ "وفا" ہے اور "شرط" ہے اور وہ "حضوری" قلب ہے' اور اس کے لئے ایک ایک بساط (چادر) ہے اور وہ نیک عمل ہے' نیز ایک خاصیت ہے' اور وہ "فتح مبین" ہے یعنی واضح کامیابی و کامرانی ہے'

حضرت ابوسعید حراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ان یوالی عبداً فتح لہ باب الذکر فاذا استلذ بالذکر فتح علیہ باب القرب اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے تو اس کے لئے ذکر کے دروازے کھول دیتا ہے اور جب وہ ذکر خدا کی لذت سے سرشار ہوتا ہے تو اس پر قربت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مجالس انس کی رفعت سے نوازتا ہے' اور کرسی خاص پر سرفراز فرماتا ہے' اس سے حجابات اٹھا لئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے منفرد مقام میں داخل فرماتا ہے' پھر اس پر جلال و عظمت کے راز منکشف ہوتے ہیں' پس جب جلال و عظمت کی نقاب کشائی سے سرفراز ہوتا ہے تو دم بخود رہ جاتا ہے' اور مرتبہ فنائیت کی سعادت سے ممتاز ہو جاتا ہے' خواہشات نفسانیہ سے رہا ہو کر اللہ تعالیٰ کی محافظت میں آ جاتا ہے'

علاوہ ازیں مزید فرماتے ہیں کہ ذکر خدا' خطاکاروں کے لئے تریاق اور علائق دنیا سے دور رہنے والوں کے لئے وسیلہ انس' متوکلین کے لئے خزانہ' اہل یقین کے لئے غذائے روح واصلین کے لئے زیور' عارفین کے لئے مرکز عرفان' مقربین کے لئے بساط (ردائے رحمت) اور عاشقین کے لئے شراب محبت ہے'

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ذکر اللہ علم الایمان و براءۃ من النفاق وحصن من الشیطان وحرز من النار ۔(السمرقندی)

ذکر خدا' ایمان کی نشانی' نفاق سے نجات کا سبب' شیطان سے محفوظ رہنے کا قلعہ اور دوزخ کے سامنے ڈھال ہے' "اسے سمرقندی نے ذکر کیا" (مسئلہ) حضرت ابن صلاح رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا کہ کتنی مقدار میں ذکر کیا جائے جو کثرت پر دلالت کرے تو آپ نے فرمایا جب کوئی شخص صبح و شام اور اوقات مختلفہ میں ذکر ماثورہ پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو وہ بکثرت ذکر کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

حکایت: حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! مجھے فرمایئے اگر تو قریب ہے تو میں خاموشی سے تیرا ذکر کروں اور اگر تو دوری پر ہے تو میں پورے زور سے پکاروں؟ فاوحی اللہ الیہ' انا جلیس لمن ذکرنی' پس اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی' کہ میں ذکر کرنے والے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے پاس ہوتا ہوں۔ پھر عرض کیا الٰہی! انسان کی کبھی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جو ذکر کے مناسب نہیں سمجھی جاتی، (یعنی جنابت وغیرہ) فرمایا اذکرنی علی کل حال ذکرہ فی الاحیاء مجھے ہر حالت میں یاد کرتے رہو (ایسی صورت میں زبان کی بجائے دل میں یاد قائم رکھو) "اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا گیا ہے۔"

فائدہ: اسنوی نے اپنی پہیلیوں میں بیان کیا ہے کہ، ایسا کون شخص ہے جس پر وضو کرنا ضروری ہو اور ایسی حالت میں اس پر ذکر، حرام ہو، اور اس کی صورت یوں بیان کی کہ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا ہو تو اس کا ذکرنا، حرام ہے اس لئے کہ خطبہ جمعہ میں بھی وضو کے ساتھ ہونا شرط ہے!

رسالہ قشیریہ میں ہے کہ کسی شخص نے کہا میرا ایک بار کسی جنگل میں جانا ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ کا ایک بندہ یادالٰہی میں مصروف ہے اور اس کے قریب ایک بہت بڑا درندہ بیٹھا ہوا ہے میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس نے جواباً" کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان یسلط علی کلبا من کلابہ اذا غفلت عن ذکرہ، الٰہی جب میں تیرے ذکر سے غفلت اختیار کروں تو مجھ پر کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کردینا۔

حکایت: صالحین میں سے کسی نے بیان کیا کہ میں نے ہندوستان میں ایک مچھلی کے شکاری کو دیکھا، وہ مچھلی شکار کرتا تو اپنی بیٹی کے حوالے کردیتا، اور وہ لڑکی چپکے سے پانی میں ایسے بہا دیتی کہ باپ کو خبر تک نہ ہوتی، جب وہ شکار سے فارغ ہوا تو اس نے مچھلی نہ پائی۔ اپنی بیٹی سے پوچھا اس نے جواباً" کہا میں نے آپ سے ہی نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی یہ بات سنی ہے کہ جال میں مچھلی تب ہی پھنستی ہے جب وہ یاد الٰہی سے غافل ہو جاتی ہے، پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ، ایسی چیز کھائیں جو یادالٰہی سے غافل کردے، وقیل انہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کانت السمکة تسبح فی یدھا، اور کہا گیا ہے کہ وہ مچھلی اس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی تھی! فقالت البنت ما رفعت الی سمکة الا وسمعتھا تقول سبحان اللہ، فقطع الشبکة وتاب عن الصید ○ تو لڑکی نے کہا میں اس مچھلی کو پانی میں قطعاً نہ پھینکتی مگر میں نے اسے "سبحان اللہ" پڑھتے سنا ہے، یہ سنتے ہی شکاری نے جال توڑ دیا اور شکار سے توبہ کرلی!

(نوٹ) اس سے حدیث کی صحت دونوں صورتوں میں ظاہر ہو رہی ہے یعنی جب مچھلی ذکر خدا سے غافل ہوئی تو شکاری کے جال میں پھنسی اور جب لڑکی کے ہاتھ پر اس نے "سبحان اللہ" کا ذکر کیا تو آزادی حاصل ہوئی واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم (تابش قصوری)

فائدہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "مچھلی کھانے سے بدن کمزور پڑ جاتا ہے، اور نزہۃ النفوس و الافکار میں ہے کہ مچھلی کے استعمال سے بلغم غلیظ ہو جاتی ہے جو بدن کے لئے نقصان دہ ہے، ہاں، کھاری سمندر (پانی) کی مچھلی جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے، لیکن اس کا زیادہ کھانا داغ دھبے پیدا کرتا ہے، البتہ اس میں زیرہ ملانا معتدل ہے۔ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا مخلوق خدا میں سب سے بڑی مخلوق مچھلیاں ہیں، اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "احل اللہ لکم صید البحر وطعامہ" کہ حلال فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا، فما الفرق بین الصید والطعام توصید اور طعام میں کیا فرق ہوگا؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں شکار وہ ہے جو جال وغیرہ سے کیا جائے اور طعام وہ ہے جو سمندری موجوں کے باعث کناروں سے باہر آجائے،

اور یہ کہا جائے کہ حج و عمرہ کا جس نے احرام باندھا ہے اس پر سمندری شکار جائز ہے مگر خشکی پر اسے شکار کرنا حرام ہے، ان میں کیا فرق ہے، یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ سمندری شکار میں تفریح کا ارادہ نہیں ہوا کرتا بخلاف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جنگلی شکار کے'

حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک شکار میں وہی جانور شامل ہیں جن کا کھانا حلال ہے مگر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ درندوں کو بھی شکار میں شمار کرتے ہیں جب اسے احرام والا مار ڈالے گا اس پر دم واجب ہوگا!

حکایت : حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خرجت الطلب الحلال فاخذت شبکة والقیتها فی البحر فاخذت سمکة ثم ثانیة ثم ثالثة فهتف بی هاتف یا ابراهیم لم تجد معاشا الا یذکرنا فقطعت الشبکة" میں نے رزق حلال کی تلاش میں ایک جال لیا اور اسے سمندر میں پھینک کر مچھلی پکڑ لی پھر دوسری اور پھر تیسری' اس وقت ہاتف غیبی نے آواز دی یا ابراہیم' تمہیں ایسی مچھلی نہیں ملے گی جو ہمیں یاد نہ کرتی ہو پس یہ سنتے ہی میں نے جال ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

پھر حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق فرمایا "ان من شیئی الا یسبح بحمده' ایسی کوئی بھی شئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا نہ کرتی ہو' یعنی ہر شے اس کی تسبیح پڑھتی ہے یہاں تک کہ دروازے کی آواز بھی ایک قسم کی تسبیح ہے' بعض علماء نے فرمایا بے شک آیت عموم پر دلالت کرتی ہے مگر حقیقتاً اس کا تعلق خصوصیت سے ناطقین کے ساتھ ہے' جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تدمر کل شیئی' ہر چیز تباہ و برباد کی گئی' حالانکہ قوم عاد کی بستیاں تباہ ہوئیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ملکہ بلقیس کے متعلق یہ ارشاد واوتیت من کل شیئی' اسے ہر ایک چیز عطا کی گئی' حالانکہ اس کے پاس حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی مملکت نہیں تھی'

بعض علماء کا بیان ہے کہ آیت اپنے عموم پر ہی دلالت کرتی ہے۔ البتہ زبان رکھنے والے اپنے نطق سے حمد و ثنا کرتے ہیں اور جن میں گویائی کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طاقت نہیں وہ اپنے حال کی خاموشی سے مصروف تسبیح ہیں' مراد یہ ہے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے بنانے والے کی صنعت گری کی شہادت دیتا ہے'

وفی کل شیئی لہ ایۃ تدل علی انہ واحد (تفسیر صاوی)

ہر ایک شئے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے لئے نشانی ہے اور وہ اس کی واحدانیت کے گیت گا رہی ہے اور میں نے طبقات امام ابن سبکی (علیہ الرحمتہ) میں دیکھا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں "کہ ہمارے نزدیک اسی بات کو ترجیح دی گئی ہے کہ ہر شئے اپنی حالت اصلی کے ذریعہ حقیقتاً تسبیح خواں ہے' کیونکہ اس میں کوئی بات محال نہیں' بلکہ اس سلسلہ میں بکثرت دلائل نقلیہ پائے جاتے ہیں' جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "انا سخرنا الجبال معہ یسبحن بالعشی والاشراق (الایہ) ہم نے پہاڑ مسخر کردیئے جو شام و سحر اس کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں' اور یہ لازم نہیں کہ ہم ان کی تسبیح کو سن بھی لیں' اسی طرح میں "کتاب' وجوہ المسفرۃ عن اتساع المغفرۃ" میں دیکھا ہے کہ ان کا تسبیح پڑھنا حقیقت ہے' البتہ وہ لوگوں کی سماعت سے پوشیدہ ہے'

پس اس کا انکشاف خرق عادت سے ہی ممکن ہے' چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے طعام وغیرہ کی تسبیح کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سنا ہے' اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "انہ کان حلیما غفورا جو آیت تسبیح کے بعد ہے مخاطبین کی حالت سے تین طرح مطابقت رکھتا ہے (۱) اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے انسانوں پر ان مذکورہ اشیاء کی نسبت غفلت کا غلبہ طاری رہتا ہے' اس لئے کہ غافلین ہی کو اللہ تعالیٰ کے حلم و مغفرت کی ضرورت ہے' (۲) انسان ان کی تسبیح و تحمید کو سمجھتے ہی نہیں! اور اس کا ایک سبب یہ ہے کہ ان کے احوال و کوائف میں غوروفکر سے کام لینے میں زیادہ توجہ ہی نہیں کرتا' اس کے باعث بھی انہیں اللہ تعالیٰ کے حلم و مغفرت کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محتاجی ہے' (۳) یہ کہ انسان کا ان کی تسبیح و تحمید کو نہ سننا ان کی بے قدری کا سبب بنتا ہے لہٰذا ان کے حقوق کی عدم ادائیگی اور کوتاہی کی بنا پر انسان کو اللہ تعالیٰ کے حلم و مغفرت کی ضرورت ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں، تمام موجودات کی تسبیح خوانی جس کے پیش نظر ہوگی وہ اسی مناسبت سے کہ اس کی تکریم و تعظیم بجا لائے گا کہ یہ میرے خالق و مالک کی تخلیق ہے' اگرچہ شارع علیہ السلام نے کسی اور سبب سے صرف نظر کا حکم دیا ہو'

پھر امام موصوف نے اس کے بعد یہ حکایت درج فرمائی ہے' کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے پتھر پکڑا تا کہ اس سے طہارت کرے' مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے کان کھول دیئے حتیٰ کہ اس نے پتھر سے تسبیح کی آواز سنی تو اس نے تعظیم و توقیر کے خیال سے پتھر کو رکھ دیا' پھر اس نے ایک اور پتھر اٹھایا تو اس سے بھی تسبیح کی آواز سنائی دی' اسی طرح اس نے متعدد پتھر اٹھائے مگر ہر بار ہر پتھر سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح سنائی دیتی رہی' آخر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرنے لگا! الٰہی! ان کی تسبیح ایسی کردے کہ میں ان کی تسبیح نہ سن سکوں! تاکہ میں طہارت حاصل کرسکوں' پس اللہ تعالیٰ نے ان سے آواز کو مخفی کردیا' اور ان سے طہارت حاصل کی! اگرچہ وہ جانتا تھا کہ تسبیح خوان ہیں مگر ان کی تسبیح کی خبر دینے والا بھی تو اللہ تعالیٰ ہی ہے' جس نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی زبان اقدس سے طہارت کا حکم فرمایا ہے' لہٰذا دیگر موجودات کی تسبیحات کے مخفی رکھنے میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ ہاں میں نے فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر میں دیکھا ہے، بیشک علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شئے ذی حیات نہیں ہے اسے تکلم پر طاقت بھی نہیں دی گئی۔ لہٰذا جمادات کی تسبیح بلسان حال ہوگی (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکایت: حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں کسی شخص نے ایک پرندہ تحفۃً پیش کیا' آپ نے قبول فرمایا اور کچھ مدت بعد اسے آزاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کردیا' کہا گیا ہے کہ آپ فرماتے تھے وہ پرندہ مجھے کہنے لگا یا جنید! تتلذذ بمناجاۃ الاحباب وتسد فی وجھنی الباب ؟ آپ تو اپنے رفقاء سے باتیں کر کے خوش رہتے ہو اور مجھ پر دروازہ بند کر رکھا ہے' اس بات کو سنتے ہی میں نے اسے آزاد کردیا تو وہ کہنے لگا "ان الطیور ما دامت ذاکرۃ لا تقع فی الشرک فاذا غفلت وقعت' بیشک پرندے ہمیشہ ذکر خدا میں مصروف رہتے ہیں' اور جب وہ غافل ہوجاتے ہیں تو جال میں پھنس جاتے ہیں' چنانچہ ایک مرتبہ میں ذکر الٰہی سے غافل ہوا فعذبنی بالسبجن' تو مجھے قید کی سزا ملی' پس یا حضرت جنید آپ تصور کیجئے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو بکثرت غفلت میں پڑے ہوئے ہیں' ان کی کیا حالت ہوگی! اے جنید! میں آپ سے پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی غفلت اختیار نہیں کروں گا! ثم صار یتردد الی زیارۃ الجنید ویاکل بالمائدۃ معہ فلما مات الجنید رمی بنفسہ الی الارض فمات فدفنوہ معہ' فرای الجنید بعض اصحابہ فی النوم فسالہ عن حالہ؟ فقال رحمنی اللہ برحمتی للطائر پھر وہ ہمیشہ آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں آتا رہا اور آپ کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھاتا' جب حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو وہ زمین پر گرا اور جان دے دی' لوگوں نے اسے حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہی دفن کردیا' پھر آپ کے احباب میں سے کسی نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا بعد از وصال آپ کی کیا حالت ہے؟ حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ جل وعلا نے پرندے پر رحم کھانے کے باعث مجھے اپنی رحمت وعنایت سے نوازا ہے'

○ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے دریافت کیا گیا۔ اذا رایتم اہل الوباء ھم اھل الغفلۃ عن ذکر اللہ تعالیٰ' فاسئلوا اللہ العافیۃ" جب تم مصیبت زدوں' کو دیکھو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو، جب اہل بلاء کے بارے عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی یاد سے جو غافل ہیں،

لطیفہ: حضرت منصف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے "حقائق الحدائق" میں دیکھا ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر تشریف لائے تو تمام درندے، پرندے آپ سے بھاگتے تھے، فجاء الخاف وجلس عندہ پس ایک۔(ابابیل) آئی اور آپ کے پاس بیٹھ گئی، اللہ تعالیٰ نے اس پر عتاب فرمایا تو وہ عرض کرنے لگی۔ یا رب رایتہ واحدۃ، والوحدانیۃ، لک فجلست، عندہ لاجل ذلک، میرے پروردگار، میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو اکیلا دیکھا، جب کہ یکتائی تیرے لائق ہے۔ پس میں اسی لئے اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابابیل، تجھ سے چھری اٹھا لی گئی اور ذبح ہونے سے بچا لیا۔ نیز تیرا شکار نہیں ہوگا، اور اولاد آدم علیہ السلام کے دل میں تری الفت پیدا کردی جائے گی، حتیٰ کہ جیسے وہ اپنے گھروں میں رہیں گے تو بھی ان کے ساتھ سکونت اختیار کرے گی،

کہا گیا ہے اس کا رنگ سفید تھا مگر جب حضرت آدم علیہ السلام نے چھوا تو سینے کے سوا اس کا رنگ سیاہ ہو گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے اپنے اکیلا رہنے پر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو ابابیل کو ان سے مانوس کر دیا، اور لطف کی بات یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد ہے "لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ (الآیہ) اور وہ اسی سے چہکا کرتی ہے اور کلمہ العزیز الحکیم کو خوب لذت سے مترنم پڑھتی رہتی ہے۔

فوائد جلیلہ: (نمبر ۱) بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "فمنھم ظالم لنفسہ، ومنھم مقتصد ومنھم سابق الخیرات، یعنی ذاکرین میں بعض اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اپنے مقاصد کو پانے والے ہیں اور بعض وہ ہیں جو نیکیوں میں بہت ہی آگے بڑھنے والے ہیں؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

"ظالم لنفسہٖ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو صرف زبانی طور پر ریاکارانہ ذکر کرتے ہیں اور مقتصد وہ ہیں جو دلی طور پر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں' اور سابق الخیرات سے وہ خوش قسمت ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے دائمی ذکر میں محو رہتے ہیں۔

حضرت ابن عطاء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا' کلمہ توحید کے قائل کو تین قسم کے نوروں کی محتاجی ہوتی ہے' نور ہدایت' نور کفایت' نور عنایت' پس جسے اللہ تعالیٰ نور ہدایت عطا فرماتا ہے شرکیہ باتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جسے نور کفایت نصیب ہوتا ہے وہ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے پاک ہو جاتا ہے' اور جسے نور عنایت مرحمت فرماتا ہے غافلین کو جن حرکات و سکنات اور معاملات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان تمام باتوں سے مامون ہو جاتا ہے'

پس نور ہدایت' ظالم کے لئے' دوسرا' معتدل کے لئے' تیسرا سابق الخیرات کے لئے ہے :؟

حضرت واسطی علیہ الرحمتہ سے ذکر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ذکر یہ ہے کہ انسان میزان غفلت سے نکل کر غلبہ خوف اور شدت محبت کے ساتھ مشاہدہ کے آسمان میں پہنچ جائے' اور ذکر کی خصوصیت میں یہ بات شامل ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم و فضل سے مقابلتہً بندے کا ذکر کرتا ہے (جیسے بھی اس کی شان کے لائق ہے) چنانچہ خود فرماتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم' (پ) قال موسیٰ علیہ السلام یا رب این تسکن ؟ قال فی قلب عبدی المؤمن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے' عرض کیا الٰہی ! تو کہاں رہتا ہے؟ فرمایا اپنے ایماندار بندے کے دل میں ! اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کا "سکون" اس کا ذکر ہے اس کی تفصیل عنقریب باب محبت' میں آئے گی! حضرت امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی سے فرشتوں کی آنکھیں اسی طرح چندھیا جاتی ہیں جیسے بجلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے چمکارے سے'

فائدہ نمبر۲: حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان العبد لیاتی الی مجالس الذکر بذنوب کالجبال فیقوم من المجلس ولیس علیہ منها شیئی' بیشک آدمی محفل ذکر میں پہاڑوں جیسے گناہ لئے آتا ہے مگر جب محفل ذکر سے مستفیض ہو کر واپس جاتا ہے تو اس پر گناہوں میں سے کوئی شے بھی نہیں رہتی' یعنی تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محافل ذکر کو جنت کے باغات کے نام سے یاد فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا "اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل وما ریاض الجنة؟ قال حلق الذکر ○ جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو وہاں سے پھل فروٹ کھالیا کرو! عرض کیا گیا ریاض جنت کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذکر کی محفلیں ہیں۔

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص کسی ایک محفل ذکر میں بیٹھا اللہ تعالیٰ اسے اس کے لئے دس بری محفلوں کا کفارہ بنا دیتا ہے' کلمات ملاحظہ ہوں۔ من جلس مجلسا بذکر اللہ فیہ' کفر اللہ عنہ عشرة مجالس السوء'

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے' کسی شخص نے انہیں عرض کیا، میں آپ کے ساتھ ایک راز کی بات رکھتا ہوں' جس کے بارے شجر طوبیٰ میں ۔ ۔ ا وعدہ ہو رہا تھا۔ انہوں نے کہا ہم تو اسی شجر طوبیٰ کے نیچے رہتے ہیں' جب تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں (یعنی ذکر خدا ہی شجر طوبیٰ ہے۔ (تابش قصوری)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ان اللہ یتجلی للذاکرین وقراة القران' بے شک اللہ تعالیٰ ذکر پاک اور قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اپنی خصوصی تجلیات سے نوازتا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، ایسی کوئی بھی جماعت نہیں جو صرف خدا کے لئے جلسہ ذکر کرے، اور اسے اعلانیہ بشارت نہ دی جاتی ہو کہ اب تم جب محفل برخاست کرو گے تو انعام و بخشش سے سرفراز ہو چکے ہو گے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کتنی ہی قوموں کو اٹھائے گا کہ ان کے چہرے انوار و تجلیات سے دمکتے ہوں گے اور انہیں خالص موتیوں سے مرصع منبروں پر بٹھایا جائے گا، اور لوگ ان پر رشک کریں گے حالانکہ نہ وہ نبی ہیں نہ شہید!

یہ سنتے ہی ایک دیہاتی صحابی دونوں گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ان کے چند اوصاف سے آگاہ فرمایئے ؟ آپ نے فرمایا وہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں، گو وہ مختلف ملکوں، شہروں، اور خاندانوں سے ہیں، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے رہتے ہیں،

بعض مفسرین نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس اعلان "لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا" کہ میں اسے (ہدہد کو) سخت ترین سزا دوں گا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے، میں اسے محافل ذکر سے نکال باہر کروں گا! لیکن حضرت بغوی علیہ الرحمتہ کا راجع قول یہی ہے کہ آپ نے فرمایا میں "ہدہد" کے پر اکھاڑ دوں گا!

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر فرماتے ہیں وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ اور میں انہیں ماروں گا پھر زندہ کروں گا! اس میں یمیتنی سے غافل کرنا ہے اور یحیین سے ذاکر بنانا ہے۔ (گویا کہ غافل مردہ ہے اور ذاکر زندہ ہے)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایسی کوئی محفل نہیں جس میں لوگ ذکر خدا کریں اور ان میں کوئی جنتی نہ ہو، اگر ان میں ایک بھی جنتی ہوگا تو ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جنتی کی دعا قبول نہ فرمائے اور تمام حاضرین کو بخش نہ دے،

فائدہ نمبر ۳: حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے کہا میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی ایسی تسبیح بیان کروں گا کہ اس کی تمام مخلوق میں کسی نے نہیں کی ہوگی، یہ سنتے ہی ایک مینڈک نے عرض کیا یا نبی اللہ علیک السلام! کیا آپ اپنی تسبیح کا اللہ تعالیٰ کے سامنے فخریہ اظہار کرنا چاہتے حالانکہ، میں ستر سال سے اس کی تسبیح میں مصروف ہوں اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ میری زبان خشک ہوگئی اور دس راتوں میں ان دو کلموں کے پڑھنے کے سوا میں نے کچھ کھایا، پیا نہیں! (گویا کہ میری یہی غذا ہے) آپ نے فرمایا وہ دو کلمے کونسے ہیں "عرض کیا یا مسبحا بکل لسان ومذکورا فی کل مکان، یعنی اے وہ ذات اقدس کہ ہر زبان تیری تسبیح خوان ہے اور ہر مکان تیرے ذکر سے معمور ہے،

نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں ایک فرشتہ آیا اور اس نے عرض کیا! یا نبی اللہ! سنئے تو سہی مینڈک کونسی تسبیح پڑھ رہا ہے، پس آپ نے جب بغور سنا تو وہ کہہ رہا تھا۔ سبحانک وبحمدک منتہی علمک، اس پر حضرت داؤد علیہ السلام کہنے لگے مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا، میں ضرور ایسی ہی حمد وثناء بجالاتا رہوں گا، بعض مفسرین نے کہا ہے، مینڈک ان کلمات کے ساتھ تسبیح پڑھتا ہے۔ "سبحان الملک القدوس، اور تفسیر بغوی میں سبحان ربی القدوس اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں سبحان الملک المعبود فی لجج البحار کے کلمات آئے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(نمبر۴) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "حضرت یونس علیہ السلام کے زمانہ میں ایک مینڈک تھا' جو چار ہزار سال سے تسبیح پڑھ رہا تھا اور وہ اکتایا نہیں تھا بلکہ کہہ رہا تھا' یا رب ما یسبحک احد مثلی؟ الٰہی کیا میری تسبیح جیسی تسبیح اور بھی کوئی کرتا ہے؟ حضرت یونس علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا! الٰہی یہ کیا کہہ رہا ہے'! فرمایا! یہ کہہ رہا ہے "سبحانک اضعاف من قالها من خلقک وسبحانک اضعاف من لم یقلها من خلقک وسبحانک مدی علمک ونور وجهک وزنة عرشک ومداد کلماتک○

(نمبر۵) مینڈک جب کسی مائع "بہنے والی چیز میں گر کر مرجائے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وہ پلید ہو جاتی ہے۔ جبکہ حضرت سیدنا امام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اختلاف کیا ہے' ، پانی میں رہنے والا مینڈک پانی میں مرجائے تو وہ پانی پلید نہیں ہوگا۔ البتہ خشکی کا مینڈک پانی میں مرے تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ پانی پلید ہو جائے گا' حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ پانی کثیر ہو اور اس میں کوئی تبدیلی و تغیر واقع نہ ہو تو وہ نجس نہیں' (جبکہ علماء حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک بہتا پانی یا کثیر (دہ' دردہ) ہو تو رنگ' بو' مزہ میں تغیر واقع نہ ہو' وہ نجس نہیں' (تابش قصوری)

خواہ مینڈک خشکی کا ہو یا پانی کا' حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک پانی کثیر کی مقدار ایک سو آٹھ رطل کی تہائی بحساب رطل دمشقی کے ہے' اور امام نووی علیہ الرحمتہ کے نزدیک ایک سو سات رطل اور رطل کا ساتواں حصہ نیز کیکڑے کا حکم بھی مینڈک کی مثل ہے' شرح المهذب میں ہے کہ حضرت امام اعظم اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام مالک کے نزدیک حلال ہے' (ممکن ہے ان کے نزدیک کوئی علاقائی مجبوری ہو) (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اطباء کہتے ہیں اگر جو کے ساتھ پکا کر استعمال کیا جائے تو پیٹھ اور جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے' اور اگر کسی درخت پر لٹکایا جائے تو پھل بکثرت لگتا ہے' اور اس کی تسبیح سبحان المذکور بکل لسان ہے'
لطیفہ: اگر مینڈک کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ شخص سعادت مند سمجھا جائے گا' کیونکہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اس نے آگ پر پانی ڈالا' نیز کہتے ہیں۔ خواب میں مینڈکوں کی کثرت' عذاب پر دلالت کرتی ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ۔ پس ہم نے ان پر مکڑیوں' جوؤں اور مینڈکوں کا عذاب نازل کیا'
عجیب عذاب: حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' فرعونی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ ہمارے پاس جو نشانیاں لاتے ہیں یہ تو جادو کی اقسام ہیں' اس لئے ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے پس حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا طوفان نازل کیا جو شب و روز چلتا رہا یہاں تک کہ چاند اور سورج بھی دکھائی نہیں دیتے تھے' وہ لوگ فرعون سے فریاد کرنے لگے' تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کیا' پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' تو طوفانی بارش کو روک دیا گیا اور معتدل ہوا چلا دی' زمین نرم پڑ گئی اور اس میں خوب کھیتی باڑی ہونے لگی' تو وہ کہنے لگے ہم تو اس سے اکتا گئے ہیں' اس سے تو ہماری پہلی کیفیت ہی بہتر تھی' اور انہوں نے پھر کفر اختیار کرلیا' تو ان پر ٹڈی دل (مکڑیوں) کا عذاب نازل کردیا' جنہوں نے تمام سرسبز و شاداب درخت چٹ کرلئے' اور وہ لوگ انتہائی مشکلات میں پھنس گئے' یہاں تک کہ مکڑیوں کے جھنڈ آسمان پر اس طرح چھا گئے کہ سورج تک دکھائی نہیں دیتا تھا' اب پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کرنے لگے تو آپ نے اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے دعا فرمائی' پس اللہ تعالیٰ نے تیز ہوا چلا دی' جس نے ٹڈی دل کو سمندر میں پھینک دیا' اور کہنے لگے ہماری کھیتی باڑی میں سے جو کچھ محفوظ رہا ہے۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے' بس پھر کافر ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر جوؤں کا عذاب نازل کردیا'

القمل: قمل سے متعلق متعدد اقوال ہیں' ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قمل وہ کیڑا (گھُن، سُسری) جو گندم سے نکلتا ہے' اور حضرت ثعلبی علیہ الرحمتہ کا فرمانا ہے کہ بندر کی سی ایک قسم ہے' اور حضرت عطاء خراسانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں وہ "جوئیں' ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں' اور پسو یا کھٹمل بھی کہا گیا' بعض نے کہا ہے وہ بغیر پَروں کے ٹڈی (مکڑی) ہی ہے۔

القصہ ان کی کوئی ایسی سبزی وغیرہ نہ تھی جو قمل نے چٹ نہ کرلی ہو اور ان کے جسموں پر چیچک ایسی وبا پھوٹ پڑی' تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگنے لگے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے گرم ترین ہوا چلائی جس سے قمل وغیرہ جراثیم کا خاتمہ ہوگیا' لیکن ایمان کی دولت سے بہرہ ور نہ ہوئے' پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں مینڈکوں کے عذاب میں مبتلا کردیا' اور شب دیجور' (سخت اندھیری رات) کی طرح ان پر ایسی بھرمار ہوئی کہ ان کی کھیتی باڑی میں' ان کے کھانوں میں' ان کی جائے رہائش اور بستروں میں ہر طرف مینڈکوں ہی کا عمل دخل تھا' نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن' طوہاً وکرہاً" پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کرنے لگے' تو آپ کی دعا سے مینڈکوں کے عذاب سے بھی انہیں رہائی ملی' تمام مینڈک مر گئے اور صفائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیز بارش نازل فرمائی جو انہیں بہا کر سمندر تک لے گئی' مگر پھر بھی باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر خون کا عذاب نازل کردیا' نہروں' نالوں اور چشموں وغیرہ سے مسلسل سات روز تک خون جاری رہا' اور پانی کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جگہ خون پینے پر مجبور ہوئے (بعض نے نکسیر کا لاحق ہونا بتایا ہے)

بہرحال اب حسب سابق پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے اب ہم کفر نہیں کریں گے۔ اس مصیبت سے نجات دلائیے' حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ ان پر چھٹا عذاب تھا اور وہ طاعون کا عذاب ہے' لیکن اکثر کا فیصلہ ہے کہ یہ رجز ہے اور "رجز" انہیں مذکورہ پانچ اقسام کے عذاب کو ہی کہا گیا ہے' حضرت امام رازی اسی کو مؤکد کرتے ہوئے مزید تحریر فرماتے ہیں کہ ہر قسم کے عذاب کی مدت چالیس چالیس دن کی تھی اس طرح چھ ماہ بیس دن' قبطی' فرعونی' عذاب میں مبتلا رہے۔

نوٹ: "نیز یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ فرعون اپنے آپ کو انا ربکم الاعلیٰ کہنے کے باوجود بے یارومددگار' ثابت ہوا' اپنی اور اپنی قوم کی کوئی مشکل حل نہ کرسکا' شدید ترین اور عجیب و غریب عذاب میں مبتلا قوم کے اگر کوئی صحیح نجات دہندہ ثابت ہوئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی ہیں' اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئے جو شب و روز غیراللہ غیراللہ کی رٹ لگا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مقبول ترین بندے ہیں کی سے استعانت و استغاثہ و امدادواستمداد سے نہ صرف روکتے ہیں بلکہ شرک بدعت کے مکروہ فتوے جاری کرتے رہتے ہیں' ممکن ہے ان میں قبطیوں کا قارورہ شامل ہو' (تابش قصوری)

فائدہ نمبر ٦: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، مروی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا تو ساتھ ہی ایک فرشتہ تخلیق فرما کر اسے حکم دیا کہ وہ نفخ صور یعنی قیامت کے ظہور تک یہی کلمہ پوری طاقت سے پڑھتا رہے' لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بڑی محبت بھری آواز سے پڑھے گا تو اس کے چار ہزار سے زائد کبیرہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور اگر اس کے اتنے گناہ نہ بھی ہوں تو اس کے اہل خانہ یا ہمسائیگان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اسی سے ملتی جلتی ایک اور بھی روایت ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کردہ بیان کو امام نووی علیہ الرحمتہ یوں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کھینچ کر (ذکر بالجہر) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دارالجلال عنایت فرمائے گا جس کو جنت میں اپنے بندے کے لئے اس نے اپنے نام سے منسوب فرمایا ہے' جیسا کہ ذوالجلال والاکرام اللہ کا ارشاد ہے نیز اسے اپنے بے کیف وجہ کریم کی زیارت سے نوازے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لوگو! سنو! جو شخص کسی شئے کو دیکھ کر تعجب سے کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے بدلے' ایک ایک درخت پیدا فرماتا ہے جس کے اتنے پتے ہوتے ہیں جتنے ابتداء سے انتہا تک اس دنیا کے دن ہوں گے اور ان درختوں کا ایک ایک پتہ قیامت تک کے لئے اس کی بخشش طلب کرتا رہے گا اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس سے اپنی دعائے مغفرت کو مزین کرتا رہے گا!

حکایت: حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک دن شیطان کا آنا ہوا' تو اس نے ان سے کہا ما کفاک ملک الضوء حتی دخلت الظلمۃ' کیا تجھے روشن ملک کافی نہیں تھا کہ تم اندھیروں میں داخل ہوئے' ثم قال الناس یقولون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس نے پھر کہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، اس نے اعتراف کیا کہ یہ کہنے والا کبھی بدنصیب نہیں ہوگا اور حدیث شریف میں ہے کہ کلمہ توحید، شیطان کے پہلو کو ایسے جلاتا ہے جیسے کسی انسان کے پہلو پر انگارہ رکھ دیا جائے،

کتاب الشفاء میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکتوب علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے پڑھنے والے کو عذاب نہیں دوں گا۔

فائدہ نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت خوبصورت ستون، سرخ یاقوت سے بنایا ہے جو نور سے مزین ہے، اس کی اصل ساتویں زمین کی انتہائی گہرائی میں اور اس کی چوٹی عرش اعلیٰ کے پایہ سے متصل ہے، جو پیچ در پیچ وہاں تک پہنچتی ہے، پس جب بندہ کہتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، تو تمام زمینیں حرکت کرتی ہیں، سمندر میں مچھلیاں خوشی سے تیرتی ہیں اور عرش معلیٰ مسرت سے جھومنے لگتا ہے، ایسی کیفیت میں اللہ تعالیٰ فرمایا ٹھہر جاؤ، وہ تمام عرض گزار ہوتے ہیں۔ یا اللہ جب تک تو اس کلمہ کے ورد کرنے والے کو بخشش سے نہیں نوازے گا ہم متحرک رہیں گے، پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ سنو! میں نے تو تخلیق کائنات سے قبل ہی اپنی ذات پر لازم کر رکھا ہے کہ میں اس کلمہ کو اپنے بندے کی زبان پر جاری کرنے سے پہلے ہی بخش دیتا ہوں،

فائدہ نمبر ۲: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، میں بکثرت اسرار پوشیدہ ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے تمام حرف جو فیہ ہیں (یعنی منہ کے اندر سے نکلتے ہیں) اس میں یہ راز ہے کہ اس کے قائل کو اسے دلی طور پر پڑھنا چاہئے اور انہیں میں سے ایک یہ راز بھی ہے کہ ان حروف میں کسی پر نقطہ نہیں، اس میں اشارہ یہ ہو رہا ہے کہ عبادت کے لئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات انفرادی حیثیت کی مالک ہے اور کوئی بھی معبود نہیں ہوسکتا، نیز یہ کہ لا الہ الا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ میں بارہ حروف ہیں، جیسے سال کے بارہ مہینے، ان میں چار حرف حرمت والے وہ کلمہ اللہ کے ہیں جس طرح سال میں چار ماہ لائق حرمت ہیں، رجب ، ذیقعدہ، ذوالحجہ، محرم، جو دیگر مہینوں سے افضل ہیں، ان میں ایک علیحدہ اور تین متصل ہیں، جو شخص اس کلمہ کو خلوص نیت سے پڑھے گا اس کے لئے سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا، ان اسرار میں سے ایک یہ ہے کہ رات، دن کے چوبیس گھنٹے ہیں۔ چنانچہ، محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ملا کر کلمہ کے کل چوبیس حروف بنے، گویا کہ ہر حرف ایک گھنٹے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، نیز یہ کہ اس میں سات کلمے ہیں، اور جہنم کے سات دروازے ہیں تو گویا ہر ہر لفظ اس کے پڑھنے والے کے لئے دوزخ کے دروازے پر ڈھال بن جاتا ہے،

فائدہ نمبر ۳: مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ کسی آدمی نے عرفات میں وقوف کے وقت سات کنکریاں اپنے ہاتھ سے یہ کہتے ہوئے پھینک دیں کہ اے کنکریو! گواہ رہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله پھر اسی رات اس نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے، اور اس کی برائیاں، نیکیوں پر غالب آچکی ہیں، اس پر اسے دوزخ میں جانے کا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک ایک کنکری نے دوزخ کا دروازہ بند کر رکھا ہے اور دوزخ کے محافظ اجتماعی طور پر ان پتھروں کو ہٹانے کے لئے پوری طاقت صرف کررہے ہیں مگر کوئی پتھر اپنی جگہ سے ہلتا بھی نہیں، پھر وہ عرش کے پاس جاتے ہیں۔ نیز پتھر بھی ان کے ساتھ چلتے ہیں اور وہاں پر تمام فرشتے اور وہ کنکریاں اس کلمہ کے پڑھنے والے کے لئے سفارشی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول فرما کر جنت کی طرف جانے کا حکم فرمایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے تو وہ پھر جنت کے دروازوں کے سامنے پہنچ کر آواز لگاتے ہیں۔ آیئے ہماری طرف یہاں سے گزر کر جنت میں جائیں۔ـ:

فائدہ نمبر ۴: بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص چار سو اسی سال تک گناہوں کا مرتکب رہا' کسی بات پر اللہ تعالیٰ نے اس پر کرم فرمایا تو موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا لا الہ الا اللہ موسی رسول اللہ! اسی اثنا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے! اسے بشارت دو! کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام عمر کے گناہ اس لئے معاف کردیئے ہیں کہ اس نے کہا ہے لا الہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ' اس کلمہ میں چوبیس حروف ہیں اور ہر ایک حرف کو اس کے بیس بیس سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دیا ہے' چونکہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے افضل ہیں اس لئے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کے لئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کے ہر ایک حرف کو ستر ستر سال کا کفارہ فرمادے۔ـ:

فائدہ نمبر ۵: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! زمین پر کوئی ایسا انسان نہیں جو لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۞ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اس کلمے کو کفارہ نہ بنائے' اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہی کیوں نہ ہوں' حضرت امام ترمذی علیہ الرحمتہ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے'

حکایت: مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' میں نے فقولا قولا لینا کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام سے فرمایا تم دونوں' فرعون کے ساتھ نرم انداز میں کلام کرو! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی' نرم کلام کیسی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

! اس سے کہو ساڑھے چار سو سال سے تو خواہشات نفسانیہ کا غلام بنا ہوا ہے' کیا ابھی تک تجھے اپنی اصلاح کی طرف رغبت نہیں ہوئی اگر تو ایک سال تک ہی ہماری بات تسلیم کرلے تو تمہارے تمام گناہ معاف کردوں گا اگر ایک سال نہیں تو نہ سہی صرف ایک مہینہ' نہ صرف مہینہ ایک ہفتہ بھرمان لو' چلو ہفتہ نہ سہی ایک دن' دن بھی جانے دو' صرف ایک گھنٹہ کے لئے مجھے تسلیم کرلو' چلو ایک گھنٹہ تو بڑی بات ہے ایک سانس ہی میں لا الہٰ الا اللہ پکار لو تو فوری تیری اصلاح کردوں گا'

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمان فرعون کو سنایا تو اس نے اپنے وزیروں' مشیروں اور تمام لشکریوں کو بلایا اور کہا انا ربکم الاعلی ' میں تمہارا سب سے بڑا پرورش کرنے والا ہوں' اور اس کے اس قول پر زمین و آسمان کانپنے لگے' اور اس کی ہلاکت کے اللہ تعالیٰ سے طلب گار ہوئے' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھو کالکلب لیس لہ الاعصاء' وہ تو کتے کی مثل ہے اس کے لئے ڈنڈے سے ہی کام لیا جائے گا' یا موسی الق عصاک' کلیم اللہ ! اپنا عصاء ڈالئے جب حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے عصاء ڈالا تو تمام جادوگر ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے جبکہ فرعون مرعوبیت کے باعث بھاگ کھڑا ہوا اور خزانے میں جا چھپا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا باہر نکلو ورنہ ابھی عصاء ڈالتا ہوں جو سانپ بن کر تیرے پیچھے پڑے گا' اس پر اس نے مہلت طلب کی' آپ نے فرمایا مجھے اپنے پروردگار کی طرف سے اجازت نہیں' اسی اثناء میں جبرئیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا اسے تھوڑی سی مہلت دے دو' کیونکہ ہم متحمل ہیں گرفت میں جلدی کرنے والے نہیں' اس پر اسے یوم زینت تک مہلت دے دی گئی جس کا تفصیلی ذکر عنقریب فضیلت ادب باب الموت میں آئے گا' ہاں پہلے اس کی کیفیت یہ ہوا کرتی تھی کہ پہلے چالیس روز بعد قضائے حاجت کے لئے نکلتا مگر اب ایک ایک دن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں چالیس چالیس مرتبہ قضائے حاجت کے لئے جانا پڑتا' پھر بھی سرکشی پر اتر آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے پہلی اور آخری بے ادبی پر ایسے عذاب میں مبتلا کردیا۔ یعنی پہلی گستاخی انا ربکم الاعلی پر عذاب ہر دن میں چالیس چالیس بار پاخانہ میں جانا جیسے کہ مذکور ہوا' اور پھر اسے دریا میں غرق کردینے کی سزا

دوسری گستاخی یہ کہ ما علمت لکم من الہ غیری'
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' یہ پہلی گستاخی تھی اور انا ربکم الاعلی جیسے کہ مذکور ہے وہ دوسری گستاخی تھی اور اس کی درمیانی مدت چالیس سال کا عرصہ بنتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دی'

اور میں نے زمرۃ العلوم و زہرۃ النجوم میں دیکھا ہے' کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا' جب فرعون نے کہا "وما رب العلمین؟ کیا ہے رب العالمین ؟ تو میں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں بازو پھیلا کر عرض کیا کہ میں اسے عذاب میں گرفتار کردیتا ہوں ! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' مہ یا جبریل انما یستعجل العذاب من یخاف الفوت جبریل ٹھہرو جلدی تو اسے ہوتی ہے جسے یہ خطرہ ہو کہ یہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا' اور اسی میں مذکور ہے کہ فرعون نے جب انا ربکم الاعلی کہا تو جبریل نے کہا کہ اسے زمین کی گہرائی میں دفن کردیا جائے' مگر اللہ تعالیٰ نے اجازت نہ دی' بلکہ حکم فرمایا اسے نظرانداز کرو'

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ القصص میں لکھا ہے کہ دخل ابلیس علی فرعون ○ ابلیس فرعون کے پاس آیا' وھو فی الحمام' جبکہ وہ حمام میں تھا' فقال یا فرعون سولت لکم کل شئی فما قلت لک ادع الربوبیۃ' وضربہ اربعین سوطا وترکہ مغضبا عنہ پس اس نے کہا اے فرعون میں نے تیرے لئے ہر قسم کی باتیں گھڑیں مگر تجھے یہ کبھی نہیں کہا تھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ تو "انا ربکم الا علیٰ" کے کلمہ سے اپنی ربوبیت کا دعویٰ اگل دے ' پھر اسے چالیس کوڑے لگائے اور بڑے غیض و غصے کے ساتھ اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ فرعون نے آواز دی۔ اے ابلیس کیا میں اپنے اس قول سے باز آ جاؤں تو وہ بولا نہیں، نہیں، اب کہنے کے بعد اس کا واپس لینا بھی اچھی بات نہیں !!

حکایت : کفار مکہ جن میں اس امت کا فرعون "ابو جہل" بھی شامل تھا' حضرت ابوطالب کے پاس تیمارداری کے لئے آئے' جبکہ وہ مرض الموت میں مبتلا تھے' یہ بات تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان واضح اختلافات ہیں' لہٰذا آپ اپنی وفات سے قبل ہمارے اور ان کے حقوق کو تقسیم کرا دیں۔ حضرت ابوطالب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا بھیجا' آپ تشریف لائے تو کہا میرے بھتیجے یہ شرفاء مکہ تیری ہی قوم کے افراد ہیں' آپ ان کو ان کی حالت پر چھوڑیں اور آپ اپنے کام سے کام رکھیں' اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' انہیں کہئے میری ایک بات تسلیم کرلیں' ابو جہل کہنے لگا ایک نہیں دس کہو! ہم مانیں گے! آپ نے فرمایا پھر تم کہہ دو لا الہ الا اللہ' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں! تب وہ بولا' کہ آپ تو جانتے ہیں اور خداؤں کی موجودگی میں ہم ایک ہی خدا کا اقرار کرلیں' آپ کی یہ بات تو بڑی عجیب ہے۔ یہ کہتے ہوئے' رفوچکر ہوگیا' حضرت ابوطالب نے کہا! آپ نے تو ایسی مشکل بات نہیں کہی تھی' ان کے عربی کلمات ملاحظہ ہوں فقال ابوطالب ما سالتهم شططا ای ما سالتهم شیئا عسیرا ○ بہرحال جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں کلمہ وَلَا تُشْطِطْ آیا ہے۔ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ' اس جگہ یہ معنی مراد ہے کہ آپ ان کے ساتھ سخت انداز نہ اپنایئے گا! کیونکہ جب کوئی زیادتی کرتا تو کلام عرب میں کہتے شط الرجل شططا' (آدمی نے خوب زیادتی کی) اسی موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے اعلانیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسلام کی خواہش کا اظہار کیا' اور فرمایا اگر آپ کلمہ توحید کا اعلانیہ اظہار فرما دیں تو میرے لئے روز قیامت تمہاری شفاعت آسان ہو جائے گی! اس پر انہوں نے کہا اگر ان لوگوں کی طرف سے طعنہ زنی کا مجھے خطرہ نہ ہو تو میں اعلانیہ اظہار اسلام کروں' اب تو یہ کہیں گے کہ گھبراہٹ کے عالم میں اقرار کیا ہے! انشاء اللہ العزیز معجزات کے بیان میں مزید تفصیل آ رہی ہے!

حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ سورۃ الانعام کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطالب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا ان لوگوں کو آپ کی یہ بات بوجھ محسوس ہوئی ہے کچھ اور بات کہو فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا اقول غیرھا حتی یاتونی بالشمس من محلھا فیضعوھا فی یدی میں کلمہ توحید کی دعوت کے سوا کوئی بات نہیں کہوں گا اگرچہ یہ لوگ سورج کو اپنی جگہ سے اٹھا کر میرے ہاتھوں پر رکھ دیں' تب انہوں نے کہا آپ ہمارے بتوں (خداؤں) کو برا نہ کہیں۔ ورنہ تمہیں اور تیرے خدا کو ہم بھی برا کہیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۝ میرے حبیب! اللہ تعالیٰ کے سوا یہ جن بتوں کو پکارتے ہیں' آپ ان کو برا نہ کہیں' کیونکہ یہ اپنی جہالت کے باعث اللہ تعالیٰ کو برا کہیں گے' اس بات پر اگر کوئی معترض ہو کہ بتوں کو تو برا کہنا افضل ترین عبادت تھی! پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں برا کہنے سے کیوں روک دیا! اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ منکرین کی نازیبا باتوں سے تو پاک ہے مگر بتوں کو برا کہنے کے باعث وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذوات علیا کے لئے برے کلمات استعمال کر سکتے تھے۔ لہٰذا' ایسے کلمات سے پرہیز کرنا لازمی ہوا'

کلمہ توحید: اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید کی پانی سے تشبیہ دی' اس لئے کہ پانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طیب و طاہر ہے اور اس میں ہر پلید کو پاک کرنے کی صلاحیت ہے' اسی طرح کلمہ شریف بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ نیز اسے خاک سے تشبیہ دی اس بنا پر کہ خاک دانے کو بڑھاتی ہے اور کلمہ توحید بھی ثواب کو زیادہ بڑھاتا ہے اور اسے آگ سے تشبیہ دی اس لئے کہ وہ اشیاء کو جلا دیتی ہے' اور یہ کلمہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے۔ نیز اسے آفتاب سے تشبیہ دی اس لئے کہ سورج تمام جہاں کو منور کردیتا ہے اور اس کلمے سے عالم برزخ روشن ہوگا' اسے چاند سے تشبیہ دی کہ وہ رات کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور کلمہ انسان کے یقین کی تاریکیوں کو دور کرتا ہے' نیز اسے ستاروں سے تشبیہ دی گئی کیونکہ وہ مسافروں کے رہنما ہیں اور یہ کلمہ بھی گمراہوں کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور اسے کھجور کے درخت کی مثال قرار دیا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کشجرۃ طیبۃ' یعنی پاکیزہ درخت کی مثال ہے' یہ اس لئے کہ کھجور کا درخت عموماً تمام درختوں سے طوالت میں بڑا ہوتا ہے' اسی طرح کلمہ توحید کے شجر کی بنیاد تو قلب میں ہے لیکن اس کی شاخیں عرش معلیٰ سے بھی بلند تر ہیں۔

چھوارے کی قیمت گٹھلی سے کم نہیں ہوتی' اسی طرح ایماندار کی قدروقیمت ایسے گناہوں کے باعث جسے وہ اور اس کا خالق جانتا ہے' کم قیمت نہیں ہوجاتا! کھجور کے درخت کو پھل اوپر لگتا ہے اور کانٹے نیچے ہوتے ہیں' اسی طرح آغاز اسلام میں کلمہ توحید پڑھنے والے کو پہلے کانٹوں یعنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آخرکار اس کا پھل عاقبت میں دیدار الٰہی ہوگا'

کلمہ توحید' جنت کی چابی ہے اور چابی کے دندانے بھی ہوتے ہیں' اس کے درخت حرام چیزوں کا چھوڑ دینا ہے' اور احکام الٰہی کا بجا لانا ہے' جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ! خلوص نیت سے پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا' جب دریافت کیا گیا' اس کا اخلاص کیا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے بچنا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم جو بھی نیکی کرتے ہو قیامت کے روز اس کا وزن ہوگا مگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت میزان کے پلڑوں سے بھی بڑی ہوگی اس لئے اسے نہیں تولا جائے گا۔

حکایت: بادشاہ روم نے حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ میرے قاصد نے مجھے خبر دی کہ تمہارے ہاں ایک ایسا درخت ہے۔ جسے پہلے تو گدھے کے کان کی طرح پھول نمودار ہوتا ہے پھر وہ غلاف پھٹ جاتا ہے' اور موتیوں سے زیادہ خوبصورت پھل نکلتا ہے اور زمرد کی طرح سبز ہوتا ہے پھر سرخ اور زرد ہو کر طلاء اور یاقوت کے ٹکڑوں کی طرح ظاہر ہوتا ہے' پھر اس سے عرق ٹپکتا ہے' پھر وہ فالودے سے بھی زیادہ لطف دہ ہوتا ہے' پھر خشک ہو کر مقیم لوگوں کی خوراک اور مسافروں کا زاد راہ ثابت ہوتا ہے' فان صدق فھذہ شجرۃ الجنۃ ○ اگر یہ بات سچ ہے تو پھر وہ درخت جنتی ہے! فکتب الیہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نعم وھی التی ولد تحتھا عیسی فلا تدع مع اللہ الھا آخر۔

اس خط کے جواب میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہاں وہ وہی درخت ہے جس کے نیچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے' پس تمہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے ساتھ کسی کو بھی خدا نہ ٹھہراؤ!

فائدہ: حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دوسرے درختوں کے بخلاف کھجور کے درخت کی مناسبت و مشابہت حیوانات کے علاوہ انسانوں سے بھی بہت حد تک ملتی جلتی ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اکرموا عمتکم والنخلۃ فانھا خلقت من بقیۃ طین آدم علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

السلام ' اپنی پھوپھی کی تکریم و تعظیم کرو کیونکہ یہ آدم علیہ السلام کی بچی ہوئی مٹی کا تبرک ہے! اس مٹی سے کھجور پیدا ہوئی' اور وہ اس طرح کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو ان کے بال بڑھ گئے' بدن پر میل نمودار ہوئی' حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور قینچی سے آپ کے بال اور ناخن صاف کئے' بدن مبارک سے میل کو ہٹایا' اور ان تمام آثار کو زمین میں دفن کردیا' حضرت آدم علیہ السلام خواب استراحت سے بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس کھجور کا درخت پیدا کر رکھا ہے' تنہ آپ کے بدن کی میل سے ریشے' آپ کے بالوں سے' شاخیں آپ کے ناخنوں سے پیدا کردیئے' نیز کھجور کے درخت میں یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ اور درخت تو نیچے سے پانی جذب کرتے ہیں مگر یہ اوپر سے' (جیسے آدمی منہ سے اسی طرح کھجور پتوں سے) (تابش قصوری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے اول شجرة استقرت وجه الارض النخلة ! زمین پر سب سے پہلے جس درخت نے قرار پکڑا وہ کھجور کا ہے' قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے متعدد مقام پر اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ والنخل باسقات لها طلع نضيد اور کھجور کے نئے نئے خوشے' تہ بہ تہ گچھے' اوپر نیچے پھل' ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے' تر اور خشک کھجوریں ملا کر کھایا کریں کیونکہ آدمی جب اس طرح کھاتا ہے تو شیطان کو سخت غصہ آتا ہے اور پکارتا ہے یہ انسان تو محفوظ ہوا کہ تازہ اور خشک کو استعمال کرتا ہے' تازہ کھجور جو ابھی تازہ پختہ نہیں ہوئی اس کی اور خشک کھجور کی تاثیر الگ الگ ہے' یعنی ناپختہ کی تاثیر' سرد' خشک ہے اور خشک کھجور کی تاثیر' گرم اور خشک تر ہے' اس طرح ملا کر کھانے سے دونوں کی تاثیر میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے' حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خربوزے کو تر کھجور اور جو کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

روٹی کو پختہ کھجور کے ساتھ استعمال فرمایا کرتے تھے' نیز شہد کا شربت آپ نے نہار منہ بھی نوش فرمایا ہے' کیونکہ اس سے صحت برقرار رہتی ہے' گرم و سرد میں جو مکس استعمال میں لایا جائے تو اس سے صحت قائم رہتی ہے' (آجکل بلڈ پریشر' ہائی اور لو ہونے کی اکثر وباء ہے ایسے لوگوں کے لئے کھجور کا استعمال نہایت مفید ہو سکتا ہے۔) (تابش قصوری)

حکماء نے ان باتوں سے پرہیز کی تلقین فرمائی ہے' یعنی مچھلی اور انڈے کے ساتھ نہ کھائے جائیں! البتہ مچھلی اور دودھ کو بیک وقت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیز مچھلی کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی اور شہد کا شربت پینا مفید ہے' مچھلی کھانے کے بعد سونا یا جماع کے فوری بعد پانی پینا اور دودھ نوش کرنے کے بعد حمام میں جانا' مناسب نہیں۔

حضرت علامہ سمرقندی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' جو شخص شکم سیر ہونے کے بعد حمام میں جائے' اور پھر مرض قولنج میں مبتلا ہو تو اسے اپنی ہی ذات پر ملامت کرنی چاہئے کسی اور کو طعنہ دینے کی قطعاً ضرورت نہیں' کیونکہ اس کی یہی سزا تھی!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طبی فوائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ جب روزہ افطار فرماتے تو عموماً تر کھجور سے! اس لئے کہ روزہ معدے اور جگر میں کمزوری پیدا کرتا ہے اور مٹھاس جگر تک جلد اثر پذیر ہوتی ہے کیونکہ جگر کو میٹھی چیز مرغوب ہے' اور وہ شریں اشیاء میں سے خصوصاً کھجور سے خصوصی میلان رکھتا ہے' نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا' اذا جاء الرطب فھنیئی' یا عائشۃ جب تر کھجوریں آیا کریں تو مجھے خوشخبری دیا کریں' نیز تمام ممالک میں افضل ترین غذا کھجوریں ہیں' کھجور کا گودا' پیچش کو بند کرتا ہے' صفراء اور گرمی کو مفید ہے۔ نیز اس کے ساتھ ادرک کے مربہ کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

استعمال نافع تر ہے' اور یہ بھی اس کے فوائد میں ہے کہ نفاس والی عورت کے لئے تر کھجور سے فائد مند کوئی اور چیز نہیں ہے' اور مریض کے لئے شہد بہت ہی نافع ہے جس کا تفصیلی ذکر آگے آرہا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے اتنی آہستہ آواز میں طلاق دی کہ وہ خود بھی اپنی آواز کو نہ سن سکے تو طلاق واقع نہیں ہوگی لیکن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' سے اپنی زبان کو متحرک کرے اگرچہ آواز تک پیدا نہ تو پھر بھی اللہ تعالیٰ جل و علا کی بارگاہ سے اسے ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

فائدہ: دعائے خاص: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو ایک دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اسے میرے محبوب کی خدمت میں بھی پہنچا دو' کیونکہ جو شخص بھی اسے پڑھے گا اس کے ستر ہزار گناہ معاف کردیئے جائیں گے' ستر ہزار درجے بڑھائیں اور ستر ہزار نیکیاں عنایت کی جائیں گی۔ دعا یہ ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کما ھلل اللہ کل شئی وکما یجب للہ ان یحمد ان یھلل وکما ینبغی للکریم وجھہ وعز جلالہ والحمد للہ کما حمد اللہ کل شئی وکما یجب للہ ان یحمد وکما ینبغی لکریم وجھہ وعز جلالہ و سبحان اللہ کما سبح اللہ کل وکما یجب للہ ان یسبح وکما ینبغی للکریم وجھہ ونمر جلالہ واللہ اکبر کما کبر اللہ کل شئی وکما یحب للہ ان یکبر وکما ینبغی لکریم وجھہ وعز جلالہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے' جیسے اس ذات کریم اور صاحب جلال کی عزت و عظمت کی شان کے لائق ہے اور میں حمد و ثنا سے اس کی تسبیح میں رطب اللسان ہوتا ہوں جیسے ہر شئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب فرمائی' جس طرح اس ذات کریم اور صاحب جلال کی عزت و عظمت کی شان کے لائق ہے' اور میں سبحان اللہ کہہ کر اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایسی تسبیح و تحمید بیان کرتا ہوں جیسی کہ اس ذات کریم اور صاحب جلال کی عزت و عظمت کی شان کے لائق ہے'

نیز حدیث شریف میں ہے' اذا قال العبد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب کوئی بندہ کلمہ پڑھتا ہے تو اس ذکر کو ایک فرشتہ لے کر مقام رفعت کی طرف جاتا ہے' اور آسمانوں میں ایک اور فرشتہ اس کا استقبال کرتا ہے' اور کہتا ہے۔ من این ؟ تو کہاں سے آیا ہے اور یہ کہتا ہے وانت الی این ؟ اور تو اس طرف کیسے؟ پھر پہلا فرشتہ جواب دیتا ہے میں فلاں کلمہ پڑھنے والے کی شہادت اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی بارگاہ میں لئے جارہا ہوں۔ دوسرا کہتا ہے میں اس کے لئے جہنم سے آزادی کی بشارت لئے آرہا!

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی حواری کا کھیلتے ہوئے لڑکوں کے پاس سے گزر ہوا' ان میں سے ایک وزیر کا بیٹا بھی تھا' اس کے ساتھ حواری نے بھی کھیلنا شروع کردیا' پھر وزیر کا لڑکا اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے گیا تاکہ اس کی عزت و حرمت کو بجا لائے' جب کھانا پیش کیا گیا تو شیاطین بھی آدھمکے' فقال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ پس اس نے کہا بسم اللہ پڑھئے یہ کہنا تھا کہ شیاطین بھاگے۔ وزیر نے اس سے متعلق دریافت کیا' تو اس نے جواباً" کہا' میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب سے ہوں' انہوں نے مجھے آپ حضرات کی طرف بھیجا ہے" تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر ایمان لاؤ اور بتوں کی عبادت ترک کردو' چنانچہ وہ اسلام لے آیا' پھر ایک دن وہ کہنے لگا بادشاہ کا گھوڑا مر گیا' اس نے کہا بادشاہ سے کہو اگر وہ میری بات پر عمل کرے گا تو اس کا گھوڑا زندہ کردیا جائے گا۔ جبکہ اس نے بادشاہ سے یہ بات کہی تو وہ اطاعت پر آمادہ ہوا' وزیر جب اسے بادشاہ کے ہاں لے گیا۔ تو اس مبلغ نے فرمایا اے بادشاہ اس گھوڑے کے مختلف حصوں پر تم' تمہارے والدین اور تمہارا بیٹا ہاتھ رکھ کر پڑھو لا الہ الا اللہ' جب انہوں نے اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہنے پر کلمہ شریف کا ورد کرنا شروع کیا تو اس گھوڑے کے اعضاء حرکت کرنے لگے اور انہیں کے ہاتھوں میں ہی اللہ کے حکم زندہ ہو کر اچھلنے کودنے لگا۔

لطیفہ: طبقات ابن سعد میں مرقوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا گیا "اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ! وہ لوگ جو اپنے اموال شام و سحر، ظاہر اور باطنا" خرچ کرتے رہتے ہیں پس ان کے لئے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں کسی قسم کا دنیا و آخرت میں خوف و خطر اور پریشانی نہیں، مَنْ ھُمْ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا گھوڑے پالنے والے"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ دوران جہاد گھوڑا لازماً یہ تسبیح پڑھتا رہتا ہے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے، لوگو! تم گھوڑیاں پالو! ان کے پیٹ میں خزانہ ہے، اور ان کی پیٹھ وسیلہ حفاظت ہے، اور گھوڑے کے گوشت سے ریاح اچھی طرح دور ہو جاتی ہے لیکن لطیف جسموں کے لائق نہیں کیونکہ اس کا گوشت غلیظ اور سوادی ہوتا ہے (حضرت امام اعظم فرماتے ہیں شریعت محمدیہ میں گھوڑے کا گوشت حرام ہے) حاملہ اس کے کھروں "سم" کی دھونی لے تو اس کے پیٹ میں بچہ مردہ ہو تو فوراً گر جاتا ہے، اگر عورت کو گھوڑی کا دودھ پلا دیا جائے اور خاوند اس سے مباشرت کرے تو فوراً حمل قرار پائے گا! اور حاملہ اس کی لید سے دھونی لے تو وضع حمل میں سہولت ہوگی! بیاض چشم (چٹے والی آنکھ) والا اس کی خشک لید کو بطور سرمہ آنکھ میں لگائے تو اس کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔

بعض علما کے نزدیک گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب نہیں لیکن! حضرت امام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اعظم فرماتے ہیں گھوڑے گھوڑیاں اگر مخلوط ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر صرف گھوڑے ہوں تو واجب نہیں' اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت ان کے نزدیک اس طرح ہے یا تو ہر ایک گھوڑے پر ایک دینار دیں بصورت دیگر تمام گھوڑوں کی مجموعی قیمت میں سے دو سو درہم پانچ درہم ادا کئے جائیں (یعنی عرف عام کے مطابق سو روپے میں سے اڑھائی روپے گویا کہ چالیسواں حصہ !

فوائد نافعہ : حجتہ الاسلام حضرت امام ابو حامد غزالی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کسی شخص نے حضرت زبیدہ زوجہ ہارون الرشید سے خواب میں پوچھا' اللہ تعالیٰ نے بعد از وصال تیرے ساتھ کیسا سلوک فرمایا۔ اس نے کہا! چار کلموں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشش سے نوازا ہے۔ پہلا کلمہ لا الہ الا اللہ جس پر میں نے اپنی عمر تمام کی' دوسرا کلمہ لا الہ الا اللہ' جس کے ساتھ میں قبر میں داخل ہوئی' تیسرا کلمہ لا الہ الا اللہ جس کے ساتھ میں نے خلوت اختیار کئے رکھی' چوتھا کلمہ لا الہ الا اللہ' جس کے ذریعے مجھے پروردگار سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا'

فائدہ نمبر۲: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قبرستان سے گزر ہوا تو آپ نے انہیں اس طرح سلام فرمایا السلام علیکم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کیف وجدتم لا الہ الا اللہ اے کلمے والو! تم نے اس کلمے کو کیسے پایا۔ ہاتف نے آواز دی۔ فقال وجدنا ھا المنجیة من کل ھلکة! ہم نے اسے ہر ہلاک کرنے والے چیزوں سے نجات دینے والا پایا۔

فائدہ نمبر۳: کاغذ پر چار تعویذ الگ' الگ' ہر روز ایک، ، ایک تعویذ اس طریقہ سے لکھ کر سردگرم بخار والے (ٹائیفائیڈ بخار) کو پلایا جائے تو بے حد مفید ہے:

پہلا تعویذ۔ لا الہ الا اللہ نادت فاستنارت دوسرا لا الہ الا اللہ دارت فاستدارت تیسرا۔ لا الہ الا اللہ حول العرش وارث' چوتھا تعویذ' لا الہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الا اللہ فی علم اللہ غارت۔:۔

فائدہ نمبر ۴: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ کے مفہوم و مطالب یہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی طور پر نفع و نقصان کا مالک نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذاتی طور پر عزت و ذلت پر مختار نہیں، اور نہ یہ ذاتی طور پر کوئی عطا کرنے والا ہے اور نہ ہی اس کی عطا کو روکنے والا ہے،

کسی صاحب علم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے متعلق سوال کیا گیا۔ وبئر معطلة وقصر مشید، اور معطل کنواں، اور مضبوط محل! ان سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جوابا" فرمایا معطل کنواں تو کافر کا دل ہے اور مضبوط محل سے ایماندار کا دل ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے آباد و شاد ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد غافر الذنب گناہوں کو بخشنے والا۔ ای لمن قال لا الہ الا اللہ اس شخص کے لئے ہے جو کہے لا الہ الا اللہ، قابل التوب، توبہ قبول کرنے والا، اس شخص کی جو کہے لا الہ الا اللہ، شدید العقاب سخت گرفت کرنے والا، اس شخص کی جو نہیں کہتا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ،

فائدہ نمبر ۵: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، منادی عرش معلیٰ کے نیچے سے جنت اور جنت کی نعمتوں سے اعلانیہ دریافت کرتا ہے تم کن لوگوں کے لئے ہو وہ جواب دیتی ہیں ہم تو ان کے لئے ہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، کا ذکر کرتے ہیں اور ان کو ہم سے محروم کردیا گیا جو اس کلمہ سے انکاری ہیں، پھر دوزخ سے آواز آتی ہے، میں اس شخص کو نہیں جلاؤں گی جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نہیں چھوڑوں گی جس نے اس کلمہ کی تکذیب کی، میں تو ایسے جھوٹے کو طلب کرتی ہوں تاکہ خوب عذاب دوں!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت ندا کرتی ہے، میں لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے لئے ہوں اور ایسے قائلین کی معاون و مددگار ہوں، اور مجھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والوں ہی سے محبت ہے اور جنت میں جانے کی اجازت بھی اسی کو ہوگی جو لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے۔ نیز دوزخ اس پر حرام، ۔:۔

تعجب کی جا ہے کہ فردوس اعلیٰ ، بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ
تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش ، لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ

فائدہ نمبر۶: حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قلب کی کئی اقسام ہیں۔

مغز، مغز در مغز، پوست، پوست در پوست

مغز، مغز: اس کی مثال بادام ہے: یعنی اس پر ایک سخت چھلکا اور اسے توڑا جائے تو مغز کے اوپر باریک سی جھلی گویا کہ مغز دو تہہ کے نیچے۔

مغز در مغز: یعنی اس کا روغن جو بادام کے مغز سے نکلتا ہے، لہٰذا سخت چھلکے کی مثال یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ تو کہے مگر قلب غافل ہو، اور اندرونی چھلکے کی مثال منافق کا اقرار توحید ہے، کیونکہ وہ جب تک دنیا میں زندہ رہا۔ فائدہ اٹھایا جب مرا تو اسے جہنم میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ۝ بے شک منافق دوزخ کے سب سے اعلیٰ طبقے کی گہرائی میں پڑے ہوں گے!

اور مغز در مغز کی مثال مومن کامل سے ہے! جس کا اقرار توحید دنیا و آخرت میں نفع بخش ہے۔ ہاں مغز تو ایسی چیزوں میں بھی پایا جاتا ہے جو بظاہر بے کار سی معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ بھی فائدہ سے خالی نہیں! (کیونکہ فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ)

چنانچہ بادام کا مغز جس پر باریک سا پوست ہوتا ہے! یہی حال ایماندار کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

توحید کا ہے کیونکہ مومن کو بھی زیب و زینت دنیا کی طرف کبھی کبھی رغبت ہو ہی جاتی ہے۔ ہاں روغن کی مثال مومن، عارف کامل کی ہے جیسے روغن میں کسی قسم کا میل نہیں ہوتا اسی طرح عارف کامل کی توحید خالص ہوتی ہے کہ اس کی نظر سوائے ذات اللہ کے کسی طرف نہیں ہوتی۔ حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ کیا خوب فرماتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بوقت نزع کہا گیا، قل لا الہ الا اللہ فقال ما نسیتہ فاذکرہ کہئے لا الہ الا اللہ تو آپ نے جواب دیا میں اسے نہیں بھولا، میں تو اسی کی یاد میں ہوں، حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا میں کچھ طلب نہیں کرتا اور مجھے آخرت میں اس کی رحمت کے سوا کچھ نہیں چاہئے، نیز میں تو جنت کا بھی طالب نہیں ہوں صرف مجھے تو اس کے دیدار ہی کی طلب ہے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار میں حج کعبہ کے لئے روانہ ہوا تو میری اونٹنی قسطنطنیہ (استنبول ترکی کا دارالحکومت) کی جانب چلنے لگی، میں اسے کعبہ کی طرف کیا تو وہ پھر اسی طرف دوڑی! آخر کار میں اسی طرف لے چلا اور قسطنطنیہ میں داخل ہوگیا! کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں لوگ بڑی عجیب و غریب گفتگو میں مصروف ہیں۔ میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگے۔ بادشاہ کی لڑکی پر جنوں کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے طبیب کی تلاش جاری ہے میں نے کہا اس کا علاج میں کر سکتا ہوں! جب لوگ مجھے وہاں لے گئے تو ابھی دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ اندر سے اس نے پکارا! اے جنید علیہ الرحمتہ آپ کی اونٹنی کس طرح تجھے ہماری طرف کھینچ لائی، آپ تو اسے پلٹاتے ہی نہیں تھے،

جب میری نگاہ اس پر پڑی تو میں نے اسے حسن و جمال کا پیکر پایا، جبکہ اس کے گلے میں زنجیر (سنگل) اور پاؤں میں بیڑیاں تھی، مجھے کہنے لگی مجھے دوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پلائیے میں نے کہا پڑھئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! جیسے ہی اس نے مترنم آواز سے پڑھا تو فوراً گلے سے طوق اور پاؤں سے بیڑیاں گر پڑیں' یہ دیکھتے ہی اس کا باپ پکار اٹھا یہ بڑا عجیب طبیب ہے عرض کرنے لگا میرا بھی علاج فرمایئے میں نے کہا جو اس نے پڑھا تم بھی پڑھو تو اس نے پڑھنا ہی تھا کہ بہت سے لوگ لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے کرتے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئے!

مسئلہ: عورت کو بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے' ہاں اگر فصد کھولنا' یا سنگھیاں لگانا ہوں تو محرم کا موجود ہونا لازمی ہے (آجکل ڈریپ' ٹیکے' آپریشن وغیرہ کی ضرورت پڑ جائے تو ڈاکٹروں کے پاس محرم کا ہونا ضروری ہے' اضطراری حالات میں شریعت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء جواز کی قائل ہے) ہاں اگر طب جاننے والی عورتیں موجود ہوں تو کسی مرد طبیب یا ڈاکٹر سے ایسے عوارض میں عورت کا علاج کرانا جائز نہیں' اسی طرح مسلمان طبیب یا طبیبہ کے ہوتے ہوئے غیر مسلم سے علاج کرانے میں بھی ممانعت ہے۔ لا یجوز لرجل طبیب ان یعالج امراۃ وھناک امراۃ طبیبۃ ویمنع الذی مع وجود المسلم○

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام بونی علیہ الرحمتہ کی کتاب المورد العذب' میں دیکھا! خواص میں سے کسی نے کہا مجھے ملک روم میں جانے کا خیال آیا! تو میں نے مدینہ منورہ یا بیت المقدس کی جانب سفر کے ارادہ کو زیادہ اچھا سمجھا مگر میرے دل پر ملک روم کی طرف جانے کا خیال پختہ ہوتا چلا گیا! بہرحال جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا لوگ ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں' لوگوں سے دریافت کیا! کیا معاملہ ہے! وہ کہنے لگے بادشاہ کی بیٹی پاگل ہوچکی ہے! میں نے کہا میں علاج کرسکتا ہوں! لوگوں نے پوچھا کیا آپ طبیب ہیں' میں نے کہا ہاں! میں طبیب کا غلام ہوں! تم مجھے اس کے باپ کے ہاں لے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چلو چنانچہ میں لوگوں کے ساتھ اس کے پاس پہنچا تو لڑکی نے مجھے دیکھتے ہی کہا مجھے تو اسی کے طبیب کے باعث جنون واقع ہوا ہے جس کے تم غلام ہو! مجھے یہ سنتے ہی بڑا تعجب ہوا! اس پر وہ بولی! تعجب نہ کیجئے! اور سارا ماجرا سماعت فرمایئے!

ایک رات میں کیا دیکھتی ہوں کہ جذبہ توحیدی نے مجھے اپنی طرف کھینچا اور مجھے منزل قرب نصیب ہوئی' میری زبان پر ذکر جاری ہوا' اسی اثناء میں' میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے' اللہ یکتا ہے اور اس کے رسول احمد مجتبیٰ ہیں! میں نے اسے کہا کیا ہمارے شہروں میں تیرا جانے کو دل چاہتا ہے اس نے کہا تمہارے شہروں میں جاکر میں کیا کروں گی!

میں نے کہا وہاں' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ اور بیت المقدس ہیں اس نے کہا ذرا سر اٹھایئے اور دیکھئے! جب میں نے اوپر دیکھا تو' کعبہ مقدسہ' مدینہ منورہ' بیت المقدس ایسے شہر فضا میں میرے سر پر چکر لگا رہے ہیں' پھر وہ کہنے لگی! اے خواص! جو جسم جنگل میں پھرتا ہے اسے درخت اور پتھر نظر آتے ہیں اور جو اس میں اپنے دل سے پھرتا ہے تو کعبہ خود اس کا طواف کرتا ہے!

پھر اس نے کہا! اب تو حبیب کی ملاقات کا وقت قریب آ لگا! میں نے اس سے کہا تمہارے شہر میں تمہاری موت کیسی ہوگی وہ بولی کچھ حرج نہیں! گوشت اور ہڈیاں تو رومی نسبت رکھتی ہیں مگر روح تو مولیٰ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہے' یہ کہا اور ایک سرد آہ بھری پھر اس جہان فانی سے اپنی جان' جان آفرین کے سپرد کردی' اس وقت غیب سے آواز آ رہی تھی یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً. اے نفس مطمئنہ نہایت شاداں و فرحاں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جا۔:

ایک مرتبہ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار ہوگئے تو خلیفہ وقت نے ان کے پاس ایک طبیب بھیجا' جب اس نے علاج کیا تو مرض میں اور اضافہ ہوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

طبیب نے انتہائی محبت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "یا شیخ المسلمین" مجھے آپ کی صحت کی انتہائی فکر ہے' یہاں تک کہ اگر میرے کسی اعضاء کو کاٹ کر بھی آپ کو صحت ملتی ہے تو میں اس سے بھی ہرگز گریز نہیں کروں گا! آپ نے فرمایا "میری شفا" تو تیرے زنار کے کاٹنے پر موقوف ہے (یعنی تیرے اسلام قبول کرنے پر) یہ سنتے ہی اس نے (جنجو) زنار کاٹ ڈالا اور زمرۂ اسلام میں داخل ہوگیا' حضرت شیخ شبلی اظہار مسرت سے اچھلے گویا کہ انہیں کسی قسم کا مرض لاحق ہی نہیں تھا! فقال الخلیفة انی ارسلت الطبیب الی المریض وانما ارسلت المریض الی الطبیب! پس خلیفہ صاحب کہنے لگے میں نے تو طبیب کو مریض کی طرف بھیجا تھا مگر دراصل مریض کو طبیب کی خدمت میں بھیجا گیا!

لطیفہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں میں سے ایک حواری کو کسی عورت کے گھر سے نکلتے دیکھا تو فرمایا تو یہاں کیا کر رہا تھا! اس نے کہا الطبیب یداوی المریض' طبیب بیمار کو دوا دے رہا تھا!

حکایت: ابو مسلم خراسانی نے مرو شہر پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ کرلیا' وہاں پر ایک مجوسی حکیم سے پوچھا' تو حکیم کیسے بنا؟ قال ترکت الدنیا والکذب! اس نے کہا میں نے دنیا اور جھوٹ کو چھوڑ دیا اور ہر صبح جس کی میں عبادت کرتا ہوں اسے اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں! یہ سنتے ہی ابو مسلم خراسانی نے اس کے قتل کا حکم صادر کیا! تب وہ کہنے لگا! اے حاکم! جلدی نہ کیجئے! اس نے پھر کہا تیری اس بات کا کیا مطلب ہے کہ میں اپنے معبود کو پاؤں تلے کچلتا ہوں!

اس نے کہا اپنی کتاب میں دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کیا فرماتا "اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ" میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ نے دیکھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے' پس میں اپنی خواہشات کو اپنے قدموں سے روندتا ہوں : تاکہ وہ مجھ پر غالب نہ آ جائیں' خلیفہ نے کہا جو اس حکمت کو پا چکا ہو وہ پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا! اس نے جواباً" کہا۔ دل پر تالے پڑے ہوئے ہیں' اور کنجی تمہارے ہاتھ میں ہے' اس پر امیرالمومنین نے اپنے رفقاء کے ساتھ وضو کیا' دو رکعت نماز ادا کر کے دعا کی! الہی اس طبیب کو اسلام و ایمان کی دولت سے بہرمند فرما' اس پر وہ عرض کرنے لگا! یا امیرالمومنین! تھوڑی سی مزید عاجزی انکساری سے دو آنسو بہا دو کیونکہ قفل حرکت کرنے لگا ہے اور مزید کہا لو اب قفل ٹوٹ گیا اور بزبان حال پکار اٹھا! اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔:۔

حکایت: روضتہ العلماء میں ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں ایک نصرانی بھی حاضر ہوا کرتا تھا' جب وہ تین روز تک نہ آیا تو آپ نے اس کے متعلق دریافت کیا! لوگوں نے بتایا وہ تو حالت نزع میں ہے آپ اس کے پاس پہنچے فقال کیف انت ؟ قال موت عاجل ولا بدلی وقبر موحش ولا مونس لی ونار حامیہ ولا جلد لی وجنۃ ازلفت ولا وصول لی وصراط ممدد ولا جواز لی .... تم کیسے ہو؟ اس نے کہا موت جلدی میں ہے اور اس سے مجھے کوئی چارہ نہیں! قبر وحشت ناک مقام ہے اور وہاں میرا کوئی مونس و ہمدم نہیں' آتش دوزخ بھڑک رہی ہے مگر میرے جسم کو برداشت کی طاقت نہیں! جنت سجائی گئی ہے لیکن میری وہاں تک رسائی نہیں پل صراط طویل ہے لیکن وہاں پر گزرنے کے لئے میرے پاس' پاسپورٹ نہیں! میزان لگ چکی ہے مگر میرے ہاں کوئی نیکی نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت و بخشش فرمانے والا ہے مگر میرے پاس کوئی دلیل نہیں۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا! تیرا وقت آ پہنچا! اس نے کہا ذرا چابی تو آ لینے دو حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ اٹھنے لگے تو وہ کہنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگا آپ مجھے سے اپنا چہرہ پھیر رہے ہیں لو وہ چابی تو آ پہنچی اور پڑھنے لگا اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! اسی اثنا میں فوت ہوگیا! حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ نے اسی رات خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ جل و علا نے مجھے جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے ہیں۔:۔

حکایت: حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کسی عابد کا ایک ایسے شخص کے پاس سے گزر ہوا جو گائے کی پوجا میں مصروف تھا تو اسے عابد نے کہا تم کہو لا الہ الا اللہ! اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس نے شہادت سے انکار کیا تو عابد نے گائے سے کہا تو لا الہ الا اللہ کی برکت سے پتھر بن جا تو وہ فوراً پتھر بن گئی۔ پھر عابد نے اس گائے کے پجاری سے کہا اگر تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت نہیں دیتا تو تم بھی پتھر بن جاؤ گے۔ اس پر وہ کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا!

مسئلہ: اگر کسی کو اسلام پر مجبور کیا جائے تو وہ حقیقتاً اس وقت تک مسلمان نہیں ہوگا جب تک وہ دل سے کلمہ نہیں پڑھتا۔ البتہ حربی اور مرتد کو مجبور کیا جاسکتا ہے! تاہم ایسے شخص پر جو زبردستی مسلمان ہونے پر مجبور کیا گیا ہے ظاہری طور پر اسلامی احکام نافذ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تو تب ہی ایمان دار ہوگا جب دل سے تصدیق کرے گا! شرح مہذب میں مذکور ہے کہ اگر کسی کی زبان پر عربی کلمات جاری نہیں ہوتے تو وہ اپنی مادری زبان میں ہی اقرار توحید و رسالت سے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے گا!

مسئلہ: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے اگر تو دوزخی ہے تو تجھے طلاق، وہ مسلمہ ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر اس طرح کہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عذاب دینے والا ہو تو تجھے طلاق تو ان کلمات سے طلاق واقع ہو جائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گی۔ اسے امام رافعی نے موکد کیا ہے! نیز روضہ العلماء میں ہے کہ یہ اس وقت ہے جب کسی نے خاص کی نسبت معذب ہونے کا ارادہ کیا ہو اور اگر کل یا بعض کا قصد نہ کیا ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے کہ بعض گنہگار مسلمانوں کو ان کی خطاؤں کی مقدار کے مطابق عذاب کا دیا جانا ثابت ہے۔

حکایت: روض الافکار میں ہے کہ حضرت مالک بن دنیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک روز میں ایک گرجا کے پاس ٹھہرا تو اس میں سے ایک راہب کی آواز سنائی دی' جو کہہ رہا تھا اے وہ ذات اقدس جس کی حریم خاص میں خوفزدہ پناہ لیتے ہیں' اور جو بھی نعمتیں اس کے پاس ہیں اس کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ میں قصاص میں تجھ سے رہائی کا طالب ہوں' اور اپنے گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جن کی لذت ختم ہو چکی مگر ان کے اثرات باقی ہیں۔

میں نے اسے پکارا! اے راہب تو نے دنیا کو کیسے چھوڑا' اس نے جواب دیا پہلے اس کے کہ وہ مجھے چھوڑے میں نے ہی کنارا کشی اختیار کرلی' اس پر میں نے کہا اپنی آب بیتی سنایئے اس نے کہا میں عیسائی تھا' کہ میں نے خواب دیکھا کوئی ندا کررہا ہے افسوس ہے تجھ پر تو غیر اللہ کی کب تک عبادت میں مصروف رہے گا' کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ایک ہیں! میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ جواب عطا ہوا میں رحمتہ للعلمین' شفیع المذنبین ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت کا اعلان کیا تھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی میری نبوت کی شہادت دیتے رہے۔ تورات میں میرے اوصاف حمیدہ مذکور ہیں' انجیل میں معروف ہوں' پھر اس شخصیت نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر رکھا اور کہا' الٰہی! اس کے سینے کو نور ہدایت سے منور فرما! اور اسے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے' جب بیدار ہوا تو میری کیفیت یہ تھی کہ دین اسلام سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز محبوب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں تھی، پس میں اسلام لایا اور اسی عبادت خانہ میں قیام پذیر ہوں۔ علامہ برماوی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں، عربی میں "کلمہ ویح" کے معنی افسوس کے ہیں مگر ترحم کے لئے استعمال کرتے ہیں مگر ویل کا صیغہ تباہی و بربادی کے لئے بولا جاتا ہے۔

لطیفہ: مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے پایاں رحمتوں میں سے یہ بھی ایک رحمت ہے کہ روز قیامت حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام آپ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر بعد از صلوۃ و سلام عرض گزار ہوں گے! یا حبیب اللّٰہ قم باذن اللّٰہ فلا یجیبہ، اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر تشریف لایئے، آپ کوئی جواب عطا نہیں فرمائیں گے!

تینوں جلیل القدر فرشتے باری باری عرض گزار ہوں گے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کہیں گے! یا شفیع المذنبین قم باذن اللّٰہ فیقول لبیک فھواول من تنشق عنہ الارض! اے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے تشریف لایئے چنانچہ آپ فوراً لبیک فرماتے ہوئے روضہ اقدس سے باہر تشریف لائیں گے، روز قیامت سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والے آپ ہی ہوں گے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حکایت: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا آذر نے بت تراش کر آپ کو فروخت کرنے کے لئے دیئے تو آپ اعلان کرتے پھرتے تھے لوگو! ایسی چیز کا کون خریدار ہے جو سراسر نقصان دینے والی ہو! جس میں خریدار کا کوئی نفع نہیں! ایک عورت نے کہا میں تمہارے چچا سے ایک بت خریدنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا میں تجھے ایک ایسا بُتَا دیتا ہوں جو تین کام سرانجام دے سکتا ہے (۱) پانی گرم کرسکتا ہے (۲) کھانا تیار کرسکتا ہے اور (۳) آٹا بھی خود گوندھے گا! عورت آپ کی بات پر غور و فکر کرنے لگی تو آپ نے فرمایا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تجھے ایک ایسا معبود بتا دیتا ہوں تو اس سے جس چیز کی طالب ہوگی وہ پوری فرمائے گا اگر تو اس سے فریاد رسی کی درخواست کرے گی وہ تو فریاد کو پہنچے گا' کہنے لگی پھر اس تک رسائی کیسے ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا جو قلب خاص سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کی رسائی ہو جاتی ہے! یہ سنتے ہی وہ عورت پکار اٹھی لا الہ الا اللہ' حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں سے بت منہ کے بل گر پڑا' وہ پر کہنے لگی یا ابراھیم نعم الرب ربک من امل غیر خاب والتعب فی غیر طاعتہ ضائع ثم اخذت الصنم فکسرتہ اے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کا پروردگار کتنا اچھا ہے! جو اس کے سوا کسی اور سے امید رکھتا ہے وہ ناکام و نامراد ہے' اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت میں مشقت بیکار ہے' پھر اس نے بت کو پکڑا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک طویل عمر بوڑھا رہتا تھا جو عرصہ دراز سے کسی بت کی عبادت کرتا آرہا تھا! ایک مرتبہ اسے سخت مشکل پیش آئی تو اس نے بت سے فریاد کی مگر سنی ان سنی کردی! وہ کہتا رہا! اے بت میری کمزوری پر رحم کر! دیکھ میں تیری طویل مدت سے عبادت کرتا آرہا ہوں! اس پر بھی کوئی جواب نہ ملا۔ تو وہ اس سے بالکل مایوس ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا' وہ دل ہی دل میں وحدہ لاشریک کو پکارنے کی طرف مائل ہوا' جب اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو نہایت شرمساری سے نظروں کو جھکا لیا لیکن زبان سے نکلا' یا صمد فسمع صوتا! اے بے نیاز' پس اسی وقت اس کو ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا لبیک! یا عبدی اطلب ماترید؟ میرے بندے اپنے مقصد کو طلب کرو!

اس پر فرشتے کہنے لگے! الٰہی! وہ تو عرصہ دراز سے بت کی پوجا میں لگا رہا! تو اس نے تو اسکی ایک بات بھی نہ سنی! اور تجھے تو ایک ہی بار پکارا ہے' تو نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فوراً اپنے کرم سے نوازنا شروع کردیا ہے۔ ارشاد ہوا' میرے فرشتو! وہ بت کو پکارتا رہا! جو سنتا ہی نہیں اور جب اس نے مجھے پکارا تو میں نے فوراً جواب سے نوازا تاکہ صنم (بت) اور صمد (خدا) میں فرق واضح ہو جائے اگر میں بھی خاموش رہتا تو اسے کیسے معلوم ہوتا صنم کیا ہے اور صمد کیا ہے!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ نبی اسرائیل میں سے ایک آدمی گائے کی پوجا کرتا تھا ایک دن وہ اسے باغ میں لے گیا' وہاں بادل نمودار ہوا جس میں رعد و برق کی چمک اور کھڑک تھی بادل کی گرج سے گائے بھاگ کھڑی ہوئی' تو یہ دل ہی دل میں کہنے لگا' جو بجلی کی چمک اور گڑگڑاہٹ سے بھاگے اور گھبرائے وہ معبود نہیں ہوسکتا' یہ کہا اور بادل کی طرف نگاہ کرکے کہنے لگا' اے بادل کے چلانے والے اگر تیرے پاس بھیڑیں ہوں تو میرے پاس بھیج دے میں انہیں چرایا کروں اور اگر نہیں تو میں اپنی بھیڑوں میں سے تیرے لئے حصہ دیا کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شخص کے پاس جایئے اور میرا سلام فرمایئے اور اسے ارکان دین حق کی تعلیم دیجئے' کیونکہ میں نے اس کے دل میں اپنی معرفت و دیعت فرمادی ہے اور اس کی دعا کو قبول فرمالیا ہے واردتہ قبل ان یریدنی اور میں نے اسے اس کی طلب سے پہلے ہی محبوب بنالیا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

فائدہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رعد کی آواز سن کر تسبیح پڑھی جائے۔ من سبح الرعد والملائکۃ من خیفتہ وھو علی کل شی قدیر پھر اس پر بجلی گر پڑے تو اس پر دیت لازم ہوگی تو یہ تسبیح اس کے قائم مقام بن جائے۔ اسے حضرت علائی نے سورہ الرعد کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے:۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے رعد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا رعد ایک فرشتہ ہے جسے بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے اس کے پاس آگ کی مثل کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ بادلوں کو جہاں چاہے لئے پھرتا ہے۔ نیز فرمایا اللہ تعالیٰ جب بادلوں کو پھیلاتا ہے تو رعد فرشتہ نہایت خوش الحانی سے کلام کرتا ہے اور بڑے عمدہ انداز سے ہنستا ہے' تو اس کا کلام گرج کی طرح سنائی دیتا ہے اور وہی ہنسی ہمیں بجلی کی چمک دکھائی دیتی ہے۔۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ رعد' فرشتوں کی تیز آواز ہے اور بجلی ان کے ہاتھوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے اور بارش ان کے آنسو ہیں' امام رازی فرماتے ہیں بجلی کے چمکنے کے وقت اس کے گرنے کا خوف رہتا ہے اور یہ قدرت خداوندی کی واضح دلیل ہے' کیونکہ بادل اجزائے مائع اور ہوائیہ' مائیہ سے مرکب ہے جب کہ پانی تر ہے' آگ گرم خشک ہے پس اس سے اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔:

وظهور الضد من الضد دليل على قدرة الصانع'

کہ پانی آگ سے نکلے اور یہ ایک ضد سے دوسری ضد کا نمودار ہونا صانع کی قدرت پر دلالت کرتا ہے۔:

كما قال: تعرف الاشياء باضدادها!

حکایت: حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک بت کی پوجا کیا کرتے تھے' سفر وحضر میں ساتھ رکھتے' ایک دن وہ سفر پر روانہ ہوئے اثنائے سفر قضائے حاجت کی ضرورت پڑی تو بت سے کہنے لگے! اے بت تو میرے سامان کی حفاظت کر! جب آپ جنگل میں گئے تو ایک لومڑی آئی وبال على الصنم' اور اس نے بت پر پیشاب کر دیا' جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابوذر غفاری واپس پلٹے تو بت کو بھیگا ہوا پایا! دل ہی دل میں کہنے لگے بارش تو ہوئی نہیں یہ کیسے بھیگ گیا! معاً لومڑی پر نظر پڑی تو آسمان کی طرف منہ کر کے یہ شعر پڑھنے لگے۔

ارب : یبول الثعلبان براسه
لقد ذل من بالت علیه الثعالب
فلوکان ربا کان یمنع نفسه
فلا خیر فی رب ناته المطالب
برات من الاصنام فی الارض
کلها
وامنت بالله الذی هو غالب

ترجمہ: کیا وہ بھی خدا ہو سکتا ہے جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کریں' بیشک وہ تو ذلیل ترین ہے جس پر لومڑی ایسا جانور پیشاب کرے۔

اگر یہ خدا ہوتا تو اپنے آپ کو اس سے بچا لیتا' ایسے خدا سے خیر و بھلائی کی توقع فضول ہے جو اپنے ہی مطالب کو نہ پا سکے۔

اور میں اعلانیہ کہتا ہوں' تمام زمین میں جتنے بھی بت ہیں میں ان سے بیزار ہوں اور اس اللہ تعالیٰ جل وعلا پر ایمان لاتا ہوں جو ہر ایک پر غالب ہے!

لطیفہ: صید الثعلب فی المنام زواج بامراۃ' واکل لحمہ دواء' وشرب لبنه شفاء ومن قاتله خصم بعض اهله' وابن آوی کالثعلب

مسئلہ: حضرت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک لومڑی حلال ہے' مگر حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک حرام ہے۔

فائدہ: حکماء کہتے ہیں لومڑی کا گوشت' لقوہ' فالج اور جزام زدہ بیماروں کو کھلایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جائے تو نافع ہے۔ اس کی تلی، جسے طحال کی بیماری لاحق ہو، وہ اپنے گلے میں لٹکائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا سے نوازے گا۔ اس کی چربی، کان کے درد میں مفید ہے کہ اس چربی کے قطروں کو کان میں ڈالا جائے، اور نقرس کے لئے پاؤں میں ملنا مفید ہے۔ گنجا اس کے خون کی مالش کرے تو بال نکلنے شروع ہو جائیں گے اور جس کا داہنا کان درد کرتا ہو تو اس کا دہنا دانت اور اگر بائیں کان میں درد ہو تو اس کا بایاں دانت کان پر لگائیں تو شفا ہوگی۔

کتاب العجائب والغرائب میں ہے کہ جب نر لومڑ کو بلی سے جفتی کا اتفاق ہو تو اس سے عجیب وغریب بچہ جنے گی۔ حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اگر یہ بات صحیح مان لی جائے تو جو لومڑی کو حلال کہتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بچہ ماں کے تابع ہو کر حرام ہوگا کیونکہ بلی گھریلو ہو یا جنگلی اگرچہ دونوں میں اختلاف ہے لیکن گھریلو بلی میں حرمت مضبوط ہے لہٰذا دونوں میں ایک بھی حرام یا نجس ہوگا تو ان کا بچہ بھی حرام اور نجس سمجھا جائے گا، جیسے مذکور ہوا۔:۔

نجاست کی مثال کچھ اس طرح سے ہے ''اگر کتے کو لومڑی سے جفتی کا اتفاق ہوا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ نجس ہوگا اور اس کا وہی حکم ہے جو کتے کا ہے یعنی اگر لومڑی کے ایسے بچے نے کسی برتن میں منہ مارا تو اسے سات بار دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی سے بھی مانجھا جائے، لیکن دین کے معاملہ میں جو دین اشرف واعلیٰ ہوتا ہے اسی کا حکم نافذ ہوگا یعنی اگر کسی مسلمان کا یہودی عورت سے نکاح ہوا تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔:۔

حکایت: حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب مناجات کر کے واپس تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص کو راستے میں فرعون کی پوجا کرتے پایا، اسے اسلام کی دعوت دی، اس سے کہا تجھے فرعون کے پوجنے سے کیا حاصل ہوا، تو وہ بولا آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے کیا حاصل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں تو اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس لئے عبادت کرتا ہوں کہ ہم پر فرض ہے اور تو فرعون کی پوجا صرف مال دنیا کے لالچ میں کرتا ہے' حالانکہ میں تجھے ایک ایسے خزانے سے آگاہ کرسکتا ہوں جو تیرے گھر میں موجود ہے بشرطیکہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اس نے کہا ہاں میں ایمان لاتا ہوں مجھے خزانہ کی خبر دو! پس آپ نے فرمایا پڑھو لا الہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ' بہرحال وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا' فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے گرفتار کر کے گرم گرم تیل میں ڈال دیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے نکال لیا' تین بار ایسے ہی ہوا' تب اس آدمی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا' آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ اب مجھے اپنے ہاں بلالے' رہائی کی ضرورت نہیں' کیونکہ حق پر جان دینا بہت ہی اچھا ہے' چنانچہ اسے پھر گرم تیل میں ڈال کر شہید کر دیا گیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے صحابی کو اجر عظیم سے نوازا ہے اور اس کی روح کے استقبال کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ بعض صالحین میں سے ایک صالح مجاہد جہاد کے لئے روانہ ہوا تو راستہ بھول کر ایک ایسے پہاڑ پر جا پہنچا جہاں عیسائی رہتے تھے' ان کے پاس ایک کرسی دیکھی' تو اس کے متعلق دریافت کیا' لوگوں نے بتایا' سال بعد یہاں ایک راہب آیا کرتا ہے اور ہمیں تبلیغ کرتا ہے' اس مجاہد نے بھی اسی قوم کا لباس پہنا اور محفل وعظ میں جا بیٹھا' جب راہب آیا اور کرسی پر بیٹھ کر تقریر کرنے لگا! اور اس نے کہا اب مجھ سے وعظ نہیں ہوسکے گا کیونکہ تمہارے اندر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک امتی موجود ہے' پھر اس نے پکارا' اے محمدی! تجھے دین حق کی قسم ذرا کھڑے ہو جایئے تاکہ ہم تمام زیارت سے مستفیض ہوسکیں! وہ کہتا ہے میں یہ سنتے ہی اچھل پڑا' پھر راہب کہنے لگا میں آپ سے ایک بات دریافت کرتا ہوں' وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ کہ!

میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت میں پھل پیدا فرمائے ہیں کیا دنیا میں بھی کہیں ویسے پیدا ہوئے ہیں' میں نے کہا! ہاں نام اور رنگ میں تو ویسے ہی ہیں مگر لذت اور مزہ میں نہیں! پھر اس نے کہا جنت میں ایسا کوئی گھر یا منزل ہیں جہاں شجر طوبیٰ کی کوئی شاخ یا اثرات نہ پہنچتے ہوں! کیا دنیا میں بھی اس کی مثال پائی جاتی ہے؟ اس نے کہا جب سورج سر پر ہوتا ہے تو ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے! اس نے کہا جنت میں چار نہریں جو شہرت رکھتی ہیں جن کا لطف' ذائقہ تو الگ الگ ہے مگر ان کا مرکز و منبع ایک ہی ہے! تو کیا اس کی بھی کوئی مثال دنیا میں ہے!

اسلامی مجاہد نے کہا! ہاں کان کا پانی کڑوا' آنکھ کا آنسو نمکین' ناک کا پانی بدذائقہ اور سینے میں موجود پانی میٹھا و شیریں ہوتا ہے' اور ان تمام کا مرکز و منبع سر ہے! پھر اس نے کہا جنت میں ایک وسیع و عریض تخت ہے جس کی طوالت پانچ صد سالوں تک محیط ہے' لیکن جنتی انسان جب اس پر چڑھے گا تو وہ بالکل جھک جائے گا' اور بعدہ بلند ہوگا۔ کیا دنیا میں اس کی نظیر بھی ہے؟ جواب دیا گیا! ہاں اللہ تعالیٰ بایں مضمون ارشاد فرماتا ہے! اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ! تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسے پیدا کیا گیا ہے! وہ اپنے سر کو جھکا لیتا ہے پھر اوپر کر کے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔

اس نے پھر کہا! جنتی جنت میں سب کچھ کھائیں پئیں گے مگر قضائے حاجت کی ضرورت نہیں ہوگی؟ بھلا! اس کی نظیر بھی اس دنیا میں پائی جاتی ہے؟ جواب دیا گیا! ہاں بچہ جب تک اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اسے جب بھی کوئی خواہش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ماں کے دل میں وہی خواہش پیدا فرما دیتا ہے۔ اس طرح بچہ کو غذا پہنچتی رہتی ہے' لیکن وہ اس عرصہ میں پیشاب' پاخانہ وغیرہ نہیں کرتا۔:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ صالح شخص فرماتے ہیں! پھر میں نے اس سے کہا! بتایئے جنت کی چابی کیا ہے تو اس پر راہب لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا! سن لو! میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' ہے! یہ کہا اور مسلمان ہو گیا! نیز اس کے ساتھ بہت سے عیسائی داخل اسلام ہوئے!

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی مسلمان کے لئے بوقت وصال اور قبر کے اندر نیز جب وہ قبر سے اٹھے گا تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' اس کا مونس و ہمدم ہو گا! نیز فرمایا جب کسی مسلمان کا وقتِ مرگ قریب ہو تو اسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کرو یعنی ذکر بالجہر اس کے پاس کرو، وہ بھی سن کر دل ہی دل میں کہہ لے گا تو اس کا خاتمہ بالخیر ہو گا اور کلمہ توحید جنت میں اس کا توشہ ثابت ہو گا!

حضرت سمرقندی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جب کوئی انسان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے اگر اسکا دل حب دنیا سے مملو ہو گا تو اسے دس نیکیاں ملیں گی اور اگر اس کا دل خوف الٰہی سے آخرت کی طرف مائل ہو گا تو اسے سات سو نیکیاں عطا ہوں گی اور اگر اس کا دل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی محبت سے لبریز ہو گا تو اسے اتنی نیکیاں عطا کی جاتی ہیں کہ مشرق و مغرب نیکیوں سے بھر جاتے ہیں۔:۔

مسئلہ: اگر کوئی کافر لا الہ الا اللہ کی بجائے' لا رحمن الا اللہ' یا لا الہ الا الرحمن یا لا الہ الا الباری یا لا باری الا اللہ کہے اور محمد رسول اللہ کی جگہ ابو القاسم رسول اللہ' احمد رسول اللہ کے کلمات کہے تو وہ مسلمان ہو جائے گا البتہ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق سے تشبیہ دی ہے تو اسے تاکید کی جائے کہ مشابہت کے غلط عقیدے سے باز آئے' اور اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و اطہر کا کوئی مثیل نہیں۔:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک آتش پرست کو دیکھا' تو فرمایا کیا ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لوٹے' وہ عرض گزار ہوا اگر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاؤں تو کیا میری مغفرت ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تو اس نے عرض کیا مجھے اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایئے' یہ کہا اور وہ اسلام لے آیا اور پھر اس پر اتنی رقت ہوئی کہ روتے روتے اس پر غشی طاری ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اٹھانا چاہا تو وہ وصال کرچکا تھا' اس کے اس قابل رشک وصال پر حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی جیسے تو نے اسے اپنے پاس بلایا مجھے بھی اسی طرح قرب کی نعمت میسر فرمانا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاکلیم اللہ! علیہ السلام' جو ہمارے ساتھ صلح کی طرف آتا ہے ہم اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو میرا قرب تلاش کرتا ہے میں اسے اقرب بنا لیتا ہوں' اور ہم اسے موحدین کا مقام عطا فرماتے ہیں! اور مقربین میں جگہ مرحمت کرتے ہیں۔

حکایت: حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں دو مجوسی آتش پرست تھے ایک دن چھوٹے نے' اپنے بڑے بھائی سے کہا ہمیں ایک طویل مدت آگ کی پرستش کرتے گزر رہی ہے آیئے دیکھئے کیا ہمیں اب محفوظ رکھتی ہے یا جلاتی ہے' یہ کہتے ہوئے دونوں نے اپنے اپنے ہاتھ کو آگ میں ڈالا ہی تھا تو اس نے جلانے شروع کردیئے' یہ دیکھتے ہی دونوں حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تاکہ ان کے ہاتھ پر اسلام کی دولت حاصل کریں' لیکن بڑے پر بدبختی مسلط ہوئی وہ کہنے لگا آگ کے سوا میں کسی کی پوجا نہیں کروں گا' چھوٹا بھائی اسلام سے مشرف ہوا اور کھنڈرات میں جاکر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوگیا اور اپنے کھانے پینے اور بچوں کی کفالت سے بھی بے نیاز ہوگیا! جب واپس گھر آیا تو اس کی زوجہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہنے لگی! کیا کمائی کر کے لائے ہو! اس نے جواباً کہا میں نے ایک بادشاہ کے ہاں کام شروع کر رکھا ہے اس نے فرمایا ہے کل تجھے عطا کیا جائے گا۔

القصہ تمام گھر والے رات بھر بھوکے رہے' دوسرے روز بھی فاقہ میں گزارا جب تیسرا دن ہوا تو وہ اپنی عادت کے مطابق اسی غار میں جاکر عبادت الٰہی میں مصروف ہوگیا اور اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوا۔ وقال یا رب اکرمتنی بالاسلام فاسئلک بحق ھذا الدین و ھذا الیوم وکان یوم الجمعة ان ترفع عن قلبی ھم نفقة العیال فلما رجع لیلا وجدعیاله فی فرح و وجد عندھم طعاما کثیرا اور عرض الٰہی تو نے مجھے اسلام سے عزت و تکریم عطا فرمائی پس اب میری گزارش ہے کہ اس دین اسلام اور اس دن جمعہ المبارک کے صدقے میں میرے دل سے بچوں کے نان و نفقہ کا خیال اور غم اٹھالے' پس جب وہ رات کو گھر پہنچا تو بچوں کو خوشی و مسرت کے عالم میں پایا اور ان کے پاس بکثرت طعام دیکھا۔

دریافت کرنے پر اس کی بیوی نے عرض کیا آج ظہر کے وقت ایک آدمی آیا تھا جس کے پاس ایک ہزار دینار سے پلیٹ بھری ہوئی تھی' اس نے تمہاری بیوی سے کہا کہ یہ تمہارے خاوند کے اعمال کی اجرت ہے اگر زیادہ کرے گا تو مزید ملے گی! پس میں نے ان دیناروں میں سے ایک دینار لیا اور نصرانی سنار کے پاس چلا گیا جب اس نے دینار دیکھا تو کہنے لگا بیشک یہ دنیا کے دیناروں میں سے نہیں ہے' یہ تو آخرت کے تحائف میں سے ہیں میں نے تمام قصہ سنایا تو اس نے اسلام قبول کرلیا اور اپنی طرف سے ایک ہزار درہم مزید دیتے ہوئے سجدہ شکر بجالایا!

فائدہ نمبر ا: نزہۃ النفوس والافکار میں مرقوم ہے کہ آگ کی تکالیف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیطان کی تخلیق اسی سے ہے! قرطبی علیہ الرحمتہ نے فرمایا وہ نار عزت سے پیدا کیا گیا! اسی وجہ سے اس نے کہا تھا فَبِعِزَّتِكَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ مجھے تیری عزت کی قسم میں تمام لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا۔' پس عزت ہی کے باعث متکبر بنا اور اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا!

البتہ آگ کے فوائد بھی بہ کثرت ہیں' موسم سرما میں آگ سے سردی دور کی جاتی ہے۔ اس سے چہرہ کا رنگ نکھرتا ہے' غذا تیار ہوتی ہے' یہ داغ دبے اور فالج کے لئے مفید ہے' درد شقیقہ' نسیان' بلغم وغیرہ میں فائدہ مند ہے' نیز باب الصدقہ میں آئے گا کہ آگ کے مفید ہونے سے انکار کرنا جائز نہیں:۔

فائدہ نمبر ۲: بعض اولیاء کرام کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کسی اللہ تعالیٰ کے بندے نے میدان عرفات میں کہا! الحمد للہ علی نعمۃ الاسلام وکفی بھا من نعمتہ' اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اسلام کی عظمت نعمت پر حمد بجالاتا ہوں اور میرے لئے یہی ایک نعمت ہی کافی ہے! دوسرے سال اسے پھر حج کی سعادت نصیب ہوئی تو یہی کلمات کہنے لگا! ہاتف غیبی نے آواز دی! اے اللہ کے بندے ذرا رک جاؤ! ابھی تک تو گزشتہ سال کے جو کلمات تو نے ادا کئے تھے ان کے ثواب لکھنے سے ہی فراغت نہیں مل سکی! سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔:۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں ایک ایسا شخص تھا جب وہ کسی غیر مسلم کو دیکھتا تو کہتا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے تجھ پر ان امور میں عظمت و فوقیت عطا فرمائی' میرا دین اسلام ہے' میری کتاب قرآن مجید ہے' میرے رسول! تمام رسولوں کے سردار ہیں اور میرے اماموں میں حضرت علی المرتضیٰ شیرخدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور تمام مسلمان میرے بھائی ہیں' کعبہ معظمہ میرا قبلہ ہے! پھر کہا جو شخص ان کلمات کو ادا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے کبھی دوزخ میں نہیں ڈالے گا!

حضرت حکیم ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا' حدیث

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شریف میں ہے کہ جو مسلمان یہودی یا نصرانی کو دیکھ کر پڑھے گا۔ اشھد ان لا اله الا اللّٰه واحداً احداً فرداً لم یتخذ صاحبة ولا ولداً ولم یکن له کفواً احدا اسے ہر ایک یہودی اور عیسائی کے مقابل ایک ایک نیکی عطا کی جائے گی۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکایت : بعض صالحین میں سے کسی نیک آدمی نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کا پل صراط پر سے گزرنا نہیں ہوگا! کو پڑھا تو ایک یہودی کہنے لگا جو کلمات تو نے پڑھے ہیں اگر یہ حق ہیں تو اس میں ہماری تمہاری تخصیص نہیں۔ لہٰذا ہم برابر ہیں، پھر مسلمان نے اس آیت کو پڑھا رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ پڑھی، جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے۔ میری رحمت ہر شئے پر کشادہ ہے۔ مگر میں اسے ان کے لئے ہی لازم کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال و دولت صرف کرتے رہتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس پر یہودی بولا، کوئی واضح دلیل لاؤ، مسلمان کہنے لگا، آؤ ہم اپنے اپنے کپڑوں کو آگ میں ڈالتے ہیں، حق پر وہی ہوگا جس کے کپڑوں کو آگ نہیں جلائے گی۔ تب یہودی نے بڑی عیاری سے اپنے کپڑوں کو مسلمان کے کپڑوں کے ساتھ شامل کر کے آگ میں ڈال دیا، کیا دیکھتے ہیں کہ آگ نے یہودی کے کپڑوں کو جلا کر خاکستر کردیا جبکہ مسلمان کے کپڑے بالکل محفوظ رکھے۔ یہ دیکھتے ہی یہودی نے اسلام قبول کرلیا!!

مسئلہ : علماء کرام نے اسلام اور ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے! اسلام ظاہری اظہار ہے اور ایمان باطنی چیز ہے! کیونکہ اسلام، شریعت کے ظاہری اصول و ضوابط پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی ہے! اور بعض فرماتے ہیں اسلام و ایمان دونوں سے ظاہراً احکام اسلام پر عمل،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرنا ہی مراد ہے۔

مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نثرالدرر میں پڑھا ہے کہ جب حضرت علی بن موسیٰ نیشاپور تشریف لائے تو وہاں کے علمائے کرام نے خیرمقدم کے وقت ان کے خچر کی لگام تھام لی اور عرض گزار ہوئے تجھے اپنے جدامجد کا واسطہ ! ہمیں کوئی ایسی حدیث سے نوازیئے جو آپ نے خود اپنے آباؤاجداد سے سماعت فرمائی ہو ! اس پر انہوں نے اس سند کے ساتھ حدیث بیان فرمائی۔

فقال حدثنی ابی موسی قال حد ثنی الی جعفر قال حدثنی ابوالباقر قال حدثنی ابیؑ زین العابدین قال حدثنی ابیؑ الحسین قال حدثنی ابیؑ علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالی عنھم اجمعین' قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول "الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان" ایمان ' دل سے پہچاننا ہے اور زبان سے اقرار کرنا ہے اور ظاہری ارکان (اعضاء میں عمل کرنا ہے ! حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس اسناد سے اگر مجنوں پر دم کیا جائے تو اس کی دیوانگی فوراً ختم ہو جائے۔ چنانچہ حکایت کی گئی ہے کہ ایک مرگی کے مریض پر پڑھی گئی تو وہ تندرست ہوگیا۔

نکتہ : جو شخص خواب میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل و علا اسے دنیا کے مصائب و الام سے محفوظ فرمائے گا اور جب فوت ہوگا تو شہید کا رتبہ پائے گا !

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت بندہ کلمہ توحید کا ورد کرتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' اور اس کا نامہ اعمال چاند کی طرح منور دکھائی دیتا ہے اور اس کے نیک عمل ستاروں کی مانند چمکتے ہیں' حدیث مبارکہ میں ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں یاقوت سرخ کا درخت پیدا کیا جاتا ہے جس کے پتوں سے مشک ابیض کی خوشبو اور اس کے پھلوں کا ذائقہ شہد سے زیادہ شیریں و عمدہ ہوتا ہے وہ پھل برف سے زیادہ سفید اور عنبر سے زیادہ خوشبودار ہوتے ہیں! ایک صحابی نے عرض کیا پھر تو ہم خوب کثرت سے پڑھیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عطائیں نہایت اعلیٰ اور بہت زیادہ ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل تسمیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ "ولقد اتینا داؤد و سلیمان علما بیشک ہم نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا!

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر فرماتے ہیں۔ اس علم سے مراد یہ ہے کہ ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کی تعلیم دی اور بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى میں کلمہ تقویٰ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو مراد لیا ہے۔ حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب یہ کلمات اہل معرفت نے سماعت فرمائے تو انہوں نے وجود باری تعالیٰ کے سوا کوئی اور مطلب نہ لیا! جیسے کہ جب کوئی شخص اپنی زبان سے کہتا ہے اللہ یا اس کلمہ کو کسی دوسرے شخص سے سنتا ہے تو اپنے دل و دماغ سے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہی کی شہادت دیتا ہے۔ نیز یہ کلمہ سوائے ذات الٰہ کے اور کسی پر صادق ہی نہیں آ سکتا! اور کہنے والے کو ذات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خداوندی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں! گویا کہ اس وقت وہ ایسی کیفیت سے سرشار ہوتا ہے کہ زبان پر' اللہ اللہ' دل میں اللہ اللہ' روح وجد میں آکر پکارتی ہے اللہ اللہ سر' سرفرازی سے شہادت دیتا ہے "اللہ اللہ! اور اپنے ظاہری وجود سے اللہ تعالیٰ کے روبرو ہونے کی محبت رکھتا ہے!

نیز کہا گیا ہے کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اولیاء کرام کے لئے موسم بہار ہے اور اس کی کلیاں واصل الٰہی ہے! اور اس کی نہریں' قرب میں اضافہ ہے! پس جس کو اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نعمت سے نواز دیا اسے اپنے کشف جلال میں مدہوش فرمالیا! اور جسے الرحمٰن الرحیم عنایت فرمایا اسے اپنے لطف خاص میں جگہ مرحمت فرمائی۔ "کتاب عظ اللباب" میں مرقوم ہے کہ بسم اللہ کی "با" اس کا باب دروازہ ہے اور "س" اس کی سنا یعنی روشنی ہے' میم' اس کی مجد یعنی بزرگی ہے' بعض نے فرمایا! "ب" سے باب دروازہ' "س" سلام اور "م" سے اس کا انعام ہے' اور بعض کہتے ہیں "ب" سے برکت "س" سے سرور "م" سے معرفت' یہ بھی آیا ہے کہ "اللہ' علام الغیوب" پوشیدہ رازوں کو جاننے والا "الرحمٰن' کشاف الکروب" پریشانیوں کو کھولنے والا "الرحیم" گناہوں کو معاف فرمانے والا'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے پہلے نازل ہونے والی یہی آیت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے جب یہ نازل ہوئی تو مشرق و مغرب تک بادل پھیل گئے' ہوائیں رک گئیں' کان لگا کر سننے لگے' شیطان پر شہاب ثاقب برسائے گئے' اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم فرمائی کہ جس مریض پر ہمارا نام لیا جائے گا اسے شفا دی جائے گی! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جس چیز پر ہمارا نام لیا جائے گا اس میں ہم برکت دیں گے۔! حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب بسم اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی تو پہاڑوں سے آواز گونجنے لگی حتیٰ کہ ہمیں بھی گونج سنائی دیتی تھی، اس پر کفار بولے فقال الکفار سحر محمد الجبال پہاڑوں پر بھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جادو چل گیا ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جب بھی کوئی ایماندار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے تو پہاڑ بھی اس کے ساتھ ورد کرتے ہیں لیکن ان کی تسبیح و تحمید کوئی سن نہیں سکتا! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دعا کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا جائے وہ کبھی رد نہیں جاتی، انشاء اللہ العزیز کتاب کے اختتام پر مزید تفصیل آئے گی کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اور اسم اعظم میں بس اتنا ہی فرق ہے جیسے آنکھوں کی سیاہی و سفیدی میں! حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ نے فرمایا جب قابیل نے حضرت ہابیل کو شہید کردیا تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر یہ قتل نہایت شاق (بہت تکلیف دہ) گزرا، اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی "اے آدم علیہ السلام! ہم نے روئے زمین کو تیرے زیر فرمان کردیا، اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ قبیل کو پکڑ لے! جب زمین نے پکڑنا چاہا تو قابیل نے زمین سے کہا "تجھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا واسطہ، مجھے ہلاک نہ کر! اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے زمین اسے چھوڑ دے!

نکتہ : اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو تین اسمائے مبارکہ سے شروع فرمایا اور مخلوق کی تخلیق بھی تین قسم پر ہے۔ ظالم، معتدل، سابق الخیرات، "اللہ" سابق الخیرات کے لئے ہے، "رحمٰن" معتدل میانہ رو حضرات کے لئے! اور کلمہ رحیم، ظالموں کے لئے! یعنی اگر وہ بھی ظلم و تعدی سے باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی رحیم ہے۔ رحمت فرمانے والا ہے۔

فوائد جلیلہ : (نمبر۱) اللہ تعالیٰ جل وعلا نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے کلیم اللہ! میں نے امت محمدیہ علیہ التحیہ الثناء کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تین ناموں سے ممتاز فرمایا! عرض کیا الٰہی وہ! کیا ہیں! فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ اتفاقاً ان کے پاس ایک نابینا بھی بیٹھا ہوا تھا' وہ سنتے ہی کہنے لگا! الٰہی! اپنے ان ناموں کی برکت سے مجھے بینائی عطا فرما دے' یہ کہنا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اسے آنکھیں عطا فرما دیں'

نمبر ۲ : روز قیامت جب اعمال نامے وزن کئے جائیں گے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی کی ایک ایک رکعت دوسروں کی ہزار ہزار رکعت کے برابر ہوگی! جس پر لوگ تعجب کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی نماز میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شامل ہے'

نوٹ : آج کل ہر ملک کی کرنسی ایک دوسرے سے مختلف ہے کسی ملک کی کرنسی تمام ممالک کی کرنسی سے زیادہ قیمت رکھتی ہے۔ یہی حال پاکستان کی کرنسی کا ہے' ڈالر' پاؤنڈ اور ین اور ریال و دینار کے مقابلے میں ہماری کرنسی کی قدروقیمت نہ ہونے کے برابر ہے اور افغانستان' مشرقی پاکستان' بنگلہ دیش' ترکی' نیپال وغیرہ ممالک کے مقابلہ میں ہماری کرنسی بہت زیادہ قدروقیمت کی حامل ہے' اسی طرح دوسری امتوں کے اعمال کی کرنسی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کے اعمال کی کرنسی کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھے گی' جیسے کہ مذکور ہوا! (تابش قصوری)

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جب وضو کرنے لگو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ لیا کرو! کیونکہ کراماً" کاتبین جب تک تو وضو کرتا رہے گا وہ تیرے لئے نیکیاں رقم کرتے رہیں گے!

جب کوئی مسلمان باوضو اپنی زوجہ سے اظہار محبت کرے اور اسی اثناء میں اسے حمل ٹھہر جائے تو اس کی اولاد در اولاد جتنے پیدا ہوں گے ان کے سانسوں کی مقدار کے برابر اللہ تعالیٰ نیکیاں عطا فرمائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ! جب تم سواری پر سوار ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کے ہر ہر قدم پر تیرے لئے نیکیاں ہیں !

نمبر ۳ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا اسے ہر ایک حرف کے بدلے چار چار ہزار نیکیاں عطا کی جائیں گی اور چار چار ہزار گناہ معاف نیز چار چار ہزار درجے بلند کئے جائیں گے۔

نمبر ۴ : حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا محل تیار فرمایا ہے جس کا نام "دارالنور" ہے اور جتنی اشیاء اس میں پائی جاتی ہیں وہ سبھی نور سے تیار کی گئی ہیں۔ اور وہ محل خلاء میں معلق ہے' اس کے لئے بظاہر کوئی راستہ نہیں ! صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ! بارگاہ رسالت مآب میں عرض گزار ہوئے پھر اس میں کیسے داخل ہوا جائے گا ! آپ نے فرمایا جو اس محل کے اہل ہوں گے انہیں کہا جائے گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھئے' جیسے ہی وہ اس کا وظیفہ کریں گے پرواز کرتے ہوئے اس میں داخل ہو جائیں گے !

نوٹ : آج یہ باتیں سمجھنا آسان تر ہے' خلاء کو طیارے' ہیلی کاپٹر مسخر کر چکے ہیں' زمین کی پنہائیوں اور خلاء کی وسعتوں پر انسان کا قبضہ ہے' دشوار گزار راستے' بلند و بالا پہاڑ جہاں تک پہنچنا پہلے محال ترین تھا ! آج وہاں پر بسیرا کرنا بھی آسان ترین ہو چکا ہے تو پھر جنت کی فضاء اور خلاء کو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی پاور سے مسخر کرنا کیسے دشوار ہو گا یہ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان علم سے اکتساب کر کے انسان تسخیر کے عمل سے گزر رہا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نمبر ۵ :جب آقا اپنے غلام کی طرف خط لکھتا ہے تو اس کے عنوان سے ہی اس کی خوشی یا ناراضگی کا پتہ چل جاتا ہے! بلا تمثیل سمجھئے! ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آغاز "کتاب" قرآن کریم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عنوان سے مزین فرمایا ہے جو اس کی خوشی اور رضا کا پتہ دیتا ہے اور اس طرح شروع نہیں فرمایا! بسم اللہ الجبار والقھار! اسے علامہ نسفی نے ذکر فرمایا حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ جواہر القرآن میں رقم فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرمایا تو معا" الرحمٰن الرحیم کو شامل کردیا تاکہ لوگ ڈر وغیرہ محسوس نہ کریں' بلکہ اس کی طرف رغبت کریں۔ اس لئے دونوں صفتوں کو یکجا جمع فرمایا' حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ نے مزید فرمایا ہے تاکہ اطاعت خداوندی ان پر آسان ہو جائے!

مسئلہ! : اگر کہا جائے کہ سورۂ فاتحہ میں "الرحمٰن الرحیم" کو دوبارہ لانے کا کیا مقصد ہے ؟ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاتحہ کی آیت ہے! مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ تفسیر نیشاپوری میں اس کا جواب میری نظر سے گزرا ہے وہ یہ کہ اس سے رحمت و عنایت کی تاکید مقصود ہے۔ باوجودیکہ بعدہ مالک یوم الدین فرمایا تاکہ لوگ بھول میں نہ رہیں "رحمٰن و رحیم' ایسی صفات پر بھروسہ کرکے دیگر احکام خداوندی سے روگردانی شروع نہ کردیں تو فرمایا مالک یوم الدین

الرحمٰن 'الرحیم میں فرق!

حضرات علماء کرام نے الرحمٰن الرحیم کے مطالب و معانی میں کئی فرق بیان فرماتے ہیں' حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا الرحمٰن باھل السماء' الرحیم باھل الارض! رحمٰن سے آسمان والوں پر رحم فرمانے والا اور رحیم سے زمین والوں پر! حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رحمٰن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے مراد ہے ایک صفت رحمت سے کرم فرمانے والا اور رحیم سے یک صد رحمتیں فرمانے والا حضرت ابن مبارک نے کہا رحمٰن وہ کہ مانگنے پر عطا فرمائے اور رحیم نہ مانگنے پر ناراضگی کا اظہار کرے!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں تفسیر قرطبی میں، میں نے یہ دیکھا ہے کہ رحمٰن تمام ایمانداروں کے لئے ہے اور رحیم توبہ کرنے والوں کے لئے، بعض کہتے ہیں رحمٰن اور رحیم، ایک انعام کے بعد دوسرا انعام ہے، علامہ راضی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ رحمٰن وہ جو ایسی اشیاء پیدا فرمائے جن پر انسان کو قدرت نہیں اور رحیم وہ جو ایسی اشیاء پیدا فرمائے جن پر انسان کو بھی اس نے قدرت عطا فرمائی ہو!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی بوقت وصال کلمہ شہادت پڑھنے سے زبان بند ہوگئی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور دریافت فرمایا! کیا یہ نماز اور روزے ادا نہیں کرتا تھا! عرض کیا گیا یہ تو نماز، روزے کا پابند تھا! پھر آپ نے فرمایا کیا یہ اپنی والدہ کو تکلیف تو نہیں دیتا؟ عرض کیا گیا! ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا، اس کی والدہ کو بلایا جائے اور اسے کہا جائے کہ وہ معاف کردے، اس کی والدہ آئیں اور اس نے کہا میں اسے معاف نہیں کرتی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لکڑیاں لاؤ اور اسے جلا دو! جب لکڑیاں لائی گئیں اور آگ جلا دی تو اس نے عرض کیا یہ کیا ہے! آپ نے فرمایا اسے آگ میں جلا دیتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی یارسول اللہ میں نے نو ماہ تک اسے پیٹ میں رکھا دو برس تک دودھ پلایا پھر بھلا ماں کی محبت کہاں رہی! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میں نے معاف کیا! یہ کہنا ہی تھا کہ اس آدمی کی زبان سے کلمہ شہادت کی آواز بلند ہوئی لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، اور روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ تفسیر نیشاپوری میں ہے کہ "رحمٰن" لفظاً خاص ہے! اس کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں اور معنا" عام ہے۔ کیونکہ اس کی عطائیں تمام مخلوق کو پہنچتی ہیں۔ "رحیم" لفظاً" عام ہے کیونکہ یہ غیراللہ پر بھی بولا جاتا ہے ! مثلاً۔ فلاں عورت رحیمہ ہے، رحمانہ نہیں کہا جائے گا! اور معنا" آخرت کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے جو صرف ایماندار کے، کسی اور پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ اگر کہا جائے کہ رحمٰن کا کلمہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے رحمٰن اسم اعظم ہے ! تو پھر اس کے بعد جو اتنی فضیلت پر دلالت نہیں کرتا رحمٰن کے بعد کیوں ذکر کیا گیا؟ حالانکہ عموماً یہ قاعدہ ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف رخ کیا جاتا ہے، جو اب یہ ہے کہ صاحب فضل سے معمولی سی چیز طلب نہیں کی جاتی! چنانچہ بیان کرتے ہیں کسی نے صاحب فضیلت سے معمولی سی چیز طلب کی تو اس نے کہا جاؤ حقیر سی چیز کسی حقیر سے ہی طلب کرو، لہٰذا اللہ تعالیٰ جل و علا نے ارشاد فرمایا اگر میں فقط رحمٰن ہی ہوتا تو تمہیں معمولی چیزیں مجھ سے مانگتے ہوئے شرم آتی۔ اس لئے میں نے واضح کردیا کہ میں رحمٰن ہوں یعنی بڑی بڑی اشیاء طلب کرو تو وہ بھی میں دوں گا۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب سے جنت الفردوس طلب کرو! اور یہ بھی واضح کردیا کہ میں رحیم ہوں چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی مجھ سے طلب کرو تو وہ بھی میں دینے والا ہوں حتیٰ کہ ہانڈی کے لئے نمک تک بھی مجھ سے طلب کرسکتے ہو!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں! نمک کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "سیدی ادا مکم الملح" تمام کھانوں کا سردار نمک ہے، (ابن ماجہ)

علمائے کرام بیان فرماتے ہیں کہ کسی چیز کی سردار وہ چیز ہوتی ہے جس سے اس کی اصلاح ہوتی ہے اور نمک کی یہی کیفیت ہے حتیٰ کہ سونے کی زردی اور چاندی کی سفیدی اس سے بڑھتی ہے۔ نمک، معدہ اور سینے سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بلغم کو صاف کرتا ہے۔ ریاح اور وجع الفواد کو مفید ہے' اور شکر میں ملا کر منجن بنایا جائے تو دانتوں کی جڑوں کو مضبوط رکھتا ہے' چہرے کی زردی کو دور کر کے رنگت کو نکھارتا ہے' خصوصاً اگر صبح کو استعمال کیا جائے' اور اگر سرکہ میں ڈال کر گرم کر کے منہ میں رکھا جائے تو داڑھ کے درد کو فوراً آرام پہنچاتا ہے' اور استسقاء کے مرض میں جو مبتلاء ہوں ان کے بلغمی ورم (زخم) کو مفید ترین ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں جن کا بیان باب الکرم میں آئے گا!

حکایت : نمرود کی چھوٹی بیٹی نے کہا! اے میرے باپ مجھے! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں جو حالت ہے دیکھنے دیجئے! جب اس نے دیکھا تو آپ صحیح و سالم نظر آئے فقالت لہ کیف لا تحرقک النار ؟ آپ کو آگ کیوں نہیں جلاتی! فقال من کان علی لسانہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' وفی قلبہ المعرفۃ لا تحرقہ النار' آپ نے فرمایا جس کی زبان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہو اور اس کے دل میں معرفت الٰہی ہو اسے آگ نہیں جلا سکتی! اس نے کہا میں بھی آپ کے پاس آنے کا مقصد رکھتی ہوں۔ آپ نے فرمایا پڑھئے لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ! اس نے پڑھا اور آگ میں داخل ہوئی' اس کے لئے بھی آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی! پھر جب آگ سے باہر نکل کر اپنے باپ نمرود کے پاس آئی تو اس نے دین ابراہیمی کی طرف آنے کی دعوت دی' مگر نمرود نے کہا اگر تم نے دین ابراہیم کو نہ چھوڑا تو تجھے سخت ترین عذاب دیا جائے گا!

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اس لڑکی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دیا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاجزادے سے اس کا عقد فرما دیا جس سے اللہ تعالیٰ نے بیس نبی عطا فرمائے! حضرت امام ثعلبی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں۔ کتاب العرائس میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے جن دنوں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آگ میں ڈالا گیا تھا ان سے زیادہ آرام و سکون کے دن مجھے کبھی میسر نہیں ہوئے۔ حضرت سدی علیہ الرحمتہ کا قول ہے کہ آپ آتش نمرود میں نو دن رہے جبکہ بعض نے چالیس دن' بیان کئے ہیں۔

فوائد جمیلہ : (نمبر۱) حدیث شریف میں ہے کہ نرگس کے پھول کو سونگھا کرو کیونکہ ہر ایک دل اور سینہ کے مابین برص' جنوں اور جذام کا شبہ ہوتا ہے جو نرگس کے سونگھنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "نرگس کو سونگھنے کی کوشش کرو' ہر روز ماہ بہ ماہ' سال بہ سال یا زندگی میں ایک بار ہی موقع کیوں نہ ملے' کیونکہ دل میں' برص' جنوں یا جذام کے جراثیم ہوتے ہیں جو صرف نرگس کے سونگھنے سے دور ہوتے ہیں ! اسے حضرت حافظ ابوعبداللہ اور محمد الجزری نے ابن مقری سے سنداً حضرت علی سے روایت کیا ہے " نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کو جو داڑھ کا درد سر کے درد کے باعث ہو۔ نیز سردی کے زکام میں نرگس کا سونگھنا فائدہ مند ہے ! بلغمی ورموں کے لئے پیاز اور نرگس کی لیپ نافع ہے !

جالینوس کہتے ہیں کہ کھانا جسم کی غذا ہے اور نرگس روح کی غذا' پس جس کے پاس دو روٹیاں ہوں تو اسے ایک روٹی سے نرگس خرید لینا چاہئے' (تاکہ جسم اور روح کی غذا بیک وقت استعمال کی جاسکے)

فائدہ نمبر ۲ : تمام پھولوں کا بادشاہ گلاب کا پھول ہے ! "سلطان الازھار واحسنھا لونا وشکلا و ریحا الورد شکل و صورت' رنگ اور خوشبو میں گلاب کا پھول بادشاہ ہے ! اس کی خوشبو خفقان کے لئے مفید ہے۔ اس کے پانی کے استعمال سے (روغن گلاب) آواز عمدہ ہو جاتی ہے اور اس کے قطرے ناک میں ڈالنے سے نکسیر بند ہوتی ہے۔ گلاب کا پھول سونگھنے سے صفراء کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔ نیز اس سے باطنی اعضاء کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اگر گلاب کے چالیس پھولوں کو ایک کلو آٹے میں گوندھ کر روٹی پکائی جائے اور "رب خروب" کے ساتھ مالیدہ بنا کر کھایا جائے تو خوب اعتدال کے ساتھ دست لاتا ہے، تازہ عرق گلاب دس درہم کے ہم وزن پیا جائے تو دست لاتا ہے! نیز گلاب کے پھولوں کا سونگھنا اور عرق گلاب کا پینا قلب اور معدہ کے لئے مقوی ہے۔ باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کے مزید فوائد تحریر کئے جائیں گے۔

فائدہ نمبر ۳: حضرت امام نسفی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ جب عارف کے وصال کا وقت قریب آتا ہے تو ملک الموت سامنے سے آنا چاہتا ہے تو "ذکر الٰہی" اسے واپس ہٹا دیتا ہے۔ جب وہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو عارف کا نماز با جماعت ادا کرنے کی برکت سے وہ جماعت اسے ہٹا دیتی ہے پھر وہ فرشتہ عرض گزار ہوتا ہے الٰہی! میں تو ہر ممکن اس تک پہنچنے کی کوشش کی مگر اس کا کوئی نہ کوئی نیک عمل مجھے قریب نہیں جانے دیتا۔ اب کیا کروں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے ہاتھ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تحریر کر کے اس کے سامنے لے جاؤ! جب وہ فرشتہ تحریر دکھاتا ہے تو مومن کی روح دیکھتے ہی اس کی طرف لپکتی ہے اور اپنے رب کی ملاقات کے شوق میں پرواز کر جاتی ہے۔
ایک اور روایت ہے کہ ملک الموت سے روح کہتی ہے کیا تو نے ہی مجھے اس بدن میں رکھا تھا! وہ کہتا ہے نہیں! تب وہ کہتی ہے تم جاؤ! جس نے رکھا ہے وہ ہی نکالے گا وہ کہتا ہے کہ میں تو اس کا پیغام لایا ہوں! اس پر روح علامت طلب کرتی ہے! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنت کا ایک سیب لے جاؤ وہ لاتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جب اسے دیکھتی ہے تو جنت کے شوق میں پرواز کر جاتی ہے، عجائب المخلوقات میں ذکر کیا گیا ہے کہ سیب کے پھول کا سونگھنا دماغ کو تقویت دیتا ہے اور سیب کا کھانا تقویت قلب کا باعث ہے اور اس کے پتوں کا پانی (عرق) زہر کے لئے مفید ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کی کسی یہودن سے شدید محبت تھی، حتیٰ کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا، اس کی ایسی حالت کے بارے میں حضرت شیخ عطاء اکبر علیہ الرحمتہ سے شکایت کی گئی تو آپ نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا تعویذ لکھ کر پلا دیا " تو وہ پکار اٹھا! یا شیخ المسلمین، میرے قلب پر ایک ایسا نور سا منور ہوگیا ہے جس کے باعث وہ عورت میرے پردۂ خیال سے محو ہو گئی ہے، اور اسلام میرا محبوب بن گیا ہے، یہ کہتے ہی وہ پڑھنے لگا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول اللہ۔

جب اس کی محبوبہ نے سنا تو وہ حضرت شیخ عطاء اکبر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی انا تلک المراة وقد رايت فی المنام قائلا لقول ان اردت الجنة فاذهبی الی عطاء فقال لها قولی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" میں وہی عورت ہوں، میں نے خواب میں دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اگر تو جنت میں جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو حضرت شیخ عطاء کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ پس آپ نے فرمایا ! پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جیسے ہی اس نے تسمیہ کا ورد کیا تو پکار اٹھی یا شیخ میرا دل ایسے انوار تجلیات سے منور ہوگیا ہے۔ جس کے باعث میں تمام عالم ملکوت کا مشاہدہ کررہی ہوں۔ پس مجھے اسلام سے نوازیئے۔ پھر وہ دولت اسلام سے مشرف ہوگئی اور اسی رات کو اس نے جنت کے محلات کو دیکھا جن پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نقش ہے، اور کوئی آواز دے رہا ہے۔ اے وہ خاتون جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تجھے عطا فرمایا تو نے ملاحظہ کرلیا! جب بیدار ہوئی تو کہنے لگی الٰہی! جب تو نے مجھے جنت میں داخل فرما لیا تھا تو پھر کیوں نکالا ؟ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وسیلہ سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے وہیں پہنچا دے جہاں خواب میں پہنچی تھی! یہ کہتے ہی گر پڑی اور جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام نسفی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ! محشر میں دوزخ کے فرشتے کسی آدمی کو پکڑیں گے پھر انہیں چھوڑ دینے کا حکم ہوگا اور کہا جائے گا اس کے اعضاء دیکھیں شاید کسی اعضاء کی نیکی موجود ہو مگر تلاش بسیار کے باوجود کوئی نیکی نہیں پائیں گے' پھر کہا جائے گا۔ زبان دکھایئے جو وہ اپنی زبان باہر نکالے گا تو ایک سفید سی لکیر نظر آئے گی جو دراصل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تحریر کا نور ہوگا' اسی وقت حکم ہوگا' فرشتو ! اسے میرے نام کا صدقہ چھوڑ دو ! فیقال لہ اذھب فقد غفرت لک پس کہا جائے گا جاؤ تجھے میں نے بخش دیا۔

فائدہ جلیلہ : حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جو جہنم کے انیس فرشتوں کی گرفت سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کیونکہ اس کے انیس حروف ہیں' نیز بعض نے کہا اس میں چار کلمے ہیں۔ اسم ' اللہ ' رحمٰن ' رحیم ' اور گناہ بھی چار قسم پر ہیں' دن کے' رات کے' ظاہر اور پوشیدہ ! اور جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کا وظیفہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ' شب و روز کے ظاہری و باطنی تمام گناہ معاف فرما دے گا !

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انسان کپڑے اتارنے لگے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ لے تو وہ جنوں کی آنکھ اور اس آدمی کے درمیان پردہ بن جاتی ہے۔ حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ جب یہ نام تیرے دشمنوں میں دنیا میں آڑ بن جاتا ہے تو پھر آخرت میں دوزخ کے فرشتوں سے کیونکر نہ آڑ بنے گی۔

حکایت : حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسے شکاری کے پاس سے گزرے جو بہت بڑے اژدہا (سانپ) کا شکار کررہا تھا" جب سانپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا' تو عرض کرنے لگا ! یا نبی اللہ ! اسے کہئے میں بے حد زہریلا ہوں' آپ نے اسے منع فرمایا' مگر اس نے شکار پکڑ لیا' جب عیسیٰ علیہ السلام کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واپسی پر وہیں سے گزر ہوا تو دیکھا اس نے سانپ پکڑ رکھا ہے! پھر آپ نے سانپ کی طرف نگاہ کی تو مارے شرم کے اس نے اپنا سر جھکا لیا! اور عرض گزار ہوا' یا روح اللہ! یہ مجھ پر قوت بازو سے غالب نہیں آیا۔ بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کی قوت سے اس نے مجھ پر غلبہ پایا' کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نے' میرے زہر کا اثر ختم کر دیا تھا!

فائدہ جلیلہ: حضرت امام نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی تو کہنے لگے اب مجھے اپنی اولاد پر عذاب کا ڈر نہیں ہے! جب آپ نے انتقال فرمایا تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اٹھا لیا گیا۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام پر دوبارہ نازل کی گئی جس کی برکت سے آپ کی کشتی محفوظ رہی۔ آپ کے وصال پر پھر اٹھا لی گئی' جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں جانا پڑا تو پھر نازل کی گئی جس کے باعث آتش نمرود' آپ کے لئے معتدل اور مفید ثابت ہوئی' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تو آپ مع لاؤ لشکر' دریائے نیل سے بحفاظت کنارے لگے۔ پھر اٹھا لی گئی' اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی جس کے باعث ان کا ملک سلامت رہا۔ پھر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جن کے باعث اب قیامت تک برکات و فیضان کے ساتھ برقرار رہے گی' اور روز قیامت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی اپنا نامہ اعمال حاصل کرتے وقت اس کا ورد کرتے ہوں گے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' مگر ان کا نامہ اعمال بالکل صاف ہوگا اس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہ ہوگی' اس سے کہا جائے گا یہ گناہوں سے بھرپور تھا' لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وظیفہ نے سب گناہ مٹا دیئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ کی خصوصیت میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ رقم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تجھے ایسی آیت سے آگاہ نہ کروں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد صرف میری ذات پر ہی نازل ہوئی' عرض کیا گیا ضرور ارشاد فرمایئے تو آپ نے فرمایا وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ ہر کام کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مستحب ہے! حتیٰ کہ دائیہ جب بچے کو لے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر لے' کیونکہ وہ تین تاریکیوں سے نکل کر آتا ہے' پیٹ کی تاریکی' رحم کی تاریکی' اور وہ جھلی جس میں بچہ محفوظ رہتا ہے۔ اسے امام بغوی علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا۔ ساتوں آسمان اور عظمت و بزرگی کے پردوں میں رہنے والے سبھی کا وظیفہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔:

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو ملکہ بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بھیجا تو اسے تمام پرندے کہنے لگے تو وہاں تک کیسے پہنچے گی؟ ہدہد نے جوابا" نے کہا فقال من کان معه بسم الله الرحمٰن الرحیم لا یضام جسے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی معیت نصیب ہو' اسے قطعا" کوئی فکر نہیں' فوضع الله التاج علی راسه الی یوم القیامة تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سر کو تاج سے قیامت تک کے لئے مرصع فرما دیا اس کے بعد وہ چار ہزار شکاریوں کے نرغہ سے گزری جو مسلسل گولیاں برسا رہے تھے' سبھی خطا گئیں' حالانکہ ان کا نشانہ کبھی خطا نہیں گیا تھا' حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت بلقیس کی جانب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' تحریر فرما کر بھیجی تو اس کی برکت سے اس کا ملک اسی کے قبضہ میں رہا' جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ اس کے زیر کمان بارہ ہزار سپہ سالار تھے اور ہر سپہ سالار کی کمان میں ایک لاکھ فوجیوں کا لشکر تھا! اس کا ایک وسیع و عریض تخت تھا۔ جس کا طول ۸۰ گز اور عرض اسی گز اور اتنی ہی اس کی اونچائی تھی' اسے مقاتل نے بیان کیا ہے اور مزید تفصیل مناقب حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باب میں آئے گی!

بیان کرتے ہیں کہ کسی جج کے ہاں مقدمہ دائر ہوا' جب اس نے تحریر کھولی تو اس میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو لکھا ہوا نہ پایا۔ فقال نسوا اللہ فنسیھم ای ترکھم ولم یعط السائل شیا تو جج نے کہا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں چھوڑ دیا ہے' تو جج نے بھی سائل کو کوئی چیز نہ دلوائی۔

اگر کہا جائے کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے پہلے اپنا نام کیوں رقم فرمایا اس پر متعدد جواب دیئے جاسکتے ہیں! (۱) ملکہ بلقیس کے بارے میں معروف تھا کہ وہ بڑی جابرہ تھیں' آپ کے دل میں خدشہ پیدا ہوا کہ وہ کوئی نازیبا کلمات نہ کہنے لگے' اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کے اسم ذات سے پہلے اپنا نام درج فرمایا! چنانچہ اسے

عاجزی و انکساری کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔

(۲) جب اس نے مکتوب کریم' "گرامی نامہ" اپنے تکیہ پر دیکھا! حالانکہ وہاں کسی اور کی رسائی نہیں تھی' وہاں ہدہد کو موجود پایا تو وہ سمجھ گئی کہ یہ جانور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سے آیا ہے اور دفعتاً پکار اٹھی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بے شک یہ کرامت نامہ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' مرقوم ہے' جب اس نے کھولا تو پڑھا' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس تقدیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر انه من سلیمان یہ ملکہ بلقیس کا مقولہ ہے نہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تحریر!

(۳) یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنا پتہ خط پر لکھا ہو اور مضمون خط کے اندر ہو جس کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا گیا! جیسا کہ رسم و رواج ہے' چنانچہ جب اس نے خط دیکھا تو پہلے اس کی نگاہ مرسل کے ایڈریس پر گئی ہو اور اس کی زبان پر جاری ہوا انه من سلیمان اور جب کھولا تو ابتدا تحریر پر نظر پڑی دیکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درج ہے تو اسے پڑھ دیا!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں دامغانی علیہ الرحمتہ کی کتاب فاخر میں مجھے یہ جواب نظر آیا کہ آپ نے اپنا نام مقدم اس لئے مقدم رکھا کہ وہ اس وقت "کافرہ" تھی اور کافر کو خوف خدا نہیں ہوتا' میں نے شمس المعارف میں دیکھا ہے جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کو چھ بار لکھ کر اس کا تعویذ اپنے پاس رکھے تو اس کا رعب لوگوں پر قائم ہوگا! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی کی برکت سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک قائم رکھا۔

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ کسی کافر کا ایک عالی شان محل سے گزر ہوا' جس کے دروازے پر ایک بوڑھا شخص اور ایک نوجوان لڑکی کھڑے تھے' کافر کے دل میں خیال آیا کہ میں بوڑھے کو قتل کر کے نوجوان لڑکی پر قبضہ کرلوں' چنانچہ وہ مارنے کے لئے آگے بڑھا تو بوڑھے نے اس کافر کو بچھاڑ دیا وہ بار بار حملہ آور ہوا مگر ہر دفعہ منہ کی کھائی آخر کار اس کافر نے بوڑھے شخص کو کچھ پڑھتے دیکھا تو کہنے لگا۔ تمہارے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں تم کیا پڑھ رہے ہو اس نے کہا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

چنانچہ یہ سنتے ہی اس کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ خود بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرنے لگا اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوگیا۔ جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بوڑھے شخص نے انتقال فرمایا تو وہ عورت اور اس کا محل اسی نومسلم کے ہاتھ لگا!

حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ ذکر کرتے ہیں کہ ملک الموت کسی شخص کے پاس آیا تو وہ دیکھتے ہی ڈر گیا' ملک الموت نے کہا تم کیوں خوف کھا رہے ہو' اس نے کہا دوزخ کے باعث' فرشتے نے کہا کیا میں تجھے آیت امن نہ لکھ دوں' جس کی برکت سے تو دوزخ سے محفوظ رہے' اس نے کہا ضرور عنایت فرمایئے! تو ملک الموت نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تحریر فرما دی!

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو اس کی سرکشی و بغاوت میں مزید اضافہ ہوگیا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی ہلاکت کی دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کلیم آپ تو اس کے کفر کو دیکھتے ہیں مگر میں اس کے محل کے دروازے کی تحریر دیکھ رہا ہوں جس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں میں نے لکھوایا ہے۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اسی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ نے اس محل کی "مقام کریم" کے ساتھ صف فرمائی! امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' فرعون نے خدائی دعویٰ اگلنے سے قبل از خود اپنے محل کے دروازہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کندہ کروایا تھا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

لطیفہ : اللہ تعالیٰ نے جب حضرت نوح علیہ السلام کے منکرین کو غرق کرنا چاہا تو حکم ہوا وہ اپنی کشتی پر بسم اللہ مجرھا ومرسھا' تحریر فرمائیں! اور الرحمٰن الرحیم کے کلمات نہ لکھیں' کیونکہ رحمت اور عذاب دونوں جمع نہیں ہوسکتے! حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بسم اللہ مجرھا پڑھتے تو کشی تیرنا شروع کردیتی اور جب بسم اللہ کا وظیفہ کرتے تو کشتی رک جاتی' حضرت نوح علیہ السلام کے پاس دو موتی تھے' وہ ہمیشہ روشن رہتے' گویا کہ ایک سورج اور دوسرا چاند تھا! حضرت عبداللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن کی طرح روشن اوردوسرا رات کی طرح سیاہ' دونوں سے حضرت نوح علیہ السلام نمازوں کے اوقات معلوم کرلیتے تھے' جب شام ہوتی تو ایک کی سیاہی دوسرے کی روشنی پر غالب آجاتی۔ اور جب صبح ہوتی تو سفید کی روشنی دوسرے کی سیاہی پر غالب ہو جاتی' کشتی میں سب سے آخری سوار گدھا تھا! شیطان اس سے لپٹ گیا اسے قرطبی علیہ الرحمتہ نے اپنی تفسیر میں درج کیا ہے لیکن امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بات عقل و قیاس سے نہایت بعید ہے کیونکہ شیطان آتشی اور ہوائی کیفیت رکھتا ہے! اسے ڈوبنے سے کیا علاقہ! یوں بھی اس سے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی۔

حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ کشتی میں سب سے پہلے اوزہ داخل ہوا اس کے بیٹے داخل ہوئے اس کے بیٹے نے شیشے کا ایک گھر بنایا اور اندر سے اسے بند کرلیا! اللہ تعالیٰ نے اس پر پیشاب کا عذاب مسلط کردیا حتیٰ کہ وہ اپنے پیشاب ہی میں ڈوب مرا' "حاوی القلوب الطاہر" میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رونا مسلط کردیا حتیٰ کہ وہ آنسوؤں کے سیلاب میں ہی ڈوب مرا' اللہ تعالیٰ عذاب و عتاب سے محفوظ رکھے (آمین) اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی شان حکمت کے یہ کیسے امور ہیں کہ بڑوں کی غلطیوں کے باعث بچے بھی ڈبو دیئے جائیں' اس کا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال قبل ہی یہ اہتمام فرما دیا تھا کہ کسی عورت کے حمل ہی نہ ٹھہرے' تو جو لوگ غرق ہوئے تھے وہ کم از کم چالیس سال سے کم نہیں تھے' اور پھر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جانوروں اور درندوں' پرندوں کو کیوں غرق کیا گیا! اس پر جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ سبھی غرق ہوئے تھے بچے ہوں یا بہائم' لیکن اس سے انہیں کوئی تکلیف وغیرہ نہیں ہوئی تھی' البتہ دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ولا یلدالا فاجراً کفاراً یعنی سوائے کافروں وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فاجروں کے وہ کسی کو پیدا نہیں کرے گا۔:۔

فائدہ جمیلہ : مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں، میں نے کتاب "الوجوہ المفسرہ" میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "امان امتی من الغرق اذا رکبوا السفن ان یقولوا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" میرے امتی جب کشتی میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سوار ہوں گے تو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے۔ نیز یہ دعا بھی مرقوم ہے۔ "وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموت مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون بسم اللہ مجرھا ومرسھا ان ربی لغفور رحیم ❁

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بستان المحدثین میں دیکھا ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب انسان کو قبر میں دفن کردیا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ قلم، دوات اور کاغذ لے کر آتا ہے اور کہتا ہے اپنے عمل لکھو تو وہ اپنے اعمال تحریر کرتا ہے اگرچہ اسے لکھنا بھی نہیں آتا تھا اگر نیک اور سعادت مند ہوتا ہے تو بحکم الٰہی اس کے قلم سے اولاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لکھا جاتا ہے اور اسی کے باعث وہ عذاب قبر سے مامون ہو جاتا ہے۔:۔

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث سزا دی، وہ مارپیٹ کے خوف سے بھاگنے لگا مگر اچانک پانی میں گر کر ہلاک ہوگیا، جب اسے دفن کر چکے تو اسی رات اس صالح نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے اس نے پوچھا تو شرابی اور حالت سکر میں تھا اور جنت کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا جب میں مارپیٹ کے خوف سے بھاگا تو سر راہ ایک کاغذ دیکھا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر تھا، میں نے اسے اٹھایا اور منہ میں ڈال لیا تاکہ محفوظ رہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب قبر میں پہنچا تو منکر نکیر کے سوال پر میں نے جواب دیا کیا تم اس ذات کے بارے سوال کرتے ہو، جس کا نام نامی میرے پیٹ میں محفوظ ہے۔ اس پر ہاتف نے آواز دی، صدق عبدی قد غفرت لہ، میرے بندے نے سچ کہا، بے شک میں نے اسے مغفرت سے نوازا۔

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص ہمیشہ روزے رکھتا مگر اسے کبھی بھی کسی نے افطار کرتے ہوئے نہ دیکھا سوا اس ایک بات کے جب افطاری کا وقت ہوتا تو وہ اپنی جیب سے ایک خط نکالتا اور اسے دیکھ لیتا! جب اس نے وصال فرمایا تو غسال نے اس کی جیب سے رقعہ نکالا فوجد فیھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تو اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو مکتوب پایا! اس پر وہ متعجب ہوا، ہاتف غیبی نے آواز دی۔ لا تعجب، تعجب نہ کر! ہم نے تو اس کی بسم اللہ سے پرورش کی ہے! رحمانیت سے اس کی مغفرت کی اور رحمیت سے اسے توفیق مرحمت فرمائی!

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کلمہ رحمٰن نصرت و امداد پر اور کلمہ "رحیم" محبت و مودت پر دلالت کرتا ہے۔ فائدہ: بچے کے رونے پر ان کلمات کا تعویذ استعمال کریں تو وہ رونے سے فوراً باز آئے گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ھذا یوم لا ینقطون علی افواھھم،

فوائد کثیرہ : اللہ تعالیٰ نے "قلم" کو سفید موتی سے پیدا فرمایا جس کا طول پانچ صد سال کی مسافت اس سے نور نکلتا رہتا ہے جیسے دنیا کے قلم سے سیاہی! پھر اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا لکھ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" فکتبھا فی سبعمائۃ عام اور وہ سات صد سال تک یہی لکھتی رہی، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزوجلال کی قسم، جو بھی میرے حبیب کا امتی اسے ایک مرتبہ پڑھے گا اسے سات سو سال کا ثواب عطا کروں گا! اسے حضرت علامہ نسفی علیہ الرحمتہ نے درج فرمایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز ذکر کرتے ہیں کہ شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سفید گنبد دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس پر قفل چاندی کا لگا ہوا تھا' اس گنبد پر اگر تمام جن و انس بیٹھ جائیں تو ایسے محسوس ہو جیسے پہاڑ پر کوئی پرندہ بیٹھا ہوا ہے' جب آپ واپس پلٹنے لگے تو کہا گیا! کیا آپ اس کا اندر سے نظارہ نہیں فرمائیں گے! آپ نے فرمایا یہ تو مقفل ہے! پھر کہا گیا اس کی چابی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے پس جیسے ہی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا تو تالا کھل گیا' دیکھا تو اس میں چار نہریں جاری ہیں۔ بسم اللہ کی میم سے پانی کی ایسی نہر جاری ہے جس میں کسی قسم کا گرد و غبار نہیں اور نہ ہی اس کا رنگ متغیر ہے۔ کلمہ اللہ کی ہ سے دودھ کی نہر بہہ رہی ہے جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں اور رحمٰن کی میم سے شراب طہور کی نہر جاری ہے جو پینے والوں کی لذت بڑھاتی ہے اور چوتھی نہر کلمہ رحیم کی میم سے بہہ رہی ہے وہ خالص شہد کی ہے! پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام نہریں تیری امت کے ان افراد کو ودیعت کی گئی ہیں جو میرے ان چاروں ناموں کا ورد کرتے ہیں۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل میں سے یہ بھی ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ جب حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر سات دروازے بند کر دیئے تھے' انہوں نے بھاگتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا تو وہ خود بخود کھلتے گئے اسی طرح جنت کے ساتوں دروازے ہر اس شخص پر کھل جائیں گے جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شرائط ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

فائدہ نمبر ۲ : مذہب شافعی میں بسم اللہ سورۂ فاتحہ کی آیت ہے اور اس میں ائمہ شافعیہ کا کوئی اختلاف نہیں! نیز کہا گیا ہے کہ یہ دیگر سورتوں کا بھی حصہ ہے۔ بہرحال یہ بات کہ بسم اللہ کا قرآن ہونا قطعی طور پر ہے یا حکما"!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اتنی ہی مقدار میں کھانا جائز ہوگا! ورنہ خنزیر کی مانند ہوگا! جس کا کھانا قطعاً" حلال نہیں! حتیٰ کہ مضطر کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ جب اس کے سوا کوئی چیز میسر نہ ہو' اگر مردہ آدمی یا خنزیر کے سوا کوئی چیز بھی مضطر کو نہیں مل رہی تو ایسی اضطراری حالت میں بھی مردہ انسان کو نہ کھائے بلکہ رمق کی مقدار کے برابر سور کا کھانا جائز ہوگا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورۂ المائدہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں "خنزیر کے گوشت کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے حرام فرمایا کہ وہ نہایت حریص اور شہوت کی انتہائی رغبت رکھتا ہے اور اگر اس کے گوشت کے کھانے کی اجازت ہوتی تو اس کے اجزاء سے کھانے والے کے پیٹ میں ایسی غذا کی جنس کا جزو پیدا کردیتا یعنی انسان میں اس جیسی خصلتیں نمایاں ہوتیں) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے حرام ٹھہرایا' بکری کو حلال فرمایا کیونکہ یہ جانور اخلاق ذمیمہ سے محفوظ ہے۔

نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ "شاۃ" عموماً غنم کو کہتے ہیں اور غنم بھیڑ اور بکری دونوں پر بولا جاتا ہے' تاہم بھیڑ' چھترا' مینڈھا' افضل ہے کیونکہ ان پر اون ہے اور اون بالوں سے افضل ہے'

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص عاجزی و انکساری و تواضع کے لئے اون کے کپڑے استعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل اور آنکھ کا نور بڑھا دیتا ہے' بعض کہتے ہیں اگر شہد کے برتن کو بھیڑ کی اون سے ڈھانٹ دیا جائے تو چیونٹیاں اس کے قریب نہیں آتیں' اور اس کے گوشت کے فوائد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل کے باب میں بیان کئے جائیں گے۔ بکری نہایت سست و ترسندہ جانور ہے' خصوصاً بکرا' حکماء بیان کرتے ہیں کہ جسے استسقاء کی بیماری لاحق ہو اسے بکری کا پیشاب مفید ہے' اور کان میں ڈالا جائے تو درد رفع ہو جاتا ہے اور اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اصح یہی ہے کہ یہ حکما" قرآن کریم ہے، اس لئے اس کے حکمی قرآن ہونے کے انکارواقرار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوگا۔ بہرحال سورۂ النمل میں جو آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے وہ بالا جماع قرآن ہے، اس کا منکر کافر ہوگا اور سورۂ توبہ کے شروع میں بالاتفاق علماء امت موکد ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہ پڑھا جائے! کیونکہ اس میں قتال کا حکم ہے جبکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امن و امان کی آیت ہے، امن و خوف بیک وقت جمع نہیں ہوسکتے! اور بعض مفسرین فرماتے ہیں سورۂ توبہ دراصل سورۂ انفال کا حصہ ہے (اور سورۂ انفال کے آغاز پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آچکی ہے)

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمام سورتوں کا تاج ہے، حضرت امام شافعی کے علاوہ دیگر ائمہ ثلاثہ رحمھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بسم اللہ کسی بھی سورت کی پہلی آیت نہیں ہے!

فائدہ نمبر ۳: سکھائے ہوئے شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر قصداً بسم اللہ شریف کو نہ پڑھا تب بھی شکار حلال ہوگا! لیکن حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا تب تو حلال ہوگا ورنہ حرام ہے! حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے ارادۃً" بسم اللہ کو چھوڑا، تو شکار حرام ہوگا جیسے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے البتہ "بھول" پر ان سے دو روایتیں آئی ہیں، حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں شکار پر جانور کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کو بھول کر نہ پڑھا یا قصداً، جبکہ پڑھی ہی نہی گئی تو شکار حرام ہی ہوگا! بلکہ مردار کی طرح ہوگا جس کا کھانا غیر مضطر کے لئے بالا جماع حرام ہے۔ اس کی مزید تفصیل جلد ہی فضائل نماز میں آرہی ہے! کہ مضطر کو کھانا زندگی کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی مینگنیاں جو کے آٹے میں ملا کر مقام سوزش (سوج) پر لیپ کیا جائے .بفضلہ تعالیٰ درد اور سوزش ختم ہو جائے گی۔

فائدہ نمبر ۴ : حضرت شیخ عز الدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ "کتاب القواعد" میں بیان کرتے ہیں کہ خنزیر کو مارنا واجب ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتے ہیں' جیسے کہ شیخین حضرت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ" صحیحین میں روایت لائے ہیں' اور علامہ بلقینی رحمہ اللہ تعالیٰ' الفوائح علی القوائد میں بیان کرتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ خنزیر کا مارنا مستحب ہے اور ان کے علاوہ دیگر علماء کرام فرماتے ہیں اگر اس سے نقصان کا خطرہ ہے تو مارنا مستحب ہے ورنہ نہیں' اور اس کا گوشت یہود و نصاریٰ کے لئے بھی حرام قرار دیا گیا ہے (حالانکہ فی زمانہ یہ قومیں خنزیر کو کھانے لئے پالتی ہیں اور بڑے مزے سے کھاتے ہیں سچ فرمایا قرآن کریم میں الخبیثات للخبیثین ' خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں) (تابش قصوری)

روضہ میں مرقوم ہے کہ جس نے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی ہو وہ اگر خنزیر کا گوشت کھالے تو حانث نہیں ہو گا یعنی اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

فائدہ نمبر ۵ : علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا مستحب ہے۔ پھر اگر ابتداً نہیں پڑھی خواہ قصداً ہی کیوں نہ ہو تو پھر اسے اس طرح کہنا مستحب ہے بسم اللہ اولہ و آخرہ اور حدیث شریف میں ہے من نسی ان یسمی علی طعامہ فلیقرا قل ھو اللہ احد جو شخص طعام کھانے کے وقت بسم اللہ بھول گیا' اسے چاہئے کہ وہ قل ھو اللہ احد پڑھ لے'

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا من قراء قل ھو اللہ احد عند فراغہ من الطعام مرۃ واحدۃ بنی اللہ لہ مدینۃ فی الجنۃ من یاقوتۃ حمراء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وکتب لہ بکل لقمۃ عشر حسنات جو شخص کھانا کھانے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سرخ یا قوت کا ایک شہر تیار کرائے گا اور اس کے ہر لقمہ کے بدلے دس دس نیکیاں عنایت فرمائے گا! مناسب یہی ہے کہ دسترخوان پر تمام حاضرین بسم اللہ شریف پڑھیں! ولو سمی واحد اجزا عن الجمیع کرد الاسلام اور اگر کسی ایک نے ہی پڑھ لی تو سبھی کے لئے کفایت کر جائے گی۔ جس طرح سلام کے جواب میں ایک ہی کا وعلیکم السلام کہنا کافی ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر٦ : حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واللہ العظیم کے کلمات سے قسمیہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ نبی کریم نے واللہ العظیم کے قسمیہ کلمات ادا فرماتے ہوئے کہا کہ مجھے انہی کلمات سے جبرائیل اور انہیں ایسے ہی الفاظ کہتے ہوئے اسرافیل اور انہوں نے ویسے ہی حلفیہ بیان دیتے ہوئے میکائیل سے حدیث روایت کی اور انہوں نے کہا مجھے رب العزت نے انہی کلمات سے قسم ارشاد فرماتے ہوئے حدیث قدسی ارشاد فرمائی وعزتی وجلالی وجودی وکرمی من قراء بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم متصلہ بالفاتحہ مرۃ واحدۃ اشھد کم علی انی قد غفرت لہ وقبلت منہ الحسنات وتجاوزت عن السئیات، مجھے اپنی عزت و جلال، اور جودو کرم کی قسم جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو فاتحہ سے ملا کر ایک بار پڑھے گا میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا، اس کی نیکیاں شرف قبولیت سے نوازیں اور اس کی خطاؤں کو معاف فرما دیا،

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا محمد لقد خشیت علی امتک من النار لما نزل قولہ تعالیٰ وان جھنم لموعدھم اجمعین فاما نزلت الفاتحۃ امنت : یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لی امت پر دوزخ کے خوف سے ڈر محسوس کرتا تھا' جس وقت یہ آیت نازل ہوئی "کہ بے شک دوزخ تمام لوگوں کا ٹھکانا ہے' لیکن جب سورۂ فاتحہ کا نزول ہوا تو میرا خوف امن میں بدل گیا یعنی میں مطمئن ہو گیا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں' سورۂ فاتحہ کا نام اس لئے فاتحہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے بندوں سے مناجات و خطاب کا آغاز فرمایا تو سورۂ فاتحہ ہی سے ابتدا کی! کیونکہ یہ عنایات و انعامات عطاء کرنے والے کریم و رحیم مالک کے عطیات کے آغاز و افتتاح کا ذریعہ ہے۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسے فاتحہ کہنے کا یہ بھی ایک سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و منتخب رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب کی ابتدا اسی سورۃ سے فرمائی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تمام قرآنی سورتوں کو خواب میں پڑھنے کی تعبیرات

۱۔ جو شخص خواب میں سورۂ فاتحہ پڑھے، اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور نقصان دہ اشیاء سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ (۲) جس کسی نے سورۂ بقرہ کو خواب میں پڑھا، وہ اپنی اولاد سے خیروبرکت پائے گا اور اس کی عمر لمبی ہوگی۔ (۳) سورۂ آل عمران کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے ہاں لڑکا ہوگا جو بکثرت طویل سفر کرے گا، (۴) سورۂ نساء پڑھنے والا، بہت سا مال میراث میں سے حاصل کرے گا پھر اس سے دوسرے وارثوں کو منتقل ہو جائے گا اور اس کی بیوی اس سے اکثر جھگڑا کرتی رہے گی، (۵) سورۂ مائدہ کو خواب میں پڑھنے والے کو لوگوں سے خاصا نفع ملے گا لیکن وہ خود سخت قسم کی قوم میں پھنس کر رہ جائے گا۔ (۶) سورۂ انعام کے پڑھنے سے بکثرت مال و دولت کا حاصل ہونا ہے (۷) سورۂ اعراف کی تعبیر غربت کی حالت میں انتقال سے کی گئی ہے، لیکن بعض معبرین نے فرمایا ہے اسے ہر قسم کے علوم حاصل ہوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گے (۸) سورۂ انفال کو خواب میں پڑھتا دیکھے تو وہ اپنے دشمن پر غالب آئے گا۔ سورۂ توبہ کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اولیاء کرام سے محبت رکھے گا! سورۂ یونس پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ ہر قسم کی پریشانیوں اور تکالیف و آلام سے نجات ہوگی ! سورۂ ہود پڑھنے والے کی عمر دراز اور رزق میں برکت ہوگی ! سورۂ یوسف پڑھتے ہوئے خواب دیکھے تو خویش و اقرباء سے دشمنی و عداوت کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن دوسرے لوگوں میں عزت و مرتبت کی رفعت سے نوازا جائے گا۔ سورۂ رعد' پڑھتے' دیکھنے والے کی موت کا وقت قریب ہے۔ سورۂ ابراہیم کو پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صالحین میں سے ہوگا ! سورۂ حجر پڑھتے دیکھنے والے کی کیفیت یہ ہے کہ اگر تاجر ہے تو اپنے مدمقابل پر فوقیت لے جائے گا اگر عالم ہے تو کس مپرسی کے عالم میں دنیا چھوڑے گا اگر بادشاہ ہے تو سمجھے کہ آخری وقت آ پہنچا' اگر قاضی ہے تو اس کے خصائل عمدہ ہو جائیں گے۔

اگر کوئی سورۂ النحل کو خواب میں پڑھتا ہے تو اسے علم و رزق حاصل ہوگا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے محبت کی نعمت نصیب ہوگی۔ سورۂ اسراء کی تعبیریں الگ الگ ہیں' بعض نے کہا کہ وہ حاکم وقت کی طرف سے سزا پائے گا اور بعض معبرین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اور لوگوں کے نزدیک اس کا مرتبہ بلند و بالا ہوگا!

سورۂ الکہف کی خواب میں تلاوت کی تعبیر یہ دی گئی ہے اس کی عمر دراز ہوگی اور نیک اعمال اختیار کرے گا!

سورۂ مریم کو خواب میں پڑھنے والا گمراہی کے بعد راہ ہدایت پر گامزن ہوگا اور حشر میں اسے انبیاء کی معیت نصیب ہوگی۔

سورہ طٰہٰ خواب میں تلاوت کرنے والوں کو شب بیداری اور اعمال صالح کی محبت اس کے دل میں پیدا ہوگی اور کسی قسم کے جادو' ٹونے' کا اس پر اثر نہیں ہوگا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۂ انبیاء کو پڑھے تو لوگوں کی طرف سے مال و دولت پائے گا! اور وہ خیر و نیکی کا حامل ہوگا۔

سورۂ حج سے حج کی سعادت پائے گا' اگر بیمار ہے تو وہ فوت ہو جائے گا!

سورۂ مومنون پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ اسے عزت و عظمت اور عفت حاصل ہوگی' اور مصائب و آلام سے نجات پائے گا'

سورۂ فرقان' پڑھتے دیکھے تو حق کی حمایت اور ناحق سے نفرت کرنے والا ہوگا'

سورۂ نور کی تلاوت سے اس کا دل روشن ہو' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول ہوگا! یعنی وہ مبلغ اسلام بنے گا اور لوگوں کو اچھائی کی دعوت اور برائی سے روکنے کے لئے کمربستہ رہے گا اور بعض معبرین نے فرمایا اسے کوئی مرض لاحق نہیں ہوگا۔

سورۂ شعراء پڑھے تو اس کی روزی تنگ ہوگی مگر جھوٹ بولنے سے محفوظ رہے گا! اگر سورۂ نمل پڑھتا ہے تو اپنے ہی خاندان میں علم' عمل اور فہم و فراست سے سردار بنے گا!

سورۂ قصص کی تعبیر یہ ہے کہ اس کا رزق کشادہ ہوگا اور اجر عظیم سے پائے گا!

سورۂ عنکبوت کی تلاوت کرنے والے کا اللہ تعالیٰ نگہبان ہوگا اور اپنے گھر والوں سے جدائی پائے گا'

سورۂ روم کی، علم و عمل اور مال و دولت سے تعبیر دی گئی ہے! بعض کہتے ہیں کہ اس کی قیادت میں اہل کفر و شرک کا کوئی شہر اس کے ہاتھوں فتح ہوگا!

سورۂ لقمان پڑھتے دیکھے تو اس کا یقین محکم ہوگا اور حکمت و دانائی سے سرفراز ہوگا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۂ السجدہ کی خواب میں تلاوت کرنے والے کو حالت سجدہ میں موت نصیب ہوگی۔ نیز اللہ تعالیٰ اسے خیروبرکت سے نوازے گا' بعض علماء فرماتے ہیں وہ شب بیداری کی سعادت پر فائز ہوگا!

سورۂ الاحزاب کو پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں سے مکاری کرے گا اور اپنے اہل خاندان سے حسد کرے گا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ حق کی طرف مائل ہوگا۔

سورۂ سبا پڑھتے دیکھے تو شجاع اور جنگجو ہو اور جہاد کے لئے ہتھیار اٹھانا اس کا محبوب مشغلہ ہوگا۔ بعض کہتے ہیں زاہد بنے' پہاڑوں میں رہنے کا خوگر ہوگا!

سورۂ فاطر کی خواب میں تلاوت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی!

اگر کوئی سورۂ یٰسین کو پڑھتے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت سے نوازے گا! اور اسے اچھے اعمال کی توفیق نصیب ہوگی۔

سورۂ صافات کو پڑھے تو نیک بخت اولاد کی نعمت اور رزق حلال کی دولت پائے گا۔

سورۂ ص کی تعبیر یہ ہے کہ اسے عورتوں سے رغبت ہوگی اور وہ ان کی محبت میں مبتلا ہوگا۔

سورۂ زمر یا تنزیل پڑھے تو طویل عمر پائے اور قیامت میں انبیاء کرام علیہم السلام کی معیت حاصل ہو۔

سورۂ غافر کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صالح مسلمان ہوگا!

سورۂ فصلت کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مبلغ بنے گا۔

سورۂ شوریٰ سے عمر اور دولت میں ترقی سے تعبیر دی گئی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۂ زخرف سے تعبیر یہ ہے کہ دنیا میں غریب اور آخرت میں بڑے نصیب والا ہو گا۔

سورۂ الدخان سے تعبیر یہ ہے کہ وہ عذاب جہنم سے نجات پائے گا اور اس کا یقین کامل ہو گا۔ سورۂ جاثیہ پڑھتے دیکھے تو عابد و زاہد بنے'

سورۂ احقاف کی برکت سے ملک الموت اچھی و عمدہ صورت میں آئے گا اور نرمی اختیار کرے گا' اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ٹھہرے گا! لیکن پھر وہ توبہ کر لے گا۔

سورۂ محمد: سورۂ احقاف سے ملتی جلتی تعبیر ہی ہے البتہ روز قیامت اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہو گی۔

سورۂ الفتح پڑھے تو رزق میں کشادگی ہو' جہاد کا موقع ملے اور دین و دنیا اور آخرت میں سرفرازی نصیب ہو۔

سورۂ الحجرات پڑھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لوگوں میں صلح کرائے گا۔

سورۂ ق پڑھے تو علم و صلاح پائے'

سورۂ الذاریات پڑھے تو اس کے رفقاء اس کی فرمانبرداری کریں اور زمین سے رزق نصیب ہو۔

سورۂ طور پڑھے تو اس کے ہاں اولاد ہو گی مگر ان کی عمر مختصر ہو گی۔ بعض نے کہا کہ اسے مکہ مکرمہ میں رہنا نصیب ہو گا!

سورۂ النجم کو پڑھتے دیکھے تو سعادت مند اولاد کی نعمت سے سرفراز ہو گا!

سورۂ اقتربت کو خواب میں پڑھتا ہے تو جادو اور آسیب نیز دیگر مصائب و آلام سے امن پائے گا۔

سورۂ رحمٰن کی خواب میں تلاوت کرتا ہے تو اسے بیت المقدس کا قرب نصیب ہو گا یا جہاد کے لئے منصوبہ مرتب کرے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۂ الواقعہ کی خواب میں تلاوت سے تعبیر یہ دیتے ہیں کہ اس کے رزق میں برکت ہوگی اور امن و امان سے زندگی بسر کرے گا۔

سورۂ الحدید خواب میں پڑھے تو جسمانی صحت اور ایمانی قوت نصیب ہوگی اور بعض معبرین کہتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ ہوگا!

سورۂ المجادلہ پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ اگر عالم ہو تو مدمقابل پر غالب ہوگا ورنہ مغلوب ہونے کا خدشہ ہے۔ سورۂ الممتحنہ' پڑھنے والا عمر کے آخری حصہ میں خالص توبہ کرے گا اور ہر قسم کی خطاؤں سے بچے گا۔

سورۂ الحشر کی خواب میں تلاوت کرنے والا' مخلوق خدا میں محبوب ہوگا!

سورۂ صف پڑھتا دیکھے تو جہاد کرے گا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا برکات کی طرف سے دفاع کرے گا جو آپ کی ذات اقدس و اطہر پر الزامات تراشے گئے ہوں گے۔

سورۂ الجمعہ کی خواب میں تلاوت کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں حظ وافر پائے گا۔

سورۂ المنافقون کی خواب میں تلاوت کرنے والے کو منافقت سے پاک فرما دے گا۔

سورۂ التغابن کو پڑھتا دیکھے تو اپنی بیویوں کی طرف سے تکالیف کا سامنا کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سورۂ الطلاق کو خواب میں پڑھنا یہ ہے کہ بداخلاق عورت کے باعث مصیبت اٹھائے گا اور بعض نے یہ تعبیر دی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے گا۔

سورۂ التحریم کو پڑھے تو حرام سے بچنے کی تعبیر ہے!

سورۂ تبارک الذی خواب میں پڑھتا ہے تو بادشاہ وقت کی مصاحبت حاصل ہو اور اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۂ نون کی تعبیر یہ ہے کہ دشمن سے بدلہ بھی لے گا اور دشمن اس کا مطیع ہو جائے گا۔

سورۂ الحاقہ کی تلاوت سے یہ تعبیر دیتے ہیں کہ اگر وہ طاقتور ہے تو سولی چڑھایا جائے گا اور اگر بیمار ہے تو مرجائے اور اگر عورت نے خواب میں اسے پڑھتے دیکھا تو اس کا خاوند اسے طلاق دے دے گا' اور یہ بھی کہا ہے کہ اسے قرب الٰہی میسر ہوگا!

سورۂ نوح کی تلاوت کرنے والے کو جہلاء میں سکونت اختیار کرنی پڑے گی مگر ان پر غالب رہے گا۔

سورۂ جن کی تعبیر یہ ہے کہ سنگ دل قوم سے اسے پالا پڑے گا اور ان سے نقصان اٹھائے گا۔

سورۂ مزمل پڑھے تو غربت کے بعد امارت دیکھے گا' رزق میں کشادگی پائے گا۔

سورۂ مدثر کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی روزی میں کمی واقع ہوگی مگر وہ صبرو شکر سے روزہ دار بن جائے گا۔

سورۂ القیامہ - دیکھے تو رزق میں آسانی' اور خیروبرکت دیکھے گا۔

سورۂ المرسلات کی تعبیر یہ ہے کہ ہر قسم کی پریشانیوں اور غموں سے نجات پائے گا اس کی عمر لمبی ہوگی۔ اعمال عمدہ ہوں گے۔

سورۂ النباء کی تعبیر یہ ہے یہ رزق میں بے حد فراخی ہوگی۔

سورۂ النازعات خواب میں پڑھنے والے کو یہ تعبیر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل سے برائی نکال دے گا لیکن بعض معبر کہتے ہیں کہ وہ نماز میں کاہلی دکھائے گا۔ یعنی اوقات نماز میں تاخیر کرے گا۔

سورۂ عبس - پڑھنے والے کو بہتری کی توفیق ملے گی۔

سورۂ التکویر - کی تعبیر یہ دیتے ہیں کہ اسے مشرق کی جانب سفر درپیش

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگا اور خیر کثیر پائے گا۔ سورۂ انفطار کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شدید ترین بیماری میں مبتلا ہوگا لیکن پھر صحت مند ہو جائے گا۔ سورۂ المطففین کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے مضمون کے مطابق عمل ہوگا' یعنی ناپ تول میں خیانت سے کام لے گا۔ البتہ بعض نے اس کے برعکس تعبیر دی ہے۔

سورۂ انشقاق کی تعبیر انسان کے احوال کے مطابق ہے یعنی اگر بادشاہ ہے تو لوگ اس کے لئے بددعا کریں گے۔ اگر پڑھنے والا بادشاہ نہیں ہے تو اس کے ہاں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی اور اگر عورت نے خواب میں اسے پڑھا ہے تو وہ حاملہ ہوگی!

سورۂ البروج کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص علم الافلاک سے بہرہ مند ہوگا۔

سورۂ الطارق کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے ہاں بیٹے پیدا ہوں گے لیکن ان کی عمریں زیادہ لمبی نہیں ہوں گی۔

سورۂ الاعلیٰ کی تعبیر یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنا محبوب ہوگا۔ آخرت سے محبت ہوگی اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرے گا۔

سورۂ غاشیہ پڑھتے دیکھے تو علم و زہد پائے گا۔

سورۂ الفجر پڑھتے دیکھے تو لوگ اس کا رعب تسلیم کریں گے اور بعض نے تعبیر دی ہے کہ وہ اسی سال انتقال کر جائے گا!

سورۂ البلد پڑھتا دیکھے تو مساکین کو کھانا کھلائے گا۔ نیز بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنی قسم میں سچا ہوگا۔

سورۂ الشمس پڑھتے دیکھے تو انصاف پسند بادشاہ کا رفیق ہوگا!

سورۂ الیل پڑھتے دیکھے تو اس کی روزی میں تنگی واقع ہوگی لیکن عبادت اور شب بیداری میں سہولت پائے گا۔

سورۂ والضحیٰ پڑھتے دیکھے تو لوگوں سے ہمدردی کا سلوک کرے گا' سورۂ الانشراح پڑھتا دیکھے تو امراض سے محفوظ رہے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورۂ اقراء کی تعبیر یہ ہے کہ اسے نیک بخت لڑکا نصیب ہوگا۔
سورۃ القدر کی تعبیر یہ ہے کہ اِس کی عمر طویل ہوگی اور اعمال صالحہ سے متصف ہوگا۔
سورۂ البینہ پڑھتا دیکھے تو اس کی زندگی امید وبیم کے دوراہے پر رہے گی۔
سورۂ الزلزال پڑھتے دیکھے تو حکمران کی طرف سے خوفزدہ رہے گا۔
سورۂ عادیات کی تعبیر یہ ہے کہ مسافر ہے تو اسے ڈاکہ زنی کا خطرہ رہے گا اور اگر مقیم ہے تو دنیا کی محبت میں مبتلاء ہو جائے گا۔
سورہ القارعہ ۔ کی تعبیر بھی امید وبیم کے درمیان ہے'
سورۂ التکاثر پڑھتے دیکھے تو رزق میں کمی دین میں ترقی پائے گا۔
سورۂ عصر کی تعبیر امید وبیم سے وابستہ ہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ وہ نقصان اٹھائے گا۔ سورۂ ہمزہ کی تعبیر یہ ہے کہ وہ چغل خور ہوگا۔
سورۂ الفیل کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دشمن پر فتح پائے گا لیکن بعض نے کہا ہے کہ جس جگہ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ وہاں پڑھ رہا ہے۔ اس جگہ فتنہ برپا ہونے کا خطرہ ہے۔
سورہ القریش کی تعبیر یہ ہے کہ باآسانی روزی میسر ہوگی۔
سورۂ الماعون پڑھتے تو وہ زکوٰۃ کا منکر' قیامت کی تکذیب کرنے والا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنے مخالفین پر غالب آجائے گا۔
سورۂ الکوثر پڑھتے دیکھے تو امن و سلامتی اور خیر و برکت کو پسند کرنے والا ہوگا اور نیکی کرنی اسے پسند ہوگی۔
سورۂ الکافروں کی تعبیر یہ ہے کہ وہ بدعقیدہ لوگوں کا ساتھی ہوگا!
سورۂ النصر پڑھتے دیکھے اگر بادشاہ ہے تو دشمن پر غالب آئے گا ورنہ اس شخص کی موت کنارے آ لگی!
سورۃ تبت کی خواب میں تلاوت کرنے والے کے لئے یہ تعبیر دیتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اگر وہ مالدار ہوگا تو اس کا مال تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اگر فقیر ہے تو چغل خوری اس کی عادت بن جائے گی۔

سورۃ الاخلاص پڑھتے دیکھے تو اس کا ایمان مستحکم اور مضبوط ہوگا! مال و دولت زیادہ اور اولاد کم ہوگی۔ نیز وہ شخص مستجاب الدعوات ہوگا

سورہ الفلق کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مخالفین پر فتح پائے گا اور اس کی حالت بہت عمدہ ہو جائے گی۔

سورہ الناس پڑھتے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اسے حشرات الارض یعنی ہر قسم کے جراثیم سے محفوظ رکھے گا اور بعض نے یہ تعبیر دی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس ہی رہے گا۔

اگر خواب میں دیکھے کہ اس نے قرآن کریم ختم کرلیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی ہر قسم کی حاجتیں پوری ہوں گی اس کی ایک ایک آیت کا پڑھنا اس طرح ہے جیسے اس نے مکمل سورت پڑھی اور جس نے دیکھا کہ وہ قرآن کریم دیکھ دیکھ کر پڑھ رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کا دین مضبوط ہوگا اور اگر خواب میں توریت شریف پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے نور ہدایت کی نعمت نصیب ہوگی۔

فوائد جلیلہ ۱: تلاوت قرآن کریم سے پہلے تعوذ (اعوذ باللہ) کا پڑھنا مستحب ہے۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پر بکثرت علماء کا اتفاق ہے اور شرح مہذب میں بھی یہی ہے اور یوں مناسب بھی یہی ہے! عقل و فکر میں بھی یہی بات آتی ہے۔ علامہ نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ عام مسلمانوں کا اسی پر معمول ہے پھر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ' تلاوت قرآن کریم کے وقت یہ پڑھتے۔ اعوذ بالعفو اللہ العظیم من عذابہ الالیم ومن ھمزات الشیاطین ان اللہ ھو السمیع العلیم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ تلاوت قرآن کریم کے وقت پڑھا کرتے۔ اعوذ باللہ الواحد الماجد من کل عدو وحاسد ومن کل شیطان مارد، ان اللہ ھو السمیع العلیم۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں پڑھتے اعوذ باللہ المعین من الشیطن اللعین الی یوم الدین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول تھا۔ اعوذ باللہ من الشیطان والکفر والطغیان وھو المنعم المستعان اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آغاز تلاوت پر یہ پڑھتے۔ اعوذ باللہ العظیم و وجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم۔

حضرت امام رافعی علیہ الرحمتہ اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم، شرح المھذب میں اسے غریب کہا گیا ہے، علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس طرح پڑھا کرتے تھے۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں پڑھتے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اور فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام لوح محفوظ سے اسی طرح لاکر پڑھا ہے، شرح المھذب میں ہے کہ جمہور اسی طریقہ پر ہیں، بے شک کلمات کی کمی بیشی پر فضیلت کا مدار ہے۔ ان میں اسے کم فضیلت والا کہا گیا۔ "اعوذ باللہ العلی من الشیطن الغوی،

بہرحال استعاذہ (پناہ کا حصول) التعوذ کے ہر صیغہ سے ہو جاتا ہے جو مقصود ہے حتیٰ کہ اگر یہ پڑھے۔ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من الشیطان الرجیم، تو کافی ہے۔ (مسئلہ) نماز کی ہر رکعت میں تعوذ کا پڑھنا مستحب ہے۔ حتیٰ کہ سورج گرہن کی نماز کی دوسری رکعت کے قیام میں بھی، تاہم نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں ترجیح دی گئی ہے۔ البتہ نماز میں آہستہ پڑھے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نماز کے علاوہ جہاں موقع ملے آواز سے پڑھے۔ (مثلاً تلاوت قرآن کریم کے آغاز میں بلند آواز سے پڑھے)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی جلالت شان اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم' ہے اور اس کی چابی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے' حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ کے کلمہ "ب" کو لمبا کر کے لکھا جاتا ہے جبکہ دوسری جگہ ب آئے تو لمبا نہیں لکھتے اس کا سبب یہ ہے کہ قرآن کریم کے حرف کی ابتداء بڑے حرف سے ہو ! جو عظمت پر دلالت کرے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ میں حرف ب کو بڑائی دی گئی' سین کو ظاہر کیا گیا اور "م" کا دائرہ بنایا' تاکہ کتاب اللہ کی عظمت غالب ہو'

اشارات و نکات بیان کرنے والے حضرات بیان کرتے ہیں کہ "ب" ظاہری صورت میں کمزور سا حرف ہے لیکن جب کلمہ اللہ سے ملتا ہے تو لمبا کر کے لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح جب دل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے متصل ہوتا ہے تو اسے رفعت و بلندی نصیب ہو جاتی ہے' اعوذ باللہ کے کلمہ کا مفہوم دعا ہے جس کے معانی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ جس طرح کہتے ہیں استغفراللہ' میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں (یہ کلمہ بھی دعائیہ ہے)

"شیطان" شطن سے مشتق ہے جس کے معنی دور ہونے کے ہیں اور "رجیم" کے معنی رجم کیا ہوا یعنی "لعنتی" اسی لئے بدبختی کے تیروں کی اس پر بارش ہوتی رہتی ہے'

فائدہ نمبر ۲ : جمیع مافی القرآن من التمجید والتحمید والثناء تحت قولہ الحمد للہ' قرآن کریم میں جتنی بھی اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید' تسبیح و تقدیس اور ثناء آئی ہے وہ بتمامہ کلمہ الحمد للہ کے دامن میں پوشیدہ ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جتنے اوصاف حمیدہ اور اسماء الحسنٰی پائے جاتے ہیں وہ کلمہ "رب" کے ضمن میں شامل ہیں اور جتنی بھی مخلوقات کا ذکر آیا ہے وہ "العالمین" میں موجود ہے، اور جتنی بھی معافیاں، مغفرتیں، توبہ اور بخششیں پائی جاتی ہیں وہ سبھی الرحمٰن الرحیم کے تحت پائی جاتی ہیں اور جتنی وعیدیں، عتاب اور سزاؤں، نیز قیامت کا بیان ہے وہ سبھی مالک یوم الدین میں داخل ہے اور جملہ عبادتیں، اطاعتیں، ریاضتیں وہ ایاک نعبد میں محیط ہیں اور جتنے سوالات معروضات، درخواستیں اور اپیلیں ہو سکتی ہیں۔ ان کا احاطہ ایاک نستعین کئے ہوئے ہے اور جو ہدایت و رہنمائی اور خاتمہ کا خوف و خطرہ ہے وہ سبھی اھدنا کے کلمہ میں موجود ہے اور ہر انعام و اکرام اور اولیاء کرام و صالحین و مقربین خصوصاً انبیاء کرام کے تذکرے ہیں۔ الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں داخل ہیں اور جو کچھ کفار و مشرکین اور گمراہوں کی نسبت قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے وہ سبھی غیر المغضوب علیھم ولاالضالین کے تحت آگیا ہے،

فائدہ نمبر ۳ : مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے ابن جوزی کی کتاب شرح القلوب میں دیکھا ہے۔ وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں "حضرت جرائیل امین میرے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم اللہ تعالٰی آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے، میرا بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، جب وہ کہتا ہے "اللہ اکبر" تو میں اپنے اور اس کے درمیان سے تمام حجاب دور کردیتا ہوں! جب وہ الحمد پڑھتا ہے تو اللہ تعالٰی فرماتا ہے کس لئے؟ جب بندہ کہتا ہے "للہ" اللہ تعالٰی کے لئے تو اللہ تعالٰی فرماتا کون اللہ؟ وہ کہتا رب العلمین، جو تمام جہانوں کا رب ہے، اللہ تعالٰی فرماتا کون رب العلمین تو بندہ عرض کرتا ہے۔ الرحمٰن الرحیم،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کون رحمٰن و رحیم ہے' بندہ کہتا ہے ملک یوم الدین جو جزا کے دن کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے "وہ کون ہے؟ بندہ عرض گزار ہوتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین جب بندہ یہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا عبدی انا مالک یوم الدین اے میرے بندے جزا کے دن کا میں ہی مالک ہوں' اے میرے بندے جب تو میری عبادت کرتا ہے اور تو مجھ سے ہی امداد کا طالب ہے تو مانگ جو کچھ تو طلب کرے گا میں دوں گا! پھر بندہ کہتا ہے، اھدنا' ہمیں سیدھا راستہ چلا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو کونسا سیدھا راستہ چاہتا ہے' بندہ عرض کرتا ہے۔ الصراط المستقیم' صراط الذین انعمت علیھم میں ان لوگوں کا راستہ طلب کرتا ہوں جن پر تو نے اپنے انعام فرمائے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو ان انعام یافتہ گروہوں میں شامل کرلیا جو نبی ہیں' صدیق ہیں' شہید ہیں اور صالحین ہیں۔

پس جب بندہ کہتا ہے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین' ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تیرا عذاب نازل ہوا (اور وہ انبیاء صدیقین' شہداء اور اولیاء کے گستاخ بن گئے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو! گواہ رہو میں نے اسے انعام یافتہ جماعتوں میں شامل کرلیا اور گمراہوں' بے دینوں' گستاخوں سے بچالیا۔ پس جب بندہ آمین کہتا ہے تو اس کی آمین کے ساتھ تمام فرشتے بھی آمین کہتے ہیں (اگرچہ ان کی امین بندوں کو سنائی نہیں دیتی اسی لئے امام جب قرات فاتحہ سے فارغ ہو تو نمازیوں کو فرشتوں کی طرح آمین کہنا چاہئے جو سنائی نہ دے اور ایسی آمین پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہنے والے کو بخشش کی بشارت دی ہے) (تابش قصوری)

فائدہ نمبر ۴: حضرت امام ثعلبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں "کلمہ" "آمین" میں چار حرف ہیں اور ہر حرف کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ان فرشتوں کا وظیفہ یہ ہوتا ہے اللھم اغفر لمن یقول آمین، الٰہی اس شخص کی مغفرت فرما جو آمین کہتا ہے، اور کتاب الروضہ میں ہے کہ امین یارب العالمین کہنا بہت ہی اچھا ہے۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ولاالضالین کہتے ہیں تو فرمایا کرتے رب اغفرلی آمین، ومعنی آمین اللھم استجب! آمین کے معانی ہیں۔ الٰہی قبول فرما! اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ الٰہی مجھے محروم نہ فرما! نیز بیان کرتے ہیں کہ "آمین" جنت کے خزانوں میں سے ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ جس سے رحمت برستی رہتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں۔ آمین کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا! اور بعض کہتے ہیں کہ آمین نامی جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ جو اس کے قائل کو عطا کیا جائے گا۔ اسے ابن ملقن علیہ الرحمتہ نے اپنے اشارات میں بیان کیا ہے۔ ابن حجر علیہ الرحمتہ شرح البخاری سے بیان کرتے ہیں۔ یہ مصائب و آلام کے لئے دافع ہے۔ نیز بعض کے نزدیک یہ بھی اسمائے الحسنی میں سے ایک نام ہے اسے شرح مذہب میں ذکر کیا گیا ہے، بعض فرماتے ہیں عرش کا ایک خزانہ ہے!

شرح مذہب میں لکھا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر ہے جو بندوں سے مصائب و آفات کو دور رکھتی ہے۔ وقیل ھو کنز من کنوز العرش اور کہا گیا ہے کہ آمین عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، امام حاکم علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی کوئی جماعت نہیں جس میں بعض دعا کریں اور بعض آمین پکاریں اور ان کی دعا قبول نہ ہوتی ہو، (یعنی ایسا اجتماع جہاں لوگ دعائیں کریں اور بعض آمین پکاریں تو ان کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں) حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آمین خاتم رب العالمین علی عبادہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

المومنین، آمین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمانداروں کے لئے خصوصی دستاویز ہے' اور امام مجاہد علیہ الرحمتہ نے فرمایا آمین بھی سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے اسی لئے جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھنے کے لئے کہا!

شرح مہذب میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر بار فاتحہ کے بعد پڑھنا سنت ہے مگر نماز میں جب سورۂ فاتحہ پڑھی جائے تو آمین کہنا بہت ہی عمدہ ہے' اور جہری نمازوں میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امام' مقتدی اور منفرد تمام کے لئے باآواز بلند کہنا مستحب ہے اور اگر بھول گیا تو اسے رکوع میں جانے سے پہلے یا سورہ کی قرات سے قبل آمین یاد آئے تو بھی کہے' نیز امام شافعی فرماتے ہیں اگر امام سے قبل مقتدی نے فاتحہ پڑھ لی تو وہ آمین کہے لیکن جب امام سورۂ فاتحہ مکمل کرے تو مقتدی دوبارہ آمین کہے اور اگر دونوں بیک وقت فاتحہ ختم کریں تو ایک ہی آمین پر کفایت کریں (مقلدین امام شافعی کا عموماً یہی عمل ہے' البتہ غیر مقلدین کا تو کوئی مذہب و مسلک ہی نہیں کیونکہ وہ انعام یافتہ جماعتوں' انبیاء' صدیقین' صالحین کی تقلید کے قائل ہی نہیں۔ جن کے راستہ پر چلنے کی تعلیم سورۂ فاتحہ میں خود اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمائی ہے)

نوٹ: حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب مہذب میں امام کے ساتھ مقتدی سورۂ فاتحہ بالکل نہ پڑھے کیونکہ قراۃ الامام لہ قراۃ" امام کی قرات ہی اس کے لئے کافی ہے۔ نیز آمین بھی باآواز بلند آپ کے نزدیک جائز نہیں۔ البتہ آہستہ آمین کہنا علماء احناف کا معمول ہے۔ (تابش قصوری)

فائدہ نمبر۵: اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک عجیب و غریب فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا سر انسان کے سر کی طرح ہے اور اس کے ستر ہزار پر (بازو) ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ہر ایک بازو پر فرشتوں کی ایک ایک جماعت موجود ہے' اس فرشتے کے دائیں رخسار پر سورۂ اخلاص لکھی ہوئی ہے اور بائیں رخسار پر شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو' (الآیہ) اس کی پیشانی پر سورۂ فاتحہ مرقوم ہے اور اس کے سامنے ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کھڑی ہوئی سورۂ فاتحہ کا ورد کرتی رہتی ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں' اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے سر اٹھالو' ارفعوا رؤسکم فقد رضیت عنکم' بے شک میں تم پر راضی ہوا' فیقولون ربنا فارض عمن قرا الفاتحة من امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر عرض کرتے ہیں الٰہی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر اس امتی پر بھی راضی ہو جائیے جو سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے۔ فیقول اشھد کم انی رضیت عنھم' گواہ رہو! میں ان تمام پر راضی ہوا'

حضرت امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء میں حاضر ہوئے تھے'

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ سورۂ فاتحہ مکی ہے اور یہی بات احسن ہے لیکن امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مدنی ہے' (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ نمبر۶ : حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ (احبار علماء کے سردار کو کہا جاتا ہے' اور الکعب کا معنی سردار ہے) اگر سورۂ فاتحہ تورات یا انجیل میں ہوتی تو کوئی شخص بھی یہودی اور نصرانی نہ ہوتا اور زبور میں ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کی شکلوں کو بدل کر بندر اور خنزیر نہ بناتا' اور یہ سورت امت محمدیہ پر نازل ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ گمراہ نہیں فرمائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حدیث شریف میں ہے "یا محمد اکرمت امتک بسورة لیست فی الکتب من قراھا حرمت جسدہ علی النار' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب میں نے آپ کی امت کو قرآن کریم میں ایک ایسی سورت سے عزت عطا فرمائی ہے جو بھی اسے پڑھے گا میں اس کا بدن آگ پر حرام ٹھہراؤں گا!

حدیث شریف میں ہے' عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "یبعث اللہ العذاب علی القوم فیقراء صبی من صبیانھم فی المکتب فاتحة الکتاب فیرفعه اللہ عنھم اربعین سنة ○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قوم پر عذاب نازل کیا چاہتا ہے مگر اس قوم کے بچوں میں سے کوئی بچہ مدرسہ میں اس وقت سورۂ فاتحہ کی تلاوت کررہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت کے وسیلے سے چالیس سال تک عذاب ہٹا لیتا ہے۔

فائدہ نمبر ۷ : سورۂ فاتحہ کے ناموں میں سے ایک نام ماحیہ بھی ہے (یعنی مٹانے والی) کیونکہ سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ سمیت پندرہ بار کلمہ میم آیا ہے' اور جب کوئی شخص اسے تلاوت کرتا ہے تو تمام میم اپنے اپنے مقام سے پرندوں کی طرح پرواز کرتے ہیں اور عرش سے جاکر لپٹ جاتے ہیں اس کے باعث عرش قدرے بھاری ہو جاتا ہے' حاملان عرش عرض کرتے ہیں الٰہی ! عرش کیوں بھاری ہوا جارہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے یہ ایک ایسی سورت کا ثواب ہے جس کو میرے بندے نے پڑھا ہے' تمام میمیں پکار اٹھتی ہیں ! الٰہی اس کے پڑھنے والے کو کتنا ثواب عطا ہوگا ! ارشاد ہوتا ہے اس کے نامہ اعمال کو دیکھو ! ہر ہر میم' اس کے دس دس گناہ مٹا چکی ہوگی پھر وہ کہتی ہیں الٰہی ! اس کے ثواب میں اضافہ فرما دیجئے' انہیں کہا جاتا ہے' بیس بیس گناہ مٹا دیئے' وہ مزید عرض کرتی ہیں۔ الٰہی کچھ اور عطا فرمایئے ! اللہ تعالیٰ اور کرم فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک ایک میم ایک سو بیس گناہ کو معاف کراتی ہے اس طرح ایک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے والے کے ایک ہزار آٹھ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اس حساب سے یومیہ پانچ نمازوں میں تیس ہزار چھ سو گناہ مٹتے ہیں۔:۔

فائدہ نمبر ۸ : علامہ نیشاپوری اور دیگر مفسرین کرام بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ سے سات حروف دور رکھے' ث' ج' خ ز' ش' ظا' ف' کیونکہ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی تکلیف دہ امر پر دلالت کرتا ہے۔:۔ مثلاً ث' ثبور سے بمعنی ہلاکت' ج' جہنم' خ' خزی سے ذلت و رسوائی ز' زفیر' تھوہر کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک بنے گا! ش' شہیق سے جس کا معنی چیخنا چلانا کے ہیں' ظا' ظلیف جس کا مفہوم شعلہ اور ف' فرقت و جدائی سے عبارت ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یوم تقوم الساعۃ یومئذ یتفرقون' جس دن قیامت برپا ہوگی وہ سب جدا جدا ہو جائیں گے! نیز یَوْمَئِذٍ یَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا جس دن لوگ الگ الگ ٹوٹیں گے! جب اللہ تعالیٰ نے ان حروف کو سورۂ فاتحہ میں شامل نہیں کیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کو دوزخ کے سات دروازوں سے دور رکھے گا جیسے اس کی سات آیات ہیں'

فائدہ نمبر ۹ : علامہ نسفی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا! ایک دن ابوجہل جس کا نام عمر بن ہشام اور رشتہ میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب کا ماموں تھا۔ ایک دن ایسی حالت میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا کہ اس کے ساتھ سات قافلے تھے' اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں کوئی بات آ گئی' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آپ کو ان سات قافلوں کے مقابل سات آیات "سبع مثانی" "سورۂ الحمد" عطا فرمائی۔

اس کا نام سبع مثانی اس لئے رکھا گیا کہ اسے دوبار نازل فرمایا گیا' بعض کہتے ہیں۔ اس کے کئی کلمات مکرر آئے ہیں۔ اس لئے اسے سبع مثانی کہا گیا مثلاً ایاک نعبد وایاک نستعین' اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انعمت علیهم، غیر المغضوب علیهم، الرحمٰن، الرحیم اس میں بھی ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں بھی، جو اسی سورت کی آیت ہے (امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ تسمیہ کو فاتحہ کی آیت شمار کرتے ہیں جیسے کہ پہلے بھی مذکور ہوا)

فائدہ نمبر ۱۰ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سورۂ فاتحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سوال کیا۔ انہوں نے میکائیل اور انہوں نے اسرافیل سے پوچھا اور اسرافیل نے قلم سے اس کی کیفیت معلوم کی تو قلم نے بیان کیا! مجھے اللہ تعالیٰ نے جب الحمد للہ رب العالمین لکھنے کا حکم فرمایا تو انوار و تجلیات نے ایسا جوش مارا کہ اس سے عرش، کرسی، حجابات اکبر، اور آسمان منور ہوگئے پھر ان کے اللہ تعالیٰ نے دو حصے فرمادیئے، ایک سے درجات جنت بنائے اور انہیں حمد کرنے والوں کا ٹھکانا قرار دیا، دوسرے سے آسمانی مخلوق، تخلیق فرمائی، اور انہیں ان کے ثواب لکھنے کا حکم فرمایا،

پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تحریر کا حکم ہوا، تو پہلے کی طرح انوار و تجلیات کے چشمے پھوٹ پڑے اللہ تعالیٰ نے اس سے دریائے رحمت پیدا فرمائے، پھر مالک یوم الدین کا حکم ہوا تو اسی طرح انوار پھوٹے، ان سے دریائے عدل پیدا کیا، جس سے انصاف والے عدل کو مستحکم کرتے ہیں، پھر مجھے ایاک نعبد وایاک نستعین لکھنے کے لئے فرمایا! حسب سابق پھر نور نے جوش مارا تو اس کے اللہ تعالیٰ نے دو حصے فرمائے ایک حصہ کو میکائیل تک بلند کیا اور کہا کہ یہ میرے بندوں کی روزی ہے، اور دوسرے حصہ سے دریائے توفیق تخلیق فرمایا جس کی برکت سے لوگوں کو عبادت الٰہی کی سعادت نصیب ہوتی ہے، پھر مجھے اھدنا الصراط المستقیم لکھنے کے لئے فرمایا! تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح نور جوش میں آیا جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بازو میں رکھ دیا' اور کہا یہ امت محمدیہ کا یقین ہے۔ اسی لئے وہ دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف مائل نہیں ہوتے' پھر مجھے غیر المغضوب علیھم و لاالضالین' کی تحریر کا ارشاد ہوا' تو انوار و تجلیات کے پھر چشمے پھوٹے جس سے مخلوقات پر گھبراہٹ کا عالم طاری ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے صور اسرافیل پیدا فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ونفخ فی الصور !! جب پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان والے سبھی گھبرائیں گے۔:

حضرت امام ابو یعلی موصلی علیہ الرحمتہ نے حدیث شریف بیان کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ زمین و آسمانوں کی تخلیق سے فارغ ہوا تو اس نے صور تخلیق فرما کر حضرت اسرافیل علیہ السلام کے سپرد فرمایا۔ بہرحال پہلے قلم کو بنایا جیسے مذکور ہوا۔ قلم نے کہا پھر مجھے و لاالضالین لکھنے کا حکم ہوا تو تاریکی پر تاریکی چھا گئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے فرشتے کو پیدا فرمایا اگر اسے حکم دیا جائے کہ تمام زمینوں اور آسمانوں کو نگل جائے' تو وہ انہیں بآسانی نگل سکتا ! اسے حکم ہوا کہ دوزخ کو آخری گہرائی تک پہنچائے' پھر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمانوں کے برابر ایک پتھر پیدا فرمایا' جسے دوزخ کے منہ پر رکھ کر ڈھانپ دیا' چنانچہ یوم یکشف عن ساق' سے اسی طرف اشارہ 'ہے یعنی جس دن دوزخ کے منہ سے پتھر اٹھایا جائے گا'

فائدہ نمبر ۱۱ : حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اول الفاتحۃ نعیم و وسطھا تکریم و آخرھا رضوان اللہ سورہَ فاتحہ کی ابتداء نعمت' وسط عزت و تکریم اور آخر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حصول ہے' نیز دیگر اکابر نے بیان فرمایا ہے' فاتحہ ہر ظاہری و باطنی امراض کے لئے شفا ہے' اور حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فاتحہ ہر مرض کی شفا ہے' حدیث شریف میں یہ کلمات آئے ہیں "قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی نصفین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(الحدیث) نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف و نصف منقسم ہے۔ جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری بزرگی کا اعتراف کیا' جب بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد و ثناء کی جب کہتا ہے الرحمٰن الرحیم' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس نے میری تعریف کی' اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے اپنے آپ کو میرے حوالے کردیا' جب کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور بندہ جو کچھ بھی طلب کرے گا۔ میں اسے عطا کردوں گا' جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہی ہے وہ جو کچھ طلب کرے گا۔ اسے دیا جائے گا'

امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ فاتحہ کا نام صلوۃ بھی ہے اس لئے کہ اس کے بغیر نماز درست اور کامل نہیں ہوتی' نیز مذکور ہے کہ نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے اور اس میں بسم اللہ کا ذکر نہیں' اس سے ائمہ حنفیہ دلیل پکڑتے ہیں کہ تسمیہ جزو فاتحہ نہیں ہے نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بسم اللہ کو جزو فاتحہ کہیں تو ایک نصف سے دوسرے نصف میں طوالت پیدا ہوگی' تاہم علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' اگرچہ ایک نصف دوسرے نصف سے قدرے طویل ہو' چنانچہ اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے انت طالق نصف الیوم' آج نصف یوم تک تجھے طلاق ہے تو زوال کے وقت طلاق واقع ہو جائے گی باوجود یہ کہ دن فجر سے شروع ہوتا ہے۔ لہذا دن کا پہلا حصہ دوسرے حصے سے طویل ہوگا!

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے کتاب الروضہ باب الطلاق میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ دیکھا ہے کہ اگر کوئی اپنی زوجہ سے کہے انت طالق عند انتصاف الشھر، تجھے نصف ماہ پر طلاق ہے تو پندرہ کی شام کو غروب آفتاب کے وقت ہی طلاق واقع ہوگی۔ اگرچہ مہینہ انتیس یوم کا ہی کیوں نہ ہو اور اگر اس نے یہ کہا کہ تجھے مہینے کے نصف ہونے پر طلاق ہوگی تو پندرہویں دن طلوع آفتاب کے وقت طلاق پڑ جائے گی۔:۔

فائدہ نمبر ۱۲ : حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک مقتدی پر فاتحہ پڑھنا واجب نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہری نمازوں میں واجب نہیں البتہ سری نمازوں میں واجب ہے! لیکن حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سوائے مسبوق کے امام، مقتدی اور منفرد پر فاتحہ پڑھنا فرض ہے! مسبوق ایسے نمازی کو کہتے ہیں کہ جسے امام کے ساتھ صرف اتنا ہی وقت ملا کہ وہ صرف تکبیر تحریمہ ہی کہہ سکا، اور اسے فاتحہ پڑھنے کا موقعہ ہی نہ ملا، صحیح یہی ہے کہ اس پر بھی واجب تھا! لیکن اس کی طرف سے امام کی قرات ہی کافی سمجھی جائے گی، لیکن منہاج میں اس سے مختلف مفہوم کا اظہار ہوتا ہے (سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق کے مطابق امام و منفرد پر قرات فاتحہ واجب ہے لیکن مقتدی پر بالکل نہیں البتہ جس رکعت کو اس نے پایا نہیں وہ منفرد کی حیثیت سے ہی ہوگی، امام کی قرات ہی مقتدی کے لئے سری و جہری نمازوں میں کفایت کرے گی (تابش قصوری)

اگر امام کے رکوع میں جانے کے بعد مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہی تو اسے فاتحہ میں مشغول ہونا جائز نہیں۔ اگرچہ وہ گمان کرتا ہو کہ فاتحہ پڑھ کر بھی رکوع مین شامل ہو جائے گا! بلکہ اسے امام کے ساتھ ہی تکبیر انتقال کہہ کر رکوع میں مل جانا چاہئے اس لئے کہ متابعت امام واجب ہے، اور ایسی صورت میں فاتحہ نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب اسے علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں فاتحہ کی کوئی تخصیص نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فاقرؤا ما تیسر من القران" یعنی جو کچھ قرآن کریم سے بآسانی پڑھ سکتے ہو' پڑھو! یہاں تک کہ قرآن کی سب سے چھوٹی آیت مدھامتان ہی پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا! حضرت امام محمد اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین آیات یا کم از کم ایک لمبی آیت کا پڑھنا ضروری ہے! ہاں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرات فاتحہ کو واجب قرار دیتے ہیں' فرض نہیں!

فائدہ نمبر ۱۳: علامہ نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ تعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لیدفع عنک العجب' شیطان خبیث سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ تاکہ تجھ سے اللہ تعالیٰ خود بینی اور خودنمائی دور رکھے! حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شیطان' انسان کو قرآن پاک کی تلاوت سے باز رکھنے کی سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے! نیز حضرت نیشاپوری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ انسان کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے ذکر و اذکار کے دروازے کھل جاتے ہیں اور الحمد للہ رب العالمین کہنے سے شکر کے دروازے' الرحمٰن الرحیم سے اخلاص کے دروازے' اھدنا الصراط المستقیم سے دعا کے دروازے اور صراط الذین انعمت علیھم سے سعید روحوں کے نقش قدم پر چلنے کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۱۴: حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان رب العالمین اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ذات اقدس جہت و مکان سے پاک ہے۔ کیونکہ وہ زمان و مکان دونوں کا خالق ہے' اور اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی ذات اقدس کے سوا کل اشیاء عالم میں داخل نہیں منجملہ اس کے جہت و مکان بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ مکان و مقام اور زمان کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھی رب اور خالق ہے، خالق کے لئے اپنی مخلوق سے قبل ہونا ضروری ہے اور یہ کلمہ اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ ذات اقدس حلول سے بھی مبرا ہے حلول کہتے ہیں کسی ذات کا کسی جسم وغیرہ میں سما جانا! لیکن اللہ تعالیٰ ایسے عیب سے بالکل پاک ہے کیونکہ جب وہ رب العالمین ہے تو اپنی ذات کے علاوہ ہر چیز کا خالق ہے، پس اس کی ذات اقدس ہر محل سے پہلے کی تسلیم کی جائے گی، لہٰذا جیسے وہ محل کی تخلیق سے پہلے وہ محل وغیرہ کی تخصیص سے مستغنی تھا اسی طرح اس کی تخلیق کے بعد بھی وہ اس سے بے نیاز ہے۔

اگر کہا جائے ایاک نعبد وایاک نستعین' میں صیغہ جمع کس لئے استعمال ہوا ہے تو کہا جائے گا یہ اپنی اصلی حالت کے عین مطابق ہے کہ "ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ سے ہم مدد کے طالب ہیں تو یہ مناسب نہیں کیونکہ جب انسان انفرادی سطح پر اس کی تلاوت کرتا ہے تو جمع کا صیغہ اسے کیسے زیب دیتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ جمع تعظیمی ہے تو یہ بھی درست نہیں! کیونکہ بندے کو تو عاجزی و انکساری ہی مناسب ہے خصوصاً جب وہ مصروف عبادت ہو۔:

اس کے جواب میں تحریر کرتے ہیں کہ یہاں جمع ہی مراد ہے اور اس میں جماعت کی فضیلت پر تنبیہہ فرمائی گئی ہے۔ پس اگر کوئی اکیلا نماز پڑھے تو گویا وہ عرض گزار ہے الٰہی میں تیرے فرشتوں کی معیت میں عبادت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں!

اور ایک جواب یہ ہے کہ جب بندہ ایاک نعبدو ایاک نستعین کے کلمات ادا کر رہا ہوتا ہے تو وہ گویا کہ اپنی اور دوسروں کی عبادت کا بیک وقت ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ یعنی ایمانداروں کی ضروریات کی تکمیل کی طرف مائل ہوا۔ لہٰذا جب وہ اس انداز سے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام تمناؤں کو پورا کر دینے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وسلم کا ارشاد ہے۔ من قضی لمسلم حاجۃ قضی اللہ جمیع حوائجہ جس شخص نے کسی مسلمان کی ایک حاجت کو پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تمام تمناؤں کو برلائے گا ایک اور بھی جواب دیا گیا ہے کہ بندے نے اپنی عبادت کو انتہائی حقیر سمجھا تو وہ صالحین کی عبادت کے وسیلہ سے اپنی عبادت کو پیش کرتا ہوا کہتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین :-

مسئلہ : ایسے مقام پر ایک شرعی مسئلہ سے وضاحت کی جاتی ہے کہ اگر کسی نے دس غلام فروخت کردیئے تو خریدار کو جائز نہیں کہ بعض کو قبول کرے اور بعض کو واپس کردے بلکہ اس پر لازم ہے کہ سب لے یا سبھی واپس کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے یہی شایان ہے کہ تمام عبادت گزاروں کی عبادت کو جب قبول فرمائے گا تو اس عاجز کی بھی ان کے ساتھ قبولیت پائے گی۔ پھر طریقہ سے اس بندہ کی عبادت رد نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ اس کی عبادت ناقص ہی کیوں نہ ہو جیسے کوئی دو غلام خریدے ایک عیب دار ہو اور دوسرا صحیح و سالم تو عیب دار کو واپس کرنا درست نہیں۔ ہاں البتہ بائع رضامند ہو تو الگ بات ہے' ایک جواب یہ بھی ہے' فرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا! اے میرے بندے جب تو نے الحمد سے یوم الدین تک فاتحہ پڑھ کر میری تعریف و توصیف کی تو تیری نگاہوں میں میری بڑی قدرومنزلت ہے! اس لئے تو صرف اپنی ہی ضروریات کو طلب نہ کر بلکہ اپنے ساتھ تمام مسلمانوں کو شامل کرکے ایاک نعبد وایاک نستعین کہہ۔ پھر اگر یہ کہا جائے کہ کیا وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے الحمد میں اپنا ذکر بعد میں کیا اور ایاک نعبد میں اپنا ذکر مقدم رکھا یعنی ابتدائے فاتحہ میں الحمدللہ کہا اور للہ الحمد نہیں فرمایا! اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حمد تو غیراللہ کی بھی ہوسکتی ہے جبکہ عبادت سوائے معبود حق کے جائز نہیں۔ لہٰذا ایاک نعبد میں کلمہ ایاک کو مقدم لاکر حصر فرمادیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ ۱۵: اللہ تعالیٰ نے کلمہ "العلمین" قرآن کریم میں پانچ طرح ذکر فرمایا ہے،

(۱) انسانوں اور جنوں کے لئے مثلاً لیکون للعلمین نذیرا قرآن کی شان و شوکت کے اظہار کے لئے، ان ھو الا ذکر للعلمین، قرآن کریم تو تمام جہانوں کے لئے باعث ہدایت ہے۔ سید الانبیاء والمرسلین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کے عموم کے لئے وما ارسلنک الا رحمة للعالمین میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔:

(۲) کسی خاص زمانے کے لئے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ انی فضلتکم علی العالمین، بے شک ہم نے تمہیں تمہارے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ ولقد اخترنا ھم علی علم علی العالمین اور بے شک ہم نے اپنے خاص علم کے لئے انہیں تمام لوگوں سے منتخب فرمایا۔ ان اللہ اصطفاک وطھرک واصطفاک علی نساء العالمین بے شک اے مریم، اللہ تعالیٰ نے تجھے عظمت و فضیلت عطا فرمائی اور پاکیزہ رکھا اور تجھے تیرے زمانے کی تمام عورتوں سے برگزیدہ فرمایا۔ اس کی مزید تفصیل انشاء اللہ عنقریب فضائل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں آرہی ہے۔:

(۳) تیسرا معنی، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے زمانوں کو محیط ہے۔ مثلاً فرمایا الی الارض التی بارکنا فیھا للعالمین زمین کی طرف جس میں ہم نے تمام جہانوں کے لئے برکت رکھی ہے۔

(۴) حضرت سیدنا نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والوں کے لئے جیسے جیسے سلام علی نوح فی العلمین۔

(۵) یہود و نصاریٰ کے لئے: وللہ علی الناس الی قولہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین، اس لئے کہ وہی حج کو فرض نہیں سمجھتے تھے۔:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابوالعالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عالم کئی ہیں جن میں، عالم انس، عالم جن ہیں، نیز زمین کے چار کونے ہیں اور ہر کونے میں ڈیڑھ ہزار عالم آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن بھی ہے اپنی نعمتوں کے ساتھ، وہ رحیم ہے اور ہر آفت اور مصیبت سے بچاتا ہے۔ وہ مالک یوم الدین بھی ہے، یعنی جزا اور حساب کے دن کا بھی وہی مختار ہے، باوجود اس کے کہ وہ ہر زمانہ اور ہر وقت میں مالک و مختار ہے مگر یوم قیامت کے ساتھ تخصیص فرمائی کیونکہ اس دن تو مجبوراً ہر ایک کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا! کہ ہر قسم کا حکم خدا ہی کا ہے۔:۔

ایاک نعبد وایاک نستعین کے بھی معانی کئی اقسام پر ہوسکتے ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ ہم تیری ہی خلوص نیت سے عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد کے ہم محتاج ہیں، دوسرا یہ کہ ہم تیری ہی توفیق سے عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی تصدیق سے مشاہدہ کی بساط پر مدد کے طالب ہیں۔ تیسرا یہ کہ! ہم مجاہدہ و ریاضت کے طریقہ سے تیری عبادت کرتے ہیں اور تصدیق مشاہدہ کی بساط سے استعانت چاہتے ہیں۔:۔

اھدنا الصراط المستقیم، ہمیں صراط مستقیم پر چلا، صراط کا لغوی معنیٰ ہے واضح اور روشن راستہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صراط مستقیم سے قرآن کریم مراد ہے! کیونکہ قرآن کریم سے ہی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

مغضوب علیھم اور ولا الضالین سے عیسائی مراد ہیں۔ (لیکن عموماً اس میں سبھی، مشرک، کافر، بدعقیدہ، مرتدین، منکرینِ ختم نبوت و رسالت، منکرینِ قرآن و حدیث اور اہل سنت و جماعت سے دوری اختیار کرنے والے شامل ہیں)۔ (تابش قصوری)

فائدہ نمبر۱۶: اس سورہ "الفاتحہ" کے اول میں حمد و ثنا ہے اور آخر میں توحید ہے اور اسے امت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء کے لئے مخصوص فرمایا، پس ان کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رب محمود ہے۔ اپنے قول کے مطابق الحمدللہ! اور ان کے نبی بھی محمود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محمد رسول اللہ! اسی طرح امت محمدیہ کا رب "رب العالمین" ان کا نبی، رحمۃ للعالمین ان کا رب الرحمٰن الرحیم، ان کا نبی بالمومنین رؤف رحیم، پھر ان کا رب، ملک یوم الدین ان کا نبی شفیع یوم الدین، عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا، پس ان کا رب ان کا معبود اپنے قول کے مطابق ایاک نعبدو ایاک نستعین، اور ان کا نبی قائداعظم جب وہ محشر میں وارد ہوں گے، ان کا رب ہادی المومنین وانک لتھدی الی صراط مستقیم!!

حکایت: حضرت شیخ محمد بن علی عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری آنکھ کی پلک پر گوشت بڑھ گیا، مجھے لوگوں نے بغداد شریف کے ایک یہودی طبیب کی بابت بتایا کہ وہ جراح ہے اسے کاٹ کر درست کر دے گا! میں نے لوگوں سے کہا، اس کے پاس تو میں ہرگز نہیں جاؤں گا! پھر مجھے خواب میں کسی شخص نے کہا وضو کرنے کے بعد تم اس کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو! چنانچہ میں نے اس مقصد کے لئے سورہ فاتحہ کا ورد شروع کردیا، اچانک ایک دن میں وضو کررہا تھا کہ سورہ فاتحہ کی برکت سے وہ زائد گوشت از خود جسم سے الگ ہوکر گر پڑا۔ (سبحان اللہ وبحمدہ)

۵۔ عجیب سخی: بیان کرتے ہیں کہ جامع مسجد بغداد میں کسی سوالی نے ایک درہم کا سوال کیا ایک شخص نے اس سے کہا تم سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب مجھے فروخت کردو اور جو کچھ میری ملک میں ہے وہ تم لے لو! اس نے کہا مجھے ضرورت نے مجبور کیا تو ایک درہم کا سوال کیا تھا! اللہ تعالیٰ کے کلام کو بیچنا تو میرا مقصد نہیں! وہ خالی ہاتھ واپس لوٹا سرراہ اسے ایک سبزپوش سوار ملا جس نے اسے دس ہزار درہم دے دیئے اس نے کہا! آپ کون صاحب ہیں؟ تو جواب ملا! میں تیرا یقین کامل ہوں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نصیحت : سورۃ الحمد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ اسمائے حسنیٰ کا ذکر فرمایا ہے' اللہ' رب رحمٰن' رحیم' مالک! اس میں خصوصی راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گویا کہ فرما رہا ہے اے میرے بندے میں تیرا پیدا کرنے والا ہوں' اس لئے میں تیرا معبود ہوں تیری تربیت فرمائی ہے۔ اس لئے میں تیرا رب ہوں' جب تو میری نافرمانی پر اترا تو میں نے تیری پردہ پوشی فرمائی اس لئے میں رحمٰن ہوں۔ جب تو نے توبہ اختیار کی تو میں نے بخشش سے نوازا اس لئے میں رحیم ہوں۔ پھر تجھے نیکیوں کا بدلہ میں نے عطا کرنا ہے اس لئے میں روز جزا کا مالک ہوں!

(۵) اگر کہا جائے الحمدللہ کہا؟ الشکر للہ کیوں نہ فرمایا! جواب یہ ہے کہ الحمدللہ کہنے کا مفہوم یہ ہے الشکر للہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جو جو نعمتیں پیدا فرمائی ہیں خواہ کسی کے پاس ہوں یا نہ ہوں ہر حالت میں وہ ذات حمد و ثنا کے لائق ہے بخلاف الشکر للہ کیونکہ شکر نعمت کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نعمتوں کا خالق ہونے کے باعث لائق حمد و ثنا ہے!

حمد و مدح کا فرق بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں کہ مدح کبھی جائز' کبھی ممنوع ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ احثوا التراب فی وجوہ المداحین' مداحوں کے منہ میں مٹی ڈالو! اسے علامہ نووی علیہ الرحمتہ نے شرح المہذب میں بیان کیا ہے۔ ہاں البتہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کچھ احادیث مدح کے جواز اور کچھ عدم جواز میں آتی ہیں اور ان دونوں میں تطبیق اسی طرح دی جاسکتی ہے کہ اگر ممدوح کمال ایمان کی دولت سے سرفراز ہے ۔ معرفت تامہ کا مالک ہے اور اس کا نفس مدح و تعریف سے بے نیاز ہے ۔ اس میں کسی قسم کی کدورت اور تغیر کا احتمال نہیں ہے نیز اس کے متکبر و مغرور ہونے کا بھی خدشہ نہیں تو ایسے فرد کامل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی مدح میں کوئی ہرج نہیں!

اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ایسے مکروہات کا شکار ہو جائے گا تو ایسے موقع پر مدح مناسب نہیں! رہا سوال اس بات کا کہ انسان کو اپنی خوبیاں بیان کرنا کیسا ہے؟ تو اس پر شرعی حکم یہی ہے کہ اگر وہ اپنی بڑھائی اور فخر کا اظہار کرتا ہے تو بری بات ہے! اور اگر اپنے نفس کی خرابیوں کو دور کرنے کا ارادہ ہے یا وہ نصیحت و تعلیم دینا چاہتا ہے تو یہ اس کے لئے عمدہ اور پسندیدہ امر ہے۔ یعنی تحدیث نعمت کے طور پر اظہار اوصاف ممنوع نہیں! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

بہرحال مطلقاً حمد، محمود ہے، کہا گیا ہے کہ حمد وہ ہے جس میں انسان کو اختیار ہے جیسے تحصیل علم و کرم اور کلمہ مدح ایسی تعریف پر بولا جاتا ہے جس میں انسان کو مطلقاً اختیار نہ ہو جیسے طوالت قامت، حسن صورت، یہ بھی کہتے ہیں کہ حمد ذوالعقول کے لئے اور مدح غیر ذوی العقول کے! مثلاً اگر کوئی لعل و جواہر یا کسی جانور کو دیکھ کر اس کے محاسن بیان کرتا ہے تو یہ مدح کہلائے گی اور عقل کے فضائل کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ اعقل الطیور الحمام، پرندوں میں سب سے زیادہ عاقل کبوتر ہے۔

کتاب المنہاج قربانی کے باب میں مذکور ہے کہ کمزور تر یا پاگل جانور قربانی کے لئے جائز نہیں! البتہ علامہ زرکشی فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ دبلا پتلا، جو کھانے پینے سے بھی عاری ہو چکا ہو ایسا جانور قربانی میں جائز نہیں، تو بہتر ہے! کیونکہ جانوروں میں جنوں بہت ہی کم ہوتا ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے!

حمد زبان سے ہی ہو سکتی ہے جیسے مدح، البتہ شکر زبان کے علاوہ ہاتھ، پاؤں سے بھی ادا کیا جا سکتا ہے، جیسے کوئی اپنے محسن کی ضروریات کو اپنے ہاتھ یا پاؤں سے انجام دے دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شُكْراً وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ آل داوٗد میرا شکر ادا کرو کیونکہ میرے بندوں میں بہت ہی کم ہیں جو شکر گزار ہیں۔ اس آیت کا مفہوم ہے کہ میری اطاعت و عبادت کرو! اور اطاعت و عبادت زبان کے علاوہ دیگر اعضا و جوارح سے ہی کی جاسکتی ہے!

پس اگر یہ کہا جائے کہ الحمدللہ کہا! اور احمد اللہ نہیں فرمایا تو اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں (۱) یہ کہ اگر احمد اللہ فرمایا ہوتو اس سے یہی واضح ہے کہ بندے نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، لیکن الحمدللہ کہنے سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی حمد کرے یا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ازل تا ابد ہر حالت میں قابل حمد و ستائش ہے۔

(۲) اگر بندہ احمد اللہ کہتا تو بعض اوقات اس کا دل تعظیم و تکریم الٰہیہ سے غافل ہوتا تو اس وقت حقیقتاً آدمی کاذب ٹھہرتا! بخلاف الحمدللہ کے، کیونکہ الحمد کہنے پر غفلت سے ہی یہ کلمہ کیوں نہ کہہ رہا ہو تب بھی وہ صادق ہے، کیونکہ اس کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی لائق حمد ہے، اس کی مثال لا الہ الا اللہ ہے۔ کیونکہ اس کے کہنے والے کو ہم کاذب نہیں کہہ سکتے (اگرچہ غفلت کی حالت میں ہی یہ کلمہ بول رہا ہو) بخلاف اشھدان لا الہ الا اللہ کے کیونکہ اگر وہ اس کلمہ پر ایمان و یقین نہیں رکھتا تو اس کا ''اشھد'' کہنا صحیح نہیں کہا جائے گا۔ اسی لئے اذان کے آخر میں کلمہ اشھد کو ساقط کردیا گیا۔ فقط لا الہ الا اللہ پر اکتفاء کیا گیا کیونکہ اگر وہ شہادت پر یقین ہی نہیں رکھتا تو اس کا اشھد کہنا سچ نہیں ہوگا۔ اسی لا الہ الا اللہ شہادت کا کلمہ چھوڑ دیا گیا تاکہ قائل پر جھوٹ کا اطلاق نہ ہو!

(۳) احمدللہ میں آٹھ حرف ہیں اور جنت کے دروازے بھی آٹھ ہیں۔ پس ہر دروازہ ایک ایک حرف کی برکت سے کھلتا جائے گا!

الحمدللہ میں للہ کا لام اختصاص کے لئے ہوسکتا ہے جیسے الجُلّ للفرس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں، جھول گھوڑے کے لئے ہے۔ بناء علیہ معنی یہ ہوں گے کہ حمد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے لئے مخصوص ہے یا ملکیت کے اثبات میں مستعمل ہو، جیسے الدار لزید، یہ گھر زید کے لئے ہے یعنی زید اس کا مالک ہے یا بہ معنی استیلاء جیسے البلد للسلطان، یہ شہر بادشاہ کے قبضہ میں ہے، اس بنا پر للہ لام میں ان تینوں معنوں کا اطلاق ہوسکتا ہے، علی الترتیب یوں سمجھئے (ا) حمد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے۔ حمد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے، حمد پر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا تسلط ہے۔

(۵) حمد کا تعلق ماضی اور مستقبل دونوں سے ہے زمانہ ماضی کے باعث تو پہلی عطا کردہ خدائی نعمتوں پر شکر کرنا لازمی ہے اور زمانہ مستقبل کے لئے جدید نعمتوں کا امکان ہے اس لئے ان نعمتوں کے حصول سے قبل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ، اگر تم شکر کرو گے تو میں تجھے اور زیادہ عطا کروں گا پس ماضی کے شکر کے باعث دوزخ کے دروازے بند ہوں گے اور مستقبل کے شکر کی بنا پر جنت کے دروازے کھلیں گے!

حکایت: گزشتہ زمانے میں ایک ایسا عابد تھا کہ جس کی کثرت عبادت کو دیکھ کر حضرت جرائیل علیہ السلام بھی تعجب کرنے لگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ سے اس کی زیارت کی اجازت طلب کی۔ فاستاذن ربہ فی زیارتہ فاذن لہ، تو اللہ تعالیٰ نے اس شرط پر اجازت عطا فرمائی کہ لوح محفوظ پر ایک نگاہ دیکھ لیں، جب انہوں نے لوح محفوظ پر اس کا نام دیکھا تو وہ نام اشقیاء کی جماعت میں درج ہے۔ جب حضرت جرائیل علیہ السلام اس کے پاس آئے تو اس کے بدبخت ہونے کی اطلاع دی وہ شخص عرض گزار ہوا! الحمدللہ!

حضرت جرائیل علیہ السلام نے محسوس فرمایا کہ شاید اس شخص نے میری بات کو سنا نہیں تو دوسری بار اطلاع دی۔ اس نے پھر کہا! الحمدللہ اور کہا اگر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں اس کے لائق نہ ہوتا تو میرا رب میرے ساتھ یہ برتاؤ نہ کرتا' لہٰذا' سختی و نرمی دونوں پر اللہ تعالیٰ ہی لائق حمد و ثناء ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور زیادہ متعجب ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا جبریل انظر فی اللوح المحفوظ اے جبرائیل! ذرا لوح محفوظ پر تو دیکھئے' فنظر فیہ فوجداسمہ قد تحول من الاشقیاء الی السعداء' پس جب دیکھا تو اس کا نام اشقیاء سے نکال کر سعادت مندوں میں درج ہوچکا تھا۔:۔

فوائد جلیلہ:

(۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' حضرت دانیال علیہ السلام کو جب بخت نصر نے دو شیروں کے ساتھ ایک کنویں میں قید کردیا تھا تو وہ پانچ دن تک صحیح و سالم ان کے ساتھ رہے! جب انہوں نے آزادی پائی تو پوچھا گیا آپ کو شیروں نے کچھ نہ کہا؟ آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا رہا!

الحمدللّٰہ الذی لا ینسی من ذکر' الحمدللّٰہ الذی لا یخیب من دعاہ الحمدللّٰہ الذی من توکل علیہ کفاہ الحمد اللّٰہ الذی لا یکل من توکل علیہ الیٰ غیرہ الحمد للّٰہ الذی ھو ثقتنا حین تنقطع عنا الحیل' الحمدللّٰہ الذی یجزی بالاحسان احسانا وبالسیئۃ کرما اوحلما وغفرانا الحمدللّٰہ الذی یکشف ضرنا وکربنا الحمدللّٰہ الذی ھو رجاؤنا یوم سوقنا باعمالنا الحمدللّٰہ الذی' یجزی بالصبر نجاۃ۔

(ترجمہ) تمام حمد و ثنا اسی ذات اقدس کے لئے جو اپنے ذکر کرنے والے کو کبھی نہیں بھولتا' حمد اس خدا کی جس سے مانگنے والا کبھی محروم نہیں رہتا' تعریف اس خدا کی جس پر کوئی شخص بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسے کفایت فرماتا ہے۔ اس خدا کی حمد جس پر توکل کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا اور اس قسم کی حمد و ثنا جس کے لائق وہی ذات اقدس ہے۔ حمد اس خدا کی جب تمام امیدیں ٹوٹ چکی ہوں تو بھی اسی ذات پر ہماری امید وابستہ رہتی ہے' حمد و ثنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی ذات اقدس کے لائق ہے جو احسان کا احسان سے بدلہ عطا فرماتا ہے' اور گناہوں کا بدلہ عنایات' بردباری اور معافی سے مرحمت فرماتا ہے' حمد اسی کے لئے ہے جو ہمارے مصائب و آلام کو دور فرماتا ہے' حمد اس خدا کی جس دن ہمارے اعمال ہم کو اس کی بارگاہ میں لے جائیں گے اور ہماری امیدیں اسی سے متعلق ہوں گی۔ حمد اس خدا کی جو صبر پر نجات عطا فرماتا ہے۔:۔

فائدہ نمبر۲ : امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کی عبادت کرنے کا حق ہے تو آپ ان کلمات کو ادا فرمایا کریں" اللھم لک الحمد حمدا کثیرا خالدا مع خلودنا ولک الحمد حمداً لا منتھی لہ دون علمک ولک الحمد حمدا لا منتھی لہ دون مشیئتک ولک الحمد حمداً لا اجر لقائلہ الا رضاک۔:۔

الٰہی! ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جو ہمیشگی کے ساتھ قائم رہے۔ حتیٰ کہ ہماری زندگی تمام ہو جائے' اور تیری ایسی حمد بجا لاتے ہیں جس کی آپ کے علم پاک کے مطابق کہیں اختتام پذیر نہ ہو' اور تیری ایسی حمد و ثنا کرتے ہیں جس کی تیری مشیت کی طرح انتہا بھی نہ ہو! الٰہی تیری ایسی حمد بیان کرتے ہیں جس کا بدلہ تیری رضا کے سوا کچھ نہ ہو! حضرت علامہ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ترغیب و ترہیب کے متعدد نسخوں میں اسی طرح مرقوم ہے۔

فائدہ نمبر۳ : طبرانی کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں درج کراتا ہے' ہزار درجے بلند فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر فرماتا ہے جو قیامت تک اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ کلمات درج ذیل ہیں۔

الحمدللہ الذی تواضع کل شئی لعظمتہ والحمد للہ الذی ذل کل شئی لعزتہ والحمد للہ الذی خضع کل شئی لملکہ والحمد للہ الذی استسلم کل شئی لقدرتہ حمد و ثنا اس ذات اقدس کے لئے جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز عاجز ہے' تمام حمد و ثنا اس ذات اقدس کے لئے جس کی ملکیت کے سامنے ہر شئی معمولی ہے' حمد و ثنا اس ذات اقدس کے لئے جس کی قدرت کے سامنے ہر شے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے۔

فائدہ نمبر۴: حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتا ہے' الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وتستمر الا اغناء اللہ تعالیٰ

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد علیہ السلام تو ایسی حمد و ثنا بجالایا ہے کہ فرشتے اس کے ثواب کو لکھتے لکھتے تھک گئے ہیں۔ کلمات حمد داؤدیہ یہ ہیں۔ الحمدللہ حمدا کما ینبغی لکرم وجھہ وعز جلالہ' اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے لئے ایسی حمد و ثنا ہو جو اس کی ذات کریم اور عزت و جلال کے شایان شان ہے۔

حضرت ابوسلمان دارانی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کوئی شخص بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے اس طرح حمد و ثنا کرتا رہا۔ الحمدللہ بجمیع محامدہ کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم علی جمیع نعمہ کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم عدد خلقہ کلھم ماعلمت منھم ومالم اعلم حمد و ثنا اس ذات اقدس کی اس کے تمام محامد و محاسن کے ساتھ جن کو میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا' اور اس کی تمام نعمتوں کی تعداد کے برابر جنہیں میں جانتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوں یا نہیں جانتا اور اس کی تمام مخلوق کی تعداد کے برابر جنہیں میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا۔:۔

جب دوسرے سال حج کعبہ کی سعادت حاصل کرتے ہوئے انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے لگا تو آواز آئی اے میرے بندے' تو نے فرشتوں کو اکتا دیا ہے ابھی تک تو وہ گزشتہ سال کی حمد و ثنا کے ثواب لکھنے سے ہی فارغ نہیں ہوئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اذا انعم اللہ علی عبد نعمتہ فقال الحمد للہ قال اللہ تعالیٰ انظروا الی عبدی اعطیتہ مالا قیمۃ لہ فاعطانی مالہ قیمۃ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے الحمدللہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا' فرشتو! میرے بندے کی طرف دیکھو جس کو میں نے کوئی خاص قیمت والی چیز تو نہیں دی مگر وہ مجھے نہایت قیمت چیز دے رہا ہے یعنی کہتا ہے! الحمدللہ۔:۔

فائدہ نمبر ۵ : حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو تو الحمدللہ سے شروع کرو کیونکہ میں نے اپنے ذمہ کرم پر واجب ٹھہرایا ہے جو میری حمد کرے گا میں اسے چار چیزیں عطا فرماؤں گا۔ سختی کے بعد آسانی' محتاجی کے بعد امیری' دنیا اور آخرت میں آرام و راحت' نیز دوزخ سے نجات۔:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی شخص الحمدللہ کہتا ہے تو زمین و آسمان ثواب سے بھر جاتے ہیں جب دوبارہ کہتا ہے۔ ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان بھر جاتے ہیں اور جب تیسری بار الحمدللہ پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے سل' تعط' مانگو! عطا کیا جائے گا!

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے بعض آسمانی کتب میں دیکھا کہ شیطان نے اپنی عبادت میں کبھی بھی الحمدللہ نہیں کہا تھا اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اگر یہ کلمات ادا کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی آزمائش میں نہ ڈالتا'

نصیحت : میں نے حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سب سے آخری تصنیف منہاج العابدین میں دیکھا ہے' انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی نے اللہ تعالیٰ سے بعلم بن بعوراء کے بارے میں سوال کیا! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میں نے اسے جو کچھ عطا فرمایا تھا اس پر اس نے کبھی شکر ادا نہیں کیا! اگر وہ میرا شکر ادا کرتا تو میں اپنی نعمتیں سلب نہ فرماتا!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں کہ بعلم بن بعوراء' عرش تک دیکھ لیتا تھا اور وہ مستجاب الدعوات تھا' اس کی مجلس میں بارہ ہزار تلانذہ پڑھتے تھے' جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا ! حبیبی ! ان لوگوں کو اس کی بابت پڑھ کر سنائیں' جسے ہم نے اپنی نشانیاں عطا فرمائی تھیں' پھر وہ اس کے پاس نہ رہیں!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں ایک ایسے شخص کے حق میں نازل ہوئیں جن کی تین دعائیں یقیناً قبول ہونے والی تھیں' چنانچہ اس کی بیوی نے اسے کہا اللہ سے دعا کریں میں بنی اسرائیل کی تمام عورتوں سے خوبصورت بن جاؤں۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہوئی اور وہ حسین و جمیل بن گئی تو اس نے اسے ہی ناپسند کرنا شروع کردیا' تو اس نے دوسری دعا یہ کی کہ وہ کتیا بن جائے چنانچہ وہ کتیا بن گئی اس کی اولاد نے کہا کہ لوگ ہمیں استہزاء کرتے ہیں۔ لہٰذا دعا کریں کہ دوبارہ انسان بن جائے۔ چنانچہ اس نے دعا کی اور وہ پہلے کی طرح ہی عورت بن گئی۔ اس طرح تینوں دعائیں ہی بے فائدہ گئیں' سچ فرمایا قرآن کریم نے اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ' عورتوں کا مکرِ عظیم "بینظیر" ہے۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں پہلا قول زیادہ معروف ہے اور اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں فانسلخ منہا کا جو کلمہ واقع ہوا ہے اس سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہی مترشح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ عطا فرمایا تھا چھین لیا تو وہ کتے کی شکل میں متشکل ہو گیا۔ اگر اس پر بوجھ رکھو ہانپنا شروع کردے اور اگر چھوڑو تو پھر بھی ہانپنے لگے! اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے کفر سے کسی حالت میں بھی باز نہ آیا! ہاں اسے اسم اعظم حاصل تھا جس کے باعث اس نے قوم موسیٰ پر بددعا کی تو وہ چالیس سال تک تیہ کے صحراء میں سرگردان رہی پھر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اس کے دل سے علم معرفت نکل جائے چنانچہ وہ سفید کبوتر کی طرح اس کے سینے سے نکل کر اڑ گیا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ آیت اہل علم کے لئے نہایت شدید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کو علم کی دولت سے نوازا ہو اور پھر وہ دنیا کی طرف رغبت کرنے لگے تو اس کی مثال ذلیل کتے کی سی ہے' جس کی عادت ہے کہ بلا تھکان اور بغیر پیاس کے بھی ہانپتا رہتا ہے!

مسئلہ: اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس کے تمام محامد و محاسن کے ساتھ کروں گا تو اس کا یہ طریقہ ہے وہ کہے! الحمدللہ حمداً یوافی نعمہ ویکا فی مزیدہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے لئے ہی ہیں' ایسی حمدیں جو اس کی نعمتوں کا بدل جائیں اور اس کے مزید انعامات کے لئے کفایت کریں اور اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں سب سے عمدہ الفاظ کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بجا لاؤں گا تو اسے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ لا احصی ثنا علیک انت کما اثنیت علی نفسک الٰہی میں تیری حمد و ثنا کا احاطہ نہیں کر سکتا' تیری ذات اقدس ایسی ہی ثناء کے لائق ہے جیسے تو خود اپنی ذات اقدس کے لائق ثناء کر سکتا ہے! البتہ "متولی نے ابتداء "سبحانک" کے کلمات کا اضافہ کیا ہے۔ لیکن بعد علماء نے فلک الحمد حتیٰ ترضیٰ کے الفاظ زیادہ کئے ہیں!

تعبیر: خواب میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا' وسعت رزق پر دلالت کرتی ہے' اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ' نیز یہ بھی تعبیر دیتے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ دو فرزند عطا فرمائے گا' ارشاد باری تعالیٰ ہے! سیدنا ابراہیم علیہ السلام حمد بجا لاتے ہیں! الحمدللہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل واسحق! تمام تعریفیں اسی ذات اقدس کے لائق ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں دو فرزند حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام عطا فرمائے! سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال قبل حضرت اسماعیل علیہ السلام متولد ہو چکے تھے۔:

مسئلہ! : علماء کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ الحمدللہ اور لاالہ الا اللہ میں کون سا کلمہ افضل ہے! پس اس میں ایک جماعت تو الحمدللہ کی فضیلت پر قائل ہے کیونکہ اس میں حمد اور توحید پائی جاتی ہے اور اس کے پڑھنے والے کو تیس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک جماعت لا الہ الا اللہ کی افضیلت پر قائم ہے۔ کیونکہ اس سے کفر دور ہوتا ہے! چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد میں مصروف رہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار نہیں کر لیتے' اور سوائے تشہد میں! اشھد کا کلمہ کہنا شرط نہیں ہے۔ یعنی وحدانیت و رسالت کی شہادت میں اشھد کے کلمات کو بطور شرط لازم نہیں کیا گیا! جیسے کہ امام نووی علیہ الرحمتہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ البتہ امام رافعی کلمہ شہادت میں دونوں جگہ اشھد کو شرط قرار دیتے ہیں۔ شرح المہذب میں ہے کہ اگر کافر' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت' وحدانیت کی شہادت سے قبل ادا کرے تو مقبول نہیں اور نہ ہی اس کا اسلام صحیح ہوگا' تفصیل باب الوضو میں آئے گی جس میں واضح کیا گیا ہے کہ دونوں قسموں کا باہم متصل کہنا شرط نہیں! حتیٰ کہ اگر کسی کافر نے صبح کہا لا الہ الا اللہ اور شام کو اس نے کہا محمد رسول اللہ' تو اس کا اسلام صحیح ہو جائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فوائد : ! حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آیۃ الکرسی ! سورۂ فاتحہ ! اور سورۂ آل عمران کی یہ دو آیتیں شهد الله انه لا اله الا هو ! (الایہ)" اور قل اللهم مالک الملک (الایہ) جب اللہ تعالیٰ نازل فرمانے لگا تو یہ عرش معلیٰ کے ساتھ لٹک گئیں اور عرض گزار ہوئیں یا اللہ ! کیا تو ہمیں زمین پر بھیجے گا اور کیا تو گنہگاروں کی طرف بھیجے گا ! تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! مجھے اپنے عزوجلال کی قسم میرے بندوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو ان کو نمازوں کے بعد پڑھے اور میں اسے جنت عطا نہ کروں ! اور کتاب خطیرہ القدس میں ہے کہ اس کی جائے سکونت جنت بنادوں گا ! روزانہ ستر بار اس پر نظر رحمت کروں گا اور یومیہ اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے کم تر درجہ، مغفرت کا عطا کرنا ہے ! اسے ابن سنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے !

فائدہ نمبر ۲ : صحیحین۔ (مسلم و بخاری) میں ہے کہ جو شخص سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں رات کے وقت تلاوت کرے گا تو وہ اسے شب بیداری پر کفایت کریں گی بعض فرماتے ہیں اسے ہر مصیبت اور شر شیطان کے لئے ڈھال ہوں گی، حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی پریشانی کے عالم میں آیۃ الکرسی اور سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد قبول فرمائے گا ! الافکار میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹنے سے قبل سورۂ فاتحہ اور سورۂ الاخلاص پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ موت کے سوا ہر ایک چیز سے محفوظ رکھے گا (یعنی موت ایک اٹل قانون ہے یہ بیماری یا مصیبت نہیں ورنہ اس سے بھی وہ امن میں رہے)

فائدہ نمبر ۳ : حدیث شریف میں آیا ہے کہ "من سره ان يملاء بيته

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خیرا فلیقراء آیۃ الکرسی کثیرا اور جو شخص وضو کرنے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس مرتبے بڑھا دے گا اور ہر ایک حرف کے بدلے ایک ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا جو آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دعا کرتا رہے گا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ من قراھا عند منامہ فتح اللہ علیہ ابواب الرحمۃ الی الصبح جو شخص بوقت نیند آیۃ الکرسی پڑھ کر سوئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے صبح تک رحمت کے دروازے کھلے رکھے گا۔ نیز اس کے بدن پر جتنے بال ہوں گے ہر ایک بال کے بدلے اسے نور کا شہر عطا کیا جائے گا اور بالفرض اسی رات وہ فوت ہو جائے تو وہ شہید ہوگا! ایک اور حدیث شریف میں ہے من قراء ھا عند غروب الشمس اربعین مرۃ کتب اللہ لہ اربعین حجۃ: جس شخص نے اسے سورج کے غروب ہونے کے وقت چالیس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں چالیس حج لکھا دیتا ہے۔:۔

فائدہ نمبر ۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی گھر سے نکلتے وقت پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کی دائیں، بائیں، آگے پیچھے ہر وقت حفاظت کرتے رہتے ہیں اور اگر دوران سفر انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر شہداء کا ثواب عطا فرماتا ہے۔:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص اپنے گھر سے آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے جو اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گھر واپس آ جائے اور گھر آتے ہی پھر آیۃ الکرسی کو پڑھتا ہے تو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے فقر کو دور کر دیا ہے۔:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۵ : بیان کرتے ہیں ' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ہمیشہ کے لئے آیۃ الکرسی کا وظیفہ پڑھتا رہے گا' میں اسے شاکرین کا سا ثواب اور صدیقوں کے اعمال عنایت کروں گا! اپنی کرم نوازی سے اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دوں گا اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ اسے موت آ جائے' عرض کیا گیا! یا نبی! اس پر کون مداومت کرے گا؟

آپ نے فرمایا اس پر سوا نبی' صدیق' شہید اور ولی' میرے ان پیارے بندوں کے سوا کسی کو اجازت عطا نہیں ہوگی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا شخص جس کو میں چاہتا ہوں کہ وہ میری راہ چلے اور پھر مارا جائے' وہ بے شک ہمیشگی اختیار کرے گا اور اس کی فضیلت میں یہ بھی ہے کہ جو ستر بار چت لیٹ کر اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرنے کی کوئی سبیل پیدا فرما دے گا۔ ستر کی تخصیص اس بناء پر ہے کہ اس کے ستر حروف ہیں' اور حضرت نسفی علیہ الرحمتہ رقم فرماتے ہیں کہ جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو ہر ہر آیت کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے' ممکن ہے یہاں آیت سے کلمہ مراد ہو۔

فائدہ نمبر۶ : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من قراء آیة الکرسی دبر کل صلاة مکتوبة کان لذی یتولی قبض روحه ذوالجلال والاکرام وکان لمن قاتل مع انبیاء اللّٰه حتیٰ استشھد جو شخص فرضی نمازوں کے بعد آیت الکرسی کا وظیفہ کرے گا تو اس کی روح خود اللہ تعالیٰ قبض کرے گا اور وہ ایسے مراتب پر فائز ہوگا۔ گویا کہ اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ جہاد میں شرکت کی یہاں تک کہ جام شہادت نوش کرلیا۔:۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی کو پڑھنا اپنا معمول بنالیا اس کے لئے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جائیں گے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھ لے گا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر جلوہ افروز یہ کہتے سنا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے فوت ہوتے ہی جنت عطا فرما دیتا ہے اور جو کوئی شخص سونے سے پہلے آیۃ الکرسی کو پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو' اس کے ہمسائے اور ان کے ہمسائیوں کو حفظ و امان میں رکھتا ہے۔

حضرت شیخ بونی علیہ الرحمتہ شمس المعارف میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آیۃ الکرسی کا ورد رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان کردے گا اور جب کبھی ایسے مکان پر سے فرشتوں کا گزر ہوتا ہے۔ جہاں آیۃ الکرسی پڑھی گئی ہو تو وہ خوشی و مسرت سے تالیاں بجاتے ہیں اور جس مکان میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی گئی ہو تو وہاں سے گزرتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں اور جہاں سورۃ حشر کی تلاوت ہوتی تو وہاں سے گزرتے وقت گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۷ : حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص ایک بار آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ہزار مکروہات دینوی دور کردیتا ہے' جس میں ادنیٰ درجہ فقر (محتاجی یا غربت) کا ہے۔ نیز آخرت میں بھی ہزارہا مکروہات کو ہٹا دیتا ہے جس میں ادنیٰ سا درجہ عذاب قبر ہے۔ کتاب التسبیحات الفاتحہ فی آیات الفاتحہ میں ہے کہ آغاز فاتحہ اکثر علماء کے نزدیک اسم اعظم ہے۔

حکایت : حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے متعدد کتب میں دیکھا ہے "ایک چرواہا اپنی بکریوں کے حفاظت کے لئے ہر شب آیۃ الکرسی کا ورد کیا کرتا تھا! ایک رات پڑھتے پڑھتے اسے نیند آگئی' جب بیدار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا تو اسے مکمل پڑھ لیا صبح ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی بکریوں کے احاطے (واڑہ) میں کھڑا ہے! جب اس سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا میں روزانہ بکریاں اٹھانے آیا کرتا تھا مگر میرے اور بکریوں کے درمیان ایک بلند دیوار حائل ہو جاتی آج آیا تو ایک جگہ سے دیوار کھلی پائی' اندر آیا' بکری اٹھائی ہی تھی کہ دیوار کا کھلا حصہ بند پایا جس سے میں اندر داخل ہوا تھا!

نیز اسی طرح کی ایک اور حکایت میری نظروں سے گزری ہے' ایک شخص نے بیان کیا کہ مجھے چوروں کا خطرہ رہا کرتا تھا تو مجھے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم یہ پڑھا کرو قل ادعوااللہ وادعواالرحمٰن' چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا' ایک رات مجھے پڑھنا یاد نہ رہا۔ یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزرا تو یاد آیا میں نے فوراً اسے پڑھا' جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ چور میرے گھر میں بند پڑے ہیں' پھر اسی آیت کے وظیفہ کی برکت سے انہوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کرلی!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھا کرتا تھا' وہ کہتا ہے ایک روز مجھے شدید درد ہوا (یہاں تک درد کے عالم میں ہی) مجھے نیند آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص ہیں اور ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ یہ ایک آیت پڑھتا ہے جس میں تین سو ساٹھ رحمتیں ہیں لیکن تعجب ہے کہ اس شخص کو ان میں سے ایک رحمت بھی حاصل نہیں ہوتی' اس کے بعد جب بیدار ہوا تو بہٖ فضلہٖ و کرمہٖ تعالیٰ میں صحیح و سالم تھا' اسی اثناء میں دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص جنگل سے گزر رہا ہے مگر اس کا پیچھا ایک بھیڑیا کررہا ہے لیکن وہ بے خوف و خطر آیۃ الکرسی کی تلاوت کرتا ہے تو بھیڑیا بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔:۔

حضرت نسفی علیہ الرحمتہ نے کہا جبرئیل امین علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک روز عرض کیا کہ ایک خبیث و سرکش جن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ لہٰذا آپ آیۃ الکرسی پڑھ کر اسے بھگا دیجئے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' لا تقراء آیة الکرسی فی بیت فیه شیطان ان خرب منه' جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جاتی ہے' شیطان اس گھر سے بھاگ نکلتا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من قراء ھا مرة محی اسمه من دیوان الاشقیاء (الحدیث) جو شخص آیۃ الکرسی کو ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کا نام اشقیاء کے رجسٹر سے نکال دیا جاتا ہے اور جو شخص دوبار پڑھتا ہے۔ اس کا نام سعادت مندوں کے رجسٹر میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو تین بار پڑھتا ہے اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص چار مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے انبیاء شفاعت فرمائیں گے اور جس نے پانچ مرتبہ پڑھا اس کا نام ابرار کے رجسٹر میں لکھ دیا جاتا ہے' اور جو چھ مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے سمندر کی مچھلیاں بھی شفاعت و مغفرت طلب کرتی ہیں اور شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے گا اور جس نے سات مرتبہ پڑھا اس کے لئے جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے! اور جس نے آٹھ مرتبہ پڑھا اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ جس نے نو مرتبہ پڑھا' وہ دنیا و آخرت کے غموں سے چھٹکارا پالیتا ہے اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر نگاہ کرم مبذول فرمائے گا اور وہ کبھی دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا!

فوائد نافعہ

فائدہ نمبر ۱: علامہ تمیمی علیہ الرحمتہ نے نافع القرآن میں بیان کیا ہے کہ جو شخص یہ آیت واللّٰه من ورائھم محیط گھر سے سفر پر روانہ ہوتے وقت تین بار پڑھے گا تو اس گھر میں جتنے بھی ہوں گے ہر آفت سے محفوظ رہیں گے اور جو شخص اپنی ذات اور اپنی اولاد کے لئے پڑھے گا وہ ہر برائی سے امن پائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ قزوینی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے جو شخص سفر میں جانے کا ارادہ کرتا ہے یا دشمن سے خطرہ محسوس کرتا ہے تو اسے سورہٗ القریش اور آیۃ الکرسی پڑھ لینی چاہئے۔ بے شک وہ ان دونوں کے وسیلہ سے ہر مصیبت اور برائی سے امن پائے گا!

فائدہ نمبر ۲ : ایرانی بادشاہ کسریٰ کے پاس ایک ایسی ٹوپی تھی اگر اسے کسی مریض یا مصیبت زدہ کے سر پر پہنا دیتے تو اسے شفا حاصل ہو جاتی، جب وہ ہلاک ہوا تو وہ ٹوپی امیرالمومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کی گئی جب اسے کھولا گیا تو آپ نے اس مین ایک رقعہ پایا جس پر لکھا ہوا تھا کم للہ من نعمۃ فی عرق ساکن "حمسق لا یصدعون عنھا ولا ینزفون من کلام الرحمٰن مدت النیران ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، "شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو (آلایہ) ان کلمات کی برکت سے جو بھی مصیبت زدہ اس ٹوپی کو پہن لیتا اللہ تعالیٰ اس سے مصیبت کو دور فرما دیتا۔

فائدہ نمبر ۳ : ایک شخص نے شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو، پڑھ کر بارگاہ الٰہی! میں عرض کیا یا اللہ میں اسے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں، اور بوقت وفات مجھے واپس کردینا پس جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا تو اس کی زبان پر جاری ہو گیا لا الہ الا اللہ، پھر غائب سے ندا آئی، یہی تیری ودیعت تھی جو ہم نے بعینہ تجھے لوٹا دی ! حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو اس کلمہ کو ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر تیسرا حصہ آگ کا حرام کردیتا ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شھد اللہ انہ لا الہ الا اللہ (الایہ) کو پڑھ کر مزید کہتا ہے۔ وانا علیٰ ذلک من الشھدین تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے پیدا کردیتا ہے جو قیامت تک اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے دعائے مغفرت میں مصروف رہتے ہیں۔:۔

مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شمس المعارف میں دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ تخلیق کائنات سے بارہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے بارے میں انہی کلمات کے ساتھ شہادت دی! اور وہ سال بھی ایسے تھے کہ ہر سال میں تین سو ساٹھ دن اور دن ہزار برس کے برابر تھا اگر کہا جائے۔ شهد الله انه لا اله الا هو کے بعد لا اله الا الله پڑھنے کا کیا فائدہ ہے تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کلمہ توحید مکرر ادا ہو جائے گا' اس لئے کہ بندہ اسے بار بار پڑھے گا تو وہ قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز ہوگا۔:۔

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ملک مصر کے حکمران بنے تو آپ نے کسی کو وزیر بنانا چاہا' حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ اس لڑکے کو اپنا وزیر بنا لیجئے جس نے آپ کی برات کی شہادت دی تھی! حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ بات بھلی معلوم نہ ہوئی تو پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اس کا آپ پر حق شہادت بھی تو ہے جس پر اس نے کہا تھا "ان كان قميصه قد من قبل' (الایہ) پس جب وہ لڑکا ایک مخلوق خدا "حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کی شہادت دے کر وزارت عظمیٰ کے منصب جلیلہ کا مستحق ٹھہرتا ہے تو جو اللہ تعالیٰ جل و علا کی وحدانیت کی شہادت دے گا وہ کرامات و انعامات الہیہ کا کیوں نہ مستحق ٹھہرے گا۔:۔

فائدہ نمبر ۴ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لكل شئی قلب و قلب القرآن يس من قراها كتب الله له بقراتها قراءة القرآن عشر مرات۔ ہر چیز کا دل ہے اور قرآن مجید کا دل سورۂ یٰسین ہے جو شخص اسے ایک بار پڑھے گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے رہو کیونکہ اس کی تلاوت میں دس برکتیں ہیں۔ اگر غریب پڑھتا ہے تو آسودۂ حال ہو گا! اگر پیاسا پڑھے تو اسے سیرابی نصیب ہو گی اگر ننگا پڑھے گا تو اسے کپڑا مل جائے گا اگر مجرد پڑھے گا تو اس کا نکاح ہو جائے گا۔ اگر کوئی مصیبت زدہ پڑھتا ہے تو اسے سکون نصیب ہو گا۔ قیدی تلاوت کرتا ہے تو رہائی پائے گا۔ مسافر پڑھے تو سفر بخیر طے ہو' گم شدہ اشیاء کے لئے پڑھنے والے کو وہ حاصل ہو جائیں گی۔ بیمار پڑھے تو صحت پائے گا۔ جس پر سکرات موت طاری ہے تو اس کے پاس پڑھی جائے تو اس پر آسانی واقع ہو گی اور سکرات موت کی سختی سے نجات پائے گا۔:

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ روض الریاحین میں بیان کرتے ہیں کہ کسی صالح کے بارے میں مجھے اطلاع ملی جب وہ فوت ہوا تو اسے یمن کے کسی شہر میں دفن کیا گیا بعدۂ اس کی قبر سے مارپیٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں پھر اس کی قبر سے ایک سیاہ کتا برآمد ہوا' لوگوں نے کتے سے دریافت کیا' کیا مار تجھے پڑ رہی تھی یا صاحب قبر کو' اس نے جواب دیا میں اس کا اعمال نامہ ہوں' مگر میری وہاں سورۂ یٰسین سے ملاقات ہو گئی جو میرے اور اس مردہ کے درمیان حائل ہو گئی!

حضرت طبرانی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ یٰسین ہمیشہ تلاوت کرتا رہے گا تو اسے شہادت کا درجہ نصیب ہو گا۔ مزید تفصیل انشاء اللہ العزیز معراج کے موضوع میں آئے گی۔ امام ترمذی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں جو شخص سورۂ الدخان جمعرات کو تلاوت کرے گا' تر فرشتے صبح تک اس کی مغفرت کے لئے دعا گو رہیں گے۔:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۵ : حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فی القرآن سورۃ ثلاثون آیۃ شفعت لرجل حتٰی غفرلہ وھی تبارک الذی قرآن پاک میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں جو اس سورت نے ایک شخص کی اتنی زیادہ سفارش کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ وہ تبارک الذی ہے۔ رواہ ابن حبان والحاکم ! مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میری نظر سے ایک حکایت اس کے بارے میں گزری ہے جیسے کہ سورۂ یٰسین سے متعلق مذکور ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سورۂ یٰسین تو ہر ایماندار کے دل میں ہے (یعنی اس کی محبت سے ایمان والے کا دل لبریز رہتا ہے)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید میں ایک ایسی صورت ہے جس میں تیس آیات ہیں جو شخص اسے سونے سے قبل پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اپنے پروں کو اس پر پھیلائے رکھے گا تاکہ کسی قسم کا شر یا برائی اس تک نہ پہنچنے پائے' یہاں تک کہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے ! حضرت نیشاپوری علیہ الرحمتہ سورۂ بقرہ کے بارے بیان کرتے ہیں کہ اس کی تلاوت کرنے والا جب پل صراط پر آئے گا تو وہ اس پر کھڑی اس کی معاونت کرے گی !

فائدہ نمبر۶ : حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا یستطیع احدکم ان یقراء کل لیلۃ الف آیۃ قالوا من یستطیع ذلک؟ قال اما یستطیع ان قراء' الھاکم التکاثر۔ (رواہ الحاکم)

کیا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے؟ جو ہر شب ایک ہزار آیتیں تلاوت کرلیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس کی کسے استطاعت حاصل ہوگی ؟ فرمایا کیا اسے اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ سورۂ تکاثر پڑھ لیا کرے۔

فائدہ نمبر ۷ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی صحابی سے فرمایا کیا تو نے نکاح کیا؟ اس نے کہا نہیں ! یارسول اللہ میرے پاس مالی وسائل نہیں کہ نکاح کرسکوں آپ نے فرمایا کیا تمہیں سورۂ اخلاص یاد ہے ! عرض کیا ہاں ! آپ نے فرمایا یہ تہائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کیا سورۂ نصر یاد ہے۔ عرض کی ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہے پھر فرمایا کیا تجھے قل یاایھا الکفرون یاد ہے عرض کی ہاں ! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا یہ بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا تم نکاح کرلو، نکاح کرلو ! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔:

فائدہ نمبر ۸ : حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے سورۂ اخلاص پڑھتے سنا تو فرمایا تیرے لئے واجب ہوئی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا چیز واجب ہوئی فرمایا ! جنت ! میں نے خیال کیا اسے جاکر یہ بشارت دوں مگر مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں یہاں سے چلا گیا تو حضور کی معیت میں کھانا کھانے سے محروم رہوں گا!

نیز سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے گا اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے، ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ روز محشر منادی پکارے گا ! محشریو ! جو تم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہا ہے وہ کھڑا ہو جائے، سوا اس شخص کے کوئی کھڑا نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگا جو دار العمل میں بہ کثرت سورۂ اخلاص کا ورد کرتا رہا ہے!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جو شخص سورۂ اخلاص کو چار رکعتی نوافل میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں پچاس پچاس بار پڑھا جائے اس طرح گویا کہ اس نے دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص کو پڑھا! تو اللہ تعالیٰ سو سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔ پچاس سال گزشتہ' اور پچاس سال آئندہ کے!

مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بدر الفلاح میں سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد دیکھا ہے آپ نے فرمایا جو شخص نماز عشاء کے بعد دو رکعت اس طریقہ سے ادا کرے کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دو محل تیار کرائے گا!

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سفر کے لئے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا وہ شخص سفر کی تکالیف سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بھلائی عطا فرمائے گا۔ ایک روایت اس طرح ہے کہ جو شخص چار رکعت اس طریقہ پر ادا کرے کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم ان استودعک نفسی ومالی واھلی وولدی الٰہی میں نے اپنی جان' مال' اہل و عیال سبھی تیرے حوالے کئے' تو اللہ تعالیٰ اسے' اس کا مال اور اہل و عیال سبھی کو اپنی حفاظت میں رکھے گا اور اس کے کام بخیروخوبی انجام پذیر ہوں گے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچے!

میں نے شرح المہذب میں پڑھا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر جانے لگے تو مستحب یہ ہے وہ دو رکعت اس طرح پڑھ کر جائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ الکافرون دوسری میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑھے نیز یہ بھی مستحب ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد آیہ الکرسی اور سورۂ القریش پڑھے اور جب کھڑا ہونے لگے تو عرض کرے الٰہی! میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور مجھے تیرے ہی سہارے کی تلاش ہے! الٰہی جو چیز مجھے فکر میں مبتلاء کرے اور جس کی مجھے ضرورت ہو! ان دونوں سے مجھے بے نیاز کرکے اپنی طرف متوجہ فرما اور تو ہی مجھے کافی ہے الٰہی مجھے تقویٰ کی نعمت سے آراستہ فرما اور میری خطائیں معاف فرما اور سفر میں روانگی کے وقت صدقہ و خیرات کرنا بھی مناسب ہے' نیز اپنے پڑوسیوں' اہل و عیال کو محبت سے الوداع کہے'! اور وہ اسے الوداع کہیں! اور ہر ایک آپس میں کہیں کہ ہم نے تیرے دین' تیری امانت اور تیرے آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا' اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی نعمت عطا فرمائے' تیرے گناہ معاف کرے اور جہاں کہیں بھی تو جائے تیرے لئے خیر کے دروازے کھل جائیں مشکلات آسان ہوں' اور جو طالب خیر ہو وہ تیرا رفیق سفر بنے اور وہ دوست جو ہر وقت تیرے پاس ہے اور جس پر تیرا ہر دم بھروسہ ہے' وہی ذات سب سے بڑھ کر تیری خیرخواہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ جل و علا)

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جب ناقوس بجایا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا غضب بڑھ جاتا ہے۔ اسی وقت فرشتے اتر کر زمین کو چاروں طرف سے گھیر کر قل ھو اللہ احد کا ورد کرتے ہیں تاکہ اس کا غضب ٹھنڈا پڑ جائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے تو اس کے لئے برکت نازل ہوتی ہے جب دوبارہ پڑھتا ہے تو اس کے لئے اور اس کے اہل و عیال کے لئے برکت اترتی ہے اور اگر تیسری مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لئے' جو شخص چالیس بار سورۂ اخلاص کو یومیہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کے لئے حفاظتی ٹاور تیار کرائے گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس کے باعث وہ بہ سہولت پل کراس کر جائے گا۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں وصال فرمانے والے صحابی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تنگی رزق کی شکایت کی' آپ نے فرمایا جب تم اپنے گھر جاؤ تو انہیں سلام کہا کرو اور پھر ایک بار سورۂ اخلاص پڑھ لیا کریں! چنانچہ اس نے اس عمل کو شروع کرلیا! تو اللہ تعالیٰ نے اس کے رزق کو اتنا کشادہ کیا کہ اس کے فیوض و برکات سے اس کے قرب و جوار والے بھی مستفیض ہونے لگے۔

دمشق میں سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی حضرت واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ جو شخص نماز فجر کی ادائیگی کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص کا ورد کرے گا۔ سارا دن وہ گناہ کرنے سے بچا رہے گا۔ من صلی الصبح ثم قراء "قل ھو اللہ احد' عشر مرات لم یلحقه فی ذلک الیوم ذنب"۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سورت کا نام اس لئے بھی سورۂ اخلاص ہے کہ جو شخص اسے پڑھتا ہے۔ دوزخ سے خلاصی پائے گا۔ نیز اس کا نام سورۂ معرفت بھی ہے. کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ایک صحابی سے پڑھتے سنا تو فرمایا یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے رب کی معرفت حاصل کرلی۔ نیز اسے سورۂ الاساس بھی کہتے ہیں! کیونکہ نبی کریم نے فرمایا تمام زمین و آسمانوں کی بنیاد قل ھو اللہ کو قرار دیا گیا ہے' سورۂ ولایت بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ جو شخص اس کے وظیفہ کو اپنے لئے لازم ٹھہرالیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے' اس کے نزول کا باعث یہ ہے کہ کفار مکہ مکرمہ نے کہا تھا! کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے پروردگار کی صفت بیان فرمائیں! کیا وہ سونے کا ہے' چاندی کا' یا قوت یا زبرجد کا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا میرا رب کسی چیز سے نہیں! کیونکہ تمام اشیاء تو اس کی تخلیق ہیں۔ آپ کے اس بیان کے بعد سورۂ اخلاص نازل ہوئی' حضرت شیخ نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس سورت کے الفاظ و کلمات ایک دوسرے کی تشریح کرتے ہیں! مثلاً اللہ احد! اللہ الصمد' اللہ یکتا ہے' اللہ بے نیاز ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں صمد وہ جملہ مرغوب اشیاء میں مقصود ہو' اور تمام مصائب و آلام میں فریاد رس ہو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "صمد" وہ ہے جو کسی کا بھی محتاج نہ ہو! اور سبھی اسی کے محتاج ہوں!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ شرح الاسماء میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ "صمد" اسے کہتے ہیں کہ جو مخلوق کے فانی ہونے کے بعد بھی باقی رہے' حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "صمد" وہ شریف ہے جو اپنی شرافت و بزرگی میں کامل ہو! اور وہ عظیم ہے جو شان عظمت میں اکمل ہو' اور وہ عالم ہے جو اپنے علم میں درجہ کمال رکھتا ہو! چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دو لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے! لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد! عنقریب اسی سے متعلق طبرانی کی روایت بھی آ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان لم یلد ولم یولد سے مراد یہ ہے کہ وہ ذات ایسی نہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے' نیز یہ سورت تہائی قرآن پاک کے برابر ہے! کیونکہ قرآن کریم تین حصوں پر منقسم ہے! ایک احکام دوسرے وعدہ' اور تیسرے وعید! نیز ایک حصہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے اوصاف و محامد مذکور ہیں۔ چنانچہ یہ تینوں اقسام سورۂ اخلاص میں جمع ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کو جو اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سورت کو تیس بار تلاوت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سو محل تیار کرائے گا' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۂ اخلاص کو پڑھا گویا کہ اس نے تہائی قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کے نامہ اعمال میں تمام مومنین اور جملہ مشرکین کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی !!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک نیک شخص مزارات کی زیارت کے لئے جایا کرتا تھا' ایک دن اتفاقاً" اسے نیند نے آلیا اور زیارت کے لئے نہ جا سکا! کیا دیکھتا ہے کہ اس قبرستان میں مدفون تمام فوت شدہ اپنی قبروں سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں! میں نے ان سے دریافت کیا! کیا قیامت قائم ہوگئی ہے! وہ بولے نہیں!

لیکن تیس سال قبل حضرت شیخ بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں سے گزرتے ہوئے سورہ اخلاص تیس بار پڑھ کر ہمارے لئے ایصال ثواب کر گئے تھے' اس دن سے آج تک ہم آپس میں وہ ثواب تقسیم کر رہے ہیں' لیکن ابھی تک وہ ختم نہیں ہوا!!

حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر فوت شدگان کی ارواح کو ایصال ثواب کر دے تو جتنے لوگ وہاں مدفون ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے بھی ثواب عطا کیا جائے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پہلی کلام جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بلایا وہ قل ھو اللہ ہے! جب عام لوگوں کا مطلب پورا ہو گیا تو اولیاء کرام کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا احد اور پھر خاص الخاص مومنین کے لئے ارشاد ہوا اللہ الصمد' بعدہ باقی مخلوق کے لئے فرمایا لم یلد ولم یولد ولم لکن لہ کفواً احد!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے فرمان قل ھو اللہ احد توحید اجاگر کرتی ہے! اللہ الصمد سے معرفت' لم یلد سے ایمان' لم یو لد سے اسلام اور ولم یکن لہ کفوا احد سے یقین کی دولت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت شیخ بوعلی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے! ہمیں شرک کی آٹھ قسمیں معلوم ہوئی ہیں' اور وہ یہ ہیں! پس اللہ تعالیٰ' کثرت وعدد کی نفی کرتے ہوئے فرمایا اللہ احد' کمی و زیادتی کی نفی اللہ الصمد سے فرمائی' علت اور معلول کو لم یلد ویولد سے ختم کیا! اشکال واضداد کی نفی لم یکن لہ کفواً احد سے کی! نیز لم یکن لہ کفوا کے یہ معنی بھی ہیں کہ اس کا کوئی مثل و مثال نہیں ہے۔

سورہ اخلاص میں پانچ چیزیں پائی جاتی ہیں! اللہ احد سے انفرادیت' اللہ الصمد سے عزت' لم یلدویولد سے تزیہ' لم یکن لہ کفوااحد سے یہ مفہوم ملتا ہے کہ اس کا کوئی ہمسرو شریک نہیں!

فوائد جلیلہ

فائدہ نمبر۱ : حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھئے! میں نے عرض کیا کیا پڑھوں! آپ نے فرمایا قل ھو اللہ احد اور سورۃ الفلق' سورۃ الناس تین تین بار' صبح و شام! یہ تجھے ہر معاملہ میں کفائت کریں گی! قال ترمذی' حدیث صحیح۔:۔

فائدہ نمبر۲ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جارہا تھا کہ اچانک نہایت تاریک آندھی نے آلیا! نبی کریم سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ سے پناہ مانگتے رہے! اور مجھے فرمایا اے عقبہ تم بھی ان دونوں کو پڑھ کر پناہ طلب کرو، کوئی اور سورت جو ان دونوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہو اور جس کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ رسائی ہو، یہ کہ وہ پڑھی جائے، نہیں مل سکتی! اگر تم کر سکو تو ہر نماز میں ان کی تلاوت کرو نیز کہا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں نفاق سے بچنے کا مجرب نسخہ ہیں۔ حضرت اصمعی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں، سورہ اخلاص اور سورہ کفرون دونوں منافقت سے محفوظ رکھتی ہیں۔

فائدہ نمبر۳ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شیطان کو قل یا ایھاالکفرون سے زیادہ تکلیف دینے والی کوئی اور سورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں شرکت سے بچنا اور توحید سے رغبت رکھنا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی خصوصی نصیحت فرمائیے، آپ نے فرمایا سونے سے پہلے تم سورۂ الکفرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے برأت مذکور ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ کفار کہتے تھے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) ایک سال تک آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کرو اور ہم ایک سال تک تیرے معبود کی عبادت کیا کریں گے (تو ان کے اس قول کے رد میں یہ سورۃ نازل ہوئی) اس سورت میں جو کلمات بتکرار آئے ہیں ان سے توحید کی تاکید مقصود ہے۔:۔

حکایت : حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رایت رب العزۃ فی المنام فقلت، یا رب بم ذا یتقرب الیک المتقربون؟ قال بکلامی یا احمد قلت بفھم وغیر فھم! قال بفھم وغیر فھم میں خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوا، تو عرض کیا الٰہی! تیرے مقرب بندوں نے کس طرح تیرا قرب حاصل کیا! ارشاد ہوا، احمد! میرے کلام سے میں نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عرض کیا! سمجھ کر یا بلا سمجھے؟ ارشاد فرمایا! کوئی سمجھے یا نہ سمجھے! (پڑھنے سے ہی قرب کی دولت ودیعت کردی جاتی ہے)

فائدہ : مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے خبرالقرطبی میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعطوالعین حظھا من العبادۃ، آنکھوں کو ان کی عبادت کا حصہ دیا کرو! عرض کیا گیا! ان کی عبادت کا کیا حصہ ہے؟ فرمایا "النظر فی المصحف" قرآن کریم کی زیارت کرنا! ایک دوسری کتاب میں مرقوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آنکھ دکھنے کے بارے میں جبرائیل علیہ السلام سے بات کی، تو انہوں نے کہا قرآن کریم کی زیارت سے آنکھوں کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔ علامہ قرطبی کی کتاب "تذکار فی فضائل الاذکار" میں یہ روایت میری نظروں سے گزری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ دو سو آیات قرآنیہ دیکھ کر پڑھے اس کی سفارش سے اس کی قبر کے سات پڑوسی بھی بخشے جائیں گے!

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، شیطان کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ عبادت یہ ہے کہ قرآن کریم دیکھ کر پڑھا جائے، نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنے کی ایسے فضیلت ہے جیسے فرض پڑھنے والے کی نوافل پڑھنے والوں پر! ہاں عنقریب آپ ملاحظہ کریں گے کہ فضیلت کا تعلق آیات قرآنیہ کے معانی و مطالب اور مفہوم پر غور و فکر پر منحصر ہے خواہ وہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی!

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب میں آئے گا کہ آپ نے فرمایا دو قسم کی شفا کو اپنے لئے ضروری سمجھو! ایک تلاوت قرآن مجید اور دوسری شھد:

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حلق درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت اپنے آپ پر لازم کرلو (حلق کی تکلیف رفع ہو جائے گی) حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بیان میں ہے کہ قرآن کریم کے اختتام پر دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ جب پڑھنے والا دعا کرتا ہے تو چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ امن علی دعائہ اربعۃ الاف ملک -:

حکایت : حضرت امام ابوبکر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی' میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں الٰہی کون سی عبادت تیرے نزدیک افضل ہے' مگر مجھے سوال کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کیا تم سب سے افضل عمل کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو عرض کیا! ہاں! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! تلاوت قرآن کریم! میں نے چاہا کہ دریافت کروں! تلاوت طہارت سے ہو یا بلا طہارت! لیکن مجھے شرم آئی! تو ارشاد ہوا تم پوچھنا چاہتے ہو کہ تلاوت قرآن طہارت سے ہو یا بلا وضو! میں نے عرض کیا! ہاں یا اللہ! ارشاد ہوا' جس طرح مطمئن ہو۔ پھر میرے دل میں بات آئی کہ نماز میں ہو یا نماز سے خارج! لیکن مجھے پھر شرم آئی! تو ارشاد ہوا تم دریافت کرنا چاہتے ہو تلاوت نماز میں ہو خارج میں! فرمایا جس طرح کرسکو! پھر سوال کے لئے دل چاہا اعراب کے ساتھ ہو یا بلا اعراب! مگر مجھے حسب سابق شرم آئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح کرسکو! پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو میرے نزدیک قرآن کریم کی تلاوت کا کتنا ثواب ہے! عرض کیا نہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلا اعراب ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں اور اعراب کے ساتھ ہر ہر حرف پر بیس بیس نیکیاں عطا کرتا ہوں اور فرمایا کیا یہ بھی جانتے ہو ایک نیکی کتنا وزن رکھتی ہے عرض کیا نہیں! فرمایا ایک نیکی ہزار رطل کے برابر ہے اور ہر رطل ہزار درنگ کا اور ہر درنگ ہزار درہم کا اور ہر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

درہم ہزار قیراط کا اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا! حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر اتقان میں فرماتے ہیں۔ اعراب سے مراد' قرآنی آیات کے مطالب و معانی کا سمجھنا ہے!

لطیفہ : حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مثل المومن الذی یقراء القرآن ویحمل بہ کالاترنجة جو ایماندار قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے اس مثال ترنج کی سی ہے! حضرت علامہ دمیری علیہ الرحمتہ حیاۃ الحیوان میں رقم طراز ہیں کہ ترنج کے ساتھ تشبیہ کی وجہ یہ ہے کہ جس گھر میں ترنج ہوتا ہے اس میں جن نہیں آسکتے اسی طرح جس دل میں قرآن پاک ہوتا ہے اس میں شیطان نہیں گھس پاتا' حضرت امام برماوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ ترنج کا رنگ دیکھنے والوں کو سرور بخشتا ہے' اور اس کے کھانے سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے' ہاضمہ درست و مضبوط اور معدہ کی رطوبت فاضلہ کو خشک کرتا ہے' اس کے دیکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے' صفرا کو ساکن اور رنگ صاف کرتا ہے' اور باہ کے لئے نفع مند ہے!

ابن طرخان کی کتاب طب نبوی میں مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ کسی بادشاہ نے ایک قوم سے ناراض ہوکر حکم دیا کہ انہیں صرف ایک ہی چیز کھانے کو دی جائے گی! تو انہوں نے ترنج کو پسند کیا۔ لوگوں نے ان سے سبب پوچھا تو وہ کہنے لگے! یہ ریحان ہے کہ اس کا چھلکا خوشبودار ہے اس کی ترشی سالن کا کام دیتی ہے! اس کے بیج تریاق اوراس کا گودا' میوہ کی مانند ہے!

چنانچہ منہاج میں اس کا شمار میوہ جات میں کیا گیا ہے' اور یہی کیفیت لیموں بھی رکھتا ہے! ابن طرخان مزید تحریر کرتے ہیں کہ ایک قوم نے اپنے نبی علیہ السلام سے اپنی اولاد کی بد خلقی کی شکایت کی! اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی نازل کی کہ! وہ اپنی قوم کو ترنج کھانے کا حکم فرمائیں اور یہی حکایت میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے امام غزالی علیہ الرحمتہ کی کتاب احیاء العلوم میں بھی دیکھی ہے اس میں بھی ترنج کھانے کا حکم مرقوم ہے کیونکہ ترنج ایک نہایت مفید اور عمدہ غذا ہے اس سے قوت سماعت وبصارت میں اضافہ ہوتا ہے اور منی بھی بڑھتی ہے!

لطیفہ : حضرت امام محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب دیکھا! گویا کہ وہ موتی چبا رہا ہے! اور پھر اسے منہ سے باہر پھینک دیا' انہوں نے تعبیر بیان کی کہ جب تم قرآن کریم میں سے کچھ یاد کرتے ہو اسے بھول جاتے ہو!

فائدہ : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے کسی نے اپنے نسیان کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کندر استعمال کریں! ترکیب یہ ہے کہ اسے رات کو پانی میں بھگو دیں اور نہار منہ پی لیا کریں' نسیان ختم ہو جائے گا!

نزھتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ کندر حصی لوبان ذکر کو کہتے ہیں اور اس کے کھانے سے آنکھ اور معدے کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اگر جلا کر اس کا سرمہ تیار کیا جائے اور سرمہ کی طرح لگایا جائے تو آنکھ کی روشنی تیز ہوجاتی ہے اور اس کے چبانے سے ذہن مضبوط ہوتا ہے نیز سر کی رطوبت جذب ہوتی ہے! اس کا کھانا ریاح کے لئے دافع اور بلغم کا قاطع ہے اور بلغمی بخار کے لئے نہایت مفید!

ایک شخص نے امام ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے خواب دیکھا کہ کیچڑ میں موتی بکھیر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا تم راستے میں قرآن کریم پڑھتے ہوں گے! اور کتاب الروضہ میں واضح کیا گیا ہے کہ حمام میں تلاوت قرآن کریم مناسب نہیں' اور نہ ہی نجاست کی جگہ پر جائز ہے) جنازہ کے پیچھے راگ اور ترنم سے پڑھنا حرام ہے! ہاں اگر طاقت رکھتا ہو تو پڑھنے والوں کو روکنا واجب ہے۔:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شرح مھذب میں ہے کہ موتی پہننا حرام نہیں، بخلاف ریشم اور سونے کے، کیونکہ ان دونوں کا استعمال آدمیوں کے لئے حرام ہے! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فصل: قرآن کریم کے علاوہ اذکار معروفہ جن میں بکثرت فوائد ہیں۔:

فائدہ : طبرانی میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ قرآن کریم میں دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں جو قرآن پاک کو پڑھے گا اسے ہر ایک حرف کے بدلے جنت میں حورعین میں سے ایک ایک حور ملے گی اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ جو قرآن کریم سے ایک حرف پڑھتا ہے اسے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب بیس گناہ ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے لااقول الم حرف ولکن الف حرف و لام حرف و میم حرف"

فائدہ :جاء رجل اعرابی الحاء قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ، قلت فسمعنا قولک ووعیت اللہ فوعینا عنک وکان فیما انزل اللہ علیک "

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ وقد ظلمت نفسی وجئتک مستغفرا فنودی من القبر الشریف قدغفر اللہ لک۔:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر ایک دیہاتی شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نے جو کچھ فرمایا ہم نے سنا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا اور آپ نے ہمیں عنایت کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل فرمایا اسی میں یہ ارشاد بھی ہے کہ "اگر وہ لوگ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کی سفارش فرما دیں تو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی توبہ قبول کرنے والا رحیم پائیں گے!

اور بیشک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں اپنی ذات پر ظلم کرتا ہوا حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں استغفار کرتا ہوں! اس کا اتنا سا عرض کرنا تھا' روضہ اطہر سے آواز سنائی دی' بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا!

اگر کہا جائے یہ کیا مطلب ہے؟ جبکہ صحیح طریقہ سے توبہ واستغفار کریں تو بھی ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول و منظور ہوگی! اور جب یہ ثابت ہے تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش و استغفار کو درمیان میں لانے کا کیا فائدہ!

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ بتعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات پر خلوص نیت سے قائم نہ رہے! (جس کے باعث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گویا کہ تکلیف میں مبتلاء کیا) لہٰذا یہ ان لوگوں کی بہت بڑی زیادتی ہے پس جب تک وہ بارگاہ رسالت مآب میں آکر آپ کے سامنے اعتراف خطا نہیں کرتے اور آپ سے سفارش نہیں پاتے تو ان کی توبہ استغفار بے فائدہ رہے گی اس لئے فرمایا لوگو! اگر تم اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر بیٹھے ہو تو شرمساری اور مایوسی کی کوئی بات نہیں! آؤ میرے محبوب کے دراقدس پر اور ان کی سفارش تلاش کرو وہ رحمۃ للعلمین ہیں وہ اپنے دربار پرانوار پر آنے والوں کو محروم نہیں لوٹائیں گے بلکہ تمہاری توبہ و استغفار کی قبولیت کے لئے رب کریم جل مجدہ کی بارگاہ تمہاری سفارش فرمائیں گے تو ایسی صورت میں رب العلمین رحمۃ للعلمین کی سفارش کو شرف قبولیت سے نوازے گا اور تمہاری بات بن جائے گی! اس لئے کہ کسی اور کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

استغفار قبول ہو یا نہ ہو! لیکن آپ کی استغفار تو قبول ہی قبول ہے جبکہ عام لوگوں کی استغفار کے بارے وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ قبول ہوئی ہے یا نہیں! (قدرے اضافہ کے ساتھ) (تابش قصوری)

فائدہ نمبرا: افکار میں مذکور ہے کہ قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا حفظ کے اعتبار سے افضل ہے اس کو صحابہ کرام سے نقل کیا گیا ہے، لیکن فرماتے ہیں کہ یہ مطلقاً حکم نہیں، حتیٰ کہ اگر کوئی حفظ پڑھنے کی حالت میں دیکھ کر پڑھنے والے سے زیادہ مطالب و معانی پر غور و فکر کرتا ہے تو اسے حفظ پڑھنا ہی افضل ہوگا، کلمہ مصحف کی میم کو زبر، زیر اور پیش، تینوں حرکات سے پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ تبیان میں ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کو امت محمدیہ میں سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصحف کے نام سے پکارا، اور روضہ میں ہے کہ اگر کسی نے دنیا و آخرت کو اپنے سامنے رکھنے پر طلاق معلق کردی ہو تو اس سے بچاؤ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مصحف قرآن شریف کو اپنی گود میں رکھ لے (گویا کہ اس نے دنیا و آخرت کو اپنے سامنے رکھ لیا اور اب طلاق واقع نہیں ہوگی مفہوم عبارت سے یہی نتیجہ مستنبط ہوتا ہے)

فائدہ : حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضرت دانیال علیہ السلام کے مزار شریف پر جانا ہوا تو وہ اپنے مزار مبارک میں اس طرح تسبیح و تحمید میں مصروف سنائی دیئے! سبحان من تعزز بالقدرة والبقاء وقهر العباد بالموت (پاک ہے وہ ذات اقدس جسے قدرت وبقاء کا اعزاز حاصل ہے اور جس نے اپنے بندوں کو موت سے مقہور کررکھا ہے، اسی اثناء میں مجھے خلاء سے اس طرح آواز سنائی دی کہ) انا الذی تعززت بالقدرة والبقاء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وقہرت العباد بالموت' (میں وہی ہوں جسے قدرت وبقا کا اعزاز حاصل ہے اور میں نے ہی اپنے بندوں کو موت سے مقہور کر رکھا ہے)

جو ان کلمات کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے ساتوں آسمان اور زمینیں اور جتنی ان میں مخلوق پائی جاتی ہے دعائے مغفرت کرتی ہے!

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں علامہ ثعلبی علیہ الرحمتہ کی کتاب عرائس میں دیکھا ہے حضرت دانیال علیہ السلام غیر مرسل نبی تھے یعنی ان پر کوئی کتاب یا صحیفہ نازل نہیں ہوا تھا! تاہم آپ نبی تھے' علم تعبیر کے عالم اور حکیم تھے بخت نصر آپ ہی کے زمانے کا بادشاہ تھا! ایک مرتبہ کسی شہر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جانا ہوا تو وہاں پر انہوں نے راگ (لاکھ) سے سربمہر ایک خزانہ پایا! اسے کھولا گیا تو کیا دیکھتے ہیں ایک فوت شدہ شخص کو سونے کی تاروں سے تیار کردہ کفن دیا ہوا ہے' اسے دیکھتے ہی آپ بڑے متعجب ہوئے جب اس کی ناک پر آپ کی نظر پڑی تو وہ ایک بالشت سے بھی زیادہ لمبی تھی' چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اس حیران کن واقعہ کی تحریری اطلاع دی! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنتے ہی فرمایا وہ حضرت دانیال علیہ السلام ہیں' حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا' ان کی نماز پڑھ کر ایسی محفوظ جگہ پر دفن کریں جہاں اس پر شہر والوں کا بس نہ چلے۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہل معانی سے نقل فرمایا ہے کہ یہ آیت اس آیت پر دال ہے وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیھم" "وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون' اور اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں اتارے گا جس وقت تک آپ ان میں موجود ہیں' نیز فرمایا! اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس ثابت ہوا' عذاب سے محفوظ رہنے کا وسیلہ استغفار ہے! اس لئے کہ استغفار باعث امن ہے!

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں پہلے دو چیزیں ذریعہ امن و امان تھیں' ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور دوسری "استغفار" حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے' اب استغفار باقی ہے! لہٰذا اسی کو اختیار کرنا چاہئے' بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد' وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ' اور ان میں کون سی بات پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا' یہ حکم آخرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے! دنیا کے بارے میں نہیں ہے! کیونکہ دنیا کا عذاب' رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت و برکت کے باعث اٹھالیا گیا ہے!

امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ" (میرے حبیب صلی اللہ علیک وسلم' انہیں آپ معاف بھی فرمائیں اور ان کے لئے میرے ہاں سفارش بھی کیجئے) اس آیت سے یہ واضح ہورہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں اہل کبائر کی سفارش فرماتے ہیں' کیونکہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ احد میں مورچہ چھوڑ دیا تھا! اور ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آپ کو استغفار کا حکم فرمایا تو اسی لئے ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے' اور ان کے حق میں آپ کی درخواست سفارش قبول فرمائے صاحب کشاف کہتے ہیں کہ اس آیت کا یہ بھی مفہوم ہے کہ آپ ان کی وہ خطائیں معاف فرمادیجئے جو آپ کے حق سے متعلق ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں ان کی بابت ان کے لئے آپ استغفار کریں۔:

حضرت ابن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بخاری شریف کی بعض احادیث سے جو کچھ نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وسلم کی شفاعت و سفارش دنیا و آخرت میں ہمیشہ جاری رہے گی چنانچہ آپ مسلسل شفاعت فرمارہے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، قیامت میں آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کسے حاصل ہوگی حالانکہ اس میں آپ کی دنیاوی شفاعت کے بارے کوئی بات دریافت نہیں کی گئی! لیکن اس میں کوئی ہرج نہیں، کیونکہ اسے تو وہ جانتے تھے اور اکثر معائنہ بھی کیا کرتے تھے۔

کتاب روضہ میں مرقوم ہے کہ آپ کی شفاعت پانچ قسم پر منقسم ہوگی (نمبرا) شفاعت عظمیٰ، جو اہل موقف کے بارے میں فیصلہ کرنے سے متعلق ہوگی نمبر۲: ان لوگوں کے بارے میں جو مستحق نار ہوں گے لیکن آپ کی شفاعت کے باعث وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے، نمبر۳: ان لوگوں کی بابت جو دوزخ میں پہنچ چکے ہونگے، لیکن آپ کی شفاعت کے باعث وہاں سے رہائی پائیں گے نمبر۴: ان لوگوں کے لئے جو بلاحساب وکتاب جنت میں جائیں گے، نمبر۵: اہل جنت کے مدارج و مراتب کی رفعت وبلندی کے لئے ہوگی!

حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ نے ان پر مزید اضافہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ چھٹی قسم کی شفاعت ان ایمانداروں کے حق میں ہوگی جو مدینہ منورہ میں انتقال کریں گے! اور ساتویں آپ کے چچا حضرت ابوطالب کے لئے ہوگی .... اور آٹھویں شفاعت، ان خوش نصیبوں کے لئے ہوگی جو آپ پر صلوۃ وسلام عرض کرتے رہے ہوں گے، نویں ان لوگوں کی ہوگی جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر برابر ہونگی، پھر وہ آپ کی شفاعت کے وسیلہ نے جنت میں داخل ہوں گے نیز، اہل اعراف بھی آپ کی سفارش وشفاعت سے جنت پائیں گے۔

دسویں شفاعت یہ ہے کہ آپ کی امت پہلی تمام امتوں سے پہلے داخل جنت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگی، گیارھویں شفاعت، جو امتی کبائر کے مرتکب رہے ہوں گے، اسے حضرت ابن ابی دنیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے! اب ایک گروہ اور رہ جائے گا اور وہ دوزخی ہوں گے، جب وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو دوزخی انہیں عار دلائیں گے کہ تم تو خدا کی عبادت کیا کرتے تھے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بھی نہیں ٹھہراتے تھے پھر بھی تمہیں دوزخ میں ڈالا گیا، اب تم اس جہنم سے نہیں نکل سکو گے، تب اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو تھوڑا سا پانی دے کر ان کی طرف بھیجے گا جو اس آگ پر چھڑک دے گا تب دوزخی ان پر رشک کریں گے، کیونکہ اس کے بعد وہ دوزخ سے رہائی پاجائیں گے اور جنت میں داخل ہونگے اور انہیں کہا جائے گا آیئے تمہاری ضیافت کریں، وہاں ہر شخص کے پاس سرمایہ جنت وافر مقدار میں ہوگا، اگر تمام جنتی ایک ہی شخص کے ہاں جمع ہوجائیں تب بھی اس کا سٹاک ختم ہونے کا نام تک نہیں لے گا!

الٰہی ہمارے پیارے رسول، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے وسیلہ میں اپنی وسیع رحمت سے ہمیں بھی بے عذاب وعتاب، جنت مرحمت فرما، کیونکہ تو ارحم الراحمین ہے۔ الھم ادخلنا الجنۃ بشفاعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من غیر عذاب یسبق برحمتک الواسعتہ فانت ارحم الراحمین۔

بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب
تاابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فوائد نافعہ : جو اللہ تعالیٰ کے فرمان "وشاورھم فی الامر' میرے حبیب آپ صحابہ کرام سے مشورہ فرمالیا کریں' کے بارے میں ہیں "مشورہ کے اجراء کا ایک منشاء یہ بھی ہے کہ امتیوں کے لیئے یہ بھی سنت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء بن جائے اس طرح آپ کی اقتداء نصیب ہو! نیز یہ کہ لوگوں کی سوچ' عقل و دانش میں تفاوت ہے۔ اس لئے یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ ایک شخص کے دل میں عمدہ بات آئے جو دوسرے کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو خصوصاً دنیاوی امور میں بناء علیہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی حوصلہ افزائی کے لئے فرمادیا کرتے تھے تم اپنے دنیوی معاملات میں مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور میں تمہاری عاقبت کو تم سے زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ اسے حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے ضمن میں ذکر فرمایا' نیز یہ کہ جب آپ نے غزوۂ احد میں جانے کا قصد فرمایا تو ان سے مشورہ کیا گیا! تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ نے جانے کا مشورہ پیش کیا' لیکن غزوہ احد میں وقتی طور پر ہزیمت اٹھانا پڑی' اگر آپ صحابہ کرام سے مشورہ نہ فرماتے تو ان کے دل میں خیال پیدا ہوتا کہ شاید آپ ہمارے مشورے سے مطمئن نہیں ہوتے! اس لئے صحابہ کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے فرمایا میرے حبیب آپ اپنے جانثاروں سے بعض امور میں مشورہ فرمالیا کریں' اس طرح ان کے دل میں پیدا ہونے والی خلش کو رفع کردیا۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے مشورہ کے لئے کوئی آیت نازل نہیں ہوئی تھی' تاہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مشورہ کرنا آپ کے لئے واجب نہیں تھا اور حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ یہ استحبابی امر ہے' البتہ روضہ میں مرقوم ہے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ مشورہ کرنا آپ پر واجب کیا گیا تھا' (بہر حال "وشاورھم" کا کلمہ وجوب پر نہیں اختیار پر دلالت کرتا ہے (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۳ : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے درخواست کی کہ مجھے ایسے عمل سے آگاہ فرمایئے جو مجھے جنت میں لے جائے، آپ نے فرمایا تم غصہ نہ کیا کرو! اس نے پھر عرض کیا تو آپ نے دوبارہ فرمایا غصہ کرنے سے بچو! اس نے مزید عرض کیا تو آپ نے فرمایا " قل استغفراللہ قبل الصلوۃ العصر سبعین مرۃ لیکفر عنک ذنوب سبعین عاما، نماز عصر سے پہلے ستر مرتبہ استغفار کیا کرو، وہ تیرے ستر سال کے گناہ مٹا دے گی اس نے عرض کیا، ستر برس کے تو میرے گناہ ہی نہیں (یعنی میری تو عمر بھی ستر برس نہیں ہے) فرمایا تیری والدہ کے گناہ معاف ہوجائیں گے اس نے کہا میری والدہ کے بھی اتنے گناہ نہیں، آپ نے فرمایا تیرے باپ کے گناہ معاف ہوجائیں گے وہ کہنے لگا اس کے بھی اتنے سالوں کے گناہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا تیرے بھائیوں کے معاف ہونگے وہ کہنے لگا! ہاں یہ ہوسکتے ہیں (نوٹ) اس حدیث شریف سے مستفاد ہے کہ اگر کسی کی عمر کم ہوتو اس کے استغفار کرنے سے اس کے والدین، بہن، بھائیوں اور متعلقین کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ العظیم)

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اگر آپ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو ان کلمات دعائیہ کو اپنا معمول بنالو! جو بھی کوئی اسے پچیس مرتبہ یومیہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ستر صدیقوں کا ثواب رقم فرمائے گا وہ کلمات یہ ہیں " استغفراللہ العظیم لی ولوالدی وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات"

اور احیاء العلوم میں ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص ان کلمات کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ چیونٹی کے قدموں کے چلنے کی تعداد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کلمات یہ ہیں "سبحانک ربی ظلمت نفسی وعلمت سوء فاغفرلی فانہ لا یغفرالذنوب الا انت' نیز آپ نے فرمایا' جو شخص گناہ کرلے اور پھروہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ میرے ان برے اعمال سے مطلع ہے' اس سے میری کوئی حرکت پوشیدہ نہیں' تو اتنی سی سوچ ہی سے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ اس کی زبان پر کلمہ استغفار بھی نہ آیا ہو!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "استغفار کے معنی یہ ہیں کہ الٰہی مجھے بچالے' پس اگر کہا جائے استغفار افضل ہے یا کلمہ "لا الہ الا اللہ"تو اس کا جواب یہ ہے کہ استغفار تو صابن کی مانند ہے پس وہ اس شخص کے لئے افضل ہے جس کے گناہ زیادہ ہیں اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مثال خوشبو سے ہے یہ اس شخص کے لئے افضل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے محفوظ رکھا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر شب وروز ستر بار سے زائد مرتبہ استغفار اور توبہ کیا کرتے تھے (حالانکہ آپ کے وسیلے سے گنہگاروں کی بخشش ہوگی' آپ کا پڑھنا تعلیم امت کے لئے تھا نیز یہ بات بھی سنت ٹھہرائی گئی (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کہ یومیہ اعمال بجالاتا ہے لیکن اس کا روزنامچہ نہ بنایا جاتا ہو جس کے نامہ اعمال میں استغفار نہیں ہوتی اس پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور جس کے اعمالنامہ میں استغفار ہوتی ہے جب اسے لپیٹا جاتا ہے تو اس سے انوار وتجلیات کی بارش ہوتی رہتی ہے اسے حضرت نسفی نے ذکر کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ایماندار کو مبارکبادی سے یاد فرماتے ہیں جس کے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار پائی جاتی ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے نامہ اعمال کو نہایت خوشی و مسرت سے دیکھنا پسند کرتا ہے اسے چاہئے کہ بکثرت استغفار کرے (رواہ البیہقی)

نیز فرمایا جو ایماندار استغفار کے وظیفہ کو اپنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر غم و فکر سے آزاد فرما دیتا ہے اور ہر قسم کی عسرت و غربت دور کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں پر اس کا وہم و گمان بھی نہیں جاتا! (رواہ' ابوداؤد' النسائی)

امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مرد اور عورت بڑے سعادت مند ہیں جو شب و روز ستر بار مغفرت کے طالب ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سو گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ مرد و زن بڑے بدنصیب جو یومیہ سات سو سے بھی زیادہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں!

امام حاکم علیہ الرحمتہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے بڑی حسرت سے دو تین بار کہا واہ ذنباہ افسوس میرے گناہو! یہ سنتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! تم کہو! الٰہی تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری بے پایاں رحمت پر بھروسہ ہے اس نے جب یہ کلمات ادا کیے تو آپ نے فرمایا پھر کہو اس نے دوسری بار بھی کہا آپ نے فرمایا ایک بار پھر کہو! اس نے انہی کلمات کو پھر دہرایا' تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بشارت دی اب جاؤ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے بخشش سے نواز دیا ہے۔:-

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پڑوسی کے گھر کھجور کا درخت ہے اور اس سے ترکھجوریں میرے صحن میں گرتی رہتی ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ انہیں فرمایئے میرے گھر میں گری ہوئی کھجوروں کو میرے بچوں کے لئے مباح کردے، جب اسے کہا گیا تو وہ نہ مانا (کہتے ہیں وہ یہودی تھا) تو صحابی نے عرض کیا اسے کہوں میرے ہاں فروخت کردے، جب یہ بات کہی گئی تو اس نے ہزار دینار قیمت طلب کی، مگر اس صحابی کے پاس رقم نہیں تھی، البتہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف سے قیمت ادا کردی، تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ اسلام بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضرت عثمان ذوالنورین کے لئے بشارت لئے حاضر ہوئے اور کہا!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ حضرت عثمان کے اس ایثار کے بدلے جنت میں کھجوروں کا ایک باغ پیدا فرما دیا ہے اور جو بھی کوئی ایماندار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتا رہے گا اُسے بھی اللہ تعالیٰ جنت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ جیسا باغ عطا فرمائے گا۔

حدیث حمید میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا مجھے سبحان ربی الاعلیٰ کے ثواب سے آگاہ فرمایئے! تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جو شخص سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد رکھے گا اس کا عمل میزان میں، عرش وکرسی، اور دنیا کے تمام پہاڑوں کے وزن سے بھی بڑھ جائیں گے نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا! بلاشبہ میں ہر شئی سے بلند تر ہوں! اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ اور جنت میں داخل کردیا، اور جب وہ فوت ہوگیا تو یومیہ حضرت میکائیل علیہ السلام اس کی قبر میں ملاقات کے لئے جایا کریں گے! اور جب قیامت ہوگی تو اسے اپنے بازو پر بیٹھا کر بارگاہ رب العزت میں لائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے الٰہی اس شخص کے لئے میری سفارش قبول فرمایئے، اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہم نے تمہاری شفاعت قبول فرمائی، لو اسے جنت میں لے جاؤ!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسئلہ : سجدہ کی تسبیح سبحان ربی الاعلیٰ' رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم پر فضیلت رکھتی ہے اسے کم از کم تین بار کہنا چاہئے' اور زیادہ اچھا ہے کہ نو سے گیارہ بار پڑھا جائے' پانچ مرتبہ کہنا اوسط درجہ ہے اسے ماوردی نے بیان کیا! کتاب الایضاح میں ہے کہ پہلی دو رکعت میں گیارہ بار اور آخری دو رکعت میں سات سات بار پڑھیں' البتہ اگر ایک بار بھی تسبیح پڑھی تو سنت ادا ہو جائے گی' اسے شرح مذہب میں ذکر کیا گیا ہے' نیز اسی میں یہ بھی مندرج ہے کہ سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کے ساتھ وبحمدہ کا پڑھنا مستحب ہے' یہ بات اظہر ہے کہ یہ حکم منفرد کے لئے ہے لیکن امام کو تین بار سے زائد کہنا مناسب نہیں "واما الامام فلا یزید علی ثلاث" تسبیح مذکورہ اور دیگر تسبیحات امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک واجب ہیں' بشرطیکہ مقتدی رضامند ہوں' لہٰذا اگر ان میں سے کسی تسبیح کو قصداً ترک کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی' اگر بھول گیا تو سجدہ سہو کرے' اور علامہ اوزاعی علیہ الرحمتہ نے قنوت میں بیان کیا ہے کہ اگر سہواً ترک ہوتو سجدہ سہو مستحب ہے' روضہ میں ہے کہ جو رکوع و سجود کی تسبیح اور سنن موکدہ کے چھوڑنے کا عادی ہو جائے تو اس کی شہادت مردود ہے' علامہ ابن عماد فرماتے ہیں یہ تب ہے جب وہ طویل مدت تک اس کا مرتکب ہو! (سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک رکوع و سجود کی تسبیحات سنت ہیں' اگر رہ جائیں تو سنت کے ترک ہو جانے پر سجدہ سہو نہیں' البتہ قصداً سنت کا چھوڑنا خطاء ہے)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت : حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام اپنے "طیارے" "ہوائی تخت" پر جارہے تھے کہ کسانوں نے آپ کی اس شان وشوکت کو دیکھ کر کہنا شروع کردیا کہ آل داؤد کو تو جو کچھ ملا، ملا' لیکن تمہارا ایک بار سبحان ربی العظیم' سبحان ربی الاعلیٰ کہنا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں قبولیت کا شرف پائے وہ ہماری وسیع و عریض مملکت سے زیادہ بہتر ہے' انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کے تفکرات کو دور فرمائے جس طرح ہماری پریشانی کو دور فرمایا!

فائدہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت اسرافیل علیہ السلام بارگاہ سید الانبیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور درج ذیل تسبیح کی عظمت کو بیان کیا' کہ جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے ان ذاکرین کے زمرہ میں افضل مقام عطا فرمائے گا جو اسے شب و روز یاد کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت عطا فرما کر خوش کرے گا' نیز جس طرح (موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں اسی طرح اس کے گناہ جھڑ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم اس پر مبذول رہے گی' اور اسے دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ تسبیح یہ ہے' سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عدد ماعلم اللہ ووزن ماعلم اللہ ومثل ماعلم اللہ

نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ تسبیح پڑھے گا" سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عدد مافی علم اللہ ودوام ملک اللہ' دنیا اور اہل دنیا بیشک ختم ہو جائیں مگر اس کے پڑھنے والے کا ثواب ختم نہیں ہوگا!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت : حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں سنا کوئی منادی اعلان کررہا ہے لوگو اپنی پریشانیوں سے بچنے کا اسلحہ اٹھالو' چنانچہ لوگ اپنے اپنے اسلحات کو اٹھانے لگے تو اس نے کہا' یہ تو تمہاری پریشانیوں کے وقت کا اسلحہ نہیں ہے پھر کوئی شخص اہل زمین سے بولا فرمایئے ہماری گھبراہٹ کو دور کرنے والے کون سے ہتھیار ہیں اس پر جواباً یہ کلمات سنائی دیئے سبحان اللّٰہ والحمد اللّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم⊙

فوائد جلیلہ **فائدہ نمبر۱ :** حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قیامت ہوگی تو لا الہ الا اللہ اپنے پڑھنے والے کے سامنے' سبحان اللہ' پیچھے' الحمد اللہ' دائیں' اللہ اکبر' بائیں اور لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم اس کے سر پر چھتری کی طرح حفاظت کریں گے' (گویا کہ یہ اس کا باڈی گارڈ دستہ ہوگا) جن مصائب و آلام اور مشکلات میں اور لوگ پڑے ہونگے یہ ان سے بالکل محفوظ رہے گا اسے علامہ ابن عماد نے کتاب الذریعہ میں ذکر کیا!

فائدہ نمبر۲ : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی گئی تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کلمات سے تسبیح پڑھی' سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان الا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی ذنبی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم ○ یہ سنتے ہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ تسبیح کس نے پڑھی ہے؟ وہ صاحب عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے اس غلام نے' آپ نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تیرے منہ سے ابھی آخری کلمہ نکلنے نہیں پایا تھا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو بڑے اشتیاق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے اس کے ثواب کو لکھنے کی طرف مائل ہیں اور ان میں ہر ایک کی یہی خواہش ہے کہ میں لکھوں! پھر انہیں آسمانوں کی طرف پرواز کرتے پایا ہے یہاں تک کہ وہ عرش معلیٰ تک پہنچ گئے اور ان کلمات عظمیٰ کو عرش کے نیچے محفوظ کردیا' وہی قیامت تک وہی محفوظ رہیں گے یہاں تک کہ تجھے ان کے ساتھ آتے ہی اور عطا کئے جائیں گے۔۔

فائدہ نمبر۳ : سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ' پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اسے اپنے قبضہ میں لے کر اور اپنے پروں کی حفاظت کے ساتھ' آسمانوں کی طرف لے جاتا ہے اور اس کا فرشتوں کی کسی ایسی جماعت کے پاس سے گزر نہیں ہوتا جو پڑھنے والے کے لئے استغفار نہ کرتی ہو' یہاں تک کہ وہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوتا ہے! اسے حاکم نے روایت! نیز فرمایا اس کی اسناد صحیح ہیں۔

فائدہ نمبر۴ : حضرت ابوالسعادات علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام سبحان من ھو مطلع یعلم جوارح القلوب سبحان من یحصی عدد الذنوب سبحان من لا یخفی علیہ خافیتہ فی السموت ولا فی الارض سبحان اللہ الروف الودود پڑھا کرتے تھے' جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں درج کی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

فائدہ نمبر۵ : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی حضرت ذوالقرنین سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا تم نے تمام ممالک کو کیسے فتح کیا! اور مشرق و مغرب کی ولایتوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا کیسے مالک بن گیا! انہوں نے کہا قل ھو اللہ احد اور دیگر چند کلمات کے وظیفہ کرنے سے مجھے اس طرح غلبہ نصیب ہوا اور عرض کیا "جو ان کلمات کو پڑھے گا اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جائیں گے' دس لاکھ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج ہوں گی اور دس لاکھ درجے ترقی پائے گا' حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا وہ چند کلمات کون سے ہیں مجھے بھی بتایئے تو انہوں

نے کہا وہ یہ ہیں " سبحان من ھو باق لا فنی سبحان من ھو عالم لا نسی سبحان من ھو قیوم لا ینام سبحان من ھو مراسم لا یستھو سبحان من ھو واسع لا تیکلف سبحان من ھو قائم لا یلھو سبحن من ھو عزیز لا یظلم' حضرت ابو السعادات نے کہا ہے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ان کلمات کا ورد کیا کرتے تھے' سبحان من ھو فی علوہ وان وفی دونوہ عال وفی اشراقہ منیر وفی سلطانہ قوی' یعنی پاک ہے وہ ذات جو باوجود بلند تر ہونے کے پھر بھی قریب ہے' اور قریب نہ ہونے کے بلند تر ہے' جو انوار و تجلیات بخشائش کا مرکز اور اپنی سلطانی میں مضبوط و قوی ہے' جو اسے یومیہ دس مرتبہ پڑھا کرے گا گویا کہ اس نے چالیس ہزار حج کرنے کی سعادت حاصل کی! حضرت سیدنا آدم علیہا السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے سبحان الخالق الباری' سبحان اللہ العظیم وبحمدہ جو کوئی شخص ان کلمات کو دس بار پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان نعمتوں کی کیفیت کا گمان گزرا ہوگا۔

حضرت سیدنا یونس علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے' سبحان القاضی الاکبر سبحان الخالق الباری سبحان القادر المقتدر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابوالسعادات فرماتے ہیں کہ جو اسے یومیہ ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو اسے ہر برائی سے بچائیں گے' اور اسے اتنا ثواب عطا فرمائے گا گویا کہ اس نے ایک ہزار غلام آزاد کئے ہوں! کسی امیر ترین آدمی کے پاس ایک قلمی کتاب جس پر لکھا ہوا تھا تالیف ابوالسعادات اسی سے میں نے یہ بات درج کی ہے' لیکن مصنف کی ثقاہت مجھے معلوم نہیں! واللہ تعالیٰ وحبیب الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صبح و شام کے اذکار؟

فصل : حضرت امام نودی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الاذکار میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا! الٰہی تو نے مجھے ہاتھ کی کمائی میں مصروف کر دیا ہے' لہٰذا کوئی ایسی دعا تعلیم فرما دے جس سے تمام محامدو تسبیحات کی ادائیگی ہو سکے' تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی "صبح و شام یہ کلمات طیبات تین تین مرتبہ پڑھ لیا کریں" والحمد للہ رب العلمین حمدا یوافی نعمتہ ویکافی مزیدہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص صبح و شام یہ دعا پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کو ستر بلاؤں سے محفوظ رکھے گا ان میں ادنیٰ درجہ تفکرات کا ہے نیز حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر صبح و شام تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار کہا' کیا میں تجھے ایسی حدیث بیان نہ کروں؟ جسے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا مرتبہ سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا جو صبح و شام یہ دعا پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی طلب کرے گا اسے عطا ہو گا! اللھم انت خلقتنی وانت تھدینی وانت تطعمنی وانت تسقینی وانت تمیتنی وانت تحیینی' الٰہی تو نے مجھے پیدا فرمایا تو نے مجھے ہدایت سے نوازا' تو ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مجھے کھلاتا، پلاتا ہے اور تیرے ہی قبضہ قدرت میں میری زندگی اور موت ہے۔۔۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی ایسا وظیفہ عطا فرمایئے جسے صبح وشام پڑھتا رہوں تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھ لیا کریں، اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ رب کل شئی وملئکۃ اشھدان لا الہ الا انت اعوذبک من شرنفسی ومن شرالشیطن وشرکہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرحیم ○ نیز سورہ حشر کی آخری تین آیات صبح وشام اور سوتے وقت پڑھ لیا کریں، اور جو بھی کوئی شخص اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا جو دعائے رحمت و بخشش کرتے رہیں گے حتیٰ کہ جب فوت ہوگا تو درجہ شہادت پر فائز ہوگا! (رواہ الترمذی) شرکہ میں شین کو فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ پڑھنا جائز ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح و شام سبحان اللہ وبحمدہ ایک ہزار بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے سودا فرمالیتا ہے اور اس دن کے اختتام تک اللہ تعالیٰ اسے رہائی سے نواز دیتا ہے، رواہ الطبرانی وغیرہ

حکایت : حضرت وھیب بن ورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شب میرا قبرستان جانا ہوا، تو مجھے نہایت خوفناک آوازیں سنائی دیں، پھر میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کرسی پر بیٹھا کہہ رہا ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس لانے کی کون ضمانت دیتا ہے! لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا اس کی طرف سے میں ضامن ہوں! پھر وہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا اور جلد ہی واپس پلٹا! اور عرض گزار ہوا ان تک میری رسائی نہیں، مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ صبح وشام ایک دعا پڑھتے ہیں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت وھیب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں خود ان کے پاس پہنچا اور تمام ماجراء سنایا' وہ کہنے لگے ہاں میں صبح وشام تین تین بار ان کلمات کا ورد کرتا ہوں! امنت باللہ العظیم وکفرت بالجبت والطاغوت واستمسکت بالعروۃ الوثقی لاانفصام لھا واللہ سمیع علیم ○ اسے ترغیب و ترھیب سے نقل کیا گیا ہے!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جبت' بت کو کہتے ہیں اور طاغوت شیطان کو! بعض کہتے ہیں طاغوت شاعر کو اور جبت' کاہن (نجومی و جادوگر) کو! اور اہل لغت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کسی کو پوجا' جائے اسے جبت اور طاغوت کہتے ہیں!

عروۃ الوثقی سے کلمہ توحید مراد ہے اور بعض نے فرمایا "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد ہے' نیز بعض قلب سلیم سے تعبیر کرتے ہیں! "بدرالفلاح" میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے۔

حسبی الرب من المربو بین حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرزاق من المرزوقین حسبی اللہ الذی لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم'

حضرت نحاس علیہ الرحمتہ سے منقول ہے کہ جبی اللہ' حسبنا اللہ کہنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس میں تعظیم و تکریم کا پہلو نمایاں ہے!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعا کو صبح و شام وظیفہ بنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک بار پڑھنے سے چوتھائی حصہ بدن کا دوزخ سے محفوظ کر دیتا ہے اسی طرح دو بار سہ بار اور چہار بار پڑھنے سے اس کا تمام جسم عذاب دوزخ سے بچا لیا جائے گا دعا یہ ہے! اللھم انی اصبحت اشھدک واشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خلقک انک انت الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک (رواہ النسائی)

علامہ ابن العماد رحمہ اللہ تعالیٰ کشف الاسرار والحکمتہ میں فرماتے ہیں ”ترتیب آزادی کے متعدد درجات ہیں جب کوئی شخص اپنے آپ پر چاربار زنا کا اعتراف کرتا ہے تو اس کا خون معاف ہو جاتا ہے۔ (یعنی حد لگانے یا سنگساری کے باعث وہ مرجائے تو اس کا خون کسی کے ذمہ نہیں) اور پھر وہ اس جرم کی سزا پانے کی وجہ سے عذاب دوزخ سے بھی نجات پالیتا ہے۔:

زنا کے ثبوت میں چار گواہوں کی گواہی کو مشروط اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ دو جسموں سے سرزد ہوتا ہے اور ایک کے لئے دو دو گواہ مطلوب ہیں' نیز اللہ تعالیٰ نے زانی سے پہلے زانیہ کا ذکر کیا' اس لئے کہ زنا اکثر عورت ہی کی رضامندی سے ظہور پذیر ہوتا ہے اور چوری کرنے والی عورت سے پہلے چور کا ذکر اس لئے ہے کہ چوری اکثر مرد سے وقوع پذیر ہوتی ہے' رہی یہ بات کہ چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے لیکن ذکر کے کاٹنے کا نہیں' اس کا سبب یہ ہے کہ اس سے نسل منقطع ہوتی ہے اس لئے اس کی اجازت نہیں! دوسری بات یہ بھی ہے کہ وہ پوشیدگی میں واقع ہوتا ہے' اس لئے اس میں زجروتوبیخ کا ہونا مشکل ہے! یعنی اس سے دوسرے سبق حاصل نہیں کرسکتے! ہاتھ کٹا تو ہر ایک کو دکھائی دیتا ہے جس سے عبرت حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ بھی کہ چور کا ایک ہاتھ کٹ جائے تو وہ دوسرے ہاتھ سے کاروبار زندگی چلا سکتا ہے (رواہ قرطبی وغیرہ) (ایک یہ بھی بات ہے کہ مرد کا اگر پوشیدہ حصہ بطور سزا کاٹنے کا حکم ہوتا تو۔عورت جو زنا کی اصل سبب ٹھہرتی ہے اس کا کون سا حصہ بطور سزا کاٹا جائے گا؟

پھر اس میں کیا حکمت ہے اگر کوئی غنی کسی غلام کے ایک حصہ کا مالک ہو اور وہ اپنا حصہ آزاد کردے تو تمام غلام آزاد ہو جائے گا اور اپنے شریک کو

اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی، کیا سبب ہے جب کوئی شخص ان کلمات کو ایک بار پڑھتا ہے تو چوتھائی حصہ آزادی پاتا ہے، مکمل طور پر آزاد نہیں کیا جاتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ہر غنی سے غنی ہے اس پر جواباً کہا گیا ہے کہ آزادی کا شریک کے حصہ میں اثر پذیر ہونا ایک قسم کی مجبوری ہے اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے نیز سرایت تو شراکت میں ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی شریک و سہیم نہیں!

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے غلام کی آزادی کے لئے کسی کو وکیل ٹھہرائے اور وکیل غلام کے بعض حصہ کو آزاد کرے تو وہ اتنی ہی مقدار میں آزادی پائے گا، مکمل طور پر آزادی کا یقینی ہونا راجع ہے! ہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بھی کبھی بندہ کا بعض حصہ ہی دوزخ سے آزاد ہوتا ہے! جیسے کہ صحیح حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مواضع سجود کو آگ پر حرام ٹھہرایا ہے کہ وہ نہیں جلائے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دوزخ سے محفوظ رکھے۔ امین۔:۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام یہ کلمات پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے یقیناً راضی کرے گا! رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ورسولا ' (رواہ الترمذی) ابوداؤد شریف میں ہے کہ ان کلمات کو کہنے والے کے لئے لازمی طور پر جنت ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ان کلمات کو یومیہ صبح وشام تین تین بار کہے اور محمد نبیا ورسولاً کہنا مستحب ہے! اس طرح دونوں روایات پر عمل ہو جائے گا! اور اگر نبیا' یا رسولاً میں سے ایک بھی کلمہ کہہ لے تو بھی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عامل قرار دیا جائے گا!

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ صبح کے وقت ان کلمات کا وظیفہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا' دس گناہ مٹ جائیں گے اور دس درجے ترقی ہوگی! اور اگر شام کو بھی پڑھے گا تو اسے ہی ثواب و درجات پائے گا (رواہ النسائی) نیز روایت کرتے ہیں کہ جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ احد صمدلم یلد ولم یولد ولم لکن لہ کفوا احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دس لاکھ نیکیاں عطا فرمائے گا!

حضرت ابو کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو یقین کامل سے اس بات کی دلی طور پر شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک) اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کہنے کی برکت سے اس کے سال بھر کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چاروں صاحبزادیوں میں کسی سے (حضرت زینب' حضرت رقیہ' حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن (ان میں سیدہ فاطمہ سب سے چھوٹی مگر ان میں افضل ہیں) فرمایا ان کلمات کو پڑھا کریں "سبحان اللہ وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء ولم یکن اعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر وان اللہ قداحاط بکل شئی علما' کیونکہ انہیں صبح پڑھنے والا شام تک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(ہر تکلیف سے محفوظ رہے گا) اور شام کو پڑھنے والا صبح تک محفوظ رہے گا!
(رواہ' ابوداوَد و النسائی)

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اگر کوئی دن کا نیکی پر آغاز کرتا ہے اور نیکی پر ہی اختتام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندہ سے جو کچھ اس کے درمیان سرزد ہوا اسے نہ لکھیں (طبرانی نے اس کو اسناد حسن سے روایت کیا ہے) معوّذتین (سورہ الفلق' سورہ الناس) اور سورہ اخلاص کے صبح وشام پڑھنے نیز درود شریف کے دس دس بار پڑھنے سے متعلق حدیث شریف گزر چکی ہے کہ انہیں میری شفاعت نصیب ہوگی' اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس واطہر پر درود و سلام پڑھنے کے فضائل کا باب عنقریب آرہا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب محبت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا " لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" تمہیں ہرگز محبت کی نعمت نصیب نہیں ہو گی جب تک اپنی محبت بھری اشیاء سے راہ خدا میں صرف نہیں کرو گے!

کسی عارف کا ارشاد ہے " لَنْ تَنَالُوْا مَحَبَّتِیْ وَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ مَحَبَّۃُ غَیْرِیْ تمہیں میری محبت ہرگز میسر نہیں ہوگی جب تک تیرا دل غیر کی محبت میں لٹکا ہوا ہے! نیز محبت تو زندہ دل میں ہوتی ہے اور دل کو نفس کی موت سے زندگی ملتی ہے اسی سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ کیجئے!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس ایک درہ نامی پرندہ تھا جو بڑی فصاحت سے باتیں کیا کرتا! ایک دن جب وہ شخص حبشہ کے سفر پر روانہ ہونے لگا تو اس پرندے نے کہا "جب تو اس ملک میں میرے ہم جنسوں سے ملاقات کرے تو انہیں میرا سلام کہنے کے بعد بتانا کہ "میں تو ایک لوہے کے پنجرے میں بند ہوں بناء علیہ میں تمہارے پاس نہیں آ سکتا' لہٰذا تم ہی آ کر خبر لے جاؤ! جب وہ شخص وہاں پہنچا اور اس نے پرندوں کو پیغام پہنچایا تو وہ سنتے ہی پھڑ پھڑاتے ہوئے زمین پر گر پڑے گویا کہ وہ مر چکے ہیں! یہ کیفیت دیکھ کر وہ شخص دل ہی دل میں کہنے لگا کاش کہ میں پیغام نہ پہنچاتا!

جب واپس آیا تو درہ کو ان کی موت سے آگاہ کیا' یہ سنتے ہی پھڑ پھڑایا اور اسی طرح مردہ بن گیا! مالک نے پنجرے سے باہر نکال کر پھینک دیا' اس کا پھینکنا تھا کہ پرندہ اڑا اور کہنے لگا اے میرے مالک وہ میرے سجن مرے نہیں تھے بلکہ انہوں نے مجھے رہائی کا طریقہ بتایا تھا!

منہاج میں ہے کہ درہ نامی پرندے کا کھانا حرام ہے "! نفس کا مرنا دل کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زندگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں محبوب رکھتا ہے اگر کہا جائے کہ یہ کیا معاملہ جب محبت کا ذکر ہوا تو اپنی محبت کا اظہار ان کی محبت سے قبل فرمایا اور جب ذکر و اذکار کا معاملہ آیا تو فرمایا "فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ، تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا! اس کے جواب میں حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کچھ فرمایا ملاحظہ ہوا! آپ نے فرمایا "یاد مقام طلب ہے، گویا کہ یہاں بندوں کو طلب کا حکم فرمایا بناء علیہ انہیں کا پہلے ذکر فرمایا، لیکن محبت عطیہ خداوندی ہے۔ جو تحفہ ظہور پذیر ہوتا ہے! اس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، اسی وجہ پردہ غیب سے جب مشیئت خداوندی کے موافق ظہور ہوتا ہے تو طبعی محبت پائی جاتی ہے! لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو بندوں کی محبت پر مقدم رکھا یہ اس کا بندوں پر فضل و احسان ہے اس سے بندے کو کوئی اختیار نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو ہماری محبت پر مقدم فرمایا ہے یہ اس کا فضل و احسان ہے، بندوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اطاعت و عبادت کی توفیق عنایت کی جاتی ہے۔ یہ آیہ کریمہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی، ریاض النضرہ میں اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے ان کلمات میں دعا ہے اللّٰھم صَلِّ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَاِنَّهٗ یُحِبُّکَ وَ یُحِبُّ رَسُوْلَکَ الٰہی ابوبکر پر اپنی خصوصی رحمت فرما کیونکہ وہ تیرے اور تیرے رسول سے محبت کرتے ہیں نیز اسی کتاب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ ابوبکر وزیری و القائم فی امتی بعدی ابوبکر میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت کے خلیفہ ہوں گے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین تم میں سے اس وقت

تک کوئی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والدین' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہو جاؤں'نیز فرمایا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان اللہ تعالیٰ کے لئے محبت و عداوت اختیار کرنا داخل ایمان ہے۔:۔

احیاء العلوم میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی' اگر تم تمام آسمانوں اور زمین والوں کی مقدار کے برابر بھی عبادت کرو لیکن تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اسی ذات اقدس کے دشمنوں سے عداوت نہیں تو تمام عبادت بے فائدہ ہے' قابل قبول نہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (بدعتی یعنی بدعقیدہ) سے اعراض کرے گا اللہ تعالیٰ اسے فزع اکبر کے دن (قیامت) امن و امان عطا فرمائے گا! اور جو بدعقیدہ کو سلام کرے' خندہ روئی سے پیش آئے اور اس کا خیر مقدم کرے' جس کے باعث اسے خوشی و مسرت حاصل ہو' تو اللہ تعالیٰ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کی اس نے توہین اور بے ادبی کی!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدعقیدہ کو تکلیف پہنچانا' اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (رواہ ابو داؤد) افضل ترین عمل اللہ تعالیٰ کے لئے ہی محبت کرنا اور اسی کے لئے دشمنی اپنانا ہے' نیز فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے المتحابون بجلالی فی ظل عرشی یوم القیامتہ لا ظل الا ظلی جو میرے جلالت شان کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں قیامت کے دن وہ میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن کسی اور کا سایہ نہیں ہو گا (رواہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے محلات میں ہوں گے جو ایک عظیم ستون پر نمایاں طور پر دکھائی دیں گے اس میں ستر ہزار بالا خانے اور کھڑکیاں ہونگی، جن سے وہ جنتیوں کا نظارہ کریں گے اور ان کے حسن و جمال کے انوار سے جنتی اسی طرح فیوض و برکات حاصل کریں گے۔ جس طرح آفتابی انوار سے دنیا والے مستفیض ہوتے ہیں اس وقت اہل جنت کی تمنا ہو گی کہ ہمیں بھی ان کے پاس لے چلیں جو محض رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ ان کے لباس سندس ریشم سے بنائے گئے ہوں گے اور ان کی پیشانیوں پر کندہ ہو گا ھولاء المتحابون فی اللہ یہی وہ خوش بخت ہیں جو آپس میں محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے والے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالاخانے بنے ہوئے ہیں اور ان کے دروازے کھلے ہیں اور ایسے چمکدار جیسے ستارے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ان میں کون خوش بخت ٹھہریں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے محبت و ملاقات کرنے والے (رواہ بزاز رحمہ اللہ تعالیٰ) اور یہ بھی مروی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنے بھائی کے پاس محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ملنے آئے! اور اسے آسمان سے منادی یہ نہ پکارتا ہو، ان طبت و طابت لک الجنۃ! اگر تو خوش ہے تو تجھ پر جنت بھی خوش ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے بندہ نے اپنی مہمانی پر میری زیارت کی! پس پھر وہ جنت کے سوا کسی ثواب وغیرہ پر راضی نہ ہو، امام طبرانی علیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ستر ہزار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہوئے اس کی معیت میں چلتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں یا اللہ جل جلالک، جیسے یہ آپ کی رضا و خوشنودی کے لئے ملے ہیں ایسے ہی آپ بھی انہیں اپنے قرب سے نوازیئے۔

حضرت ابو مسلم عبداللہ بن ثوب خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انی احبک فی اللّٰہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں! انہوں نے فرمایا پھر بشارت سنئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سننے کی سعادت حاصل کی ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت کے لئے عرش کے چاروں طرف کرسیاں بچھائی جائیں گی اور وہ ان پر بیٹھی ہو گی ان کے چہرے ایسے چمکتے ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند! دوسرے لوگ انہیں دیکھ کر گھبرائیں گے لیکن انہیں کچھ فکر و پریشانی نہیں ہوگی لوگ ان سے خوف کھائیں گے لیکن وہ کسی سے خائف نہیں ہوں گے وہ اولیاء اللہ ہیں جن کے بارے ارشاد ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، انہیں کسی قسم کا خوف اور غم و حزن نہیں ہے' دریافت کیا گیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا' یہ وہ جماعت ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے آپس میں الفت و محبت رکھتے ہیں! اسے عوارف المعارف میں رقم کیا گیا ہے۔

واضح ہو کہ محبت کئی طرح سے ہوتی ہے' ایک محبت مباح ہے' جیسے عام لوگوں سے باہمی ربط و محبت' ایک محبت مکروہ' جیسے محبت دینا' محبت نفلی جیسے اہل و عیال سے محبت کرنا! محبت فرض! اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے مشروط ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میرے حبیب اعلان فرما دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ بننا چاہتے ہو تو میرے نقش قدم پر چلو' اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا واسبغ علیکم نعمة ظاھرة و باطنة اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتوں سے نوازے گا۔

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ظاہری نعمت سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانا ہے اور باطنی نعمت سے آپ کی محبت کا نصیب ہونا ہے' بعض علماء فرماتے ہیں ظاہری نعمت اسلام ہے اور باطنی نعمت گناہوں سے توفیق توبہ ہے۔

ابو عمرو اور نافع نے نعمتہ میں کلمہ عین پر فتحہ اور ھا پر ضمہ پڑھا ہے جب کہ باقی حضرات عین کو ساکن اور ۃ پر تنوین کہتے ہیں یعنی نعمة کو مفرد پڑھتے ہیں' محبت کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ محبوب کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کیا جائے! اور اگر اس کا امر و نہی سے اعراض کیا جائے تو وہ محبت ناقص ہے! جس طرح کہا گیا ہے!

تعصی الالہ وانت تظھر حبہ'
لو کان حبک صادقا لاطعتہ'
ھذا العمری فی القیاس بدیع
ان المحب لمن یحب مطیع

تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے باوجود ظاہر کرتا ہے کہ میں اس کا محب ہوں اگر تیرا دعوی محبت سچا ہوتا تو' تو یقیناً اس کی فرمانبرداری کرتا واللہ! یہ بات بعید از قیاس ہے کیونکہ محب تو ہمیشہ محبوب کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے!!

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی ویکھ سجن دی
جے تو مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لطیفہ :- سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبب الی من دنیا کم ثلاث الطیب، النساء، وقرۃ عینی فی الصلوۃ" تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔ خوشبو، عورت، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایاانا حبب الی من دنیا کم ثلاث، الجلوس بین یدک، وانفاق مالی علیک والصلوۃ علیک مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، آپ کی دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، آپ کی خدمت میں رہنا، اپنا مال آپ کی خدمت کے لئے صرف کرنا اور آپ کی ذات اقدس پر ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کرتے رہنا۔

چنانچہ ریاض النضرہ میں مذکور ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ پر چالیس ہزار درہم خرچ کئے (آجکل کے حساب سے کروڑوں روپے بنتے ہیں) اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا انا حبب الی من دنیا کم ثلاث، الامر بالمعروف والنھی عن المنکر و اقامته الحدود، مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، نیکی کی تبلیغ اور برائی سے منع کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ حدود کو قائم رکھنا،

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا انا حبب الی من دینا کم ثلاث اطعام الطعام وامشاء السلام والصلوۃ بالیل والناس نیام مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، کھانا کھلانا، سلام کو پھیلانا، شب بیداری اختیار کرنا، جبکہ لوگ سو رہے ہوں! اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے بھی تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں انا حبب الی من دنیا کم ثلاث الضرب بالسیف واقراء الضیف والصوم فی الصیف جھاد، بالسیف، مہمان نوازی، اور گرمیوں کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

روزے، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ وانا حبب الی من دنیا کم ثلاث النزول الی النبیین و تبلیغ الرسالۃ للمرسلین والحمد للّٰہ رب العلمین، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی آپ کی دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں انبیاء کرام علیھم السلام کی خدمت میں آنا، رسولوں کے پاس احکام و کلام خداوندی لانا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجا لانا!

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ انا حبب الی من دنیا کم ثلاث لسان ذاکر، قلب شاکر و جسد علی البلاء صابر مجھے بھی تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مصائب و آلام پر صبر کرنے والا جسم!

پس ان تمام باتوں پر عمل کرنا محبت کی نشانی ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جنت میں مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہو تو اسے آپ کے فرمان پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہو گا، اس حدیث کے ابتداء میں جو اشارہ کیا گیا ہے اس کی تفصیل باب زہد میں عنقریب آئے گی انشاء اللہ العزیز جب اس حدیث پر ائمہ اربعہ مطلع ہوئے تو ان حضرات نے بھی اتباع سنت میں اپنے اپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا ملاحظہ ہو۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! انا حبب الی من دنیا کم ثلاث تحصیل العلم فی طول اللیالی و ترک الترفع و التغالی و قلب من حب الدنیا خالی مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، لمبی راتوں میں حصول علم، بڑائی اور فخر کو ترک کرنا، اور دنیوی محبت سے دل کو خالی رکھنا!

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انا حبب الی من دنیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کم ثلاث مجاورة روضته' صلی اللہ علیہ وسلم و ملازمة تربته و تعظیم اھل بیته مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں روضتہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری' اور آپ کے مزار اقدس پر ہمیشگی اور آپ کے اہل بیت کرام کی تعظیم و توقیر کو بجالانا' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انا حبب الی من دینا کم ثلاث' الخلق بالتلطف' ترک ما یودی الی التکلف والا قتداء بطریق التصوف' مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں حسن اخلاق سے پیش آنا' تکلف' تصنع اور بناوٹ کو چھوڑنا اور تصوف کے راستے پر گامزن رہنا!

اور حضرت سیدنا امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انا حبب الی من دنیا کم ثلاث' متابعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخبارہ والتبرک بانوارہ و سلوک طریق آثارہ تمہاری دنیا سی مجھے تین چیزیں محبوب ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات و فرمودات پر عمل پیرا ہونا اور آپ کے انوار و تجلیات سے برکات حاصل کرنا اور آپ کے معروف طریقہ کو اپنانا'

حکایت :۔احیاء العلوم میں کسی شخص نے بیان کیا ہے کہ مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں اس طرح زیارت نصیب ہوئی' آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے کہ اسی اثناء میں دو فرشتوں کو آسمان کی طرف سے اترتے دیکھا جن میں ایک کے پاس سونے کی پلیٹ ہے اور دوسرے کے پاس چاندی کا آفتابہ (لوٹا) اس سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر اس جماعت نے یکے بعد دیگرے ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ وہ میرے پاس بھی آئے ایک نے کہا یہ شخص تو ان میں سے نہیں ہے! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کا فرمان ہے۔ المرء مع من احب وانا احبک واحب ھولاء فقال النبی صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ علیہ وسلم صبوا علی یدہ فھو منھم! آدمی جس سے محبت رکھتا ہو گا وہ اسی کا ساتھی ہے اور میں آپ سے اور آپ کے صحابہ سے محبت رکھتا ہوں' اس پر آپ نے فرشتوں کو فرمایا اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈالو! کیونکہ یہ بھی اسی جماعت میں سے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من احبنی کان معی فی الجنۃ جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا! اور فرمایا "من احب اصحابی و ازواجی واھل بیتی ولم یطعن فی احد منھم و خرج من الدنیا علی محبتھم کان معی فی درجتی یوم القیامہ' جس شخص نے میرے صحابہ اور میرے اہل خانہ (امہات المومنین) اور اہل بیت کرام سے محبت اختیار کی اور کسی کو بھی سب و شتم کا نشانہ' نہ بنایا اور دنیا سے جب اس نے وصال کیا تو اس کا دل ان کی محبت سے معمور تھا' وہ روز قیامت میرے ہی ساتھ میرے ٹھکانے پر ہو گا' اس کا تفصیلی بیان ان کے فضائل و مناقب کے باب میں انشاء اللہ العزیز آ رہا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا! میں نے اپنے رب سے' اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اصحابک یا محمد عندی بمنزلۃ النجوم بعضھا اضواء من بعض آپ کے صحابہ کرام! میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں جو ایک سے ایک زیادہ روشن ہے پس ان کے اقوال مختلفہ میں سے کوئی بھی شخص کسی بات پر عمل کرے گا تو وہ بھی ہدایت یافتہ ہو گا' اسے ریاض النضرہ کے آغاز میں لکھا گیا ہے!

لطیفہ : محبہ: میں چار حرف ہیں' م' ح' ب' ہ' آدمی دو حرفوں کو استعمال کرتا ہے۔ م ندامت سے اور ح حفظ حرمت سے تو اللہ تعالیٰ دو حرفوں سے جزا عطا فرماتا ہے' ب سے بر (نیکی) اور حرف ہ سے ہدایت!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ سمیت المحبۃ لانہا تمحو عن القلب ماسوی المحبوب محبت کا نام اس لئے محبت رکھا گیا کہ یہ محب کے دل سے محبوب کے سوا ہر چیز کو محو کردیتی ہے:

بعض کہتے ہیں کہ محبت' دانے کی مثال رکھتی ہے' جب عمدہ زمین میں پڑے گا تو ایک ایک دانے سے سات سات بالیاں پیدا ہوں گی اسی طرح محبت کا بیج جب قلب مخلص میں پڑے گا تو اس سے بھی عبادت و ریاضت کی سات سات بالیاں نمایاں ہوں گی۔

رسالہ قشریہ میں ہے کہ عشاق کے قلوب انوار الہیہ سے منور ہیں جب اشتیاق میں ترقی ہوتی ہے تو زمین و آسمان انوار محبت سے منور ہو جاتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے دیکھو انسان میرے عشق و محبت میں کس طرح مبتلا ہیں' گواہ رہو! میں بھی انہیں کا مشتاق ہوں!

حکایت : حضرت ابوبکر کنانی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشائخ کرام میں محبت کے سلسلہ میں گفتگو شروع ہوئی جبکہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ ابھی چھوٹے تھے' گفتگو خاصی طوالت اختیار کرگئی تو ان لوگوں نے آپ سے کہا جناب عراقی صاحب! اب آپ اس کی بابت جو علم رکھتے ہیں' اظہار فرمایئے! انہوں نے فرمایا "محب ایسا شخص ہے جو اپنے قلب کی خواہشات سے گزر کر صرف اپنے پروردگار کی یاد میں مست رہے! اس کے حقوق کی ادائیگی میں مستعد رہے! اور اپنی قلبی نظر صرف اور صرف اسی ذات اقدس پر رکھے' اس کی محبت کی آگ میں جلتا رہے اور اس کی شراب محبت کے کاسہ سے اس کا دل لبریز رہے اگر کوئی بات کہے تو اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ بولے' اگر کوئی حرکت کرے تو اسی کے لئے' اگر رکے تو اسی کے حکم پر پس وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اللہ تعالیٰ کی معیت میں رہے' اس کلام سے مشائخ کرام کی چیخیں نکل پڑیں' اور بزبان حال پکار اٹھے اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے زیادہ اور عمدہ کون کہہ سکتا ہے! اے خدا شناسوں کے سرتاج!

حکایت: مکہ مکرمہ میں فردوس العارفین میرے مطالعہ میں تھی اس میں کسی مقام پر دیکھا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں "میں نے خواب دیکھا کہ چوتھے آسمان پر ہوں! میرے استقبال کے لئے فرشتے آئے ہوئے ہیں جن سے نور ٹپک رہا ہے! اور تمام آسمان اس سے منور ہیں' مجھے سلام کیا اور میں نے جواب دیا! پھر ایک ایسا نور چمکا جس کی وجہ سے مجھے رب العالمین کا نہایت اشتیاق پیدا ہوا! اس سے ایک نور ظاہر ہوا جس کی چمک دمک سے آسمان نہایت منور ہوگئے! پھر انوار ملائکہ میرے نور کے سامنے ایسے تھا جیسے آفتاب کے سامنے چراغ!

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی مقبول ترین بندے ہیں جن کے دل عشق الٰہی سے ایسے پرواز کرتے ہیں، ان کی رفتار کے سامنے چمکتی ہوئی بجلی بھی ہیچ ہے! اور پھر وہ محبت کے باغوں میں سیرِ تفریح سے مسرور ہوتے رہتے ہیں اور قرب الٰہی کے تخت پر جا بیٹھتے ہیں۔

(۵) بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد ہو چکا تو حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا! حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کا سبب دریافت کیا تو حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں جسے محبت خداوندی کی دولت میسر آجائے وہ پھر غیر کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا! جب آپ سلطنت سے سرفراز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حضرت زلیخا کے برتاؤ کی بابت معاملہ پیش کیا! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آکر بتایا کہ اللہ تعالیٰ زلیخا کو سزا دینے کا ارادہ فرماتا ہے مگر اس بنا پر درگزر کرتا ہے کہ وہ میرے محبوب سے محبت کرتی ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا گیا۔ اگر جہنم آپ کی فرمانبرداری نہ کرتی تو اس کو کونسی سزا دی جاتی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس پر اپنے عشاق کے دلوں کی آگ کو مسلط کردیتا۔

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کس امید پر مصروف عبادت ہو وہ بولے جنت کی امید پر اور دوزخ کے خوف کے باعث آپ نے فرمایا تم مخلوق کے امیدوار ہو اور مخلوق ہی سے ڈرتے ہو!

پھر ایک قوم پر سے گزر ہوا ان سے بھی وہی سوال کیا' تو وہ عرض گزار ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے جلال کی تعظیم و تکریم کے لئے محو عبادت ہیں' آپ نے فرمایا بے شک تم اللہ تعالیٰ کے ولی ہو اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہاری معیت اختیار کروں!

احیاء العلوم میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قوم پر گزر ہوا جن کا رنگ بدل چکا تھا' جب اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے دوزخ کے خوف نے ہمیں پریشان کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ذمہ کرم پر واجب کر رکھا ہے کہ تمہیں امن و امان میں رکھے اور ایک اور گروہ پر گزر ہوا جو ان سے بھی گئے گزرے تھے۔ آپ نے پوچھا تمہاری یہ کیوں ایسی حالت ہے! کہنے لگے جنت کے شوق میں ہمارا یہ حال ہے! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ذمہ کرم پر واجب کر رکھا ہے کہ جس چیز کے تم امیدوار ہو وہ تمہیں عنایت فرمائے' پھر ایک اور جماعت پر گزر ہوا جو ان سے بھی زیادہ نحیف تھے! ان سے سبب دریافت کیا تو عرض گزار ہوئے! ہم اللہ تعالیٰ کی محبت میں مبتلا ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک تم مقرب بارگاہ الٰہی ہو!

بعض مفسرین نے اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَمِنهُمْ سَابِقُ الْخَیْرَاتِ! کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ ظالم لنفسہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو صرف اس دنیا کے لئے عبادت کرتے ہیں' اور منھم مقتصد ("اور ان میں وہ بھی ہیں جو اعتدال کی راہ پر گامزن ہیں)" سے مراد وہ ہیں جو آخرت کی کامیابی کے لئے عبادت کرتے ہیں' ومنھم سابق الخیرات اور ان میں وہ بھی ہیں جو نیکیوں میں اولیت کا شرف حاصل کرنے والے ہیں! ان سے وہ مقدس جماعت مراد ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے عبادت میں مصروف رہتی ہے!

ظالم وہ ہے جو جنت کا عاشق ہو' مقتصد وہ ہے جس پر جنت عاشق ہو' اور سابق الخیرات وہ ہیں جن پر خود خالق مشتاق ہے!

نیز حضرت شیخ عبدالقادر غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو عنایات اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے قلب پر وارد ہوئیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے فرمایا میرے دوستوں کو دیکھ وہ تجھ سے کیسے متنفر ہیں۔ دنیا عرض گزار ہوئی ان پر ابتلاء و آزمائش نازل فرمایئے! اگر وہ صابر رہے تو سچے ہیں۔ پھر ان پر مصائب و آلام کی بارش کی گئی تو وہ خوشی و مسرت سے پکارنے لگے۔ مرحبا مرحبا! اور بڑی محبت سے انہوں نے قبول کیا حتیٰ کہ مصائب و آلام خود فریاد کرنے لگے' ان لوگوں نے تو ہمیں اپنی قلبی و لسانی ذکر سے تباہ کر ڈالا ہے' تو اس وقت اولیاء کرام سے مصائب و آلام کو اٹھا لیا گیا (اور فرمایا گیا لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون) پھر جنت گویا ہوئی الٰہی یہ آپ کے دوست ہیں۔ اگر مجھے دیکھ پائیں تو تیری عبادت سے غافل ہو جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر جنت کو عیاں کردیا تو انہوں نے بڑی حقارت سے چہرے پھیر لئے' جنت کہنے لگی! یا اللہ! وہ مجھ سے راضی نہیں تو نہ ہوں لیکن تو ان پر راضی ہو! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب یہ لوگ میرے لئے ہیں اور میں ان کے لئے تو ان کی محبت میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میرے ساتھ کوئی شریک نہیں!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک "عارف کا" کسی بیمار نصرانی کے پاس جانے کا اتفاق ہوا، جب کہ وہ حالت نزع میں تھا! عارف نے اسے کہا تو اسلام قبول کرلے تو تجھے جنت ملے گی قال لا حاجة لی بها، اس نے کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں! عارف نے پھر کہا تو اسلام قبول کرے تجھے دوزخ سے نجات حاصل ہوگی۔ قال لا ابالی بها اس نے کہا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں قال اسلم ولک النظر الی وجه الکریم، اس نے کہا تو اسلام قبول کرلے تجھے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت میسر ہوگی فاسلم فضاضت روحه، اس بات کو سنتے ہی وہ اسلام لے آیا اور اسی وقت اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی پھر اسی رات کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا ما فعل اللہ لک تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا اوقفنی بین یدیه وقال لی اسلمت شوقا الی تعالیٰ قلت نعم قال لک عندی الرضاء اللقاء اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کیا تو میری ملاقات کے شوق میں اسلام قبول کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! ارشاد ہوا میری لقا اور رضا تجھے دونوں عطا کیں! ا۔ھ نسفی نے بیان کیا لیکن حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایک نومسلم یہودی کا واقعہ ہے (ممکن ہے دونوں کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہو (تابش قصوری)

بیان کرتے ہیں کہ روز محشر جب جنتی جنت میں قیام پذیر ہو چکے ہوں گے تب بھی ایک شخص میدان قیامت میں کھڑا رہے گا، فرشتے نورانی زنجیریں لئے اس کے پاس جائیں گے اور اسے ان سے باندھ کرلے چلیں گے وہ نشہ محبت الٰہی میں مدہوش ہوگا جب دروازہ جنت پر پہنچیں گے تو اسے معمولی سا ہوش آئے گا تو وہ زنجیروں سمیت پیچھے کی طرف بھاگ جائے گا اور پکار پکار کر کہہ رہا ہوگا مجھے خالق جنت کا پتہ بتاؤ کہ وہ ذات اقدس کہاں ہے۔ فرشتے پھر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسے جنت کی طرف لے چلیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہوگا چھوڑ دو مجھے اور اسے رہنے دو اور تم ہمارے درمیان دخل نہ دو!

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ "رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله (الایہ) وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جل و علا کے ذکر سے تجارت اور خرید و فروخت غافل نہیں کر سکتی' نے فرمایا حقیقت میں انسان تو یہی ہیں اس لئے کہ ان کے باطن کا محافظ خود اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے وہ غیر کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اسی لئے انہیں دنیا' اس کی زیب و زینت اور حسن و جمال سے کوئی علاقہ نہیں۔

حکایت : حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوئی تو ارشاد ہوا! میں نے جب خلقت کو تخلیق فرمایا تو سبھی میری محبت کا دم بھرنے لگے' جب میں نے دنیا تخلیق فرمائی تو دنیا کی محبت $\frac{1}{1}$ حصہ دنیوی محبت میں مبتلا' ہوگا یعنی دس ہزار میں سے صرف ایک ہزار رہا پھر میں نے جنت تخلیق فرمائی تو ان میں سے $\frac{1}{10}$ حصہ جنت کی طرف مائل ہوا' ہزار میں سے صرف ایک سو رہا! جب انہیں میں نے ابتلاء و آزمائش سے دوچار کیا تو ایک حصے نے اعراض کیا اور صرف ۹ آدمی رہ گئے جو میری محبت کے دعویدار تھے انہیں میں نے کہا' نہ تم دنیا کی طلب میں مبتلا' ہوئے' نہ جنت کی رغبت کی اور نہ ہی ابتلاء و آزمائش سے منہ موڑا وہ پکارے الٰہی ! ہمارے ساتھ ان معاملات کو لانے والی تو صرف آپ کی ذات اقدس و اطہر ہی ہے پھر ایسی طلب' رغبت اور اعراض کیوں اختیار کرتے ! ہمارا ان امور کی طرف وہم و گمان بھی نہیں گیا! صرف اور صرف تیری ذات کریم سے وابستگی تھی سو وہ حاصل ہے ! لہٰذا ہمیں تو تیری رضا مطلوب ہے ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا درحقیقت تمہیں میرے مخلص ترین بندے ہو!

جب حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا تو ان کے دوست' احباء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

و رفقاء ان کے پاس آئے تو وہ اسی حالت میں کہنے لگے ! عجیب حالت ہے ایک زندہ کے پاس مردے آ رہے ہیں۔ پھر انہیں لوگوں نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہے ! کہنے لگے نہیں ! کیونکہ شوق ملاقات تو اسی کا ہوتا ہے جو غائب ہو اور وہ ذات اقدس تو میرے لئے آنکھ جھپکنے کی ساعت جتنی بھی پوشیدہ نہیں ! مجھے ہر لمحہ حضوری نصیب ہے !

حضرت شیخ ابو علی روذ باری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں ایک صاحب فقر کا انتقال ہوگیا' اسے قبر میں رکھ دیا اور مٹی ڈالنے لگے' جب اس کے رخسار پر مٹی لگی تو اس نے آنکھیں کھول دیں' اور کہنے لگے کیا مجھ سے ناز کرتے ہو ! حالانکہ اس نے تو مجھ سے ناز کیا ہے' میں نے کہا مرنے کے بعد زندہ ہو؟ وہ بولے قال نعم انا محب اللہ وکل محب حی لا نصرنک غدا بجاھی یاروزباری ! ہاں میں محب اللہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے تمام محب زندہ رہتے ہیں ! اے روزباری کل میں اپنے مراتب کے باعث تمہاری لازماً معاونت کروں گا !

حکایت : حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند لڑکوں کو دیکھا ایک شخص پر اینٹیں پھینک رہے ہیں۔ میں نے انہیں ملامت کی تو وہ بولے یہ دیوانہ ہے اور کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں' میں اس کے پاس گیا اور ان کی بات دہرائی تو وہ کہنے لگا ! ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و اطہر مجھ سے ایک لمحہ کے لئے بھی غائب ہو جائے تو فرقت و جدائی کے الم سے ریزہ ریزہ ہو جاؤں ! پھر یہ اشعار گنگنانے لگا !۔

طلب الحبیب من الحبیب رضا'
ومنی الحبیب من الحبیب لقاۂ

ابدا یلاحظہ باعین قلبہ
والقلب یعرف ربہ و یراہ

یرضی الحبیب من الحبیب بقربہ

دون العباد فما یرید سواہ

☆ محب تو محبوب کی رضا کا طالب ہے اور محب تو یہی چاہتا ہے کہ محبوب سے ملاقات ہوتی رہے !!

☆ اگرچہ وہ دل کی آنکھ سے ہمیشہ سامنے نظر آتا ہے' اور دل تو اپنے رب کا طالب ہے اور ہمیشہ اس کی دید میں مبتلاء ہے۔

☆ محب تو اپنے محبوب کے قرب سے ہی راضی رہتا ہے ! اور وصل کے سوا اس کی اور کوئی بھی تمنا نہیں ہوتی۔

شعر:

اے آتش فراقت دل ہا کباب کردہ

شراب اشتیاقیت جاں ہا خراب کردہ

(اخبار الاخیار) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (تابش قصوری)

پھر میں نے اس سے دریافت کیا ! کیا تو مجنون ہے ؟ بولا ! ہاں ! دنیا والوں کے سامنے ! مگر آسمان والے کے نزدیک نہیں ! میں نے پھر پوچھا ! اللہ تعالیٰ جل و علا کے ساتھ تیری کیا کیفیت ہے ! وہ کہنے لگا جب سے مجھے اس کی معرفت نصیب ہوئی ہے۔ کبھی بھی اس کے ساتھ میں نے بے اعتنائی اختیار نہیں کی ! قلت متی عرفتہ ! قال لما جعل اسمی فی المجانین ! میں نے کہا آپ نے کب سے پہچانا ہے ! فرمانے لگا جب سے میرا نام مجنونین میں شمار ہونے لگا ہے !

حکایت : حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے بصرہ میں ایک غلام کو فروخت ہوتے دیکھا ! جس میں تین عیب تھے ! رات کو بہت ہی کم سوتا ! دن کو کچھ نہ کھاتا ! اور ضرورت کے وقت ہی بات کرتا ! میں اس کے آقا سے دریافت کیا تو اسے کیوں بیچ رہا ہے ! وہ بولا میں محسوس کرتا ہوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ اس کا مرتبہ مجھ سے بہت اعلیٰ ہے! مجھے جب کبھی ہوش آیا' تو میں نے چاہا باب خدمت پر حاضری دوں تو اسے میں نے پہلے ہی وہاں پایا!

اس لئے میں غیرت کے مارے چاہا کہ اسے فروخت کرڈالوں! میں نے کہا پھر اسے میرے ہاتھ فروخت کردیں! وہ بولا تم بھی مجنون ہو! یہ غلام بھی مجنون ہے اور مجنونوں کے لئے مجنوں ہی بہتر ہیں۔ میں نے کہا! تو نے مجھے کیسے پہچانا! وہ کہنے لگا اس لئے کہ میں نے تجھے ہر شب باب خدمت پر ایستادہ پایا ہے! لہٰذا میں نے سمجھ لیا کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی جماعت میں سے ہو!

کنند هم جنس باهم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند لڑکوں کو دیکھا جو ایک مجنوں شخص پر پتھر پھینک رہے ہیں' میں ان سے پوچھا کیا معاملہ ہے' وہ کہنے لگے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ میں اس کے قریب ہوا تو دیکھا وہ آسمان کی طرف مسلسل دیکھے جارہا ہے! کہہ رہا ہے کیا یہ تیری شان کے لائق ہے جو تو نے ان لڑکوں کو مجھ پر مسلط کر رکھا ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا! کیا تم کہتے ہو مجھے خدا نظر آتا ہے! وہ بولا! مجھے اس ذات حق کے حق ہونے کی قسم جس کی محبت نے مجھے مدہوش کر رکھا اور جس کے قرب نے مجھے عالم حیرت میں ڈال دیا ہے! اگر وہ ذات اقدس چشم زدن کے لئے بھی پوشیدہ ہو جائے تو فرقت و جدائی کے الم سے میرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ پھر یہ شعر گنگناتا ہوا' چلا گیا!

جمالک فی عینی و ذکرک فی فمی
وحبک فی قلبی فاین تغیب

تیرا حسن و جمال میری آنکھ میں سما چکا ہے اور تیرے ذکر سے میرا منہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رطب اللسان ہے اور تیری محبت سے میرا دل آباد ہے پھر تو کیسے غائب رہ سکتا ہے!

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے احباء و رفقاء میں سے کسی نے بیان کیا ہے کہ وہ صاحب کشف تھا! جب حضرت بایزید رحمہ اللہ تعالیٰ کو قبر میں رکھ دیا گیا دو منکر نکیرین آئے اور سوال کرنے لگے تو آپ نے جواباً" فرمایا! میں تو اس کے سامنے پڑا ہوا ہوں! تم اسی سے ہی کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ میں اس کا بندہ ہوں یا نہیں! اور وہ ہاں کہہ دے۔ تو تب ہی مجھے بزرگی اور کرامت زیبا ہے۔

نکیرین تعجب سے کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے! آپ نے فرمایا اس سے زیادہ۔ تعجب انگیز یہ بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے تمام اولاد آدم کے ساتھ مجھے نکالا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا الست بربکم فقلت معهم بلى هل كنتما حاضرين؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو میں نے بھی ان تمام کے ساتھ جواب دیا تھا کیوں نہیں یا اللہ تو ہمارا رب ہے! کیا تم وہاں موجود تھے؟ قالا لا وہ بولے نہیں! قال خلوا بينى وبينه. فقال احدهما لصاحبه هذا ابويزيد عاش سكران من المحبة ومات كذلك ووضع فى قبره كذلك ويبعث كذلك! کہنے لگے ہم وہاں نہیں تھے تو آپ نے فرمایا پھر تم چھوڑ یہ میرا اور میرے پروردگار کا معاملہ ہے اس پر ایک فرشتے نے اپنے ساتھی سے کہا یہ بایزید ہیں۔ انہوں نے نشہ محبت سے سرشار زندگی گزاری اسی میں وصال فرمایا اسی طرح قبر میں رکھے گئے اور اسی حالت میں دوبارہ زندہ کیے جائیں گے!

حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں! ایک مرتبہ میں نے دیکھا! قیامت برپا ہے اور دیکھ رہا ہوں کہ تمام لوگوں کی نگاہیں ایک شخص پر مرکوز ہیں! جسے فرشتے اٹھائے پھرتے ہیں اور وہ مستی کے عالم میں فرشتوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے بازوؤں پر جھوم رہا ہے ! اور وہ تسبیح و تحمید پڑھتے ہوئے (نعرے لگاتے ہوئے) تیزی سے لئے جارہے ہیں ! اسی اثناء میں ایک منادی ندا کر رہا ہے اے محشریو ! یہ ہمارا دوست ! ہمارا ولی ! حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ ہماری محبت سے سرشار ہے اور ہماری زیارت کے بغیر اسے سکون و قرار نہیں آئے گا!

حضرت علی بن موفق رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں میں نے خواب میں خطیرہ القدس کو دیکھا پھر میں عرش کے پردوں میں داخل ہوا' تو میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں دیدار الٰہی میں محو تھیں' میں نے رضوان جنت سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں۔ اس نے جواباً" کہا یہ حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خلوص نیت سے عبادت کی اس لئے قیامت تک اپنی طرف نظر رکھنے کی اجازت عطا فرمائی'

حضرت بشر حافی کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا مجھے ایک دسترخوان پر بٹھایا گیا ! اور فرمایا گیا کھاؤ ، وہ شخص جس نے خواہشات نفسانیہ سے اپنے دل کو روکے رکھا' پھر انہی سے دریافت کیا گیا۔ حضرت امام احمد بن حنبل اس وقت کہاں ہیں' انہوں نے جواب دیا وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں جو قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا قدیم کلام اور غیر مخلوق کہے اس کی مغفرت کی سفارش کرتے ہیں۔

مسئلہ : شرح مذہب میں اکثر علماء سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن مجید کی تخلیق کا قائل ہو اس کی اقتداء صحیح ہے ! صاحب العدۃ نے کہا یہی مذہب ہے ! اور جس نے ایسے شخص کو کافر کہا اس سے کفران نعمت مراد ہے۔ یعنی اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم حضرت یحییٰ بن معاذ رازی بیان کرتے ہیں۔ جب جنتی اللہ تعالیٰ کی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نظر کریں گے تو ان کی آنکھیں لذت دیدار کی سرشاری کے باعث دلوں میں میلان کر جائیں گی اور آٹھ سو سال تک اسی کیفیت میں رہیں گی۔

احیاء العلوم میں ہے کہ مصریوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف ایک بار دیکھنے کے باعث چار ماہ تک آب و طعام کی ضرورت نہ رہی' حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں رقم فرمایا ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام شہر میں داخل ہوئے تو ان کے چہرہ انور کی روشنی سے درودیوار ایسے روشن ہو جاتے جیسے آفتاب کا نور چمکتا ہے!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک راہب کے پاس سے گزر ہوا۔ تو اس کے احوال دریافت کیے' اس نے جواباً" کہا میں اس عبادت خانہ میں ستر سال سے مصروف عبادت ہوں اور اللہ تعالیٰ سے صرف ایک سوال کر رہا ہوں! آپ نے فرمایا وہ کیا حاجت ہے؟ کہنے لگا میری صرف یہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبت کے اسرار میں سے کوئی قطرہ عنایت فرما دے! آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

جب چند دن بعد آپ کا وہاں سے پھر گزر ہوا تو دیکھا اس کا عبادت خانہ برباد ہو رہا ہے اور جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا اس سے نیچے تک زمین میں گڑھا پڑ چکا ہے! آپ اس غار میں نیچے اترے تو کیا دیکھا وہ راہب ٹکٹکی باندھے اوپر کی طرف ہی دیکھے جا رہا ہے! منہ کھلا ہوا ہے! جب اسے سلام کیا تو جواب نہ پایا' تب ہاتف غیبی نے پکار کر کہا! ابھی تو ہم نے اپنے محبت کے ستر ہزار رازوں میں سے ایک قطرہ پلایا ہے تو اس کی یہ حالت ہوئی' زیادہ پلاتے تو کیا ہوتا؟

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دنیا میں بھی ایک قسم کی شراب وحدانیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنے ربوبیت کے خزانوں میں سے اس مقصد کے تحت رکھا ہے کہ وہ اپنی محبت کے میدان میں کرامت کے منبروں پر اپنے دوستوں کو سیراب فرمائے! جب وہ شراب محبت الہیہ کو پیتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں تو جوش و طرب میں آ جاتے ہیں اور جب طرب میں آتے ہیں تو سبک سار ہو جاتے ہیں پھر دنیا میں ان کی زندگی بڑی عیش و مسرت سے گزرتی ہے؛ جب عیش کا غلبہ ہوتا ہے تو محو پرواز ہوتے ہیں اور جب اس مقام پر پہنچتے ہیں تو لذت وصال سے سرشار ہو جاتے ہیں' جب وصال کی سعادت پاتے ہیں تو "فهم فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر' تب ان کی سلطان حقیقی کی حضوری میں مقام صدق پر نشست سجائی جاتی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف خط میں لکھا کہ جو شراب محبت میں پی رہا ہوں اب اس سے دل اکتا چکا ہے! آپ نے جواباً" فرمایا تمہارے سوا' دیگر شراب محبت کے متوالوں کی یہ حالت ہے کہ اگر وہ زمین و آسمان کے تمام دریا بھی پائیں تو نوش کر جائیں اور پھر بھی ان کی پیاس نہ بجھے۔

شربت الحب کاسا بعد کاس

فلا نفد الشراب ولا رویت

میں نے محبت کے جام پہ جام پیئے' لیکن نہ شراب ختم ہوئی اور نہ ہی میری پیاس ٹھنڈی ہوئی! حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے "وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا" میں ، شراب طہور سے وہ شراب مراد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل محبت کے لئے ذخیرہ بنا رکھا ہے! جب وہ اسے پیتے ہیں تو خوشی و طرب میں آ جاتے ہیں پھر ان پر حیرانگی کا عالم طاری ہوتا ہے جس کے باعث سبکسار ہوتے ہیں جب سبکسار ہوتے ہیں تو پرواز کرتے ہیں' پرواز سے طالب بنتے ہیں اور طلب کی سعادت سے اپنی مرادیں پا لیتے ہیں تو اس کی بارگاہ میں اتارا ہوتا ہے جس سے قرب کی منازل طے کر لیتے ہیں جب قرب خاص کے محرم ہوتے ہیں تو کشف سے فائز ہو جاتے ہیں' جب کشاف حقیقت بنتے ہیں تو مشاہدہ کی نوبت آتی ہے۔"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اگر کہا جائے کہ انسان کو اپنے بیوی، بچوں اور اللہ تعالیٰ سے کیسی محبت ہوتی ہے؟ حالانکہ دل تو ایک ہی ہے! اس پر جواباً" یہی کہا جاسکتا ہے کہ "بیوی کی محبت" نفس میں ہوتی ہے جسے شہوت کہتے ہیں اور بچوں کی محبت کا مقام جگر ہے جسے شفقت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت قلب (دل) میں ہوتی ہے اسی لئے کہا گیا۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام ایک دن شکار کے لئے نکلے تو شام کے ایک دیہاتی کو دیکھا اور اس سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے احوال دریافت کئے اس نے جواباً" کہا وہ بے حد غمزدہ ہیں، ان کی پشت خمیدہ ہو چکی ہے! اور ان کی آنکھیں اپنے فرزند دلبند حضرت یوسف علیہ السلام کی گمشدگی کے باعث سفید ہو چکی ہیں، اس پر آپ اتنی شدت سے روئے کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی اور اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا! لوگوں نے دریافت کیا یہ رونا کس لئے؟ انہوں نے کہا یہ اعرابی بیان کرتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام قریب الوصال ہیں، لوگوں نے کہا اگر وہ اس جہان فانی سے کوچ فرما جائیں تو کیا ہوا نیز دریافت کیا، کیا ان سے کوئی لغزش واقع ہوئی ہے؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہی کہ اللہ تعالیٰ جل و علا کے ساتھ انہوں نے ایک اور محبوب اپنا لیا ہے!

حکایت : بیان کرتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور کہنے لگی میرا خاوند مجھ پر سوت (سوکن) لانا چاہتا ہے، آپ نے فرمایا اگر چار بیویاں اس کے پاس نہ ہوں تو وہ نکاح کر سکتا ہے وہ کہنے لگی اگر اجنبی عورت کو دیکھنا جائز ہوتا تو میں تجھے اپنا چہرہ دکھاتی تو آپ محسوس کرتے جس کے پاس اتنی حسین و جمیل بیوی ہو اسے تو دوسرا نکاح کرنا بھی مناسب نہیں اس پر حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ غش کھا کر گر پڑے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب ہوش آیا تو اس کا سبب پوچھا' آپ نے جواباً" فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لواجاز لاحد النظر الی فی الدنیا لکشفت له الحجاب عن وجھی حتی ینظر الی فیعرف ان من له مثلی (الخ) اگر دنیا میں میرا دیکھنا کسی کو جائز ہوتا تو میں اپنے چہرے سے حجاب سرکاتا اور اسے دیکھاتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ جس کا معبود اتنا حسین و جمیل اور بے مثل ہے' اسے ہرگز زیبا نہیں کہ وہ اپنے دل میں کسی غیر کو جگہ دے' قواعد ابن عبدالسلام علیہ الرحمتہ میں میری نگاہ سے یہ شعر گزرے ہیں۔

ولو ان لیلی ابرزت حسن وجھها
لهام بها اللوام مثل هیا می
ولکنها اخفت محاسن وجهها
فضلوا جمیعا عن حضور مقامی

اور اگر لیلیٰ اپنے چہرے کے حسن کو ظاہر کردیتی تو ملامت کرنے والے میری طرح حیران و ششدر رہ جاتے لیکن اس نے تو اپنے چہرے کے اوصاف کو پوشیدہ رکھا' اسی لئے وہ میرے مقام کی کیفیت کو نہ پا سکے ! (بلکہ بھٹکتے پھرے) اور حضوری کی لذت سے محروم رہے !

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے محبت الہیہ کا دعویٰ کیا لیکن پدری شفقت کے باعث اپنے فرزند دلبند کو نگاہ محبت سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو یہ اشتراک محبت ناگوار ہوا' اور حکم فرمایا اپنے بیٹے کو ذبح کریں' آپ سر تسلیم خم کرتے ہوئے حکم کی تعمیل پر آمادہ ہوئے تو ارشاد ہوا لیس المراد ذبح الولد انما المراد ان ترد قلبک الینا !ہمارا مقصد بچے کو ذبح کرانا نہیں تھا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اپنا دل ہمارے ساتھ لگائیں' اور جب آپ نے اپنا دل ہماری جانب کرلیا تو ہم نے آپ کا بیٹا بحفاظت تمہارے سپرد کردیا' صحیح روایات کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کا لقب ذبیح عظیم ہے (نہ کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس دنبے کی صفت جو آپ کے قائم مقام ذبح ہوا)

منقول ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے سلسلہ میں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا! "لساني مشغول بذكره وجوارحي بخدمته وقلبي بمحبته! فرزقها الله عيسىٰ من غيراب" میری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول، میرے اعضاء اس کی اطاعت میں مصروف اور میرا دل اس کی محبت سے لبریز ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ کے عطا فرمایا! تفصیل انشاء اللہ العزیز عنقریب ان کے فضائل میں آرہی ہے!

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب میں سے کسی کتاب میں پڑھا ہے "حضرت موسیٰ علیہ السلام" نے ایک دن شیطان سے کہا تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہ کیا؟ اس نے کہا میں نے آپ کی طرح ہونا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا مدعی تھا لہٰذا غیر کو سجدہ کرنا برداشت نہ کیا اور اپنے دعویٰ کی سچائی کے باعث میں نے عذاب کو قبول کرلیا! لیکن آپ نے جب اس کی محبت میں ڈوب کر دیدار کی طلب کی تو آپ کو پہاڑ کی طرف دیکھنے کے لئے کہا گیا، آپ اسے دیکھنے لگے، اگر اس وقت پہاڑ دیکھنے کی بجائے آنکھیں بند کرلیتے تو دیدار الٰہی سے مستفید ہو جاتے!

حضرت سہیل بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہی شب و روز میں ایسی کوئی ساعت نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی جانب نہ دیکھتا ہو، پس جب وہ ان کے دل میں کسی غیر کو پاتا ہے تو اس پر شیطان مسلط کر دیتا ہے۔

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر فرمایا: قل للمومنين يغضوا من ابصارهم، (میرے حبیب! ایمان والوں سے فرما دیجئے اپنی آنکھوں کو بند رکھو) ممنوعات شرعیہ سے ظاہری آنکھوں کو بند کرنا مراد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے جبکہ دل کی آنکھوں کو غیراللہ کے تصورات سے بند کرنا مقصود ہے!

لطیفہ: کچھوا اپنے انڈوں پر سینے کے لئے نہیں بیٹھتا بلکہ ان کی طرف دیکھتا رہتا ہے' اس کی نگاہ کا ان پر اثر ہوتا ہے اور بچے انڈوں سے باہر نکل پڑتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت اپنے بندوں پر پڑتی ہوگی کتنی اثر پذیر ہوگی جب کہ وارد ہے اللہ تعالیٰ یومیہ تین سو ساٹھ مرتبہ اپنے بندوں کی طرف دیکھتا ہے۔

حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ ہم نے اپنے بندے کے جسم میں ایک گھر بنایا ہے جس کا نام دل رکھا ہے! اور اس کی زمین "معرفت" جس کا نام "ایمان" ہے اس کا آسمان "شوق" اور اس کا "چاند" "محبت" اس کی "مٹی" "ہمت" اس کی "رعد" "خوف" اس کی "بجلی" "امید" اس کا "فضل" "رحمت کی بارش" اس کا "درخت" "وفا" اور اس کا "پھل" "حکمت" اس کا "دن" "فراست" یہی اس کی روشنی ہے' اس کی "رات" "معصیت" "گناہ یہی اس کے لئے تاریکی اور اندھیرا ہے! اس میں علم، حلم، یقین اور غیرت کا ایک ایک دروازہ ہے نیز اس میں انس و محبت' توکل' یقین اور صدق کا ایک ایک ستون ہے اور ان پر میرے فکر کا تالہ لگا ہوا ہے' میرے سوا اس کی کیفیات پر کوئی مطلع نہیں!

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایماندار کا دل اس کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا سا ہے جو جواہر ربانیہ سے پر ہے اس کے گرد منفرد قسم کا باغ ہے اور اس کے نیچے ایک وسیع نورانی صحن ہے: کتاب اللولویات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان مرقوم ہے کہ آپ نے فرمایا! لوگو! سن لو بیشک زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص قسم کے برتن ہیں اور وہ دل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب تر وہ دل ہے جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہت ہی صاف، مضبوط اور نرم ہو، یعنی گناہوں سے پاک ہو، دین میں مستحکم اور مخلوق خدا کے لئے نہایت نرم ہو!

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے عرض کیا! یا اللہ جل جلالک! ہر بادشاہ کا خزانہ ہوتا ہے اور تیرا خزانہ کیا ہے؟ فرمایا! لی خزانۃ اعظم من العرش واوسع من الکرسی واطیب من الجنۃ وانور من الشمس وھی قلب المومن! میرا خزانہ عرش سے عظیم، اور کرسی سے وسیع، جنت سے زیادہ طیب، آفتاب سے زیادہ منور ہے اور وہ ایمان دار کا دل ہے!

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایماندار کے دل میں سب سے پہلے حلم کا ستارہ طلوع ہوتا ہے، پھر علم کا ماہتاب اور پھر معرفت کا آفتاب چمکتا ہے، حلم کے ستارے سے دنیا، علم کے چاند سے آخرت اور آفتاب معرفت کے انوار و تجلیات سے خالق ومالک کو دیکھتا ہے ستارہ نفس مطمئنہ، چاند، قلب سلیم اور باطن کی طہارت، آفتاب ہے! مقام نفس دروازہ، مقام قلب، بارگاہ کی حضوری اور مقام سر اللہ تعالیٰ کی بے پردہ زیارت ہے! وہ دل کو تلقین کرتا ہے دل نفس کو اور وہ زبان کو گفتگو کے لئے آمادہ کرتا ہے اور پھر زبان لوگوں پر بیان کرتی ہے!

لطائف عجیبہ نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے نفسوں کا سودا فرمالیا ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے، لیکن دل کا نہیں! کیونکہ نفس میں بکثرت عیوب و نقائص پائے جاتے ہیں انہیں اس لئے خریدا تاکہ ان کی اصلاح کی جاسکے بخلاف دل کے وہ اس لئے کہ دل تو محبت الٰہی میں وقف ہے اور مال وقف کا بیچنا صحیح نہیں! انشاء اللہ تفصیل باب الجہاد میں آئے گی! حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں "نفس کی قیمت جنت لیکن دل کی قیمت، مشاہدہ ذات الٰہیہ ہے!

● نمبر۲: اللہ تعالیٰ نے رضوان کو جنت کی چابی اور مالک کو دوزخ کی عطا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمائی ہے' اور بیت اللہ شریف کی چابی شیبہ کو عنایت کی! چنانچہ انہی کے متعلق یہ آیتہ کریمہ نازل ہوئی! اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا' بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے یہ کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو! اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ مکرمہ پر کنجی اپنے قبضہ میں لی اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیت اللہ شریف کا چابی بردار مقرر کیا تو فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے جو ہمیشہ ہمیشہ تمہارے خاندان میں ہی رہے گی جب تک ظالم نہیں چھینے گا! عربی کلمات ملاحظہ ہوں! ھاک امانۃ اللہ خالدۃ تالدۃ لا نزعھا منکم الا ظالم' لیکن اللہ تعالیٰ نے قلب مومن کی چابی کسی کے سپرد نہیں کی' کیونکہ وہ خزانہ الہیہ ہے' اس پر شیطان بھی قابض نہیں ہوسکتا جیسے شاہان دنیا کے خزانہ پر کوئی طاقت نہیں رکھتا! چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو' خزائن غیبہ کی چابیوں پر کوئی مطلع نہیں مگر وہی جو وحدہ لاشریک ہے!

● نمبر۳: اللہ تعالیٰ جل وعلا نے آسمانوں کو ستاروں سے مزین فرمایا اور شیاطین سے محفوظ رکھا لیکن قلب مومن کو معرفت سے زینت بخشی اور اس کی حفاظت اپنے ذمہ کرم پر لی! بناء علیہ اس کی حفاظت آسمانوں سے بھی زیادہ فرمائی! ارشاد فرمایا وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ! عارف فرماتے ہیں' اولیاء کرام کے دلوں کو اپنی معرفت سے مزین فرمایا! اور اس میں ہدایات کے چراغ روشن کئے! محبّین کے دلوں کو عشق سے' متوکلین کو یقین اور عارفین کے دلوں کو امید وبیم سے زینت عنایت فرمائی۔

● نمبر۴: جب ابرہہ بیت اللہ شریف کو تاراج کرنے کے لئے حملہ آور ہوا تو وَاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ○ ان پر ابابیلوں کا سکواڈ مسلّط کر دیا' جو فضاء سے چھوٹے چھوٹے کنکروں کے بم گراتے تھے "تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ' کہتے ہیں ہر ایک کے پاس تین تین کنکریاں (بم) تھیں ایک ایک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

منہ' اور دو دو پنجوں میں! ہر کنکری سوار کو نشانہ بناتی ہوئی گھوڑے کے جسم سے بھی پار نکل جاتی تھی! بعینہ جب شیطان ایماندار کے دل میں فساد کے جراثیم ڈالنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کے پتھر برساتا ہے!

● نمبر۵: اللہ تعالیٰ نے دیگر اعضاء کی نسبت زبان اور دل ایک ایک پیدا کیا! اس میں اشارہ ہو رہا ہے کہ ایک ہی کو یاد کرنا چاہئے اور ایک میں ایک ہی سما سکتا ہے! نیز اس میں ایک اور بھی حکمت ہے! وہ یہ کہ قلب محل اجتہاد ونیت ہے اور اگر دو دل ہوتے تو نیت اور اجتہاد میں اختلاف رونما ہو جاتا! مثلاً اگر کوئی شخص زبان سے نماز ظہر کی نیت کرتا ہے لیکن دل کی نیت نماز عصر کی ہے تو اعتبار دل کا ہوگا' حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الاذکار المشروعہ فی الصلوۃ وغیرہ میں ہے' ذکر باآواز بلند کرنا ضروری ہے تاکہ خود اچھی طرح سن سکے! صرف دل میں محض خیال کافی نہیں ہے! کہتے ہیں اگر کوئی قسم کھائے کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا لیکن دل کھالے تو حانث نہیں ہوگا! (عندالشافعی علیہ الرحمتہ)

● نمبر۶: علامہ قرطبی رقم فرماتے ہیں "جمیل بن معمر فہری کہا کرتا تھا کہ میرے دو دل ہیں اور میں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے باعث زیادہ عقل مند ہو (نعوذ باللہ من ذلک الخرافات) لیکن غزہ بدر میں بھاگتے وقت حالت یہ تھی کہ جوتی ہاتھ میں لئے بھاگ رہا تھا اسی اثناء میں اس سے پوچھا گیا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں البتہ اتنی بات سمجھئے کہ وہ دونوں دل میرے پاؤں میں ہیں! اس وقت لوگوں پر واضح ہوا کہ اگر اس کے دو دل ہوتے تو اپنے ہاتھ میں جوتی کو پکڑے ہوئے نہ بھولتا!

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تکذیب میں آیہ کریم نازل فرمائی! مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ' اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے جسم میں دو دل نہیں بنائے!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں غزوہ بدر کے علاوہ کسی اور غزوہ میں فرشتوں نے قتال نہیں فرمایا ہاں حوصلہ افزائی کے لئے شمولیت کرتے رہے!

فائدہ : حضرت شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مصاحبوں میں سے حضرت ابوبکر کتانی (المتوفی ۳۲۸ ھ) نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دعا فرمائیے میرا دل کبھی مردہ نہ ہو! آپ نے فرمایا یومیہ چالیس بار ان کلمات کو پڑھ لیا کریں یا حی یا قیوم لا الہ الا انت اسئلک ان یحیی قلبی اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وسلم چنانچہ میں نے اسے تین روز تک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو زندہ کر دیا!

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورج کے لئے طلوع و غروب ہے اگر یہ نہ ہوتو جہان برباد ہو جائے اسی طرح دل کے لئے بھی طلوع "امید" اور غروب "خوف" ہے' یہ نہ ہوں تو دل برباد ہو جائے' حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شیطان کو ننگا دیکھا اور اسے ڈنڈے مارنا چاہے تو کوئی کہہ رہا ہے لا یخاف من العصاء ولکن یخاف من نور القلب' یہ ڈنڈوں سے نہیں ڈرتا یہ تو دل کے نور سے بھاگتا ہے!

فائدہ : حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انار کا استعمال دل کو منور کرتا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب بھی انار کو کھولا تو مجھے جنت نظر آئی' حدیث شریف ہے " ما من حبة منھا تقوم فی جوف الرجل الا نودت قلبه واخرست عنه شیطان الوسوسة اربعین یوما' اس کا ہر دانہ دل کو منور کرتا ہے اور شیطان کے وسوسہ سے چالیس دن کے لئے ڈھال بن جاتا ہے۔ دوسری حدیث شریف میں ہے' جو شخص ایک مکمل انار کھا لیتا ہے چالیس دن تک اس کا دل منور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رہتا ہے!

علامہ ابن طرخان علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے کہ انار معدہ کے لئے عمدہ ہے، حلق، سینے اور کھانسی کے لئے مفید ترین ہے جب کہ اسے روٹی کے ساتھ کھایا جائے، ایسے ہی طب نبوی میں مرقوم ہے، ترش انار کا استعمال معدہ کے لئے مفید ہے، دست روکتا ہے، صفرا اور پیاس کو بجھاتا ہے، اعضاء کی تقویت کا سبب ہے، اس کا عرق روغن بنفشہ کے ساتھ نرم سی آنچ پر پکا کر پلائیں تو بدن کی خارش کو دور کر دیتا ہے۔

میں نے نزھتہ النفوس والافکار میں خواص نبات و اشجار میں دیکھا ہے شیریں انار کا شربت معدہ کی جلن کو تسکین دیتا ہے، اور نزلہ کے لئے نافع ہے طریقہ یہ ہے: شکر تین اوقیہ، عرق انار نصف اوقیہ مکس کر کے قوام بنائیں اور استعمال میں لائیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ شیریں انار معدہ کے لئے مفید اور ترش مضر ہے! البتہ بعض کہتے ہیں کہ ترش، شیریں سے زیادہ مفید ہے بشرطیکہ مناسب کھایا جائے اس کی تفصیل بھوک کی فضیلت میں آئے گی!

حکایت : حضرت خواص رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک دن میرے دل کو انار کی طلب ہوئی تو میں تلاش کے لئے جنگل کی طرف چلا گیا وہاں مجھے ایک شخص نظر آیا جسے مکھیاں بہت ستا رہی تھیں میں نے اسے کہا اگر تیرا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح ہوتا تو وہ ذات تجھے مکھیوں سے دور رکھتی، اس پر وہ شخص کہنے لگا اگر تیرا حال اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہوتا تو تجھے انار کی رغبت میں مبتلا نہ کرتا بلکہ اس کی خواہش سے دور رکھتا!

مسئلہ : بعض علماء کرام نے کان کو آنکھ پر دو طرح سے فضیلت دی ہے! ایک یہ کہ کانوں کو ہر جانب سے آوازوں پر ادراک حاصل ہے جب کہ آنکھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صرف سامنے ہی دیکھتی ہے' ہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خواص میں ہے کہ آپ اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے سامنے ومن خصائص نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یری من وراءہ کما یری من امامہ' حضرت شیخ کفوری علیہ الرحمہ کی شرح بخاری میں' میں نے دیکھا ہے کان لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عینان بین کتفیہ' کہ آپ کے کندھوں کے درمیان دو آنکھیں تھیں (واللہ تعالیٰ اعلم) دوسری وجہ! یہ کہ کان کو سننے سے تاریکی یا کوئی رکاوٹ مانع نہیں! جب کہ آنکھ تاریکی اور حجاب کے باعث کچھ نہیں دیکھ پاتی۔:۔

مسئلہ نمبر۲ : اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں یہ انار نہیں کھاؤں گا پھر اس نے اسی کو کھالیا اور ایک دانہ' نہ کھایا تو وہ حانث ہوگا اسے قسم کا کفارہ دینا پڑے گا' (اس قاعدہ کے مطابق للاکثر حکم الکل) وہ یہ کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرائے یا دس مساکین کو کپڑے یا کھانا دے' اور اس میں رائج الوقت کھانے کا استعمال ہے جو اس کے شہر والے کھاتے ہیں یعنی سوا دو سیر گندم کے حساب سے مسلمان مساکین کو دے! آٹا ہو یا اتنی مقدار کی روٹیاں' حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر وہ اتنی مقدار میں کھانا وغیرہ نہیں ادا کرسکتا تو تین دن کے روزے رکھے اگرچہ ہر ماہ میں ایک ایک روزہ رکھے لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لگاتار تین دن کے روزے رکھنا لازم ہے نیز آپ فرماتے ہیں انبیاء کرام علیھم السلام میں صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کی قسم کھانے پر کفارہ لازم آئے گا اور کسی نبی کی قسم پر کفارہ واجب نہیں ہوتا!

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو انار دیتے ہوئے کہا اگر تو اسے نہیں کھائے گی تو تجھے طلاق! اس نے ایک دانہ کے سوا تمام کھالیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی اسی طرح کوئی شخص قسم کھائے کہ میں یہ کپڑا نہیں پہنوں گا پھر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس میں سے ایک دھاگہ نکال کر باندھ لے تو وہ حانث نہیں ہوگا؟

مسئلہ نمبر۳۳ : اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں کوئی پھل نہیں کھاؤں گا تو وہ انار کھانے کے باعث حانث ہو جائے گا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نیز انار کی بیع سلم و زناً بھی درست ہے! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں جنت میں انار کو ایک کامل جماعت مل کر کھائے تو ہر فرد کو علیحدہ ذائقہ محسوس ہوگا! اللھم اجعل منھم فی عافیۃ بلا محنۃ الٰہی! ہمیں بھی ان میں بلا محنت' عافیت میں شامل فرما!

فائدہ : حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انار مع گودا استعمال کیا کریں کیونکہ وہ معدے کی رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ چیچک کے مریض کی آنکھ میں انار کے گودے کا پانی ٹپکانا اس کی بصارت کا محافظ ہے! انار کے چھلکے سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں' (اللہ تعالیٰ حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ : حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام کا بیان ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام' حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں بکریاں چرانے کے لئے پہنچے تو انہوں نے فرمایا وہاں سے ایک عصاء اٹھالو' جب وہ عصاء اٹھانے لگے تو خود ایک لکڑی نے آواز دی مجھے اٹھایئے' آپ نے اسے پکڑا اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا اسے رہنے دو کوئی اور عصاء لاؤ' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی پر اصرار فرمایا تو ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاضر ہوا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس عصاء کو زمین میں گاڑ دیا جائے پھر جو بھی اس کو نکال سکے وہی اس کا مالک!

حضرت شعیب علیہ السلام باوجودیکہ صاحب قوت تھے مگر وہ عصاء کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمین سے نہ نکال سکے' حالانکہ ان کے لئے یہ معمولی سی بات تھی' جب کہ اسے مخلوق نے ہی گاڑا تھا! پھر ایماندار کے دل سے ایمان وایقان کی دولت شیطان لعین کیسے نکال سکتا ہے جسے خود خالق نے جمایا ہے' علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر حضرات کہتے ہیں عصائے کلیمی جنت کے درخت کا تھا' وہ آپ سے باتیں کرلیا کرتا' رات کو منور ہوتا' دھوپ میں آپ پر سایہ کرتا' نیز اسے پھل بھی لگتے' جب آپ چلتے چلتے تھکاوٹ محسوس کرتے تو سواری کے کام آتا جب کبھی کسی کنویں سے پانی نکالنے کی ضرورت ہوتی تو اس کی دوشاخیں رسی اور ڈول کا کام دیتیں جب آرام فرماتے تو وہ پہرہ دیتا! (گویا کہ آپ کا باڈی گارڈ تھا) اس کی لمبائی بارہ ہاتھ تھی!

تفسیر رازی وغیرہ میں ہے کہ اس کی لمبائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قد مبارک دس ہاتھ کے برابر تھی اور یہی صحیح ہے۔ اس عصاء کا نام علیق تھا اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہزارہا معجزات کے ظہور کا پتہ چلتا ہے اور ہمارے پیارے رسول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں درخت چل کر آئے' آپ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے' قضائے حاجت کے وقت درخت پردہ کے لئے آپس میں مل جاتے اور آپ کا اشارہ پاتے ہی اپنی اپنی جگہ واپس لوٹ جاتے' عصاء رکھنے کے فضائل باب زہد میں عنقریب آئیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

حکایت : حضرت ابو عمرو مازنی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے ایک نوجوان کو سخت سردی میں نماز ادا کرتے پایا ایسے کہ اس کے بدن سے پسینہ بہہ رہا تھا' اس پر مجھے بہت تعجب ہوا تو وہ کہنے لگا جب تک محبت میں سچے ہو گے تو موسم سرما کی سردی اور گرمیوں کی گرمی سبھی کچھ تم سے دور ہوں گے کسی عاشق سے پوچھا گیا' کہاں سے آنا ہوا' اس نے کہا معشوق کے پاس سے! پھر پوچھا گیا کہاں جاؤ گے' اس نے جواباً کہا محبوب کے ہاں! پھر کہا! تم چاہتے کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو! اس نے کہا وصل محبوب! پھر پوچھا! تم کب تک محبوب کو یاد کرتے رہو گے؟ اس نے کہا جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں!

حکایت : ایک دن ہارون رشید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدام کو اشرفیاں لٹائیں، ایک حبشی خاتون کے علاوہ سب چننے لگے! اس سے پوچھا تو کیوں نہیں اٹھاتی، کہنے لگی میں اشرفیوں کو نہیں ان کے لٹانے والے کی طالب ہوں اسی بناء پر ہارون رشید نے اس سے نکاح کر لیا! تو لوگوں نے اس بات کا برا منایا! ہارون رشید نے ایک محفل آراستہ کی اور سبھی معترضین کو بلایا! یاقوت و جواہرات کے برتنوں سے دسترخوان سجایا گیا! پھر اپنی تمام کنیزوں کو حکم دیا ان تمام قیمتی برتنوں کو توڑ ڈالو! لیکن کسی نے بھی توڑنے کی جرات نہ کی! مگر اس کنیز کے پاس جو برتن تھا اس نے وہ توڑ ڈالا، جو سبب پوچھا گیا تو کہنے لگی بیشک ان قیمتی برتنوں کے ٹوٹنے سے شاہی خزانے کا تو نقصان تھا لیکن اس کی خلاف ورزی سے تو بادشاہ کے حکم میں نقصان واقع ہوتا! بناء علیہ خزانے کے نقصان کو بادشاہ کے فرمان پر مقدم نہیں رکھا جا سکتا تھا۔

بیان کرتے ہیں کہ کسی بادشاہ کا ایک غلام اس کا بہت ہی مقرب تھا! اس ولایت کے لوگوں نے اپنے گورنر کے ظلم و ستم کی شکایت بادشاہ سے کی تو اس نے کہا تم اپنے لئے اپنا حاکم خود منتخب کر لو! انہوں نے بادشاہ کے اسی مقرب غلام کو اپنا گورنر چن لیا! لیکن بادشاہ نے لوگوں میں سے کسی کو حکم دیا کہ اس غلام کو زہر دے دو! چنانچہ اسے زہر دیا گیا تب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور مرتے دم کہہ رہا تھا جو اپنے مولیٰ سے دوری اختیار ہوتا ہے اسے ایسی ہی سزا سے واسطہ پڑتا ہے!

حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت امتیں اپنے نبیوں کے ناموں سے پکاری جائیں گی مثلاً اے امت موسیٰ، اے امت عیسیٰ، اے امت محمدیہ، پھر محبین کو ندا ہو گی اے اللہ کے دوستو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ کی طرف دوڑو ان کی حالت یہ ہو گی گویا خوشی و مسرت کی سرشاری سے ان کے دل باہر آ رہے ہیں حضرت شیخ یحی بن معاذ رازی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبت کا ایک ذرہ' بلا محبت ستر سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت : حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان لانے کی خبر جب فرعون نے سنی تو اس نے قصاب کو طلب کیا اور اسے حکم دیا اسے اسی طرح ذبح کر دو جیسے تم بکری کو ذبح کرتے ہو! فرشتے یہ کیفیت دیکھ کر پکار اٹھے! الہٰی! یہ بیچاری خاتون! فرعون کے عذاب میں پھنس چکی ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! یہ تو ہماری ملاقات کی مشتاق ہے! جب اس پر حالت نزع طاری ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! جبریل! اس کے لب جنبش کناں ہیں! سن تو سہی کیا کہہ رہی ہے! حالانکہ اللہ تعالیٰ کو سبھی علم ہے! جبریل نے سنا تو کہا! الہٰی یہ ایک گھر کی طلب گار ہے! ارشاد ہوا اس کا امتحان بڑا سخت ہے! لیکن اس کا صبر اس سے بھی اعلیٰ ہے! لیکن اس کا سوال نہایت حقیر ہے! پھر ارشاد ہوا! سنو تو سہی! اس کا مکان کہاں ہے! اور کس کے پاس ہے! جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوئے الہٰی وہ تو یہ کہہ رہی ہے اے میرے پروردگار! جنت میں اپنے پاس ہی میرا گھر بنایئے! اس وقت فرشتے عرض گزار ہوئے! یہ سوال تو بہت بڑا ہے اور گھر بھی شرافت والا ہے! اس لئے کہ وہ آپ کے جوار میں ہے! بلکہ آپ کے گھر ہی میں بنا ہے! ارشاد ہوا میں تو اس کی طلب سے پہلے ہی تیار کر چکا ہوں!

بیان کرتے ہیں کہ وہ قصاب تو کھال کھینچ رہا تھا مگر حضرت آسیہ کی نظریں اللہ تعالیٰ کی ذات پر لگی ہوئی تھیں' زبان پر اللہ اللہ جاری تھا حضرت نووی کا بیان ہے کہ فرعون نے حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہت وزنی پتھر پھینکنے کا حکم دیا! لوگ جب پتھر اٹھائے اس کے پاس آئے تو وہ کہنے لگی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٰہی ! جنت میں اپنے جوار میں مجھے گھر عطا فرما دیجئے ! چنانچہ اسی وقت اس کی نظر ایک عظیم الشان محل پر پڑی جو سفید موتیوں سے بنایا گیا ہے اسی حالت میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور لوگوں نے بے روح جسد پر پتھر دے مارا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوز دیگر اکابر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سزا سے قبل ہی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حیات دنیوی کے ساتھ ہی جنت میں پہنچا دیا تھا اور وہ وہی خورد و نوش میں مشغول ہے ! حضرت نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ فرعون نے اسے دھوپ میں کھڑا کر دیا تھا لیکن فرشتوں نے آ کر اس پر سایہ کر دیا ! حضرت ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب فرعونی انہیں تکالیف پہنچا رہے تھے ، اسی اثناء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا۔ تو آسیہ نے انگلی کے اشارہ سے حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے تکالیف کی شکایت کی ! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو اس کے بعد اسے کسی بھی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی ! جب اس نے جنت میں اپنا محل ملاحظہ کیا تو مسکرانے لگی ! فرعون بولا لوگو ! دیکھو اس دیوانی کو ! سزا پانے میں بھی ہنس رہی ہے !

قرطبی نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے اَدۡخِلُوۡا آلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ (یعنی آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں مبتلاء کر دو!) ان لوگوں کی تعداد سوا لاکھ تھی ان میں سوا حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور فرعون کے چچا زاد بھائی حزقیل کے جو خفیہ طور پر ایمان لا چکے تھے کوئی بھی عذاب سے محفوظ نہ رہا۔

حضرت اوزاعی علیہ الرحمتہ سے کسی نے بیان کیا ہے کہ ”میں نے سمندر سے سفید رنگ کے پرندوں کی ڈاریں نکلتے ہوئے دیکھیں جن کا شمار سوا اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی نہیں جانتا ! وہ سبھی مغرب کی جانب پرواز کرتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں اور رات کو جب واپس لوٹتے ہیں تو ان کا رنگ کالا ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہی پرندے ہیں جن کے پوٹوں میں فرعونیوں کی روحیں ہیں صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور پھر رات کے وقت اپنے گھونسلوں کی طرف پلٹ آتے ہیں نیز ان کے پر جلے ہوتے ہیں' رات بھر میں ان پر سفید رنگت کے پر پیدا ہو جاتے ہیں' صبح کو پھر اسی آتشی مقام کی طرف اڑ جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک برقرار رہے گا۔ (نوٹ) یہ تناسخ کی صورت نہیں بلکہ یہ عذاب الٰہی کی ایک جہت ہے واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

لطیفہ : حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مذکورہ بالا قصے میں یہ الفاظ "کہ اپنے جوار میں مکان عطا فرما" اس لئے کہا کہ گھر بنانے سے پہلے پڑوسی پسند کر لینے چاہئے نیز "بیت کا کلمہ کہا" دار کا نہیں! کیونکہ دار بڑے گھر کو جس میں وسیع و عریض صحن ہوں' احاطہ سمیت کہا جاتا ہے! بخلاف بیت کے' جو وسیع احاطہ میں ایک چھوٹا سا کمرہ بھی ہو تو اسے بھی بیت سے موسوم کیا جا سکتا ہے! جس میں سوا ایک فرد کے اور کوئی قیام پذیر نہ ہو سکے! گویا کہ حضرت آسیہ نے اپنے حبیب کے ساتھ خلوت نشینی کو طلب کیا اور کیوں نہ ہو اس سعیدہ کو اپنے رب کے حضور مقام صدق نصیب تھا!

حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "قدم صدق" سے مراد نعمت سابقہ ہے' یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لئے پہلے سے ہی بھلائی کی سعادت مقدر تھی' بعض کہتے ہیں "قدم صدق" سے مراد عمل صالح ہیں' بہرحال اس صالحہ خاتون میں دونوں وصف پائے جاتے تھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھلائی بھی مقدر تھی! جیسے اللہ تعالیٰ جل و علا اور حضرت کلیم اللہ علیہ السلام پر ایمان لائی۔

الحمدللہ! یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں بھی نصیب ہیں! کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ جل و علا کی ذات اقدس اور اس کے تمام سچے نبیوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں! یہی علامت دلالت کرتی ہے کہ ہمارے لئے بھلائی پہلے سے مقدر تھی! اس لئے ہمیں اس معاملہ میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہئے' اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو نبوت سے سرفراز کیا تو کسی کو رسالت کے منصب عظمیٰ سے بہرہ مند کیا' جیسے ہمارے پیارے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر کفار متعجب ہوئے۔

تہذیب الاسماء واللغات میں مرقوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمران بن حصین سے پوچھا آج کل تم کتنے بتوں کی پوجا کرتے ہو! وہ کہنے لگا سات بتوں کی! چھ زمین پر اور ایک آسمان میں ہے! پھر فرمایا! تم اپنے رغبت اور ہیبت کے لئے کس کی طرف رجوع کرتے ہو! کہنے لگا آسمان والے کی طرف! آپ نے فرمایا اے عمران! اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تجھے دو باتیں ایسی بتا دیتا جو تیرے لئے نہایت نافع ہوتیں! پھر جب وہ زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اب تو مجھے وہ دو باتیں بتا دیجئے! آپ نے فرمایا پڑھیئے! اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی !الٰہی مجھے ہدایت پر الہام فرما اور میرے نفس کو برائی سے محفوظ فرما! (اس مختصر سی دعا میں دونوں جمع ہیں)

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں' میں نے دیکھا ہے کہ حضرت امام اوزاعی تیرہ سال کی عمر میں فتوی دیا کرتے تھے' اور آپ کے فتاوی کی تعداد ستر ہزار کے قریب ہے! اوزاع شام کے دارالحکومت دمشق کے قریب ایک قصبہ ہے جو باب الفرادیس کی سمت واقع ہے۔ حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ تبع تابعین سے ہیں' پہلے ان کا نام عبدالعزیز تھا مگر بعد میں اپنا نام عبدالرحمٰن رکھ لیا اس تبدیلی کی وجہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہو جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن بہت پسند ہیں (روره النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ) اور یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو سکتا ہے کہ عزیز کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں پر بھی جائز ہو بخلاف اللہ اور رحمٰن کے کیونکہ غیر اللہ کے ان کا استعمال جائز نہیں!

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سے متعدد کا نام عبدالرحمٰن ہے ایک عبدالرحمٰن بن ازہر ہیں جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوام جو حضرت زبیر بن عوام کے (والد کی طرف سے) علاقائی بھائی ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق، عبدالرحمٰن بن زبیر، عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب (جن کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کا عقد کیا! عبدالرحمٰن بن عتاب (جن کی ماں جویریہ بنت ابوجہل تھی) جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض احادیث کو روایت کرنے کا شرف رکھتی ہیں) عبدالرحمٰن بن ابوالفتح، عبدالرحمٰن بن زمعہ، جن کے بارے کسی معاملہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے لڑائی مول لی تھی) اور یہ حضرت ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بھائی ہیں) عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن (جن کی کنیت ابوہریرہ معروف ہے) عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور جن صحابہ کرام کے نام عبداللہ ہیں ان میں چار بہت مشہور ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب (یہ اپنے والد ماجد کے ساتھ ہی زمرہ اسلام میں داخل ہوئے) لیکن ہجرت کا شرف پہلے حاصل ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (انہیں اپنے والد ماجد سے پہلے اسلام لانے کی سعادت حاصل ہوئی، ان کی والدہ ماجدہ کا نام ریطہ بنت وہب ہے یہ بھی اسلام سے مشرف ہو کر صحابیت کی نعمت سے شادکام ہوئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نسبت، بمسرت اظہار فرمایا اس گھر والے کتنے اچھے ہیں عبداللہ، ابوعبداللہ، ام عبداللہ، (یعنی وہ خود اللہ کے بندے، ان کے والد اور والدہ اللہ کے بندے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما (ان کی والدہ ماجدہ کا نام لبابہ ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ام المومنین حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بعد خواتین میں سب سے پہلے یہی اسلام میں داخل ہوئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان سے تیس احادیث مروی ہیں اور ان کی ہمشیرہ لبابہ صغریٰ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں ان کے اسلام لانے کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔

حکایت : ایک شخص نے اپنی بیوی کو قسم دی کی تم نے کبھی صدقہ و خیرات نہیں دینا، مگر اس نے ایک دن کسی محتاج کو صدقہ دے دیا، اتفاقاً" اس کا خاوند دیکھ رہا تھا! اس نے اسے قسم یاد دلائی اور کہا تو نے میرے حکم کی خلاف ورزی کیوں کی ! اس نے جواباً" کہا میں نے یہ کام رضائے الٰہی کے لئے کیا ہے ! خاوند نے آگ جلائی اور کہنے لگا اگر تو نے رضائے الٰہی کے حصول کے لئے یہ صدقہ دیا ہے تو اسی خدا کے لئے اس میں داخل ہو! وہ سنتے ہی زیور اور لباس سے آراستہ ہونے لگی وہ کہنے لگا یہ کیا کر رہی ہے ؟ وہ کہنے لگی محب جب محبوب سے ملتا ہے تو وہ اپنے آپ کو حتی الامکان سجاتا ہے اور یہ کہتی ہوئی آگ میں کود گئی، اس پتھر دل نے تین دن تک تنور میں بند رکھا، جب تنور سے ڈھکنا اٹھایا گیا تو کیا دیکھتا ہے وہ مسکرا رہی ہے، وہ اس واقعہ پر نہایت حیران اور متعجب ہوا، تو ہاتف غیبی نے پکارا، ہمارے پیاروں کو آگ نہیں جلا سکتی اس پر وہ تائب ہوا اور اس نے بہت ہی عمدہ توبہ کی!

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ من عرف اللہ کان علی النار عذابا" ومن جھلہ کانت النار علیہ عذابا" ثم قال لورائتنی جھنم لخمدت جو عارف ہیں وہ آگ کے لئے عذاب ہیں اور جو جاہل ہیں ان کے لئے آگ عذاب ہے، پھر فرمایا اگر مجھے دوزخ دیکھ لے تو اسکی آگ ٹھنڈی ہو جائے!

مسئلہ : کوئی آدمی اپنے بیوی سے کہے اگر تو دوزخ میں جانا پسند کرتی ہے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تجھے طلاق! اور جواباً" عورت کہے ہاں پسند کرتی ہوں تو طلاق کے واقع ہونے میں دو جہتیں ہیں، ایک یہ کہ اس کا قول رد کر دیا جائے گا کیونکہ دوزخ میں تو کوئی بھی جانا پسند نہیں کرتا" وہ اس قول میں جھوٹی ہے اور دوسری وجہ اس کے قول کو سچا سمجھا جائے تو طلاق پڑ جائے گی، کیونکہ یہ تو اسی کے کہنے سے متعلق ہے جب کہ وہ خود اقراری ہے۔ (حکاہ العلائی فی قواعدہ)

فائدہ : حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا داؤد، علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی اہل زمین کو میرا پیغام دیجئے جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے میں اس سے محبت کرنے والا ہوں، جو میرے ذکر کے لئے بیٹھنے والا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں، جو مجھ سے انس رکھتا ہے میں اس کا انیس ہوں، جو میری مصاحبت کے لئے کوشاں ہے میں اس کا مصاحب ہوں! جو مجھے اختیار کرتا ہے میں اسے اختیار کرتا ہوں، جو میرا مطیع میں اس کی بات کو قبول کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنی محبت کرنے والوں کا خمیر حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خمیر میں سے بنایا ہے۔ انوار و تجلیات سے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو منور کیا ہے اور اپنے جلال کی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے تین سو اشخاص کے دلوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے دل پر بنایا! چالیس وہ انسان ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہیں سات وہ ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم کے دل کی طرح ہیں، پانچ وہ جن کے دل جبرائیل علیہ السلام کی مانند، تین ایسے ہیں جن دل میکائیل علیہ السلام کے دل کی مثل، اور ایک ایسا انسان ہے جس کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل کی طرح ہے، اور جب کہ یہ انتقال کر جاتا ہے تو تین میں سے ایک کو اس کا قائم مقام بنایا جاتا ہے جب تین میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے کوئی فوت ہو تو پانچ میں سے ایک اس کی جگہ لے لیتا ہے جب پانچ میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو سات میں سے کسی ایک کو اس کے منصب کا اہل قرار دیا جاتا ہے۔ جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو چالیس میں سے اس کی جگہ مقرر ہوتا ہے جب ان میں سے کسی نے وصال پایا تو تین صد سے ایک اس کا نائب بنتا ہے جب تین سو میں سے چلا جاتا ہے تو عام مخلوق میں سے کسی کو اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے۔

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کا ذکر نہیں فرمایا! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب اطہر سے اشرف و اکرم کوئی دل بنایا ہی نہیں اور آپ کے قلب مبارک کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے دلوں سے وہی نسبت ہے جو ستاروں کو آفتاب سے ہے!

حکایت : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد اصحاب کہف غار میں آئے جن کی تعداد سات ہے۔

ان کے ساتھ زرد رنگ کا ایک کتا بھی ہو لیا' انہوں نے اسے دور بھگانے کی کوشش کی تو وہ پکار اٹھا! لا تخافوا منی فانی احب احباء اللّٰه وقد عرفت اللّٰه قبلکم فحملوه علی اعناقھم 'مجھ سے مت ڈرو! میں تو اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنے والا ہوں اور میں تم سے پہلے ذات الٰہیہ کی معرفت حاصل کر چکا ہوں' پس یہ سنتے ہی انہوں نے اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا' علامہ یافی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ انہی کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ' حضرت ابراہیم کا بچھڑا بھی جنت میں جائیں گے اور تفصیل باب کرم میں انشاء اللہ العزیز جلد آئے گی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ یہ وہی تھا جس کی ہابیل نے قربانی دی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور نبی اسرائیل کی گائے (اس کا مزید ذکر برالوالدین میں عنقریب آئے گا) حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی (اس کا ذکر باب الامانت میں آئے گا) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی (جسے باب زہد میں بیان کیا جائے) اور ملکہ بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف پیغام لے جانے والا ہد ہد (اس کی تفصیل باب الکرم آ رہی ہے' نبی کریم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی اور اس کا ذکر مناقب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں آتا ہے' حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا نیز بعض نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بھیڑے کو بھی شامل کیا ہے جس کا ذکر باب الغیبتہ والنمیمتہ میں آ رہا ہے۔ (یہ تمام جانور جنت میں جائیں گے)

حکایت : کسی عورت نے ایک عارف سے کہا ہمارے پاس گندم تھی جسے گھن لگ چکا تھا جب آٹا پیسا تو وہ گھن بھی پس گیا اور ہمارے پاس ایسے ہی چنے تھے جب وہ پیسے تو گھن محفوظ رہا اس پر عارف نے جواب دیا' بڑوں کی صحبت میں سلامتی ہے! لان صحبة الاکابر تورث الاسلامة

حضرت مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سگ اصحاب کہف نے جب ان کی صحبت اختیار کی تو ان کے فیض صحبت کے باعث اس کو قرآن کریم میں ذکر کیا گیا اور قیامت تک ذکر برقرار رہے گا! ان کی معیت میں پل صراط سے گزرے گا! جب دروازہ جنت پر آئے گا۔ رضوان اسے روکے گا تو اسے آواز آئے گی اسے ان کے ساتھ آنے دو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وسیع و عریض باغ دیا جائے گا جس کا طول پانچ صد سال کی راہ کے برابر ہو گا اور جنتیوں کے محل اس سے بلند ہوں گے' پھر جب کتا اوپر دیکھے گا تو اسے جنتی نظر آئیں گے!

حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اس کتے نے اصحاب کہف کی صحبت اختیار کی تو انہیں اس کی نجاست اور خساست سے کوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تکلیف نہ پہنچی، کیونکہ وہ ان کی چوکھٹ پر ہاتھ پاؤں پھیلائے ہوئے تھا یعنی اولیاء کرام کے دروازے پر بیٹھ چکا تھا! اور جب مومن جو کم از کم پانچ بار اپنے مولیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر ہاتھ اٹھاتا ہے تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ ناکام لوٹائے گا!

اصحاب کہف کے اوصاف میں قرآن کریم یوں ناطق ہے کہ لوگ کہیں گے وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والنشاء کے اوصاف میں یہ ارشاد ہے تین آدمی کبھی سرگوشی نہیں کرتے مگر چوتھا، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور نہ پانچ جب کہ چھٹا وہ ہوتا ہے! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے اہل کتاب کے نزدیک اصحاب کہف غار میں تین سو شمسی سال قیام پذیر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تین سو قمری سالوں کا ذکر فرمایا ہے چونکہ شمسی اور قمری سال میں ہر سو سال پر تین سالوں کا فرق پڑتا ہے اس لئے قرآن کریم میں نو سال مزید کا ذکر آیا ہے جب کہ انہوں نے بھی نو سال بڑھا لئے ہیں اس کا مزید ذکر فضائل سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں آ رہا ہے انشاء اللہ العزیز جن میں نہایت عمدہ اور دلچسپ باتیں آئیں گی!

فائدہ : حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ من اراد اجلوس مع اللہ فلیجلس مع اھل التصوف؛ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی منظور ہو اسے چاہے کہ وہ اولیاء کرام کی ہم نشینی اختیار کرے!

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے شکوہ کیا "یہ صوفی حضرات بلا علم مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں! آپ نے جواباً" فرمایا علم ہی نے انہیں یہاں بٹھا رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک، ایک ایک لقمے پر قناعت کرتا ہے، پھر بتایئے ان سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو دنیا سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صرف ایک لقمہ پر بھی قانع ہو' اس نے پھر اعتراض کیا وہ تو وجد میں رقص کرتے ہیں ! آپ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی طرب میں آکر ایسا کرتے ہیں فقال انهم یرقعون و یتواجدون قال من ترمیهم باللہ تعالیٰ!

حکایت : حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خواب میں مجھے ایک فرشتہ سے گفتگو کا موقعہ ملا جو آسمان سے نازل ہوا تھا! میں نے اس کے احوال دریافت کئے اور کہا تیرا کیسے آنا ہوا' کہنے لگا میں اولیاء کرام کے نام رجسٹرڈ کرنے آیا ہوں جیسے کہ حضرت ثابت بنانی' حضرت مالک بن دینار رحمہا اللہ تعالیٰ اور ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ایک پوری جماعت ہے میں نے دریافت کیا! اس جماعت میں میرا نام بھی ہے ؟ کہنے لگا نہیں ! اس پر میں نے کہا جب آپ پوری جماعت کے نام لکھ لیں تو ان کے نیچے اس طرح تحریر کر دیں فاکتب تحتهم ابراہیم محب المحبین' ابراہیم اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا دوست ہے ! اسی وقت فرشتہ پکار اٹھا ابھی ابھی مجھے حکم الٰہی ہوا ہے کہ ابراہیم کا نام سرفہرست لکھو!

مؤلف عرض گزار ہے کہ اسی طرح کی ایک روایت حضرت مالک بن دینار سے بھی منسوب ہے وہ کہتے ہیں میں نے عالم بیداری میں دیکھا دو شخص کچھ لکھ رہے ہیں میں نے اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگے ہم اولیاء کرام کے اسماء گرامی رجسٹرڈ کر رہے ہیں میں نے انہیں کہا تمہیں اسی ذات کی قسم جس کے حکم پر تم یہ رجسٹر تیار کر رہے ! کیا ان لوگوں میں میرا نام بھی ہے یا نہیں ؟وہ کہنے لگے آپ کا نام تو ان میں نہیں ہے آپ یہ سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے' بعدہ' خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے کہ تم بھی ان میں شامل اور ان کے ساتھی ہو ! کیونکہ آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے' المرء مع من احب (حدیث شریف)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی ھل عملت لی عملًا ؟ قال صلیت وصمت و صدقت وسبعت و قرات !عرض کیا' نماز' روزہ' تسبیح و صدقہ اور تلاوت' سبھی تیرے لئے !

اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز تمہارے لئے نور' روزہ ڈھال' صدقہ' سایہ' تسبیح' تحمید' درخت اور تلاوت پل صراط پر آسانی کا باعث ہے پھر پوچھا ! میرے کلیم! وہ عمل کہاں ہیں جو خالص ہمارے لئے کئے ؟ عرض کیا الٰہی! تو ہی بتا! فرمایا کیا کبھی میرے ولی سے میرے لئے محبت کی اور دشمن سے دشمنی؟ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے! ہاں! معلوم ہوا کہ سب سے افضل عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کسی سے محبت اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہی دشمنی اختیار کی جائے! افضل الاعمال الحب فی للہ والبغض فی اللہ!

حکایت:۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ حضرت ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انتہائی محبت تھی! وہ آپ کی فرقت گوارا نہیں کرسکتے تھے! ایک دن آپ کی خدمت میں ایسی حالت سے حاضر ہوئے' رنگ متغیر' جسم نہایت نحیف و نزار تھا! آپ نے ان سے سبب دریافت کیا تو وہ عرض گزار ہوئے! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں بیمار نہیں ہوں! مگر مجھے آخرت کی فکر دامن گیر ہے! یہاں مجھے آپ کے ہاں آئے ایک دن ہی گزرا ہے مگر میں آپ کی زیارت کے بغیر نہیں رہ سکا! اب یہی فکر لاحق ہے کہ یہاں تو ایک دن کی فرقت برداشت سے باہر ہے آخرت میں میری کیفیت کیا ہوگی؟ اگر جنت میں جانا نصیب ہوا پھر بھی آپ کے غلاموں کی صف میں ہوں گا جبکہ آپ انبیاء و رسل کی جماعت میں جلوہ افروز ہوں گے! پھر مجھے آپ کا دیدار کب نصیب ہوگا! اور آپ کی جدائی کیسے برداشت ہوگی؟ اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی " وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۝ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم کی اطاعت پر کمربستہ رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں انعام یافتہ جماعتوں کی معیت حاصل ہوگی' جو نبی' صدیق' شہید اور صالحین کی جماعتیں ہیں انہیں ان کی معیت و رفقت ہی حاصل رہے گی! امام نووی کی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا! ان سے ایک سو ستائیس احادیث مروی ہیں۔

مسئلہ:۔ کسی شخص کو نانی کی میراث نہیں ملتی کیونکہ نانی ذوالارحام میں سے ہے لیکن نواسی کو نانی کی میراث سے چھٹا ۶-۱ حصہ ملتا ہے' البتہ دادی کی میراث میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں' اگر اس دادی کا والد یا بیٹا نہ ہو تو اس کا وارث پوتا ہوگا اگر اس کی ایک لڑکی ہو تو آدھا لڑکی کو اور باقی حصہ پوتی کو ملے گا اور اگر دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی بیٹوں کو اور باقی پوتی کو دیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اس کی والدہ اور دادی موجود ہوں تو چھٹے حصہ میں دونوں شریک ہوں گی!

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کسی عالم سے مسئلہ پوچھا گیا تین بھائی متفرق ہیں۔ انہیں وراثت میں کتنا کتنا حصہ ملے گا! وہ متحیر ہوا اور کہنے لگا جب تک سبھی جمع نہ ہوں میراث تقسیم نہیں ہوگی! اس نے جواباً کہا سبھی موجود ہیں تو اس نے کہا جب سبھی موجود ہیں تو متفرق کیسے ٹھہرے؟ جواب یہ ہے کہ ایسے تینوں بھائیوں میں میت کے اخیافی بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو دونوں والدین کی طرف سے حقیقی بھائی ہیں انہیں باقی تمام میراث دی جائے گی اور علاقائی جو صرف باپ کی نسبت سے ہے ابو بھائی کو کچھ نہیں ملے گا' ایسی صورت میں وہ محروم رہے گا! لیکن ایسی تین بہنیں ہوں تو میت کی حقیقی بہن کو نصف اور جو اخیافی بہنیں (صرف والدہ کی طرف سے ہے) ہوں تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انہیں چھٹا حصہ

اور علاقائی (جو صرف باپ میں شراکت رکھتی ہے) بہن کو بھی چھٹا حصہ ہی ملے گا!(واللہ تعالی وحبیبہ الا علی اعلم)

اور اگر یہ سبھی جمع ہوں ایسے طریقہ پر کہ ایک ایک حقیقی بھائی' بہن اور ایک ایک علاقائی بہن' بھائی نیز ایک ایک اخیافی بھائی' بہن چھوڑ کر گیا تو ایسے احوال میں جواب کی صورت ہوگی کہ مسئلہ تین سے بن کر اٹھارہ سے اس کی تصحیح کی جائے گی اور اخیافی جو صرف ماں میں شریک ہے اس بھائی اور بہن کو اٹھارہ روپے میں سے تین تین برابر ملیں گے۔ باقی بارہ روپے میں سے حقیقی بھائی کو آٹھ اور حقیقی بہن کو چار ملیں گے' علاقائی بہن اور بھائی اس صورت میں محروم ٹھہریں گے۔

فائدہ :۔ ایماندار کو جب علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی ذات اقدس کے لئے کون سی صفات لازمی ہیں اور کون سی صفتوں کی نسبت محال ہے تو بلاشبہ وہ صحیح موحد ہوگا اور کلمہ توحید میں یہی نفی و اثبات جمع کی گئی ہیں۔ اول میں نفی آخر میں اثبات اور اسم اعظم کو سب سے آخر میں' لانے پر اشارہ ہو رہا ہے کہ اس ذات وحدہ لاشریک کے بعد کوئی شی نہیں!

فائدہ:۔ حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے' جب عورت بچہ جننے کے قریب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتوں کو بھیج دیتا ہے' جب دائیں طرف والا بچے کو نکالنا چاہتا ہے تو وہ بائیں طرف ہو جاتا ہے اور جب بائیں طرف والا نکالنا چاہتا ہے تو وہ دائیں طرف ہو جاتا ہے اس کے باعث عورت دردزہ میں مبتلا ہو جاتی ہے' پھر دونوں فرشتے آپس میں کہتے ہیں! الٰہی ہم تو اسے باہر لانے سے عاجز ہیں' تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص تجلی فرماتا ہے اور اشارہ کرتا ہے' اے میرے بندے میں کون ہوں' وہ عرض گزار ہوتا ہے! الٰہی تو "اللہ" ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور پھر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سجدہ میں سر رکھ دیتا ہے اور حالت سجدہ میں سر کے بل دنیا میں آموجود ہوتا ہے!

فائدہ:- درد زہ میں مبتلا عورت املتاش خشک کے چھلکے چار مشقال کی مقدار پی لے تو بہت جلد وضع حمل ہو! حاملہ کے لئے مناسب ہے کہ جب وضع حمل کے دن قریب ہوں تو باتھ روم میں روزانہ جائے امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بات تجربہ میں آئی ہے کہ جو عورتیں اس طریقہ پر عمل پیرا ہوئیں انہیں بے حد فائدہ پہنچا! اسی طرح اگر درد زہ میں مبتلا عورت کو سات ماشہ زعفران پلا دیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ فوری طور پر وضع حمل ہوگا!

دردشقیقہ (آدھے سر میں درد) کے لئے زعفران کا سونگھنا نہایت مفید ہے' زعفران اگر پیا جائے تو پشت کا درد رفع ہو' اگر کھانے پینے کی چیزوں میں استعمال کیا جائے تو خوبصورتی میں اضافہ ہو' رنگت میں نکھار آئے! اور زعفران کو جس گھر میں رکھا جائے وہاں گرگٹ نہیں آتا' اگر اونی کپڑوں میں رکھا جائے تو وہ کپڑوں سے دور رہتی ہیں!

"الحاوی" میں کہا گیا ہے کہ زعفران بلغم کا مصلح' مقوی قلب' باہ کے لئے مفید' نسیان کو ختم کرے' طبیعت کو فرحت بخشے اور خوشی و مسرت پیدا ہو!

لطیفہ:- حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے کہا میں نے خواب میں مرغے کو اللہ اللہ کرتے دیکھا ہے' آپ فرمانے لگے تیری موت میں صرف تین دن باقی ہیں! چنانچہ جیسی آپ نے تعبیر دی ویسے ہی ظہور میں آیا!

میں نے تہذیب الاسماء واللغات میں دیکھا ہے کہ امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ملاقات کا شرف حاصل ہے اور آپ کے والد ماجد حضرت انس بن مالک کے غلام تھے! انہوں نے انہیں بیس ہزار درہم پر مکاتب بنا دیا' چنانچہ آپ کے والد ماجد کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آزاد کر دیا جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ تھیں' (بہرحال آپ کے تابعی ہونے میں کوئی شبہ نہیں) (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب

تذکرۂ موت

قال اللہ تبارک وتعالیٰ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بیشک آپ وصال فرمائیں گے اور وہ لوگ فوت ہونے والے ہیں! یہاں آپ سے خطاب میں موت کا ذکر پہلے آیا' اس لئے کہ امتیوں کو تسلی ہو! چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الموت تحفۃ المومن موت ایماندار کے لئے تحفہ الٰہی ہے! کسی عارف کا قول ذکر ہو چکا ہے کہ دنیا موت کے سوا ایک ذرہ برابر کی قیمت نہیں رکھتی۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا کسی کا شہداء کے ساتھ بھی حشر ہوگا! فرمایا! ہاں! جو یومیہ اپنی موت کو بیس بار یاد کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا! یا علی! جو کوئی شخص یومیہ گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللھم بارک لی فی الموت وفیھا بعد الموت! الٰہی مجھے موت میں اور موت کے بعد برکت عطا فرما! تو اس سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی بھی نعمتیں عطا فرمائی ہوں گی ان کا حساب نہیں لے گا! ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ "دنیا میں ایمان دار کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ' جب پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے اور جب کھلی فضا کو روشن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیکھتا ہے تو واپس نہیں جانا چاہتا' اسی طرح ایماندار موت سے گھبراتا ہے' مگر جب اپنے رب کے ہاں پہنچتا ہے تو دنیا میں لوٹ کر واپس آنا پسند نہیں کرتا۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جب ایماندار فرشتوں کو دیکھتا ہے تو وہ کہتے ہیں آؤ تجھے دنیا میں واپس لے چلیں! ایماندار پکار اٹھتا ہے۔ دنیا تو غم و الم کا ٹھکانہ ہے' البتہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی بارگاہ میں لے چلو!

فائدہ :۔ جسے اپنے دین کے ضائع ہونے کا خوف نہیں' اسے موت کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ' اللہ تعالیٰ کے ارشاد یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی! کے تحت فرماتے ہیں۔ مردہ سے زندہ کو نکالنے کے بیان میں فعل (یخرج) کا ذکر کیا! کیونکہ مردہ زندہ سے زیادہ افضل ہے پس مناسب تھا کہ مردہ سے زندہ کو نکالنے کے بیان میں زیادہ اہتمام کیا جاتا! جتنا کہ زندہ سے مردہ کے نکالنے کے بیان میں کیا گیا ہے! اس لئے پہلی بات کو فعل سے تعبیر کیا جبکہ دوسری کو اسم سے! اس کے مفہوم و مطالب میں مختلف اقوال ہیں' بعض نے کہا زندہ سے مراد ایماندار اور مردہ سے کافر!

بعض نے کہا اس سے نباتات مراد میں جو دانے سے پیدا ہوتے ہیں اور دانہ ان سے نکلتا ہے۔ بعض نے انڈے اور مرغی کی کیفیت کو بیان کیا ہے!

معجزہ :۔ میں نے کتاب الشفاء میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی لڑکی کو ایک وادی میں پھینکنے کا ذکر کیا' آپ اس کے ساتھ وہاں پہنچے اور لڑکی کو آواز دی! یا فلانة' فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! قال ان ابویک قد اسلما فان احببت ان اردک علیھما فقلت لا حاجة لی بھما وجدت اللہ خیرا منھما! اس نے عرض کیا (ہاں) یا رسول اللہ صلی اللہ علیک! آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمایا بیشک تیرے والدین اسلام سے مشرف ہوچکے ہیں اور اگر تو چاہتی ہے تو میں تجھے ان کے پاس لوٹا سکتا ہوں! وہ پکاری یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کو ان دونوں سے بڑھ کر بہتر پایا ہے!

حکایت:- میں نے کتاب العقائق میں دیکھا ہے! حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس سے اس بات کا غم تھا کہ وہ جنت سے دارالمحنت کی طرف نکالے گئے لیکن انہیں اس بات کی خوشی بھی تھی کہ خطاء کو شیطان کی طرف منسوب کرکے فرمایا گیا " فازلهما الشيطان" کہ شیطان نے ان دونوں کو لغزش سے دوچار کیا " زلة بفتح زاد تشدید لام" بمعنی خطاء ہے اور اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو دسترخوان سے اٹھالیا جائے! " زلة بکسرزا ملائم پتھر کو کہتے ہیں اور "زلة" " ضیق النفس بمعنی سانس کا بند ہونا!

اسے امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تہذیب الاسماء واللغات میں درج فرمایا:

غمی اور خوشی ! حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھا تو غم سا محسوس ہوا مگر جب پرسکون اور باعث سلامتی پایا تو فرحت و انبساط سے مسکرانے لگے! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب دریا میں بحکم خدا ان کی والدہ ماجدہ نے ڈال دیا ۔ ماں کی کیفیت دیکھی تو حزن والم سے دوچار ہوئے لیکن جب فرعون کو نیل میں غرق ہوتے دیکھا تو خوشی اور مسرت محسوس کی، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ ہم نے فرعونیوں کو دریا میں غرق کر دیا، حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس قمیص سے غمی محسوس ہوئی جب ان کے بیٹے مصنوعی خون لگا کر آئے اور کہنے لگے وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ○ (الایۃ سورۂ یوسف) اور پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا جایئے "اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وَجْہِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا اور میرا یہ کرتہ باپ کے چہرے پر ڈالئے بینائی بحال ہو جائے گی! اسی طرح ایماندار کو اللہ تعالیٰ سے اس بات کا ہر وقت غم لگا رہتا ہے کہ اس کی گرفت بڑی سخت ہے! اور راحت و مسرت اس وقت پائے گا جب یہ کہا جائے گا کہ اس کا حساب بآسانی لیا جائے اور عذاب سے محفوظ کرتے ہوئے جنت عطا ہوگی!

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جس نے موت پہچان لی اس پر دنیا کی مشکلات آسان ہوگئیں! اور حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی بندے پر اللہ تعالیٰ اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور اس کی روح کو میرے پاس لاؤ! تاکہ عمل کرنے کی تکلیف سے آرام دوں' میں نے اس کا امتحان لے لیا جیسا کہ میری مرضی تھی! میں نے اسے ویسے ہی پایا جیسے میں چاہتا تھا! ملک الموت پانچ صد فرشتوں کے جلوس کے ساتھ اس شان سے آتے ہیں کہ ہر ایک کے پاس گلاب' چنبیلی کے پھولوں کی شاخیں اور زعفران کی جڑیں ہوتیں ہیں جو فضا کو خوشبو سے مہکاتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک فرشتہ تازہ بہ تازہ بشارت سے نوازتا ہے' جب شیطان انہیں دیکھتا ہے تو اپنا سر پھوڑتا ہے' چیختا چلاتا ہے اس وقت اس کے لشکری کہتے ہیں! ارے ہمارے چیئرمین! تجھے کیا مصیبت پڑی وہ جواب دیتا ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ اس بندہ کو اسی کی بارگاہ سے کتنی کرامات و عنائیات سے نوازا جارہا ہے۔ شیطانو! تم کہاں چلے گئے تھے؟ کہ اس کی خبر نہ لے سکے وہ کہتے ہیں ہم نے تو انتہائی کوشش کی کہ گرفت میں آجائے مگر وہ محفوظ رہا!

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ ملک الموت کی پیشانی پر "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں جب مومن انہیں دیکھتا ہے تو اسے کلمہ یاد آجاتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تذکرہ میں بیان کیا ہے جو موت کو بکثرت یاد کرتا ہے اس کی تین چیزوں سے تکریم کی جاتی ہیں۔ تعجیل التوبہ، وقناعۃ النفس والنشاط فی العبادۃ، تعجیل توبہ، قناعت نفس اور لذت عبادت، اور جو موت کو بھولا، وہ تین مصیبتوں میں مبتلاء ہو جاتا ہے، توبہ کی بندش رضا وخوشنودی کا ترک اور روزی میں کمی، نیز عبادت میں کاہلی و سستی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں " لو یعلم البھائم من الموت ما تعلمون ما اکلتم منھا سمینا حیوانات کو اگر موت کا علم تمہاری طرح ہوتا تو تمہیں کھانے کے لئے کوئی بھی فربہ جانور ہاتھ نہ لگتا!

حکایت :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا جو اونٹ چرا رہا تھا، آپ نے ایک موٹے تازے اونٹ کو دیکھا جو دوسرے اونٹوں کو اپنی طاقت کے نشہ میں کاٹے جارہا تھا، (کبھی کسی پر حملہ کرتا کبھی کسی پر) چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کا کان پکڑا اور کہا " انک میت" بیشک تو مرنے والا ہے، جب چند دن بعد وہاں سے آپ پھر گزرے تو دیکھا وہ اونٹ نہایت کمزور ہو چکا ہے اور کھانا پینا چھوڑ کر سب سے الگ تھلگ کھڑا ہے، چرواہے سے اس کی کیفیت دریافت کی تو وہ کہنے لگا! یاروح اللہ! میں نہیں جانتا اسے کیا ہوا، البتہ مجھے اتنی سی بات کا علم ہے ایک دن یہاں سے ایک شخص کا گزر ہوا اور اس نے اس کا کان پکڑا اور کچھ کہا! اس روز سے اس کی یہ حالت ہو چکی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔:۔

کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب موت کو یاد کرتے تو آپ کے بدن سے خون جاری ہو جاتا! حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب موت کو یاد کرتے تو کئی کئی دن کسی کام کرنے کے قابل نہ رہتے، جب ان سے اس سلسلہ میں بات ہوتی تو کہتے مجھے کچھ علم نہیں کیا ہوا! امام نووی علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الرحمتہ فرماتے ہیں حضرت سفیان ثوری تبع تابعین میں سے ہیں(آپ امام اعظم کے ارشد تلامذہ سے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ("انوار امام اعظم" از تابش قصوری)

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار ایک سو استاذ سے اکتساب علم حدیث کیا لیکن علم و عمل، ورع و تقویٰ اور قناعت و عسرت میں امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کسی اور کو نہیں دیکھا' (عبداللہ بن مبارک بھی سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشد تلامذہ میں ممتاز مقام پر فائز تھے ملاحظہ ہو ("انوارامام اعظم") حضرت امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایامیں تو امام ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام میں سے ہوں ان کا وصال ۱۶۱ اکسٹھ ہجری میں ہوا' جبکہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' احادیث مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی تشریح کے بیان کرنے میں حضرت سفیان بن عیینہ سے بڑھ کر میری نظروں نے کسی اور کو نہیں دیکھا' وہ خود بیان کرتے ہیں چار سال کی عمر میں تھا کہ میں نے قرآن کریم پڑھ لیا اور سات سال کی عمر میں تو میں نے احادیث لکھنا شروع کر دی تھیں۔ آپ نے ستر حج کئے اور ہر بار یہی دعا کرتے " اللھم لا تجعلہ آخر العھد من ھذا المکان ' الٰہی اس گھر کی یہ حاضری آخری نہ ہو! لیکن ایک بار کہنے لگے اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آنے لگی' چنانچہ اسی سال مکہ مکرمہ میں ایک سو اٹھانوے ہجری کو وصال فرما گئے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں مجھے ان کے مزار پاک کی بارہا زیارت کا شرف نصیب ہوا' آپ حضرت امام شافعی کے شیوخ میں سے ہیں!

دو باتیں: (۱) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عرصات قیامت میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہزار قسم کے ہول (خطرات) ہیں! جن میں سب سے کمتر موت ہے! اور موت میں ننانوے جذبات ہیں ان میں سے ایک جذبہ کی یہ کیفیت ہوگی کہ تلوار کے ہزار وار نشانے پر پڑیں تو وہ ایک جذبہ سے بھی کمتر ہوں گے پس جو شخص یہ چاہتا ہے۔ اہوال قیامت سے محفوظ رہے تو اسے ان دس کلمات کو وظیفہ بنا لینا چاہئے۔ اللھم انی اعذت بکل ھول لا الہ الا اللہ ولکل ھم وغم ماشاء اللہ ولکل نعمۃ الحمد للہ ولکل رخاء وشدۃ الشکر للہ ولکل اعجوبۃ سبحان اللہ ولکل ذنب استغفر اللہ ولکل مصیبۃ انا للہ وانا الیہ راجعون ولکل ضیق حسبی اللہ ولکل قضاء وقدر توکلت علی اللہ ولکل طاعۃ ومعصیۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ○

نمبر۱: کتاب العقائق میں ہے کہ سماع تین اقسام پر ہے (۱) جذب جسد! یعنی خواہشات نفسانیہ کی کشش مزامیر کے ساتھ! اور امام نووی "نے "بین ' مرلی) کے ساتھ حرام کو ترجیح دی! اور ان کے علاوہ دیگر شیوخ نے مباح ٹھہرایا ہے' نزہتہ النفوس والافکار میں "نَے" کے فوائد میں یہ لکھا ہے کہ اگر قدیم (پرانا) نَے کی لکڑی کی راکھ کو بطور سرمہ آنکھوں میں لگایا جائے تو سفیدی (موتیے اور چٹے) میں مفید ہے! اور بانس یا کانے کے سبز پتوں پر جو تری ہوتی ہے اگر اسے بھی آنکھ میں لگایا جائے تو یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے تیز اگر کانے ' کی جڑوں کو جلا کر مہندی میں برابر مقدار سے خضاب لگایا جائے تو بال مضبوط ہوتے ہیں' اور تازگی بڑھتی ہے اگر سبز پتوں کو پیس کر زخموں پر لگائیں تو زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔:

نقارہ' دف اور ڈھولکی (چند مخصوص اوقات) میں بجانا مباح ہے۔ البتہ مسجد کے پاس دونوں کا بجھانا مکروہ ہے اور تلاوت قرآن کریم کے وقت بالکل حرام ہے' اور مردوں کو تالیاں بجانا بھی حرام ہے' البتہ صوفیاء کرام کے سماع سے انکار نہیں! بشرطیکہ نیت صحیح ہو اور تاک جھانک سے نظریں محفوظ رہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

!اگر کہا جائے' یہ کیا وجہ ہے شعر پر وجد طاری ہو جاتا ہے اور قرآن کے سننے پر نہیں حتیٰ کہ بعض فقہاء کرام نے فرمایا ہے' جہلاء کو اسی بناء پر اعتراض کا موقعہ فراہم ہوتا ہے' جواب یہ ہے کہ قرآن کریم ایک صاحب جلال حاکم کا کلام ہے جس کے روبرو سوائے سکوت و خاموشی' اس کی طرف کان لگائے رکھنے اور بغور سننے کے سوا کوئی چیز مناسب نہیں! اور یہ بھی بات ہے کہ یہ بار بار سننے میں آتا ہے! نیز شعر انسان کا کلام ہے۔ انسانی طبائع کو اس سے خصوصی مناسبت ہوتی ہے! لیکن کلام الٰہی اس کے برعکس' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور انسان میں ایسی مناسبت نہیں پائی جاتی' علامہ بغوی علیہ الرحمتہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلاً ثَقِیْلاً' (بے شک ہم عنقریب تیری طرف نہایت وزنی بات اتاریں گے) کے متعلق' اسی وجہ سے مؤکد کیا ہے! حضرت حسن بن فضل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' زبان پر یہ کلام آسان ہے' لیکن میزان میں خوب وزنی ہوگا۔:

نیز سماع کی ایک قسم یہ ہے کہ اس سے روح کو تازگی و مسرت حاصل ہوتی ہے اور وہ سماع وہی ہے جو غائبہ طور پر سننے میں آتا ہے اس کی صورت کچھ یوں ہوتی ہے' حضرت عزرائیل علیہ السلام جب ایماندار کے پاس بوقت موت آتے ہیں تو بدن سے روح کو باہر لاتے ہیں اس وقت روح کی یہ حالت ہوتی ہے۔ اگر اسے ہزاروں زنجیروں سے باندھ کر بھی باہر کھینچیں تو بھی باہر نہ نکلنے پائے! اس وقت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے چلو چھوڑو! یہ سماع سے نہیں نکلے! تب وہ پکار کر کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ! اس کلمہ کی حلاوت کو پاتے ہی مچلتی ہے اور بدن سے نکل کر پرواز کر جاتی ہے! اور قیامت تک مستی کے عالم میں پرواز کرتی پھرے گی' پھر اسے کہا جائے گا! اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ اَیْ جَسَدِکَ' جا اپنے رب کی طرف لوٹ جا یعنی اپنے بدن میں داخل ہو! اس وقت بدن سے روح اور روح کو بدن سے خوشی حاصل ہوگی اور روح بدن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے کہے گی تجھ سے نکلنے کے بعد مجھے کبھی سکون نہیں ملا! بدن کہے گا۔ تیرے نہ ہونے کے باعث مجھے کیڑے مکوڑوں اور مٹی کی خوراک بننا پڑا' تب منادی ندا کرے گا۔ اس وصل وصال کے بعد اب کبھی فرقت نہیں ہوگی اور پھر ایک فرشتہ آکر اسے بشارت سنائے گا جیسے جیسے تیری ہڈیاں بوسیدہ ہوتی گئیں' ویسے ویسے تیرے گناہ مٹے رہے' چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بات کی توثیق ہوتی ہے۔ الموت کفارة لکل مسلم' موت ہر ایماندار کے گناہوں کا کفارہ ہے!

لطیفہ: حضرت علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ زہرة الریاض میں نقل کرتے ہیں بندہ کی موت کے وقت چار فرشتے اس کے پاس آکر یکے بعد دیگرے کہتے ہیں۔ پہلا اس طرح مخاطب کرتا ہے اے بندۂ خدا تجھ پر سلام ہو میں نے مشرق و مغرب تک ساری زمین چھان ماری مگر تیرے لئے ایک قدم کی جگہ بھی نہ پا سکا' پھر دوسرا فرشتہ خطاب کرتا ہے' اے بندۂ خدا تجھے سلام ہو' میں نے تمام دنیا کے دریاؤں' سمندروں میں دیکھا مگر تیرے لئے ایک گھونٹ پانی کی گنجائش نہ پائی' پھر تیسرا اسی طرح سلام کہتا ہے اور پکارتا ہے اے بندۂ خدا میں نے مشرق و مغرب تک روئے زمین میں دیکھا مگر تیرے مقدر کا ایک لقمہ میں نہ دیکھ پایا' اور پھر چوتھا فرشتہ بعد از سلام کہتا ہے اے بندۂ خدا میں مشرق و مغرب تک زمیں میں گھوما مگر تیرے لئے ایک سانس بھی مجھے میسر نہ ہوئی تاکہ تو مزید ایک ساعت دم لے سکے!

مسئلہ: علامہ قرطبی تذکرہ میں رقم فرماتے ہیں۔ روح سے متعلق علمائے کرام میں بڑا اختلاف ہے' اہل سنت کا مذہب ہے وہ ایک جسم لطیف ہے اس سے قبل بیان ہوا کہ روح کی دو آنکھیں اور دو ہاتھ بھی ہیں اور پھر انہوں نے اس کے بعد لکھا ہے کہ ارواح کبھی قبر کے گنبدوں میں اور کبھی آسمان پر رہتی ہیں' لیکن جنت میں نہیں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی بھی ایسا مرنے والا نہی جس کی روح فرشتے کے قبضہ میں نہ ہو' وہ وہی سے مسلسل اپنے بدن کو دیکھتی رہتی ہے' کیسے اسے غسل دیا گیا' کیسے کفن پہنایا' اور کس طرح لوگ اٹھا کر اسے لے جاتے ہیں' دفن کے بعد روح کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے دیکھئے ان لوگوں کو جو تیری تعریف کر رہے ہیں اور سنئے! اسے حافظ ابو نعیم نے بیان کیا'

بعض کہتے ہیں کہ ارواح جمعتہ المبارک کو تسلسل سے اپنی قبروں کو دیکھنے آتی ہیں' اسی لئے علماء کرام نے ہر جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کی صبح' قبروں کی زیارت کرنے کو مستحب فرمایا ہے۔ امام نووی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین میں سے امام شمار کئے گئے ہیں اور حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمرو بن دینار' ثقہ ہیں۔ ثقہ ہیں ثقہ ہیں' ثقہ ہیں' اس کلمے کو انہوں نے چار بار تکرار کیا' اگرچہ یہ غلام ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف علم سے نوازا! ایک سو چھبیس ۱۲۶ھ میں اسی ۸۰ برس کے تھے کہ وصال حق فرمایا!

"روضہ" میں ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تیری روح یا زندگی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے اسی طرح ایک جماعت نے کہا ہے! لیکن تیری حیاتی کو طلاق کے مسئلہ میں شبہ ظاہر کیا گیا ہے' یعنی اصح یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ علامہ بغوی فرماتے ہیں' اگر زندگی سے روح مراد ہے تو طلاق پڑ جائے گی اور ہمارے شیخ نے فرمایا ہے اگر زندگی سے ایسے معانی مراد لئے جائیں جو اس کی ذات سے متعلق ہیں تو طلاق نہیں پڑے گی۔ مثلاً کہے تیری سماعت' بصارت' مقالت یا مسکراہٹ کو طلاق تو واقع نہیں ہوگی روضہ میں ان کلمات کے ساتھ موٹاپے کا بھی ذکر آیا ہے' مگر علامہ اذرعی کہتے ہیں یہ محض بھول ہے' ان کلمات سے مشروط کرنے پر بھی طلاق واقع ہو جائے گی! جیسے کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امام رافعی اور قاضی رحمہما اللہ تعالیٰ نے مؤکد کیا ہے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "حسنوا کفان موتا کم فانهم یتباهون ویتزاورون فی قبورهم' اپنے فوت ہو جانے والوں کو عمدہ کفن پہناؤ کیونکہ وہ قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے رہتے ہیں!

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کفن کے لئے مجھے یہی پسند ہے کہ جس قسم کے کپڑے سے نماز ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح کا کفن میں کپڑا دیا جائے۔ علامہ نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رحمتہ نازل ہوتی ہے (تہذیب الاسماء واللغات) اور ان کی محبت سے مغفرت کی امید ہے آپ تبع تابعین سے ہیں آپ کے والد مملوک ترکی ہیں ایک سو اکیاسی ہجری کو تریسٹھ برس کی عمر میں وصال فرمایا! نیز علامہ نووی فرماتے ہیں کفن کو ذخیرہ بنا کر رکھنا مکروہ ہے' مگر یہ کہ یقینی طور پر حلال کی کمائی سے بنایا گیا ہو! تو کوئی ہرج نہیں!

علامہ قرطبی کہتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت کا مسلک ہے کہ ملائکہ روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جاتے ہیں' اگر وہ سعید ہوتی ہے تو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ اسے جنت کی سیر کراؤ اور اس کا ٹھکانہ دکھاؤ! جب تک اسے غسل اور کفن نہیں دیا جاتا فرشتے سیر کراتے رہتے ہیں اور جب کفن پہنا دیا جاتا ہے تو وہ جسم اور کفن کے درمیان عود کر آتی ہے! جب جنازہ لے کر چلتے ہیں تو اسے ہر اچھے اور برُے کام کا پتہ چلتا رہتا ہے جو وہ لوگ کرتے ہیں!

شرح مہذب میں ہے کہ علماء کرام کی ایک جماعت کا نظریہ ہے جنازہ کے پیچھے پیچھے کسی بھی قسم کی قیل وقال مکروہ ہے حتیٰ کہ استغفر اللہ کہنا بھی مناسب نہیں۔ ان اکابر میں امام حسن بصری' حضرت عبداللہ بن جبیر اور حضرت اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل ہیں' اصح اور مستحب یہی ہے کہ جنازہ کے ساتھ ذکر و اذکار میں آہستہ آہستہ مشغول رہنا چاہئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(کما قال فی الاذکار) واللہ تعالٰی اعلم۔

جب مردہ کو قبر میں ڈال دیا جاتا ہے تو روح جسم میں عود کر آتی ہے! تاکہ اس سے سوال و جواب کا مرحلہ طے ہو اور اسے راحت و عذاب سے دوچار کیا جاسکے! صدقہ و دعا کا ثواب اسے پہنچتا ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں "مثل المومن فی قبرہ مثل الغریق یتعلق بکل شئی ینتظر دعوۃ من والد 'اوولد' او اخ' او' صدیق' وانہ لیدخل علی قبور الاموات من دعاء الاحیاء من الانوار امثال الجبال' والدعاء لاموات بمنزلۃ الھدایا الاحیاء من اھل الدنیا!

ایمان دار کی قبر میں ایسی حالت ہوتی ہے جیسے ڈوبنے والی کی! اس کو متعلقین سے ہر طرح کا تعلق برقرار ہوتا ہے اس لئے وہ باپ' بیٹے اور دوستوں کے صدقات اور دعوات کا منتظر رہتا ہے' زندوں کی دعاؤں سے مردوں کی قبروں میں پہاڑوں کے برابر انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا ہے اور ان کے لئے دعائیں وہی مقام رکھتی ہیں جو زندوں کے لئے ہدیے اور تحائف کا ہوتا ہے!

فرشتہ مردے کے پاس نور کا طبق لے کر پہنچتا ہے! جس پر نوری رومال ہوتا ہے فرشتہ اسے پیش کرتے ہوئے کہتا ہے یہ تیرے فلاں بھائی' عزیز' قریبی یا دوست کی طرف سے تحفہ ہے' یہ سنتے ہی وہ خوشی و مسرت کا ایسے ہی اظہار کرتا ہے جیسے اس دنیا میں زندے ایک دوسرے کے تحائف کو وصول کرتے ہوئے خوش ہوتے ہیں۔

فوائد: (نمبر۱) حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ما من عبد یقوم علی قبر مومن فیدعو بھذا الدعاء الا غفر اللہ لنسلک المیت جب کوئی شخص ایسا نہیں جو ایماندار کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرے اور پھر اللہ تعالٰی اس قبر والے کی مغفرت نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمائے یعنی اس یقین کے ساتھ فرمایا کہ ایماندار کی یہ دعا صاحب قبر کی بخشش کا یقینی سبب بنتی ہے دعا یہ ہے۔"

الحمد للہ الذی لا یبقی الا وجھہ ولا یدوم الا ملکہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک الھا واحداً صمداً وترالم یتخذ صاحبۃ ولا ولدلم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ جزی اللہ محمد النبی الامی ماھو اھلہ'

فائدہ نمبر ۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جو ایماندار آیتہ الکرسی پڑھ کر اہل قبور کو ایصال ثواب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر قبر میں چالیس چالیس نور عنایت فرماتا ہے۔ جن کی روشنی مشرق و مغرب تک پھیلتی ہے اور پڑھنے والے کو ستر انبیاء کرام علیہم السلام کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اس ہر آیت کے بدلے اس کا ایک ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور ہر ایک مدفون کے بدلے اس کے لئے دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک بن نضر بن ضمضم (بفتح ہر دو ضاد) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث روایت کی ہیں اور بیس سال تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل رہا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے لئے مال و اولاد میں برکت کی دعا فرمائی تھی' ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ اہل بصرہ میں تین شخص ایسے ہوئے ہیں' جب تک ان میں سے ہر ایک نے اپنی پشت سے سو سو لڑکے دیکھ نہیں لئے وفات نہیں پائی' انس بن مالک' ابوبکرہ اور خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت انس بن مالک کا بصرہ سے ساڑھے چار میل کی دوری پر وصال ہوا' اس وقت آپ کی عمر سو سال سے تجاوز کرچکی تھی' آپ کے وصال پر حضرت قتادہ رضی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آج نصف علم ختم ہوگیا' البتہ اذکار میں ہے کہ آپ کا ننانوے ہجری میں طاعون کے باعث انتقال ہوا اس وقت آپ کے ۳۳ صاحبزادے تھے' (ممکن ہے ان کے لڑکوں کی اولاد سے تعداد سو تک پہنچ چکی ہو اور بعض نے ان کے پوتوں پوتیوں کا بھی شمار کرلیا ہو)

فائدہ نمبر ۳: کتاب المختار و مطالع الانوار میں' میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لا یاتی علی المیت اشد من الیلة الاولی فارحموا موتاکم بالصدقة فمن لم یجد فلیصل رکعتیں یقراء فیهما فاتحة الکتاب وآیة الکرسی والهاکم التکاثر' وقل هو الله' احد عشرة مرة و یقول اللهم صلیت هذه الصلوة و تعلم ما ارید اللهم ابعث ثوابها الی قبر فلان بن فلان .... فوت شدہ پر پہلی رات بہت بھاری ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنے مردوں کے لئے صدقہ و خیرات کرکے ان پر رحم کرو اور جس کے پاس صدقہ و خیرات کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ دو رکعت نفل پڑھے اور ان میں سورۂ فاتحہ کے آیتہ الکرسی' الهکم التکاثر' سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے۔ الٰہی! میں نے یہ دو رکعت جس ارادے سے پڑھی ہیں تو اچھی طرح جانتا ہے۔ الٰہی اس کا ثواب فلاں صاحب قبر کو پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت اس قبر کی طرف ایک ہزار فرشتوں کو جانے کا حکم فرماتا ہے۔ اور ہر ایک کے پاس انوار و تجلیات کا وسیع ہدیہ ہوتا ہے جس سے وہ نفخ صور تک اس کا دل بہلاتے رہیں گے اور ایصال ثواب کرنے والے کو اتنی نیکیاں عنایت کی جائیں گی جتنی دنیا کی تمام چیزوں پر سورج کی شعائیں پڑی ہوں گی اور اس کے چالیس ہزار درجے بلند کئے جائیں گے اور چالیس ہزار حج و عمرہ کا ثواب پائے گا! اور جنت میں وہ ایک ہزار شہروں کا مالک بنایا جائے گا! نیز ہزار شہداء کا ثواب دیا جائے گا! اور اسے ہزار جوڑے مرحمت کئے جائیں گے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مؤلف فرماتے ہیں یہ تو انتہائی فائدہ مند نسخہ ہے اس لئے ہر مسلمان کے لئے مناسب یہی ہے کہ ہر شب یہ نماز پڑھ کر ایصال ثواب کر کیا کریں!

فائدہ نمبر ۴: جو کوئی شخص قبرستان میں اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس قبرستان میں مدفون شدہ لوگوں کی تعداد کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا دعا یہ ہے: اللهم رب هذه الارواح الفانية والاجساد البالية والعظام النخرة التى خرجت من الدنيا وهى بك مومنة ادخل روحا منك وسلاما منى! الٰہی ان فانی روحوں، ٹوٹے پھوٹے جسموں، بوسیدہ ہڈیوں کے پالنے والے جو اس دنیا سے بایمان گئے ہیں اپنی طرف سے ان پر سکون و اطمینان اور سلامتی فرما اور میرا بھی ان تک سلام پہنچا دے!

اسے قرطبی نے امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور ربیع الابرار میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت جتنے فوت ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا اور نبی کریم جب بھی قبرستان میں تشریف لے جاتے تو اسے پڑھا کرتے! اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہوتے وقت سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف فرما دیتا ہے۔ وكان له بعدد من مات فيها حسنا! اور پڑھنے والے کے لئے مدفون شدگان کی تعداد کے برابر نیکیاں ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سکرات موت میں مبتلاء شخص پر کوئی بھی مسلمان سورۂ یٰسین تلاوت کرے تو رضوان جنت شرابا" طهورا اسے اسے جب تک سیراب نہ کرے ملک الموت اس کی روح کو قبض نہیں کرتا! بلکہ جب وہ خوب سیر ہو کر شراب جنت سے مستفیض ہو جائے گا پھر اس کی روح قبض کی جائے گی۔ نیز فرماتے ہیں جس مسلمان پر موت طاری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو اور اس پر سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کی جائے تو دس ہزار فرشتے اس کے سامنے آموجود ہوتے ہیں اور اس کے لئے دعائے رحمت و بخشش کرتے رہتے ہیں، بلکہ اس کے غسل، کفن دفن میں شریک ہوتے ہیں اسے ابن عماد نے "ذریعہ" میں رقم فرمایا ہے۔

فائدہ نمبر ۵: مُردوں کے لئے قبروں کی زیارت مستحب ہے، کیونکہ اس سے دل کو سکون نصیب ہوتا ہے، اور دنیا سے دل میں نفرت کا جذبہ ابھرتا ہے، آخرت کی یاد میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبی کریم نے قبروں میں زیارت کا حکم دیا ہے جب کہ عورتوں کے لئے مکروہ فرمایا ہے! اور بعض نے تو عورتوں کا قبرستان جانا حرام بتایا ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والی عورت پر لعنت کا اظہار فرمایا ہے۔ مگر بعض علماء کرام مباح فرماتے ہیں۔ بشرطیکہ فتنہ کا خطرہ نہ ہو! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کے قائل ہیں۔ لیکن شرح مہذب میں ذکر آیا ہے جمہور کا قطعی مسلک یہ ہے کہ زیارت قبور، عورتوں کے لئے مکروہ تنزیہی ہے۔ پھر بعض سے روایت کرتے ہیں، اگر عورتیں قبرستان میں اس لئے جائیں کہ غم تازہ ہو اور جزع فزع کریں روئیں اور نوحہ کریں تو ایسی صورت میں ان کا جانا حرام ہے! اور اگر عبرت حاصل کرنے کی نیت ہو تو مکروہ، البتہ ایسی ضعیفہ عفیفہ جس کی طرف دیکھنے میں کسی کو رغبت نہ ہو تو اس کے لئے مکروہ نہیں، جیسے اس کا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی کیفیت ہے (امام اعظم کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا جائز نہیں) اور ان کے لئے علماء اسلام اور اولیاء کرام کے مزارات کی زیارت میں کراہیت نہیں!) علماء حنفیہ کے نزدیک یہ بھی مکروہ ہے! کہ عورتیں مزارات پر بھی نہ جایا کریں!

زیارت کے لئے جانے والا آدمی صاحب مزار کے چہرہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور کہے "السلام علیکم دار قوم مؤمنین۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر ٦ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں جو شخص جنازہ دیکھ کر پڑھے اللہ اکبر صدق اللہ ھذا ما وعد اللہ ورسولہ اللھم زدنا ایمانا وتسلیما تو اس کے لئے قیامت تک بیس نیکیاں یومیہ لکھی جایا کریں گی!

حضرت امام مالک سے کسی نے خواب میں دریافت کیا بعد از وصال آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا! آپ نے فرمایا ایک کلمہ کی برکت سے نجات مل گئی اور وہ کلمہ یہ ہے جسے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ دیکھتے تو پڑھا کرتے تھے' لا الہ الا اللہ سبحان الحی الذی لا یموت' رویانی علیہ الرحمتہ نے کہا جنازہ دیکھنے کے وقت لا الہ الا اللہ الحی الذی لا یموت' پڑھنا مستحب ہے۔

حضور سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی جنتی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے جنازہ میں شامل ہونے والے' ساتھ چلنے والے' یا اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے والوں کو عذاب دینے پر اللہ تعالیٰ شرم فرمائے گا! (حضرت سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے)

کرم بین و لطف خدا وند گار
گناہ بندہ کرد است او شرمسار

حضرت بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک روایت کی ہے کہ بندہ کو بعد از وصال جو سب سے پہلے جزا ملتی ہے! وہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ میں شرکت کرنے والے تمام مسلمانوں کو رب بخش دیتا ہے۔ "انشاء اللہ العزیز عنقریب آپ اس کی تفصیل ملاحظہ کریں گے" کہ جنازہ میں شریک ہونے والے تمام مسلمان انبیاء علیہم السلام کے زمرے میں ہوں گے۔ نیز جنازہ اٹھانے میں احترام ملحوظ رہے' عورت کے جنازہ کو تابوت وغیرہ میں ہونا زیادہ مناسب ہے تاکہ مردوں کی نگاہ سے زیادہ محفوظ رہے' شیخ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نصر قدسی نے تابوت نما چیز کو کلیہ کہا، ماوردی نے قبہ اور صاحب البیان نے خیمہ اور ان تمام سے پالکی یا گہوارہ مراد ہے! امت محمدیہ میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پالکی یا گہوارہ بنایا گیا! علامہ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے گہوارہ بنایا گیا! اور بعض حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے بتایا ہے کہ ان کے لئے بنا تھا! جب کہ شرح مہذب نے اس قول کی تغلیط کی ہے اور کہا ہے کہ یہ بالکل غیر معروف ہے۔

حضرت عبداللہ المرانی صاحب امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مردہ کی آنکھیں بند کرتے وقت بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پڑھا کریں، اور جنازہ اٹھاتے وقت بسم اللہ کہیں، جب تک اسے اٹھائے رہو تو سبحان اللہ کہتے رہو!

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں قبر تیار کرلے تو وہ دوسروں سے زیادہ اس کا حق دار نہیں، کیونکہ نہ جانے اس کا انتقال کہاں ہو اور دفن کہاں! لیکن مناسب یہی ہے کہ اس کے ساتھ جھگڑا وغیرہ نہ کیا جائے اگر کھودنے کے ساتھ ہی مرجائے تو وہی مستحق ہے!

موعظت: علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں موت بڑی مصیبت اور آفت ہے! لیکن اس سے غافل رہنا اور نیکی کے اعمال نہ بجالانا اس سے بھی بڑی مصیبت ہے!

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بیمار کی تیمار داری کے لئے گئے تو اسے سکرات موت میں پایا جب واپس گھر تشریف لائے تو ان کا رنگ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھیکا پڑ چکا تھا! گھر والوں نے ان کے سامنے کھانا رکھا تو کہنے لگے کھانا رہنے دو۔ واللہ! میں ایک ایسی کیفیت سے دوچار ہوا ہوں جس کے باعث میں ہمیشہ عمل کی راہ پر گامزن رہوں گا! یہاں تک کہ خود مجھے اس سے واسطہ پڑے۔

امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ جب ان کی والدہ کسی کام کے سلسلہ میں گھر پر موجود نہ ہوتیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی چھاتی آپ کے منہ میں ڈال دیتی تھیں تو ان کے دودھ سے آپ مشرف ہو جاتے' آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں پیدا ہوئے' ایک سو تیس صحابہ کرام سے ملاقات کی! اور ایک سو پندرہ ہجری میں وصال فرمایا

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کوئی ایسی صبح طلوع نہیں ہوتی جس میں منادی ندا نہ کرتا ہو کہ چالیس سال کے عمر والوں کی مثال پکی کھیتی کی سی ہے جس کے کاٹنے کا وقت آ لگا! پچاس برس والو تم نے آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا! ساٹھ سال والو تمہارا تو کوئی عذر بھی نہیں ہے! کاش دنیا والے پیدا ہی نہ ہوتے' اور اگر پیدا ہوئے ہیں تو یہ جان لیں کہ ہم کس لئے پیدا ہوئے' قیامت قریب آ لگی! اپنے بچاؤ کی فکر کرو'

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ اور ان کے بھائی حضرت ہمام بن منبہ دونوں تابعین میں سے ہیں' اور حضرت ہمام حضرت وہب سے عمر میں بڑے تھے۔ وہب کا ایک سو چودہ ہجری اور ہمام کا ایک سو بتیس ہجری میں وصال ہوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ملک الموت یومیہ ستر مرتبہ لوگوں پر نگاہ ڈالتا ہے۔

حکایت: حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر کے تذکرہ سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رو پڑتے مگر دوزخ کے ذکر سے کبھی نہیں! لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی! تو آپ نے فرمایا! سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقول القبر اول منازل الاخر فان تجا منہ صاحبہ فما بعدہ الیسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ اشد منہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے' آپ فرمایا کرتے قبر منازل آخرت کی پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات میسر آئی تو اس کے بعد زیادہ آسانی ہوگی اور اگر یہاں ہی ناکامی ہوئی تو آگے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا! یارسول اللّٰہ حدثنی عن صوت منکر و نکیر وضغطۃ القبر؟ فقال ان صوت منکر و نکیر فی سماع المؤمن کالا ثمد فی العین وضغطۃ القبر کالام الشیقۃ یشکوا الیھا ابنھا الصداع فتقدم الیہ متغمز راسہ! کچھ منکر اور نکیر کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا بے شک منکر نکیر کی آواز ایماندار اس طرح محسوس کرے گا جیسے آنکھ میں اعلیٰ قسم کا سرمہ' اور ضغطۂ قبر کی کیفیت ایسے ہوگی جیسے بچہ اپنی ماں سے سر درد کی شکایت کرے اور وہ نہایت شفقت سے اس کے سر کو دبانے لگے!

حکایت: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی صاحبہ حضرت صفیہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا آپ ان کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے "قولی ھا نبیی محمد ابن اخی فقیل ما ھذا یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان منکراً ونکیراً سالاھا عن دینھا فتحصرت فقلت لھا قولی نبیی محمد ابن اخی فقالوا یارسول اللّٰہ انت لقنت عمتک ضمن یلقننا۔ تم کہو میرے نبی میرے چچا زاد بھائی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں صحابہ کرام نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ یہ فرما رہے ہیں آخر کیوں؟ آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمایا میری پھوپھی صاحبہ منکر نکیر کے سوالوں سے حیران سی ہوئیں تو میں نے کہا تم کہہ دو میرے نبی میرے چچا زاد بھائی ہیں! اس پر صحابہ کرام بھی عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ تو صاحب اختیار ہیں آپ کو یہ شرف حاصل ہے۔ اس لئے انہیں تلقین فرما رہے ہیں مگر ہمیں کون تلقین کرے گا' اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ایمان داروں کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا!

امام رازی علیہ الرحمتہ نے فرمایا قول ثابت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا' معبود ہے' میرا دین' اسلام ہے اور میرے' نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں' بعض فرماتے ہیں اس کا یہ جواب بھی ہے جو ایمان دار کہتا اھدنا الصراط المستقیم' یہی قول ثابت ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں آپ نے فرمایا کوئی ایسا ایماندار نہیں جو اپنے فوت شدہ کی قبر پر یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ پھر بھی اس مردہ سے قیامت تک کے لئے عذاب نہ اٹھا لے' اللھم بحق محمد و آل محمد لا تعذب ھذہ المیت' الٰہی! ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک کے صدقے اسے عذاب میں مبتلاء نہ رکھ! نیز آپ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارا کوئی فوت ہو جائے اور اسے دفن کرلو تو ایک شخص اس کی قبر پر کھڑا ہو کر اسے آواز دے اے فلاں بن فلانہ' تو وہ اس کی آواز کو سنے گا لیکن جواب نہیں دے پائے گا پھر آواز دو تو وہ بیٹھ جائے گا پھر پکارو گے تو کہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے میری رہبری فرما! لیکن تم اس کے جواب کو نہیں سن سکو گے پھر کہو' دنیا میں جس شہادت کے ساتھ گئے ہو' اسے یاد کرو یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ کہو' بے شک میں اللہ پر راضی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوں' وہ میرا رب ہے' اسلام میرا دین' ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے نبی' ہیں' قرآن کریم میرا پیشوا ہے یہ سنتے ہی منکر نکیر میں سے ایک پیچھے ہو جائے گا اور اپنے ساتھی سے کہے گا آیئے یہاں سے چلیں اب اس کے پاس بیٹھنے کے لئے ہمارا کام نہیں اسے حجت کی تلقین ہو چکی ہے! اور اللہ تعالیٰ ہی ان دونوں کی طرف سے معاملہ طے کرنے والا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ وسلم اگر اس کی والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا پھر حضرت حوا کی نسبت کر کے کہا جائے! قاضی حسین' متولی اور رافعی علیہم الرحمہ فرماتے ہیں۔ تلقین مستحب ہے۔ حضرت ابن الصلاح فرماتے ہیں یہی تلقین ہمیں مختار و پسندیدہ ہے اور ہمارا معمول بھی یہی ہے! البتہ بہتر یہ ہے کہ مٹی برابر کرنے سے پہلے تلقین کی جائے' روضہ میں ہے کہ یا عبداللہ ابن امۃ اللہ! شرح مذہب میں فلاں بن فلاں کہے لیکن بچے اور دیوانے کو تلقین نہ کریں۔:

حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ کہتے ہیں کہ اکثر ان کلمات سے تلقین کرتے ہیں کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ لیکن میرے نزدیک تلقین کے لئے اس آیت کا پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (الایتہ) بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی' ان پر فرشتے اترے ہیں اور خوشخبری دیتے ہیں' تم نہ خوف کرو اور نہ حزن و ملال کا فکر کرو' خوش ہو جاؤ تمہارے لئے وہی جنت ہے جس کا تم سے وعدہ ہو چکا تھا!

مسئلہ:۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مسجد میں نماز جنازہ جائز ہے۔ حضرت امام مالک اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک مکروہ ہے۔ (تاہم بارش یا کوئی اہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مشکل درپیش ہوتو تمام آئمہ کرام کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے)

نماز جنازہ میں کم از کم تین صفیں بنالی جائیں تو یہ افضل ہے اگر بالفرض کوئی بھی مرد نہیں تو جتنی عورتیں موجود ہیں وہ ایک ایک کر کے نماز جنازہ پڑھے! اسے امام مالک نے فرمایا' شرح مذہب میں ایک شبہ وارد کیا گیا ہے کہ یہاں عورتوں کی نماز جماعت مسنون ہونی چاہئے تھی جیسے دوسری نمازوں میں ہے' اسی طرح امام احمد بن جنبل اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ (لیکن امام اعظم کا یہ مذہب نہیں یعنی عورتوں کے لئے نماز جنازہ تو کجا فرائض و نوافل کی جماعت بھی مناسب نہیں) قبرستان میں نماز جنازہ کی ادائیگی مکروہ ہے۔ البتہ بلا نماز جنازہ اگر کسی مسلمان کو دفن کر دیا گیا ہوتو اس کی نماز جنازہ قبر پر کھڑے ہو کر پڑھی جائے! حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کم از کم تین دن تک تو پڑھی جاسکتی ہے لیکن امام مالک کا قول ہے کہ جس شخص کو بلا نماز جنازہ دفن کر دیا گیا ہو ایک ماہ کے اندر اندر اسکی قبر پر نماز جنازہ ادا کی جاسکے گی! (گویا کہ اس مدت کے بعد نہیں) واللہ تعالی وحبیبہِ الاَعلیٰ اعلم'

امید یا طمع؟

فصل :۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" ذَرْهُمْ يَاكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ' نیز فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ' میرے حبیب! انہیں چھوڑو' کھائیں اور نفع اٹھائیں اور لالچ انہیں غفلت میں لئے رکھے' عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا! اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر طویل مدت گزری' اس لئے وہ پتھر دل بن گئے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کون جنت میں جانا چاہتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا سبھی! اس پر آپ نے فرمایا! طمع کم اور اپنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سامنے ہر وقت موت کو یاد رکھو! اور اللہ تعالیٰ سے شرمانے کا حق پورا کرو۔ عرض کیا! اللہ تعالیٰ سے تو ہم ہر وقت شرماتے ہیں! آپ نے فرمایا ایسے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے شرمسار ہونے کا حق یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے دماغ اور سوچ و فکر میں بھی خواہش نفس ہے اس سے بچنے کی کوشش کرو اور موت کو کثرت سے یاد کرو! نیز قبر میں بوسیدہ ہونے کا بھی سوچو! کیونکہ جو آخرت میں کامیابی چاہتا ہے اسے زیب و زینت دنیا ترک کرنا ہوگی! جس نے یہ عمل اپنایا اس نے اللہ تعالیٰ سے شرمانے کا حق ادا کیا!

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے! اللھم انی اعوذبک من ذنب یمنع خیر الاخرۃ واعوذبک من حیاۃ تمنع خیر الممات واعوذبک من امل یمنع خیر العمل' الٰہی! ایسی خطاء سے مجھے محفوظ رکھئے جو آخرت کی بھلائی میں رکاوٹ کا باعث ہو اور ایسی زندگی سے میں پناہ چاہتا ہوں! جو وصال کی بھلائی سے روکے اور ایسے لالچ سے پناہ مانگتا ہوں جو نیک اعمال میں رکاوٹ بنے!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگو! سن لو! حرص دنیا آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کی ہوس دراز ہوئی اس کے اعمال خراب ہوئے۔

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ضعیف ترین آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو زمین گوڈ رہا تھا آپ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا الٰہی! اس سے حرص کو دور کر دے تو اس نے اسی وقت کام چھوڑ دیا اور تھوڑی دیر تک وہ بیٹھا رہا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی اس کی ہوس کو بیدار فرما دے یہ کہنا تھا کہ اس نے پھر زمین تیار کرنا شروع کر دی!

آپ نے اس بوڑھے آدمی سے سبب دریافت فرمایا تو کہنے لگا کام کرتے

کرتے میرے دل میں بات آئی کہ بڑی مدت سے کام کررہا ہوں چھوڑو! اب کیا کرنا ہے میں الگ ہوکر بیٹھ گیا اور پھر یہ سوچ کر کام کرنے لگا کہ زندگی تو کسی نہ کسی طرح بہر حال گزارنی ہے! میں نے کام شروع کردیا!

کسی صالح نے اپنے بھائی کو لکھا' آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا ایک خواب ہے' آخرت بیداری! اور موت ان دونوں کے درمیان ہے۔

حکایت:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ سے گزرتے تو ایک بوڑھے شخص کو سخت گرمی اور سردی میں مصروف عبادت پاتے' آپ نے فرمایا تم کوئی گھروغیرہ تیار کرلیتے؟ تاکہ گرمی اور سردی سے محفوظ رہتے وہ عرض کرنے لگا! یا روح اللہ! اخبرنی الانبیاء من قبلک انی لا اعیش اکثر من سبعمائة عام فلم یختر عقلی ان اشتغل بالعمارة عن طاعة ربی! اے روح اللہ علیہ السلام آپ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام نے مجھے خبردی ہے کہ تم سات سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہو گے اس لئے میری عقل نے پسند نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑ کر عمارت بنانے لگوں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آخیر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی عمر سو سال سے زیادہ نہیں ہوگی لیکن پھر بھی وہ کوٹھیاں بنائیں گے! (روض الافکار)

فصل:۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ! اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ' اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جب میرے بندوں میں سے کوئی بندہ' بدن' مال اور اولاد کی مصیبت میں مبتلا ہو صبر جمیل اختیار کرے تو روز قیامت ، اس کے اعمال تولنے اور نامۂ اعمال کھول کر دیکھنے پر مجھے شرم آئے گی!

فوائد جمیلہ:۔ نمبرا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ جو شخص فرائض الٰہی کی ادائیگی میں صبرواستقامت سے کام لیتا ہے۔ اسے تین سو درجے عطا کیے جائیں گے اور جو منیہات سے کنارا کشی پر صبر کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے' اسے چھ سو درجے ملیں گے! اور جو مصائب و آلام پر صبر اختیار کرتا ہے اسے نو صد درجے عنائت ہوں گے!

کسی عارف کا قول ہے صبر کے تین درجے ہیں! (نمبر۱ شکوہ' شکایت کو چھوڑنا' اس کا نام صبر جمیل ہے اور یہ توبہ کرنے والوں کا مقام ہے! نمبر۲' تقدیر پر راضی رہنا! اور زاہدین کا مقام ہے' نمبر۳ خدائی افعال کے ظہور سے محبت اختیار کرنا! یہ مقام صدیقین کا ہے!

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' روز قیامت صابرین کو پکارا جائے گا کہ وہ کھڑے ہو جائیں کچھ لوگ کھڑے ہوں گے تو انہیں ارشاد ہوگا جنت میں چلے جاؤ! ان سے فرشتے پوچھیں گے! کہاں جا رہے ہو! وہ کہیں گے جنت میں! فرشتے کہیں گے قبل از حساب؟ صابرین کہیں گے! ہاں! ہم نے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رکھا' خواہشات نفسانیہ کو ٹھکرایا' اور مصائب و آلام پر صبر کیا! فرشتے کہیں گے چونکہ تم لوگوں نے صبرواستقامت کو قائم رکھا' تم پر سلام ہو! تمہارے لئے عقبیٰ کا گھر اچھا ہے!

کسی نے بیان کیا ہے کہ ایک فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! الٰہی! صابرین کی جزا کیا ہے! فرمایا: جنت اور حریر' عرض کیا ان کی بیٹھک کہاں ہوگی؟ فرمایا وہ مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھیں گے! وہ پھر کہنے لگا! یا اللہ! اگر وہ گرمی اور سردی برداشت کریں اور صبر اپنائیں تو انہیں کتنا ثواب عطا ہوگا! ارشاد ہوا' وہ جنت میں گرمی اور سردی کو بالکل محسوس نہیں کرپائیں گے' وہ کہنے لگا اگر لذات دنیا سے کنارہ کشی اختیار کریں تو کیا حاصل ہوگا! فرمایا جنت میں انہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جنتی درختوں کے پر لطف سائے سے نوازا جائے گا! اور ان پر انگوروں کے گچھے جھکے پڑیں گے! فرشتے نے عرض کیا! وہاں ان کے خدام کون ہوں گے؟ ارشاد ہوا ہمیشہ رہنے والے لڑکے! ان کے گرد طواف میں رہیں گے پھر ان غلمان کے اوصاف سے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد ہوا جب تم انہیں دیکھو گے تو ایسے معلوم ہوں گے جیسے موتی بکھرے پڑے ہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' مسلمان مرد ہو یا عورت' جو اپنی جان' اولاد اور مال میں مشقت و کلفت برداشت کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ خدا سے ایسے جاملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ وغیرہ نہیں رہتا۔

بخاری شریف میں ہے "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" مایصیب المومن من نصب ولا وصب و لا هم ولا حزن ولا غم حتی الشوکة لشاکها الا کفر اللہ من الخطایا' ایماندار کو نہیں پہنچتی کوئی بھی تکلیف' مرض' غم و فکر' حزن وملال حتی کہ ایک کانٹے کا لگ جانا بھی' مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے!

بعض علماء نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ایماندار پر دو عذابوں کو جمع نہیں فرمائے گا' عذاب دنیا اور عذاب آخرت' کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لا یلدغ مومن من جحر مرتین' یعنی ایک سوراخ سے ایماندار دو بار ڈنگ نہیں کھایا جاتا!

علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مذکورہ حدیث کا باعث یہ واقعہ ہے کہ ایک کافر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تلوار چلائی' وار خالی گیا تو وہ کہنے لگا میں ہنسی کر رہا تھا' اسی اثناء میں اس نے دوسرا وار کر دیا جو خطا گیا اور پھر اسی طرح کہنے لگا میں تو ہنسی' مزاح کر رہا تھا' اس جرم کی پاداش میں اسے قتل کر دیا گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لا یلدغ مومن من جحر مرتین:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۲:- حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی! اس حزن و ملال میں مبتلاء شخص کی کیا جزا ہے جو صرف تیری رضا کی طلب میں ان مصائب و آلام پر صبرواستقامت اختیار کئے ہوئے ہے! فرمایا میرے پاس اس کی یہ جزا ہے کہ میں اسے ایمان کے لباس سے ملبوس کروں گا اور اس سے کبھی بھی نہیں اتاروں گا!

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! الٰہی تجھے جنت کی منازل میں سب سے بڑھ کر کون سی منزل پیاری ہے؟ ارشاد ہوا خطیرہ القدس' پھر پوچھا ان میں کون رہیں گے؟ ارشاد ہوا' مصیبت زدہ' عرض کیا مولیٰ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ وہی ہیں جنہیں میں مصائب و آلام میں مبتلاء کرتا ہوں تو وہ صبرواستقامت کرتے ہیں' جب انہیں کوئی نعمت دیتا ہوں تو وہ شکر بجالاتے ہیں اور جب ان پر ابتلاء و آزمائش کا مرحلہ آجاتا ہے تو پکار اٹھتے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضور پرنور سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن چہرے سیاہ ہوں گے مصیبت زدگان کے چہرے صبر واستقامت کے باعث روشن اور تروتازہ ہوں گے۔

ترمذی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن مومن یعود مسلما! صباحا الاصلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ مخرفۃ فی الجنۃ کوئی ایسا ایماندار نہیں جو کسی ایماندار کی عیادت کے لئے صبح کو جاتا ہے مگر اس کے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک دعا رحمت کرتے رہتے ہیں اور جو شخص شام کو تیمار داری کرتا ہے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت میں مصروف رہتے ہیں حتی کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے نیز اسے جنت میں خصوصی خلعت سے نوازا جائے گا!

ایک دوسری حدیث شریف میں ہے "من توضاء فاحسن الوضوء وعادا خاہ المسلم محتسبا بعد من جھنم سبعین خریفا (رواہ ابوداؤد)
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نہایت عمدہ وضو کیا اور پھر اپنے مسلمان بھائی کی بغرض ثواب عیادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ستر سال کی راہ پر دور رکھے گا!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" من عاد مریضا لم یزل یخوض فی الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس غمسہ فیھا (رواہ احمد)
جو شخص بیمار کی تیمارداری کے لئے چلتا ہے تو وہ رحمت الٰہی میں چلتا ہے

یہاں تک کہ وہ مریض کے پاس آکر بیٹھ جائے جب وہ اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو اسے رحمت خداوندی ڈھانپ لیتی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ کا فرمان ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ اسی وقت دروازہ کھل جائے گا! اور وہ جنت میں داخل ہوں گے! اور پانچ صد سال تک جنت کے محلات میں بالاخانوں پر بیٹھے' لوگوں کا حساب دیکھ دیکھ کر دل بہلا رہے ہونگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کا فیصلہ فرمائے گا!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنے دروازے اور اپنے لباس کو سیاہ رکھے اس پر اس کی تمام زندگی کی سانسوں جتنا گناہ ہے! گویا کہ ہر سانس گناہ سے عبارت ہے!

حضرت سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں اس پر اتنے گناہ ہوں گے جتنے دریائے نیل کے قطرے' حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کے گناہ دنیا کے تمام شب و روز کی گنتی کے برابر ہوں گے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس پر اتنے گناہ ہوں گے جتنی تمام فرشتوں کی سانسیں! میں نے حضرت امام بونی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "موردِ العذاب" میں دیکھا ہے' روز قیامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا جس کا اللہ تعالیٰ جل وعلا پر قرض ہو وہ کھڑا ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق وصول پائے۔ سوچئے تو سہی اللہ تعالیٰ پر کس کا حق یا قرض ہوگا؟ وہ منادی کہے گا جو شخص مصیبت میں مبتلاء کیا گیا ہو' جس کا دل ہمیشہ پریشانی کے عالم میں رہا ہو اور اس کی دونوں آنکھیں روتی رہیں! اس پر کچھ لوگ کھڑے ہونگے! تو انہیں کہا جائے گا دعویٰ بلا دلیل قابل قبول نہیں ہے! البتہ جس کے نامہ اعمال میں صبر و رضا کے دو گواہ ہوں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے! بعدہ صابرین کا ہاتھ پکڑے جنت میں لے جائیں گے! رضوان جنت کہے گا تمہارے لئے میں کیسے دروازہ کھولوں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی طرف سے نہ میزان عمل نصب ہوئی اور نہ ہی نامہ اعمال کھول کر دیکھے گئے؟ فرشتے کہیں گے! اے رضوان جنت' دروازہ کھول دو کیونکہ اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۳ تیمارداری:- سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان المسلم اذا خرج من بیته یعود اخاه المسلم خاض فی الرحمة الی حقویه فاذا جلس عند المریض غمرته الرحمة وعمت المریض وکان المریض فی ظل عرشه والعائد ظل قدسه جب کوئی مسلمان اپنے گھر سے مسلمان بھائی کی تیماری کے لئے نکلتا ہے تو اسے کمر تک رحمت باری گھیر لیتی ہے اور جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اسے رحمت الٰہی پوری طرح ڈھانپ لیتی ہے اور مریض بھی اس رحمت میں چھپا ہوتا ہے' مریض پر عرش معلیٰ کا سایہ ہوتا جبکہ عیادت کرنے والے پر ذات قدسیہ سایہ کناں ہوتی ہے۔

فرشتے نے پھر عرض کیا' جو صابرین کو جنت میں نعمتیں ملیں گی وہ کیسی ہیں' ارشاد ہوا ان کے اوصاف بیان سے باہر ہیں جب تو دیکھے گا وہاں نعمتیں ہی نعمتیں اور وسیع ملک! عرض کیا اس وسیع ملک کی کیفیت کیسی ہے؟ فرمایا ایک ایک جنت میں اتنا وسیع و عریض محل ملے گا کہ آفتاب کی چالیس دن کی مسافت کے برابر ہوگا' اس میں چالیس ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازے پر روزانہ ستر ہزار فرشتے انہیں سلام کرنے آئیں گے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۴ الخریف:- سال کے معنی میں مستعمل ہے حقیقی مفہوم خزان کو کہتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ موسم خزاں کا ہر دن پہلے سے بدتر ہوتا ہے اسی طرح جہنم میں دوزخیوں کی حالت ہوگی ان پر ہر آنے والا دن پہلے سے بدتر ہوگا! لیکن جنت میں جنتیوں کے لئے ہر آنے والا دن پہلے سے نہایت بہترین ہوگا۔

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ایماندار بھائی کی زیارت کے لئے گیا گویا کہ وہ جنت کے باغوں میں چلا گیا یہاں تک کہ وہ واپس پلٹے۔ (رواہ الطبرانی)

طبرانی ہی کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من مشی فی حاجة المسلم اظل اللہ بخمسة وسبعین الف ملک یدعون له ولم یزل بخوض فی الرحمة حتی یفرغ کتب له حجة وعمرة جو شخص اپنے مسلمان کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر پچھتر ہزار فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں اور اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ فارغ ہو نیز اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے! نیز فرمایا بیماروں کی عیادت کے وقت ان سے اپنے لئے دعا کرائیں کیونکہ ان کی دعا قبول ہوتی ہے اور گناہوں سے نجات دلاتی ہے! کلمات حدیث یہ ہیں! عودوا امرضاکم ومروھم ان یدعوا لکم فان دعوة المریض مستجابة وذنبه مغفور (رواہ الطبرانی) مزید عنقریب آئے گا!

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا دخلت علی مریض فمرہ ان یدعولک فان دعاہ کدعا الملائکة (رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح) جب تم مریض کے پاس جاؤ تو ان سے اپنے لئے دعا کرائیں' بیشک اس کی دعا ملائکہ کی دعا کی مانند ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۵:۔ شرح المھذب میں ہے' مریض کی عیادت سنت مؤکدہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ اپنے' پرائے' یگانے' بیگانے کی تیمارداری کی جائے حتیٰ کہ مسلمانوں کو کافروں کی عیادت کرنا بھی جائز ہے! چنانچہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا جب وہ بیمار پڑ گیا تو رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس اس کے گھر عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اسکی دلجوئی کرتے ہوئے فرمانے لگے! بیٹا تم! مسلمان ہو جاؤ وہ اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا تو اس کے والد نے کہا بیٹا! ابوالقاسم کی اطاعت کرو! چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا! اور یہ فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے دوزخ سے بچالیا! اس بچے کا نام عبدالقدوس ہے! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبارت ملاحظہ ہو: فقد کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فمرض فجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ فقال لہ اطع اباالقاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول "الحمد اللہ الذی انقذہ من النار' وکان اسم الغلام عبدالقدوس! حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار مجھے آنکھ میں تکلیف ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری تیماری کے لئے (غریب خانہ پر) تشریف لائے! (رواہ ابوداؤد باسناد صحیح) "مریض اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے نیز حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بیمار کے پاس فرشتے بھیجتا ہے ان میں سے ایک کھانے کی لذت' دوسرا پینے کا ذائقہ اور تیسرا نیند کی راحت کو اٹھا لے جاتے ہیں اور جب بیمار صحت یاب ہوتا ہے تو ہر ایک فرشتہ جو جو کچھ لے گیا تھا واپس کر دیتا ہے' مگر گناہ کا فرشتہ! عرض کرتا ہے الٰہی میں اسے گناہ لوٹا دوں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں! بلکہ اس کے گناہوں کو دریا میں بہا دو! یہ بات تو تطہیر مسجد سے مماثلت رکھتی ہے وہ یہ کہ جب خطاکار بندہ مسجد میں آنے کا قصد کرتا ہے تو دروازہ مسجد پر مقررہ فرشتے اسے واپس لوٹانے کا ارادہ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کیسی عجیب بات ہے میرے بندے نے تو میرا قصد کیا اور تم اسے واپس لوٹاتے ہو۔ ایسا نہ کرو بلکہ اس سے گناہ اٹھالو تاکہ پاک و صاف مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے اس کی واپسی ہوتی ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی اس کے گناہوں کو اب اسی پر ڈال دیں! ارشاد ہوتا ہے! یہ ایسی چیز ہے جسے ہم ایک مرتبہ اُس سے دور کر چکے تو مناسب نہیں کہ واپس ڈالیں!!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار جب شفا پاتا ہے تو وہ ایسے پاکیزہ ہو چکا ہوتا ہے جیسے آسمان سے نہایت صاف ستھرے اولے گرتے ہیں!

فائدہ نمبر۶:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا میں تجھے ایسی بات کی خبر نہ دوں؟ جو یقیناً حق ہے! جو شخص پہلی بار بیماری کے عالم میں اپنے بستر پر پڑے ہوئے ان کلمات کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا اور اگر اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اور رضا و خوشنودی پائے گا جو بھی اس سے گناہ سرزد ہوئے ہوں گے ان پر اس کی توبہ قبول کرے گا۔ وہ یہ کلمات طیبات ہیں " لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شی قدیر حی لا یموت وسبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمدللہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ علی کل حال اللہ اکبر کبیرا کبیریاء ربنا وجلالہ وقدرتہ بکل مکان' اللھم ان کنت مرضتنی لتقبض

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

روحی فی مرضی ھذا فاجعل روحی فی ارواح من سبقت لھم منک الحسنیٰ واعذنی من النار کما اعذت اولیاءک الذین سبقت لھم منک الحسنیٰ (رواہ ابن ابی الدنیا)

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں' اسی کے لائق حقیقی بادشاہی اور حمد وثنا ہے' وہی ہمیشہ زندگی و موت پر قابض ہے اور وہی ہر چاہت پر قادر ہے۔ ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں! وہ سبحان ہے وہی تمام بندوں اور شہروں کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام حمدیں' بکثرت حمدیں مبارک وطیب حمدیں ہر حال میں' اللہ اکبر کبیرا کبیریا' اللہ تعالیٰ ہی کو بڑائی' کبریائی اور جلالیت زیبا ہے۔ وہی ہمارا رب ہے' اور اس کی جلالیت وقدرت ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ الٰہی! اگر تو نے مجھے یہ بیماری اس لئے لاحق کی ہو کہ اس میں میری موت واقع ہو جائے تو میری روح کو ان پاکیزہ روحوں میں شامل فرما دے جن کے لئے پہلے ہی تیری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے اور مجھے دوزخ سے محفوظ رکھ جیسے تو نے اپنے دوستوں کو بہتری کے ساتھ اس سے بچائے رکھا ہے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اللھم انی اسلک تعجیل عافیتک اوصبر اعلی بلیتک اوخروجا من الدنیا الی سعۃ رحمتک فانک تعطی احداھن' الٰہی میں صحت کاملہ عاجلہ کا سوال کرتا ہوں یا مصیبت پر صبر عطا فرما' یا اس دنیا سے اپنی وسیع رحمت کی طرف پہنچا! بیشک تو ان میں سے کوئی ایک ضرور عطا فرمائے گا! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا کراہنا تسبیح ہے' چیخنا کلمہ ہے اور سانس لینا صدقہ ہے اس کا اپنے بستر پر سونا عبادت ہے' اور کروٹیں بدلنا ایسے ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کر رہا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایسا بیمار نہیں جو ان کلمات کو پڑھے اور پھر اس کو اللہ تعالیٰ شفا عطا نہ کرے:
سبحان الملک القدوس سبحان الرحمٰن الدیان لا الہ الا انت مسکن العروق الضاربة وفیھم العیون الساہرة الا شفاہ اللّٰہ تعالیٰ (رواہ ابن ابی الدنیا)

اللہ تعالیٰ مالک و قدوس ہے' وہی رحمٰن' جزاء کا عنایت کرنے والا ہے الٰہی تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو تڑپنے والی رگوں و سکون دیتا ہے اور کھلی آنکھوں کو نیند سے راحت پہنچاتا ہے۔

سیدنا عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کے بارے میں فرمایا جو مسلمان اسے بیماری کے عالم میں چالیس مرتبہ پڑھے اور اسی بیماری میں فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر اعطا فرمائے گا اور اگر صحت یاب ہو تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (رواہ الحاکم)

نیز فرمایا جو کوئی شخص کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر' کہے اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہوا فرماتا ہے بیشک تو نے سچ کہا لا الہ الا انا وانا اکبر' میرے سوا کوئی قابل عبادت نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب آدمی کہتا لا الا الہ اللہ وحدہ' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے تو نے سچ کہا لا الہ الا انا وحدی بیشک کوئی معبود نہیں مگر میں ہی ہو جس کے لائق وحدانیت ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی' میں ہی واحد ولاشریک ہوں اور جب آدمی کہتا ہے لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انالی الملک ولی الحمد اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو اپنی بیماری میں پڑھے اور فوت ہو جائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ آگ کا طمعہ (لقمہ) نہیں بنے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ نمبر ۷:۔ بخاری و مسلم شریف میں ایک عورت سے متعلق ہے جس کا نام برماوی شرح بخاری میں ام مبشر ہے جبکہ امام احمد بن حنبل نے ام سلیم بتایا ہے اور انہی کی موافقت طبرانی نے کبیر میں کی ہے اگرچہ انہوں نے اپنی کتاب اوسط میں ام ایمن تحریر کیا ہے!

اس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا' صحابہ کرام تو آپ سے احادیث حاصل کرتے رہتے ہیں' آپ کوئی سا دن ہمارے لئے (عورتوں) بھی مختص فرما دیں تاکہ ہم عورتیں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین کی باتیں سیکھ لیا کریں' چنانچہ اس کے بعد آپ خواتین کے لئے بھی نشست فرماتے اور خداداد علم سے انہیں بھی تعلیم دیا کرتے۔

ایک بار آپ نے یہ فرمایا تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے اور پھر بھی وہ دوزخ کے لئے حجاب نہ بنیں! عورتوں نے کہا اگر دو فوت ہو جائیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے وسیلے میں دوزخ سے آزادی عطا فرما دے گا' آپ کہتی ہیں' لیکن ہم کو ایک کی بابت دریافت کرنا یاد ہی نہیں رہا!

سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! میری امت میں جس کے دو لڑکے فوت ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ ان کی طفیل جنت عطا فرمائے گا۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے تو؟ آپ نے فرمایا وہ بھی اس کی مغفرت کا سبب ہوگا! نیز عرض کیا جس کے لئے کوئی بھی بچہ فرط نہ بنے۔ آپ نے فرمایا: اس کی بخشش کا میں خود ضامن ہوں اور جس کا میں وسیلہ بخشش ہوں گا اسے کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس کی بخشش کے لئے میں مصطفیٰ:
بھیج دے گا اس کو جنت میں خدا:

فائدہ نمبر۸:۔ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے فرزند دلبند کا وصال ہوا تو آپ نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اور فرمایا! بتایئے تمہارے پاس اس فرزند کے مقابلہ میں کون سی چیز تھی! عرض کیا میرے نزدیک روئے زمین کا سونا!

ارشاد ہوا روز قیامت آپ کے لئے میری طرف سے روئے زمین کے سونے کی مقدار کے برابر ثواب عطا ہوگا! حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ جنت میں ہوں وہاں میں نے لڑکوں کو سیبوں سے کھیلتے پایا مگر ایک بچے کو نہایت غمزدہ دیکھا تو سبب معلوم کیا' کہنے لگا میرے گھر والوں کے رونے کے باعث میری یہ حالت ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' جب کسی کا بچہ فوت ہو تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے' تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی وہ کہتے ہیں ہاں' پھر پوچھا جاتا ہے میرے بندے نے اس وقت کیا کہا' کہتے ہیں " حمدک واسترجع فیقول! ابنوالعبدی بیتا فی الجنة وسموه بیت الحمد: الٰہی اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنت میں میرے بندے کے لئے ایک محل تیار کرو جس کا نام بیت الحمد رکھا جائے! بعض علماء نے فرمایا اس سے حسن خاتمہ مراد ہے۔

حکایت:۔ انصار مدینہ سے ایک (صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے فرزند کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لایا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بچے سے محبت کرتے ہو! عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ آپ سے مجھے ایسی ہی محبت عطا فرمائے جیسے مجھے اپنے اس لخت جگر سے ہے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مجھے اس سے زیادہ محبت ہے جتنی تو اس سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرتا ہے۔ پھر تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ وہ بچہ فوت ہوگیا! غم والم کی حالت میں وہ انصاری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہارا لڑکا میرے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے اور سایہ عرش میں ان کے ساتھ کھیلے! وہ عرض گزار ہوا' کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! "اس پر میں بے حد خوش ہوں" اولاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تفصیلی ذکر عنقریب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب میں آرہا ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں "جب قیامت برپا ہوگی' تو منادی پکارے گا اے اسلامی بچو! اپنی قبروں سے نکلو! وہ اپنی اپنی قبروں سے باہر آئیں گے پھر انہیں کہا جائے گا! تم تمام جنت میں چلے جاؤ! وہ عرض گزار ہوں گے الٰہی ہمارے والدین کو بھی ہمارے ساتھ کریں! ایسے تین بار تکرار ہوگی! چوتھی مرتبہ اجازت ملے گی! جائیں، تمہارے والدین بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں! اس ندا پر بچے اچھلتے کودتے' اظہار مسرت کرتے ہوئے اپنے اپنے والدین کے پاس پہنچیں اور انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے! وہ بچے اس دن اپنے والدین کو ان بچوں کی نسبت زیادہ پہچانتے ہوں گے جو ان کے ساتھ گھروں میں رہتے تھے!

حکایت :۔ حضرت سیدنا ایوب صابر علیہ السلام پر جب بھی کوئی ابتلاؤ آزمائش کی گھڑی آتی تو کہتے! الٰہی تو نے وہی لیا جو عطا کیا تھا! جب تک میرے جسم میں جان باقی ہے میں تیری نازل کردہ مصیبت پر بھی حمد و شکر بجا لاؤں گا۔

کتاب "عقائق" میں مرقوم ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تمہاری مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب جب میں نے ستر نبیوں کو بتایا تو ان میں سے ہر ایک عرض گزار ہوا الٰہی! مصیبت یہ تحفہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمیں بھی عنایت فرمایا! یہ مرتبہ انہیں میں نے نہیں دیا' بلکہ یہ تحفہ خصوصی طور پر تجھے تفویض کیا ہے تا کہ میرے بندے دنیا و آخرت میں تمہاری تعریف کرتے رہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نسبت یوں اظہار فرمایا ہے " اِنَّا وَجَدْنَا صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ (الا یۃ) بیشک ہم نے انہیں صابر پایا' وہ کتنے اچھے بندے ہیں بیشک وہ بے حد رجوع کرنے والے ہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت عیص بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہم السلام کی اولاد میں سے ہیں' صاحبِ مال واولاد تھے' شیطان نے جب ان کی تعریف' فرشتوں کو کرتے پایا تو ان پر حسد کرنے لگا! اور کہتا رہا! اگر یہ فقیر ہوتے تو کبھی خدا کو یاد نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ، مجھے ان پر مسلط کردیتا! تو وہ ہرگز اطاعت گزار نہ ہوتے' اس پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ان کے مال پر مسلط کر دیا' اس نے سب جلا ڈالا' جب حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے جس نے مجھے عطا کیا تھا اب لے لیا! اس پر ابلیس بولا الٰہی مجھے اس کی اولاد پر بھی تصرف کا موقع دے! چنانچہ اس نے اولاد پر بھی تسلط پایا اور ان کا محل بنیاد سے الٹا دیا اور سبھی اولاد فوت ہوگئی! کیونکہ وہ سبھی آپ کے بڑے لڑکے کی ضیافت میں شریک تھے۔ شیطان مبلغ کی شکل میں آیا اور ان کی ہلاکت کی خبر دی آپ نے اسے کہا اگر تجھ میں کوئی بہتری ہوتی پھر تو بھی انہی کے ساتھ مر جاتا' البتہ بعض نے کہا آپ نے یہ وحشت ناک خبر سنتے ہی فرمایا کاش کہ میں بھی فوت ہو جاتا! یہ سنتے ہی ابلیس آسمان کی طرف بلند ہوا' کیا دیکھتا ہے کہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کی توبہ اس سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکی ہے (یعنی درجہ قبولیت حاصل کرچکی ہے)

اسی طرح جب بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے اور وہ توبہ کرلیتا ہے تو اس کی توبہ نیکی لکھنے والے فرشتوں کے پاس پہلے ہی پہنچ جاتی ہے' شیطان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر کہنے لگا! الٰہی مجھے ان کے بدن کا بھی امتحان لینے دے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی قبول فرمائی' وہ حضرت کے جسم سے چیچک کی طرح لپٹ گیا! بدن سے خون اور دیگر مواد بہنے لگا! لوگوں نے آپ کو شہر سے نکال باہر کیا! سوائے دل اور زبان کے تمام جسم جراثیم کی خوراک بن گیا! تب بھی آپ نے اف تک نہ کی! ابلیس آپ کے اس کمال صبر کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ پھر آپ کی اہلیہ محترمہ بی بی رحمت کے پاس خوشنما صورت میں نمودار ہوا' اور کہنے لگا' حضرت ایوب پر کبھی آزمائش و ابتلاء کی گھڑی نہ آتی اگر وہ آسمانی خدا کی طرح زمینی خدا کو بھی سجدہ کر لیتے۔ آپ نے فرمایا زمینی خدا کون ہے؟ ابلیس بولا! میں ہوں! اگر اب بھی مجھے ایک سجدہ کر لیں تو مصائب و آلام سے دور ہو جائیں گے اور صحت لوٹ آئے گی۔ بی بی رحمت نے فرمایا یہ ممکن نہیں البتہ میں حضرت سے گزارش کرتی ہوں جب یہ بات حضرت ایوب علیہ السلام کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا میں تجھے سو کوڑے لگاؤں گا تو نے اس خبیث کو یہ کیوں نہ کہا کہ زمین و آسمان کا معبود تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے!

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد " وَجَعَلُوْا اللّٰہَ شُرَکَاءَ الْجِنَّ' اور ان لوگوں نے جنات کو معبود ٹھہرا رکھا تھا' حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق رقم فرمایا ہے یہ آیت اس قوم کی بابت نازل ہوئی جو کہتے تھے بیشک انسان اور نباتات کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے البتہ سانپ' بچھو' کیڑے' مکوڑوں اور درندوں کا خالق شیطان ہے: اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا " خلقھم' ہر ایک کا خالق وہی واحد و یکتا خدا ہی ہے۔ جب ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو کیڑے مکوڑوں اور دیگر چیزوں کا خالق کسی اور کو کیسے ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

القصہ جب حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کو مصائب و آلام سے نجات دینا منظور ہوا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ایک انار اور ایک سیب دے کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھیجا، جب ان دونوں کو کھایا تو تمام جراثیم ختم ہو گئے اور حکم فرمایا اپنے پاؤں کو فلاں مقام پر ماریں! آپ نے زمین پر پاؤں مارا تو گرم و سرد پانی کے دو چشمے ابل پڑے گرم پانی سے غسل اور ٹھنڈے پانی کو نوش فرمایا، تو فوری طور پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے سرفراز کیا! پھر آپ کو اپنی قسم پوری کرنے کا خیال آیا کہ سو کوڑے ماریں، تو اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم بی بی رحمت کی حفاظت کا یوں حیلہ سمجھایا! تم سنبل کی گھاس سے ایک سو تیلیاں لے لو اور مٹھا بنا کر ایک ہی بار بی بی رحمت کی پشت پر لگا دیں آپ قسم سے بری ہو جائیں گے (چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا)

ایماندار کو دوزخ سے بچانے کے لئے ایسی ہی کیفیت سے سابقہ پڑتا ہے یعنی اور کچھ نہیں تو بخار میں مبتلاء کر دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہو گا جسے دوزخ سے گزرنا نہ پڑے، ایک روایت میں ہے حضرت ایوب علیہ السلام سات سال سات دن اور سات گھنٹے بیماری میں مبتلا رہے۔ علامہ کلابازی علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے جب حضرت ایوب علیہ اسلام صحت مند ہو گئے تو ان کے دل میں اپنے صبر کے بارے کچھ خیال پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے دس ہزار ٹکڑے بھیجے جن میں سے دس ہزار آوازیں سنائی دیں اے ایوب علیہ السلام؟ آپ نے صبر اختیار کیا یا ہم نے تمہیں صبر کی دولت سے مرصع کئے رکھا! عرض کیا! الٰہی تو نے ہی اپنے کرم سے مجھے صبر کی توفیق سے مالامال کئے رکھا!

تفسیر قرطبی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب صابر علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی، اگر میں تیرے ہر بال کے نیچے صبر کو ودیعت نہ فرماتا تو تمہارے لئے صبر حاصل کرنا بعید از قیاس تھا پھر اللہ تعالیٰ نے بادل کا ایک ٹکڑا آپ کے مکان کی وسعت کے مطابق اس پر بھیجا جو تین دن تک سونے کے قطرے برساتا رہا، تب جبریل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور دریافت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا، کیا آپ آسودہ حال ہوئے یا نہیں! آپ نے فرمایا کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ آسودگی کا طالب نہ ہو!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ مزید فرماتے ہیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائشی مدت اٹھارہ سال تک محیط ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ انبیاء کی تفسیر میں رقم فرمود ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال تک ابتلاء میں رہے، نیز فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر سے ابلیس چیخ اٹھا اور اس کے پاس اس کی ساری ذریت جمع ہوئی، اور رونے کا سبب پوچھا! کہنے لگا! میں حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر سے تنگ آگیا ہوں۔ شیطان کی آل واولاد کہنے لگی تو نے تو پہلے لوگوں کو اپنے مکروفریب سے ہلاک کر ڈالا، وہ مکر کہاں گیا؟ بولا تمام تر ایوب کے پیچھے ختم ہوگیا! وہ بولی! حضرت آدم علیہ السلام کو تو نے جنت سے کیسے نکالا، بولا ان کی زوجہ حوا کے باعث، شیطانی لشکر نے کہا تو اب ان کی زوجہ محترمہ کے ذریعے مکروفریب میں ڈال لے! چنانچہ شیطان، آپ کی زوجہ محترمہ کے پاس آیا اور کہا حضرت ایوب سے کہو، گائے کا ایک بچھڑا بلا خدا کا نام لئے ذبح کردیں تو تندرست ہو جائیں گے شیطان نے تبلیغی بن کر ان سے کہا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ بات کہی کہ ایک بچھڑا بلا خدا کا نام لئے ذبح کردیں!

آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا! ہم نے کتنا عرصہ آرام و آسائش میں بسر کیا ہے؟ کہنے لگی اسی سال آپ نے فرمایا پھر ہمیں کم از کم اسی سال تو صبر کرنا چاہئے اس وقت تیرے لئے یہ بات قرین انصاف نہیں ہے۔ اب سن لو! اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا سے نوازا تو تجھے ایک سو کوڑے سزا دوں گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (حضرت بی بی رحمت بنت یوسف علیہ السلام حضرت زلیخا کی حقیقی بیٹی تھیں)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت:۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی طرف تعزیت نامہ بھیجا! تجھے اللہ تعالیٰ کا سلام ہو جس کا کوئی شریک نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لاتا ہوں' بعدازیں' اللہ تعالیٰ تجھے اجر عظیم مرحمت فرمائے' ہمیں اور تمہیں صبر کی توفیق عنایت کرے اور تجھے شکر کی سعادت عطا کرے' پھر معلوم ہونا چاہئے کہ ہماری جان ومال' اہل وعیال سبھی اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہیں' جو ہمیں کچھ مدت تک دیئے گئے ہیں اور عاریہ ہیں جو کسی بھی وقت واپس لئے جاسکتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ ان سے ایک معینہ مدت تک ہی ہمیں اس سے ممتع ہونے کی توفیق عنایت کرتا ہے پھر مقررہ وقت پر واپس لے لے گا اور نعمتوں پر اس کا شکر کرنا تو ہم پر فرض ہے جب کہ ابتلاء و آزمائش پر صبر کرنا ضروری ہے!

آپ فرزند بھی انہی عنایات الہیہ میں سے تھا جو بطور امانت ودیعت فرمائی گئیں یا عاریتہ تمہارے پاس تھا اور اب اس نے واپس لے لیا! اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے اسے باعث سرور اور قابل رشک بنایا تھا اور جب اس نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو وہ تجھے اجر کثیر عنایت فرمائے گا بشرطیکہ صبر واستقامت کو ثواب کی خاطر اپنائیں۔

حکایت:۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے انتقال کا وقت آیا تو آپ بہت زیادہ غمگین ہوئے' آپ کے سامنے دو فرشتے اس انداز میں نمودار ہوئے جو آپ کے سامنے تکرار کررہے تھے! ایک نے کہا میں نے اپنی زمین میں فصل بوئی تھی' اس سے دوسرے کا گزر ہوا تو وہ ضائع ہوگئی' حضرت سلیمان علیہ اسلام نے برباد کرنے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا اس نے فصل تو لوگوں کے راستے میں بوئی تھی' راستے پر سے تو ہر ایک کا گزر ہونا ہی ہے۔ اس پر آپ نے مدعی سے فرمایا یہ تو صحیح بات ہے راستہ پر سے لوگوں کو تو گزرنا ہی ہے تو کیوں غم کھاتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے، وہ کہنے لگا آپ اپنی وفات پر اتنا غم کیوں کھاتے ہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ موت آخرت کے لئے ایک راستہ ہی تو ہے!

مسئلہ:۔ راستے میں مکان بنانا، درخت لگانا، تنگ راستے پر کنواں کھودنا، جس کے باعث گزرنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے حرام ہے، ضرر و نقصان کا خطرہ نہیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، اگر حاکم وقت نے اجازت دی ہو یا نہ! اسی طرح مصلحت عامہ یا خاصہ کے پیش نظر کنواں کھودا تو وہ ضامن ہے، جب کہ حاکم وقت سے اجازت نہ لی ہو:۔

راستے میں کوڑا کرکٹ، چارہ وغیرہ گھاس، ساگ پات، خربوزے کے چھلکے پھینکنے سے اس پر ضمان واجب ہے بشرطیکہ قصداً پھینکے! اسی طرح اگر کسی نے معمول سے زیادہ پانی بہا دیا، خواہ رفاہ عامہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو کہ گردوغبار بیٹھ جائے، تب بھی اس پر ضمان واجب ہے! اگر دستور کے مطابق چھڑکا تو نہیں! سوا ایسی صورت کے جبکہ اس نے اپنا ہی مقصد سامنے رکھا ہو!

راستہ سے نفع اٹھانے میں ذمی (غیر مسلم رعایا) کے لئے کوئی ممانعت نہیں، اگر کسی نے راستہ میں جانور باندھے، گو راستہ کتنا ہی کشادہ کیوں نہ ہو، نقصان کی صورت میں اس پر جرمانہ واجب ہے، اگرچہ جانور کے گوبر یا پیشاب وغیرہ سے ہی نقصان کیوں نہ ہو! یہی مستند ہے! البتہ منہاج میں اس کے برعکس ہے۔:۔

حکایت:۔ مجمع الاحباب میں، میں نے دیکھا ہے جب حضرت مطرف تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے کا وصال ہوا، تو انہوں نے اظہار غم کی بجائے زیب و زینت اختیار کی، لوگ باتیں بنانے لگے! آپ نے انہیں کہا، واللہ! اگر دنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے میری ملکیت ہوتا اور اللہ تعالیٰ مجھ سے لے لیتا اور صرف جنت کے ایک گھونٹ عطا فرمانے کا وعدہ کرتا تو بھی میں ان تمام چیزوں کو اس کے مقابلہ میں حقیر سمجھتا! پھر بھلا ہدایت و صلوۃ اور رحمت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مقابلہ میں کسی شے کی میں کیسے قدر کر سکتا ہوں!!

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صابرین کے لئے دونوں چیزیں ہونا اور نہ ہونا برابر ہیں۔ احیاء العلوم میں مرقوم ہے کہ دونوں برابر کی چیزوں سے نماز اور رحمت مراد ہے اور علاوہ سے ہدایت ہے۔:۔

حضرت نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کلمہ "مصیبت" کو نکرہ ذکر فرمایا تاکہ ہر ایک تکلیف کو شامل ہو' چنانچہ بیان کرتے ہیں " ان سراج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اطفاء' فقال اِنَّا للہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ' فقیل یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیک وسلم' امصیبۃ ھی؟ قال نعم' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر کا چراغ بجھا تو آپ نے انا اللہ وانا الیہ راجعون فرمایا! عرض کیا گیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' کیا یہ بھی کوئی مصیبت ہے؟ فرمایا! ہاں کل شئی یوذی المؤمن فھومصیبۃ' ہر وہ چیز جو ایماندار کی تکلیف کا باعث ہو وہ مصیبت ہے!

"انا للہ" تقدیرِ الٰہی پر راضی رہنا اور "وانا الیہ راجعون" تقدیرِ الٰہی پر ایمان لانا مراد ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس کلمہ کو پالیتے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی فرقت و جدائی پر "یٰاَسَفَا عَلٰی یُوْسُفَ" کبھی نہ کہتے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے تعزیت کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اُسے خلعتِ کرامت سے نوازے گا! رواہ ابن ماجہ "کلمات حدیث یہ ہیں" مامن مؤمن یعزی اخاہ بمصیبۃ الاکساہ اللّٰہ من حلل الکرامۃ یوم القیامۃ!

مسئلہ :۔ تعزیت دفن سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز ہے' اور تین دن تک افضل ہے' البتہ مصیبت زدہ کی عدم موجودگی کے باعث جب وہ آئے تو پھر بھی تین دن تک مستحب ہے! کافر کی تعزیت جائز ہے: بشرطیکہ کافر حربی نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو! اور اس کی تعزیت میں ان کلمات کو استعمال میں لائے اللہ تعالیٰ تجھے نعم البدل عطا فرمائے! اور تیرا عدد کم نہ ہو' کیونکہ ان کی کثرت سے دنیوی منافع ہیں! اور کچھ نہیں تو جزیہ ہی وصول ہوگا! (مگر افسوس کہ دنیائے اسلام کے موجودہ حکمران اب ان کے باجگزار بنے ہوئے ہیں بلکہ خود اپنے اور اسلام کے دشمن ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت سے نوازے آج دنیا میں ایک بھی ایسا حکمران نہیں جو عملاً خالد بن ولید' طارق بن زیاد' محمد بن قاسم' صلاح الدین ایوبی' ٹیپو سلطان رحمہم اللہ تعالیٰ کے کردار کا عکس جمیل ثابت ہو)

دعا ہے ۔ الٰہی!

آج پھر روح محمد پر فدا کر دے ہمیں
اک صلاح الدین ایوبی عطا کردے ہمیں

اور آخرت میں مسلمانوں کی دوزخ سے رہائی کے لئے فدیہ بنیں گے! ان کے بچے جنت میں مسلمانوں کے خادم ہوں گے' لیکن شرح مہذب میں اس پر سوال وارد ہے "کافر سے یہ کہنا کہ تیرا عدد کم نہ ہو' یہ تو اس کے کفر کے لئے ہمیشگی کی دعا کرنا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تعزیت میں یہ جملہ استعمال نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "جنت کی محبت' اور خوف الٰہی' دونوں چیزیں دنیا کی رغبت سے محفوظ رکھتی ہیں نیز صبر پر آمادہ کرتی ہیں' مجالسی کہتے ہیں ہر چیز کا ایک جوہر ہوتا ہے' عقل اور صبر انسان کا جوہر ہے!

حکایت:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے جب وصال فرمایا اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی عنہ کے پاس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تعزیت کے لئے آئے تو ان میں ایک اعرابی بھی آیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر یہ شعر پڑھنے لگا۔

اصبر تکن بک صابرین فانما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صبر الرعیة بعد صبر الراس

خیر من العباس اجرک بعدہ

واللہ خیر لمنک للعباس

آپ صبر فرمایئے ہمیں بھی آپ کے باعث صبر آئے گا! کیونکہ سردار کے صبر سے رعیت کا صبر ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہاں کا اجر آپ کے لئے بہت اچھا ہے جو ان کے وصال پر آپ کو ملے گا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے آپ سے بہتر' اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی ذات کریم ہے۔:۔

نصیحت:۔ اعلم ان النیاحة حرام باجماع المسلمین' قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النیاحة امر الجاہلیة جان لو! نوحہ اور ماتم کرنا تمام مسلمانوں کے نزدیک حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نوحہ یا ماتم جاہلیت کے کام ہیں! واماالناحة اذا ماتت قطع اللہ لھا ثیابا من نارودرعا من لھب النار' نوحہ کرنے والی عورت جو مرے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور وہ آگ کے شعلوں میں لپٹتی ہوگی۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تخرج الناحة من قبرھا شعثاء غبراء مسودة الوجہ زرقاء العینین ثائرة الراس کالحة الوجہ علیھا جلباب من لعنة اللہ و درع من عضب اللہ احدی یدیھا مغلولة عنقھا والاخری قد وضعتھا علی راسھا وھی تنادی یاوویلاہ ویاثبوراہ یا حزناہ وملک وراھا یقول آمین آمین نوحہ یا ماتم کرنے والی اپنی قبر سے برے حال' خاک آلود' روسیاہ' بھنگی آنکھیں' پراگندہ بال' جھلسا ہوا منہ' لئے باہر نکلے گی۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت کی چادر سر پر لئے چیختی چلاتی' ماتم کرتی' ہائے وائے' تباہی بربادی' ہائے غم ہائے الم' کی پکار کرتی ماری ماری پھرے گی اس کے پیچھے پیچھے ایک فرشتہ آمین آمین کہتا ہوگا اور پھر جہنم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں اپنے اعمال کی سزا کے لئے ڈال دی جائے گی۔ (تاکہ ہمیشہ ہمیشہ ماتم کرنے کی لذت سے سرشار رہے)

حضرت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آسمان اول پر ایک لاکھ فرشتے ہیں جو ماتم کرنے اورنوحہ سننے والوں پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں' آسمان دوم پر دو لاکھ فرشتے ہیں جو ماتم کرنے اور نوحہ سننے والوں پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں' اسی طرح تیسرے آسمان پر تین لاکھ' چوتھے پر چار لاکھ' پانچویں پر پانچ لاکھ' چھٹے پر چھ لاکھ اور ساتویں آسمان پر سات لاکھ فرشتے ماتم کرنے اورنوحہ سننے والوں پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رضا!؟

فصل:۔ مراتب میں رضا' صبر سے بلند تر ہے! جو رضا پر راضی ہوا وہی صابر ہے! لیکن اس کے برعکس کوئی کلمہ نہیں ہے ارشاد الٰہی ہے۔ "وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ" اللہ تعالیٰ کی رضا ہر چیز سے بڑھ کر ہے' اور بندے کا اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا تمام عبادات س افضل ہے! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ سے ایک دن سوال کیا! تم کون ہو؟ عرض کیا ایماندار! فرمایا ایماندار کی نشانی کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے' مصیبت پر ہم صبر کرتے ہیں' راحت و انعام پر شکر! اور قضائے الٰہی سے جو کچھ سامنے آئے اس پر راضی رہتے ہیں آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم تم پکے مومن ہو! قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ فان صبر اجتباہ فان رضی اصطفاہ' جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اسے ابتلاء، آزمائش میں ڈال دیتا ہے پھر جب وہ صبر کرتا ہے تو اسے مجتبیٰ (برگزیدہ) بنالیتا ہے اور اگر راضی برضا ہو تو اسے مصطفیٰ (مقبول) بنالیتا ہے!

نصیحت:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے خیر و شر کی تخلیق فرمائی' پس اس شخص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے لئے خوشخبری ہے' جسے میں نے خیر کے لئے پیدا فرمایا' اس کے ہاتھوں میں خیر کا اجراء کرتا ہوں'

اور اس کے لئے تباہی و بربادی ہے جسے میں شر کے لئے تخلیق فرمایا! اس کے ہاتھوں شر کا ظہور ہوا اور اس کے لئے خرابی و بربادی ہے جو میرے حکم سے سرمو بھی سرتابی کرے!

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مجھے اپنے منہ میں انگارہ پسند ہے اس بات کے کہنے سے کہ جو چیز واقع ہو اس کے لئے کہوں کاش کہ یہ نہ ہوتی اور جو نہ ہوئی ہو اس کے لئے کہوں کاش کہ یہ چیز ہو جاتی!

حکایت :۔ حضرت ابوالحسن علی عارف باللہ احمد رفاعی کے بھانجے نے فرمایا! ایک مرتبہ میں حضرت شیخ علیہ الرحمتہ کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور وہاں ان کے سوا کوئی شخص نہیں تھا! اسی اثنا میں' کیا دیکھتا ہوں ایک آدمی ان کی طرف بڑھ رہا ہے! جسے میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا' وہ کچھ دیر بیٹھا رہا پھر روشندان سے پرندہ کی طرح نکلا اور چلا گیا' میں نے حضرت شیخ علیہ الرحمتہ سے دریافت کیا' تو فرمانے لگے یہ وہی تھے جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے بحر محیط کی حفاظت کر رکھی ہے' اور یہ خواص اربعہ میں سے تھے لیکن یہ ان سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ ایک جزیرہ پر بارش ہوئی تو یہ اپنے دل ہی دل میں کہنے لگا اگر آبادی میں بارش ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا!

میں نے عرض کیا آپ نے انہیں اس امر سے آگاہ کیوں نہ کیا! فرمایا مجھے ان سے شرم آئی میں نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے آگاہ کروں! آپ نے فرمایا اپنا سر اپنے گریبان میں ڈالیں' میں نے ویسے ہی کیا! اس کے بعد مجھے آواز دی اور فرمایا! اے علی! میں نے سر اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ بحر محیط کے درمیان ایک جزیرہ میں ہوں! اور اس شخص کو میں نے وہیں پایا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں نے اسے اس بات سے آگاہ کیا! تو اس نے مجھ پر قسم ڈالی کہ میں اس کا خرقہ اس کے گلے میں ڈال کر منہ کے بل گھسیٹوں! اور یہ اعلان کرتا چلا جاؤں کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو اللہ تعالیٰ کے معاملات میں اس ذات اقدس پر اعتراض کرے!

میں نے اسے گھسیٹنے کا پختہ ارادہ کیا ہی تھا کہ ہاتف غیبی پکار اٹھا! اسے چھوڑ دو آسمان پر فرشتے گریہ زاری کرتے ہوئے اس کی سفارش کرر ہے ہیں' اور ہم نے اسے معاف کر دیا ہے۔ یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہوگیا! جب افاقہ ہوا' تو میں نے حضرت شیخ رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے آپ کو حاضر پایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی مجھے ایسی چیز سے آگاہ فرمایئے جس سے تیری رضا حاصل ہوسکے! تاکہ میں اسے بروئے عمل لاؤں' اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی "میری رضا اسی میں ہے کہ تم میری قضا پر راضی رہو! رضائی فی رضاک قضائی

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں کہا الٰہی! مجھ پر راضی ہو! وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ سے تجھے شرم نہیں آتی کہ آپ اس کی رضا کے طالب ہیں اور خود اس سے راضی نہیں ہوتے۔ کسی نے پوچھا بندہ' اللہ تعالیٰ سے کب راضی ہوتا ہے۔ فرمایا جب وہ مصائب و آلام میں اسی طرح راحت وخوشی محسوس کرے جیسے انعام ونعمت میں کرتا ہے۔

حکایت :۔ اسرائیلی واقعات میں سے ہے کہ ایک عابد عرصہ دراز تک عبادت الٰہیہ میں مصروف رہا بعدہ اس نے خواب میں دیکھا کہ حبشی کنیز جو فلاں مقام پر رہتی ہے وہ اسکی رفیقہ جنت ہے جب بیدار ہوا تو اس کنیز سے کیفیت معلوم کی! پتہ چلا کہ یہ کھاتی پیتی ہے جبکہ وہ روزہ رکھتا ہے۔ وہ بہت سوتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے جبکہ یہ شب بیداری کرتا ہے! اس نے دریافت کیا اس کے علاوہ کوئی تیرا خصوصی عمل ہے؟ وہ بولی میری عادت ہے کہ جب میں کسی تکلیف میں مبتلا ہوتی ہوں تو آرام کی طالب نہیں ہوتی جب بیمار ہوتی ہوں تو صحت وتندرستی کی درخواست نہیں کرتی، اگر دھوپ میں ہوتی ہوں تو سائے کی چاہت نہیں کرتی، یہی ایک عادت ہے جس سے عابد وزاہد عاجز ہیں۔

حکایت:۔ حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے شہر "عباد" میں ایک شخص دیکھا جسے جذام وجنون لاحق تھا۔ چیونٹیاں اس کا گوشت کھائے جارہی ہیں۔ میں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور اس کے لئے دعا کرنے لگا! وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا، یہ فضولی کون ہے؟ میرے اور میرے خدا کے درمیان مداخلت کررہا ہے اگر اللہ تعالیٰ میرے بدن کا قیمہ بنا کر اڑا دے تب بھی میں اسی کی محبت کا دم بھروں! اور اس حقیقت کو یوں موزون کیا گیا ہے۔

نفس المحب علی الالام صابرۃ
لعل متلفھا یوما یدا ویھا

عاشق کا دل مصائب و آلام پر صبر اختیار کرتا ہے اس امید پر کہ شاید کسی روز محبوب اپنی نگاہ التفات سے درد کا درمان بنے!

حکایت:۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ایک مرتبہ ایک لنگڑے نابینے کے پاس سے گزر ہوا، جو برص اور فالج سے بھی دوچار تھا! پھر بھی اللہ تعالیٰ کا اس طرح شکر ادا کررہا تھا! الٰہی تیرا شکر ہے کہ تونے مجھے ان عوارض سے محفوظ رکھا جس میں بکثرت تیری مخلوق مبتلاء ہے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! تجھے کس بلا سے اللہ تعالیٰ نے عافیت میں رکھا ہے! عرض کرنے لگا یا نبی اللہ! میں اس شخص سے بہتر ہوں جس کے دل میں اپنے رب کی معرفت نہیں۔

ایسی ہی ایک اور حکایت میری نظر سے گزری ہے، ایک عورت جس کے ہاتھ، پاؤں کٹے ہوئے تھے، اور مذکورہ بالا شخص کی طرح وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بجا لا رہی تھی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اس سے کسی اللہ والے نے دریافت کیا اور اس نے مذکور الصدر شخص کی طرح جواب دیا۔ پھر اس سے علامت دریافت کی گئی تو وہ اچانک پرواز کرتے ہوئے گویا ہوئی، جسے معرفت الٰہیہ حاصل ہو اس کی ادنیٰ سی یہ علامت ہے!

حکایت:۔ کتاب الفرج بعد الشدۃ میں، میں نے دیکھا کسی عورت کو جانور نے لات ماری جس سے اس کا پاؤں ٹوٹ گیا! چند عورتیں اس کی عیادت کے لئے آئیں! وہ ان سے کہنے لگی، اگر یہ مصائب و آلام اور مشکلات نہ ہوتیں تو قیامت میں ہمیں، مفلسی کا سامنا کرنا پڑتا!

ایسے ہی ایک اور عورت کو ٹھوکر لگی جس سے اس کا ناخن اتر گیا! وہ ہنسنے لگی، جب ہنسی کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگی اس کے ثواب کی لذت نے میرے دل سے تمام دکھ درد، دور کردیا ہے۔

بہجۃ الانوار میں ہے ایک شخص نے کھیرا کھانا چاہا وہ کڑوا نکلا، اس نے اپنے غلام کو دیا تو وہ چٹ کر گیا! جب پوچھا گیا کہ تو نے کیسے کھالیا! کہنے لگا میں نے تیرے ہاتھوں بہت کچھ عمدہ عمدہ کھایا ہے! اب مجھے یہ بات بھلی نہ لگی کہ ایک بار اگر ان ہاتھوں سے کڑوی چیز ملی ہے تو نہ کھاؤں! اسی ایک بات پر مالک نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا!

فردوس العارفین میں عارف کی چار نشانیاں مرقوم ہیں (ا) شرح صدر کا حامل ہو اور اس کا جسم ٹوٹا پھوٹا محسوس ہوتا ہو اس کے قلب پر درد ہو، اور سخاوت کا دروزہ کھلا ہوا نیز یہ بھی اس کی نشانیاں ہیں! اس کا دل تعظیم و ہیبت کا مخزن، زبان حمد و ثناء کا مخزن، روح انس و قرب کا مخزن اور باطن، عشق و محبت کا مخزن ہو! اور اس کا نفس، سلطان عقل سے مقہور و مغلوب ہو! بیمار کو دیکھ کر دعا پڑھنی چاہیئے انشاء اللہ العزیز عنقریب باب الدعا میں آئے گی۔

فائدہ:۔ حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے فرمایا بیماری،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دکھ، درد یا کسی بھی تکلیف میں تم مبتلاء ہو جاؤ تو مقام مرض پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین یا پانچ بار یہ دعا پڑھیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر دم کریں، (تکلیف دور ہو جائے گی)

بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا اس لئے کہ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح مروی ہیں۔ (روا ہ الترمذی)

فردوس العارفین میں ہے، ایک عورت کی داڑھ میں درد ہوا وہ چیخنے چلانے لگی تو آواز سنائی دی جو ہماری تکلیف سے صبر نہ کرسکے اسے چاہئے کہ ہمارے قرب سے کنارہ کشی اختیار کر کے مرجائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام سے یاد فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہئے، اب تو آپ رو بصحت ہیں؟ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو متعجب ہوئے! پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا تمہیں کوئی مرض لاحق تھا! عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سات سال سے دانت میں تکلیف تھی! آپ نے فرمایا! کبھی مجھے تو اطلاع نہ دی! عرض کیا! دوست کی شکایت کرنا مناسب نہیں سمجھا!

فائدہ مند نسخہ :۔ ڈاڑھ کے درد میں یہ تدبیر کارگر ہوتی ہے! لہسن گرم کر کے ڈاڑھ میں ڈال دیا جائے تو درد جاتا رہے گا! یا سیارنگو کے ساتھ سداب ملا کر لگائیں تو فائدہ مند ہے! کتاب سلب الخیرات میں حضرت اصمعی علیہ الرحمتہ کا بیان ہے "کہ میں ایک مرتبہ جنگل میں گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدصورت آدمی کے ساتھ نہایت حسین وجمیل عورت جارہی ہے۔ میں نے اس سے کہا! تجھے اس کی رفاقت پسند ہے؟ وہ کہنے لگی تم نے بہت برا کیا جو یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پوچھا! ممکن ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا ہو اور مجھے بھی اس کے باعث ثواب نصیب ہو جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے اگر میں اسے ناپسند کروں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں خطاکار ٹھہروں! اور سزا پاؤں! لہٰذا جو بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اسی سے میں راضی ہوں۔

حکایت:۔ ایک شخص نے اپنی اہلیہ سے پانی طلب کیا' جب وہ پانی لائی تو اس کی آنکھ لگ چکی تھی' صبح تک اس کے سرہانے کھڑی رہی جب وہ بیدار ہوا تو اسے اپنے سرہانے پایا' اس کا یہ عمل خاوند کو نہایت پسند آیا' اس نے اس سے محبت کا سلوک کرنا چاہا! اور کہنے لگا مجھ سے کچھ طلب کرو! وہ بولی مجھے طلاق دے دو! خاوند کو یہ بات تکلیف دہ محسوس ہوئی' بعدہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' راستے میں آدمی کو ٹھوکر لگی اور اس کا پاؤں ٹوٹ گیا! عورت نے کہا! بس اب کافی ہے! آیئے واپس چلیں ایسی صورت میں مجھے طلاق لینا مناسب نہیں' کیونکہ تو نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلاء فرما دیتا ہے! میں تیرے پاس ایک مدت سے رہتے ہوئے دیکھ رہی ہوں کہ تجھے کبھی کوئی تکلیف وغیرہ نہیں پہنچی تھی! میں نے خیال کیا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت نہیں فرماتا! لیکن اب جو یہ تکلیف تجھے پہنچی ہے تو معلوم ہوا' اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرماتا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کیا' وہ کبھی بیمار نہ ہوئی اس پر انہوں نے طلاق دے دی! (احیاء العلوم) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جمیلہ عورت سے نکاح کا ارادہ فرمایا' لوگوں سے پتہ چلا وہ کبھی بیمار نہیں ہوئی' اسی پر آپ نے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض فرمالیا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مستجاب الدعوات تھے، لوگ آپ سے دعائیں کراتے، حالانکہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی، کسی نے آپ سے عرض کیا! آپ اپنی بینائی کی بحالی کے لئے دعا کیوں نہیں کرتے، اس پر آپ نے فرمایا قضاء اللہ احب الی من بصری، قضائے الٰہی مجھے اپنی آنکھوں سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت :۔ گزشتہ زمانے میں ایک شخص بڑا صاحب مال و اولاد، لیکن وہ یاد الٰہی سے بھی بڑا غافل تھا اللہ تعالیٰ نے اسے ابتلاء و آزمائش میں مبتلاء کر دیا، اور اس کی بینائی بھی جاتی رہی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی الٰہی مجھے عبادت کرنے کے لئے آنکھیں عطا فرما دے، اس دور کے نبی علیہ السلام کو اس کی بینوائی کی حالت پر رحم آیا اور بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہوئے الٰہی! اس کی آنکھوں کی روشنی بحال فرما دے! اللہ کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی آئی اگر ہم نے اسے بینائی عطا فرما دی تو یہ کبھی بھی ہماری عبادت کے لئے ہمارے دروازے پر نہیں آئے گا صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے اس نبی علیہ السلام کی اس سے ملاقات ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر رہا تھا، انہوں نے دریافت فرمایا! کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے آنکھیں پھر سے عطا فرما دی ہیں، کہنے لگا نہیں البتہ مجھے رضا بالقضاء کی سعادت حاصل ہو گئی ہے میں نے تو اللہ تعالیٰ سے آنکھوں کا نور طلب کیا لیکن اس کی عنایت و کرمنوازی سے مجھے نور قلب نصیب ہو گیا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے اسی بات پر آنکھوں کی روشنی بھی عطا فرما دی!

حکایت :۔ احیاء العلوم میں مرقوم ہے "کسی صالح کا فرزند گم گیا! کوئی شخص اسے کہنے لگا کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور وہ مل سکے اس پر صالح شخص نے کہا! اللہ تعالیٰ کی قضا اور حکم پر میرا اس رنگ میں اعتراض کرنا اپنے فرزند کے گم جانے سے بھی میرے نزدیک زیادہ تکلیف دہ بات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے۔

اسی طرح ایک اور صالح کا لڑکا بیمار ہوا تو وہ بہت ہی زیادہ پریشانی کا اظہار کرنے لگے یہاں تک کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا! تو پھر اس نے کسی بھی طرح غم و الم کا اظہار نہ کیا! اس پر ایک شخص نے کہا! یہ کیا معاملہ ہے وہ کہنے لگا پہلے میرا گھبرانا از راہ شفقت پدری تھا' لیکن جب قضائے الٰہی وارد ہو چکی ہے تو میں اسی پر راضی ہوں اور میں نے امر ربی کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا ہے!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں ظالم (دہشت گرد' ڈکیٹ) داخل ہوئے انہوں نے بہت سے آدمی قتل کر دیئے اور مال و اسباب لوٹ کر چلتے بنے' حضرت اسماعیل بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مصاحبین نے ان سے عرض کیا کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو یہ بلا نقصان و ضرر دفع ہو جاتے اس پر موصوف فرمانے لگے اس شہر میں بہت سے اللہ کے ولی موجود ہیں جن میں ایک حبشی غلام بھی ہے وہ اس مسجد میں سوتا ہے تو اس کے پاؤں کوہ قاف (چیچنیا) تک پھیل جاتے ہیں اگر ایسے لوگ ان ظالموں کے لئے بدعا کریں تو روئے زمین صبح تک ہی ان سے خالی ہو جائے لیکن جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اسی پر یہ لوگ راضی رہتے ہیں!

کتاب العقائق میں ہے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے بخار کو صورتا" دیکھتے ہی خواہش کا اظہار کیا! انہی دنوں آپ کا کسی درخت کے نیچے بیٹھنے کا اتفاق ہوا' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سوار زروجواہر لئے آ رہا ہے! جب وہ اس درخت کے قریب پہنچا تو اس کے تمام پتے جھڑنے لگے! آپ نے پوچھا! جبریل یہ سوار کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا! یہ بخار ہے! آپ نے فرمایا' جب درخت کے ساتھ اس کا یہ معاملہ ہے تو انسان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کرتا ہو گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آواز آئی! میرے حبیب! جیسے اس درخت کے پتے اس کے لاحق ہونے سے گر پڑے ہیں اسی طرح آپ کے امتیوں میں سے جسے یہ لاحق ہو گا! اور پسینہ پھوٹے گا تو پسینے کے قطروں کی طرح ان کے تمام گناہ گر جائیں' چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کا بخار سال بھر کے لئے کفارہ ہے!

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کو بخار سے تکلیف پہنچتی ہے پس ہر روز کا بخار بندے کے گناہوں کے لئے ہر جوڑ کا کفارہ بنتا جاتا ہے' بعض حکماء بیان کرتے ہیں کہ "اطباء کی تحقیق کے مطابق" ایک دن کا بخار ایک سال کی قوت ضائع کر دیتا ہے' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے جسے تین گھنٹے کے لئے بخار آ جائے اور وہ حمد و شکر بجا لائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں اس کے لئے اظہار فخر فرماتا ہے! فرشتو! دیکھو میرے بندے کو' اس نے ابتلا و آزمائش میں کیسے صبر اختیار کیا! لہٰذا اس کے لئے دوزخ سے رہائی کی سند اس طرح تحریر کرو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' یہ اللہ تعالیٰ جو عزیز و حکیم ہے اس کی طرف سے فرمان ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلاں بندے کی رہائی اور نجات کا سرٹیفکیٹ ہے! کہ میں نے تجھے دوزخ سے نجات عطا فرمائی اور جنت کو تیرے لئے لازمی ٹھہرایا' اب سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جایئے!

طبرانی میں ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین دن تک کسی بھی بیماری میں مبتلاء ہوا وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیماری کے عالم میں فوت ہوا وہ شہید ہے! اور قبر کی سختی سے محفوظ رہے گا صبح و شام جنت سے اسے رزق عطا ہوتا رہے گا! (رواہ ابن ماجہ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مریض بیماری کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا مہمان رہتا ہے! اللہ تعالیٰ جل و علا اسے یومیہ ستر شہداء کے اعمال کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے مدارج میں ترقی عنایت کرتا ہے اور جب اسے صحت و تندرستی سے نوازتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہوجاتا ہے جیسے ابھی والدہ کی گود میں آیا ہے۔

نیز فرمایا! بیماروں کو کھلانے' پلانے کے سلسلہ میں تکلیف نہ دو! کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے (رواہ ابن ماجہ و ترمذی) احیاء العلوم میں ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حقوق کی معرفت اور اس کی عظمت و جلالت کو قائم رکھنے میں یہ عمل بھی شامل ہے کہ تم اپنے دکھ' درد اور غم و الم کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کرو!

فائدہ :- حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ' بخار کے لئے یہ تعویذ بناتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' بسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ یا نار کونی برداً و سلاما" علی ابراھیم و ارادوبہ کیدا فجعلناھم الاخسرین اللھم رب جبریل و میکائیل و اسرافیل اشف صاحب ھذا الکتاب بحولک و قوتک و جبروتک الہ الحق آمین۔

حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرزند بیمار ہوا تو ان کے والد صاحب مرحوم فرماتے میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی اور اس بچے کی علالت کے بارے میں عرض گزار ہوا! ارشاد فرمایا آیات شفاء پڑھ کر دم کرو اور انہیں کسی برتن پر لکھ کر پلائیں' چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ان کے فرزند دلبند کو شفا نصیب ہو گئی'! آیات شفا یہ چھ آیتیں ہیں - ویشف صدور قوم مومنین' و شفاء لما فی الصدور' فیہ شفاء للناس' و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمہ للمومنین واذا مرضت فھو یشفین' قل ھو للذین آمنوا ھدی و شفاء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت :- اخبار سابقہ میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے ایک نبی علیہ السلام فقر و جوع اور قمل کھٹمل وغیرہ کی دس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرتے رہے مگر کوئی جواب نہ پایا' پھر اس کے پاس وحی بھیجی کہ آپ کب تک اس کی شکایت کرتے رہیں گے! جو کچھ تیرے لئے مقدر کر چکا ہوں اور مخلوق کی تخلیق سے پہلے تیرے لئے ودیعت کر چکا ہوں کیا تم اس کے برعکس چاہتے ہو اور تمہاری خواہش ہے کہ میں مخلوق کو از سر نو تخلیق کروں اور جو مقدر کر چکے ہیں اسے بدل دیں اگر یہ بات ہے تو گویا کہ تمہارا ارادہ ہمارے فیصلے پر غالب آئے گا! تو سن لیں! مجھے اپنے عزو جلال کی قسم اگر دوبارہ حرف شکایت زبان پر لائے تو یاد رکھیئے تمہارا نام دیوان نبوت سے خارج کر دیا جائے گا۔

حکایت :- ایک اسرائیلی اتنا عابد و زاہد تھا کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے ملنے تشریف لے گئے' اور اس سے دریافت فرمایا کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی طلب رکھتا ہے؟ اس نے عرض کیا! ہاں! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے یہی کہیں کہ وہ مجھے بھی اپنی رضا سے نوازے! اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی نازل فرمائی! اسے فرما دیجئے! شب و روز جتنی چاہے عبادت کرے میرے نزدیک یہ دوزخی ہے جب یہ پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پہنچایا! تو کہنے لگا میں اپنے اللہ کے امر پر خوش ہوں یا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام مجھے اس کے عزوجلال کی قسم میں اس کی بارگاہ سے کبھی بھی منہ نہیں پھیروں گا اگرچہ مجھے جلا ڈالے! اور نہ ہی اس کے دروازے سے ہٹوں گا! اگرچہ دھتکارے!

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی! آپ اسے فرما دیجئے! تو نے صبر و رضا کے ساتھ میرے حکم کو قبول کیا! اور دشوار ترین قضا پر بھی راضی رہا! اگر تیرے گناہوں کے باعث تمام زمین و آسمان کی خلاء و قضا بھر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جائے تب بھی میں تجھے بخشش سے نوازوں گا! جب یہ خبر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پہنچائی تو وہ سجدے میں گر پڑا! اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی!

حکایت:۔ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ علیہ عنہ کا بیان ہے کہ کسی جنگل میں ایک شخص رہتا تھا جس کے پاس ایک کتا' ایک گدھا اور ایک مرغ تھا! گدھے پر وہ لوگوں کا بوجھ لادا کرتا' کتا اس کی حفاظت کرتا' مرغ سے وہ نمازوں کے اوقات کا پتہ لگاتا! اتفاقاً" ایک روز لومڑی آئی اور اسے لے گئی ہے وہ کہنے لگا مجھے امید ہے کہ یہ میرے لئے بہتر ہو گا! پھر کتا بھی ہاتھوں سے گیا! تب بھی اس نے وہی کہا! یہاں تک کہ ایک دن بھیڑیا آیا اور اس نے گدھے کو شکار بنالیا! تب بھی وہ کہنے لگا اسی بات میں بھلا ہو گا! دیکھتے کیا ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت آپ کے پڑوسیوں پر دشمن نے حملہ کر دیا! اور شوروغل کی آوازیں آپ تک پہنچ رہی تھیں! ان کے پاس تو اب کچھ نہیں تھا کہ شور کرتا! کتا! گدھا' اور مرغ تو مرچکے تھے اس لئے اس شخص کے اہل و عیال اور خود اس کے نزدیک حضرت مسروق کا ہونا یا نہ ہونا برابر تھا!

العبد ذوصحر و الرب ذو قدر - و الدھر ذو دول و الرزق مقسوم

والخیر اجمع فیما احتار خالقنا - و فی اختیار سواہ الشوم واللؤم

انسان پریشان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ مقدر فرماتا ہے۔ اور زمانہ تبدیلی دکھاتا ہے حالانکہ رزق مقدر ہو چکا ہوتا ہے۔ بہترین تو وہی چیز ہے جو ہمارا خالق ہمارے لئے مقدر فرمائے۔ اس کے علاوہ اپنی خواہش کے مطابق پسندیدگی بدبختی اور حرماں نصیبی کے سوا کچھ نہیں۔

فائدہ:۔ حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ تہذیب الاسماء واللغات میں تحریر فرماتے ہیں حضرت مسروق بن (رضی اللہ تعالیٰ) اجزع سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ سے فرما رہے تھے ! سنا ہے اجزع شیطان کا نام ہے اور تم مسروق بن عبدالرحمٰن ہو۔ (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے باپ کا نام اجزع سے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا) حضرت سمعانی بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں انہیں کوئی اغواء کر کے لے گیا تھا اسی سبب سے آپ کا نام مسروق پڑ گیا ! تریسٹھ سال کی عمر میں واصل بحق ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حکایت :- ایک اسرائیلی نہایت عابد و زاہد تھا ! اس نے اپنی بیوی سے کہا اتنے سالوں سے میرا دل کباب کی طلب میں ہے ! لیکن فقراء کے خیال سے میں نے اسے ترک کر رکھا ہے ! وہ عرض گزار ہوئی میں دس بکریاں ذبح کراتی ہوں ! ایک تیرے لئے اور نو فقراء کے لئے ! جب وہ ذبح کر چکی تو اس کے بڑے بیٹے نے چھوٹے بیٹے سے کہا آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ والدہ نے بکریاں کس طرح ذبح کی ہیں ! اور یہ کہتے ہی اسے ذبح کر دیا ! جب ڈر کر بھاگا تو جلتے تنور میں گر پڑا ! اور جل گیا !

وہ اپنے دونوں بچوں کی لاشوں کو کمرے میں رکھ کر بڑی خاموشی سے فقراء کی مہمانداری کے لئے کھانے پکانے میں مصروف رہی ! جب عابد آیا تو اسے اطمینان سے کھلایا پلایا ! یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہوا پھر اسے کہنے لگی میرے پاس دو چیزیں بطور امانت تھیں ! اب میں نے وہ اسے واپس کر دی ہیں مگر مجھے واپس کرنا بڑا تکلیف دہ محسوس ہو رہا ہے ! وہ کہنے لگا ! جس کی امانت تھی وہی حق دار تھا اسے واپس کرنے پر رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے !

تب وہ کہنے لگی تیرے بیٹے نے اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا ' اس کے بعد وہ ڈر کر بھاگا تو وہ تنور میں گر پڑا ' اور جل گیا ! وہ کہنے لگا جب تو نے اس پر صبر کیا ہے تو میں تجھ سے زیادہ حق رکھتا ہوں کہ صبر اختیار کروں ! لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں انہیں ایک بار دیکھ لوں ! جب وہ دونوں چراغ ہاتھوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں لئے کمرے میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں صبر کی برکت سے وہ دونوں بچے صحیح و سلامت آپس میں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں اسے حضرت نسفی نے بیان کیا! حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جن کے نزدیک مصائب و آلام شہد سے بھی زیادہ مرغوب ہیں اور غم و الم ان کے نزدیک تازہ کھجوریں!

حکایت:۔ غزوہ خندق میں جب خندوق کھودی جا رہی تھی تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آئے اور کہا مجھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مقدس پر بھوک کے آثار محسوس ہو رہے ہیں !کیا تمہارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی چیز ہے۔ جواب دیا تھوڑے سے جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ اس کے بعد اس خوش قسمت صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو پیس لئے، بکری کے بچے کو ذبح کرایا اور کھانا تیار کیا!

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام خندق پہنچے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت از خود مٹی اٹھا رہے تھے۔ اور ادھر یہ حادثہ فاجعہ پیش آگیا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو لڑکے تھے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ میں تجھے دکھاؤں والدہ نے بکری کیسے ذبح کرائی! یہ کہا اور اپنے بھائی کو ذبح کر ڈالا' جب ان کی والدہ نے خون بہتے دیکھا تو چلا اٹھی! لڑکا پریشانی کے عالم میں بھاگا اور تنور میں گر کر شہید ہو گیا' انہوں نے دونوں کو مکان کے اندر کمبل میں چھپا دیا! اور خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کرنے لگیں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مہاجرین و انصار کو لئے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے آئے! حالانکہ ان کا گھر چھوٹا سا تھا! آپ نے فرمایا! یا جابر! کیا تم چاہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے گھر کو کشادہ فرما دے! عرض کیا! ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ دو زانو! بیٹھ کر دعا فرمانے لگے! حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں دیکھ رہا تھا چھتیں بلند ہو رہی ہیں صحن کشادہ و فراخ ہوتا جا رہا ہے اور دیوار پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ (سبحان اللہ)

یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برتن سے از خود کھانا نکالنے لگے! آپ نے فرمایا دس دس آدمیوں کی جماعت کو بلاتے جاؤ! القصہ سبھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کھانا کھا چکے تو آپ نے اپنے لئے طلب فرمایا! نیز فرمایا! یا جابر! اپنے بچوں کو بھی بلاؤ! تاکہ وہ میرے ساتھ کھانا کھائیں بچوں کی والدہ نے عرض کیا! حضور! وہ آرام کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا ہم تو ان کے ساتھ ہی کھائیں گے! وہ لوٹ کر اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے وہ کہنے لگیں رہنے دو! لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمرے میں داخل ہو کر خود ان بچوں کے پاس پہنچ گئے! کپڑا اٹھایا تو انہیں زندہ پایا گویا کہ وہ ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں آپ کو دیکھتے ہی ایک آپ کے دائیں اور ایک آپ کے بائیں جانب بیٹھ گئے' پھر حضور کے ساتھ انہوں نے کھانا کھایا!

نبی کریم صلی علیہ وسلم مسکرائے اور فرمانے لگے! یا جابر! میں تمہیں ایک خبر دیتا ہوں جس کی جبریل نے مجھے اطلاع دی ہے! عرض کیا ارشاد! تو آپ نے حضرت جابر رضی اللہ علیہ وسلم کو تمام ماجرا کہہ سنایا جس طرح انہیں پیش آیا تھا! اس پر حضرت جابر اور ان کی اہلیہ محترمہ بے حد مسرور ہوئے اور انہیں بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی!

اذا مار ماک الدھر یوما بنکبتہ۔ فھی لہ صبرا و اوسع لہ صدرا

فان تصاریف الزمان عجیبۃ۔ فیوما تری یسیرا او یوما عسرا

جب تجھے زمانے کی نیرنگیاں مصیبت میں ڈالیں تو ان کا مقابلہ صبر و استقامت سے کرو اور اپنے سینے کو ان کے استقبال کے لئے کشادہ کر لو! کیونکہ انقلابات زمانہ اپنی عجیب و غریب صورت میں ظہور پذیر ہوتے رہتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں۔ کبھی تو سکون و اطمینان اور آسانی دیکھے گا اور کبھی تکلیف دہ کیفیات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

حکایت :۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں ان کی خون آلود قمیض لائے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ما اشفق هذا الذئب حتی اکل یوسف ولم یمزق قمیصه

یہ بھیڑیا کتنا شفیق ہے جس نے یوسف علیہ السلام کو تو کھالیا مگر ان کی قمیض کو ذرہ برابر گزند نہ پہنچایا؟ یہ کہتے ہی بے اختیار' رونے لگے! حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے! قال علیک بالصبر الجمیل عرض کیا آپ صبر جمیل اپنایئے!

صبر جمیل ایسے صبر کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کا شکوہ و شکایت نہ ہو! نہ ہی کسی قسم کے حزن و ملال کا اظہار ہونا پائے! حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سنتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لیں' اور غم فرقت' اپنے دل میں چھپا لیا! اور فرمایا "فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ" اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ پر نیند غالب کر دی' آپ آرام فرمانے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا! حضرت یعقوب علیہ السلام نے از خود صبر جمیل اختیار کرنے کا عہد کیا ہے! اب حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت بن کر آپ کی خدمت میں جائیں جب جبریل صورت یوسف' حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھنے سے آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور فرمانے لگے ای قرة عینی اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ کہنا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام نے انہیں بیدار کر دیا اور فرمایا آپ کا وعدہ صبر جمیل کہاں گیا؟ اس پر آپ نے مٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں رکھ لی! اور توبہ و استغفار کرنے لگے! یہ منظر فرشتوں سے دیکھا نہ گیا اور رونے لگے اس پر حکم الٰہی ہوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

! جبریل، حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہئے، مٹی تھوک دیں ! اس نے معاف فرمایا ! اور رونے کی بھی اجازت دی ! ہاں میرے سوا کسی سے شکوہ و شکایت نہ کریں۔

بعض عرفاء نے فرمایا ہے کہ صبر کے لئے ثناء کا دروازہ کھلا ہے، ثناء کے لئے عطاء کا اور عطاء کے لئے جزاء کا، جزا کے لئے بقا کا اور بقاء کے لئے لقا کا دروازہ کھلا ہے اور وَجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ وَّمَنْ نَّظَرَ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ !اور اس دن کتنے ہی تر و تازہ چہرے ہوں گے جو اپنے رب کی زیارت سے مستفیض ہو رہے ہوں گے اور جسے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت میسر ہوئی اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوئی!

حکایت :۔ حضرت ابراہیم ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت کی ! تو مجھے فرمایا تم کہو ! الٰہی مجھے اپنی رضا پر کار بند رکھو اور ابتلاء آزمائش میں صبر عطا فرما اور اپنی نعمت پر شکر کرنے کا عزم میرے دل میں ودیعت فرما ! چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار حج کرنے جا رہا تھا دوران سفر ایک اونٹ سوار ملا جو کہنے لگا ابراہیم کہاں جا رہے ہو ! آپ نے جواب دیا حج کا ارادہ ہے ! وہ شخص کہنے لگا ! آپ کی سواری کہاں ہے ؟ کیونکہ راستہ طویل ترین ہے ! آپ نے فرمایا میری سواریاں تو بکثرت ہیں لیکن تو انہیں دیکھ نہیں سکتا ! وہ کہنے لگا بتائیے تو سہی وہ ہیں کہاں؟ آپ نے فرمایا مجھے جب کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو میں "مرکب صبر" پر سوار ہوتا ہوں اور جب مجھے کوئی نعمت حاصل ہوتی ہے تو "مرکب شکر" کو استعمال میں لاتا ہوں، اور جب تقدیر قضا کا حکم نافذ ہوتا ہے تو "مرکب رضا" کو ہاتھ میں لاتا ہوں جب میرا دل کسی چیز کی رغبت کرتا ہے تو میں اسے یہ سبق دیتا ہوں ! اکثر دن گزر چکے تھوڑے باقی ہیں پھر میری موت ہے!! اس پر وہ بولا ! بلاشبہ آپ تو یادالٰہی میں جا رہے ہیں در حقیقت آپ سوار ہیں اور میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیادہ پا!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "رضا" اللہ تعالیٰ کے مقربین کا ایک مقام ہے! جو ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف روح و ریحان ہی کا پردہ ہے اور کوئی چیز حائل نہیں! حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں روح سے اللہ تعالیٰ کی رحمت مراد ہے۔

قراء عشرہ میں سے حضرت قاری یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روح بضم را ہے یعنی ایمان دار کی روح ریحان میں نکلتی ہے اور باقی قراء حضرات نے روح بفتح را کہا ہے یعنی مومن کے لئے راحت و ریحان ہے اور بعض فرماتے ہیں ریحان سے مراد یہی ریحان ہے جو مشہور پھول ہے! جسے سونگھنے سے خوشبو میسر ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں "ریحان" قرآن کریم میں جہاں جہاں آیا ہے اس سے ہر جگہ رزق ہی مراد ہے! بعض فرماتے ہیں اس سے تقدیر الٰہی پر عمدہ رضا کا اظہار ہے، یعنی زبان پر ذرہ بھر بھی حرف شکایت نہ لائے اتنا بھی نہ کہے کہ آج تو گرمی سخت ہے! رہا حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ کہنا کہ مجھ پر تباہی و بیماری نے گھر کر لیا ہے! اس قول میں محض نیاز مندی ہی کا اظہار تھا! کیونکہ بیماری اور تباہی و بربادی کے وقت ذرا بھی اظہار نہ کرنا گویا کہ امر مقدر میں قضائے الٰہی کا مقابلہ ہے!

فائدہ:- بیان کرتے ہیں کہ کسی حاکم نے ایک صالح شخص کو قید کر لیا اور اس کے قتل کرنے کی قسم اٹھالی! اسے خواب آیا کوئی شخص کہہ رہا ہے ان کلمات سے حاکم وقت کے نام خط لکھو اور دریا میں ڈال دو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من العبد الذلیل الی الرب الجلیل انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین فبحق محمد و آل محمد اکشف ھمی و حزنی و فرج عنی۔:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسئلہ :- سوال پیدا ہوتا ہے جب ہر حکم الٰہی پر راضی رہنا واجب ہے اور ہر گناہ سے نفرت کرنا بھی لازمی ہے حالانکہ یہ بھی بلاشبہ قضائے الٰہی میں شامل ہے' لہٰذا اس سے کراہت من وجہ تقدیر و قضا و خداوندی سے کراہت کرنا ٹھہرے گی لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی امر میں رضا مندی اور نفرت و ناگواری جمع ہوں ؟ سنئے ! اس کا جواب اس مثال سے اظہر من الشمس ہو جائے گا ! جیسے حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیاء العلوم میں رقم فرماتے ہیں ! وہ اس طرح کہ فرض کریں تمہارے دو دشمن ہیں اور ان میں باہم بھی دشمنی ہے لیکن ان میں سے اگر ایک دشمن مرجائے تو تم اس کا مرنا برا سمجھو گے کیونکہ وہ تمہارے دوسرے دشمن کی ہلاکت میں کوشش کیا کرتا تھا ! لیکن اس وجہ سے اچھا بھی سمجھو گے کیونکہ وہ تمہارا بھی دشمن تھا ! اسی طرح گناہ میں بھی دو جہتیں ہیں ! ایک تو خدا سے تعلق ہے ! یعنی وہ قضائے الٰہی کے مطابق ہے لہٰذا اس اعتبار سے تو تقدیر الٰہی پر رضامندی کا اظہار کرنا چاہئے اور دوسری وجہ سے ! اس کا تعلق بندے سے ہے کیونکہ وہ اپنے ارادے اور اختیار سے اسے بروئے عمل لاتا ہے اور اس کا یہ گناہ اللہ تعالیٰ سے دوری کا باعث ہوتا ہے اس لئے اسے برا سمجھو گے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فصل

ادب

قال اللہ تعالیٰ قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (الایتہ) اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچاؤ قال الامام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ای اَدِبُوْهُمْ وَ عَلِّمُوْهُمْ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "انہیں علم و ادب سکھاؤ و قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکرموا اولادکم و احسنوا ادبھم (ابن ماجہ) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اپنی اولاد پر شفقت سے پیش آؤ اور انہیں عمدہ آداب سے آراستہ کرو! وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان یؤدب احدکم انہ خیر "لہ من ان یتصدق بصاع طعام" فجعل تادیب الابن اعلیٰ من الصدقۃ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمہارا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع کھانا کھلانے سے عمدہ ہے نیز فرمایا! صدقہ و خیرات سے اعلیٰ و افضل یہ عمل ہے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھائیں شرح بخاری شریف میں حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ "اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں چند سوال فرماتے ہیں" وَاِذْقَالَ اللّٰهُ يٰا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ (الایتہ) اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اپنا معبود ٹھہراؤ!؟

اول! انت؟ کیا تم نے؟ یہ استفہام انکاری ہے؟ اور اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے! وہ کیسے سوال کر سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "اس انداز سوال سے نفس مضمون پر انکار مقصود ہے!

"ثانی" اللہ تعالیٰ جل و علا کو تو یہ بلاشبہ معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

السلام نے ایسے بالکل نہیں کہا! پھر ان سے سوال کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس رنگ میں عیسائیوں کو زجرو توبیخ اور عتاب و تہدید مقصود ہے کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ صلی علیہ السلام معجزات کے خالق ہیں۔ اور خالق معبود ہوتا ہے!

سوم:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یہ کیسے جائز ہوا باوجودیکہ آپ جلیل القدر نبی ہیں اگر تو چاہے ان کی مغفرت فرما تو ہی عزیز و حکم ہے جب کہ عیسائیوں نے کھلم کھلا شرک کا ارتکاب کیا تھا! اور مشرک کے لئے مغفرت و بخشش بالکل نہیں!؟

اس کا یہی جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے معاملات کا خود مختار ہے چاہے اطاعت گزار کو سزا دے اور چاہے تو خطاکار کو بخشش سے نوازے! وہ مالک ہے اس سے کوئی کچھ پوچھنے والا نہیں! وہ جو چاہے کرے! سورۃ بقرہ کی ابتداء میں حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سراپردہ جلال سے ابلیس کی طرف وحی بھیجی "اے ابلیس تو نے مجھے پہچانا ہی نہیں اگر تو مجھے پہچان لیتا تو میرے کسی کام میں معترض نہ ہوتا' کیونکہ میری ذات اقدس کے سوا کوئی معبود نہیں' اور مجھ سے کسی کو سوال کی جرات نہیں ہے!

دوسرا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بعض کی توبہ کے بارے کہا ہو بناء علیہ ان کی مغفرت کے طالب ہوئے ہوں۔ نیز بعض یہ بھی کہتے ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ نے انہیں اس وقت فرمائی جب آسمان پر اٹھایا۔ اس تقدیر پر یہ مفہوم ہو گا اگر انہیں حالت کفر پر موت دے اور انہیں عذاب میں مبتلاء کر دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور تو ہی غالب و حکمت والا' حاکم و مختار ہے' تو انہیں ضلالت کفر سے نکال کر نور ایمان کی دولت عطا فرما اور مغفرت و بخشش سے بہرہ مند کر دے! یہ تیری ذات کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے چنداں مشکل نہیں!

نیز امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد ماجد علیہ الرحمتہ سے منقول ہے "العزیز الحکیم" اس مقام پر "الغفور الرحیم" سے ابلغ ہے کیونکہ صفتِ رحمت و مغفرت اس حالت کے مشابہ ہے جس کا ہر ایک محتاج کے ساتھ رحمت و مغفرت سے پیش آنا ہے۔ اور عزت و حکمت کا تقاضا یہ نہیں بلکہ عزیز ہونے کا یہ مقتضی ہے کہ جو چاہے سو کرے اور تمام جہات استحقاق سے عالی ہو پھر باوجود اس کے اگر مغفرت کا حکم دے تو وصف مغفرت و رحمت سے بھی زیادہ کامل طور پر اس کے کرم کا اظہار ہو گا!

میں نے تفسیر تیسری میں دیکھا ہے فانک انت العزیز الحکیم سے مراد المعز لھم المغفرۃ الٰہی بیشک تو ان کو مغفرت عطا فرما کر عزت سے نوازنے والا ہے مفہوم یہ ہے کہ الٰہی تو غالب و حکمت والا ہے' کفار' یہود و نصاری کے کفر سے تجھے کوئی ضرر نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ الٰہی تو عزیز و حاکم و حکیم اور غلبے و قہر پر قادر ہے۔ لیکن قدرت کے باوجود معاف فرمانا تیرے کرم کی نہایت عمدہ صفت ہے میں نے الوجودہ المسفرہ عن التاع المغفرہ میں دیکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو یہ کہا ہے انک انت العزیز الحکیم ' اس کا باعث یہ ہے کہ انہیں ایسے لوگوں کے لئے جو غیر اللہ کے پجاری تھے ان کی مغفرت کی سفارش کرتے ہوئے شرم آئی تھی۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِکَ سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے "جو کچھ میرے دل میں ہے تو جانتا ہے اور جو تیرا علم ہے اس سے ابھی تو نے مجھے آگاہ نہیں فرمایا ! نیز یہ بھی مطلب لیتے ہیں جو کچھ میرے پاس ہے تو جانتا ہے اور جو تیرے پاس ہے مجھے اس سے ابھی تو نے خبر نہیں دی ' یہ بھی کہا گیا ہے جو کچھ ان لوگوں نے میری عدم موجودگی میں کیا وہ تو ہی جانتا ہے' اور جو تیرا ذاتی علم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

غیب ہے اسے میں نہیں جانتا! (واللہ اعلم)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کہا وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنَ میں جب بیمار ہوتا ہوں وہی شفا عطا فرماتا ہے ولم یعقل و اذا مر تضتنی ادباء مع ربہ اور اللہ تعالیٰ کی ذات ذوالجلال کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ نہ کہا کہ جب تو مجھے بیمار کرتا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ہے لما احسن ادبہ مع ربہ حیث قال ان اللہ معنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے حسن ادب سے نوازا تو اس طرح کہا بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے فقدم اسم اللہ علی اسمہ پس اللہ تعالیٰ کا نام اپنے ذکر سے مقدم رکھا! اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو شرک سے بچا لیا بخلاف قوم موسیٰ کے انہوں نے بچھڑے کی پوجا کر کے ارتداد کی راہ اختیار کر لی! کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے نام سے اپنا ذکر پہلے کیا ان معی ربی!

علامہ بونی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے "حضرت نوح علیہ السلام کا نام اس وجہ سے نوح ہوا کہ آپ نے ایک بار ایک مردہ کتے کو دیکھا تو اس سے کراہت کا اظہار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح! تو میری مخلوق سے اظہار نفرت کرتا ہے ذرا ایسی پیدا تو کریں! پس آپ اسی سبب سے بہت روئے اور نوحہ کیا جس کے باعث آپ کا نام نوح مشہور ہو گیا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

عقائق میں ہے کہ آپ نے ایک کتا دیکھا جس کی چار آنکھیں تھیں آپ نے اسے برا محسوس فرمایا! تو وہ کتا بولا اور کہنے لگا یا نوح اتحبب الصنعۃ فلو کان الامر الیٰ لم اکن کلبا؟ اے اللہ کے نبی! نوح علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کی صنعت پر عیب کا اظہار فرماتے ہیں اگر میرے بس کی بات ہوتی تو میں کتا بنتا ہی کیوں؟ بنانے والا تو وہی ہے جو ہر عیب و نقص سے پاک ہے اسے کوئی کسی عیب کا الزام نہیں دے سکتا' اس پر آپ بہت ہی زیادہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نوحہ ورازی کرنے لگے۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کوئی شخص غلاظت کے کیڑے کے متعلق ایک بار یہ کہنے لگا ! اللہ تعالیٰ نے اس کیڑے کے پیدا کرنے میں کونسی مصلحت دیکھی کہ پیدا کر دیا ! نہ اس کی صورت اچھی نہ ہی اس میں خوشبو ہے! اسی بات پر اللہ تعالیٰ کی گرفت نازل ہوئی اور اسے ایک ایسے مرض میں مبتلاء کر دیا جس کا علاج سوائے اس کیڑے کے نہیں تھا بہت سے اطباء سے علاج کرایا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر کار ایک ایسا طبیب آیا جس نے اس کی بیماری کا علاج وہی کیڑا بتایا' کیڑے کو لایا گیا اس نے اسے جلایا اور زخم پر رکھ دیا! آہستہ آہستہ زخم درست ہوتا چلا گیا! تب وہ شخص پکار اٹھا! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری میں اسی لئے مبتلاء کیا تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ دوسروں کے نزدیک جو کوئی چیز انتہائی بری ہے اس کی تخلیق میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت پنہاں ہوتی ہے۔ "فعل الحکیم لا یخل عن الحکمۃ میرے نزدیک وہی نہایت قیمتی اور نایاب دوا ہے۔

فائدہ :۔ حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیات الحیوان فرماتے ہیں غلاظت کے کیڑے میں ایسی رطوبت ہوتی ہے اگر اسے آنکھوں میں لگایا جائے تو آشوب و چشم سے آرام اور بینائی مین خاص تیزی آ جاتی ہے۔ اگر بچھو کے کاٹے پر لگائی جائے تو فوری آرام ہو جاتا ہے! (واللہ تعالیٰ اعلم)

میں نے دیکھا ہے کہ ایک غلیظ کیڑا بچھو کو لئے جا رہا تھا! اور بچھو اس کے آگے آگے بھاگ رہا تھا! نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ بچھو کو اس سے شدید نفرت ہے مدینہ منورہ کے لوگ اس غلیظ کیڑے کو جاریتہ العقرب کہتے ' جسے ' فالج ہو یا پرانا بخار' نیز کسی کو بچھو نے کاٹا تو غلیظ کیڑے کی رطوبت لگانے سے افاقہ ہو جاتا ہے ! اگر سیاہ بچھو جلا کر اس کی راکھ میں سرکہ ملا کر زخموں پر لگائی جائے تو بفضلہ تعالیٰ زخم مندمل ہو جائیں گے اگر بستی کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

درختوں پر غلاظت کے کپڑے لٹکا دیئے جائیں تو ٹڈی دل اس کے قریب تک نہ پھٹکے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹڈی دل کے بچاؤ کے لئے یوں دعا فرمایا کرتے "الٰہی ان کے بڑوں کو ہلاک کر' اور چھوٹوں کو تباہ کر دے اور اس کے انڈوں کو ضائع فرما اور اس کے منہ سے ہماری روزی کو محفوظ فرما دے۔ بیشک تو ہی دعاؤں کو سننے والا ہے! (رواہ ابن ماجہ)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام کے فرزند ان سے پچاس سال بڑے تھے' وہ یوں کہ حضرت عزیر علیہ السلام بیت المقدس سے گزر رہے تھے وہاں کی تباہی و بربای کو دیکھ کر کہنے لگے بھلا ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ تباہی و بربادی اور موت کے بعد کیسے بنائے اور زندہ کر لے گا اس وقت آپ کی عمر پچاس سال تھی! پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر موت کی کیفیت طاری کر دی! سو سال تک کسی حالت میں رہے! ان کی اہلیہ محترمہ کے ہاں اسی سال فرزند تولد ہوا۔

جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ حیات دینوی سے نوازنا چاہا تو ان کی روح مقدس کو سر میں نازل کیا' آنکھیں کھولیں تو دیکھا تمام اعضاء بکھرے پڑے ہیں! پھر وہ اعضاء دیکھتے ہی دیکھتے جمع ہوتے گئے اور ان پر گوشت پوست ظاہر ہوتا گیا! چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان " وانظر الی العظام کیف ننشزھا اور ہڈیوں کی طرف دیکھئے کیسے بکھری پڑی ہیں۔ اور ہم انہیں کیسے اصلی حالت میں لاتے ہیں یعنی زندہ فرماتے ہیں جب آپ کا بدن بالکل درست ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلی عمر پر ہی اٹھایا! یعنی پچاس سال ہی میں زندہ فرمایا اس وقت آپ کے فرزند دلبند کی عمر شریف یک صد سال ہو چکی تھی اور آپ پچاس سال ہی کے رہے! (اسی لئے جب آپ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (کَمْ لَبِثْتَ؟ قَالَ یَوْماً اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ کتنی دیر اسی کیفیت میں رہے؟ عرض کیا دن یا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دن کا بعض حصہ ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَل لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ بلکہ تم ایک سو سال تک اسی حالت میں رہے ہو اس کے بعد جب انہوں نے کھانے پینے کی اشیاء دیکھیں تو ان میں معمولی سا بھی تغیر و تبدیل واقع نہیں ہوا تھا! جب کہ ان کے کھانے میں انجیر اور پینے کے لئے انگور کا شربت تھا۔

لطیفہ :- حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی ! مجھے دکھا دیجئے تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مذکورہ طریقہ کی بجائے نئی طرز سے منظر دیکھایا ! حکم فرمایا خُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّیۡرِ چار پرندے پکڑ لو پھر کیا ہوا اس کی تفصیل باب الزہد و الامانتہ میں آ رہی ہے انشاء اللہ العزیز۔

حکایت :- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگر' فرعون کے ہاں یوم الزینت (دس محرم الحرام) مں جمع ہوئے بعض نے کہا عید کا دن تھا اور بعض یوم السبت (ہفتہ) تعبیر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سیر و تفریح کا دن تھا بعض قربانی کا دن بھی بتاتے ہیں ! نیل میں غرق ہونے کا دن بھی بعض نے مراد لیا ہے!

القصہ :- اس وقت ایک اندھے جادوگر نے دوسرے جادوگروں سے کہا جو ان کا سردار تھا! مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے باوجودیکہ ہم بکثرت ہیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ہم پر غالب آ رہے ہیں لیکن یہ ان کی ذاتی قوت نہیں بلکہ یہ کسی آسمانی امر سے غلبہ پائیں گے ! لہٰذا ہمیں ان کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کو ملحوظ رکھنا چاہئے ! کیونکہ اگر ہم ان پر غالب آئیں تو ہمارا کوئی نقصان نہیں اور اگر مغلوب ہوئے تو سمجھ لو ہمارا ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنا ہی صلح کا آغاز ہو گا ! اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی ہمارے سفارشی ہوں گے!

جادوگروں نے اپنے سردار سے دریافت کیا ہم ان کی کیسے تعظیم بجا لائیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

؟ وہ کہنے لگا! ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اجازت لیکر کام کا آغاز کرنا چاہیئے وہ اس طرح کہ ہم عرض کریں! کیا آپ پہلے عصا پھینکیں گے یا ہم رسیاں پھینکیں! چنانچہ ان کا اس طرح حسن ادب سے پیش آنا' ان کی سعادت کا سبب ٹھہرا! حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی اس بات سے مسکرائے تو حضرت ہارون علیہ السلام' آپ سے دریافت کرنے لگے! باوجود یکہ وہ بکثرت ہیں مگر آپ پھر بھی ہنس رہے ہیں' بیان کرتے ہیں ان کی تعداد ستر ہزار تھی! بعض نے کہا ستر ماہر جادوگر تھے (باقی ان کے معتقدین ہوں گے) آپ نے فرمایا! مجھے ان سے ایمان کی خوشبو آ رہی ہے۔

"جب کمالات کے اظہار کا وقت آیا تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض گزار ہوئے! کیا آپ پہلے پھینکیں گے یا ہم! تو اس وقت غائب سے انہیں آواز سنائی دی! اے خدا کے دوستو! تم پھینکو! اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل پر خوف طاری ہوا لان اولیاء لا یغلبھم احد کیونکہ اولیاء کرام پر کوئی غالب نہیں آ سکتا لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان پر غالب آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فوراً سجدہ ریز ہو گئے! اور پکار اٹھے! قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پر ایمان لائے۔

چنانچہ حالت سجدہ میں ہی انہیں ان کے جنت میں مکان دکھا دیئے گئے!

فائدہ:۔ انہوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کا نام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے اس لئے لیا کہ حضرت ہارونؑ موسیٰ علیہ السلام سے عمر میں تین سال بڑے تھے اس لئے تعظیماً" انہیں کا نام پہلے لیا! جیسے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے اپنے والد ماجد کا نام ان کی زیادہ عمر اور نسبت پدری کے باعث پہلے لیا! چنانچہ وہ بولیں! وَ اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ اور ہمارے والد ماجد شیخ کبیر' "عمر رسیدہ" ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے ! اور رہا موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا " یَا ابْنَ اُمَّ میری والدہ کے بیٹے ا تو یہ بطور نرمی و تلطف کے تھا ! اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال قبل وصال فرما ہوئے اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہ نسبت زیادہ جسیم و طویل تھے ! حسن صورت و صوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے ! اور خوش بیانی میں بھی کمال حاصل تھا!

لطیفہ :- جادوگروں کو ایک ہی سجدہ میں سکون و اطمینانِ قلب اور سیر چشمی نصیب ہو گئی پھر خود ہی سوچئے ان کی کیا حالت ہو گی جو .بفضلہ تعالیٰ یومیہ پچاس پچاس سجدے کرتے ہیں حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ فرعونی جادوگروں کا سجدہ میں گر پڑنا فضیلت علم کی بہت بڑی دلیل ہے ! اسی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جادوگری کی حدود سے ماورٰی ہے ! ورنہ کہہ دیتے یا موسیٰ ! آپ کو ہم پر جادوگری میں فوقیت حاصل ہے ! علم کے متعلق ایک الگ باب آ رہا ہے انشاء اللہ العزیز!

حضرت شیخ ابو علی روذباری علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے العبد یصل الحی ربہ بادبہ و بطاعتہ الی الجنۃ !بندہ ادب سے خدا تک پہنچ جاتا ہے اور اطاعت سے جنت تک!

حضرت شیخ سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا' میں نے اپنے پاؤں محراب کی جانب پھیلا دیئے اچانک میرے سر سے آواز گونجی ! بادشاہ ! کے سامنے ترا اسی طرح بیٹھنا ہوتا ہے میں نے عرض کیا آپ کے عزّوجل کی قسم اب میں کبھی پاؤں نہیں پھیلاؤں گا!

کسی عارف کا فرمانا ہے' میں نے حرم کعبہ میں ایک مرتبہ پاؤں پھیلا دیئے ! ایک کنیز بولی ! اس کی بارگاہ میں ادب سے بیٹھا کرو ! ورنہ مقربین کے رجسٹر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے تیرا نام خارج کر دیا جائے گا ! اور بعض اولیاء کرام فرماتے ہیں ادب کا ترک ہی نکالے جانے کا سبب ہے ! جو فرش پر بے ادبی کرتا ہے وہ دروازہ پر نکالا جاتا ہے اور جو دروازے پر بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہے وہ مردود ہو جاتا ہے اور حیوانوں کی رکھوالی پر لگا دیا جاتا ہے!

حضرت ابراھیم بن الحزب رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جس نے اولیاء و صالحین کے سے ادب سیکھے وہ مشاہدہ کی نعمت کے لائق ہوا!

مسئلہ :- جو شخص محفل میں بیٹھے اور بلاعذر بار بار پاؤں پھیلائے اس کی گواہی و شہادت جائز نہیں ! اور نہ ہی وہ قاضی و جسٹس بننے کے لائق ہیں!

حکایت :- حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کسی نے مجھے کسی عابد کے اوصاف بیان فرمائے میں اس کی زیارت کے لئے گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا ہے اسی بناء پر میں واپس لوٹ آیا اور اس کی ملاقات گوارا نہ کی ! کیونکہ شرعی آداب میں کسی ادب پر وہ مطمئن نہ تھا ! تو پھر اسرار اولیاء' پر وہ کیسے مامور ہو گا!

نصیحت :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا "قیامت کے دن وہ اس طرح اٹھے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے یا چہرے) پر تھوک ملا ہو گا ! (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قبلہ میں تھوکا اور اسے اس نے ڈھانپا نہیں تو اس کا تھوک نہایت گرم حالت میں قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چپکا دیا جائے گا (رواہ الطبرانی) شرح مھذب میں ہے کہ عربی میں تین لفظ تھوکنے کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں بزق' بسق' بصق جن میں بسق کا استعمال کم ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو امامت کرتے دیکھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا ہے آپ نے امامت سے روک دیا اور فرمایا لوگو اس کی اقتداء نہ کرو! جب وہ پھر نماز پڑھانے لگا تو لوگوں نے منع کر دیا! اور آپ کے فرمان عالی شان سے آگاہ کیا! وہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور دریافت کیا! آپ نے فرمایا! ہاں میں نے منع فرمایا ہے! راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یوں بھی خیال آتا ہے کہ آپ نے فرمایا تو نے قبلہ کی طرف تھوک کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی (رواہ ابوداؤد)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! آدمی جب نماز ادا کرنے لگتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان سے حجاب اٹھا لئے جاتے ہیں جنت کی حوریں استقبال کے لئے موجود رہتی ہیں جب تک وہ نہ کھانسے اور نہ ناک صاف کرے (رواہ الطبرانی)

احادیث ملاحظہ ہوں من تفل تجاہ القبلة جاءیوم القیامة و تفلته بین عینیه (رواہ ابوداؤد) من بزق فی القبله ولم یوارها جاء ت یوم القیامةاحمی مایوکن حتی تقع مابین عینیه (رواہ الطبرانی)

رای النبی صلی اللّه علیه وسلم رجلا یصلی بقوم فبصق الی القبله فقال لا یصلی بکم فاراد الرجل ان یصلی بعد ذلک فمنعوہ و اخبروہ بقول النبی صلی اللّه علیه وسلم فذکرہ لرسول اللّه فقال نعم، قال الراوی انه قال "انک آذیت اللّه و رسوله (راوہ ابوداؤد) عن ابی امامةرضی اللّه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّه تعالٰی علیه وسلم قال "ان العبد اذا قام فی الصلوۃ فتحت له ابواب الجنان، و کشفت له الحجاب بینه و بین ربه و استقبله الحور العین مالم یتمخط او یتحنح (رواہ الطبرانی)

فائدہ:- قال النبی صلی اللّه علیه وسلم ان لکل شئی زینة زینة

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

المجالس استقبال القلبه نبی مکرم، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی زینت ہے اور مجالس کی زینت قبلہ رخ بیٹھنا ہے وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لکل شئی شرفا و ان اشرف المجالس ما استقبل بہ القبلہ ہر چیز کا شرف ہے اور مجالس میں وہی اشرف و اعلی ہے جس میں قبلہ رخ بیٹھا جائے!

وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لکل شئی سیداوان سید المجالس قبالہ القبلة ہر چیز کے لئے سردار ہے اور مجالس میں سردار وہی مجلس ہے جس میں قبلہ رخ بیٹھا جائے! بعض اکابر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ولی پر اس وقت تک فراست کے دروازے نہیں کھلتے جب تک وہ قبلہ رخ کو اپنا معمول نہ بنا لے!

علامہ عبدالرحمٰن صفوری مؤلف کتاب ھذا اپنے والد ماجد علیہما الرحمہ سے مروی ہیں ایک معلم دو بچوں کو برابر قرآن پڑھاتا تھا! ان طالب علموں میں ایک قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھا کرتا تو وہ دوسرے سال ہی حافظ قرآن ہو گیا!!

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلیفہ وقت نے دریافت کیا کہ میں قبلہ رخ دعا مانگا کروں یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہہ عالیہ کی طرف منہ کر کے!؟ آپ نے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منہ کیسے پھیر سکتے ہو حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو تمہارے اور تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے وسیلۂ جلیلہ ہیں؟ فقال کیف تصرف وجھک عنہ و ھو وسیلتک ووسیلة ابیک آدم لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی طرف منہ کریں اور آپ کے شفیع ہونے کا عقیدہ و ایمان رکھ کر دعا مانگا کریں اور اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کی شفاعت تمہارے حق میں قبول فرمائے گا۔ بناء علیہ مسجد نبوی شریف میں قبلہ رخ ہونے سے افضل ہے کہ دعا مانگنے اور طلب حاجات کے وقت (نماز کے علاوہ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ہی کی جانب منہ کریں بعض علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے روضۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی حاضری کعبۃ اللہ کی طرف جانے سے بھی افضل ہے!

و قد صرح بعض العلماء بان المشی الی قبرہ الشریف افضل من المشئی الکعبۃ!

"حاجیو ! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
"کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

(امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مسئلہ :- پیشاب یا پیخانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا حرام ہے سوائے اس وقت کے کہ اس کے سامنے یا پس پشت ایک ہاتھ کی دو تہائی کے برابر سترہ یا آڑ' اور قبلہ اور اس کے درمیان تین ہاتھ یا اس سے کم فاصلہ ہو' قبلہ رخ ہونے کے وقت اپنے آگے یا پیچھے کپڑے سے پردہ کرلیا جائے تو سترہ ہو جائے گا جیسے عام لوگوں کی عادت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو آداب یعنی مستحبات میں سستی کرتا ہے وہ سنن سے محروم ہو جاتا ہے اور جو سنن میں سستی کرتا ہے اسے یہ سزا ملتی ہے کہ وہ فرائض سے محروم کردیا جاتا ہے اور جو فرائض میں کاہلی کا شکار ہوتا ہے وہ معرفت الہیہ کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

فائدہ :- اہل تصوف فرماتے ہیں جب محبت کامل ہو جاتی ہے تو مستحبات ساقط ہو جاتے ہیں اس کی دلیل یہ دیتے ہیں ایک بار نر ابابیل نے مادہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے محل میں جا گھسی اس پر نر ابابیل کہنے لگا اگر تو نہیں نکلتی تو میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے محل کو الٹا دیتا ہوں' حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے بلایا اور پوچھا' تو نے یہ بات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیوں کہی ! وہ عرض گزار ہوا یا نبی اللہ ! کیا عشاق سے اس سلسلہ میں کوئی مواخذہ ہو سکتا ہے ؟ ہاں البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ "ان الادب افضل من امتثال الامر" بیشک ادب حکم بجا لانے سے افضل ہے اور اس کی شہادت میں یہ حکایت پیش کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، مصلیٰ امامت سے پیچھے ہٹ گئے تھے جبکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے پڑھانے کا حکم فرمایا تھا (لیکن آپ کی تشریف آوری کے باعث عشق نے آگے کھڑا رہنے نہ دیا آپ پیچھے آئے اور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرائی جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے نئے سرے سے تکبیر تحریمہ نہیں کہی بلکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکبیر تحریمہ پر نماز کامل ہوئی !" یہی سے پتہ چلا کہ امامت میں خلیفہ بنایا جائے یا بن جائے تو از سر نو تکبیر تحریمہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ جتنی رکعت بقایا ہوں انہیں اسی سے مکمل کیا جائے گا (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلی اعلم (تابش قصوری)

مسئلہ :- حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا "آپ بڑے ہیں یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو آپ نے جواباً" کہا بڑے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن میری پیدائش پہلے سے ہے ! اور اس طرح کہنا ادب کا معاملہ ہے۔

ما وهب الله لامری من بینه
افضل من عقله و من ادبه
هما جمال الفتی فان فقدا
فان فقد الحیاة اجمل به

انسان کے عنائیات الہیہ میں عقل و ادب سے افضل کوئی چیز نہیں اور جواں مرد کے لئے یہ دونوں نعمتیں باعث حسن و جمال ہیں اور اگر اس کے پاس یہ دونوں نعمتیں نہ رہیں تو اس کا زندہ رہنے سے مر جانا بہت ہی اچھا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل دعا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا " اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ!
بیشک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) کرنے میں تکبر اختیار کرتے ہیں انہیں بہت جلد ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل کیا جائے گا اور فرمایا! قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَاؤُکُمْ " میرے حبیب! آپ انہیں فرما دیجئے! اللہ تعالیٰ کو تمہاری کوئی پروا نہیں تھی بیشک تم اس سے دعا نہ کرتے! یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری کوئی قدر وقیمت نہیں بیشک تم مصائب و آلام میں اس سے دعا نہ مانگو! اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے تمہارے پیدا کرنے کی قطعا کوئی ضرورت نہیں تھی! مگر یہی کہ تم مجھ سے دعا مانگتے رہو! میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا' مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں عطاء کروں گا! نیز فرماتا ہے " وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی " اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی عمدہ اور احسن نام ہیں انہیں ناموں سے پکارو! اور فرمایا! وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِ' اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کا سوال کرو! وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ' جب بھی میرے بندے میرے بارے! میرے حبیب! آپ سے سوال کریں اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو فرما دیجئے بیشک میں قریب ہوں! اور فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ! میرے حبیب! لوگ آپ سے نئے چاند کے بارے دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیئے یہ لوگوں کے اوقات کی پہچان کا باعث ہے! اور فرمایا " وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میرے حبیب آپ سے خرچ کرنے کے بارے دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے جو تمہاری ضروریات سے زائد ہو انہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرو! ارشاد فرمایا! یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَاَذًی حالت حیض کے بارے آپ سے پوچھتے ہیں فرما دیجئے وہ تکلیف دہ صورت ہے (جسے ناپاکی کے کلمہ سے تعبیر کرتے ہیں)

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ اَشْھَرِ الْحَرَامِ قِتَالٌ فِیْہِ قُلْ قِتَالٌ فِیْہِ کَبِیْرٌ میرے حبیب! وہ حرمت والے مہینوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کیا ان میں قتال جائز ہے! آپ فرما دیجئے اس مہینوں میں قتال بہت ہی بری بات ہے!

اور اسی طرح جب انفال، روح، ذوالقرنین، قیامت اور یتیموں کی نسبت دریافت کیا گیا سب میں آپ نے انہی کلمات سے جواب دیا کہ آپ فرما دیجئے بخلاف دعا کی آیت مبارک کے کیونکہ دعا کی آیت مبارک میں قل کا کلمہ نہیں فرمایا، آپ کہہ دیجئے! بلکہ ایسے ہی کہا گیا "وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ" قل آپ فرما دیجئے کا کلمہ اس لئے نہیں بڑھایا گیا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے میرے بندو! تمہیں دعا کے علاوہ دوسری چیزوں سے واسطہ کی ضرورت نہیں لیکن دعا میں میرے اور بندے کے درمیان کوئی واسطہ و ذریعہ نہیں اسے علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر کبیر میں درج فرمایا ہے! اور حضرت ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ میں بیان کیا ہے، پھر اگر کوئی کہے یہ کیوں کہا "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْفِسُھَا رَبِّیْ نَسْفًا" آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے میرا رب انہیں جڑوں سے اکھاڑ پھینکے گا! یہاں مندرجہ بالا جوابات کے برعکس جواب ہے، نیز یہاں حرف فا بھی زائد ہے، لہٰذا اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایسی چیزوں کے متعلق سوال کئے تھے لیکن پہاڑوں کے بارے اس وقت تک سوال نہیں کیا تھا! بلکہ ان کی خواہش تھی کہ ان کے متعلق دریافت کریں، مگر اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ نے ان کے سوال سے پہلے ہی جواب دے دیا! اور اس تقدیر پر جواب یہ ہوگا فان سالوک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا" یعنی اگر یہ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کریں تو آپ فرما دیجئے میرا رب انہیں جڑوں سے اکھاڑ پھینکے گا' حضرت امام مجاہد فرماتے ہیں عوج کے معنی پستی' امت کا معنی بلندی کے ہیں!

فائدہ:- الوجوہ المفسرۃ عن اتساع المغفرۃ میں' میں نے دیکھا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا " ماذن اللہ تعالیٰ لعبد فی الدعاء حتی اذ لہ فی الاجابۃ" اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس وقت تک دعا کرنے کی توفیق عطا نہیں فرماتا حتیٰ کہ اس کے لئے قبولیت کی اجازت پہلے سے نہ ہوجائے (یعنی بندہ تب ہی دعا کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو قبول کرنا ہوتا ہے)

حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرح بخاری میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا " من فتح لہ باب الدعاء فتحت لہ ابواب الخیرات" جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھلا' گویا کہ اس کے لئے نیکیوں اور بھلائیوں کے دروازے کھل گئے الترغیب والترھیب میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! "من فتح لہ منکم باب الدعاء فقد فتحت لہ ابواب الاجابۃ" تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا' پس تحقیق اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھل گئے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا " لیس شی اکرم علی اللہ من الدعاء' اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی عبادت عزیز و مکرم نہیں! انہی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "الدعا سلاح المؤمن وعماد الدین ونور السموت والارض' دعا ایمان دار کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز زمین و آسمانوں کا نور ہے!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں "کہ آپ نے فرمایا" یدعوا اللہ بالمؤمن یوم القیامۃ حتی یوقفہ بین یدیہ، فقلت لہ فیقول لہ عبدی انی امرتک بالدعا ووعدتک ان اسجیب لک ھل کنت تدعونی؟ فیقول نعم یا رب! روز قیامت اللہ تعالیٰ ایماندار کو اپنے سامنے بلائے گا اور فرمائے گا اے میرے بندے میں نے تجھے دعا کا حکم فرمایا! اور تجھ سے وعدہ کیا تھا! کہ میں تیری دعا قبول کروں گا، کیا تو مجھ سے دعا کرتا رہا؟ بندہ عرض گزار ہوگا ہاں یا الٰہی! اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا تو نے مجھ سے ایسی کوئی دعا نہیں کی ہوگی جو میں نے قبول نہ کی ہو! دیکھ فلاں دن جب تو غم و الم میں مبتلا ہوا تھا! اور اس سے بچاؤ کی تو نے مجھ سے دعا کی! لیکن تیری پریشانی دور نہیں ہوئی تھی! دیکھو فلاں فلاں چیزیں جنت میں اسی کے بدلے میں تجھے عطا کی گئی ہیں! یہ اسی وقت سے تیرے لئے ذخیرہ کرلی گئی تھیں!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ سے جب بھی دعا مانگی جائے وہ قبول فرماتا ہے البتہ کبھی اس کا ثمرہ جلدی عطا فرما دیتا ہے وہ اس طرح کہ یا تو بعینہ جو طلب کیا اس نے عنایت فرما دیا یا پھر دنیا میں نہیں تو وہ آخرت میں اس کے بدلے میں ذخیرہ بنا دیتا ہے! چنانچہ ایسے موقعہ پر ایماندار قیامت میں کہے گا کاش کہ دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ کی جاتی!

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! "دعوۃ الرجل لاخیہ بظھر الغیب تعدل سبعین دعوۃ مستجابۃ ویوکل اللہ بہ ملکا فیقول امین ولک مثل ما دعوتک" ایماندار بھائی کے لئے غائبانہ طور پر دعا کرنا ستر مقبول دعاؤں کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر آمین کہنے کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو امین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہتا ہے اور کہتا ہے جو کچھ تو نے اپنے بھائی کے لئے طلب کیا اس کی مثل اللہ تعالیٰ تجھے بھی عطا فرمائے!

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اسرع الدعا اجابة دعوة غائب الغائب (رواہ ابوداؤد و الترمذی) دعا کی جلد قبولیت غائب کی غائب کے لئے دعا کرنا ہے!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ثلاث دعوت مستجابات لا شک فیھن دعوة المسافر' ودعوة المظلوم وعوة الوالد لولده (رواہ ابو داؤد و والترمذی)

تین آدمیوں کی دعائیں یقیناً قبول ہوئیں مسافر کی دعا' مظلوم کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے! اور بزاز کی روایت ہے "ثلاث دعوات حق علی اللہ ان لا یردھن دعوة الصائم حتی یفطر والمظلوم حتی ینتصر' والمسافر حتی یرجع' تین دعائیں ہیں جن کی قبولیت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اپنی ذات اقدس پر لازم فرمالی ہے' روزے دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے' مظلوم کی دعا جب کوئی اس کی مدد فرمائے' اور مسافر کی دعا حتیٰ کہ وہ واپس گھر آئے!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں " دعوة الوالد لولده مثل دعاوالنبی لامته' والد کی اولاد کے حق میں دعا کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی نبی اپنی امت کے لئے دعا فرمائے! (سبحان اللہ)

نیز فرمایا " دعوتان لیس بینھما وبین اللہ حجاب' دعوة المظلوم ودعوة المرء لاخیه بظھر الغیب' دو دعائیں ایسی ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ اور ان میں کوئی پردہ حائل نہیں' مظلوم کی دعا اور ایماندار کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا! (یعنی ان دونوں کی دعائیں یقیناً قبول ہیں)

حضرت عبداللہ بن ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رحمت عالم نبی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا "اللھم انی اسئلک بانی اشھدانک انت اللہ' لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلدولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد" تو آپ نے فرمایا بیشک تو نے اسم اعظم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی! جب بھی کوئی اس کے وسیلے سے دعا مانگتا ہے تو اسے عطا کیا جاتا ہے اور دعا قبول کی جاتی ہے! (رواہ ابوداؤد وترمذی) ترغیب و ترھیب میں ہے کہ اس سے عمدہ سند' دعا کے سلسلہ میں اور کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکرام آپ نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی جب کوئی اس کے ذریعہ سے درخواست کرتا ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے (رواہ احمد وابوداؤد)

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا! یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسم اعظم سے نوازا ہے جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے' آپ فرماتی ہیں! میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے بھی اسم اعظم تعلیم فرما دیجئے! آپ نے فرمایا اے عائشہ تمہارے لئے ابھی مناسب نہیں' آپ فرماتی ہیں بعدہ میں نے وضو کیا! نماز ادا کی اور پھر ان کلمات سے دعا کی "اللھم انی ادعوک اللہ وادعوک الرحمٰن وادعوک الرحیم واسئلک باسمائک الحسنی کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم ان تغفرلی وترحمنی اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا اسم اعظم انھی کلمات میں سے ہے! جس کے وسیلے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے تو نے دعا کی! (رواہ ابن ماجہ)

شرح اسماء الحسنی از علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ کا مجھے مکہ مکرمہ میں دیکھنے کا اتفاق ہوا' جس میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم "آپ مجھے اسم اعظم تعلیم فرما دیجئے' جس کے وسیلے سے دعائیں قبول کی جاتی ہیں' تو آپ نے فرمایا! پہلے وضو کریں! پھر دو رکعت نفل مسجد میں ادا کریں اور اس طرح دعا مانگیں! کہ میں سن سکوں! اس طریقہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آپ دعا مانگنے لگیں! تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی انہیں توفیق عنایت فرما! اور پھر میرے منہ سے یہ کلمات نکلنے لگے "اللھم انی اسئلک بجمیع اسمائک الحسنی کلھا ماعلمت منھا ومالم اعلم واسئلک باسمک العظیم الاعظم الکبیر الاکبر الذی من دعاک بہ اجبتہ ومن سالک بہ اعطیتہ' اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم نے صواب کو پالیا! تم نے صواب کو پالیا!!

فوائد جلیلہ ---: **نمبرا:-** حضرت نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کا نام دردائیل ہے اس کا ایک بازو سبز زبرجد سے بنا ہوا ہے جو مشرق تک پھیلا ہوا ہے اور دوسرا سرخ یاقوت سے مغرب تک! جواہرات' یاقوت اور مرجان کا تاج سر پر سجائے عرش کے ساتھ متصل ہے اور اس کے پاؤں ساتویں زمین سے ملے ہوئے ہیں' ہر رات ندا کرتا ہے' ہے کوئی سوالی! جس کا مطالبہ پورا کیا جائے! ہے کوئی دعا مانگنے والا جس کی دعا کو شرف قبول سے نوازا جائے! ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کی جائے! ہے کوئی معافی کا طالب اسے معاف کر دیا جائے! وہ ساری رات اسی طرح لگاتار پکارتا رہتا ہے یہاں تک کہ سفیدہ سحر نمودار ہو جاتا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دعا اور سوال میں فرق کیا ہے؟ دعا یہ ہے کہ اس میں کسی چیز کو طلب کرنے کے لئے کلمہ ندا کو استعمال میں لایا جائے مثلاً! یا رحمٰن، یا رحیم اور سوال یہ ہے کہ اس میں انداز طلب اختیار کیا جائے مثلاً اللھم ارزقنی اللھم ارحمنی، اللھم اعطنی وغیرہ الٰہی مجھے رزق عطا فرما، الٰہی مجھ پر رحم فرما، الٰہی مجھے فلاں چیز عنایت فرما؟

فائدہ نمبر۲:- یاقوت کے چار رنگ ہوتے ہیں، زرد، نیلگوں، سفید اور سرخ! سرخ یاقوت نہایت بیش قیمت ہے، جنت کے اوصاف میں یہی بات کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں! اور ان کا منبع جزیرہ سراندیپ کے متصل ایک طویل ترین پہاڑ میں ہے۔

حکمت، سرخ یاقوت کی انگوٹھی پہننے والا مرگی اور طاعون سے محفوظ رہے گا! اگر گلے میں بطور تعویز استعمال کرے تو بھی یہی فائدہ حاصل ہوگا!!

احتلام اور جریان میں مبتلا یاقوت کی انگوٹھی پہنے تو اسے بہت فائدہ مند ہے!

سفید یاقوت کا تعویز گلے میں لٹکانے والے کے رزق میں برکت ہوتی ہے! اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مونگے سرخ دانے سے ہوتے ہیں اور اس کا مزید تذکرہ باب جنت میں آئے گا۔

فائدہ نمبر۳:- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ یا اس کے بندے سے کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ نہایت عمدہ وضو بنالے پھر دو رکعت نفل ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام پر درود و سلام پیش کرتا ہوا یہ دعا پڑھے، لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد اللہ رب العالمین،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللھم انی اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمة من کل برٍ والسلامة من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا ھما الا فرجته ولا حاجة ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین (رواہ' ترمذی)

فائدہ نمبر۴:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ رکعت نفل دن یا رات کو پڑھیں اور جب آخری رکعت میں التحیات پڑھ لیں تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پیش کریں پھر سجدہ کی حالت میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ' سات مرتبہ آیتہ الکرسی اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں!

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شی قدیر پھر یہ دعا "اللھم انی اسئلک بمعا قد العز من عرشک ومنتھی الرحمة من کتابک واسمک الاعظم وجدک الاعلی وکلماتک التامة پھر اپنی حاجت طلب کریں اور سر اٹھاتے ہی دائیں بائیں سلام پھیر دیں ! ! (نوٹ) ولا تعلمو ھا السفھاء فانھم یدعون فیستجابون اور یہ طریقہ جہلاء کو نہ سکھائیں' کیونکہ وہ غیر مواقع پر بھی دعا کردیا کریں گے' جو قبولیت پائیگی (ممکن ہے نقصان کر بیٹھیں)

فائدہ نمبر۵:۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا شخص سے فرمایا! جب وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی بحال فرما دے' آپ نے فرمایا! جائیے اور عمدہ طریقے سے وضو بنائیے پھر دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں! اللھم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیه وسلم' نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه الی ربی بک ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یکشف لی عن بصری اللھم شفعه فی وشفعنی فی نفسی الٰہی میں تیری بارگاہ اقدس میں تیرے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جو نبی رحمت ہیں عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ کے عظمت پناہ دربا میں بھی عرض گزار ہوں اور آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں' کہ مولیٰ کریم میری بینائی بحال فرمادے' الٰہی میرے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور میری گزارش کو بھی میرے لئے بار آور فرما!!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلیم فرمودہ مذکورہ کلمات کے مطابق اس نے دعا کی ہی تھی کہ اسکی آنکھیں پرنور ہوگئیں' بینائی بحال ہوئی اسے ابن ماجہ' حاکم' ترمذی' نسائی وغیرہ نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حدیث حسن صحیح فرمایا (نوٹ) ایک مکتبہ فکر کے معروف عالم نے یا محمدانی اتوجه الی ربی بک کے کلمات مبارکہ کو حدیث پاک سے نکال دینے کا حکم نافذ کیا اور یہ کہا کہ اب اس کی اس لئے ضرورت نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہیں' ممکن ہے اسی بنا پر اس نے اپنے صالح مرید کو اپنا کلمہ پڑھنے کی ترغیب دلائی ہو۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "دعوت فکر" (از تابش قصوری)

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو بکثرت مصروف دعا پایا' مگر اس کی دعا کو شرف قبول میسر نہیں ہو رہا تھا! آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی تو اس کی دعا کو قبول فرمالے تو کتنا اچھا ہے! ارشاد ہوا! میرے کلیم! یہ بڑا بخیل ہے' صرف یہ اپنی ہی ذات کے لئے دعا مانگتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مطلع فرمایا تو اس نے تمام بنی اسرائیل کے لئے دعا کی تو اس کی دعا مستجاب ہوئی۔

اسی طرح آپ نے ایک شخص کو گریہ زاری کرتے پایا! تو عرض کیا الٰہی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اگر اس شخص کی ضرورت میرے قبضہ میں ہوتی تو ضرور پورا کرتا! ارشاد ہوا' میرے کلیم! میں اس پر تجھ سے زیادہ رحیم ہوں لیکن وہ مجھ سے دعا مانگے تو سہی! وہ دعا تو مانگتا ہے مگر اس کا دل بھیڑ بکریوں میں پھنسا ہوتا ہے اور میں ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کرتا (جو حضوریٔ قلب سے طلب نہ کرے)

حضرت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دعا بلا عمل ایسے ہے جیسے کمان بغیر چلّے کے' الدعا بلا عمل کالقوس بلا وتر"

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ایسی باتیں جو اپنی ذات کے بارے کوئی جانتا ہو، جن کا اظہار بھی غیر مناسب ہے' ان کی وجہ سے دعا مانگنے سے نہ شرمائے! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو شیطان لعین کی دعا بھی سن لی تھی جب وہ پکارا تھا "اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ' الٰہی مجھے روز قیامت تک زندگی عطا کردے' جب تمام لوگ اٹھائے جائیں گے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی جب تجھے' مجاہد' روزہ دار اور نمازی پکارتا ہے تو تو کیا جواب عنایت فرماتا ہے! ارشاد ہوا میں لبیک کہتا ہوں! پھر عرض کیا! جب تجھے خطاکار پکارتا ہے تو کس طرح جواب عطا کرتا ہے! ارشاد ہوا ' میں کہتا ہوں' لبیک لبیک' لبیک' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی نمازی' روزہ دار اور مجاہد پکارے تو تیری طرف سے ایک بار لبیک اور جب گناہگار پکارے تو تین بار! اس میں کیا راز ہے! فرمایا! نمازی' روزہ دار اور مجاہد کو اپنے عمل پر بھروسہ ہے اور خطاکار و گنہگار صرف اور صرف میرے فضل و کرم کا امیدوار ہوتا ہے!

حکایت:۔ کسی صالح کا بیان ہے ایک مرتبہ میرے پاؤں میں ہڈی گڑ گئی جس کے باعث میں نہایت بے چین ہوا تو ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر زار و قطار روتے ہوئے اسماء الحسنیٰ کا وظیفہ شروع کر دیا! اسی اثناء میں مجھ پر نیند غالب آئی اور وہی سو گیا! خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ میرے پاؤں کو چوس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رہا ہے، خون اور پیپ اگل رہا ہے اور پھر میرے پاؤں سے اس نے ہڈی نکال باہر کی! جب بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں، خون، پیپ اور ہڈی ہر چیز زمین پر موجود ہے! (اور میں تکلیف سے آزاد ہوں)

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اسماء الحسنی کے وسیلہ سے دعا مانگنے میں کچھ شرطیں پائی جاتی ہیں " اور سب سے عمدہ یہی بات ہے کہ دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی جلالیت عزت و حرمت اور ربوبیت پھر اپنی ذلت و عبودیت کو پیش نظر رکھے، اور ان اسماء کے معانی و مطالب کو بھی جانتا ہو! چنانچہ یہاں چند معانی لکھے جاتے ہیں جن کی اکثر ضرورت رہتی ہے "اللہ" تمام صفات الوہیت کا جامع ہے! اور تمام اوصاف ربوبیت سے متصف نیز یہی اسم اعظم ہے الرحمٰن الرحیم ان دونوں کی معنوی کیفیت کی تفصیل بسم اللہ کے فضائل میں گزر چکی ہے!

القدوس :- ہر اس صفت سے منزّہ و مبرّا جس کا حواس سے ادراک ممکن ہو، یا وہم و گمان، تصور اور خیال کی جہاں تک رسائی ہو سکے! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ تو اتنی احتیاط فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ذات جو عیوب سے پاک ہے، ایسے کہنا بھی بے ادبی سے خالی نہیں کیونکہ بادشاہ کو اس طرح کہنا کہ وہ جولاہا نہیں، یہ بھی بے ادبی پر محمول ہو گا۔

السلام :- اس کی ذات اقدس ہر نازیبا چیز سے صحیح و سالم ہے اور اس کے فعال شر کی گرد سے محفوظ ہیں اور اس کے بندوں میں سے وہی "سلام" ہے جس کا دل حسد، بغض، کینہ، خیانت سے سالم ہو!

المؤمن :- جو اس ذات اقدس کی طرف برائی سے بچنے کے لئے التجا کرتا ہے اور امن و امان کا طالب ہے اس کے بندوں میں حقیقتاً وہی مومن ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس سے لوگوں کو امن میسر ہو" کما قال النبی صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کامل ایماندار وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامتی پائیں۔ (تابش قصوری)

المھیمن :- وہ ذات اقدس جو اپنی مخلوق کے رزق' اور موت کو جانتی ہے اور یہ نام کتب قدیمہ میں بھی اسماء الہیہ میں شامل ہے۔

الخالق ' الباری ' المصور :- حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بعض اوقات یہی خیال آتا ہے کہ یہ تینوں نام ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں ہے نیز فرماتے ہیں کہ عمارت کے لئے معمار کی ضرورت ہے ' پھر اسے ظاہری نقش و نگار سے آراستہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے' القصہ صنعت صرف ایک سے مکمل نہیں ہوتی چنانچہ احیاء العلوم میں رقم فرماتے ہیں روٹی دستر خوان پر رکھنے کی اس وقت تک نوبت نہیں آتی جب تک تین سو صنعت گروں کے ہاتھ سے گزر نہیں کر پاتی اور خالق کل اپنی صنعت گری میں یکتا اور غیر سے بے نیاز ہے ' البتہ صنعت میں اگر کسی موجد کی ضرورت ہے تو اس بات میں خالق ہے اور اگر کسی اختراع اور صورت بنانے والے کی حاجت ہے تو اس اعتبار سے مصور ہے' اگر زیب و زینت کی حاجت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو وہ نہایت' حسن و خوبی سے آراستہ فرمانے کی بناء پر صورت گر اور مصور ہے! اور پھر اسی کا ارشاد ہے هُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ (الآیۃ)

القابض، الباسط :- جو دلوں کو خوف سے باندھ دیتا ہے اور امید کی نعمت سے شاد کام فرما کر کھول دیتا ہے' جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر "صحابہ کرام کے دل خوف الٰہی سے بند ہو گئے جب آپ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا "حضرت آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جہنم کا لشکر نکا لئے حضرت آدم عرض گزار ہوں گے کتنا ؟ ! ارشاد ہو گا ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے ! یہ سنتے ہی صحابہ کرام کے دل منقبض ہو گئے' جب رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے کوئی ایسی بات ارشاد فرمائی جس کے باعث ان کے دل فرحت و انبساط سے لبریز ہو گئے' یعنی تمہاری مثال اور امتوں میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم میں سیفد بال کے بعض نے کہا ' قابض یہ کہ غرباء و فقراء کا رزق قبض کرتا ہے اور باسط اس لئے کہ اغنیا وامراء کا کشادہ و وسیع کرتا ہے نیز بعض نے کہا ارواح کو قبض کرنا مراد ہے!

الخافض :- بدبختوں کو ناکام بنانے والا' پست کرنے والا'

الرافع :- سعادت مندوں کو رفعت و منزلت عطا کرنے والا' خافض و رافع وہی ہے جو باطل اور اہل باطل کو سرنگوں کرے' حق اور اہل حق کو سر بلند کرے!

اللطیف :- دقیق مصلحتوں کا جاننے والا' اور جوان مصلحتوں کے اہل ہوں انہیں نہایت نرمی کے ساتھ فیضان سے بہرہ مند کرنے والا ' اس کے بندوں میں وہی لطیف کے منصب پر فائز ہوتا ہے جسے اس کی ذات اقدس تک پہنچنے کا ایسا راستہ معلوم ہو جس میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

الغفور :- بمعنی غفار' بہت زیادہ مغفرت بخشش سے نوازنے والا' البتہ غفار میں مبالغہ پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی کسی وصف میں تعریف کی جائے وہ مبالغہ آرائی سے مبرا و منزہ ہی سمجھی جائے گی کیونکہ مخلوق میں کوئی بھی حقیقتاً اس کی تعریف نہیں کر سکتا اگرچہ مبالغے کا ہر صیغہ ہی کیوں نہ بولا جائے (تابش قصوری) الوجود المسفرہ عن التساع المغفرہ میں' میں نے دیکھا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ اسماء الہیہ میں غفار، غفور، غافر بھی ہیں، اور ایسے ہی تین وصفی نام بندے میں پائے جاتے ہیں۔

ظلام، ظلوم، ظالم، اس سے وہی شخص مراد ہو گا جو اپنے نفس پر حد سے زیادہ ظلم کرے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ظالم کے لئے میں غافر ہوں، ظلوم کے لئے غفور ہوں ظلام کے لئے، غفار ہوں! بعض کہتے ہیں غافر وہ ہے جو نامہ اعمال سے گناہوں کو مٹائے، غفور، یہ کہ فرشتوں کو نامہ اعمال بھلا دے، غفار یہ کہ گناہگار کو گناہ ہی بھلا دے، نیز بعض نے کہا "غافر" دنیا میں بخشنے والا "غفور" قبر میں بخشنے والا "غفار" قیامت میں بخشنے والا!

الشکور:۔ معمولی عبادت پر بکثرت درجات عنایت فرمانے والا۔

الکبیر:۔ وہ ذات اقدس جو قدیم ہے جو مشہور ہے جو کہتے ہیں فلاں فلاں سے اکبر (بڑا) ہے یعنی اس کی نسبت اس کی عمر زیادہ ہے جو زمانہ تقدیم سے تعلق پر دال ہے۔

المقیت:۔ رزق پیدا فرمانے والا!

الحسیب:۔ کفایت فرمانے والا۔

فائدہ:۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" جب کچھ لوگوں نے ایمانداروں سے کہا کہ کفار نے تمہارے مقابلے میں بہت سے لاؤ لشکر کا سامنا کر رکھا ہے تم ان سے ڈرو! "تو یہ سنتے ہی ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور اعلانیہ فرمانے لگے ہیں ہمیں اللہ کافی اور وہ بہت ہی اچھا کار ساز ہے۔"

نِعْمَ کفایت کے معنی میں آیا ہے اور یہ دو متناسب کلاموں کے مابین آتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں اللہ رازقنا و نعم الرزاق، و خالقنا و نعم الخالق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح یہاں بھی آیا ہے۔ یعنی یکفینا اللہ و نعم الکافی ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے یعنی کتنی اچھی طرح کفایت فرمانے والا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بیان کرتے ہیں کہ جب ابو سفیان نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف واپس جانے کا ارادہ کیا تو اعلانیہ کہا! یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا وعدہ بدر صغریٰ کا ہے' اگر آپ اس پر قائم رہے تو پھر میں وہاں تیروں سے خبرلوں گا!

حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ' پھر جب وعدہ آ پہنچا تو ابوسفیان نکلا لیکن اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ پر اس قدر رعب مسلط کر دیا تھا کہ اسے مدینہ طیبہ آنے کی ہمت نہ ہوئی اور بچتے بچاتے اپنے قافلہ کو واپس مکہ مکرمہ لے گیا!

اس کے بعد ابوسفیان! نعیم بن مسعود سے آ کر ملا اور اس سے کہنے لگا میں نے "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بدر میں جنگ کا وعدہ کیا تھا' مگر قحط سالی کے باعث یہ نہیں ہو سکے گا لہٰذا تم ان کی خدمت میں جاؤ اور مقابلہ سے روکنے کی کوشش کرو! کیونکہ اگر وہ میدان میں نکل آئیں اور ہم نہ نکل سکیں تو ان جرات اور حوصلہ مزید بڑھے گا' اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو تجھے دس اونٹ انعام دوں گا' چنانچہ نعیم مدینہ طیبہ واپس لوٹا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامان حرب و ضرب اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں' نعیم آتے ہی کہنے لگا اگر بالفرض تم لوگ میدان جہاد میں نکلے تو ایک شخص بھی بچ نہیں سکے گا چنانچہ یہ بات بعض کے دل پر بیٹھ گئی! اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور ان کے مقابلہ کے لئے نکلوں گا اگرچہ مجھے تنہا ہی کیوں نہ نکلنا پڑے۔

اس ارشاد پر ستر جانثار آپ کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حسبنا اللہ و نعم الوکیل چنانچہ لشکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مقام بدر میں کوئی کافر دکھائی نہ دیا! جو ان کے مقابل آتا! پھر وہ بدر کے میلے میں شامل ہوئے اور وہاں پر انہوں نے خرید و فروخت کی! تجارت میں دونا نفع پایا گویا کہ بلا مقابلہ مال غنیمت ہاتھ لگا! اور بخیر و عافیت مدینہ طیبہ واپس آئے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول میں انہی کا ذکر ہے "فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت کے ساتھ واپس پلٹے۔

مجاہد اور سدی نے کہا کہ یہاں نعمت سے مراد دنیوی منافع اور فضل سے اخروی فوائد مراد ہیں نیز یہ بھی نعمت سے عافیت اور فضل سے مراد مال تجارت سے جو انہوں نے منافع حاصل کئے۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ سے نعیم بن مسعود مراد ہے! اور اسے کفر کی بناء پر شیطان سے تعبیر فرمایا گیا!

اگر یہ کہا جائے کہ اس نے مسلمانوں کو محض خوف دلایا تھا لیکن اس کا دوست نہیں تھا اس کا جواب یہ ہے کہ یخوف اولیاء میں مفعول اول محذوف ہے، مفہوم یہ ہے کہ مسلمانو! یہ تمہیں اپنے دوستوں کے خوف سے خوف دلاتا ہے، اس لئے کہ یخوف دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے۔

الجلیل :- جو جلالی صفت سے موصوف ہوا اور جلا، غنی، ملک، قدرت، علم سبھی صفات کمال میں سے ہیں

الجمیل :- وہ ذات جو اپنی مخلوق کی تخلیق میں حسن و خوبصورتی، رونق و خوبی ایسے کمالات سے موصوف ہو اور اس کے ذاتی انوار و تجلیات کے آثار اس کے اوصاف کے مظہر ہوں!

الواسع :- سعتہ سے مشتق ہے جس کے معانی وسعت و کشادگی اور فراخی و کشائش سے کئے جاتے ہیں اسے علم و رزق دونوں کی طرف مضاف کرتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں چنانچہ وسعت علم، وسعت رزق، تو ضرب المثل ہے، پھر اگر ہم علوم السبیتہ کی طرف دیکھیں تو اس کے علوم و عرفان کے دریاؤں کا کوئی کنارا نہیں، اور اس کی ان گنت نعمتوں پر نظر کریں تو ان کی بھی کوئی انتہا نہیں!

الحکیم:- اس ذات اقدس کے لئے جو افضل ترین اشیاء اور علوم ہیں ان کا جاننے والا پس جو ان سے واقفیت رکھتا ہے وہ حکیم ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حکمت کی بنیاد خوف الٰہی ہے!

الودو:- وہ ذات اقدس جو تمام مخلوق کے لئے چیز کو پسند کرنے والی ہے۔

المجید:- وہ ذات اقدس جو حامل شرافت و حسن و جمال سے آراستہ، اور صاحب عطائے کثیر ہو۔

الشھید:- ہر وقت جاننے والا، حقیقی مشاہدات کا حامل!

الحق:- وہ ذات اقدس جس کی ہستی ازل سے ابد تک ایک ہی حالت پر برقرار ہے۔

الوکیل:- جملہ امور کا ضامن

المتین:- نہایت قوت کا مالک، جس کی ملکیت میں کسی بھی قسم کا ابہام نہ ہو۔

الولی:- اپنے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں پر قاہر و غالب

الحمید:- وہ ذات اقدس جو ازل میں خود اپنی حمد کرنے والا اور ابد تک اس کے بندے اس کی تحمید و تقدیس، تسبیح و ثناء میں مصروف رہیں، وہ تمام حمد کرنے والوں کی حمد سے پہلے بھی موجود و محمود تھا جس کی تفصیل سورہ فاتحہ کے فضائل مذکور ہوئی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

المحصی :۔ وہ ذات اقدس جو ازل سے عالم ہے۔

المبدی :۔ جو حقیقت اشیاء کے ظہور سے قبل موجود ہو اور جملہ اشیاء کی تخلیق کا مالک ہو!

المعید :۔ اشیاء کی حقیقت تک کو مٹا کر دوبارہ اسی ہیئت و صورت پر ظاہر کرنے والا! یعنی عدم سے وجود اور وجود سے عدم بعدہ پھر وجود بخشنے والا۔

القیوم :۔ وہ ذات اقدس جو اپنی حقیقت ذاتیہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ سے قائم ہو اور تمام اشیاء کے قیام پر اسے ہی اختیار ہو

حضرت امام بیہقی کی طرف سے اسماء و صفات الٰہیہ کا بیان میری نظر سے گزرا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آپ سے پوچھا کیا ہمارا پروردگار سوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم ایمان دار ہو تو اس سے ڈرو! اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی! دو بوتلیں پانی سے بھر کر ہاتھوں میں پکڑ لو! انہوں نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے ایسا ہی کیا! جب ان پر نیند کا غلبہ ہوا تو بوتلیں ہاتھ سے چھوٹ کر گریں اور ٹوٹ گئیں، پھر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی، میں تو زمین و آسمان کو تباہی بربادی سے محفوظ رکھتا ہوں! اگر سوتا تو یہ دونوں زوال پذیر ہو جاتے۔

الواجد :۔ مجید کے ہم معنی ہے جس کا ذکر اوپر ہو!

الواحد :۔ وہ جس کا کسی بھی طرح جزو نہ بن سکے! اور وہ ناقابل تقسیم ہو!

الاحد :۔ بے مثال و یکتا ہو! علامہ لغوی فرماتے ہیں الواد اور الاحد دونوں ہم معنی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں، علامہ قرطبی شرح اسماء میں فرماتے ہیں احد اسم "ذات" ہے اور واحد اس کی صفت ہے حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد کو اسماء الٰہی میں شمار نہیں کرتے کیونکہ بعض روایات میں اس کا ذکر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں ملتا!

الصمد:- محتاجی سے غنی و بے نیاز، اس کا ذکر سورہ اخلاص کے فضائل میں بیان ہو چکا ہے۔

المقتدر:- قادر کے معنی میں البتہ اس میں مبالغت پائی جاتی ہے!

المقدم المؤخر:- وہ ذات جو اپنے دوستوں کو مقدم کرتا ہے اور اپنے دشمنوں کو پیچھے ڈالتا ہے۔

الاول، الاخر:- وہ ذات جس سے پہلے کوئی نہ ہو اور وہ ذات جس کے بعد کوئی نہیں، یعنی جس کی نہ ابتدا ہے اور نہ ہی انتہا!

الظاہر:- صاحبان عقل و دانش کے نزدیک دلائل سے ظاہر ہے لہٰذا اس کی ہستی کا انکار ممکن نہیں۔

ففی کل شئی لہ آیتہ ۔ تدل علی انہ واحد

الباطن:- وہ ذات اقدس جس کی حقیقت کی کنہ کسی پر ظاہر نہیں!

البر:- نیکوکار اور نیکوں کو جزاء سے نوازنے والا! المحسن

العفو:- غفور کے معانی میں مبالغہ کے اضافہ کے ساتھ، کیونکہ عفو کا معنی ہے گناہوں کو مٹا دینا اور غفور کا معنی کا ہے چھپانا! اور مٹانا چھپانے سے ابلغ ہے۔

الرؤف:- صاحب رافت یعنی بہت ہی زیادہ رحمت سے نوازنے والا!

ذوالجلال والاکرام:- وہ ذات اقدس جس کے لئے کوئی بھی کمال و جلال و اکرام ایسا نہیں جو اس کے لئے کماحقہ ثابت نہ ہو جو بزرگی ہو اسی کی طرف سے ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے! وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَ اِنْ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے اسی کی دی ہوئی ہے! اور اگر تم میری نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو کبھی شمار نہیں کر سکتے!

الوالی!:۔ وہ ذات اقدس جو تمام مخلوق کے جملہ امور کی تدبیر فرمانے والی!

المتعال:۔ بمعنی علی یعنی بلند ترین ' اس جلال اور تسلط کی بلند و گرفت مراد ہے جہت اور مکان کی بلندی سے ماوری!

المقسط:۔ وہ ذات اقدس جو مظلوم کو ظالم سے انصاف دلائے۔

الجامع:۔ یعنی حیوانات (ہر جاندار چیز) میں حرارت و برودت' رطوبت و یبوست کو مجتمع کرنے والا! نیز قیامت میں تمام لوگوں کو عرصہ حشر میں جمع کرنے والا جو ذاتی طور پر ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' اس نے فرشتوں کے دل روشن کئے جس کے باعث اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں رسولوں کے دل منور کئے جس کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ معرفت کلی حاصل ہے اور ایماندار کے دل منور کئے جس کی وجہ سے انہوں نے اسے وحد لا شریک سمجھا۔

البدیع:۔ وہ ذات اقدس جس سے پہلے کوئی نہ ہو اور وہی سب سے پہلے ہو!

الرشید:۔ وہ ذات اقدس جسے کسی صلاح کار کی ضرورت نہیں اور اس کے تمام امور نہایت عمدگی سے کامل و مکمل ہوں!

الصبور:۔ وہ ذات اقدس جو قبل از وقت کسی چیز کے ظہور میں تعجیل نہ فرمائے!

مسئلہ:۔ اسم مسمی کا غیر ہوتا ہے بعض کہتے ہیں دونوں ایک ہی ہیں' حالانکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ دو وجوہ سے باطل ہے' اول یہ کہ اسماء بکثرت ہیں اور مسمی واحد ہے اگر یہ دونوں ایک ہی ہوتے تو چاہیے تھا کہ جب برف یا آگ کا نام لیا جائے تو گرمی یا سردی محسوس ہو' اور اگر کہا جائے کہ اسم مسمی کا غیر ہے تو "زینب طالق" کہنے سے زینب پر طلاق واقع نہ ہوتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس ذات کو اس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اس پر طلاق اس وجہ سے پڑ جاتی کہ اس وہی مراد ہوتی ہے جسے مسمی کہا گیا ہے اور اگر کہا جائے پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا جواب ہے "تبارک اسم ربک' بابرکت ہے تیرے پروردگار کا نام' پس بیشک متبارک' متعالیٰ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات اقدس ہے نہ حروف و صوت' اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے اس ذات اقدس کا ہر عیب و نقص سے منزہ سمجھنا ہم پر واجب ہے اسی طرح الفاظ و کلمات سے بھی منزہ سمجھنا ضروری' وہم پر واجب ہے اسی طرح ان الفاظ و کلمات سے بھی منزہ سمجھنا ضروری ہے جن سے ہم اس کی ذات کو بیان کرتے ہیں!

لطیفہ :۔ جب فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر اپنے فضل و کمال کا دعوی کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام تعلیم فرمائے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے رکھا اور فرمایا مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ' جب وہ بتانے سے عاجز آئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی زبان پر ان اسماء کا ذکر جاری کر دیا تو ثابت ہوا حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت مخلوقات کے نام جاننے کے باعث ظاہر ہوئی تو جب ایمان دار' اللہ تعالیٰ کے نام سمجھے گا تو کیونکر اسے فضیلت حاصل نہ ہو گی؟

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو فضاء میں تمام پرندے اکٹھے ہو گئے بلبل نے اپنے آپ کو ان کے ساتھ آگ میں ڈال دیا' اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اسے روکو اور پوچھو کہ ایسا کام اس نے کیوں کیا؟ جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پوچھا گیا تو عرض گزار ہوئی اللہ تعالیٰ کی محبت میں! اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا اس سے پوچھئے کیا تیری کوئی خواہش ہے ؟ بلبل نے کہا ہاں! میری خواش ہے کہ مجھے اسماء الحسنی سکھا دیئے جائیں ' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسماء الحسنی القا فرمائے جن کے ساتھ وہ قیامت تک نغمہ سرا رہے گی' "سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم)

مسئلہ :- روضہ میں مذکور ہے کہ بلبل کی آواز سے لطف اندوز ہونے کے لئے اسے کرایہ پر لینا جائز ہے اور جوہری نے کہا ہے کہ عندلیب ایک پرندہ ہے جسے ہزار (بلبل) کہا جاتا ہے اور وہ عصفور کی ایک قسم ہے عصفور (چڑیا) اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے غلطی کی اور فرار ہو گئی !لانہ عصی وففر، عصفور (چڑیا) کا گوشت حار' یابس' گرم اور خشک ہے' قوت باہ کو بڑھاتا ہے خصوصاً" جو چڑیاں' گھروں میں گھونسلے بناتی ہیں انہیں فار طیار بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہ پرندوں کو زیادہ تنگ کرتی ہے اور یہ ان پرندوں میں شامل ہے جن کی دانے اور شکار پر گزران ہے' بیشک عصفور دانہ خورھے' مگر ٹڈی ' کیڑے مکوڑے بھی اس کی خوراک ہیں کثرت جماع کے باعث اس کی عمر ایک سال سے زائد نہیں ہوتی قنبر کا گوشت قولنج (ہرنیاں 'گیس ٹربل) حبس بطن (پیٹ بند' اپھارہ) اور فالج کے لئے مفید و نافع ہے گھریلو چڑیا کی بیٹ کا سرمہ بیاض چشم کے لئے فائدہ مند ہے۔:۔

فوائد جلیلہ :- اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے ایک ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ایک ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ایک ہزار منہ اور ہر منہ میں ایک ہزار زبان' اور تمام زبانوں سے وہ خدائے وحدہ لا شریک کی' تسبیح و تحمید میں مصروف رہتا ہے' ایک روز وہ فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض گزار ہوا! الٰہی! کیا تو نے مجھ سے بھی زیادہ کسی کو ذکر کرنے والا بنایا ہے ؟ ارشاد ہوا ہاں! میں نے ایک انسان پیدا کیا ہے! اس نے زیارت کی اجازت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طلب کی ! اجازت عطا ہوئی تو وہ فرشتہ اس کے ہاں حاضر ہوا' کیا دیکھتا ہے کہ وہ فرائض کی ادائیگی کے علاوہ اورکوئی عبادت و ریاضت نہیں کرتا ! فرشتے نے دریافت کیا اس کے علاوہ بھی کوئی ذکر وغیرہ کرتا ہے ؟ وہ کہنے لگا اور تو کچھ نہیں البتہ نماز فجر کے بعد دس مرتبہ اسماء الحسنیٰ کا پڑھنا میرا معمول ہے۔:۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں چونکہ ان اسماء میں تعظیم و تکریم اور ثواب ہے لہٰذا اسی بناء پر حسنیٰ کہلاتے ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انہیں یاد کر کے شمار کیا کرے گا یعنی پڑھتا رہے گا اس کے لئے جنت واجب ہے!

حسنی کہنے کا یہ سبب بھی ہے ان اسماء الہیہ کا سننا اچھا اور عمدہ محسوس ہوتا ہے ! اور یہ بھی ہے کہ ہر ایک کی مناسبت سے جو شی ہو وہی نام لیکر دعا مانگنی چاہئے جیسے رحمان' ہے اس نام کی مناسبت سے رحم طلب کرنا چاہئے اور رزق کی طلب کے لئے رزاق کا وظیفہ مناسب ہے۔:۔

میں نے کشف الاسرار لابن عماد میں دیکھا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر پر اللہ تعالیٰ ننانوے اژدھا مسلط کرے گا اگر ان میں سے ایک اژدھا زمین پر پھنکارے تو سبزہ تک نمودار نہ ہو اور اس کے لئے ننانوے اژدھا ہونے میں حکمت یہ ہے کہ اس کافر نے اس ذات اقدس سے کفر کیا جس کے ننانوے نام ہیں تو ایک ایک نام کو پکار کر کہا جائے گا۔ اس سے تو منکر تھا یہ اژدھا اسی نام کے بدلہ میں مسلط ہے

۲:۔ حضرت ابو سعادات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے چار لاکھ سر ہیں' ہر سر پر چار لاکھ چہرے' ہر چہرے پر چار لاکھ منہ اور ہر منہ میں چار لاکھ زبانیں اور ہر زبان میں الگ الگ بولی' کوئی ایک دوسرے سے مشابہت نہیں رکھتی' اس فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا ! الٰہی کیا مجھ سے بھی زیادہ کوئی ہے جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تیرے ذکر میں مصروف ہو ! ارشاد ہوا' ہاں وہ میرے محبوب بندے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ہیں اس نے آپ کی زیارت کی اجازت چاہی بعد از اجازت وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا آپ کونسا ذکر کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں صبح و شام صرف دس دس بار یہ کلمات پڑھا کرتا ہوں سبحان اللہ و بحمدہ عدد ما سبحہ بہ خلقہ و اضعاف ذلک کلہ حتی یرضی ربنا و کما ینبغی لکرم وجھہ و عزجلالہ و عظم ربوبیتہ و کماھولہ اھل و اھلہ کذلک و احمدہ کذلک واشکرہ کذلک

حکایت :- بیان کرتے ہیں غیر اسلامی ملک میں ایک مسلمان قیدی دو راہبوں کی خدمت پر مجبور تھا اور دوران قید وہ تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتا! چنانچہ ان دونوں نے اس سے دو آیتیں یاد کر لیں ایک یہ "وَاسْئَلُوْا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ' اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو ! اور دوسری یہ آیت وَ قَالَ رَبُّکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور فرمایا تم اپنے رب سے دعا کرو میں قبول کروں گا اس کے بعد ایک دن وہ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک راہب کے گلے میں لقمہ پھنس گیا! مسلمان قیدی نے شراب پلائی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا' وہ راہب دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے کہنے لگا! الٰہی تو نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو ! نیز فرمایا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا! الٰہی ! اگر تیرا یہ کلام سچا اور حق ہے تو' تو مجھے اس مصیبت سے نجات عطا فرما' چنانچہ فوراً لقمہ حلق سے نیچے اتر گیا اور اس کی جان میں جان آئی ! چنانچہ یہی ایک واقعہ ان دونوں کے اسلام کا باعث ہوا' لیکن افسوس کہ وہ مسلمان قیدی مرتد ہو کر مرا!

حکایت :- سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک تاجر تجارت کرتا تھا اس کو ایک چور نے قتل کرنا چاہا! اس نے کہا مال لے لو اور قتل سے باز رہو! چور نے کہا تجھے قتل ہی کروں گا! تاجر نے کہا پھر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو مجھے اتنی سی مہلت دے دے کہ میں دو رکعت نفل ادا کر سکوں چور نے مہلت دی، وہ نماز سے فارغ ہوا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگنے لگا یا ودود یا ودود، یا ودود، یا ذالعرش المجید، یا فعال لما یرید اسئلک بنور وجھک الذی ملاء ارکان عرشک و لقدر تک التی قدرت بھا علی خلقک و برحمتک التی وسعت کل شئی یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی! اسے اس نے تین بار پڑھا تھا کہ ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے چور کو قتل کر دیا اور تاجر سے مخاطب ہوا سنئے! میں تیسرے آسمان کا فرشتہ ہوں! جب تو نے پہلی بار پڑھا یا مغیث اغثنی تو آسمان کے دروازے سے چڑ چڑاہ کی آواز سنائی دی، دوسری بار کہنے سے دروازے کھلے، اور آگ کی مانند اس سے شعلے بلند ہونے لگے! اور تیسری مرتبہ کہنے پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا اس بے چین کی کون خبر گیری کرتا ہے! میں نے عرض کیا حاضر ہوں! اور اے بندہ خدا سنیئے! جو بھی کوئی اس دعا کے وسیلہ سے اپنی مشکل کشائی کے لئے بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہو گا اس کی ہر مصیبت دور کی جائے گی۔:۔

پھر وہ فرشتہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا! اور اس ماجرا سے مطلع کیا! اور عرض گزار ہوا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسماء الحسنیٰ سے نوازا ہے! جب کوئی ان کے صدقے میں دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے اور جب کوئی ان کے وسیلہ سے طلب کرتا ہے دیا جاتا ہے۔:۔

لطیفہ :۔ بعض علماء فرماتے ہیں مصائب و آلام کی شدت سے، کشائش کے دروازے کھل جاتے ہیں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو تعمیر کا کام سپرد کیا! اور ان پر سختی فرمائی تو ابلیس کے سامنے رونے لگے! اس نے کہا کام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرتے رہو جب فارغ ہو کر اپنی اپنی جگہ واپس لوٹو گے تو آرام کر لینا! یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام اس پر مطلع ہوئے تو انہیں سارا دن کام کرنے پر پابند کر دیا گیا' شیطانوں نے پھر شکایت کی! تو ابلیس نے کہا! تمہارے لئے رات بھر آرام کرنا ہی کافی ہے! جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے رات بھر کام کرنے کی ذمہ داری بھی سونپ دی'! ابلیس سے پھر وہ شکایت کرنے لگے تو وہ بولا اب تمہاری رہائی کا وقت آ لگا! چنانچہ اس کے بعد زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام وصال فرما گئے! اسی بناء پر بعض فرماتے ہیں کرب و بلا کی شدت سے کشائش کا سورج طلوع ہوتا ہے:۔

حکایت:۔ میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک منافق کے ساتھ کسی ویران جگہ پر گئے جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو گئے تو منافق نے آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے! آپ نے اس سے سبب دریافت کیا! تو وہ کہنے لگا میں تجھے ذبح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تمہیں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے حد محبت ہے! تو حضرت زید کی زبان سے نکلا یا رحمٰن بروایت دیگر یہ کہا یا ارحم الراحمین اغثنی! منافق کو آواز سنائی دی اسے قتل نہ کر منافق نے وہاں سے ہٹ کر ادھر ادھر دیکھا تو آواز دینے والا کوئی بھی نظر نہ آیا! اس نے پھر قتل کا ارادہ کیا آپ پھر پکارے! یا رحمٰن اغثنی! تو اس نے پہلے کی بہ نسبت آواز کو قریب سے سنا! کہ اس کو قتل مت کر وہ پھر ادھر ادھر نکل کر تلاش کرنے لگا! مگر کوئی شخص دکھائی نہ دیا! تو وہ تیسری مرتبہ قتل کے لئے آمادہ ہوا! آپ پھر پکارے! یا رحمٰن اغثنی! اب اسے ان کھنڈرات میں سے آواز آئی! اسے قتل نہ کر' وہ پھر آگے بڑھ کر دیکھنے لگا ہی تھا کہ اچانک اس پر کسی نے خنجر کا وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا! پھر وہ شخص حضرت زید کے پاس آیا' اور اس کے تمام بند کھولے! جب آپ آزاد ہوئے تو اس سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پوچھنے لگے تم کون ہو ؟ جواب ملا میں جبرئیل ہوں ! تیری پہلی پکار پر میں سدرۃ المنتھی پر تھا! دوسری پکار پر آسمان دنیا پر اور تیسری پکار پر میں کھنڈرات میں داخل ہوا اور اس منافق کا کام تمام کر دیا۔:۔

فائدہ :۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کے ہاں گرفتار ہو گئے !انہیں حکیم ابن حزام نے اپنی پھوپھی صاحبہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے خرید لیا! حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہدیتہً پیش کر دیا! آپ نے آزاد فرما کر اپنی کنیز ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرما دیا ! انہیں سے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تولد ہوئے ' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک سو اٹھائیں احادیث روایت کی ہیں جبکہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔:۔

حضرت ام ایمن کی اولاد میں حضرت ایمن اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو بھائی ہیں اور دونوں کو صحابیت کا شرف نصیب ہے بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو یا ارحم الرحمٰن کہنے پر مقرر ہے اور جو شخص تین بار اس کلمہ کا ورد کرتا ہے وہ فرشتہ جواباً" کہتا ہے بیشک ارحم الراحمین تجھ پر توجہ فرما ہے طلب کر جو بھی تو مانگے گا پائے گا (رواہ الحاکم) نیز بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گزر ہوا جو یا ارحم الراحمین اغثنی کہہ رہا تھا! آپ نے اسے فرمایا ! مانگ لے ! جو بھی تیری خواہش ہے ! اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم تیری طرف مبذول ہے!

علامہ طبرانی نے کتاب الدعوات میں رقم کیا ہے کہ جو شخص تین مرتبہ یا رب یا رب کہتا ہے ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مانگ' تجھے دیا جائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ! بیشک دعا اس شئے سے نافع ہے جو نازل ہو چکی ہے ! اور اس سے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی ! اللہ کے بندو ! اپنی ذات پر دعا کو لازم کر لو ! (رواہ الترمذی) ان الدعا ینفع مما نزل و ممالم ینزل فعلیکم عباداللہ بالدعاء قال الحاکم صحیح الاسناد

حکایت :- حجاج بن یوسف نے ایک بزرگ شخص کو طلب کیا اور اسے قید کا حکم سنایا جب اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنے لگے تو وہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا ! لا حول و لا قوۃ الا بک لک الخلق والامر ! رات کے وقت داروغہ جیل نے تمام دروازے بند کر دیئے جب دن چڑھا تو بیڑیاں وہی پڑی تھیں مگر وہ آدمی مفقود الخبر تھا ! حجاج کے خوف سے وہ گھر آیا اور اپنے وارثوں سے مل کر رخصت ہو گیا ! حجاج کو اطلاع دی گئی ! تو حجاج نے دریافت کیا، کیا اس شخص نے کوئی بات کہی تھی ! ایک شخص بولا: ہاں جب میں اسے پاؤں میں بیڑیاں پہنا رہا تھا تو وہ یہ پڑھتا رہا لا حول ولا قوۃ الا بک لک الخلق والامر !

حجاج بولا جو کچھ اس نے تیرے سامنے پڑھا تھا ! اسی نے تجھ سے غائبانہ طور پر رہائی دلا دی احیاء العلوم میں ہے "حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج کو خواب میں دکھا ! کہ وہ جہنم کے کنارے پر بیٹھا ہوا ہے ! میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے ؟ اس نے کہا میں اس کا منتظر ہوں جن کا توحید پرست انتظار کرتے ہیں۔:

علامہ نووی فرماتے ہیں حجاج بن یوسف کے لئے لعنت کرنا جائز نہیں !

تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ وہ بیس سال تک عراق کا گورنر رہا' اور اہل عراق کو اس نے کرچی کرچی کر ڈالا' ۹۵ ہجری کو واسط میں اس کا انتقال ہوا' بعدہ اس کی قبر کو مٹا دیا گیا اور اس پر پانی بہا دیا ! (یعنی مٹی تک اٹھالی گئی)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فوائد:- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج کی گرفت سے بچ کر مدینہ طیبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارکہ میں پناہ گزین ہو گئے انہیں نماز کے اوقات کا پتہ ایک قسم کی گونج سے چلتا تھا! جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ سے سنائی دیتی تھی! پھر چند دن بعد یہ آواز سنائی دی سعید ابن مسیب رضی اللہ عالی عنہ یہ کلمات پڑھو! اللھم انت الملک و انت علی کل شئی قدیر وما تشاء من امر یکون آپ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا جب بھی کسی مصیبت و پریشانی کے عالم پڑھی تو فوری طور پر مشکل کشائی ہوئی اور مصیبت ٹل گئی! (نوٹ) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یہ واقعہ حجاج کے زمانہ میں پیش نہیں آیا بلکہ "یزید پلید کی سفاکی کا جب ظہور ہوا تو آپ مسجد نبوی شریف میں چھپ رہے مدینہ منورہ میں قتل عام ہوا' یزیدی ظالم آپ کو نہایت ضعیف سمجھ کر مسجد میں چھوڑ گئے' مسجد میں گھوڑے باندھے گئے' ظلم کی انتہاء ہو گئی' اذان اور نماز کے لئے بھی کوئی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا تھا آسمان پر کئی دن تک سورج دکھائی نہ دیا اس دوران مجھے اوقات نماز کا پتہ تب چلتا جب روضہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذان کی آواز سنائی دیتی' تفصیل کے لئے دیکھئے جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ' (تابش قصوری)

فوائد جلیلہ نمبرا:- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ظالم کے ظلم سے بچنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارکہ (روضہ مقدسہ) میں پناہ حاصل کر لی اور انہیں اوقاف نماز کے لئے اذان کی سی آواز سنائی دیتی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ سے آتی تھی پھر چند روز بعد آواز سنائی دی! اے ابن مسیب پڑھو! اللھم انت الملک وانت علی کل شئی قدیر وما تشاء من امریکون آپ فرماتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں میں نے اس دعا کو جب بھی پڑھا تو مجھے سکون و آرام میسر ہوا۔:۔

نمبر ۲:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کے لئے جب یہودی جمع ہوئے تو آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام یہ دعا لائے "اللھم انی باسماک الاحد الاعز و ادعوک اللھم باسمک الاحد الصمد و ادعوک اللھم باسمک العظیم الوتر وادعوک اللھم باسمک الکبیر المتعال الذی ملاء الارکان کلھا ان تکشف عنی ما اصبعت وما امسیت فیه

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی ہاشم اور بنی عبد مناف کو مخاطب کر کے فرمایا تم ان کلمات سے دعا مانگو! آپ نے فرمایا قسم ہے مجھے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی ایماندار ان کلمات سے دعا نہیں کرتا مگر ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان لرز نہ جاتے ہوں! اس وقت اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے! تم گواہ رہو میں نے ان کلمات کے وسیلہ سے دعا کرنے والی کی دعا کو قبول فرمایا! اور دنیا میں ابھی اور آخرت بہت کچھ عنایت کیا جائے گا!

نمبر ۳:۔ حضرت قاضی ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اک بار خلیفہ نے غصے کے عالم میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کیا! جب وہ دروازے پر پہنچے تو میں نے آپ کے لئے اجازت طلب کی حالانکہ میں آپ کے لئے خطرہ محسوس کر رہا تھا جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کے لب مبارک متحرک دیکھے ' یہاں تک آپ خلیفہ کے پاس پہنچے تو وہ فوراً استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور بہت سا مال و متاع ہدیہ کیا! جب آپ وہاں سے گھر تشریف لائے تو سارا مال و دولت راستہ میں ہی تقسیم فرما چکے تھے۔ میں نے ان سے معلوم کیا جب آپ خلیفہ کے پاس آ رہے تھے تو دروازے میں داخل ہوتے وقت میں نے آپ کے لب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مبارک متحرک دیکھے تھے 'آپ نے فرمایا مجھے حضرت مالک نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم احزاب (غزوہ خندق) میں جب یہود و نصاریٰ اور کفارہ مکہ نے آپ اور آپ کے جانثاروں پر چڑھائی کی تھی تو آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے ! شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (الایہ) پھر پڑھا ! انا اشھد بما شھد اللہ بہ واستودع اللہ ھذا الشھادۃ و ھو لی ودیعتہ عند اللہ یودیھا الی یوم القیامۃ اللھم انی اعوذ بنور قدسک و عظیم رکنک' و عظمتہ و طھارتک' و برکتہ جلالک من کل آفۃ و عامۃ و طوارق الیل و النھار الا طارقا یطرق بخیر۔:۔

اللھم انت عیاذی فیک اعوذ و انت غیاثی' وانت ملاذی' فیک الوذ یا من ذلتلہ رقاب الجبابرۃ و خضعت اعناق الفراعنۃ اعوذبک من خربک و کشف سترک و نسیان ذکرک والانصراف عن سکرک انا فی حرزک و کتفک لیلی و نھاری و نومی و قراری وظعنی و اقامتی و حیاتی و مماتی ذکرک شعاری و ثنائک دثاری لا الہ انت تعظیما لا سمک و تنزیھا تسبحات و جھک اخرنی من عذابک و شرعبا دک و اخرت علی سر ادقات حفظک و ادخلنی فی حفظک و عنایتک یا ارحم الراحمین

جس بات کی اللہ تعالیٰ نے شہادت پسند کی میں اس کی شہادت دیتا ہوں اور اسے اسی ذات اقدس کے سپرد کرتا ہوں وہ اس کے ہاں محفوظ رہے ! تاکہ قیامت میں میرے کام آئے یا اللہ ! میں تیرے نور اقدس ' تیرے رکن عظیم تیری عظمت و طہارت تیری جاہ و جلالت اور برکت کے وسیلے میں ہر آفت و مصیبت سے پناہ طلب کرتا ہوں ! تو ہی میری فریاد سننے والا ہے شب و روز کے حوادث سے سوا ان جو ان کو خیر و برکت لے کر ظہور پذیر ہوں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٰہی ! تو ہی میرا ملجا و ماوی ہے اور میں تیری پناہ میں ہوں ! تو ہی میرا فریاد رس ہے تجھ سے ہی میری فریاد ہے تو ہی میری پناہ ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں ! اے وہ ذات اقدس جس کے سامنے متکبرین ذلیل و خوار ہیں سرکش، سرنگوں ہیں، تیری ذات نے انہیں رسوا کر دیا ان کے پردے فاش ہوئے تجھے نہ یاد کرنے کے باعث ، الٰہی میں ناشکری سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی ! میں رات اور دن میں بیداری اور خواب میں، سفر و حضر میں زندگی اور موت میں تیری محافظت اور پناہ کا طالب ہوں!

تیری یاد میرا شعار، تیری حمد وثنا میرا وقار، الٰہی! تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں! الٰہی تو اپنے نام کی عظمت و تزیہہ کے صدقے اپنے عذاب اور بندوں کے شر سے محفوظ فرما! اور اپنی محافظت کے دامن میں پناہ دے! نیز اپنی عنایات بے پایاں سے بہرہ مند فرما! یا ارحم الراحمین!!

نمبر۴ :- حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آج تک کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا جو آپ سے بڑھ کر مجھے محبوب ہو! لہٰذا آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی دعا (تحفتہً) پیش کرتا ہوں، جو میں نے پوشیدہ رکھی اور کسی کو نہیں بتائی! آپ اسے رغبت یا خوف وخطر کے مواقع پر پڑھا کریں! بے حد مفید ہے لہٰذا پڑھئے: یا نور السموات والارض، یا قیوم السموات والارض یا عماد السموات والارض یا ذی الجلال والاکرام یا غوث المستغیثین ومنتھی رغبة العابدین ومنفساعن المکروبین ومفرجاعن المغرمین وصریخ المستفرحین ومجیب دعوة المضطرین کاشف السوءاله العالمین

نمبر۵ :- ہارون الرشید نے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بغداد میں قید کر دیا، پھر رہائی کا حکم صادر کیا! نیز تیس ہزار درہم پیش

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیئے جب سبب پوچھا گیا! تو اس نے بتایا مجھے ایک حبشی غلام خنجر لئے نظر آیا جو کہہ رہا تھا اگر تو نے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہا نہ کیا تو میں تجھے قتل کر دونگا! پھر حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا اسی دوران مجھے خواب میں سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ مجھے فرما رہے ہیں تجھے مظلومانہ قید کیا گیا ہے لہٰذا ان کلمات کو پڑھیے! رات گزرنے نہ پائے گی کہ تم باعزت رہائی پالوگے آپ کے ارشاد فرمودہ کلمات طیبات یہ ہیں: یاسامع کل صوت یا سابق کل غوث یا کاسی العظلام ومنشرھا بعد الممات اسالک باسمائک العظام وباسمک الاعظم الاکبر المخزون المکنون الذی لم یطلع علیہ احد من المخلوقین یاحلیما بخلقہ یا ذالمعروف الذی لا ینقطع علیہ احد من المخلوقین یا حلیما بخلقہ یا ذالمعروف الذی لا ینقطع معروفہ ابدا ولا یحصی لہ عددو فرج عنی چنانچہ جیسے ہی میں نے ان کلمات کو پڑھا اللہ تعالیٰ نے رہا کر دیا!

حکایت:۔ ہرنوں کے ایک شکاری نے ایک مرتبہ پانی میں جال بچھا دیا' وہاں پر ایک ہرن کے پیچھے پیچھے تین اور ہرن آگئے' جب اس نے جال دیکھا تو واپس پلٹا' اس کے ساتھی تینوں ہرن بھی واپس لوٹے' دو تین مرتبہ یہی صورت پیش آئی' جب وہ پیاس سے نڈھال ہو کر پانی کے قریب پہنچے تو سب نے چیخ ماری اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے! اسی اثنا میں کیا دیکھتے ہیں کہ بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا' جس میں رعد و برق تھی' آسمان سے ایسے بارش شروع ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا گیا ہو! ہرنوں نے خوب جی بھر کر پانی پیا اور چل دیئے! شکاری کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی دعا کا اثر تھا! پھر اس واقعہ کے دیکھتے ہی میں نے جال توڑ پھوڑ' کر شکار کرنا چھوڑ دیا!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ اسے ہزار اشرفیوں کی تھیلی ملی! پھر اس نے آواز سنی کوئی اعلان کر رہا ہے جس کسی شخص نے ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی ہو وہ مجھے لوٹا دے تو اسے میں ایک سو اشرفیاں بطور انعام دوں گا! طواف کرنے والے نے کہا میرے پاس ہے! دوسرا شخص بولا! پچاس اشرفیاں لے لو! وہ کہنے لگا میں اسی پر راضی ہوں! وہ پھر بولا میں تو صرف ایک اشرفی دوں گا! طواف والا بولا مجھے ایک ہی منظور ہے! وہ پھر کہنے لگا میں اشرفی کی بجائے تیرے لئے دعا کر دوں گا! میں نے کہا مجھے یہ بات بھی کافی ہے! پھر وہ چپکے سے دعا کرنے لگا!

بعدہٗ وہ شخص بغداد میں اقامت پذیر ہوگیا' وہی مصروف عبادت رہا' زکوٰۃ وغیرہ لے کر گزر اوقات کرتا! ایک دن ایک عورت اس کے پاس آکر کہنے لگی میں اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ عقد کرنا چاہتی ہوں' وہ کہنے لگا میں فقیر آدمی ہوں! وہ بولی فکر کی کوئی بات نہیں! پھر وہ اسے اپنے گھر لے آئی جہاں متعدد مساکین رہتے تھے! عورت نے گواہوں کو بلایا اور اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا! جمعہ کے دن اس نے اپنی بچی کی رخصتی کی' اس کو ایک خچر پر سوار کرایا' ایک تھیلی اشرفیوں کی اس کے سپرد کی اور کہنے لگی اس سے خیرات وغیرہ کر دیا کریں!

جب اس شخص کی نظر تھیلی پر پڑی تو وہ رونے لگا کیونکہ یہ وہی تھی جو طواف کعبہ کے دوران اسے ملی تھی! جب اس کی دلہن نے اسے اس حالت میں دیکھا تو کہنے لگی شاید تو ہی وہ شخص ہے جس نے مکہ مکرمہ میں اس تھیلی کو پایا تھا! وہ بولا ہاں! اس پر وہ لڑکی کہنے لگی میرے باپ نے مجھ سے تمام واقعہ بیان فرمایا تھا اور کہا تھا میں نے اس شخص کے لئے اپنے مال و اولاد کی دعا کی تھی چنانچہ (میرے سرتاج) یہ اسی کا مال و دولت ہے اور میں اس کی بیٹی ہوں!!

حکایت :۔ علامہ عبدالرحمٰن صفوری مولف کتاب ھذا' اپنے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بہت سا مال واسباب لے کر مکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکرمہ حاضر ہوا، بیت اللہ شریف کے طواف میں مصروف تھا کہ اس کی نظر ایک نہایت ہی حسین و جمیل عورت پر جاپڑی، اور بدنیتی سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا! وہ پکار اٹھی! اللہ تعالیٰ تیرا ہاتھ اور مال و اسباب تباہ و برباد کرے، چنانچہ اسی لمحے اس کے ہاتھ پر خارش شروع ہوگئی، آبلے نکل آئے، اور مکہ مکرمہ میں ہی اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر پڑا، اس کے اونٹ مر گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ سے ابھی باہر نہیں نکلا تھا کہ اس کا سب کچھ برباد ہوگیا! پھر ندامت کے باعث وہ اپنے شہر کی بجائے کسی اور شہر میں جابسا!

ایک دن کوئی شخص آیا اور کہنے لگا تجھے شہر کے قاضی نے طلب کیا ہے! جب وہ قاضی صاحب کے روبرو پیش ہوا تو قاضی صاحب اسے کہنے لگے یہاں ایک بہت بڑے آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی ہے، لیکن وہ اسے جدا کرنا پسند نہیں کرتا (عدت گزر چکی ہے) لہٰذا تو اس کے ساتھ نکاح کرلے اور ایک رات اپنے پاس رکھنے کے بعد طلاق دے دینا تاکہ اس کے لئے حلال ہو سکے! چنانچہ نکاح ہوا، جب اس عورت نے اس کے سامنے کھانا رکھا تو یہ بائیں ہاتھ سے کھانے لگا اس نے کہا دائیاں ہاتھ نکالو! وہ کہنے لگا میرا دائیاں ہاتھ نہیں ہے! اس لئے معذور ہوں! اور مکہ مکرمہ میں جو واقعہ گزرا تھا سب کہہ سنایا! اس پر اس عورت نے اپنا داہنا ہاتھ اس کے ڈائیں بازو پر رکھا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے لگی! پھر کہا اب تم اپنا دائیاں ہاتھ نکالو! جب اس نے بازو آگے بڑھایا تو ہاتھ صحیح و سالم نکلا جو پہلے سے بھی عمدہ تھا!

پھر وہ عورت کہنے لگی جب میں نے تجھے بددعا دی تھی تو مجھے قبولیت کا کامل یقین تھا! میں نے پھر دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرا مال اور میرا وجود تجھے عطا فرمائے! چنانچہ میری وہ دعا بھی قبول ہوئی لہٰذا تم مجھے طلاق دینے سے پرہیز کرو! چنانچہ جب صبح ہوئی تو قاضی صاحب کو تمام واقعہ سنایا گیا تو اس نے فیصلہ دیا تم طلاق نہ دو! چنانچہ پھر اس شخص نے اسے طلاق نہ دی!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت :- حضرت امام ابو جعفر نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بکثرت یہ کلمات پڑھتا رہتا تھا " یا قدیم الاحسان احسن الی باحسانک القدیم' اے قدیم احسان کے مالک اپنے احسان قدیم سے مجھ پر احسان فرما! لوگوں نے پوچھا! تو یہی کلمہ بکثرت کس وجہ سے پڑھتا رہتا ہے وہ کہنے لگا! مجھے عورتوں کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا' چنانچہ میں عورتوں کا لباس پہن کر شادی وغیرہ کی تقریبات میں شامل ہو جاتا' ایک مرتبہ ایک امیر کی شادی تھی میں حسب معمول اس میں جاشامل ہوا۔ جب لوگ نکاح وغیرہ سے فارغ ہو چکے تو امیر کے خادم نے اعلان کیا کہ دروازے کی حفاظت کریں کوئی باہر نہ جانے پائے! کیونکہ جواہرات میں سے ایک نہایت قیمتی جواہر گم گیا ہے اس کے بعد تلاشی کا دور شروع ہوا' عورتوں کی بھی تلاشی شروع ہوئی! تو میں متفکر ہوا اور اللہ تعالیٰ سے دل ہی دل میں عہد کرلیا کہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر یہ کلمات جاری کر دیئے' " یا قدیم الاحسان احسن الی باحسانک القدیم' جیسے تلاشی لینے والے میرے قریب پہنچے تو ایک شخص پکار اٹھا اس شریف عورت کو چھوڑ دو' قیمتی جواہر مل گیا ہے' وہ وقت مارے خوشی کے میرا دم نکلنے لگا! پھر وہاں سے میں یہی کلمہ پڑھتا ہوا باہر نکل آیا!

حضرت علامہ صفوری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے ریاض النصرۃ فی مناقب العشرۃ میں دیکھا ہے کہ کسی خوش نصیب کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت عطا ہوئی! تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی دعا تعلیم فرمادیئے! جو میں سفرو حضر میں پڑھتا رہوں! آپ نے فرمایا تین دعائیں ہیں ہر شدت و تکلیف کے وقت اور ہر نماز کے بعد انہیں پڑھ کر دعا مانگا کریں! یا قدیم الاحسان یا من احسانہ فوق کل احسان یا ملک الدنیا والاخرۃ!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کسی اور کتاب میں ہے "کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا میرے ساتھ اپنے تعلق کو گہرا کر لے عرض کیا! یا اللہ جل جلالک! میں تیری رضا کے مطابق تیرے ساتھ کس طرح گہرا تعلق کر سکتا ہوں! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! ان کلمات کو کہتے رہو! یا قدیم الاحسان یا دائم الخیر یا کثیر المعروف جو شخص ان کلمات کے وسیلہ سے میرے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط و مستحکم کرے! تو گویا کہ اس نے اہل شرق و غرب کے برابر عبادت کی!!

فوائد جلیلہ **فائدہ نمبر۱:-** طبرانی' کبیر او اوسط میں "باسناد حسن" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ان پانچ کلمات طیبات کے وسیلہ سے دعا کرے گا' اس کا کوئی بھی ایسا سوال نہیں ہوگا جسے رب پورا نہ کرے! لا الہ الا اللہ واللہ اکبر' لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ!

فائدہ نمبر۲:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گائے کے پاس سے گزر ہوا' جو ولادت کی تکلیف میں مبتلا تھی اس نے پکارا! اے روح اللہ! اللہ تعالیٰ سے میری تکلیف دور کرنے کی دعا کریں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے! یا مخلص النفس من النفس خلصھا! اے جان کو جان سے خلاصی عطا فرمانے والے اسے بھی خلاصی عنایت فرما! یہ کہنا تھا کہ اسے بچہ پیدا ہوگیا!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت درد زہ میں مبتلا ہو تو اسے یہ دعا مع سورہ فاتحہ' اخلاص اور معوذ تین کسی پلیٹ یا پیالی پر لکھ کر پلا دیں' تو اسے بچہ کی ولادت میں آسانی ہوگی۔:

اذا السماء انشقت سے القت مافیھا وتخلت تک اور اللھم خلص فلانۃ بنت فلانۃ مما فی بطنھا من ولدھا خلاصا فی عافیتہ انک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارحم الرحمین، حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ عمل مجرب ہے۔

فائدہ نمبر۳:۔ سمندری سیپ اگر درد زہ والی عورت کے گلے میں لٹکادی جائے تو بچے کی ولادت کے لئے اسے فائدہ مند ہے نیز مرغی کے انڈے کے چھلکے باریک پیس کر اسے پلا دیئے جائیں تو ولادت میں آسانی ہوگی! اور قثاء الحمار اگر گائے کے پتے میں ملا کر استعمال کرایا جائے تو نفع مند ہے! اہل اندلس (اسپین) قثاء الحمار کو علقم کہتے ہیں نیز قثاء الادمین کا کھاصرا اور حرارت کو سکون بہم پہنچاتا ہے، لیکن سرد مزاج کے لئے نقصان دہ ہے، ہاں اگر وہ خشک یا تر کھجور، انگور یا شہد کے ساتھ کھائے تو جسم میں موٹاپا لاتا ہے!

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم قثاء (ککڑی) کو نیچے کی طرف کھانا شروع کرو!

فائدہ نمبر۴:۔ درد زہ میں مبتلا اگر تیس دانے حب اللوف کے کھائے تو ولادت میں آسانی ہو! اور اسے خیرالقرود بھی کہتے ہیں اس کے پتے اروی کے پتوں کی مشابہت رکھتے ہیں، اس کی جڑ اور پتے خراب زخموں کے لئے بے حد فائدہ مند ہیں! کیونکہ یہ زخموں کو اچھی طرح صاف کر دیتے ہیں اور خبزالقرود کا کھانا "اخلاط روئیہ، درد جگر، اصحال (پیچس) میں فائدہ مند اس کے تخم (بیج) اگر کنٹھ مالے والا کھائے تو بفضلہٖ تعالیٰ صحت پائے اور اگر حاملہ اس کے تخم کے تیس دانے سرکہ میں پانی کے ساتھ پیئے تو جلد اسقاط ہوا۔ اروی کے پتے کو اذن الفیل (ہاتھی کے کان) بھی کہتے ہیں!! اس کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ اس کا استعمال قوت باہ کو بڑھاتا ہے، جسم فربہ کرتا ہے اور معدہ تقویت پکڑتا ہے، اگر ابال کر کوٹ لیں اور مرہم سی بنا کر لیپ کریں تو برص کے داغ دھبے بفضلہٖ تعالیٰ ختم ہو جائیں گے!

فائدہ نمبر۵:۔ اگر درد زہ میں مبتلا عورت قدرے سذاب خمول استعمال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرے! یا نصف درہم تخم سذاب پی لے' نیز کسی دوسری عورت کا دودھ پی لے! یا گدھے کے سم کی دھونی لے تو بفضلہ تعالیٰ اسے ولادت کے وقت آسانی ہوگی! اگر چار روز تک عورت درد زہ میں مبتلا رہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ بچہ مرچکا ہے اسے فوراً ماء سذاب پلا دینا چاہئے اگر بچہ پیدا ہو بھی جائے' اول انول رہ جائے تو اس کا علاج چھینکیں دلوانے سے کریں! یعنی اس کے ناک پر ایسی چیز رکھیں جس سے بکثرت چھینکیں آئیں۔:۔

فائدہ نمبر۶:۔ ایک مرتبہ مسلمہ بن عبدالملک بن مروان کا کسی غیر مسلم شہر میں جانا ہوا! جہاں وہ درد سر میں مبتلا ہوگیا! ان لوگوں نے اسے ایک ٹوپی پہنا دی جس کے باعث درد فوری طور پر رفع ہوگیا! دیکھنے پر اسے معلوم ہوا!! ٹوپی میں ایک کاغذ پر یہ لکھا ہوا ہے۔ " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' ذلک تخفیف من ربکم ورحمہ' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' الان خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کھیعص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' حمعسق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' الم ترالی ربک کیف مدالظل ولو شاء لجعلہ ساکنا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' ولہ ماسکن فی الیل والنہار وھو السمیع العلیم

بعض علمائے کرام نے فرمایا! یہاں ساکن کی تخصیص اس لئے کی کہ متمسک کی نسبت زائد ہے' اور بعض نے کہا ماسکن کے معنی ماخلق ہیں' اور یہ عام ہے علامہ قرطبی نے اسے پسند کیا ہے پھر مسلمانوں نے اہل شہر سے دریافت کیا! یہ آیات تم نے کہاں سے حاصل کی ہیں! یہ تو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں! وہ لوگ کہنے لگے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے سات سو سال پہلے ایک گرجا گھر کے پتھر پر منقوش پائی گئی تھیں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۷ :- ایک صالح شخص بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سردرد کی شدید تکلیف شروع ہوئی، تو مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی! آپ نے میری پیشانی پر دست اطہر رکھ کر یہ دعا پڑھی! بسم اللہ ربی اللہ توکلت علی اللہ اعصمت باللہ فوضت امری الی اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پھر ارشاد فرمایا ان کلمات کو بکثرت پڑھتے رہو! کیونکہ ان میں ہر مرض کی شفا، ہر رنج والم کی دوا ہے نیز دشمنوں پر فتح کا جامع نسخہ ہے۔:

فائدہ نمبر۸ :- خراسان میں ایک شخص نظر لگانے میں شہرت رکھتا تھا! چنانچہ ایک دن وہ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے سامنے سے اونٹوں کی قطار گزری! وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کیا تم اونٹ کھانا چاہتے ہو! انہوں نے ایک اونٹ کی طرف اشارہ کیا! جیسے ہی اس شخص نے بھرپور نظر سے دیکھا تو اونٹ گر پڑا! اونٹ کا مالک فوراً پڑھنے لگا! بسم اللہ عظیم الشان شدید البرھان ماشاء اللہ کان حبس حا بس من حجر یا بس وشھاب قابس اللھم انی اردت عین العاین علیہ وفی کبدہ وکلیتہ واجب الحلق الیہ، لحم رقیق وعظم، مما یلق فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاساء وھو حسیر ماشاء اللہ کان ولا قوۃ الا باللہ!" اس کے پڑھتے ہی اونٹ اچھلا اور کھڑا ہوگیا اور نظر لگانے والے کی آنکھ نکل پڑی!

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑی شان و عظمت والا ہے، جس کی برھانی شدید اور دلیل مضبوط ہے، جیسے اللہ نے چاہا ویسے ہوا، خشک پتھر اور روشن ستارے سے روکنے والے نہ روک دیا! الٰہی! میں نے نظر بد سے دیکھنے والے کی نظر کو اسی پر لوٹانے کے لئے عرض کرتا ہوں! (میں نے تجھ پر بھروسہ رکھتے ہوئے) اس کے جگر اور گردہ میں وہی لوٹا دیا! جسے مخلوق میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسے سب سے مرغوب نرم گوشت اور پر مغز ہڈی ہے! پس جو اس کے لائق ہو (اسے پہنچا) " نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھ تو سہی کوئی تجھے اس میں کوئی سوراخ نظر آتا ہے! بار بار نظر کر وہ تیری ہی طرف تھکی ماندی پلٹے گی! اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ہی ہوتا ہے جو چاہتا ہے! اور ذات اقدس کی عطا کے بغیر کسی کو قوت نہیں! قوت کا سرچشمہ اسی کی ذات اقدس ہے۔:"

فائدہ نمبر۹:- ہدہد کا پنجہ اگر کسی بچے کے گلے میں بطور تعویذ باندھا جائے تو وہ نظر بد سے محفوظ رہے گا! نیز ہدہد کو ذبح کر کے دروازے پر لٹکا دیا جائے تو اہل خانہ، نظر بد، آسیب اور جادو سے محفوظ رہیں گے اور اس کے خون کو آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگایا جائے تو بیاض چشم (سفیدی آنکھ! کے لئے مفید تر ہے اور اگر کوئی مرد بیوی کے پاس جانے سے "الرجک" ہوتو تو ہدہد کے گوشت کی دھونی سے وہ تندرست و توانا ہو جائے گا۔:

فائدہ نمبر۱۰:- میں نے تحفتہ الحبیب فیمازاد علیٰ لترغیب والترحیب میں دیکھا ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! قرآن مجید میں آٹھ آیات نظر بد سے بچنے کے لئے ہیں، انہیں جب کوئی آدمی اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو اس روز کسی انسان بلکہ جن کی نظر بد بھی ان پر اثر انداز نہیں ہوگی! وہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ہیں اکثر علماء فرماتے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادوں کو مصر میں داخلہ کے بارے میں جو ہدایت فرمائی تھی کہ علیحدہ علیحدہ داخل ہونا! اس کا سبب نظر بد سے بچانا تھا!

صحیح مسلم شریف ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! "نظر حق" ہے اگر کوئی چیز تقدیر میں سبقت لے جانے والی ہوتی ہے تو آنکھ لے جاتی!

بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان کلمات سے دم فرمایا کرتے تھے! جیسے حضرت ابراہیم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے!

کلمات یہ ہیں۔ اعیذ بکلمات اللہ التامة من کل شیطان وھامة ومن کل عین لامة ۔

حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ سورہ یوسف میں فرماتے ہیں! ہر مسلمان پر جو کوئی عجیب و غریب چیز دیکھے تو اسے یہ کہنا واجب ہے۔ تبارک اللہ احسن الخالقین اللھم بارک فیه

شرح مھذب میں ہے کہ جب کوئی خوبصورت، عجیب، دل پسند چیز نظر آئے تو اس کے لئے دعائے خیر و برکت مستحب ہے اور جب کوئی پریشان کن، ناگوار و ناپسند چیز نظر آئے تو یہ پڑھے اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیات الا انت ولا حول ولا قوة

"اذکار" میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی عمدہ چیز ملاحظہ فرماتے تو پڑھتے۔ الحمد الذی بنعمته تتم الصالحات اور ناگوار چیز دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ الحمد اللہ علی کل حال ۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کوئی شخص اپنی چچازاد ہمشیرہ سے نکاح کرنا چاہتا تھا! مگر اس کا چچا رضامند نہ ہوا اور اس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کردیا! لیکن اس کا خاوند شب زفاف (پہلی رات) میں ہی فوت ہوگیا، پھر کسی دوسرے شخص سے نکاح کر دیا گیا، وہ بھی اسی طرح شب زفاف میں ہی راہی بقا ہوگیا! پھر تیسرے شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوا تو (عجیب بات ہے) وہ تیسرا خاوند بھی شب زفاف ہی میں چل بسا! تب چوتھے سے نکاح ہوا تو وہ بھی اسی طرح مر گیا! اس پر اس کے چچازاد نے نکاح کا پیغام دیا، چنانچہ اس نے لڑکی کا نکاح ہوگیا، رات ہوئی تو اس شخص کے پاس ایک جن نمودار ہوا اور کہنے لگا اگر تو میری باری مقرر نہیں کرے گا تو میں تجھے بھی پہلے آدمیوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی طرح ہلاک کر دوں گا۔ اس نے طوعاً کرھاً منظور کرلیا! البتہ اس نے کہا رات کو اس کے پاس میں رہا کروں گا اور دن کو تم رہو! اس پر جن بولا آج رات میں چاہتا ہوں آسمان کی طرف جاؤں اور وہاں سے کچھ باتیں سن آؤں۔ وہ آدمی بولا مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو جن نے کہا میرے بازوؤں کے ساتھ چمٹ جاؤ! وہ چمٹ گیا اور جب جن آسمان کے قریب پہنچا تو اس نے سنا فرشتے پڑھ رہے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ سنتے ہی جنات بھاگ رہے ہیں۔ واپسی ہوئی تو اس آدمی نے یہی کلمات یاد کرلئے! جب وہ عورت کے قریب جانے لگا تو جن آدھمکا جلدی سے اس کے خاوند نے پڑھنا شروع کر دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' جن یہ کلمات سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا اور پھر کبھی ان کے پاس نہ پھٹکا! (ذکرہ النسفی فی زہرۃ الریاض)

فوائد جلیلہ فائدہ نمبرا:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جب عرش معلیٰ کو پیدا فرمایا تو ایک نور سے ایسا فرشتہ تخلیق کیا جسے ساتوں آسمانوں جیسی طاقت عطا فرمائی' ایک فرشتہ ہوا سے بنایا' اس کو ہوا کی سی قوت بخشی' ایک فرشتہ پانی سے پیدا کر کے اسے پانی ایسی قوت ودیعت کی! پھر انہیں حکم فرمایا عرش کو اٹھائیں' وہ ستر ہزار سال تک زور لگاتے رہے مگر اٹھا نہ سکے یہاں تک کہ ان سے پسینہ بارش کی طرح بہ نکلا' پھر انہیں مزید طاقت عطا فرمائی لیکن آخر کار انہوں نے اپنی کمزوری پر معذرت کو ترجیح دی! تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا یہ پڑھو اور اٹھاؤ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' جیسے ہی انہوں نے اس کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اٹھانے پر قادر ہو گئے۔

فائدہ نمبر۲:۔ کرخ شہر پر کوئی حاکم ایک ہزار ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا' شہری مقابل ہوئے مگر ہاتھیوں کے باعث مقابلہ نہ کرسکے' ان میں سے کسی اللہ کے ولی نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' کا وظیفہ شروع کردیا! جس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی برکت سے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے! زنجیریں کٹ گئیں اور شہری حملہ آوروں پر غالب ہوئے۔:

لطیفہ :- ہاتھی بڑا عجیب جانور ہے' اس کے دونوں کان ہمیشہ متحرک رہتے ہیں تاکہ اس کے منہ میں مکھیاں وغیرہ داخل نہ ہوں کیونکہ اس کا منہ بھی ہمیشہ کھلا رہتا ہے! اور ہاتھی چار سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے اور اس کی مادہ کے حمل کی مدت دو سال ہے اور مادہ جب بچہ جنتی ہے تو تین سال تک اس کے قریب نہیں جاتا' ہاتھی کا گوشت کھانا حرام ہے' لیکن اس کی خرید و فروخت جائز ہے (حرام جانور کے گوشت کی بیع و شراء اس بنا پر بھی جائز ہے کہ گوشت خور جانوروں کی خوراک بن سکتا ہے یعنی کتے بلی وغیرہ کی خوراک "جو از خود بھی حرام ہیں" اور متعدد حرام جانوروں کو غیر مسلم بطور خوراک استعمال کرتے ہیں۔ سچ فرمایا' قرآن کریم میں " الخبیثات للخبیثین" "خبیث خبیثوں کے لئے ہیں" (تابش قصوری)

ہاتھی کی ہڈی کو عاج کہتے ہیں' اگر اولاد سے محروم عورت سات دن تک ہاتھی دانت کو پیس کر پانی میں ملائے اور پیتی رہے تو حاملہ ہو جائے گی! اگرچہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو! (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ نمبر ۳ :- حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے اس وظیفہ کی برکت سے ایک ایسا پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کا سر یاقوت کا' دونوں پاؤں موتی کے اور بازو زعفران کے اور دم زمرد کے نیز اس کے سینے پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ پرندہ فلاں شخص کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات کی برکت سے پیدا کیا گیا ہے جو فرشتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے گا اور اس شخص کے نامہ اعمال میں قیامت تک ثواب لکھا جاتا رہے گا! اور پھر وہ پرندہ عمدہ گھوڑے کی مثل ہو جائے گا! جس پر سوار ہو کر وہ شخص جنت میں جائے گا۔:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تنبیہ الغافلین میں ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کو پڑھتا رہتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی اپنی والدہ کے ہاں پیدا ہوا اور اس پر برائی کے ستر دروازے بند ہو گئے! نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو سو بار پڑھے گا کبھی غریب و محتاج نہیں ہو گا!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غراس جنت کی کوشش کرو! عرض کیا گیا! غراس جنت کیا ہے آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ! (رواہ الطبرانی)

فائدہ نمبر ۴:۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے آکر کہا تمہارا گھر جل گیا ہے آپ نے فرمایا نہیں! اللہ تعالیٰ نے ایسے نہیں کیا ہو گا! ان چند کلمات کی برکت کے باعث جنہیں میں نے رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے "آپ نے فرمایا جو ان کلمات کو دن کے آغاز میں پڑھ لے گا اس پر شام تک کوئی مصیبت نہیں آئے گی اور جو شام کو پڑھے وہ صبح تک محفوظ رہے گا! وہ کلمات دعائیہ یہ ہیں۔ اللھم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم، ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما اللھم انی اعوذبک من شرّ نفسی ومن شرّ دابۃ انت اخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم" اس کی تفصیل تذکار صبح وشام کے باب میں گزر چکی ہے۔

فائدہ نمبر ۵:۔ علماء سلف میں سے بعض فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام ان کلمات کو پڑھ لیا کرے تو وہ سانپ، بچھو اور چوروں سے محفوظ رہے گا "عقدت لسان الحیۃ وبان العقرب وید السارق بقول اشھدان لا الہ الا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ وان محمدا رسول اللہ' حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں' سانپوں اور بچھوؤں نے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ ہمیں بھی کشتی میں سوار کرلیں' ہم عہد کرتے ہیں کہ تیرا ذکر کرنے والوں کو ہم کبھی ڈنگ نہیں ماریں گے!

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ پڑھتا رہے گا اسے سانپ اور بچھو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت علامہ قزوینی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے جسے بچھو کاٹے وہ زیتون کے پتے باندھ لے تو فوراً آرام حاصل کرے۔:

میں نے زاد المسافر میں دیکھا ہے کہ گندم کا بھوسہ پانی میں ابال کر بچھو کے کاٹنے کی جگہ پر باندھیں فوراً آرام ہوگا! بندق کو کھانا اور پیس کر بچھو کے زخموں پر لگانا بہت مفید ہے اسی طرح مولی باریک کرکے سانپ اور بچھو کے کاٹنے کی جگہ پر باندھیں فائدہ ہوگا!

لطیفہ :۔ مولی کا استعمال بلغم کے لئے مفید ہے! آنکھوں کی بینائی میں اضافہ' تاریکی کو دور کرتی ہے! اور اس کا سالس پرانی کھانسی کے لئے فائدہ مند ہے! اگر اس کے چھلکے اور پتے گھر میں پھیلا دیئے جائیں تو بچھو بھاگ کھڑے ہوں گے! مولی کو اگر دودھ میں جوش دے کر پی لیا جائے تو پٹھوں کی ریگ اور مثانہ کی پتھری کو خارج کرتا ہے! نہار منہ مولی کا عرق استعمال کرنے سے مثانہ کی پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج ہو جاتی ہے! کھانے کے بعد مولی کا استعمال ہاضمہ کے لئے مفید ہے!

نسخہ مفیدہ :۔ مولی کو چھیل کر ٹکڑے بنائیں' اور نمک لگا کر چھ دن تک رکھ چھوڑیں! اس کے بعد انہیں اچھی طرح دھوئیں تاکہ نمک وغیرہ اتر جائے! پھر ان ٹکڑوں کو کپڑے وغیرہ سے خشک کرکے شہد کو جوش دلائیں' جھاگ صاف کریں' بعدہ زعفران کے ساتھ مولی کے ٹکڑوں کو شہد میں ملا کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہلکا سا جوش دلا کر اتارلیں' اور تھوڑا تھوڑا اسے کھاتے رہیں ریاح فاسدہ' پیچس اور معدے کی خرابی کو زائل کردے گی!

مسئلہ :- حالت نماز میں اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا! تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی' مگر بچھو کے کاٹنے پر فاسد نہیں ہوئی' فرق یہ ہے کہ سانپ ظاہری جسم کو نوچ کھاتا ہے اور زہر سے وہ جگہ نجس ہو جاتی ہے اور بچھو جلد کے اندر اپنا ڈنگ داخل کرتا ہے اور باطن کو دھویا نہیں جاسکتا! (سانپ یا بچھو کے ڈنگ مارنے پر اگر جسم سے خون بہ نکلے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور بلاشبہ نماز فاسد ہوگی! اگر خون نہ نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز فاسد نہیں ہوگی (واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

شرح مھذب میں ہے "نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کا مارنا بلا کراہت جائز ہے! بلکہ قاضی ابوالطیب وغیرہ کے قول میں یہ مستحب ہے! اور اس سے نماز باطل نہیں ہوگی! جبکہ فعل قلیل ہوگا فعل قلیل ایک یا دو ضرب ہے اگر تین ضربوں سے ہلاک کیا تو نماز فاسد ہوگی (بالاتفاق)

میں نے کتب حنفیہ میں سے فتاویٰ تاتار خانیہ میں پڑھا ہے کہ جسے حالت نماز میں بچھو کاٹے اور وہ کہے بسم اللہ! تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ایسے ہی جب حالت نماز میں چاند دیکھ کر کہے میرا اور تیرا رب ایک ہے! تو نماز فاسد!

حکایت :- میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ ایک ایسا ظالم بادشاہ تھا جس شخص پر وہ ناراض ہوتا تو اس پر اینٹوں کی دیوار چنوا دیتا! اور سال بعد اینٹیں کھولی جاتیں! چنانچہ ایک مرتبہ کسی شخص پر غضب ناک ہوا اور اسے اینٹوں سے چنوا دیا! سال بعد جب اس سے اینٹیں ہٹا دی گئیں' دیکھا تو وہ شخص زندہ تھا! اس سے اس کی بابت پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا تم نے جب مجھے بند کر دیا تھا تو میں اس وقت یہ دعا پڑھ رہا تھا " اللھم یا لطیف لطفت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باھل السموات والارض الطف بنا فی قضائک وقدرتک کما لطفت بنا فی ظلمۃ الاحشاء انک علی کل ماتشاء قدیر" یا اللہ' یا لطیف! تو نے آسمانوں اور زمین والوں پر لطف فرمایا! مجھ پر بھی اپنا لطف و کرم فرما اپنی قضا و قدر کے معاملہ میں جیسے تو نے شکم مادر کی تاریکی میں ہم پر اپنا لطف و کرم فرمایا! بیشک! تو اپنی چاہت پر قادر ہے۔:۔

فائدہ نمبر۶ :۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک صحابی نے بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! گزشتہ شب بچھو کے کاٹنے مجھے جتنی تکلیف ہوئی کبھی نہ دیکھی! آپ نے فرمایا! اگر تم نے بوقت شام یہ پڑھ لیا ہوتا تو تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچتا! اعوذ بکلمات اللہ التامات من شرما خلق' (رواہ المسلم)

فائدہ نمبر۷ :۔ کتاب الداعوات للمستغفری وشرح المقامات للمسعودی میں حضرت ابوداؤد اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے' کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اذا اذاک البرغوث فخذ قدحا من ماء اقرا علیہ سبع مرات وما لنا ان لا نتوکل علی اللہ (الا یتہ)

ثم تقول: ان کنتم مومنین' فولوا شرکم عنا' ثم ترثہ حول فراشک فتنام آمنا من شرما!

جب تمہیں پسو (کھٹمل) ستائیں تو ایک پیالے پانی میں اس آیت کو" ومالنا ان لا نتوکل علی اللہ" پڑھ کر دم کرلیں یہ کہیں! اگر تم مومن ہوتو اپنے شراور ایذا کو ہم سے دور رکھو! پھر اس پانی کو اپنے بستر کے چاروں طرف چھڑک دیں! آرام و سکون سے سوئیں گے بعض حکماء نے کہا ہے اگر سذاب کو پانی میں بھگو کر مکان میں چھڑکیں تو پسو بھاگ کھڑے ہوں گے اور ملٹھی کی دھونی سے مچھر بھاگ جاتے ہیں اسی طرح بھینس کے چمڑے اور تخم جوز کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دھونی کا معاملہ ہے! تخم جوز سے مراد وہ چیز ہے جو پتیوں کے مشابہ پتیوں سے پہلے ظاہر ہوتی ہے اگر گھر میں زیتون یا کدو کے پتوں کو سلگایا جائے تو مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔:۔

مکھی کے دائیں پر میں شفا اور بائیں میں وباء ہوتی ہے! یہی کیفیت شہد کی مکھی اور اس جیسی دیگر چیزوں کا ہے! جب مکھی وغیرہ کھانے میں گر پڑے تو غوطہ دے کر مکھی کو پھینک دیں! مکھیاں، مچھر، کھالیتی ہیں! ورنہ مچھر بہت ہی زیادہ ہوں! اگر مکھی جلا کر شہد میں ملائیں اور جہاں سے بال جھڑ چکے ہیں لگاتے رہیں تو بال نکل آئیں گے! بالوں کو چقندر کے عرق سے دھونا! کھاری پانی سے نہانا! تخم قرطم کا تیل لگانا! میٹھے تیل میں سذاب کو جوش دلا کر ملانا، جوؤں کے خاتمہ کا سبب ہیں! اور اس آفت سے شاید ہی کوئی محفوظ رہا ہو! سوائے جذامی کے!

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں یہ بھی لطف خداوندی سے خالی نہیں کیونکہ ناخن نہ ہونے کے باعث نہ وہ جوں کو مار سکتا ہے اور نہ جسم کھجلا سکتا ہے! اگر خدانخواستہ کوئی شخص مرض جذام میں مبتلا ہو رہا ہو تو فوری طور پر مرغی کو حب قرطم بارہ روز تک کھلائیں ذبح کرکے اس کی چربی سے جذامی کے بدن پر مالش کریں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو وہ شفا پائے گا!

قرطم کا استعمال ریاح (ہوائی بادی) اور قولنج کے لئے نفع بخش ہے اور اس کے تیل لگانے سے جوؤں کے انڈے مرجاتے ہیں جس کا پیشاب بند ہو تو اس کے ذکر میں ایک جوں چھوڑی جائے، انشاء اللہ العزیز اس کے سبب اسے کھل کر پیشاب آئے گا! اگر حاملہ معلوم کرنا چاہئے کہ لڑکا ہے یا لڑکی! کسی پیالی میں اپنا دودھ نکال کر اس میں ایک جوں ڈال دے اگر دودھ سے باہر نکل پڑے تو لڑکی ورنہ لڑکا ہوگا! (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ نمبر۸:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سید عالم صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص مریض کی تیمارداری کے لئے جائے تو یہ دعا سات مرتبہ پڑھے اگر اس کی موت قریب نہیں ہے تو وہ یقیناً اس دعا کی برکت سے صحت پائے گا! دعا یہ ہے! اسئل اللہ العظیم' رب العرش العظیم' ان یشفیک (حدیث صحیح)

فائدہ نمبر۹:- حضرت شیخ عبدالعزیز دیرینی حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں' اگر مریض کا آخری وقت نہ آپہنچا ہوتو وہ اس دعا کو صبح وشام سات سات بار پڑھتا رہے' اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی سے نوازے گا! اللھم لا تشمت اعدائی بدائی واجعل القرآن العظیم شفائی ودوائی فانا اتعلیل وانت المداوی"

فائدہ نمبر۱۰ :- حضرت سیدنا امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی شخص نے خواب میں دیکھا' اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا! آپ نے فرمایا مجھے بخشش سے نوازا گیا! نیز مجھے سونے کی نعلین پہنائی اور ارشاد فرمایا! یا احمد! مجھ سے انہی کلمات میں طلب کریں جن سے تم دنیا میں طلب کیا کرتے تھے تو میں نے یہ دعا پڑھی! اللھم یا رب کل شئ بقدرتک علی کل شی اغفرلی کل شئ ولا تسالنی عن شئ' میرے خدا' میرے رب' ہر چیز کے رب' تجھے ہر شے پر قدرت حاصل ہے اسی کے وسیلے سے میری ہر خطا معاف فرما اور کسی بھی چیز کے بارے مجھ سے سوال نہ فرما! اس کے پڑھتے ہی مجھے فرمایا گیا! احمد اٹھئے اور جنت میں جایئے!

فائدہ نمبر۱۱:- حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی شخص نے ایسی دعا طلب کی جو کبھی رد نہ ہو تو آپ نے فرمایا! یہ پڑھا کریں اسئلک باسمک الاعلی الاعزالاجل الاکرم:-

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجاج نے ایک دن سوال کیا! کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میرے گھوڑوں کے درمیان کوئی فرق ہے؟ آپ نے فرمایا بہت زیادہ فرق ہے! کانت ابوالھا وارواثھا اجرا وخیلک ریاء وسمعۃ' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھوڑے تو کجا ان گھوڑوں کی لید اور پیشاب بھی باعث اجر اور تمہارے گھوڑے ریاکاری اور خودنمائی کے لئے ہیں (ریاکاری اور خودنمائی تو محض گناہ اور باعث عذاب) وہ کہنے لگا اگر امیر المومنین کا فرمان نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر ڈالتا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے تجھے اس پر قدرت نہیں! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا تعلیم فرمائی ہے جس کی برکت سے میں کسی بادشاہ وغیرہ سے نہیں ڈرتا! بلکہ شیطانوں اور درندوں سے بھی مجھے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا وہ کہنے لگا! میرے لڑکے کو سکھا دیجئے آپ نے فرمایا نہیں! اور وہ دعا یہ ہے!

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بسم اللہ علیٰ نفسی و دینی' بسم اللہ علی اھلی ومالی بسم اللہ علی کل شئ اعطاہ ربی بسم اللہ خیر الاسماء بِسمِ اللّٰہِ الذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْم بسم اللہ افتتح وعلی اللہ توکلت اللہ ربی الا اشرک بہ شیئا اللھم انی اسئلک من خیر الذی لا یعطیہ احد غیرک عزجارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک احفظنی من کل ذی شر خلقتہ واختر ربک منہ واقدم بین یدی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمدلم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احدٌ ومن خلفی مثل ذلک وم فوقی ذلک -:-

فوائد جلیلہ فائدہ نمبرا:- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہ السلام حج کے دن ہر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سال میدان عرفات میں ملاقات کرتے ہیں اور (منیٰ شریف میں دس ذوالحجۃ المبارک کو رمی جمار اور قربانی کرنے کے بعد) ایک دوسرے کے بال قصر یا حلق کی صورت میں اتارتے ہیں اور پھر یہ کلمات پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کو الوداع کہتے ہیں۔ " بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ، بسم اللہ ماشاء اللہ ماکان من نعمۃ من اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا یاتی بالحسنات الا اللہ بسم اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ •

(نوٹ) احرام کی حالت میں ایک محرم کو دوسرے محرم کے بال کاٹنے قصر ہو یا حلق فقہ حنیفہ میں جائز نہیں، ممکن ہے فقہ شافعیہ میں جائز ہوں جیسا کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہ السلام کی بابت مذکور ہوا! (واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

مندرجہ بالا کلمات کو جو شخص پڑھتا رہے گا وہ ہر آفت، مصیبت، دشمن، ظالم، حاکم، شیطان، سانپ اور بچھو وغیرہ سے امن میں رہے گا! اور عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجۃ المبارکہ کو جو شخص پڑھے گا (گھر ہو یا میدان عرفات میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کی ندا آتی ہے، میرے بندے بلاشبہ تو نے مجھے راضی کرلیا! اور میں تجھ پر راضی ہوا، مجھے اپنی عزت کی قسم اب مانگ جو کچھ مانگے گا عطا کروں گا۔:۔

فائدہ نمبر۲:۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں ڈالے گئے، انہیں وقتی طور پر وحشت محسوس ہوئی۔ حضرت جرائیل علیہ السلام ان کے پاس یہ دعا لائے! اللھم یاکاشف کل کربۃ و یا مجیب کل دعوۃ ویا جابر کل ویاسامع کل نجوی ویاحاضر کل بلوی ویامونس کل وحید ویا صاحب کل غریب لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین اسئلک ان تقذف فی قلبی حبک حتی لا یکون لی شغل ولا ھم سواک،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وان تجعل لی من امری فرجا و مخرجا فانت رحیمی یا ارحم الراحمین

یا اللہ! ہر قسم کی تکلیف و پریشانی کو کھولنے والے! ہر دعا کی قبولیت کا شرف بخشنے والے! اور ٹوٹے دل کو جوڑنے والے' اور ہر پوشیدہ و خفیہ بات کو سننے والے! اور ہر ابتلا میں موجودہ ذات! اور ہر قسم کی تنہائی کے مونس و ہمدم' ہر مسافر کے رفیق' تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تیرے ہی لئے تسبیح و تمہید ہے! اور بیشک میں ہی اپنی ذات پر زیادتی کا ارتکاب کرنے والا ہوں!

تیری بارگاہ میں میری یہی التجاء ہے کہ تو اپنی محبت کو میرے دل میں مضبوط کردے! حتیٰ کہ تیرے ذکر کے سوا میرا کوئی بھی مشغلہ اور فکر نہ ہو! اور میری ذمہ داریوں کے لئے راستہ کشادہ فرمادے' الٰہی تو ہی مجھ پر رحم کرنے والا ہے' سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رحیم و کریم مولیٰ!!

علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ نے اپنی تفسیر میں بھی اسے درج فرمایا ہے نیز انہوں نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام تین روز تک کنویں میں رہے جبکہ ان کی عمر بارہ سال تھی اور جب مصر میں قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے اس وقت وہ تیس برس کے تھے' حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس تک قید رہے! بعض نے قید کی عمر میں کمی بیشی کا تذکرہ کیا ہے!

فائدہ نمبر۳ :۔ "الزہر الفائح" میں ایک شخص کا بیان پایا جاتا ہے کہ میں قسطنطنیہ میں قید ہوا! اور میں نے نذر مانی جب میں .بفضلہ تعالیٰ رہائی پاؤں گا تو پیدل حج کروں گا اسی اثنا میں جیل کی دیوار پر ایک چڑیا آئی اور مجھے پکاری یہ دعا پڑھیئے! اللھم انی اسئلک یا من لا تراہ العیون ولا تخالطہ الظنون ولا تصفہ الواصفون ولا تغیرہ الحوادث والدھور یا من یعلم مثاقیل الجبال ومکاییل البحار وما اظلم علیہ الیل واشرق علیھا النھارہیا من

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

يعلم عدد قطر الامطار وورق الاشجار ولا توارى عنه سماء سماء ولا ارض ارضا ولا جبال مافى وعره ولا بحار مافى قعرها انت الذى نسجدلک سواء اليل وضوء النهار ونور القمر وشعاع الشمس و روى الماء دهفيف الشجر وانت الذى نحيت نوحامن الفراق وغفرت لداؤد دنبه وكشفت الضر عن ايوب وردت موسٰى على امه وصرفت عن يوسف السوء والفحشا وانت الذى فلقت البحر موسٰى حين ضربه لبنى اسرائيل بعصاء وكان كل فرق كا لطود العظيم حتى مشى عليه موسٰى وشيعته وانت الذى جعلت النار على ابراهيم بردا وسلاما وانت الذى صرفت قلوب سحرة فرعون الى الايمان بنبوةِ موسى ياشفيق يا رفيق يا جالى الضيق يا ركنى الوثيق يا مولاى الحقيق خلصنى من كل كرب وضيق ولا تحملنى مالا اطيق انت منقذالعزقى ومنجى الهٰلكى وجليس كل غريب وانيس كل وحيد ومغيث كل مستغيث فرج عنى الساعة فلا صبرلى على حلمک لا اله الا انت ليس كمثله شى وانت على كل شى قدير

الٰہی! میں تیری بارگاہ قدس میں عرض کرتا ہوں' اے وہ ذات کریم جسے کوئی آنکھ نہ دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی کسی کے وہم و گمان میں سما سکتی ہے اور نہ ہی اوصاف بیان کرنے والے کوئی وصف بیان کرسکتے ہیں' نہ حوادثات زمانہ اس میں تغیر و تبدل پیدا کرسکتے ہیں' وہ ذات اقدس جو پہاڑوں اور دریاؤں کی مقدار و اندازہ کو جاننے والی ہے! اس کا بھی علم ہے جو رات کی تاریکی میں آتی ہے اور دن کی روشنی میں چمکتی ہے' اے وہ ذات علیم' جسے بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں تک کا علم ہے' وہ ذات جس کے علم کے سامنے نہ ایک آسمان دوسرے آسمان اور نہ زمین دوسری زمین کے درمیان حجاب بن سکتی ہے! نہ پہاڑ اپنی غاروں میں پوشیدہ چیزوں کو اور نہ سمندر اپنی اتھاہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گہرائیوں میں پڑی ہوئی اشیاء کو اس سے چھپا سکتے ہیں۔:۔

الٰہی! تیری ہی وہ ذات اقدس ہے جسے رات کی تاریکی' دن کی روشنی' چاند کی چاندنی' سورج کی کرنیں' پانی کی روانی' درختوں کی کھڑکھڑاہٹ' سجدہ کرتی ہیں' الٰہی! تیری ہی وہ ذات بابرکات ہے جس نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات دی' حضرت داؤد علیہ السلام کو لغزش سے بخشش عطا فرمائی' حضرت ایوب علیہ السلام کو مصیبت میں صبر دیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ان کی ماں کے ہاں واپسی ہوئی' حضرت یوسف علیہ السلام سے برائی اور بے حیائی کو دور رکھا!

الٰہی تیری ہی وہ ذات ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصاء کی ضرب سے اسرائیلیوں کے لئے دریا میں راستے بنائے' اور ہر حصہ پانی کا پہاڑوں کی طرح بلند ہوتا گیا' حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے امتی باسانی دریا پار کر گئے' الٰہی! تیری ہی وہ ذات کریم ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو سکون کا لباس بخشا' اور تو نے ہی فرعون کے جادوگروں کے دل نور ایمان سے منور کئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے وسیلہ سے!

شفقت و کرم اور رفاقت فرمانے والے' تنگی دور کرنے والے میرے مضبوط ترین رکن! میرے بہت ہی مہربان مالک! مجھے ہر بے چینی اور تنگی سے نجات مرحمت فرمایئے اور مجھ پر ایسی بات کا بوجھ نہ ڈالئے جو میں اٹھا نہ سکوں۔

الٰہی تیری ہی وہ ذات رحیم ہے جو ڈوبتوں کو کنارے لگانے والی اور ہلاکت میں پڑنے والوں کو بچانے والی ہے! مولا کریم! ہر مسافر کے مونس و ہمدم' تنہائی میں فریاد کرنے والے کے فریاد رس! اسی ساعت اسی لمحے ہی میں میرے غم و آلام کو دور فرما دیجئے کیونکہ مجھے آپ کے حلم پر صبر نہیں! اور نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہی تیرے سوا میرا کوئی معبود ہے تیری ذات کی مثل ہے اور نہ کوئی مثال تو عدیم المثال ہے اور ہر چاہت پر قادر ہے!

دوسری رات اس نے اس دعا کا واسطہ پایا! تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجا جس نے جیل سے اٹھایا اور اس کے گھر پہنچا دیا! چنانچہ نذر کے مطابق اس شخص نے اسی سال ہی پیدل حج کر کے منت پوری کی' بعدہ اس نے ایک دوسرے شخص سے اس دعا کا ذکر کیا وہ کہنے لگا تجھے یہ دعا کہاں سے حاصل ہوئی وہ کہنے لگا! روم کے دارالحکومت قسطنطنیہ کے قید خانہ میں مجھے ایک پرندے نے سکھائی تھی! پھر وہ شخص بولا! مجھے میرے والد ماجد نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! یہ دعا تفکرات کو دور اور کشادگی و کشائش مہیا کرنے والی ہے!

حضرت شیخ بونی علیہ الرحمتہ شمس المعارف میں تحریر فرماتے ہیں جو شخص محمد رسول اللہ' احمد رسول اللہ کے کلمات پینتیس مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے گا' اسے طاعت و عبادت کے لئے قوت حاصل ہوگی۔ یمن و برکات سے نوازا جائے گا! اور شیاطین کے شر سے محفوظ رہے گا!

فائدہ نمبر۴: حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ واقعہ افک کے بعد جب منافقین کا افتراء حد سے بڑھ گیا تو لوگوں کے علاوہ جانوروں نے بھی میرے ساتھ خاموشی اختیار کرلی! حتیٰ کہ بلی تک پریشان رہنے لگی! مجھے کھانا پینا بھول گیا! اور اسی حالت میں مجھے نیند آگئی! خواب میں کوئی شخص مجھ سے میری پریشانی کے احوال دریافت کرنے لگا! میں نے وضاحت کی! تو انہوں نے مجھے یہ دعا پڑھنے کے لئے کہا! جو غم و حزن کو مٹانے اور خوشی و مسرت کے حصول کا باعث ہے!

اللھم یا سابغ النعم یا دافع النقم یا فارج الغم یا کاشف الظلم یا اعدل من حکم یا حسیب من ظلم بلا بدایۃ و آخر بلا نہایۃ من لہ اسم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بلا كنية! اول جعل لی امری فرجا۔:۔

یا اللہ ! نعمتوں کے کامل فرمانے والے' غموں کو غلط کرنے والے' تاریکیوں کو روشنی سے بدلنے والے ہر حاکم سے زیادہ عدل و انصاف کے حاکم و مالک! مظلوم کی حمایت و کفایت کرنے والے! مغموم کے حامی و ناصر! اے وہ ذات اقدس جو ایسے اول ہے جس کی ابتداء نہیں اور ایسے آخر جس کی انتہا نہیں! اے وہ ذات اطہر جس کا نام نامی بلا کنیت ہے' میرے معاملہ میں کشائش مرحمت فرما!

آپ فرماتی ہیں جب میں بیدار ہوئی تو بھوک کا نام و نشان بھی نہیں تھا' خوب سیر تھی۔ پیاس کا دور دور تک تصور نہیں تھا! خوب سیراب تھی! اور ساتھ ہی آیات برات نازل ہوگئیں اور میری پارسائی کی شہادت ذات احد و واحد نے دی!!

لطیفہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغر سنی می دولت اسلام و ایمان سے سرفراز ہوئیں تو اس وقت تک آپ سے قبل صرف اٹھارہ مرد اور عورتیں اسلام میں داخل ہوئی تھیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام زینب اور کنیت ام رومان ہے۔ جنہوں نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا اور ہجرت سے پہلے ہی مکہ مکرمہ میں وصال فرماگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی قبر میں اترے اور دعائے مغفرت فرمائی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

فائدہ نمبر۵: شر شیطان اور دشمن سے بچاؤ کے لئے یہ دعا نہایت مجرب ہے! طلوع آفتاب کے وقت سات بار پڑھیں۔ اشرق نور اللہ وظهر كلام الله وثبت امر الله ونفذ حكم الله' استغيث بالله توكلت على الله ماشاء الله لا حول ولا قوة الا بالله تحصنت بخفى لطف الله ولطيف صنع الله وبجميل سترا الله وبعظيم ركن الله وبقوة سلطان الله وخلت فى كشف الله واتجرت برسول الله بريت من حولى' وقوتى' واستعنت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بحول اللہ وقوتہ اللھم استرنی فی نفسی ودینی واھلی ومالی بسترک الذی سترت بہ ذاتک فلا عین تراک ولا ید تصیل الیک فاحجبی من القوم الظلمین بقدرتک یا قوی یا متین اللھم صل علی محمد والہ وصحبہ وسلم۔

نور الٰہی چمکا' کلام الٰہی ظاہر ہوا' امر ربی پورا ہوا' حکم خدا نافذ ہوا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا استغاثہ ہے۔ اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ کی چاہت کے بغیر کوئی محفوظ نہیں اور کوئی مددگار نہیں! قوت کا سرچشمہ صرف اسی کی ذات اقدس ہے! اللہ تعالیٰ کی خفیہ لطافتیں' لطیف صنعت گری اور ستر جمیل اللہ کے رکن عظیم' اور اسی کی سلطنت و حفاظت میں آتا ہوں! میں اسی کی پناہ میں ہوں! اور مجھے تبدیلی و قوت کا اختیار نہیں' میں تو اللہ تعالیٰ ہی کی قوت و تبدیلی پر انحصار رکھتا ہوں۔ یا اللہ! میرے وجود' میرے دین' اہل و عیال کو اسی پردہ کے وسیلہ سے جس سے تو محجوب ہے' ڈھانپ لے! اور میری ہر عیب و خطا پر پردہ پوشی فرما! آپ کی وہ ذات اقدس ہے جہاں نہ کسی کی آنکھ پہنچ پائے اور نہ ہی کوئی ہاتھ! ظالموں سے اپنی قدرت کاملہ کی طفیل پوشیدہ رکھ! یا قوی یا متین الٰہی! درود و سلام نازل فرما اپنی شان علیٰ کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک اور آپ کے جانثار رفقاء صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر!!

فائدہ نمبر ۶: حدیث شریف میں ہے' افضل ترین دعا الحمد للہ ہے! دعا کرنے والے کے لئے مناسب اور عمدہ یہی بات ہے کہ وہ الحمد سے ہی دعا کا آغاز کرے' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پانچ سورتوں کا آغاز الحمد سے ہی فرمایا ہے' سورۂ فاتحہ' سورۂ انعام' سورۂ کہف' سورۂ سبا' اور سورۂ فاطر' سورۂ انعام بیک وقت مکمل نازل ہوئی اور ساتھ ہی ستر ہزار فرشتوں کی فوج پوری شان و شوکت کے ساتھ اتری! لیکن اس سورت کی یہ آیت جب نازل ہوئی وعندہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مفاتیح الغیب لا یعلمها الا ھو' اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انہیں اس کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں جانتا (وہ کنجیاں کہاں ہیں)

اگر یہ کہا جائے حمد کا تو ایک ہی سورت میں ہونا کافی تھا! بار بار ذکر کرنے کا کیا سبب ہے؟ اس کا یہی جواب ہے کہ ہر بار کلمہ حمد ایک نئے معنیٰ و مفہوم کا متقاضی ہے! حضرت قرطبی نے ایسے ہی کہا ہے لیکن معانی کی وضاحت نہیں فرمائی! البتہ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' سورۂ انعام کے اول حمد میں تمام جہانوں پر دال ہے! جس طرح فاتحہ میں کہا گیا "الحمد للہ رب العالمین" دیگر اقسام حمد کے علاوہ ایک قسم یہ ہے! سورۂ کہف کے اول میں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے' اور فاتحہ میں کلمہ رب سے تربیت عامہ مراد ہے! جو فرشتوں' انس و جن سبھی کو شامل ہے۔ سورۂ سبا کی ابتداء میں اس مفہوم پر دال ہے کہ جتنی بھی اشیاء زمین و آسمان میں ہیں سبھی اس ذات اقدس ہی کی ہیں۔ سورۂ انعام میں ہے زمین و آسمان کا وہی مالک ہے! سورۂ فاطر کے اول میں یہ بیان ہے کہ فاطر السموات والارض زمین و آسمان کا وہی خالق ہے! فطر اور خلق ان کا ذکر سورۂ انعام میں بھی ہے قدرے فرق ہے۔ اسے امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا! امام بغوی اور نسفی علیہما الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ فاطر' خالق کو کہتے ہیں!!

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ کوئی صالح شخص اس دعا کو بکثرت پڑھا کرتا تھا۔ اللھم احفظ علیھا مالو حفظہ غیرک لضاع! الٰہی! میری حفاظت فرما اگر کوئی تیرے سوا حفاظت کرے تو ضرور نقصان ہوگا! اس کے بعد وہ سمندری سفر پر روانہ ہوا! راستہ میں' زاد راہ چوری ہوگیا! لیکن چور اس بزرگ کے گھر بطور امانت چھوڑ گیا۔ جب وہ نیک آدمی سفر سے گھر واپس پہنچے تو وہ چور بھی امانت کی واپسی کے لئے آدھمکا! جب اس بزرگ نے اپنی گم شدہ اشیاء کو اپنی بیوی کے ہاتھوں میں دیکھا تو فرمایا! دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہماری اشیاء کو کیسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محفوظ رکھا! پھر تم اس دعا کی برکات سے کیوں انکاری ہو! اور چور سے کہنے لگے! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر سے نوازے تو نے میری اشیاء کو میرے گھر پہنچا دیا!

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری مؤلف کتاب ھذا فرماتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اس دعا کو بکثرت پڑھتے رہتے! نیز واستر علینا مالو ستر غیرک الٰہی! ہماری پردہ پوشی فرما اگر کوئی اور پردہ پوشی کرے تو ضرور نقصان واقع ہوگا! ممکن ہے یہ اضافی کلمات انہیں کسی روایت سے ملے ہوں، یوں بھی اتنا بڑھا کر پڑھنا مستحسن ہے!

علامہ نووی علیہ الرحمتہ کی بستان العارفین میں، میں نے دیکھا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے اس دعا کو آزمایا ہے کہ میری گم شدہ چیز اس کے پڑھنے سے دستیاب ہوئی!

اسلاف سے منقول ہے کہ جس کسی کی کوئی بھی چیز گم گئی ہو تو وہ جمعہ المبارک کے دن چاشت کی نماز ادا کرکے یہ کلمات پڑھے۔ یاراد یوسف علی یعقوب رد علی ضالتی۔ اے وہ ذات اقدس جس نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام ملا دیا۔ اسی طرح میری گم شدہ چیز کو بھی واپس لوٹا دے!

حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ کی کتاب التذکار فی فضائل الاذکار، میں نے دیکھا ہے سورۂ یٰسین کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ ایک مربع کاغذ پر یٰسین سے فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک الگ الگ حروف لکھے جائیں اور درمیان میں بھاگنے والے کا نام لکھیں اور اس کے نام پر ایک (پن) سوئی لگا کر اس مکان میں لٹکا دیں۔ جہاں وہ رہتا تھا! بہ فضلہ تعالیٰ جلد گھر آئے گا۔ حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ تعویذ نہایت نافع اور مجرب ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ہر صبح و شام اس دعا کو پڑھا کرتا تھا کہ ابلیس مجھے خواب میں دکھائی دیا اور کہنے لگا یہ دعا کسی اور کو نہ سکھانا میں نے جوابا" کہا میں اس دعا کو کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ دعا یہ ہے! اللهم انک سلطت علینا عدوا بصیرا بعیوبنا مطلقا علی اعوداتنا یرانا هو وقبیله من حیث لا یراهم فائسه منا کما آئسته من رحمتک وقنطه منا کما قنطته من عفوک وباعد بیننا وبینه کما باعدت بینه وبین جنتک۔

الٰہی! ہم پر ایسا دشمن مسلط کردیا گیا ہے جو ہمارے عیوب و نقائص دیکھتا ہے۔ ہماری غلطیوں پر آگاہ ہے! اور اس کی ذریت دیکھتی رہتی ہے جہاں ہم نہیں دیکھ پاتے۔ پس اسے ہم سے مایوس کردے جیسے تو نے اپنی رحمت سے مایوس کر رکھا ہے اور ہم سے اس کی امید منقطع فرما! جیسے تیری ذات سے معافی کو امید توڑ چکا ہے۔ ہمارے اور اس شیطان لعین کے درمیان ایسے فاصلہ کردے جیسے تیرے اور جنت کے مابین فاصلہ ہے!

فائدہ: حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اِنَّہٗ یَرٰاکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ۔ ارشاد خداوندی کے متعلق فرماتے ہیں۔ اس سے شیطان اور اس کی ذریت مراد ہے' بعض کہتے ہیں "قبیل" سے اس کا خاندان مراد لیا گیا ہے۔ حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حکمت الٰہیہ ہے کہ آجکل شیاطین نظر نہیں آتے' حالانکہ ان کے دیکھنے جانے کے متعلق آثار و اخبار اور احادیث صحیحہ وارد ہیں' بخاری شریف میں ایک صحابی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان موجود ہے' جب انہیں صدقتہ الفطر کے غلہ کی حفاظت پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا! تو انہوں نے شیطان کو پکڑ لیا! البتہ جو شخص جن کے پکڑنے کا مدعی ہو وہ قابل تعزیر ہے مشکوۃ شریف سے ابلیس لعین کے پکڑے جانے کی تفصیل درج کی جاتی ہے تاکہ حضرت مصنف علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الرحمتہ کی روح مسرور ہو!!

شیطان پکڑا گیا: شیطان، انسان کا سب سے پہلا اور آخری بدترین دشمن ہے، اس کے داؤ پیچ سے محفوظ رہنا انتہائی مشکل ہے، اس کا اعلان ہے جب انسان غصے کی حالت میں ہو تو میں اسے گیند کی طرح لڑھکائے پھرتا ہوں، البتہ مخلص لوگوں پر اس کا بس نہیں چلتا۔ رب العزت کے حضور مخلصین کے معاملہ میں اپنی عاجزی اور شکست کا یوں اعتراف کرتا ہے کہ میں ہر ایک کو گمراہ کروں گا۔ اِلَّا عِبَادَکَ مِنھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ۔ مگر میرے پھندے میں تیرے مخلص بندے نہیں پھنسیں گے،

ان کے اخلاص کی قوت ایسی روحانی بجلیوں سے مملو ہو گی کہ ان کا مجھے پچھاڑنا، میرا پنجہ مروڑنا اور مجھے زیر کرنا ان کے لئے "قطعاً" مشکل نہیں ہو گا۔ چنانچہ شیطان اپنی عادت مستمرہ کے مطابق ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ سے پنجہ آزمائی کرنے لگا مگر اس نے منہ کی کھائی۔ آخر منت سماجت کر کے اور ایک سچا وظیفہ بتا کر اپنی جان کی امان پائی۔ حضرت ابوہریرہ کی روحانی قوت نے اسے اپنی گرفت میں لے کر بے بس کر کے رکھ دیا۔ جس کی تفصیل انہی کی زبانی سنئے۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ "ماہ رمضان کے آخری دن تھے۔ لوگوں نے فطرانہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ مسجد میں اناج کے ڈھیر لگ گئے تو حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا "یہاں بیٹھ کر پہرہ دو۔" چنانچہ میں رات کو وہاں بیٹھ گیا جب ہر طرف سناٹا چھا گیا اور رات کافی بیت گئی تو میں نے اناج کے انبار کے پاس کچھ آہٹ محسوس کی، دیکھا کہ ایک شخص چادر پھیلا کر اس میں غلہ ڈال رہا ہے۔ اس کی یہ حرکت بہت بری لگی۔ میں نے فوری کارروائی کی اور اس کو گردن سے دبوچ لیا اور کہا۔

لادفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں تجھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے منت سماجت شروع کردی اور اپنی مجبوری پیش کی کہ دعنی فانی محتاج وعلی عیال ولی حاجة شدیدة! میں محتاج اور اہل عیال ہوں، بہت ہی ضرورت مند، اس لئے مجھے چھوڑ دیجئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور از خود ارشاد فرمایا: یا ابا هریرة ما فعل اسیرک البارحة. اے ابوہریرہ! اپنے رات والے قیدی کے بارے میں بتاؤ۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، اس نے اپنی ضرورت اور مجبوری پیش کی تھی۔ اس لئے مجھے رحم آیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا ض انه قد کذبک وسیعود، اس نے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ اب مجھے یقین تھا کہ وہ وعدہ شکن ہے اور ضرور آئے گا۔ کیونکہ حضور نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس لئے میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ آدھی رات کو وہ واقعی آگیا اور اپنا کام شروع کردیا۔ میں نے پھر اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور کلائی تھام کر کہا! آج تجھے بالکل نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ تو جھوٹا ہے۔ اس نے پھر اپنی خستہ حالی انتہائی غربت و افلاس کا نقشہ کچھ ایسے انداز میں کھینچا کہ دوبارہ دل پسیج گیا اور اس وعدہ پر چھوڑ دیا کہ آئندہ چوری نہیں کرے گا۔

دوسرے روز صبح نماز سے فراغت کے بعد حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح دریافت فرمایا اور دوبارہ بتایا۔ وہ اس دفعہ بھی جھوٹ بول گیا ہے آج رات پھر آئے گا۔ مجھے بڑا اچنبھا ہوا کہ یہ کس قماش کا بے ضمیر اور ڈھیٹ چور ہے جس میں شرم و حیا کا مادہ ہی نہیں دو دفعہ گرفتاری کے باوجود اس کے پختہ عزم میں کوئی فرق نہیں آیا اور عہدوپیمان توڑ کر پھر آنا چاہتا ہے۔ بہرحال میں نے رات کو اس کا انتظار کرنا شروع کردیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیونکہ حضور نے اس کی آمد سے پہلے خبردار کردیا تھا۔ پھر وہ شوخ چشم بے حیا واقعی آگیا اور اس نے بلا کسی جھجک کے با اطمینان اناج اپنے تھیلے میں ڈالنا شروع کیا۔ میرے غصے کی انتہا نہ رہی، پکڑ لیا اور فیصلہ کن انداز میں کہا یہ تیسری بار ہے اب تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ تو بڑا نیچ ذات ہے، کمینہ اور پیشہ ور قسم کا چور معلوم ہوتا ہے، ضرورت مند نہیں، لالچی ہے تیرے جیسے پر ترس کھانا، کچھ دینا، رحم کرکے چھوڑنا اچھا نہیں۔ اب تو ایک قیدی کی حیثیت سے صبح دربار رسالت میں پیش ہوگا۔ جب اس نے دیکھا میری گرفت مضبوط ہے اور ارادہ پختہ ہے۔ نیز رہائی کی کوئی صورت نہیں تو مصالحانہ رویہ میں بولا۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تجھے ایک ایسا تحفہ دیتا ہوں کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ تحفہ یہ ہے کہ "رات سوتے وقت ایک مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ کی طرف سے ایک نگہبان فرشتہ تجھ پر مقرر کردیا جائے گا جو صبح سے شام تک تمہاری حفاظت کرے گا۔ اس نے یہ وظیفہ بتایا تو میں نے چھوڑ دیا۔ :۔

صبح کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دی۔ :۔

اما انہ قد صدقک وھو کذوب. تعلم من یخاطب مذ ثلاث لیال ذالک شیطان.

اے ابوہریرہ! وہ خود پکا جھوٹا ہے، لیکن اس نے وظیفہ صحیح بتایا۔ جانتے ہو تین راتوں میں تمہارے پاس کون آتا رہا ہے؟ فرمایا، وہ شیطان تھا۔

(مشکوۃ شریف)

اب اس واقعہ میں جو معجزات پوشیدہ ہیں۔ وہ اہل علم و دانش پر عیاں ہیں۔ قبل از وقت ہونے والے واقعات سے آگاہی علوم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ بولتا معجزہ ہے۔ جن پر صحابہ کرام کو مکمل ایمان و ایقان تھا۔ معجزات کا انکار کفار کا شیوہ ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ جب نبی اکرم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معجزات سے مرصع ہو کر تشریف لائے تو کفار نے جادوگر کہہ کر انکار کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا افتراء باندھنا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت سے نوازتا ہی نہیں۔ (الایۃ)

(محمدؐ نورؐ از تابش قصوری)

حکایت: حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کسی عارف نے فرمایا مجھے شیطان ایک شخص کی شکل میں نظر پڑا جس کا بدن نہایت نحیف، آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، رونے، چلانے کے آثار نمایاں، پشت ٹیڑھی تھی، میں نے اسے پوچھا تیری اس گریہ و زاری کا باعث کیا ہے، کہنے لگا حجاج کا خروج، میں نے پوچھا تیرا جسم کیوں پگھل رہا ہے، اس نے کہا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہادی گھوڑوں کے ہنہنانے کی وجہ سے میں نے پھر سوال کیا تیری پشت کیوں ٹوٹی جارہی ہے! بولا اس دعا کے پڑھنے کے سبب سے اللھم انی خاتمۃ الخیر۔:۔

مجمع الاحباب میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو انہیں سخت وحشت ہونے لگی، حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ان کلمات کو پڑھتے رہئے وحشت دور ہوگی اور بہت سے منافع حاصل ہوں گے۔ اللھم تمم النعمۃ حتی تھنیی المعیشۃ اللھم اختم لی بخیر حتی لا تضرنی ذنوبی اللھم اکفنی مونۃ الدنیا وکل ھول فی القیامۃ حتی تدخلنی الجنۃ فی عافیۃ۔

الٰہی! مجھ پر اپنی نعمتیں پوری فرما، تاکہ میری زندگی سکون و آرام سے بسر ہو! الٰہی! میرا خیر پر خاتمہ فرمانا! ایسے کہ میری لغزش مجھے ضرر نہ پہنچا سکے! الٰہی دنیا اور قیامت کے احوال میں مجھے امن و سلامتی سے بہرہ مند فرما کر بعافیت جنت میں داخل فرما! حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی زندگی طلب کریں! اور یہ کلمات پڑھتے رہئے! اللھم انی اسئلک تھنیة العیش، الٰہی! میں تجھ سے خوشی و سکون کی زندگی کا طالب ہوں!

حکایت: رسالہ قشیریہ میں کسی بزرگ کی روایت ہے کہ وہ ہمیشہ "العافیہ العافیہ" ورد زبان رکھتا جب سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا، میں مزدوری کرتا تھا یہاں تک کہ ایک دن آٹا اٹھایا اور ایک جگہ بیٹھ کر ستانے لگا! اور دعا کی، الٰہی! مجھے بلا مشقت دو روٹیاں مل جایا کریں تو کیا ہی اچھا ہو! اسی اثنا میں دو شخص جھگڑتے ہوئے نظر آئے میں نے انہیں ایک دوسرے سے الگ کرنے کی کوشش کررہا تھا کہ ایک شخص کی زوردار ضرب میرے چہرے پر پڑی، پولیس نے ہمیں گرفتار کرکے تینوں کو قید خانہ میں بند کردیا کیونکہ ان لوگوں نے یہی سمجھا یہ تینوں آپس میں جھگڑ رہے تھے!

پس میں ایک مدت تک جیل میں رہا۔ ہر روز مجھے دو روٹیاں مل جاتی تھیں! ایک روز میں نے خواب میں کسی کہنے والے سے سنا! تو نے بلا مشقت کے دو روٹیاں تو طلب کرلیں مگر عافیت کا طالب نہیں ہوا تھا، جب بیدار ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا! کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نے آکر مجھے رہا کردیا!

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ العافیہ سے مراد بندے کا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینا ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذان اور اقامت کے درمیان دعا کبھی رد نہیں جاتی! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! ہم کونسی دعا مانگا کریں! آپ نے فرمایا عافیت دارین (رواہ الترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ما سئل اللہ احب الیہ من العافیہ" اللہ تعالیٰ کے ہاں عافیت سے محبوب ترین سوال اور کوئی نہیں ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے اسے اس قسم کی بیماری لاحق نہیں ہوگی! الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلی بہ کثیراً من خلقہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا

اسے ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عمر سے روایت کیا' طبرانی نے فقط ابو ہریرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "تمام النعمۃ دخول الجنۃ" نعمت کی تکمیل دخول جنت سے ہے!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمام النعمۃ" الوفاۃ علی الاسلام نعمت کی تکمیل یہ ہے کہ دین اسلام پر خاتمہ!

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ویرانے سے گزر ہوا تو آپ نے دعا کی الٰہی! اس ویرانے کی کیفیت مجھ پر منکشف فرما! تو اس ویرانے سے آواز سنائی دی! جو آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے گویائی کی طاقت سے نوازا تھا! وہ برباد شہر بولا! یا روح اللہ! آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو مجھے بتا تجھے برباد ہوئے کتنا عرصہ گزرا وہ کہنے لگا چار ہزار سال ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھ میں کتنے انسان آباد تھے' وہ بولا مجھے معلوم نہیں البتہ اس سے آپ اندازہ لگا لیجئے کہ میرے اندر ایک ایک نام رکھنے والے چالیس ہزار آباد تھے۔ آپ نے تباہ و بربادی اور ان کی ہلاکت کا سبب دریافت فرمایا! تو شہر بولا! ان لوگوں کے پاس سونے کا بت تھے۔ جس کی خدمت پر ایک ہزار آدمی دن کو خدمت انجام دیتے اور ایک ہزار عورتیں رات بھر اس کی دیکھ بھال کرتیں۔ ہر روز سات بار دن کے وقت اور سات مرتبہ رات کو ان کا بادشاہ سجدے کے لئے حاضری دیتا! اور وہ لوگ کہتے اس بت کے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں! چنانچہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک رات سبھی اس بت کے پاس لہوولعب اور رنگ رلیوں میں مصروف تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کو زمین میں دھنسا دیا!!

سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ سنے الحمد للہ علی الاسلام آپ نے فرمایا بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت پر حمد بجا لایا' ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کونسی دعا افضل ہے! فرمایا "سل ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت طلب کرو! وہ دوسرے دن حاضر ہوئے تو یہی فرمایا پھر تیسرے دن سوال کرنے پر بھی یہی کلمات ارشاد فرمائے! اور فرمایا جب تجھے دنیا و آخرت میں عفو' عافیت میسر ہوگی تو یہی کامیابی و سرفرازی ہے!

نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا بھی افضل ترین ہے!! اللھم انا اسئلک فی الدنیا والاخرہ' الٰہی مجھے دنیا و آخرت میں عافیت سے بہرہ مند فرمائیے!

لطیفہ: بعض بزرگان دین فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس بندے کو میں نے تین چیزوں سے بے نیاز کردیا۔ اس پر میں نے اپنی نعمتیں تمام کردیں! بادشاہ سے جس کے ہاں اسے جانے کی محتاجی ہے! طبیب جس کے پاس علاج کے لئے جانا پڑتا ہے' اور اس چیز کی محتاجی سے جو اپنے بھائی سے طلب کرنا پڑے!

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عافیت یہ ہے کہ ایک گھر ہو جس میں رہائش ہو سکے اور ایسا رزق جو آدمی کو کفایت کرے' اور بادشاہ' جو اس کا شناسا نہ ہو! حتیٰ کہ اسے تکلیف پہنچا سکے اور بیوی ہو جو اس کی فرمانبرداری کرے!!

حکایت: میں نے اپنے شیخ و مرشد حضرت نجم الدین بن قاضی عجلون رضی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حکایت کو سنا! آپ بیان فرماتے ہیں ایک شخص اللھم اختم لی منک الخیر کا بہ کثرت سے وظیفہ رکھتا' ایک روز وہ صابن کی بھٹی میں گر پڑا اور مر گیا! حتیٰ کہ اس کی ایسی حالت ہوگئی کہ اسے غسل دینا مشکل تھا! بلکہ دفن کرنا بھی متعذر ہوا! بعدہ کسی نے خواب میں اسے دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا وہ کہنے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا الٰہی! مجھ پر یہ کیسی موت مسلط کی گئی ارشاد ہوا' تو یہی دعا مانگا کرتا تھا الٰہی میرا خاتمہ بخیر ہو!! اور یہ کبھی نہیں کہا تھا میں عافیت کا طالب ہوں!

اللہ کرے ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ بلا کسی محنت و مشقت اور بغیر تکلیف!! خیرو عافیت' سلامتی اور امن کے ساتھ ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسلمان کے بارے میں کہے اللہ تعالیٰ اس کا ایمان سلب کرلے یا کسی کافر کے متعلق کہے اللہ تعالیٰ اسے ایمان نصیب نہ کرے یا کوئی کافر اسلام لانا چاہئے اور وہ کلمہ شہادت کی تعلیم کی درخواست کرے اور مسلمان کہے میں فلاں فلاں کام سے فارغ ہو جاؤں تو کلمہ سکھا دوں گا۔ وہ کافر ہو جائے گا! اسے روضہ میں بیان کیا گیا ہے! طبقات سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے جسے ربیع بن سلیمان علیہ الرحمتہ نے بیان کیا کہ میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ کے پاس گیا وہ بیمار تھے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری کمزوری کو قوت سے بدل دے تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ میرے ضعف کو قوت دے گا تو وہ مجھے قتل کرا ڈالے گا! یوں کہنا چاہئے اللہ تعالیٰ قوت کو تقویت سے نوازے اور ضعف کو اور ضعف میں ڈالے!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل تقویٰ و برکات اعمال

قال اللہ تبارک وتعالی "وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى"

وہ شخص جو اپنے اعمال کے باعث اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا، اور اپنے آپ کو خواہشات نفس سے بچایا، بیشک اس کی قیام گاہ جنت ہے۔

قال علی رضی اللہ تعالی عنہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "من اتقی اللہ عاش قویا وسار فی بلا داللہ امنا"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کرتے ہیں "جس شخص نے تقویٰ اختیار کیا اس نے ٹھوس زندگی بسر کی اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں خوب سکون و اطمینان سے رہا!

حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بیٹے نے دریافت کیا، عمدہ عادات و خصائل کون سے ہیں، آپ نے فرمایا "دین" اس نے عرض کیا اگر دو خصلتیں ہوں تو دوسری کون سی ہے؟ فرمایا "دین اور مال" پھر اس نے عرض کیا کوئی تیسری سے بھی آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا "الدین و المال والحیاء" دین، مال اور حیاء، عرض کیا اگر چار ہوں تو! کون سی چوتھی ہوگی فرمایا!" فزاد حسن الخلق" ان تین پر حسن خلق کو زیادہ کرلو! عرض کیا پانچویں؟ فرمایا "سخاوت""؟؟ عرض کیا اگر چھ ہوں تو؟

تو فرمایا بیٹا! جس شخص میں یہ پانچوں خصائل موجود ہوں گے فھو تقی، تقی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وللہ ولی ومن الشیطن بری' فرمایا وہی شخص متقی' پرہیز گار اور اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اور شیطان کے شر سے بری ہے۔

حکمت :۔ حضرت لقمان بہت بڑے حکیم تھے' اور سب سے پہلی حکمت کی بات انہوں نے یہ فرمائی کہ طہارت خانے میں دیر تک بیٹھے رہنا' جگر میں فتور اور جسم میں ناسور پیدا کرتا ہے اور باپ کا اولاد کو مارنا ایسے ہے جیسے کھیتی کے لئے بارش' اس کی تفصیل عنقریب آ رہی ہے۔ حضرت نسفی فرماتے ہیں حضرت لقمان کے بیٹے کا نام "ثاران" تھا' لیکن علامہ بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ماثان بیان کیا ہے! اور بعض نے انعم اور اشکر لکھے ہیں لیکن علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ آخری دونوں پر اکتفا فرماتے ہیں۔:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "من ابتلی فصبر' واعطی فشکر' وظلم فغفر' وظلم فاستغفر"

جس شخص نے مصیبت پر صبر' نعمت پر شکر' ظالم کے ظلم پر عفوو درگزر اور گناہ پر استغفار کو اپنانا؟ عرض کیا! فمالہ یا رسولہ اللہ! پھر اس کے لئے کیا ہے؟ قال اولئک لھم الامن وھم مھتدون فرمایا ان کے لئے امن و امان ہے اور وہی ہدایت پر سرفراز ہیں۔ حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اللہ تعالیٰ کے فرمان " یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ایمان والو' صبر واستقامت' اتفاق و اتحاد اور تقویٰ اپناؤ' تاکہ تمہیں کامیابی و کامرانی سے نوازا جائے' کے بارے میں فرماتے ہیں' سلامتی کی امید پر دنیا میں صابر' راہ جہاد میں ثابت قدم اور مستقیم اور خواہشات نفسانیہ سے اپنے آپ کو بچاؤ اور جس فعل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمساری کا خطرہ ہو اس سے کلی طور پر پرہیز کرو تاکہ کل عالم آخرت میں عزت و کرامت کی بساط پر سعادت فلاح پائیں!

نیز میں نے تفسیر قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ میں دیکھا ہے اس سے مراد ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنی خواہشات نفسانیہ پر صبراور اپنے دل کو قابو اور اپنے رازوں کی حفاظت کرنا ہے۔

حکایت:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بکریاں چراتے چراتے ایسی وادی میں جاپہنچے جہاں بھیڑیئے بکثرت رہتے تھے اور آپ پر تھکاوٹ اور نیند کا بھی غلبہ طاری تھا! اگر سوتے ہیں تو خطرہ ہے بھیڑیئے بکریوں پر حملہ آور ہوں اور انہیں ہلاک کر ڈالیں! اسی سوچ و بچار میں آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور یہ دعا پڑھ کر سو رہے۔ " احاطه علمک ونفزت الادتک وسبق تقدیرک جب بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں ایک بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کررہا ہے' آپ حیران ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور فرمایا "یا موسیٰ کن لی کما ارید اکن لک کما ترید!" میرے کلیم! میرے لئے ایسے ہو جاؤ جیسے میری رضا ہے تو میں تمہارے لئے ایسے بن جاؤں گا جیسے تمہاری رضا ہوگی۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

حکایت:۔ حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں "میں نے اپنے والد ماجد سے سنا چند لوگ کشتی پر سوار جارہے تھے کہ انہیں پانی کی تہہ پر ایک آدمی یہ کہتے ہوئے دکھائی دیا' "میرے پاس ایک ایسی دعا ہے جسے میں ہزار دینار میں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے درمیان ایک شخص نے ہزار دینار اس کی طرف بڑھائے اور کہا وہ دعائیہ کلمات دیجئے! اس نے کہا ان دیناروں کو دریا میں پھینک دو چنانچہ اس نے ایک ہزار دینار دریا میں پھینک دیئے تو وہ شخص بولا! اچھا پڑھیئے " ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب" جو شخص خوف الٰہی اپنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی کے راستے نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا وہم و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گمان بھی نہیں ہوگا۔

اس شخص نے کہا اسے اچھی طرح یاد کرلیں! اس کا یاد کرنا تھا کہ طوفانی لہروں نے کشتی کو نرغے میں لیا اور وہ ٹوٹ گئی! وہ شخص جس نے ایک ہزار دینار ایک آیت پر نثار کیے تھے وہ کشتی کے ایک تختے پر رہ گیا اور مذکورہ آیت کو مسلسل پڑھتا رہا' سمندر سے ایک لہر اٹھی اور اس تختے کو کسی جزیرہ کے ساحل پر جا پھینکا! جہاں اس کی ایک حسین و جمیل عورت سے ملاقات ہوگئی! احوال دریافت کرنے پر عورت نے اپنی سرگزشت کہہ سنائی کہ میں فلاں شہر میں رہتی ہوں' سمندر سے ایک جن نمودار ہوتا ہے اور وہ مجھ پر غلبہ حاصل کرنے کی انتھک کوشش کرتا ہے مگر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محفوظ رہتی ہوں!

اس آدمی نے کہا "تم مجھے ایسی جگہ کی نشاندہی کردو جہاں سے میں اسے دیکھ سکوں! لیکن وہ مجھے نہ دیکھ پائے! چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا! جب جن سمندر سے باہر نکلا تو وہ شخص آیت پڑھنے لگا! جن آگ کے شعلے کی مانند بھڑکا اور ٹھنڈا ہوگیا! جن کی ہلاکت کے بعد اس حسینہ نے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور ایک غار میں لے گئی! جہاں بکثرت لعل و جواہرات بکھرے پڑے تھے' انہوں نے نہ جانے کتنے اٹھائے' کہ اسی اثنا میں ایک اور جہاز سمندر کے ساحل پر آلگا اور وہ دونوں اس پر سوار ہوکر منزل مقصود پر روانہ ہوگئے!

حکایت :- میں نے کتاب الفرج بعد الشدۃ میں دیکھا ہے' مصر میں ایک راہب کے مکاشفہ کی بڑی شہرت تھی ایک مسلمان نے سوچا اسے قتل کر دینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ لوگ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں چنانچہ وہ ایک زہریلا ہتھیار لے کر اس کے دروازے پر جا پہنچا' جب اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ صاحب کشف راہب بولا! اے مسلم! اسے پھینک دو اور اندر آجاؤ! اس نے چھرا پھینکا اور اندر چلا گیا! اور دریافت کیا تجھے یہ مکاشفہ کا نور کہاں سے ملا! اس نے جواباً کہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نفس کی مخالفت سے!

پھر پوچھا! کیا تجھے اسلام سے رغبت ہے وہ راہب کہنے لگا! ہاں "پھر کلمہ پڑھا اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا! اس سے پھر پوچھا! تجھے کس چیز نے اسلام پر آمادہ کیا! وہ راہب بولا میں نے اپنے نفس میں اسلام کو پیش کیا تو اس نے انکار کر دیا! پس میں نے خواہش نفسانی کی مخالفت میں اسلام قبول کرلیا! سبحان اللہ وبحمدہ

سید عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک قوم جہاد کی تیاری میں تھی کہ آپ نے فرمایا! قدمتم من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر، تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آگے بڑھو! عرض کیا گیا جہاد اکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا " جھاد النفس" خواہشات نفسانیہ کی مخالفت بعض علمائے کرام فرماتے ہیں حضرت یحییٰ ابن زکریا علیھما السلام کا نام یحییٰ اسی بنا پر رکھا گیا کہ آپ نے خواہشات نفسانیہ کی اتنی شدت سے مخالفت کی کہ وہ بالکل مردہ ہوگئیں، پھر انہیں روحانی زندگی عطا کر کے اپنا مطیع و فرمنبردار بنالیا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا" ہم نے اس سے پہلے اس نام والا پیدا ہی نہیں فرمایا! اس لئے کہ انہوں نے نفس کو ہلاک کر دیا تھا! آپ کے دل میں عورت کی قربت کا کبھی تصور پیدا نہ ہوا اسی لئے آپ کا نام اللہ تعالیٰ نے "حصور" بھی رکھا یعنی عورتوں سے دوری اختیار کرنے والے حالانکہ انہیں قدرت حاصل تھی! بعض نے کہا کہ معاصی سے کنارہ کشی کرنے والے کو حصور کہتے ہیں پس ایسا شخص اس قابل ہے کہ موت کو چھترے کی صورت میں ذبح کر ڈالے، چنانچہ آپ نے جب ترک شہوت کے باعث، اپنے نفس کو روحانی اور پاکیزہ زندگی سے نوازا تو اسی بنا پر آپ دونوں جہاں میں زندگی کا سبب بنے، موت کو چھترے کی صورت میں لاکر ذبح کرنے کا معاملہ یہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عزرائیل علیہ السلام بوقت وصال آئے تھے تو چھترے کی صورت میں نازل ہوئے تھے! لہٰذا جب یوم قیامت موت کو ذبح کیا جائے گا تو اس کی صورت چھترے جیسی ہوگی' جیسے کہ ہم نے اس کی تفصیل باب الارواح میں درج کی ہے۔

حضرت ابن عینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' تین دن ایسے ہیں جب انسان کو بہت زیادہ وحشت ہوتی ہے پیدائش' موت اور دوبارہ زندہ ہونے کا دن' چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے فرمایا ان پر سلام جس دن پیدا ہوئے اور ان کے یوم وصال پر سلام نیز جس دن دوبارہ اٹھائے جائیں گے اس دن بھی ان پر سلام۔

لطیفہ :۔ میں نے عوارف المعارف میں دیکھا ہے کہ ایک عورت نے ایک عابد کو اپنی خواہش نفسانیہ کو پورا کرنے کے لئے دھوکہ سے اپنے گھر بلایا' جب عابد نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اس کی نیت خراب ہے تو اس سے بچنے کے لئے طہارت کا بہانہ بنایا اور کہا مجھے پانی دو تاکہ میں قضائے حاجت سے فراغت پالوں' عورت نے پانی دیا اور یہ محل کی چھت پر گیااور نیچے کود پڑا' اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا جاؤ اور میرے بندے کو زمین پر گرنے سے پہلے پہلے تھام لو کیونکہ اس نے میرے خوف سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی کوشش کی ہے' چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے اسے بحفاظت زمین پر پہنچا دیا۔

ابلیس سے کسی نے پوچھا تو نے اس کو ترغیب کیوں دی' وہ بولا' جو انسان اپنی خواہش نفسانی کی مخالفت کرتا ہے اس پر میرا بس نہیں چلتا۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا میں نے ایک ایسی عورت دیکھی جو دنیا کی عورتوں کے مشابہ نہیں تھی' میں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں حور ہوں! آدمی نے اس سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا! وہ کہنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگی بہت اچھا البتہ تم میرے آقا کے پاس اپنا پیغام بھیجو! اور میرا حق مہر ادا کرو! میں نے کہا تیرا حق مہر کیا ہے؟ کہنے لگی اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے بچانا! (احیاء العلوم)

حضرت مرعشی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں جہاز پر سوار تھا کہ وہ تباہ ہوگیا' میں اور ایک عورت ایک تختے پر رہ گئے عورت کو پیاس محسوس ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوئی! الٰہی! مجھے پانی عنایت فرما! کیا دیکھتا ہوں کہ فضاء میں ایک زنجیر کے ساتھ ایک پیالہ نمودار ہوا جسے ایک آدمی نے پکڑ رکھا ہے! میں نے اس سے دریافت کیا تجھے ہوا میں معلق ہونے کی کیسے طاقت حاصل ہوئی! وہ بولا میں نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنی خواہشات کو جب سے ترک کر دیا ہے اس نے مجھے ایسی طاقت عطا فرما دی ہے!

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے ایک روز درخت سے آواز آئی! شبلی! تم میری طرح بن جاؤ لوگ مجھے پتھر مارتے ہیں' لیکن میں انہیں جواباً پھل دیتا ہوں! میں نے اسے کہا! پھر تو دوزخ کا ایندھن کیوں بنے گا! وہ کہنے لگا میری خواہش لے جائے گی کیونکہ جب یہ غالب ہوتی ہے تو میں خوب جھومتا ہوں!

نون الهوان من الهوى مسروقة' فاذا هويت فقد لقيت هوانا

خواہشات نفسانی کے باعث میں نے کلمہ "ھوان" سے نون کو چرا لیا ہے' پس جب میں نفسانی خواہش کا شکار ہوتا ہوں تو مجھے ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حکایت :۔ حضرت ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں میں نے ایک ضعیف راہب کو دیکھا تو دریافت کیا' کیا تو بیمار ہے' وہ کہنے لگا ہاں! میں نے کہا کتنی مدت سے بیمار ہو! وہ کہنے لگا جب سے میں نے اپنے نفس کو پہچانا ہے! میں نے کہا پھر تم اپنا علاج کرو! وہ بولا' علاج کرتے کرتے عاجز ہو چکا ہوں! لیکن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اب میں نے داغ حاصل کرنے کا قصد کیا ہے! میں نے کہا داغ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا! خواہشات نفس کی مخالفت!

بعض مفسرین فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ میں انفسم کی بجائے قلوبھم نہیں کہا، کیونکہ نفس میں عیب ہیں، اور نفس کی خریداری اس لئے کی ہے کہ اس کی طہارت کی جائے! عوارف المعارف میں ہے کہ جب شیطان زمین پر آیا تو اس کے پاؤں کے نیچے جو مٹی تھی اس سے نفس کو تخلیق فرمایا گیا ہے! اور دل کو دونوں پاؤں کے درمیان جو مٹی تھی بنایا گیا!!

فائدہ :- حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "ایمان" عریانی (ننگا) ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کی زینت حیاء اور اس کا راس المال عفت، بعض نے فرمایا جسے یہ چیز محبوب ہو کہ وہ ہمیشہ عافیت سے رہے اسے چاہئے کہ وہ ڈرتا رہے، حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قوت اور فرحت و انبساط کو بڑھا دیتا ہے۔

حضرت عمرو بن عطیہ چار لاکھ مرتبہ یومیہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرتے تھے! حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاشت کے وقت تین سو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے، حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ، تہذیب الاسماء واللغات میں درج فرمایا ہے حضرت محمد بن حریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احباب میں سے تھے وہ چالیس سال تک چالیس ورق یومیہ لکھا کرتے نیز تیس ہزار اوراق پر مشتمل انہوں نے قرآن پاک کی تفسیر قلمبند فرمائی! اور اپنے تلامذہ کو اس کے لکھنے کا حکم فرمایا! اور انہیں کہا! اس کی تکمیل کتابت سے پہلے عمر ختم ہو جائے گی پھر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے فرمانے لگے، لوگوں اب تو ہمتیں بالکل جواب دے گئیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں' بعدہ' انہوں نے اس تفسیر کا تین ہزار صفحات میں خلاصہ لکھا! انہوں نے ۳۱۰ھ میں وصال فرمایا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی شخص قلعے کے اندر سترویں مکان میں تقویٰ و پرہیزگاری میں مشغول ہو اور ان مکانوں کے دروازوں پر قفل پڑے ہوں اسے کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو' پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس مبارک عمل کی جزا ایسے عطا فرمائے گا! کہ لوگوں میں اس کی اچھی شہرت ہوگی!

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شیر اسی کو کھاتا ہے جس سے کوئی حرام فعل سرزد ہوا ہو! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی اتنی اطاعت و عبادت کرو حتیٰ کہ اس کی اطاعت کا حق ادا ہو جائے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح فرمانبرداری کرو حتیٰ کہ نافرمانی کا تصور بھی پیدا نہ ہو اور اس کی یاد کو اتنا پختہ کر لیا جائے کہ کبھی بھول بھی واقع نہ ہو اور ایسے شکر ادا کریں کہ کبھی ناشکری کا خیال تک نہ آنے پائے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں تقویٰ کے تین معانی ہیں " تقویٰ عن المعاصی' گناہوں سے بچنا' تقویٰ عن البدعۃ' خلاف شریعت باتوں سے بچنا' تقویٰ عن الشرک' شرک سے نفرت کرنا! چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرنا' پھر تقویٰ پر ہمیشگی کرنا' پھر ظلم سے پرہیز کرنا! اور مخلوق خدا کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ساتھ عمدہ سلوک کرنا! یہ آیت کریمہ حرمت شراب کے متعلق نازل ہوئی' کہتے ہیں کہ بعض آدمیوں نے غزوہ احد میں شراب پی رکھی تھی پھر وہ شہید ہوگئے' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر کوئی گناہ نہیں اس لئے کہ اس وقت تک حرمت شراب کا حکم ہی نازل نہیں ہوا تھا! طعام کا لفظ کھانے اور پینے والی اشیاء پر مشترکہ بولا جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کچھ نہیں کھاؤں گا لیکن اس نے پانی یا کوئی اور مشروب پی لیا' یا اس نے قسم کھائی کہ کچھ بھی نہیں پیئے گا لیکن اس نے کھانا وغیرہ کھالیا وہ حانث نہیں ہوگا! یا کہے کہ میں انار یا انگور نہیں کھاؤں گا پھر دونوں کا عرق پی لیا یا دونوں چوس کر ان کا پھوک پھینک دیا تو وہ حانث نہیں ہوگا! ایسے ہی اگر قسم کھائے کہ برف نہیں کھاؤں گا لیکن برفیلا پانی پی لے تو وہ حانث نہیں ہوگا نیز وہ کہے کہ پانی نہیں پیوں گا لیکن اس نے برف چبالی تو اس پر کفارہ قسم نہیں پڑے گا۔

حکایت :۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں کوئی شخص مہمان ہوا' آپ اس کی ضیافت کے لئے باہر نکلے' آپ نے کچھ ہرن اور پرندے دیکھے اور انہیں اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا' وہ ہرن اور پرندے آپ کے پاس چلے آئے' مہمان یہ منظر دیکھ کر حیرانگی کے عالم میں کہنے لگا! سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے تو جانور بھی مسخر کر رکھے ہیں! حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس کے سامنے کوئی چیز ایسی نہیں جو اطاعت نہ کرے!

مصطفیٰ کا آج تو بن جا غلام
سب جہاں بن جائیں گے تیرے غلام

حضرت سیدنا فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو سو پچاس سال تک زندہ رہے' ۳۶ھ میں وصال فرمایا آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں جبکہ حضرت سلمان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف ایک حدیث مروی ہے! اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ' میں آپ کی عمر بہت زیادہ بتائی گئی ہے اور وہاں آپ کے حالات بڑی تفصیل سے ملتے ہیں جو بڑی دلچسپی کا باعث ہیں (تابش قصوری)

حکایت:- بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور اس کی بیوی نیک خصلت تھے' اس زمانہ کے نبی کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اس نیک بخت سے کہو میں نے تیری تقدیر میں یہ درج فرمایا ہے کہ تیری نصف زندگی تونگری میں اور نصب محتاجی میں گزرے گی اگر وہ جوانی کے عالم میں تونگری چاہتا ہے ہم اسے تونگر بنا دیتے ہیں اور اگر بڑھاپے میں چاہے گا تو ہم اس وقت تونگر بنادیں گے! چنانچہ اس نے بڑھاپے کی تونگری طلب کی! تا کہ آخری عمر میں کام کاج کے باعث غافل نہ ہو جائے! اور اس کی بیوی نے جوانی کی تونگری طلب کی تا کہ خوب عبادت کرے' اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی میرے نبی علیہ السلام انہیں فرما دیجئے تم نے میری عبادت کی نیت پر تونگری طلب کی لہٰذا تمہیں تمام زندگی امارت میسر رہے گی اور تمہیں دنیا و آخرت میں کامیابی سے سرفراز کیا جائے گا!

حکایت:- بیان کرتے ہیں کہ ایک نیک بخت خاتون کا خاوند سنار تھا! اس کے گھر ایک بہشتی تیس برس سے پانی بھرنے آیا کرتا تھا مگر اس نے ایک بار بھی نگاہ غلط اس پر نہ ڈالی! ایک دن خلاف معمول اس نے پوری طاقت سے عورت کا ہاتھ تھام لیا! جب اس عورت کا خاوند گھر آیا تو اس سے پوچھنے لگی آج تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے' وہ کہنے لگا ایسی بات تو نہیں البتہ ایک عورت نے مجھ سے کنگن لئے جب میں نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا تو مجھے بہت پسند آئے' میں نے زور سے اس کی کلائی تھام لی وہ عورت کہنے لگی تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بیوی سے جیسے کیا تھا ویسے ہی اس کے بدلہ میں خدا نے تیرے ساتھ کیا! دوسرے دن وہ بہشتی معذرت کرنے لگا! عورت بولی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تمہارا کوئی قصور نہیں یہ ساری خرابی میرے خاوند کی طرف سے تھی! چنانچہ اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی ہو رہی ہے۔ "عفوا عن نسآء الناس تعف الناس عن نساء کم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ عفت اختیار کرو، لوگو تمہاری عورتوں کے ساتھ بھی عفت، عصمت کا معاملہ کریں گے۔

نصائح نصیحت نمبرا:۔ حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہنمیوں پر ایک نہایت بدبو دار ہوا چلے گی کہ وہ پکار اٹھیں گے! الٰہی اتنی بدبو دار اور گندی ہوا تو آج تک نہیں دیکھی تھی، بتایا جائے گا یہ زانیوں کی بدبودار ہوا ہے!

حدیث شریف میں ہے جب کوئی شخص زنا کاری یا شراب نوشی میں مبتلا ہوتا ہے اس وقت اس کا ایمان اس سے ایسے کھینچ لیا جاتا ہے جیسے آدمی اپنے جسم سے کرتا اتارتا ہے۔

نصیحت نمبر۲:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان عورت کے ساتھ زنا کاری میں مبتلا رہا، جب وہ قبر میں جائے گا تو دوزخ کی جانب سے تین سو دروازے کھول دیئے جائیں گے جن سے سانپ، بچھو اور آگ کے شعلے اس پر برسیں گے! اور یہ سلسلہ قیامت تک برقرار رہے گا! (تحفتہ الحبیب)

حکمت:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر زنا کی اجازت طلب کی، لوگوں نے یہ بات سنتے ہی ڈانٹنا شروع کر دیا، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے فرمایا بیٹھئے، جب وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا کیا تو اپنی ماں کی نسبت زنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پسند کرے گا! کہنے لگا خدا کی قسم ہرگز نہیں! آپ نے فرمایا اپنی بہن کی نسبت زنا پسند کرے گا وہ بولا ہرگز نہیں! پھر آپ نے اس پر دست رحمت رکھا اور دعا فرمائی اللھم اغفر ذنبہ وطھر قلبہ وحصن فرجہ۔ الٰہی! اس کے گناہ معاف فرما' اس کے دل کو پاک اور اس کی شرمگاہ کو محفوظ کردے۔ بیان کرتے ہیں پھر کبھی اس شخص کا برائی کی طرف دھیان نہ گیا!

نصیحت نمبر۳:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے مقاتلہ کا ارادہ فرمایا تو بلعم بن باعوراء کی قوم اس کے پاس آئی اور کہنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر بہت زیادہ ہے اور ہم کم ہیں' وہ کہنے لگا کچھ فکر نہ کرو! البتہ تم اپنی قوم سے حسین و جمیل عورتوں کو بناؤ سنگار کر کے ان کی طرف فروخت کے بہانے لے جاؤ اور عورتوں کو تاکید کردیں کہ اگر کوئی شخص ان سے رغبت رکھے تو وہ بلا روک ٹوک اس کی خواہش پوری کریں' اگر ایک شخص بھی زنا کا مرتکب ہوا تو تم پر فتح حاصل نہیں کرپائیں گے! چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے قوم موسیٰ کو طاعون میں مبتلا کردیا اور ایک ہی دن میں ستر ہزار لوگ ہلاک ہوئے!

جب کسی قوم میں بے حیائی گھر کرلیتی ہے تو وہ طاعون کا شکار ہو جاتی ہے' جب ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان پر قحط مسلط کردیا جاتا ہے' جب زکوٰۃ کو روک لیتی ہے تو بارش سے محروم کردی جاتی ہے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زانی چھ قسم کے عذاب میں مبتلا ہوگا! تین دنیا میں اور تین آخرت میں ہوں گے! دنیوی عذاب یہ ہوں گے! عمر کم' محتاجی زیاد اور چہرے سے نور اڑ جائے گا! آخرت میں! اللہ تعالیٰ کی ناراضگی' حساب میں سختی اور مدت تک دوزخ میں پڑا رہے گا۔

عجیبہ:۔ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں' میں نے ایک بار بندر کو بندریا سے زنا کرتے دیکھا' تو اسی وقت بہت سے بندر جمع

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے اور اس پر پتھر پھینکنے لگے گویا کہ "رجم کررہے ہیں" میں بھی ان کے ساتھ رجم میں شامل ہوا۔ (بخاری شریف)

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت عمرو بن جموع نے صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا ہے' انہوں نے سو حج کئے' ۷۵ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ گویا کہ آپ جلیل القدر تابعی ہیں! میں نے برماوی شرح بخاری میں دیکھا ہے کہ "ایک بندر اپنی بندریا کے سر کے نیچے ہاتھ رکھے سورہا تھا دوسرا بندر آیا اور اس نے بندریا کو اشارہ سے اپنی طرف بلایا' وہ چپکے سے اس کے پاس چلی گئی وہ دونوں ہم جفت ہوئے' جب واپس اپنے بندر کے پاس آئی تو وہ جاگ رہا تھا! اس نے بندریا کو سونگھا اور چلانے لگا' بے شمار بندر اس کے پاس جمع ہوئے اور انہوں نے اسے رجم کرڈالا!

مسئلہ نمبر۱:۔ اگر بالفرض کوئی عورت بندر کو اپنے اوپر قادر کرلے تو اس پر تعزیر واجب ہے جیسے کوئی آدمی' کسی مادہ جانور سے غلطی کا مرتکب ہو تو اس پر تعزیر واجب ہے! بشرطیکہ چار آدمی شہادت دیں یا وہ خود اپنے جرم کا اعتراف کرے پھر اگر وہ حلال جانور تھا تو اسے ذبح کرنا ضروری ہے' نیز اس غلط کار شخص کو صحیح و سالم جانور کی قیمت کے برابر رقم ادا کرنی پڑے گی! اسی طرح اگر کسی نے یونہی کوئی جانور ذبح کردیا تو مالک کو زندہ جانور کی قیمت ادا کرنا ہوگی! مثلاً زندہ جانور سو روپے کا ہے جب ذبح کردیا تو پچاس روپے کا رہا تو اس کے مالک کو بہرحال سو روپے ہی ادا کریں گے!

مسئلہ نمبر۲:۔ بندر کی خرید و فروخت جائز ہے! حضرت ابن سلام فرماتے ہیں علمائے اسلام کے نزدیک اس کی حرمت پر اتفاق ہے یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔

حکایت:۔ ایک صالح شخص خوانچہ لگایا کرتا تھا! وہ پھیری لگا رہا تھا کہ ایک عورت کا اس کی طرف میلان ہوگیا! اس نے اپنے گھر بلایا اور دروازہ بند کرکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

برائی کی خواہش کا اظہار کیا! نیک بخت نے بچاؤ کی یوں تدبیر کی! وہ کہنے لگا مجھے استنجا کی ضرورت ہے' عورت نے پانی دیا وہ پانی لئے چھت پر چڑھا اور اپنے آپ کو باہر گلی میں گرا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بچاؤ کے لئے فرشتہ بھیج دیا اس نے آرام سے پکڑ کر بحفاظت زمین پر اتار دیا! جب وہ اپنی زوجہ کے پاس گھر پہنچا تو اسے تمام کہانی کہہ سنائی وہ دونوں اس دن روزے سے تھے عورت بولی! آج تمام کام ترک کر کے ساری رات اللہ تعالیٰ کے لئے شکرانے کے نوافل میں گزاریں! جس نے تجھے گناہ سے محفوظ فرمایا! ان کے ہمسایہ کا معمول تھا کہ وہ ان کے گھر آگ لینے آیا کرتے تھے بناء علیہ انہوں نے اپنا تنور یونہی جلا رکھا! ہمسائی آگ لینے آئی تو تنور جل رہا تھا اس نے اس خیال کے پیش نظر تنور کی طرف نگاہ دوڑائی مبادا کہ روٹی جل نہ جائے' مگر جب تنور کو دیکھا تو وہ روٹیوں سے بھرپور تھا! الغرض میاں' بیوی دونوں کھانے سے خوب سیر ہو کر عبادت کرنے لگے! بعدہ انہوں نے دعا کی الٰہی! ہمیں بلامشقت روزی عطا کیجئے! اسی اثناء میں چھت سے ایک قیمتی موتی گرا' جسے پاکر وہ بے حد خوش ہوئے' جب سوئے تو عورت نے خواب میں جنت اور جنتیوں کے آرام و راحت کے لئے نہایت عمدہ اقسام کے منبر دیکھے' جب اس نے اپنے خاوند کے منبر کو دیکھا تو اس کا ایک موتی گرا ہوا پایا' جب بیدار ہوئی تو خاوند سے خواب بیان کیا اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں یہ قیمتی موتی اپنی جگہ واپس چلا جائے چنانچہ وہ موتی اسی لمحہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

حکایت :۔ حضرت ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن راستے میں مجھے ایک عورت ملی جو کہنے لگی کیا تمہیں اجر و ثواب کے حصول کی رغبت ہے؟ تو ایک بیمار کی عیادت کرتے جاؤ! میں نے کہا ہاں! بولی میرے گھر چلیں جب میں اندر داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر لیا' تب مجھے اس کی مکاری سمجھ آئی' میں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کا منہ کالا کرے! چنانچہ وہ فوراً سیاہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگیا! وہ حیران رہ گئی اور مارے خوف کے اس نے دروازے کھول دیئے' جب میں بحفاظت نکل آیا تو میں نے دعا کی الٰہی! اس کا چہرہ جیسے تھا ویسے ہی کردے اسی لمحہ وہ پہلی شکل میں منتقل ہوگئی!

حکایت :۔ بعض علمائے حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے مجھے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاسدین نے منصوبہ مرتب کیا کہ آپ کی عزت و عظمت اور شہرت کو داغدار کریں! چنانچہ ان لوگوں نے منصوبہ بندی کے تحت ایک عورت کو آمادہ کیا! وہ آپ کو رات کے وقت اپنے گھر بلائے اور پھر شور مچادے کہ انہوں نے میری عزت سے کھیلنے کا ارادہ کیا ہے۔

چنانچہ جب آپ تہجد کے وقت جامع مسجد میں تشریف لے جارہے تھے وہ عورت آپ کے سامنے آموجود ہوئی اور کہنے لگی میرا خاوند بیمار ہے! اور وہ چاہتا ہے کہ آپ انہیں کوئی وصیت فرمایئے' مجھے خطرہ ہے کہ وہ وصیت سے قبل مر ہی نہ جائے! براہ کرم میرے ساتھ چلیں چنانچہ میں اس کے ساتھ ہولیا' جب مکان میں داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کرلیا اور چلانے لگی! حاسدین جو اسی انتظار میں تھے' پہنچ گئے' حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس عورت کو گرفتار کرکے خلیفہ کے پاس لے گئے' خلیفہ نے حکم دیا کہ صبح تک دونوں کو قید خانہ میں رکھا جائے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ ساری رات نوافل پڑھنے میں گزار دی' اسی بنا پر عورت ندامت محسوس کرنے لگی' حاسدین نے جو باتیں اسے سکھائی تھیں تمام حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف صاف کہہ دیں' آپ نے کہا تو جیل کے محافظ سے کہہ مجھے حاجت درپیش ہے' اجازت دو ابھی لوٹ کر واپس آجاؤں گی! اور تم میری زوجہ ام حماد کے ہاں جاؤ اور انہیں حقیقت حال سے آگاہ کرو! وہ اسی وقت میرے پاس چلی آئے اور تو وہی سے اپنے گھر کا راستہ لے! اس نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حسب الحکم عمل کیا اور آپ کی زوجہ محترمہ' آپ کے ہاں جیل آگئیں جب سورج طلوع ہوا تو خلیفہ نے امام صاحب اور عورت کو طلب کیا! پھر آپ سے مخاطب ہوا' کیا اجنبیہ کے ساتھ خلوت جائز ہے؟ آپ نے فرمایا فلاں شخص کو بلایئے' وہ شخص آپ کے خسر تھے' جب آئے تو ان کے سامنے اپنی زوجہ کا چہرہ کھول دیا! اور دریافت کیا! بتایئے! یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے اپنی بیٹی کو پہچان لیا تھا کہنے لگے یہ میری بیٹی ہے! میں نے اس کا امام صاحب سے نکاح کردیا تھا! پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت محفوظ فرمائی اور عظمت و رفعت کو بڑھا دیا! حاسدین خائب وخاسر ہوئے۔

حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی دشمن کی بھی برائی کرتے نہیں پایا! حضرت علی ابن ابی عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرت امام اعظم کی عقل کا روئے زمین کی نصف آبادی کی عقل سے موازنہ کیا جائے تو آپ اس صفت میں ان پر غالب رہیں گے! آپ فرماتے ہیں!

ان یحسدونی فانی غیر لائمهم غیری
من الناس اهل الفضل قد حسدوا
قدام لی ولهم مالی وما بهم
ومات اکثر ناغیظا بما یجدوا

(امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اگر لوگ مجھ پر حسد کریں تب بھی میں انہیں ملامت نہیں کروں گا' کیونکہ میرے سوا دیگر اہل فضل وکمال پر بھی لوگ حسد لے گئے لیکن جو کچھ مجھ میں اور صاحبان فضل وکمال میں ہے وہ اسی طرح برقرار ہے حالانکہ ہمارے اکثر حاسد حسد میں مرگئے۔

حضرت جعفر بن ربیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں پانچ سال تک آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی خدمت میں رہا میں نے آپ سے زیادہ کسی کو خاموش طبع نہیں پایا! لیکن جب کبھی فقہی امور پر بات ہوتی تو آپ وادی میں بارش کی طرح بہ نکلتے!

حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ الناس عیال علی فقه ابی حنیفة اہل علم امام ابوحنیفہ کی فقاہت کے سامنے بچے ہیں!

انشاء اللہ العزیز آخیر کتاب میں آپ کے فضائل ومناقب تفصیل سے آئیں گے۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی زاہد نے شیطان کو بشکل انسان دیکھا کہ اس کی کمر میں بکثرت پھندے لٹک رہے ہیں' اس نے شیطان سے پوچھا! تو وہ بولا' میں زاہد ہوں! میرا کوئی خاص روزی کا ذریعہ نہیں' بس انہی پھندوں سے شکار پر میری گزر بسر ہے!

زاہد بولا میرے لئے بھی ایک پھندا بنایا جائے چنانچہ دوسرے روز زاہد کا ایک عورت پر گزر ہوا وہ کہنے لگی! مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تم اچھی طرح پڑھ سکتے ہو! میرے پاس میرے خاوند کا خط آیا ہے براہ کرم ذرا پڑھ دیجئے!

وہ کہنے لگا! پڑھ دیتا ہوں! آگے بڑھا اور اس کے ساتھ برآمدے میں کھڑا ہوگیا! عورت نے زنا کی دعوت دی! تو زاہد نے فوراً پاگل پن ہونے کا مظاہرہ کیا! عورت نے جلدی سے مکان کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا! لیکن وہاں ابلیس آدھمکا! زاہد نے ابلیس سے پوچھا تو نے ہی یہ جال بنا تھا! اس نے کہا ہاں! لیکن تمہارے پاگل پن نے تجھے بچالیا!

فائدہ :۔ اگر کہا جائے اس میں کیا حکمت ہے زانی غیر محض کو سو کوڑے مارنے کا حکم ہے! جواباً کہتے ہیں کہ سال میں چار فصلیں ہیں بارہ ماہ' ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن کے ساتھ رات بھی ہے اس طرح کل چار + بارہ + تیس + تیس = چھہتر ہوئے! چونکہ رات اور دن میں چوبیس گھنٹے ہیں ان کو بھی جمع کرلیں تو کل سو کی تعداد ہوئی پھر ہر ہر کیفیت کی مقدار کے مطابق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک ایک کوڑا مارا جاتا ہے تاکہ ہر ایک لمحے کا کفارہ بن جائے!

میں نے کشف الاسرار' لابن عماد میں دیکھا ہے کہ زنا کی شہادت میں چار شخصوں کی اس لئے قید ہے کہ یہ فعل دو سے سرزد ہوتا ہے (زانی اور زانیہ) تو ہر ایک کے لئے دو دو گواہ ہوئے!

حکایت :- بنی اسرائیل کا قاضی حج پر جانے لگا تو اس نے اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام مقرر کیا ایک روز وہ اپنی بھاوج کے پاس گیا اور اسے اپنی طرف رغبت دلانے لگا وہ بولی اتق اللہ ولا تخن اخاک' اللہ سے ڈر اور اپنے بھائی کی امانت میں خیانت نہ کر! اسی وقت ابلیس آموجود ہوا! اور اس سے کہنے لگا اگر یہ تیری بات نہ مانے تو اس پر حد قائم کرا دے اور رجم کرا دو! چنانچہ وہ عورت سے کہنے لگا میں تجھے رجم کرا دوں گا وہ کہنے لگی جو چاہے سزا دو لیکن تیرا کہنا نہیں مانوں گی' پس اس نے حد جاری کرا دی! اور وہ رجم کر دی گئی! عورت زخموں سے چور وہیں پڑی رہی۔ اتفاقاً ادھر سے ایک ساربان کا گزر ہوا' عورت کو کراہتے پایا' اس کا دل بھر آیا' اور وہ اسے اپنے گھر اٹھا لایا چند روز تک اس کے زخم مندمل ہو گئے' ساربان اس سے الفت کرنے لگا نیز اس کے خاندان کا ایک شخص بھی اس خاتون کو چاہنے لگا ایک روز موقع پاکر اپنی خواہش نفسانیہ کی خاطر اسے ورغلانے لگا لیکن اس نیک بخت نے ایک نہ سنی اور اپنے آپ کو محفوظ رکھا چنانچہ وہ شخص بدلہ لینے کی خاطر رات کو قتل کے ارادے سے آیا اور اس نے اپنے خیال میں عورت کو قتل کر دیا لیکن وہ تو صاحب خانہ ساربان کا لڑکا تھا جو بے خبری کے عالم میں اس کے ہاتھوں قتل ہو گیا!

صاحب خانہ کی عورت اپنے خاوند کی چاہت کے مطابق کہنے لگی عورت قاتلہ ہے مگر تم محبت کے باعث اسے بچا رہے ہو۔ ساربان نے موقع پاکر عورت کو درہم دیئے اور چلتا کیا وہ عورت وہاں سے نکلی' ایک جگہ دین سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت رکھنے کے باعث ایک شخص کو سولی چڑھایا جارہا تھا! خاتون نے رقم دے کر اس شخص کو سولی سے بچایا وہ خاتون سے کہنے لگا میں ہمیشہ ہمیشہ تیری غلامی میں رہوں گا! آخر کار وہ دونوں چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہنچے' تو اس شخص کی نیت میں فتور پیدا ہوا' اور عورت پر ہاتھ اٹھانے لگا! لیکن خاتون نے کہا شرم کر! کیا میری نیکی اور جان بچانے کا یہی صلہ ہے! اسی اثنا میں دریا کنارے ایک جہاز آلگا' جہاز کے تاجر سے وہ شخص ملا اور کہنے لگا میرے پاس ایک حسین جمیل لونڈی ہے جسے میں بیچنا چاہتا ہوں! چنانچہ تاجر نے عورت کو ایک نظر دیکھا اور تین سو اشرفیاں اس کے سپرد کیں! اور عورت کو اپنے قبضہ میں لینے لگا' خاتون نے ہزار ہا بار کہا میں لونڈی نہیں آزاد عورت ہوں لیکن تاجر نے زبردستی اپنے ساتھ جہاز میں بٹھالیا!

رات کو وہ خاتون سے دست درازی کرنے لگا وہ بولی اللہ سے ڈر! اس نے یہ سنتے ہی اس کے منہ پر مارنے کے لئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ جہاز کو طوفان نے گھیر لیا! یہاں تک کہ جہاز غرقاب ہوا' عورت کسی طرح محفوظ رہی اور ایک عادل بادشاہ کے ہاں جا پہنچی' اس نے بادشاہ سے اپنی تمام سرگزشت بیان کی' بادشاہ نے اس کے لئے ایک علیحدہ عبادت خانہ بنوایا جہاں وہ مصروف عبادت رہتی' اس کی نیکی' تقویٰ اور پرہیزکاری کی دور دور شہرت ہوئی مصائب و آلام کے مارے لوگ اس کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہونے لگے! اللہ تعالیٰ نے اس کی دعاؤں کو شرف قبول سے نوازا اور لوگوں کی مرادیں پوری ہونے لگیں!

جب اس کا خاوند حج سے واپس اپنے گھر لوٹا تو لوگوں سے اس کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا وہ زنا کے باعث سنگسار کر دی گئی ہے! جب وہ اپنے بھائی کے پاس گیا تو دیکھا وہ اندھا ہو چکا ہے اور جو گواہ تھے ان کے مونہوں کو ناقابل بیان مرض لاحق ہے۔ لوگوں نے بتایا فلاں مقام پر ایک صالح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خاتون رہتی ہے تم اپنے بھائی کو اس کے ہاں لے جاؤ اور دعا کراؤ' چنانچہ وہ اپنے بھائی اور ان گواہوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا' تو راستے میں ساربان اور وہ شخص جسے سولی سے رہائی دلائی تھی نیز جہاز کا تاجر جسے سمندری موج نے کنارے پر پھینک دیا تھا سخت ترین مصیبت میں مبتلا ملا!

القصہ! سبھی مجرم! اس عورت کے پاس حاضر ہوئے! اور دعا کی درخواست کی! عورت نے کہا میں اسی کے لئے دعا کروں گی جو اپنے اپنے گناہ کا اقرار کرے گا' چنانچہ ہر ایک نے اپنے اپنے جرم کی کیفیت بیان کردی تو خاتون نے اپنے خاوند کو اپنے پاس بلا کر اپنا چہرہ کھول دیا! وہ پکار اٹھا!

اللہ تعالیٰ جل وعلا خوب جانتا ہے کہ تو پارسا ہے! پھر وہ ہر ایک سے مخاطب ہوئی' تم ایک دوسرے کے مجرم ہو چاہو تو ایک دوسرے سے قصاص لے لو یا معاف کردو البتہ میں نے تمہیں معاف کیا اور یوں دعا کرنے لگی!

اللھم اکشف عنھم ضرھم فعافاھم اللہ اجمعین! وذھبت مع زوجھا"

الٰہی ان تمام کو مصائب سے رہائی عطا فرما اور سبھی کو عافیت نصیب کیجئے! پھر وہ اپنے خاوند کے ساتھ چلی گئی!

فائدہ :- لو لا ان رای برھان ربہ کی تفسیر میں' میں نے دیکھا ہے "حضرت یوسف علیہ السلام اپنے رب کی برہان "دلیل" نہ دیکھ پاتے بعض برہان سے مراد یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک شخص کو دیوار سے نکلتے پایا جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ساتھ دیوار پر یہ لکھ دیا " وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً (الایۃ) زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یہ سراسر بے حیائی ہے' پھر دوسری دیوار پر یہ کلمات نظر پڑے جو قلم قدرت سے تحریر تھے " وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ" بیشک تم پر دو عزت و تکریم والے محرر مقرر ہیں! جب دوسری طرف نظر اٹھائی تو یہ لکھا ہوا پایا یعلم خائنۃ الا یمین' اللہ تعالیٰ نگاہوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے جلدی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے جب سامنے دیکھا تو یہ لکھا ہوا ہے۔ کل نفس بما کسبت رھینۃ' ہر ایک اپنے ہی عمل کا ذمہ دار ہے! جب زمین پر نگاہ پڑی تو یہ لکھا ہوا ہے " اننی معکما اسمع واری' چھت پر نظر گئی تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت میں پایا! جو پریشانی کے عالم میں اپنی انگلیاں چبا رہے ہیں' یہ دیکھتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام شرمندگی کے باعث غش کھا کر گر پڑے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کو وہ کنواں یاد آگیا تھا جہاں پہلے ڈالے گئے تھے' آواز آئی یوسف علیہ السلام کیا تم وہ تکلیف بھول گئے ہو! اور کہتے ہیں کہ آپ نے جنت کی حور دیکھی جس کے حسن و جمال کو دیکھتے ہی حیرت زدہ رہ گئے' اس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے اس نے کہا میں اسی کے لئے ہوں جو زنا سے محفوظ رہے۔:۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّا بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ' یہ ان آیات میں سے ہے جنہیں متشابھات کہا جاتا ہے ان پر بڑی تحقیق کی ضرورت ہے تاہم یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی شان و شوکت اور مناصب جلیلہ کے مطابق ہی معنی لینا چاہئے لہذا یوں سمجھنا چاہئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسے بچانے کا ارادہ کیا' جب زلیخا نے وصل کا قصد کیا! بعض کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے جلال کا قصد کیا جبکہ زلیخا کا ارادہ اسکے برعکس تھا نیز برہان سے مراد اس سے بھاگنا ہے' اور بھاگنے میں دو فائدے تھے۔

نمبر۱:۔ قمیص کا پیچھے سے پھٹنا' دوسرا یہ کہ اگر ہٹاتے تو وہ آپ سے لپٹتی، ممکن تھا کہ سامنے سے قمیص پھٹ جاتی یا قتل کرڈالتی! ایک تاویل یہ بھی ہے کہ طرفین کو ایک دوسرے کی رغبت ہوئی کیونکہ دونوں حسن وجمال کے پیکر تھے! نیز سوء اور فحشاء میں بنیادی فرق یہ ہے کہ سوء چھونے اور مس کرنے کو کہتے ہیں جو زنا کی طرف راغب کرتا ہے! اور فحشاء زنا کو کہتے ہیں! یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھی کہا گیا ہے کہ سوء بچپن اور نادانی کی حالت میں کسی غلط فعل کے سرزد ہونے کو کہتے ہیں اور فحشاء جوانی کے عالم میں ارتکاب معصیت کو کہا جاتا ہے۔

لہٰذا اس قاعدہ کے تحت تو حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بچپن اور جوانی کے عالم میں ہمیشہ باعصمت رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس پر شاہد و عادل ہے "شیطان کا بس اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں پر نہیں چلے گا! اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں تو اعلان خداوندی ہے! اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ بیشک وہ ہمارے مخلصین بندوں میں سے ہیں! اور شیطان تو اللہ تعالیٰ کے مخلصین ترین بندوں کے لئے خود استثنیٰ کر رہا ہے۔ "اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ" پس جو شخص کریم ابن کریم' نبی ابن نبی ابن نبی علیہم السلام کی شان نبوت کے باوجود ایسا تصور بھی کرے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہے' مخالف ہے' بے ایمان ہے۔-:-

دعا کا اثر :- ایک صالح شخص کا بیان ہے' میں نے ایک لوہار کو دیکھا وہ گرم گرم لوہا آگ سے بلاواسطہ پکڑتا ہے اور نکال لیتا ہے' میں نے اس سے دریافت کیا، تمہیں آگ کیوں نہیں جلاتی' اس کا سبب کیا ہے وہ کہنے لگا میرے ہمسائے میں ایک خوبصورت عورت رہتی تھی' مجھے اس سے محبت ہوئی! لیکن اس کی عفت و پارسائی کے باعث میں اس پر قابو نہ پاسکا' انہی دنوں قحط پڑ گیا وہ میرے پاس روٹی طلب کرنے آئی' میں نے اپنی بری خواہش کا اظہار کیا' اس نے بھوکا رہنا پسند کیا مگر برائی کی طرف مائل نہ ہوئی' وہ مسلسل چار پانچ روز تک کھانے کی آرزو لئے آتی رہی مگر میں نفس کی خواہش کا مطالبہ کرتا رہا تاہم ایک روز میں نے خوف خدا کرتے ہوئے اسے کھانا دیا! اس نے کہا اگر راہ للہ دیتے ہو تو درست ورنہ بھوکی مر جاؤں گی لیکن برائی کے قریب نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھٹکوں گی! میں نے کہا! میں اب تجھے کھانا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دے رہا ہوں! اس نے کھانا سامنے رکھا اور یوں دعا دی " اللھم ان کان صادقا فحرمه علی النار فی الدنیا والاخرہ' وقد اجاب اللہ دعاء ھا! الٰہی! اگر یہ سچا ہے تو اس پر دنیا اور آخرت میں آگ حرام فرما دے' پس اس کی دعا قبول ہوئی!

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں " من قدر علی امراة اوجارية حراما فتركها مخافة من اللہ امنه اللہ من الفزع الاكبر وحرم عليه النار وادخله الجنة" جو شخص آزاد عورت یا کنیز کے ساتھ گناہ پر قادر ہو' لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت کے باعث اس کا ارتکاب نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے فزع اکبر میں نجات عطا فرمائے گا اور دوزخ اس پر حرام ہو گا' اور اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

فائدہ نمبر۱:۔ زاد المسافر جو طب کی ایک مفید ترین کتاب ہے' اس میں مرقوم ہے کہ جو کوئی آگ میں جل جائے تو اس کے زخموں پر ببول (کیکر) کی گوند' انڈے کی سفیدی میں ملا کر لگائیں صحت ہو گی! اسی طرح کوئلہ پیس کر موم اور روغن گلاب میں ملا کر لگانا بھی فائدہ مند ہے!

فائدہ نمبر۲:۔ زاد المسافر ہی میں ہے برگ آس سبز کا عصارہ سانپ ڈسے شخص کے لئے نافع ہے نیز اس کے لئے ٹھنڈا پانی پینا بھی مفید ہے کیونکہ زہر کو دور کرنے کی اس میں خاصیت ہے نیز لہسن اور گندنا' کھانا بھی فائدہ مند ہے!

فائدہ نمبر۳:۔ کتاب العقائق میں' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وغلقت الابواب' اس نے دروازے بند کر لئے' اس آیت میں ابواب اگرچہ جمع کا صیغہ آیا ہے' لیکن کہتے ہیں دروازہ صرف ایک ہی تھا' یہ صرف تعظیماً بولا گیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان " وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ بِالْقِسْطِ میں موازین کا صیغہ جمع تعظیمی لایا گیا ہے اور بھی توجیہ ممکن ہے! جیسے کہا جائے چونکہ اشیاء بکثرت ہوں گی اسی لئے موازین کہا گیا! گو ایک ہی میزان دو پلوں اور ایک سٹینڈ پر ہوگی جس کا ہر پلہ اتنا بڑا ہوگا اگر اس میں تمام آسمان اور تمام زمینیں رکھ دی جائیں تو بآسانی سے سما جائیں۔:۔

عرش کی دائیں جانب نیکوں کے لئے انوار و تجلیات کا' اور بائیں جانب برائیوں کی تاریکی و ظلمات کا پلّہ ہوگا! اس میں سبز زمرد کے اعمالنامے ہوں گے ہر اعمالنامہ ستر ہاتھ لمبا ہوگا!

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی تمنا کی تو انوار و تجلیات الٰہیہ سے بہرہ مند ہوتے ہی وجد کے عالم میں گر پڑے نیز میزان حشر کو بھی ملاحظہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوئے الٰہی اتنی وسیع و عریض میزان کو کون سی نیکیاں بھریں گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر میں چاہوں تو ایک کھجور سے ہی اسے بھر ڈالوں!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ پانچ کلمے جس کے نامہ اعمال میں ہوں گے وہ بہت باوزن ہوگا اور وہ یہ ہیں۔

(۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (۲) وقت پر پنج گانہ نماز ادا کرنا (۳) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم () لا حول ولا قوۃ الا باللہ (۵) استغفار کرنا! میرے حبیب ان کلمات میں سے ہر ایک کا ایک ایک حرف احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی بنادوں گا!

ایک صحابی بارگاہ رحمتہ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دن عرض گزار ہوئے' یا رسول اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم' میں' نماز روزہ کے علاوہ اور کوئی نیکی کا عمل نہیں کرسکتا کیونکہ میرے پاس مال نہیں کہ صدقہ و خیرات کرسکوں' استطاعت نہیں کہ حج کی سعادت حاصل کروں! بعد از وفات میرا کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حشر ہوگا! آپ نے اسے جنت کی بشارت دی تو عرض گزار ہوئے کیا جنت میں آپ کے ساتھ ہوں گا! آپ مسکرائے اور فرمایا ہاں تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے! بشرطیکہ دل کو حسد، زبان کو جھوٹ، آنکھ کو ممنوعات شرعیہ سے محفوظ اور کسی بھی مسلمان کی دل آزادی نہیں کرو گے تو جنت میں ایسے ہی میرے سامنے رہو گے جیسے میری یہ ہتھیلیاں میرے سامنے ہیں۔:۔

سید عالم، محسن اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مریض کی عیادت کرنے، جنازہ کے ساتھ چلنے اور قبریں بنانے والوں کا قیامت میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت کا ساتھ ہوگا وہ بلاحساب و کتاب جنت میں جائیں گے!

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا الٰہی تو نے خود مخلوق کو تخلیق فرمایا اور اپنی نعمتوں سے نوازا پھر کیا وجہ ہے قیامت کو بکثرت مخلوق دوزخ میں جائے گی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلیم اللہ علیہ السلام تم نے کھیتی بوئی، تیار ہوئی تو کاٹ لیا! کیا کچھ چھوڑا بھی؟ عرض کیا الٰہی میں نے خیروبرکت والی اشیاء کو اٹھالیا اور جو خیر سے خالی تھیں انہیں چھوڑ دیا! ارشاد ہوا! میرے کلیم! میں بھی جو خیر سے خالی اور بے فائدہ ہیں انہیں ہی دوزخ میں ڈالوں گا!

مسئلہ :۔ بھوک سے پریشان عورت کسی مرد سے کھانے کو طلب کرے اور وہ کھانے کو صحبت سے مشروط کردے تو اس مجبور و مضطر کے لئے کیا حکم ہے! محب طبری نے شرح تنبیہہ میں تحریر فرمایا ہے مجھے اس سے متعلق کوئی وضاحت نہیں ملی تاہم یہ ناجائز ہے! اس سے بہتر ہے کہ وہ عورت مردار یا کوئی حرام چیز کھالے مگر زنا سے باز رہے کیونکہ ممکن ہے زانی بعد از بدفعلی کھانا دینے سے بھی انکار کر ڈالے لیکن اضطراری حالت میں حرام اشیاء کا اتنی مقدار میں کھالینا جائز ہے جس سے جان بچ سکے اور اس سے بھوک کا ضرر دور ہو جائے گا لیکن زنا کا ضرر کبھی دور نہیں ہو سکتا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت :۔ ایک عابد کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دوران طواف یہ پڑھتے سنا! یا لطیف یا کریم بلطفک القدیم فان قلبی علی العھد مقیم اے وہ ذات اقدس جو اپنے لطف و کرم سے نوازنے والی ہے میرا دل وعدہ پر مضبوط ہے! میں نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگی دیکھو وہ لڑکا جو سو رہا ہے یہاں کا یہی باعث ہے! میں گھر میں سفرحج کے لئے بحری جہاز کے ذریعے روانہ ہوئی' لیکن طوفان کے باعث جہاز ٹوٹ پھوٹ گیا ایک تختہ پر بیٹھی جارہی تھی کہ اسی اثنا میں یہ بچہ متولد ہوا' لڑکے کو گود میں لئے سمندری لہروں میں پھنسی ہوئی تھی کہ اچانک ایک تختہ میرے قریب آگا جس پر ایک آدمی موجود پایا! ایسی حالت میں شیطان نما انسان نے اپنی خواہش کا مجھے نشانہ بنانا چاہا! انکار پر اس نے میرے بچے کو سمندر میں پھینک دیا' میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے فریاد رسی کی درخواست کی! کیا دیکھتی ہوں کہ سمندری جانور نے اسے تختے سے سمندر میں گرا دیا! اور تھوڑی ہی دیر بعد ایک جہاز میرے قریب آیا! انہوں نے مجھے تختے سے اٹھا کر جہاز میں بٹھا لیا! میں نے دیکھا میرا لخت جگر ان کے پاس ہے! جب ان سے لڑکے کی بابت پوچھا تو کہنے لگے۔ اسے ہم نے سمندری جانور کی پشت سے اٹھایا ہے جبکہ یہ اپنے انگوٹھے کو منہ میں دبائے ہوئے تھا جس سے ہم نے دودھ نکلتے دیکھا۔ عابد کہتا ہے میں نے اس خاتون کو کچھ رقم دینا چاہی تو وہ کہنے لگی! اے ناکارہ! میں تو تجھے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور احسان سے آگاہ کر رہی ہوں اور پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اس کے غیر سے روزی حاصل کروں۔ یہ سنتے ہی میری زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے!

وکم للہ من لطف خفی

یدق خفاہ عن فھم الذکی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وکم یسر الی من بعد عسر

ومزج لوعة القلب الشجی

وکم هم تساء به صباحا

وتعقبه المسرة بالعشی

اذا ضاقت بک الاسباب یوما

فثق بالواحد الاحد العلی

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے الطاف و اکرام بہت ہی خفیہ ہیں اور اس کی باریکیوں تک عقیل و فہیم کی فہم و دانش بھی نہیں پہنچ سکتی۔ سختی کے بعد بے پناہ سہولتیں میسر ہوتی ہیں، جنہوں نے دل میں بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے ٹھنڈے کر دیئے ہیں اور بہت سے ایسے فکر لاحق ہو جاتے ہیں جن کے باعث تمہاری صبح ہجوم افکار کے باعث مکدر ہوتی ہے لیکن شام ہوتے ہی خوشی و مسرت کا چاند طلوع ہو جاتا ہے اور جب تمہاری روزی کے سامان مفقود ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہی ذات اعلیٰ پر ہی بھروسہ کیجئے! اور لوگوں کی عیب جوئی کی طرف توجہ نہ دو! بلکہ جو برائی تمہیں دوسروں میں دکھائی دے تم اسے اپنی ذات میں تلاش کرو اور اسے باہر نکال دو! اسے ابن صبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابن ملقن نے کتاب الحدائق میں ایک اور شخص کی کیفیت بیان کرتے ہوئے درج کیا ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک نہایت قیمتی جوہر اپنے کسی وزیر کے ہاں امانتاً" رکھا تھا! اس کے لڑکے نے اٹھایا اور پھینک دیا جس سے وہ جوہر چار ٹکڑے ہوگیا! وہ شخص نہایت پریشان اور فکر مند ہوا۔ اگر بادشاہ نے طلب کرلیا تو کیا بنے گا! کہتے ہیں اسے ایک آدمی ملا جس نے مذکورہ بالا اشعار کو بکثرت پڑھنے کی تاکید کی چنانچہ وزیر ان اشعار کو خوب پڑھنے لگا! کہ اسی اثناء میں بادشاہ کا قاصد آیا اور اس نے کہا بادشاہ ایسی مہلک بیماری میں مبتلا ہے جس کا علاج معالج نے یہ بتایا ہے کہ اس قیمتی جوہر کے چار ٹکڑے کرکے پانی میں رکھ کر پانی پلائیں صحت میسر ہوئی! وہ شخص بے حد خوش ہوا۔ یہ مصیبت ٹلی! اور پکار اٹھا! پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندوں کو نہایت خفیہ انداز میں لطف و کرم سے نوازتی ہے۔:۔

لطیفہ :۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کسی شخص کے دشمنوں نے اسے افیون پلا دی' وہ بے ہوش ہوگیا! اور لوگوں کو اس کی ہلاکت قریب نظر آئی اور اسے ایک اندھیرے مکان میں ڈال دیا! وہاں پر سانپ نے اسے ڈس لیا! جس کے باعث افیون کا زہر ختم ہوگیا۔ افیون خشخاش کا دودھ ہے جو اپنی سرد مزاجی کے باعث قاتل ہے! اور سانپ کا زہر اپنی حرارت سے ہلاک کرتا ہے! یہاں پر حرارت پر برودت کے یکجا ہونے کے باعث ایک دوسرے کے ضرر و نقصان کو ختم کردیا جس کے سبب آدمی بچ رہا!

روضہ میں ہے کہ قلیل سی مقدار میں افیون فائدہ مند ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی بیع جائز ہے! لیکن اگر ہلاکت کا خطرہ ہے تو ناجائز ہے!

حکایت :۔ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بعد نماز عشاء کوئی شخص گھر سے نکلا اسے کسی عورت نے دیکھا اور اس کے پاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آئی اور اپنی خواہش کا اظہار کیا! وہ آدمی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا یہاں تک کہ اس کے گھر تک گیا اور پھر یہ آیت پڑھ دی! اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا (الایۃ) بیشک وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ کی راہ اپنائی جب بھی ان پر شیطان ڈورے ڈالتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جاتے ہیں! یہ آیت پڑھتے ہی وہ بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ عورت نے گلی میں ڈال دیا' اس کا باپ باہر نکلا تو اُسے اٹھایا جب ذرا اس نے ہوش سنبھالا تو اس کے باپ نے دریافت کرنا چاہا مگر اس نے وہی آیت پھر پڑھی اور گر کر جان جان آفرین کے سپرد کردی!

جب لوگوں نے اسے دفن کردیا تو اس واقعہ کی خبر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی آپ اس کی قبر پر آئے اور اسے مخاطب فرمایا! وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ! جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔:

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے' جب قلعہ کا محاصرہ کرلیا! تو ایک نہایت حسینہ و جمیلہ عورت قلعہ سے باہر آئی اس نے ہمارے لشکر پر نگاہ ڈالی اور اسے ایک نہایت خوبصورت مرد مجاہد نظر آیا تو اسے اپنے پاس آنے کا پیغام دیا تو مرد مجاہد نے جواباً کہلا بھیجا تم ظاہری "قلعہ" ہمارے اور باطنی قلعہ' اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو پھر دیکھا جائے گا۔ اس نے کہا ظاہری قلعہ تو میں جانتی ہوں مگر باطنی قلعہ کیا ہے؟ اس نے کہا اپنے دل کو اللہ کے سپرد کرنا! وہ کہنے لگی! لو میں نے اپنا دل اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا! تو کہنے لگی اب میں تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرتی ہوں! مرد مجاہد نے کہا میرے ہاتھ پر کیا ہمارے سپہ سالار کے ہاتھ پر اسلام کی سعادت حاصل کرو! جب وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئی تو کہنے لگی میں ان سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بڑے کے ہاتھوں اسلام قبول کروں گی۔ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا دیا تو آپ سے عرض گزار ہوئی آپ سے بڑے کے ہاتھ پر اسلام لانے کا شرف پانا چاہتی ہوں فقالت ارید علی یداکبر منک فخلوھا الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فلما رائت اسلمت وماتت فی الحال رضی اللہ تعالی عنھا پھر اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ پر پہنچایا گیا، وہ روضہ پاک دیکھتے ہی اسلام لے آئی اور اسی وقت اپنی پیاری جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھا! میرا خیال ہے وہ قلعہ کی مالکہ تھی (تابش قصوری)

لطیفہ:۔ میں نے الزہر الفائح میں دیکھا ہے ایک یہودی نے ایک مسلان سے دریافت کیا! مالکم اذا نظر تم الی قبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تبکون؟ تمہیں کیا ہو جاتا ہے جب نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت کرتے ہوتو رو پڑتے ہو؟ فقال اما اذا وقعت عینک ولم تبک فلک مائۃ دینار وان بکیت الزمنک بالاسلام فلما راہ بکی واسلم! اس پر مسلمان نے کہا تم خود دیکھ لو تم زیارت کرو اگر تمہیں رونا نہ آئے تو میں تجھے ایک سو دینار انعام دوں گا اور اگر تم رو پڑے تو تم پر لازم ہے اسلام قبول کریں چنانچہ جیسے ہی اس نے روضہ پاک کو دیکھا بے اختیار رو پڑا اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوگیا!

فوائد جلیلہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا ایک روٹی خیرات کرنا افضل ہے یا ایک سو رکعت نوافل پڑھنا! آپ نے فرمایا! ایک روٹی خیرات کرنا دو صد نوافل پڑھنے سے مجھے زیادہ پسند ہے! پھر عرض کیا ایک لقمہ حرام کا چھوڑنا اچھا ہے یا ہزار رکعت نوافل ادا کرنا؟ آپ نے فرمایا ایک لقمہ حرام سے بچنا میرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نزدیک دو ہزار رکعت کی ادائیگی سے زیادہ محبوب ہے! پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم غیبت کا چھوڑنا اچھا ہے یا دو ہزار رکعت پڑھنا' آپ نے فرمایا غیبت کا چھوڑنا میرے نزدیک دس ہزار رکعت نوافل ادا کرنے سے زیادہ اچھا ہے! میں نے پھر عرض کیا بیوہ خاتون کی مالی ضرورت کو پورا کرنا بہتر ہے یا دس ہزار رکعت نوافل ادا کرنا! آپ نے فرمایا دس ہزار نوافل سے میرے نزدیک بیوہ کی پریشانی کو دور کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے عرض کیا! اپنے اہل و عیال کے پاس بیٹھنا زیادہ اچھا ہے یا مسجد میں بیٹھنا آپ نے فرمایا۔ اپنے اہل و عیال میں ایک ساعت بیٹھنا میری مسجد (مسجد نبوی) میں اعتکاف بیٹھنے سے بھی افضل ہے! پھر عرض کیا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا افضل ہے یا فی سبیل اللہ دینا۔ آپ نے فرمایا ایک درہم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا میرے نزدیک راہ اللہ ایک اشرفی دینے سے بھی افضل ہے' میں پھر عرض گزار ہوا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنے والدین سے عمدہ سلوک کرنا آپ کے نزدیک افضل ہے یا ایک ہزار سال تک عبادت میں مصروف رہنا آپ نے فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا' حق آگیا باطل ختم ہوا' کیونکہ باطل مٹ کر ہی رہتا ہے سنو! والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا میرے اور رب العالمین کے نزدیک دو ہزار سالہ عبادت سے بھی افضل ہے!

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی نصیحت فرمایئے! آپ نے فرمایا! تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں! کیونکہ خوف خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے! میں نے عرض کیا! حضور مزید ارشاد فرمایئے! آپ نے فرمایا تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی پر ہمیشگی اختیار کرو! کیونکہ زمین میں یہ تیرے لئے نور ہوگا اور آسمان میں تمہاری یاد کا باعث بنے گا! پھر عرض،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گزار ہوا سرکار! کچھ اور؟ آپ نے فرمایا زیادہ ہنسی سے پرہیز اختیار کرو! کیونکہ کثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذھب نور الوجہ! کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرے کے نور کو ختم کردیا ہے! میں نے عرض کیا مزید! آپ نے فرمایا قل الحق ولو کان مرا! حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو اور کسی ملامت کا فکر نہ کرو! اسی طرح میں عرض کرتا رہا اور آپ حکمت و معرفت کی باتیں بیان فرماتے رہے ہیں جن میں یہ بھی شامل ہیں "خاموشی اپناؤ کیونکہ خاموشی شیطان کو بھگاتی ہے' اور دین میں معاونت کرتی ہے! نیز فرمایا جہاد کریں! کیونکہ میری امت میں رہبانیت نہیں ہے یعنی خوف و خطرہ کے باعث وطن چھوڑ دینا یا الگ تھلگ جنگلوں و پہاڑوں میں زندگی بسر کرنا! یا سیرو سیاحت کو اختیار کرنا یہ سب دین اسلام میں عبث ہے!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بکثرت سیروسیاحت فرماتے رہے مگر ان کا مقصد رہبانیت نہیں تھا بلکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی روحانی و جسمانی مسیحائی کرنا تھی آپ جسے چھو لیتے وہ کیسا ہی بیمار ہوتا! فوراً تندرست ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرلیتا آپ کو مسیح اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ المسح سے مشتق ہے جس کا معنی چھونا' مس کرنا ٹچ کرنا ہے! دجال بھی روئے زمین کا چکر لگائے گا مگر اسے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ دیکھنا نصیب نہیں ہوگا! دجال دجل سے مشتق ہے جس کا معنی مکاری کرنا ہے! یہ سب سے بڑا مکار ہوگا! جس کی شعبدہ بازی سے حق و باطل میں تمیز مشکل ہو جائے گی!

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مزید نصیحت فرماتے ہوا کہا! تم مساکین سے محبت رکھو ان کے پاس بیٹھا کرو! مزید تفصیل باب الزکوٰۃ میں آئے گی انشاء اللہ العزیز! آپ سے مزید باتوں کی خواہش تو آمین فرمایا تم اپنے سے کم تر آدمی کو دیکھا کرو' بلند تر سے پرہیز کرو! کیونکہ اس طرح تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شاکر رہو گے اور تمہیں جو نعمت میسر ہو اسے حقیر نہ سمجھو! اپنی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خواہشات نفسانیہ پر کنٹرول کرو۔

فائدہ نمبر۲:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے جبکہ ہم لوگ مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے آتے ہی فرمایا' میں نے کل رات اپنی امت کے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے پاس ایک فرشتہ روح قبض کرنے آیا لیکن اس نے جو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا تو وہ نیکی آڑے آئی اور فرشتہ واپس پلٹ گیا! اسی طرح ایک اور شخص کو دیکھا جس پر عذاب نازل ہوا چاہتا ہے لیکن اسے اس کے وضو نے بچالیا! نیز فرمایا ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس سے انبیاء کرام قطار اندر قطار تشریف لئے جارہے ہیں یہ ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے مگر کوئی بھی اسے منہ نہیں لگاتا!اسی اثناء میں اس کے غسل جنابت کی نیکی آئی اور اس نے میری محافظت میں پہنچا دیا! پھر ایک اور شخص کو پایا جس پر جنت کے دروازے بند ہوگئے لیکن کلمہ شہادت کی نیکی آگے بڑھی اور اس نے جنت کے دروازے کھلوائے اور وہ دشمن' جنت میں جا پہنچا!

فائدہ نمبر۳:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے چودہ احادیث مروی ہیں آپ کی والدہ ماجدہ بھی صحابیہ ہیں ان سے ایک سو بیس احادیث روایت کی گئی ہیں۔

لطیفہ:۔ ایک خوش نصیب انسان بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سو رہا تھا کہ خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا! آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل وعلا کی بارگاہ میں خط لکھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رہے ہیں جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا "اس جلیل، مالک و خالق کی بارگاہ میں جو ہر چیز کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے تحریر کرتا ہوں الٰہی میری امت نے تیرے قرآن کو پڑھا تیرے نام کا ذکر کیا اور میرے روضہ پر حاضری دی اس امید پر کہ تو انہیں بخش دے گا الٰہی ان کی مغفرت فرمایئے! پھر آپ نے مکتوب گرامی کو فضا میں اڑا دیا، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک دوسرا خط مبارک آپ کے پاس پہنچ گیا جس پر مکتوب ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ مکتوب گرامی اس ذات اقدس کی طرف سے جو ہر مخلوق سے زیادہ علم والی ہے اپنے حبیب و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف! میرے حبیب! بے شک آپ کی امت نے میری کتاب پڑھی میرے نام کا ورد کیا اور آپ کے روضہ اقدس کی زیارت کی اس امید پر کہ میں ان کی مغفرت فرماؤں گا! سنئے! اور اپنی

امت کو بشارت دیجئے میں نے انہیں مغفرت سے نواز دیا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شب و روز کی نمازوں کے فضائل

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ !! بیشک نماز برائی اور بے حیائی سے بچالیتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص پنج گانہ نماز بڑی ثابت قدمی سے ادا کیا کرتا تھا مگر ایسا کوئی گناہ نہیں تھا جس کا وہ مرتکب نہ ہوتا ہو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کی یہ کیفیت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا یقیناً ایک دن اسے نماز کی ادائیگی کے باعث توبہ نصیب ہوگی! چنانچہ ایسے ہی ہوا اور اس نے ہر قسم کی برائی اور بے حیائی چھوڑ دی' اس پر حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' الم اقل لکم ان صلا تہ تنہاہ یوما کیا میں نے تمہیں نہیں فرمایا تھا کہ ایک دن نماز اسے ہر برائی سے بچالے گی! اسے حضرت ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا!!

مسئلہ:۔ فرضت الصلوۃ بمکۃ لیلۃ المعراج' نماز شب معراج مکہ مکرمہ میں فرض ہوئی' اسے روضہ میں بیان کیا گیا ہے' فتاویٰ میں ہے کہ قبل از معراج فرض ہوئی لیکن صحیح ترین پہلا قول ہی ہے! شرح مذہب میں ہے جو شخص نماز اور روزوں میں کثرت کرنا چاہے تو نماز کی کثرت افضل ہے البتہ ایک دن کا روزہ دو رکعت نوافل سے فضیلت رکھتا ہے۔:۔

لطیفہ:۔ حضرت شیخ نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ انی تفسیر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ام المومنین سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ زیادہ حسین ہیں یا حضرت یوسف علیہ السلام آپ نے فرمایا هواحسن خلقا وانا احسن منه خلقا، حسن صورت اور حسن خلق میں، میں احسن ہوا پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بیان کیا! صلب آدم علیہ السلام میں آپ کا اور یوسف علیہ السلام کا نور جمع ہوئے نور حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے اور نماز، زکوٰۃ، سیاوت و سعادت، زہد و قناعت، رفعت و شفاعت کے! انوار آپ کے لئے مختص کر دیئے گئے!

حکایت:۔ حضرت نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب "نزہت" میں بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کسی عورت کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو اس خاتون نے اپنے خاوند سے کیفیت بیان کر دی، خاوند نے کہا تم اسے کہو وہ میری اقتدا میں صبح کی چالیس نمازیں ادا کرے گا تو بات مان لوں گی! چنانچہ وہ شخص نمازیں ادا کرنے لگا! جب چالیس روز گزرے تو اس خاتون نے اس سے بات کی تو وہ کہنے لگا! اب میرے دل میں تیری رغبت نہیں رہی اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کی توفیق سے نواز دیا ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے بچالیتی ہے!

لطیفہ:۔ حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ عنکبوت کی تفسیر بیان کی ہے کہ نماز اللہ والوں کے لئے شادی کی مانند ہے کیونکہ اس میں رنگ برنگ کی عبادتیں جمع ہیں! جیسے تقریب شادی میں قسم قسم کے کھانے ہوتے ہیں، جب انسان دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے تو نے باوجود ضعف و کمزوری کے قیام و رکوع و سجود، قرات اور کلمہ، تمجید و تکبیر، صلوٰۃ وسلام ایسی عبادتیں ادا کی ہیں، باوجود کہ میں صاحب جلال ہوں لیکن مجھے زیبا نہیں کہ میں تجھے جنت میں طرح طرح کی نعمتوں سے نہ نوازوں جیسے تو نے میری مختلف اقسام کی عبادتیں کیں میں تجھے مختلف نعمتوں سے سرفراز کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دیدار سے بھی مشرف کروں گا جیسے تو نے میری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وحدانیت کا اعتراف کیا ایسے ہی میں اپنے لطف و کرم سے تجھے بہرہ مند کروں گا۔ میں تجھے اپنی رحمتوں سے تیری عبادت کو شرف قبولیت عطا کروں گا کیونکہ عذاب دینے کے لئے مجھے بکثرت کافر مل جائیں گے مگر تجھے میرے سوا کوئی مغفرت و بخشش سے نوازنے والا نہیں ملے گا! اے میرے بندے تجھے جنت میں محل اور حوریں دوں گا اور ہر ایک رکعت کے بدلے تجھے اپنے دیدار کی سعادت عنایت کروں گا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اباؤ اجداد سے مروی ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے "نماز اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی' فرشتوں کی محبت' انبیائے کرام کی سنت' نور معرفت اور ایمان کی جان ہے' دعا' اعمال کی قبولیت' رزق کی برکت اور دشمنوں کے سامنے ڈھال' شیطان کی مذمت' ملک الموت کی سفارش' قلب کا نور' جگر کا سکون' منکر نکیر کا جواب اور قبر میں مونس وہمدم تا قیام قیامت ہے' پھر حشر میں نمازی کے سر پر سایہ فگن ہو کر سر کا تاج اور جسم کا لباس ثابت ہوگی! اور انوار و تجلیات سے مرصع اس کے آگے آگے چلے گی! نمازی اور دوزخ کے درمیان حجاب بنے گی! نماز' بارگاہ رب العالمین میں شاہد عادل' میزان میں بھاری اور پل صراط پر تیز رفتار سواری کا کام دے گی' نماز' جنت کی چابی' کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تمجید' تجید و تعظیم' تقدیس' قرات اور دعا و التجاء ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ جملہ اعمال میں افضل ہے۔

فائدہ:۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً تو فرشتوں نے کہا کیا تو ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد برپا کرے گا! اس پر اللہ تعالیٰ نے سرزنش فرمائی بعض ختم کردیئے اور بعض نے توبہ کی انہی میں منکر نکیر ہیں جن کے لئے حکم ہوا کہ یہ چشمہ عرش سے وضو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کریں، پھر جبرائیل علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھائی یہی وضو کی بنیاد اور نماز باجماعت کی اصل ہے ممکن ہے یہ نماز توبہ ہو۔:۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حدیث سننے کی سعادت پائی "آپ فرما رہے تھے لا یسبغ عبدالوضو الا غفرله ما تقدم من ذنبه وما تاخر رواه البزار باسناد حسن کوئی ایسا بندہ نہیں جس کے وضو کرنے سے پہلے پہلے تمام گناہ نہ بخش دیئے جاتے ہوں! نیز فرمایا! مامن مسلم یمضمض فاه الا غفر الله له کل خطیئة اصابها بلسانه ذلک ولا یغسل یده الا غفر له ما قدمت یداه ذلک الیوم ولا یمسح براسه الا کان کیوم ولدته امه (رواه الطبرانی)

جب مسلمان کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ، ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ، سر کا مسح کرتا ہے تو تمام بدن کے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے! گویا کہ اُسے آج ہی اس کی ماں نے گود میں ڈالا ہے۔:۔

وقال النبی صلی الله علیه وسلم اذا توضاء المسلم خرجت ذنوبه من سمعه وبصره ویدیه ورجلیه فان قعد قعد مغفور اله "رواه الامام احمد والطبرانی" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔:۔

مسئلہ :۔ یستحب ان یصلی بعد الوضو رکعتین خفیفتین فی ای وقت کان وینویبهما سنة الوضو، مستحب یہ ہے کہ بعد از وضو دو مختصر سی رکعتیں پڑھے جب (مکروہ وقت نہیں) اور نیت تحیتہ الوضو کی کرے۔:۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم " من توضاء نحو وضوئی هذا ثم رکع رکعتین لا یحدث نفسه فیهما الا بخیر غفر الله له ما تقدم من ذنبه

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے وضو کی طرح وضو کرے اور پھر دو رکعت نفل تحتہ الوضو ادا کرے لیکن نیت خالص ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے!

ارکان وضو! امام شافعی کے نزدیک نیت وضو فرض ہے جبکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نیت فرض یا شرط نہیں! حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں جس قسم کی عبادت کرنی ہو اسی کی نیت کرے مثلاً نماز عید' نماز جنازہ' تلاوت قرآن وغیرہ کے لئے نیت کریں ان کی تکمیل پر وضو ختم اب دیگر نمازوں کے لئے نیا وضو لیکن امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بلا نیت ہر قسم کی عبادت کے لئے وضو کفایت کرے گا جب تک قائم رہے! ارکان وضو میں منہ دھونا' ہاتھوں کا کہنوں تک دھونا' چوتھائی سر کا مسح کرنا' امام احمد رضی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا امام مالک کے نزدیک 1-4 حصہ سر کا مسح شرط ہے! دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا اور ان میں ترتیب شرط ہے لیکن امام اعظم کے نزدیک ترتیب شرط نہیں' سنت ہے!

نواقض وضو! آگے پیچھے سے مفاسد کا خروج' خون یا پیپ کا نکلنا' اجنبی عورت کو قصداً چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ دیگر ائمہ کے نزدیک ایسی بات نہیں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک تسمیہ پڑھنا واجب ہے اگر بسم اللہ شریف نہیں پڑھے گا تو وضو ہوگا ہی نہیں' جبکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تسمیہ پڑھنا سنت ہے' کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا بھی سنت ہے۔ وضو کرتے وقت قبلہ رو ہونا' بلا ضرورت بات نہ کرنا' مستحب ہے۔ وضو کرنے والا جب وضو کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے جب وہ باتیں کرتا ہے تو رحمت اٹھالی جاتی ہے!

ائمہ ثلاثہ نے بعض مستحبات میں فرمایا ہے بسم اللہ العظیم' الحمد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

.للہ علی دین الاسلام پڑھنا حنیفہ کے نزدیک مستحب ہے روضہ میں یہ ہے۔
"بسم اللہ الحمد للہ الذی جعل الماء طہورا" امام ابن سبکی حضرت ابومنصور بغدادی سے ذکر فرماتے ہیں جب ہاتھ دھوئیں تو بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پڑھنا مسنون ہے' احیاء العلوم میں تسمیہ اور شرح مہذب میں ہے اگر فقط بسم اللہ کہہ لیا جائے تو تسمیہ کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بوقت وضو پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ' اس دوران کوئی بات نہ کرے تو دوسرے وضو کرنے تک درمیانی وقفہ میں جو بھی کوئی غلطی سرزد ہوگی اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ بعدہ یہ پڑھے قل ھو اللہ احدٌ' اس لئے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم فرمایا اور بشارت دی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا اے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے والو! آیئے جنت میں داخل ہو جایئے! نیز جو شخص بعد از وضو سورۃ القدر پڑھتا ہے "اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ' اس کی چالیس سال کی خطائیں بخش دیتا ہے "حدیث شریف ملاحظہ ہوں! من قرأ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر عقب وضوئہ غفر لہ ذنوب اربعین سنۃ"

حکمت:۔ وضو میں چار اعضاء کے دھونے کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ جواباً فرماتے ہیں شجر ممنوعہ کے پاس حضرت سیدنا علیہ السلام پاؤں سے چل کر گئے' آنکھوں سے دیکھا' دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اس کے پتے آپ کے سر سے مس ہوئے بناً علیہ ان کا دھونا فرض ہوا' نیز فرماتے ہیں وضو میں چہرہ دھونے کی یہ برکت ہوگی کہ ہر نمازی کا چہرہ وضو کی برکت سے روز قیامت "حسن یوسف علیہ السلام" کا آئینہ ہوگا! ہاتھوں میں نامہ اعمال لینا ہے اسی لئے یہاں دھوئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے ہاتھ کام آئیں گے! اور یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دس صحائف حاصل کیے جو تختیوں پر لکھے ہوئے تھے اور ہر تختی کے دونوں رخ زمرد اور یاقوت سے تھے انہوں نے دائیں ہاتھ میں لئے امام قرطبی علیہ الرحمتہ رقم طراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ کتابت کی نسبت اللہ تعالیٰ! اپنی طرف تعظیماً فرمائی، کیونکہ تحریر تو بحکم خدا جبرائیل علیہ السلام نے قلم سے فرمائی تھی! سیاہی چشمہ نور سے حاصل کی! اور من کل شئی سے واضح کردیا کہ دین موسوی کی تمام ضروریات انہی میں مرقوم ہیں، نیز وَاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا میں اَحْسَنِهَا سے فرائض مراد ہیں جو نوافل میں ازروئے مراتب ارفع ہیں، اور بعض نے کہا ہے کہ سلسلہ تبلیغ میں اگر قوم کی طرف سے کوئی امر مکروہ سامنے آئے تو اس سے بدلہ لینے کی کوشش نہ فرمائیے بلکہ صبر اختیار کیجئے کیونکہ صبر بدلہ لینے سے بہتر ہے۔ سر پر مسح کا مفہوم یہ ہے کہ محشر میں اس کے سر پر تاج سجایا جائے گا۔ جیسے حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سر پر تاج سجایا گیا! پاؤں دھونے کی کیفیت یہ ہے کہ جنت میں جانے کے لئے سواریاں دی جائیں گی! جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارگاہ حمدیت میں جانے کے لئے شب معراج براق سے اعزاز بخشا گیا۔

وضو اور تیمم:۔ اگر کہا جائے وضو میں چار اعضاء کا دھونا فرض ہوا جبکہ تیمم میں چہرے اور ہاتھوں کا صرف مسح کرنا فرض ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواباً فرماتے ہیں! سر میں مٹی ڈالنا، مصیبت اور رنج کی علامت ہے جبکہ بندہ اپنے مالک کی اطاعت و فرمانبرداری سے راحت و مسرت محسوس کرتا ہے نہ کہ اسے مصیبت اور رنج سمجھے!!

حضرت بلقینی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ تیمم میں چہرہ اور ہاتھوں کو مٹی سے مسح کرنے میں خصوصیت کا یہ باعث ہے کہ پاؤں تو پہلے ہی زمین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے ملے ہوئے ہیں اور سر چھپا ہوا ہے! لہٰذا' سر اور پاؤں کو مستثنیٰ کر دیا گیا تاکہ مزید گرد آلود نہ ہوں! بعض یہ کہتے ہیں کہ چہرہ اور ہاتھوں کو تیمم میں مخصوص کرنے کی یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ قیامت میں ان دونوں سے اظہار خوف نمایاں ہو گا! جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ اور کِتَابَهُ بِشِمَالِهِ!

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کتاب ہذا فرماتے ہیں اگر کہا جائے کہ خوف تو پاؤں پر بھی مسلط ہو گا کہ کہیں پل صراط سے پھسل نہ جائیں! تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مرحلہ تو بہت بعد میں آئے گا حالانکہ اعمال نامے تو میدان حشر ہی میں اڑ اڑ کر ہر ایک کے پاس پہنچ چکے ہوں گے! اور جس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ہو گا اس کے پاؤں میں پل صراط پر جنبش تک نہ ہوگی! نیز فرماتے ہیں تیمم میں چہرے اور ہاتھوں کو مسح میں خاص اس لئے فرمایا کہ آسانی ملحوظ رہے کیونکہ وضو اصل ہے اور تیمم اس کا بدل ہے اور نحویوں کا قاعدہ ہے کہ بدل مبدل منہ سے آسان ہوتا ہے چنانچہ وضو سے تیمم آسان ہے جو صرف دو عضو پر محیط ہے جبکہ "غسل بھی واجب ہو تو تیمم کی کیفیت میں کچھ فرق نہیں کیونکہ وضو اور غسل میں ایک ہی طرح کا تیمم ہے! (تابش قصوری)

مسئلہ:- موزوں پر مسح پاؤں دھونے کے قائم مقام ہوتا ہے مقیم کے لئے ایک دن' رات اور مسافر کے لئے تین دن راتیں' بشرطیکہ سفر کی شرعی حد درست ہو! اور سفر معصیت نہ ہو! پاکیزہ حالت میں موزے پہنے پھر اسے مسح کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو اس کے ہاں پینے کے لئے پانی موجود ہونے کی حالت میں بھی مسح کرنا چاہئے تاکہ اسے سنت سے اعراض کا تصور پیدا نہ ہو کیونکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "من رغب عن سنتی فلیس منی" (مسلم شریف) جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہم سے نہیں ہے! نیز فرمایا " من تمسک بسنتی عند فسادامتی فله اجر مائة شهيد(رواه البيهقی) جس نے میری سنت (عقائد و نظریات) کے فساد کے وقت حفاظت کی اسے سو شہدا کا اجر عطا ہوگا!

فائدہ:۔ وضو کا بچا ہوا پانی پینا مستحب ہے' روضہ میں ہے کہ بلا عذر کھڑے ہوکر پانی پینا خلاف اولیٰ ہے (بعض فرماتے ہیں آب زم زم شریف' وضو سے بچا پانی اور بزرگان دین کا چھوڑا ہوا پانی بطور تبرک۔ قبلہ رو کھڑے ہ جس نیت سے بھی دعا مانگ کر پیا جائے تو اس کی نیک خواہشات کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائے گا واللہ تعالیٰ اعلم (تابش قصوری)

فتاویٰ میں عموماً کھڑے ہوکر پانی وغیرہ کھانا پینا مکروہ ہے۔:

وضو کی ہمیشگی کرنا مستحب ہے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسے حدث لاحق ہو اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے جفا کی! اور جسے حدث لاحق ہوا پھر اس نے وضو کیا' نماز پڑھی لیکن دعا نہ مانگی تو اس نے جفا کی نیز جس نے وضو کیا پھر نماز پڑھ کر دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول نہ کروں تو جفا کی نسبت میری طرف ہوگی حالانکہ میں رب ہوں' میں رب ہوتے ہوئے اس سے کیسے جفا کرسکتا ہوں؟ یعنی اس کی دعا یقیناً قبول کرتا ہوں!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سفیر ملک شام کی طرف بھیجا' سرراہ اس کا ایک راہب کے مکان پر جانا ہوا' دروازہ کھٹکھٹایا تو اس نے بہت دیر سے دروازہ کھولا' وجہ دریافت کی تو وہ آپ کے سفیر سے کہنے لگا! ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے یہ عمل عطا ہوچکا ہے کہ جب تمہیں شیطان یا کسی بھی شئی سے خطرہ لاحق ہو تو تم تمام گھر والے وضو کرلیا کرو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے شر شیطان اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھے گا' بناء علیہ ہم وضو میں مصروف ہوئے اس لئے دیر سے دروازہ کھولا۔:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طبقات امام ابن سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا ہمیشہ وضو سے رہو اگر عدم وضو کے باعث تمہیں کوئی مکروہ معاملہ پیش آجائے تو کسی سے ملامت نہ کیجئے گا!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا" یاانس اذا استطعت ان تکون ابدا علی وضو فافعل فان ملک الموت اذا قبض روح عبد وھو علی وضو کتبت لہ شھادۃ اے انس جب تم استطاعت رکھو ہمیشہ وضو سے رہو کیونکہ جب موت کا فرشتہ حاضر ہوتا ہے تو جس آدمی کی وہ روح قبض کرتا ہے اگر وہ باوضو ہوگا تو اسے شہید لکھا جائے گا!

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مامن مسلم یتوضا فیسبغ الوضو ثم یقوم فی صلاتہ فیعلم مایقول الا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ' جو مسلمان اچھی طرح وضو کرکے نماز ادا کرتا ہے جو کچھ وہ پڑھ رہا ہے اسے سمجھتا بھی ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے! اسے امام حاکم نے صحیح اسناد سے روایت کیا۔

برکات وضو نمبرا:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک صالحہ خاتون تنور میں روٹیاں لگاکر نماز پڑھنے لگی' شیطان ایک دوسری عورت کی صورت میں آموجود ہوا اور کہنے لگا تمہاری روٹیاں جل رہی ہیں۔ نمازی عورت نے کوئی توجہ نہ دی تو اس نے صالحہ کے فرزند کو پکڑا اور تنور میں ڈال دیا اسی اثنا میں اس کا خاوند آگیا اس نے تنور میں جھانکا تو عجیب منظر تھا بچہ انگاروں سے ایسے کھیل رہا تھا جیسے پھول ہیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس واقعہ کی طلاع ہوئی تو آپ نے اس نیک بخت خاتون کو اپنے ہاں بلایا اور دریافت فرمایا تیرا وہ کون سا محبوب عمل ہے جس کی برکت سے تیرے فرزند کو کوئی گزند نہیں پہنچا اور تو اطمینان قلب سے مصروف عبادت رہی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ عرض گزار ہوئی یا نبی اللہ، یا روح اللہ علیہ السلام میں ہمیشہ باوضو رہتی ہوں جیسے وضو ناقص ہوا فوراً تازہ کرلیا اور دو رکعت تحیتہ الوضو پڑھنا میرا معمول ہے! نیز میں اپنی ہر قسم کی ضروریات صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرتی ہوں، کسی کے سامنے دست طلب دراز نہیں کرتی، اور اللہ تعالیٰ مجھے ہر نعمت عطا فرما دیتا ہے، لوگوں کی ایذا صبر و استقامت سے برداشت کرتی ہوں کبھی بدلہ لینے کا خیال تک نہیں آنے دیتی! ایسے سمجھو کہ میں مردہ ہوں!

نمبر۲:- ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سونے کا وسیع و عریض تخت لائے جس کے پائے چاندی، یاقوت، موتی، زبرجد کے تھے، اس پر سندس، استبرق کا فرش بچھا ہوا تھا، مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کے درمیان اسے سجایا گیا جس پر ستر ہزار فرشتے قطار اندر قطار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے حاضر تھے! جب آپ تخت پر جلوہ افروز ہوئے تو فرشتوں نے سلامی دی! پھر جبرائیل امین نے زمین پر اپنا ہاتھ مارا جس کی برکت سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، جبرائیل علیہ السلام نے وضو کیا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا! منہ اور ناک میں تین تین بار پانی ڈالا، پھر پڑھا اشهد ان الا اله اللّٰه وحده لا شريک له انک محمد رسول اللّٰه، بعثک بالحق! پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ بھی اسی طرح وضو فرمائیے! چنانچہ آپ نے وضو فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے بشارت دی جو بھی آپ کا امتی اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے جملہ گناہ معاف فرما دے گا! اور اس کا جسم دوزخ پر حرام کر دیا جائے گا!

نمبر۳:- بوقت وضو! مسواک کرنا مستحب ہے، بخاری شریف میں ہے آپ نے فرمایا: "لو لا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواک عند کل وضو اگر میں اپنی امت کے لئے اسے دشوار محسوس نہ کرتا تو ہر وضو کے ساتھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسواک کرنے کا حکم دیتا! تاہم ہر نماز کے لئے مسواک کرنا سنت ہے! کیونکہ آپ نے فرمایا ہے مسواک کے ساتھ دو رکعت بلا مسواک چار صد رکعات کے برابر ہیں' نیز فرمایا جس شخص نے مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی گویا کہ اس نے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام کو آزاد کیا اور گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے آٹے سے بال!

تحفتہ الحبیب میں ہے کہ جب منہ میں ذائقہ بدل رہا ہو' تلاوت قرآن کریم کی نیت کریں! سونے سے بیدار ہونے پر اور گھر میں داخل ہونے سے قبل مسواک کرنا مستحب ہے' وضو کے ساتھ مسواک یا بلاوضو مسواک کرنا مسنون ہے' مسواک و وضو کی نیت مستحب ہے۔:۔

برکات مسواک :۔ ابن طرخان کی کتاب طب نبوی میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کے دس فائدے ہیں منہ کا خوشبو دار ہونا' مسوڑھوں کا مضبوط ہونا' بلغم کا ختم ہونا' آنکھوں کا نور بڑھنا' فرشتوں کے لئے باعث فرحت و انبساط اور رحمان کی رضا و خوشنودی کا ذریعہ' نیکیوں میں اضافہ' دانتوں کی جڑیں ٹھوس ہونا' معدہ کی اصلاح' سنت کا حاصل ہونا!! احیاء العلوم میں ہے' کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "منہ قرآن کریم کا راستہ ہے اسے مسواک سے معطر کرو! حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت سے مسواک کرنے کی تاکید فرماتے ہم گمان کرتے کہ یہ ایک دن فرض ہو جائے گی! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کی قرأت اتنی نزدیکی سے سنتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اس لئے تم اپنے منہ کو مسواک سے خوشبودار بنائے رکھو (رواہ بزار) صاحب کتاب فرماتے ہیں جس شخص کے دانت نہ ہو اسے دانتوں کی جگہ پر نرمی سے مسواک پھیرنا چاہئے! جس طرح محرم کے سر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر بال نہ بھی ہوں تو اسے استرہ سر پر پھیرا لینا ہی بہتر ہے!

فائدہ :- بوقت ضرورت کسی دوسرے سے وضو کرانے میں مدد لینا جائز ہے! بلکہ بعض اوقات تو واجب ہے! اگر خود وضو کرے تو انگلیوں کے سروں پر پانی ڈالے اور اگر دوسرے سے مدد لے تو کہنیوں کی طرف سے شروع کرے! روضہ میں ہے کہ انگلیوں سے شروع کرنے میں اختیار ہے! ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر خلال کرے لیکن پاؤں کے لئے بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دبائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرے! اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بوقت وضو پانی سے انگلیوں کا خلال نہیں کرے گا بروز قیامت اللہ تعالیٰ آگ سے خلال کرائے گا! (رواہ الطبرانی)

محرم کے سوا اور شخص کو ڈاڑھی میں خلال کرنا مستحب ہے' شرح مہذب میں ہے کہ دونوں ہاتھوں کا ایک دوسرے میں داخل کرنا نماز' مسجد اور راستہ میں ڈاڑھی کا خلال کرنا منع ہے' حضرت قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرنے مسجد میں جاؤ تو انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ تم نماز میں ہو! کہا گیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے' ائمہ حنفیہ فرماتے ہیں گردن کا مسح قیامت کے دن طوق گرفت سے محفوظ کرے گا!

نمبر۵:- حدیث شریف میں ہے وضو سے فراغت پر یہ دعا پڑھی جائے "اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واغفرلی انک علی کل شئی قدیر' جو شخص اسے پڑھے گا اس پر جنت واجب ہے! اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جاگ کی مانند ہی کیوں نہ ہوں! اور جو یہ دعا پڑھے گا" اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محمدا عبده ورسوله' سبحانک اللهم وبحمدک لا اله الا انت عملت سوء وظلمت نفسی واتوب الیک تب علی انک انت التواب الرحیم' اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطهرین من عبادک الصالحین واجعلنی صبورا وشکورا واجعلنی اذکرک کثیرا واسبحک بکرة واصیلا اللہ تعالیٰ اس کے وضو پر قبولیت کی مہر ثبت فرما دیتا ہے اور اس کی رفعت عرش سے متصل ہو جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و تقدیس میں مصروف رہتا ہے! اور قیامت تک اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا رہے گا!

نمبر۶:۔ اگر وضو توڑنے پر کسی کو مجبور کیا جائے تو وہ تیمم کرلے اس پر قضا لازم نہیں (رواہ الروفانی عن والدہ)

نمبر۷:۔ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے چار چہرے ہیں اور ہر چہرہ کی درمیانی مسافت ہزار سال ہے! پہلے وہ جنت کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے بشارت ہے اس خوش نصیب کے لئے جو تجھ میں داخل ہو دوسرے چہرے سے دوزخ پر نگاہ ڈالتا ہے' بربادی ہے اس کے لئے جو تجھ میں داخل ہو تیسرے سے جانب عرش دیکھ کر کہتا ہے۔ سبحانک مااعظم شانک اور چوتھے چہرے سے سجدہ کرتا ہے اور کہتا ہے سبحان ربی الاعلیٰ' دن رات میں وہ پنج گانہ نماز کے اوقات ہی حرکت کرتا ہے اسے کہا جاتا ہے ذرا ٹھہرو وہ کہتا ہے کیسے ٹھہروں حالانکہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے فرائض کی ادائیگی کا وقت آپہنچا! اسے پھر کہا جاتا ہے ٹھہر جا اور سن لے! امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء میں جس جس نے بعد از وضو نماز ادا کی انہیں ہم نے بخش دیا!

ابن عطا رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں مسلمان جب نماز ادا کرتا ہے اور اس کی نماز شرف قبول حاصل کرلیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس نمازی کی صورت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے جو قیامت تک رکوع و سجود میں مصروف رہے گا اور اس کا سارا ثواب نمازی کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا!

برکات نماز:۔ پنج گانہ نماز کے اوقات میں تخصیص کا سبب یہ ہے بوقت ظہر جہنم بھڑکائی جاتی ہے' پس جس نے ظہر ادا کی گویا کہ وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوا جیسے وہ اسی وقت ہی اپنی والدہ کی گود میں ظاہر ہوا' بوقت عصر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام شجر ممنوعہ سے کچھ کھالیا تھا! پس جو نماز عصر ادا کرے گا اسے دوزخ سے رہائی حاصل ہوگی! بوقت مغرب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی پس جو نماز مغرب ادا کرکے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا اسے عطا کیا جائے گا! عشاء اور فجر کا وقت قبر اور قیامت کے اندھیروں سے مشابہت رکھتا ہے پس جو شخص نماز عشاء ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قبر اور قیامت میں انوار و تجلیات سے نوازے گا! اور جس نے فجر کی نماز وقت پر ادا کی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ اور نفاق سے محفوظ رکھے گا!

نمبر۸:۔ اگر کسی نے نذر مانی کہ وہ ایسے وقت میں نماز ادا کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین ہے تو اس پر زرکشی نے کہا اس کی نذر صحیح نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اول وقت ہے لیکن نذر فرض پر مقدم نہیں ہوسکتی!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سمندر کے کنارے پر گزر ہوا' تو انہوں نے نور کا ایک پرندہ دیکھا جو کیچڑ میں گھس گیا اور پھر وہاں سے نکلا اور سمندر میں نہایا' تو وہ پہلے کی طرح ہوگیا اسی طرح اس نے یہ عمل پانچ بار کیا' آپ اس سے متعجب ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آگئے اور بتایا یہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کی پنج گانہ نمازوں کی مثال ہے۔ کیچڑ گناہ اور سمندر میں غسل کرنا نماز کی مانند ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سبق:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے تارک نماز ملعون ہے اور اگر اس کا ہمسایہ بھی اس کے فعل پر راضی ہو تو وہ بھی ملعون ہے اور اگر مجھے عدل و انصاف کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرما دیتا اس کی پشت سے قیامت تک ہونے والے سبھی ملعون ہیں۔:

حدیث مقدسہ میں ہے کہ حضرت جبرائیل و میکائیل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تارک نماز ہے وہ تورات' انجیل' زبور اور فرقان حمید میں ملعون ہے۔:

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی محافظت قیامت میں نور' نجات اور برہان ہوگی اور جو منکر نماز ہے اس کے لئے نور' نجات اور برہان نہیں ہوگی بلکہ اس منکر کا حشر فرعون' ہامان' قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمتہ سے مروی ہے کہ ان چاروں کا خصوصیت سے ذکر اس لئے کیا کہ یہ لوگ سرداران کفار ومشرکین تھے' پس جس نے اپنی تجارت کے باعث نماز چھوڑی وہ ابی ابن خلف کا ساتھی جس نے اپنے ملک کے سبب چھوڑی وہ فرعون کے ساتھ جس نے مال دولت کی محبت میں چھوڑی وہ قارون اور جس نے حکمرانی کے لئے چھوڑی وہ ہامان کے ساتھ ہوگا!

حضرت سمرقندی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کسی شخص نے شیطان سے کہا میں چاہتا ہوں تیری طرح ہو جاؤں اس نے کہا تو نماز پڑھنا چھوڑ دے اور کبھی سچی قسم نہ کھاؤ! فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے جس شخص کی عورت نماز نہ پڑھے اسے چاہئے کہ وہ طلاق دے دے اگرچہ اسے حق مہر ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو! کیونکہ حق مہر کا بوجھ لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جانا اس سے اچھا ہے کہ بے نماز عورت کے پاس رہے! طبقات ابن سبکی میں ہے کہ ابن البارزی علیہ الرحمتہ کا فتویٰ ہے جو عورت نماز ادا نہیں کرتی اسے سزا دینا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واجب ہے! روضہ میں ہے کہ والدین پر لازم ہے وہ اپنی اولاد کو جب سات برس کی ہو تو طہارت، نماز اور شریعت کے مسائل کی تعلیم دیں اور دس برس کے ہوں تو سزا دینا بھی جائز ہے!

منحوس دن:- بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنی عورت کے پاس منحوس دن کے سوا کبھی نہیں جائے گا۔ پھر علماء سے فتویٰ لیا تو انہوں نے فرمایا دن تو سارے ہی باعث برکت ہیں لہٰذا تمہاری عورت پر طلاق واقع ہوگئی لیکن وہ مطمئن نہ ہوا اور حضرت شیخ عبدالعزیز دیرینی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جاکر پوچھنے لگا تو انہوں نے کہا تو نے آج نماز ادا کی ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں! فرمایا جا اپنی عورت کے ہاں کیونکہ تیرے لئے یہی منحوس دن ہے اس لئے کہ بندہ جس دن نماز نہیں پڑھتا وہی اس کے لئے منحوس ترین دن ہوتا ہے۔

ذمیہ سے نکاح:- ابن عماد توفیق الاحکام میں بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ذمیہ سے بعض شرائط کے ساتھ نکاح کرنا چاہئے تو ایسی مسلمان عورت سے اچھا ہے جو تارک نماز ہے کیونکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز کی تارکہ مرتدہ ہو جاتی ہے بہرحال آئمہ حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ذمیہ سے نکاح کرنا درست ہے۔

نکتہ:- بعض مفسرین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اصبروا سے مراد نماز فجر، صابروا سے نماز ظہر، رابطوا سے نماز عصر، اتقوا اللہ سے نماز مغرب اور لعلکم تفلحون سے نماز عشاء پر مداومت کرکے نجات وفلاح پانا ہے!

حدیث شریف میں ہے! فرشتے نماز فجر کے تارک کو فاجر و بدکار ظہر کے تارک کو خاسر نابکار، عصر کے چھوڑنے والے خاطی و گنہگار مغرب کے تارک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو کافر و ناشکر گزار اور عشاء کے چھوڑنے والے کو مضیع و زیانکار کرکے پکارتے ہوئے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تجھے برباد کرے!

فائدہ:۔ حضرت نیشا پوری کتاب التزہتہ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام رات کے وقت زمین پر اتارے گئے طلوع فجر کے ساتھ تاریکی دور اور روشنی پھیلی تو بطور شکرانہ آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی' حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار فکر لاحق ہوئے یعنی ذبح کا فکر' مزید کا فکر' حکم پر سر تسلیم خم کرنے کا فکر اور مسافرت کا فکر جب اللہ تعالیٰ آپ کے ان چار افکار کو دور فرما دیا تو شکرانہ میں آپ نے چار رکعت نماز ادا کی۔ حضرت یونس علیہ السلام کو چار تاریکیوں نے گھیر لیا! اپنی قوم پر ناراضگی کی تاریکی رات کی تاریکی' سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی' بعض نے فرمایا آپ کو جس مچھلی نے اپنے پیٹ میں جگہ دی اسے ایک بڑی مچھلی نے اپنے پیٹ میں چھپا لیا! اللہ تعالیٰ نے جب مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی تو عصر کا وقت آپ نے بطور شکرانہ چار رکعت نماز ادا فرمائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی ذات سے الوہیت کی نفی کی تو شکرانہ میں دو رکعت آپ نے اور ایک رکعت آپ کی والدہ ماجدہ نے مغرب کے وقت بطور شکرانہ ادا کیں! اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چار فکروں سے خلاصی پائی تو چار رکعت نماز شکرانہ ادا کی وہ چار فکر یہ تھے' راستہ گم جانے کی فکر! بکریوں کے بھاگ جانے کی فکر' سفر کی صعوبت اور اپنی زوجہ محترمہ کی فکر جب وہ دردزہ میں مبتلا تھیں! چنانچہ انبیاء کرام کی ان اداؤں کو امت محمدیہ کے لئے فرض قرار دیا گیا۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے نماز ادا کی لوگوں نے بتایا تو نے زائد رکعتیں پڑھی ہیں تو اعادہ واجب ہے مگر طواف میں اگر سات چکروں سے زائد بھی ہو جائیں تو طواف باطل نہیں ہوگا ہاں اگر کم ہوں تو لوگوں کے آگاہ کرنے پر سات چکر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پورے کرے! اسے حضرت رافعی نے کتاب الحج میں بیان فرمایا! ہاں اگر لوگ کہیں کہ تو نے نماز میں کم رکعت پڑھی ہیں تو اس پر اعادہ واجب نہیں! بعض نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ذوالیدین نے خبر دی آپ نے نماز میں رکعتیں کم ادا فرمائی ہیں تو اس پر آپ نے بقایا رکعتیں ادا فرمائیں، اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ آپ کو یاد آگیا ہوگا!

عظمت:۔ حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب النزھت میں فرماتے ہیں اسلاف میں کسی نے سمندری سفر کیا دیکھا مچھلیاں ایک دوسری کو کھا رہی ہیں انہیں گمان ہوا کہ سمندر میں قحط پڑ چکا ہے اس پر ہاتف نے آواز دی یہاں سے گزرے ہوئے ایک بے نمازی نے پانی پیا مگر کڑوا ہونے کے باعث اس نے سمندر میں ہی پھینک دیا جس کی نحوست کے باعث یہ قحط سے دوچار ہیں!

حکایت:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گاؤں میں جانا ہوا، جہاں بکثرت درخت تھے، نہریں جاری تھیں، لوگ بڑے خوشحال اور مہمان نواز تھے، آپ کا بڑا خیرمقدم کیا، خوب خدمت انجام دی، ان کی اس قدر فرمانبرداری اور کشادگی پر بڑے متعجب ہوئے، پھر آپ کا تین سال بعد وہی جانا ہوا تو دیکھا درخت خشک اور نہریں بند پڑی ہیں، گاؤں اجڑ چکا ہے! آپ حیران تھے کہ جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بیان کیا! اے روح اللہ یہاں سے ایک بے نمازی کا گزر ہوا جس نے ان چشموں سے منہ دھویا تھا اس کی نحوست کا اثر ہے کہ درخت مرجھا گئے نہریں خشک ہوئیں اور گاؤں ویران ہو گیا! اے عیسیٰ علیہ السلام جب نماز کا چھوڑنا دین کی ویرانی کا باعث ہے تو وہ دنیا کی تباہی کا سبب بھی بن سکتی ہے!

عبرت:۔ اگر کافر حالت کفر میں کوئی واقعہ دیکھے اور اسلام لانے کے بعد وہ بیان کرے تو تسلیم کیا جاسکتا ہے لیکن بے نمازی دیکھے اور توبہ کرنے کے بعد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیان کرے، تب بھی قبول نہیں کیا جائے گا! اگر کسی شخص کو یہودی اور بے نمازی اضطراری حالت میں ملیں تو بے نمازی کو کھانا کھلانا جائز نہیں! ذمی کو دیا جائے کیونکہ ذمی کا قتل ناجائز ہے! کوئی شخص کہے میں نے فلاں مکان یہودی کے لئے وقف کیا اور کہے کہ بے نمازی کے لئے بھی وقف کیا تو بے نمازی کے لئے وقف درست نہیں ہوگا!

فوائد جلیلہ :- فائدہ نمبر۱: بیان کرتے ہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا! حضرت امام قرطبی علیہ الرحمتہ تذکرہ میں فرماتے ہیں۔ اسرافیل کا عربی میں معنی عبدالرحمٰن ہے! اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ عزت بخشی کہ ان کی پیشانی پر مکمل قرآن کریم لکھ دیا! دیکھئے جب انہیں ایک سجدہ کرنے پر اتنا بڑا انعام عطا ہوا تو جو اس ذات اقدس کے لئے زندگی بھر سجدے کرتا رہتا ہے اسے کتنا انعام عطا ہوگا؟ کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا! اس کے دل پر ایمان اور معرفت نقش کر دی جاتی ہے۔ کتب فی قلوبھم الایمان ایماندار جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتا ہے تو شیطان کف افسوس ملتا ہوا کہتا ہے ابن آدم نے سجدہ کیا تو اسے جنت ملی افسوس میں سجدہ نہ کرنے کے باعث جہنمی ہوا!

فائدہ نمبر۲ :- اَسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ! میں اَنْتَ اس لئے بڑھا دیا گیا تاکہ زوجک کا عطف صحیح ہو کیونکہ ضمیر مستتر پر بلا تاکید ضمیر منفصل پر عطف درست نہیں! جیسے فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا' اس کی نظیر ہے!

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کرتے ہیں کہ ابلیس کے بارے علماء کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے آیا وہ فرشتوں سے ہے یا جنات سے؟ جواباً" کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ فرشتوں سے ہے کیونکہ یہ بات کہیں بھی منقول نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے علاوہ کسی دوسری مخلوق کو بھی حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ میں اصل یہ ہے کہ دونوں ہم جنس ہوں! نیز شیطان کو قیامت تک مہلت دینے کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے گناہ بکثرت ہو جائیں! تاکہ زیادہ سے زیادہ عذاب دیا جاسکے! اور کشاف میں ہے مہلت کا سبب اپنے بندوں سے امتحان مقصود ہے کہ وہ اس کی کہاں تک مخالفت میں کمربستہ رہے ہیں! تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ اجروثواب سے نوازا جائے!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کَانَ مِنَ الْجِنِّ کے ذیل میں رقم فرماتے ہیں جن بھی فرشتوں ہی کی ایک قسم ہے جو دیگر فرشتوں کی نگاہ سے چھپے رہتے ہیں! بعض علماء کا بیان ہے کہ تمام فرشتوں پر جن کا اطلاق درست ہے کیونکہ وہ دیگر مخلوق سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درمیان رشتہ داری کا عقیدہ رکھا! اس آیت میں الجنۃ سے فرشتے ہی مراد ہیں! یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا، لیکن بعض نے کہا زمین کے فرشتوں کو امر فرمایا گیا تھا!

کشاف میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شجر ممنوعہ سے کچھ کھا لیا تو انہیں ستر ڈھانپنے کی ضرورت محسوس ہوئی حالانکہ اس سے پہلے ستر عورت کی ضرورت تک محسوس نہ ہوئی! اور شجر ممنوعہ سے کھانے کے بعد بھی صرف ان دونوں کو ہی محسوس ہوا باقی تمام کی نگاہوں پر گویا کہ پردہ ہی تھا! حضرت وھب فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے آپ کا اور حضرت حوا کا نوری لباس تھا! حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ لباس نہایت خوبصورت ناخنوں کی طرح چمکدار لباس تھا!

فائدہ نمبر ۳:۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کے لئے اپنے سر کو جھکا دیا تو ان کی برکت سے اولاد آدم "انسان" کا کھانا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سامنے سے منہ میں آتا ہے جبکہ دوسرے جانوروں کو نیچے منہ کر کے کھانا پڑتا ہے۔

فائدہ نمبر ۴ :۔ سجدے دو اور رکوع ایک ؟ اس کی حکمت بیان کرتے ہیں جب فرشتوں نے سجدہ کرنے کے بعد سر اٹھا کر دیکھا شیطان نے سجدہ نہیں کیا اور وہ راندۂ درگاہ ہو رہا ہے! تو فرشتوں نے دوسرے سجدے کو بطور شکرانہ ادا کیا! کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑا نہیں بلکہ کرم فرمایا ہے' بعض کہتے ہیں کہ جرائیل علیہ السلام کے ساتھ آپ کی روح نے اقتداء کی خیال کیا کہ جرائیل علیہ السلام نے سجدہ سے سر اٹھا لیا ہے مگر جب اسے سجدے میں پایا تو آپ دوبارہ سجدے میں چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آ گئی پھر دو سجدوں کا حکم دیا گیا!

مسئلہ :۔ اگر قصداً کوئی نمازی رکوع اور سجدے زیادہ کر لے تو نماز فاسد ہو جائے گی ! مقتدی امام سے پہلے رکوع و سجود سے سر اٹھا لے تو اسے مناسب یہی ہے کہ وہ رکوع یا سجدے میں دوبارہ چلا جائے' بعض کہتے ہیں کہ سجدہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اسی لئے دو سجدوں کا حکم فرمایا!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نفلی عبادت مخفی طور پر اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پوشیدہ سجدوں سے جلد نصیب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہر سجدے پر اللہ تعالیٰ مسلمان کا درجہ بلند فرماتا ہے' اور گناہ مٹا دیتا ہے' بعض نے کہا رکوع کے بعد سجدے کے لئے جھکنا بھی ایک رکوع ہی ہے۔ لہٰذا دو سجدوں کی طرح دو رکوع بھی ہوئے' یوں اشکال و سوال اٹھ سکتا ہے' کہ رکوع دو کیوں نہیں ؟

فائدہ نمبر ۵ :۔ نمازی جب سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانتم الاعلون تم بھی میری رفعت و بلندی کا اقرار کر کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بلند ہوئے۔

فائدہ نمبر۶:۔ فضائل سجدہ میں یہ بھی ہے کہ ایک سجدہ ایک لاکھ بیس ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے کیونکہ ابلیس نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اس سے پہلے اتنی عبادت کرچکا تھا' وہ یوں کہ جب خازن جنت تھا تو چالیس ہزار سال عبادت کی' چالیس ہزار سال فرشتوں کا معلم رہا' چالیس ہزار سال زمین پر مجاہدہ میں مصروف رہا' اس کی یہ ساری عبادت سجدہ کے انکار پر اس کے منہ پر مار دی گئی۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ میرے لئے دعا فرمایئے کہ میں بھی انہیں لوگوں میں شامل رہوں جن کی قیامت میں آپ شفاعت فرمائیں گے نیز مجھے جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو' آپ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے اس سلسلہ میں میری معاونت کریں۔؛

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو رکعت اس خلوص سے ادا کرے کہ اس کے دل میں دنیا کی طلب کا خیال پیدا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے جملہ گناہ معاف فرما دے گا! نیز اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا عطا ہو گا!

فائدہ نمبر۷:۔ قیامت کے دن لوگ قبروں سے جب باہر آئیں گے تو وہ مٹی صاف کریں گے! لیکن نمازیوں کی پیشانی سے مٹی صاف نہیں ہوگی فرشتے بھی صاف کرنے کی کوشش کریں گے تو آواز آئے گی۔ رہنے دو۔ یہ ان کے چہروں کا غازہ ہے جس سے دوسرے لوگوں میں ان کی امتیازی شان اجاگر ہوگی!

نمازی کو اپنی پیشانی سے مٹی صاف کرنا بحالت نماز مکروہ ہے' کہتے ہیں کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضور کے سامنے ایک نوجوان نے نماز پڑھی اور سجدہ سے سر اٹھایا تو اس نے مٹی صاف کردی آپ نے اسے روک دیا! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک صاف فرما لیا کرتے' اور یہ کلمات ادا فرماتے! بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن'

بشارت:- پل صراط پر کچھ لوگ پریشانی کے عالم میں کھڑے ہوں گے' جبریل امین تشریف لا کر دریافت کریں گے تم کیوں پریشان ہو وہ کہیں پل صراط سے کیسے گزریں' کہا جائے گا تم سمندر سے کیسے گزرا کرتے تھے وہ کہیں گے جہازوں کے ذریعے' پھر ان کے لئے وہ نمازیں جہاز کی صورت میں لائی جائیں گی جنماز ادا کیا کرتے تھے وہ ان میں بیٹھ کر ایسے گزریں گے جیسے جہاز میں سوار ہوں!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پل صراط پر جنتیوں کے لئے مساجد کی یہ کیفیت ہوگی! گویا کہ وہ سفید رنگ کی بختی اونٹنیاں ہیں جن کی گردنیں زعفران کی' سر' مشک و عنبر کے' مہار زبرجد کی اور مؤذن ان کی نکیل تھامے ہوں گے۔ ائمہ کرام ان پر سوار ہوں گے مقتدی ان کی محافظت کررہے ہوں گے' میدان قیامت میں وہ اس شان سے گزر رہے ہوں گے کہ لوگ دیکھ دیکھ کر کہیں گے کیا یہ مقرب فرشتے ہیں یا انبیاء کرام کی جماعتیں ہیں آواز آئے گی لوگو یہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ امتی ہیں جو نمازوں کی حفاظت کرتے رہے ہیں!

موذن کی عظمت:- حدیث میں آیا ہے کہ مؤذن جب پل صراط پر آئیں گے تو انہیں سواری کے لئے ایسی اونٹنیاں دی جائیں گی! ایک ایک مؤذن کو چالیس چالیس ہزار گنہگاروں کی شفاعت کا اختیار دیا جائے گا اور مؤذن کے چہرہ سے انوار و تجلیات اس شان سے نمایاں ہوں گے کہ ایک ایک مرد' عورت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان کے نور کی روشنی میں چلیں گے۔ مزید تفصیل باب فضائل ائمہ کرام میں آ رہی ہے! حدیث شریف میں ہے اگر اذان کی فضیلت سے لوگ آگاہ ہو جائیں تو اذان دینے کے لئے تلوار کھینچ لیں! ابن حجر فرماتے ہیں خبر اور حدیث مترادف ہیں! بعض نے کہا حدیث جو حضور نے بیان فرمایا خبر جو صحابہ کرام سے مروی ہوا!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن جب قبر سے باہر نکلیں گے تو وہ اذان پڑھتے ہوئے باہر آئیں گے! قیامت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلعت خاص پہنائی جائے گی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھر انبیاء کرام علیہم السلام کو لباس فاخرہ پہنیں گے۔ ان کے بعد مؤذنین کو خصوصی لباس سے نوازا جائے گا!

میدان حشر میں مؤذنین کا ستر ہزار فرشتے استقبال کریں گے' اور پل صراط پر ان کے لئے اعلیٰ قسم کی سواریاں ہوں گی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن جب اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جب اشهد ان لا اله الا اللّٰہ پکارتا ہے تو جنت کی حوریں بناؤ سنگھار سے اپنے آپ کو اس کے لئے آراستہ پیراستہ کرنا شروع کردیتی ہیں' اور اشهد ان محمداً رسول اللّٰہ کی آواز بلند کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں تمہاری جو بھی حاجت ہو پیش کرو پوری کی جائے گی!

تعبیر:۔ ایام حج میں جو شخص خواب میں اذان کہتا ہے یا اذان سنتا ہے' اسے حج کی سعادت حاصل ہوگی! اور جو بے وقت اذان خواب میں کہتا یا سنتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے دینی معاملات میں کمی' کاہلی واقع ہو رہی ہے۔ اگر عورت خواب میں اذان دیتی دیکھے تو اس کی بیماری سے تعبیر دی جاتی ہے' حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے خواب بیان کیا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مردوں کے منہ اور عورتوں کی شرم گاہ پر مہر لگا رہا ہوں تو آپ نے فرمایا تم ماہ رمضان المبارک میں قبل از طلوع فجر اذان پڑھتے ہو اس طرح لوگوں کو تم سحری کے کھانے اور جماع سے روکنے کے مرتکب ہوتے ہو جو شرعاً جائز نہیں'

چار مؤذن :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار مؤذن مشہور ہیں۔
(۱) حضرت سیدنا بلال بن رباح' آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حمامہ تھا! آپ کو اسلام میں سب سے پہلے مؤذن ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ملک شام کے مشہور شہر دمشق میں وصال فرمایا اور وہیں آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق ہے! آپ کے ہم نام صحابی رسول کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۶۰ھ کو بصرہ میں انتقال ہوا'

(۲) حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ بعض نے آپ کا نام عمر بن مکتوم تحریر فرمایا ہے' انہوں نے مدینہ منورہ کو اپنی اذان سے پر بہار بنائے رکھا! آپ نابینے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت سعد بن عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انہیں سعد بن قرظ بھی کہا گیا! کیونکہ آپ تجارت میں بکثرت نقصان برداشت کرتے رہے بعد میں قرظ (ببول) کے پتوں کی تجارت کو اپنا لیا! آپ مسجد قبا شریف کے مؤذن رہے۔ (نمبر۴) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام سلیمان ہے' بعض نے آپ کا نام جابر رقم فرمایا ہے۔ سمرہ بن عمیر بھی کہا گیا۔ واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم۔

مسائل' نمبر۱:- اگر کافر اذان دے تو اس کے اسلام کے بارے کیا حکم ہے؟ بشرطیکہ عیسوی نہ ہو کیونکہ عیسوی ایک ایسا یہودی فرقہ ہے جو اپنے آپ کو عیسیٰ بن یعقوب کی طرف منسوب کرتا ہے! ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت محمد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف عرب کے رسول ہیں، جب کہ آپ کی رسالت پر ایمان لانے کے لئے ہر انسان مکلف ہے! جب تک ہر مکلف واضح طور پر اسلام قبول نہیں کرے گا مسلمان نہیں ہوگا۔ ارشاد باری ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ○

(نمبر۲) نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا سنت ہے، جنون کے پھیلاؤ کو روکنے پر اذانیں دینا مستحب ہے، عورتوں کا اذان دینا غیر مناسب ہے! ہاں اگر کوئی عورت اذان (ازروئے تعلیم) دے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اتنی ہی بلند کہے کہ خود یا ان کے پاس بیٹھی عورتیں سن لیں، کیونکہ بہت بلند آواز سے پڑھنا ان کے لئے حرام ہے۔ بعض نے کہا حرام تو نہیں اس لئے کہ تلبیہ باآواز بلند کہہ سکتی ہیں۔ ہاں چلانا منع ہے اسی طرح خنثیٰ کو بھی چلانا جائز نہیں۔ البتہ عورت کو عورتوں کے ساتھ اقامت کہنا مستحب ہے۔ بہر حال اذان وقت پر دی جائے۔ بے وقت اذان مکروہ ہے، بے وضو اذان دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر اذان کی حالت میں مؤذن کا وضو ٹوٹ گیا تو اسے چاہئے کہ اذان مکمل کرے۔ وضو کر کے دوبارہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں!

اذان اور اقامت کا جمع کرنا مستحب ہے یعنی جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے! البتہ ایک پر ہی اکتفاء کرنا چاہئے تو اذان افضل ہے، امام باآواز بلند تکبیر اس نیت سے کہے کہ مقتدی سن لیں تو کوئی حرج نہیں۔

فوائد جمیلہ :- فائدہ نمبر ا : ابتدائے اسلام میں جب تعلیم امت کے لئے مردوں اور عورتوں کی اکٹھی جماعت ہوا کرتی تھی تو ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان کھڑے ہو کر فرمانے لگے! اے عورتو! حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب اذان اور اقامت سنا کرو تو ان کے ساتھ ساتھ تم بھی دہراتی رہو۔ کیونکہ تمہیں ہر ایک حرف کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بدلے ایک ایک لاکھ درجہ عطا ہوگا! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اگر مرد ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں تو انہیں کتنا ثواب عطا ہوگا فرمایا عورتوں کے مقابلہ میں دوگنا ملا کرے گا! مستحب یہ ہے کہ اذان کے ہر کلمہ کو اسی طرح دہرائے البتہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے جواب میں کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ (مسلم شریف)

فائدہ نمبر ۲:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی اذان کو سن کر کہے۔ مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوۃ اھلا وسھلا، اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں بیس لاکھ نیکیاں درج کراتا ہے۔ بیس لاکھ گناہ مٹاتا اور بیس لاکھ درجے بلند فرماتا ہے! حضرت محب طبری علیہ الرحمتہ نے فرمایا مرحبا" رحب سے ہے جس کے معنی فراخی ہے اور اہلا" سے مراد یہ ہے کہ اے مؤذن تیرے لئے کشادگی ہے لہٰذا تو پریشان نہ ہو!

فائدہ نمبر ۳:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کی اذان سننے کے بعد جو شخص اس دعا کو پڑھتا ہے۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامہ والصلوۃ القائمہ صل علی محمد وعلی آل محمد وارض اللھم عنی رضالا سخط بعدہ، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو شخص اذان سننے پر اس دعا کو پڑھتا ہے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ صل علی محمد وعلی آل محمد وزوجنی من الحور العین تو حوریں اس کے لئے اپنے آپ کو آراستہ پیراستہ کرلیتی ہیں اور اگر نہیں پڑھتا تو وہ آپس میں کہتی ہیں چھوڑو، اسے ہماری ضرورت نہیں!

فائدہ نمبر ۴:۔ روز محشر نمازیوں کی جماعتوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک جماعت نکلے گی جن کے چہرے آفتاب کی طرح منور ہوں گے ان سے دریافت کیا جائے گا تمہیں یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا وہ کہیں گے۔ ہم اذان سے پہلے ہی نماز کے لئے مسجد میں آجاتے تھے' پھر ایک جماعت نکلے گی۔ مہتاب کی طرح ان کے چہرے منور ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تمہیں یہ مقام کیسے نصیب ہوا' وہ کہیں گے ہم اذان سے قبل وضو کرکے نماز کے لئے تیار ہو جاتے تھے پھر تیسری جماعت آئے گی جن کے چہرے ستاروں کی طرح روشن ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا تمہیں یہ درجہ کیسے عطا ہوا وہ کہیں ہم اذان سنتے ہی نماز کے لئے وضو کرلیتے تھے'

فائدہ نمبر۵ :۔ اذان اور اقامت سنت ہے' بعض نے فرض کہا ہے حضرت امام اوزاعی' امام مجاہد اور امام عطاء رحمہم اللہ تعالیٰ اقامت کو واجب کہتے ہیں اور فرماتے ہیں جس نے اقامت چھوڑی اس کی نماز باطل ہوگی اور اعادہ لازم ہے' قرطبی سورۂ بقر کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ائمہ شافعیہ میں سے احمد بن بشار نے کہا جمعہ کی اذان واجب ہے اسے ابن خیران اور اصطخری نے بیان کیا۔:

طبقات امام ابن سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے جس نے کھلے میدان میں اذان پڑھ نماز ادا کی اور حلفیہ کہے میں نے نماز با جماعت ادا کی تو حانث نہیں ہوگا! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور ان کے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توثیق فرمائی!

فائدہ نمبر۶ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اندھیرے میں مساجد کی طرف آنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونے والے ہیں! فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ سے وہ شخص مراد ہیں جو جماعت میں شامل نہیں ہوتے' مقتصد وہ ہیں جو اذان کے بعد مسجد میں آجاتے ہیں۔ سابق بالخیرات سے وہ نمازی مراد ہیں جو قبل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

از وقت ہی نماز کی تیاری کر کے جماعت کے لئے مسجد میں آ بیٹھتے ہیں'

اللہ تعالیٰ کے ارشاد اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ کے تحت حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اوقات نماز کی حفاظت نہیں کرتے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت موجب رضائے خدا درمیانہ حصول رحمت الہیہ کا باعث اور آخری وقت معافی کا ذریعہ ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے یہود کو سلام نہ کہو! دریافت کیا گیا وہ کون ہیں تو فرمایا جو اذان سن کر نماز ادا نہیں کرتے۔ یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ شرمائیں یہود !

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت نماز کے چھوڑنے والوں کے لئے نازل ہوئی وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ'

فائدہ نمبر ۷ :- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص مسجد یا نماز کی ادائیگی کے مقام میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں آگے رکھے اور یہ پڑھے بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علی ملائکۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار ایسے نمازیوں کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جن کی عمریں ہزار ہزار برس کی ہوئیں۔ حدیث شریف میں ہے جو کوئی حالت سجدہ میں یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم و وجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم' تو شیطان پکار اٹھتا ہے آج کے دن یہ میری گرفت سے محفوظ ہوگیا۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی جب مسجد سے باہر آتے ہیں تو شیطانی لشکر انہیں ایسے گھیر لینے کی کوشش کرتا ہے جیسے شہد کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکھیاں اپنے سردار کے ہاں جمع ہوتی ہیں اس لئے جو شخص مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اللھم انی اعوذ بک من ابلیس و جنودہ "

اذکار میں ہے مسجد میں داخل اور خارج ہونے کے وقت یہ کلمات پڑھ لیا کریں۔ بسم اللہ اللھم صل علٰی محمد!!

فائدہ نمبر ۸:۔ حضرت زبیر بن عوام کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص سورج کے طلوع و غروب کے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالٰی اسے دن اور رات' شیطان اور اس کے لشکر کی مکاریوں سے بچا رکھتا ہے' بسم اللہ ذی الشان' عظیم البرھان' شدید السلطان ماشاء اللہ کان اعوذ باللہ من الشیطان!

فائدہ نمبر ۹:۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں' اسلام میں سب سے پہلے انہوں نے ہی تلوار اٹھائی' جب کہ ابھی آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ بعض تو آٹھ سال کا کہتے ہیں' آپ کے فرزند ارجمند کا اسم گرامی حضرت عروہ ہے جو مدینہ پاک کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں' تابعین میں آپ کا بلند مقام ہے' علم کا ناپیدا کنار سمندر تھے فضائل علم کے باب میں مزید تذکرہ آئے گا ۹۹ ہجری میں وصال فرما ہوئے!

فائدہ نمبر ۱۰:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب مسجد میں دایاں پائے اقدس رکھتے تو فرماتے وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا" اللھم انی عبدک وزائرک وعلٰی کل مزور وانت خیر مزور اسالک برحمتک ان رقبتی من النار اور جب باہر تشریف لائے تو بایاں پاؤں نکالتے اور فرماتے اللھم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صبت علی الخیر صبا ولا تنزع عنی صالح ما اعطیتنی ولا تجعل الدنیا کدراً ○ اسے قرطبی میں سورہ جن کی تفسیر میں رقم فرمایا!

فائدہ نمبر ۱۱:- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ابوذر جب تک تو مسجد میں بیٹھا رہے گا جتنے بھی تو سانس لے گا تیرے لئے اتنی ہی نیکیاں لکھی جائیں گی اور تجھے اتنے درجے جنت میں عطا ہوں گے' ہر سانس کے بدلے دس دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے!

حضرت ابن بطال رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد میں باتیں کرنا ایسی خطا ہے جس سے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں اور جس امید پر دعا کرتا ہے وہ رد کردی جاتی ہے! (رواہ شرح البخاری) مسجد میں باطہارت بیٹھے' اعتکاف کی نیت کرلے تو بہتر ہے!

فائدہ نمبر ۱۲:- تحیتہ المسجد سنت موکدہ ہے اگرچہ جمعہ کے وقت خطیب خطبہ میں ہی کیوں نہ ہو' کیونکہ حضرت سلیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار خطبہ جمعہ میں حاضر ہوئے تو بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرلیں لیکن اختصار ملحوظ رہے! پہلی رکعت میں قل یاایھا الکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص اور بوقت عصر جب مسجد میں داخل ہو تب بھی دو رکعت پڑھ لینا ہی بہتر ہے! البتہ اوقات مکروہ میں نہ پڑے!! حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اذان و خطبہ جمعہ کے وقت نماز نفل و سنت پڑھنا جائز نہیں!!

فائدہ نمبر ۱۳:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! خیر البقاع المساجد' زمین میں سب سے بہترین قطعہ مساجد ہیں۔ وشر البقاع الاسواق اور بدترین قطعہ زمین بازار ہیں! (رواہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر ۱۴:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل و عیال کے لئے سودا سلف بازار سے خود لائے' آپ نے فرمایا ہے بازار اللہ تعالیٰ کے دسترخوان ہیں' ایک مرتبہ آپ بازار میں بوجھ اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک صحابی نے وہ بوجھ اٹھانے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا جس کا بوجھ ہے وہی اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے' بازار میں جانے کی جلدی نہ کریں اور نہ ہی دیر سے نکلنے کا قصد ہو' آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب بازار جانے لگو تو یہ پڑھ لیا کرو بسم اللہ وباللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ' جو یہ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس نے میری یاد قائم رکھی جب کہ دوسرے لوگ غفلت کا شکار ہیں' میرے حبیب گواہ رہئے میں نے اسے بخش دیا' نیز فرمایا۔ بازار میں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اسے ہر ایک بال کے بدلے قیامت میں انوار و تجلیات کے ہار پہنائے جائیں گے! جیسے مذکور ہوا' حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا جب تم بازار جاؤ تو یہ پڑھ لیا کریں۔ اللھم انی اسئلک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا و شرما فیھا' آپ نے فرمایا بازار مقام غفلت ہیں ان میں اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک لاکھ نیکی عطا فرماتا ہے'

فائدہ نمبر ۱۵:- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا! ان اللہ اذا احب عبدا جعلہ قیم مسجد واذا ابغض عبد اجعلہ قیم حمام' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جس سے محبت فرماتا ہے۔ اسے مسجد کا ناظم و خادم بنا دیتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اسے حمام میں خادم لگا دیتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! من احب اللہ فلیحبنی ومن احبنی فلیحب اصحابی ومن احب اصحابی فلیحب القرآن ومن یحب القرآن فلیحب المساجد فان المساجد افنیۃ اللہ تعالیٰ'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے مجھ سے محبت کی اس نے میرے صحابہ سے محبت کی جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے قرآن کریم سے محبت کی! جسے قرآن کریم سے محبت ہوگی وہ مسجدوں سے محبت رکھے گا! جو مساجد سے محبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پورے فرما دے گا!

فائدہ نمبر۱۶:۔ سورۂ نور کی تفسیر میں امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے جب تک اس کی روشنی برقرار رہتی ہے حاملین عرش اور دیگر فرشتے اس لئے دعا کرتے رہتے ہیں' اور مسجدوں کا گردو غبار جنت میں حوروں کے ساتھ نکاح میں حق مہر ثابت ہوگا! ایک مرتبہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں قندیل روشن کی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسلام کو منور کردیا' اللہ تعالیٰ تمہیں دین و دنیا اور آخرت میں منور فرمائے' نیز فرمایا اگر اس وقت میرے بیٹی ہوتی تو تمہارے ساتھ نکاح کردیتا' اس پر ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں اپنی بیٹی کا نکاح کردیتا ہوں! چنانچہ واقعتاً اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا! امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ وہ پہلے مبلغین اسلام ہیں جنہوں نے حکایات سے وعظ کا آغاز فرمایا اور سب سے پہلے مسجد میں چراغ روشن کیا تو حضور نے فرمایا بل ھو سراج! یہ تو مجسمہ چراغ ہے' آپ سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔:۔

فائدہ نمبر۱۷:۔ جس شخص نے مسجد صاف کرتے ہوئے ایک مٹھی مٹی باہر پھینکی گویا کہ اس نے احد پہاڑ جتنا سونا راہ خدا میں دیا! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں مرقوم ہیں مسجد میں باتیں نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہیں جیسے جانور گھاس کو چٹ کر جاتا ہے:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فائدہ نمبر۱۸:۔ مسجد میں تبلیغ کرنا جائز ہے لیکن بیع و شرا ناجائز ہے! حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا ایک شخص مسجد میں کوئی چیز فروخت کررہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہاں سے دنیا کے بازار میں جائیے یہ تو آخرت کا بازار ہے (رواہ الامام الرازی فی تفسیر سورۃ البقرہ) مسجد میں بلا اعتکاف کھانا پینا جائز نہیں' پیاز اور بدبودار اشیاء کا لانا مسجد میں غیر مناسب ہے! گم شدہ اشیاء کا اعلان کرنا بھی خلاف مستحب ہے' حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نشہ میں مبتلا شخص کو مسجد میں نہ جانے دو! کافر و مشرک کو مسجد حرام میں بالکل داخل نہ ہونے دو! مسجد میں پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے اگرچہ کسی برتن میں ہی کیوں نہ کرے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر تیار کرواتا ہے' مساجد کی تعمیر میں جتنے لوگ شامل ہوتے ہیں ہر ایک کے لئے جنت میں محل تیار ہوگا! جیسے غلام کی آزادی میں جتنے افراد شامل ہوں گے سبھی بخشش و عنایاتِ خداوندی کے مستحق ہوں گے۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک صالحہ خاتون جو پابند صوم و صلوۃ تھی اور نماز کو بڑے اہتمام سے وقت پر ادا کرتی اس کے خاوند نے کفر کے باعث نماز سے روکا' عورت نے اس کا کہنا نہ مانا تو اس نے عورت کے ہاں ایک تھیلی رکھی اور پھر خود ہی چرا کر دریا میں پھینک آیا حسن اتفاق سے تھیلی کو مچھلی نے اپنے منہ میں ڈال لیا ادھر شکاری پہنچا اور وہی مچھلی اس کے جال میں پھنس گئی۔ بازار میں فروخت کے لئے رکھی ہوئی تھی کہ اسی عورت کے خاوند نے وہی مچھلی خرید کی اور گھر لے آیا! عورت مچھلی بنانے لگی تو پیٹ چاک کرتے ہی تھیلی ہاتھ لگی اور بحفاظت رکھ لی! جب خاوند نے مال طلب کیا تو اس نے تھیلی اٹھائی اور خاوند کو پیش کردی! وہ آگ بگولہ ہوگیا' اور غصے کے عالم نے اس نے عورت کو تنور میں پھینک دیا! عورت پکار اٹھی یا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واحد یا احد لیس علی النار جلد، اللہ تعالیٰ کی شان سے آگ فوراً سرد ہوگئی ---- اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی محافظت میں رکھا! سوال پیدا ہوتا ہے اگر مچھلی کے پیٹ میں سے کوئی چیز برآمد ہو تو اس کا حق دار بائع ہوگا یا مشتری اس کی تفصیل باب برالوالدین میں آ رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز

حکایت :۔ حضرت سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ جب نماز کا حکم نازل ہوا تو ابلیس چلا اٹھا اور اس نے اپنی ذریت کو جمع کیا۔ عبادت گزاروں کو نماز سے دور رکھنے کی یہ اسکیم پاس کی کہ انہیں وقت پر نماز پڑھنے سے غافل رکھا جائے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ہر طرف سے گھیرا جائے، اور ہر طرف سے پکارا جائے ادھر دیکھ، ادھر دیکھ، اوپر دیکھ، نیچے دیکھ یعنی اسے کسی نہ کسی کام کی طرف لگا دیا جائے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا اور وقت پر نماز پڑھ لے تو اس کے نامہ اعمال میں چار صد نمازوں کا ثواب لکھا جائے گا۔

مسئلہ :۔ قیام، رکوع اور سجود میں طوالت افضل ہے، اگر ریاکاری سے بھی کام لے گا۔ تب بھی وہ ثواب سے محروم نہیں ہوگا البتہ طوالت کا تو اسے ثواب نہیں ملے گا لیکن فرض ادا ہو جائے گا، بعض نے کہا ریاکاری سے نماز باطل ہوگی۔:۔

فوائد طوالت :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا طویل قیام، پل صراط پر امان کا باعث، طویل سجدہ، عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! طویل قیام، قیامت میں امان کا ضامن، بعض نے فرمایا سکرات موت میں آسانی کا سبب! آپ نے مزید فرمایا، طویل سجدہ، اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا وسیلہ! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لمبا سجدہ جنت میں ہیشگی کا سبب ہے جیسے بت کے سامنے سجدہ کرنے والے کا ہمیشہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمیشہ کے لئے جہنم ٹھکانہ ہے۔:۔

مسئلہ :۔ رات کے وقت کوئی بھی نماز ادا کرے خواہ قضایا ادا تو قرأت میں جہر کرے نوافل میں بھی یہی بات اختیار کی گئی ہے۔ البتہ چلا چلا کر نہ پڑھے' آفتاب کے طلوع ہونے پر مطلقاً قرأت آہستہ ہے البتہ نماز جمعہ' عیدین اور نماز استسقاء میں قرأت جھری واجب ہے!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک عابد لکڑیاں خریدنے گیا تو سر راہ اسے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی ملی۔ عین اسی وقت اسے اقامت کی آواز سنائی دی اس نے تھیلی چھوڑ دی اور مسجد میں نماز با جماعت ادا کرنے کے لئے دوڑ پڑا' پھر لکڑیوں کا گٹھا خرید کر گھر پہنچا! کیا دیکھتا ہے وہی تھیلی لکڑیوں سے بر آمد ہوئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اسی وقت یوں دعا کرنے لگا الٰہی جس طرح تو میرے رزق کو نہیں بھولا' مجھے اپنی عبادت میں بھولنے نہ دینا! (روض الریاحین)

بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا نماز کا بڑا پابند تھا' ایک دن گھر میں قدرے اس سے نقصان ہوگیا' بیوی نے غلط سلط کہا تو نابینا رات بھر پریشان رہا' نہ جانے اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور کس درد اور خلوص سے دعائیں کی' جب صبح اس نے نماز باجماعت ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بینائی عطا فرما دی!

حضرت عارف باللہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بلا گناہ نماز با جماعت سے کوئی محروم نہیں رہتا! حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں مجھے بیس سال تک احتلام نہیں ہوا تھا لیکن بیت اللہ شریف میں حاضری کے وقت ایک دن عشاء کی جماعت نہ پاسکا تو اسی رات مجھے غسل کی ضرورت پڑ گئی! "بستان العارفین"

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دن نماز با جماعت ادا نہ فرما سکے تو آپ نے ایک قطعہ زمین جو ایک لاکھ درہم کی قیمت کا تھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خیرات کردیا! حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک جماعت فوت ہوگئی تو انہوں نے دن کو روزہ رکھا اور ساری رات نوافل پڑھے۔ اور ایک غلام آزاد کیا!

لطیفہ :۔ ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی نیک آدمی نماز عشاء با جماعت ادا نہ کرسکا تو اس نے اسے ستائیس بار پڑھا کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ نماز با جماعت ادا کرنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے' پھر اس نے خواب میں گھوڑ سواروں کی ایک جماعت دیکھی اس نے چاہا کہ ان کے ساتھ چلے معاً" وہ بولے ہم نے تو نماز با جماعت ادا کی ہے تم ہمارے ساتھ کیسے رہ سکتے ہو!

اللہ تعالیٰ نے نماز پر مداومت اور محافظت کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے تو مداومت اور محافظت میں کیا فرق ہے۔ اس پر کہا گیا ہے مداومت یہ ہے کہ نماز کو ہمیشہ ادا کرتا رہے جبکہ محافظت یہ ہے کہ اسے تعدیل ارکان کے ساتھ فرائض' واجبات' سنن اور مستحبات تک کی رعایت کرتا ہوا ادا کرے! گویا کہ محافظت کا تعلق نماز کے احوال سے ہے اسے امام قرطبی علیہ الرحمتہ نے سورہ المعارج کی تفسیر میں بیان کیا!

فوائد جلیلہ فائدہ نمبر ۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کے لئے نہایت عمدہ وضو کیا پھر مسجد میں گیا' نمازیوں کو دیکھا جو جماعت سے نماز ادا کرچکے ہیں تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ انہیں جماعت سے ملا! کیونکہ اس نے اہتمام جماعت ہی میں وقت گزرا تھا! رواہ ابوداؤد' نسائی' حاکم' یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے!

فائدہ نمبر ۲:۔ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتی ہیں داہنی جانب جماعت میں شامل ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے صلوۃ پڑھتے ہیں! "رواہ ابوداؤد' ابن ماجہ" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پہلی صف میں سستی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ پیچھے کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ دوزخ میں جا پہنچیں گے! رواہ ابوداؤد' نیز ارشاد فرمایا جو جماعت میں رہا وہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں رہا جس نے جماعت چھوڑی اسے اللہ تعالیٰ نے بھی چھوڑ دیا!

فائدہ نمبر ۳ :۔ نمازی نے جماعت ہوتے دیکھی لیکن اس نے سمجھا اگر وہ پہلی صف میں پہنچے گا تو رکعت کو نہیں پا سکے گا۔ لہٰذا اس نے دوری پر ہی نماز کی نیت باندھ لی پھر اگر اس کے درمیان زیادہ خلاء نہیں تو شامل نماز سمجھا جائے گا! گویا کہ اس نے جماعت کو پالیا!

فائدہ نمبر ۴ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیحین میں روایت ہے کہ نماز با جماعت' تنہا پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے' نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچیس گنا زیادہ بیان کیا گیا ہے' علامہ برماوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح بخاری میں ان دونوں روایتوں کی یوں تطبیق دیتے ہیں' ستائیس درجہ اس طرح کہ شب و روز کے سترہ فرض اور دس سنت موکدہ ہیں۔ لہٰذا اسی اعتبار سے ثواب میں اضافہ بیان کیا گیا اور پچیس کی روایت کا یہ سبب ہو سکتا ہے کہ پانچ نمازوں کو پانچ گنا شمار کرلیا اس طرح پچیس درجہ ہو گئے۔ لہٰذا پانچ نمازوں کے برابر شمار کرلیا!

فائدہ نمبر ۵ :۔ امام نسفی نے زہرۃ الریاض میں بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا خواب یوں بیان کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خواب میں میرے ایک ہاتھ میں بیس اشرفیاں آئیں اور دوسرے میں چار پھر دونوں ہاتھوں سے وہ اچانک گر پڑیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز عشاء با جماعت ادا کی اس نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا کہ تو نے اپنے ہاتھ سے بیس اشرفیاں گرا دیں اور جو چار رکعت گھر پر ادا کیں وہ قبولیت حاصل نہ کر سکیں گویا کہ وہ بھی ضائع گئیں!

حضرت احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے قصداً جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی گو اکیلا پڑھے فرض ادا ہو جائیں گے مگر جماعت کے ساتھ باوجود قدرت رکھنے کے نہ پڑھنا' ایسے ہی جیسے اس نے حرام فعل کا ارتکاب کیا! ایک روایت میں تو ہے کہ وہ بالکل نہیں ہوگی!

فائدہ نمبر۶ :۔ اگر کسی شخص کی تین بیویاں ہوں اور وہ ان سے کہے اگر تم نے مجھے شب و روز کی رکعتوں کی تعداد نہ بتائی تو تمہیں طلاق' پھر ایک نے کہا سترہ' دوسری نے کہا پندرہ اور تیسری نے کہا گیارہ رکعت ہیں تو کسی پر طلاق واقع نہیں ہوگی!

حضرت برمادی نے ستائیس اور پچیس گنا کو یوں تطبیق دی ہے کہ مسجد کے قریب والے کو پچیس اور بعید والے کو ستائیس گنا زیادہ ثواب ہوگا! دوسری بات یہ ہے کہ جماعت کثیرہ میں ستائیس اور چھوٹی سی جماعت ہو تو پچیس درجہ کا ثواب ہوگا! کیونکہ کثیر کو زیادہ فضیلت حاصل ہے سوا چند مقام کے!

فائدہ نمبر۷ :۔ جماعت کے فوائد میں ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح قلیل پانی جمع ہوتے ہوتے کثیر ہو جاتا ہے تو وہ نجس نہیں رہتا اسی طرح جب گناہ گار جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کی نجاست ختم ہو جاتی ہے۔ نیز شیطان اکیلے شخص پر قابو پا سکتا ہے زیادہ پر نہیں تو اسی طرح جب اکیلا آدمی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو اس پر قابو نہیں پا سکتا کیونکہ جماعت اللہ تعالیٰ کی ناقابل شکست رسی ہے جیسے ارشاد ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا' اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو' اسی لئے کہا گیا ہے کہ حق کا راستہ بڑا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دقیق ہے جس سے بکثرت گمراہ ہوئے لیکن جس نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھام لیا وہ لغزشوں سے محفوظ ہو گیا۔:۔

فائدہ نمبر ۸:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک عظیم الشان شہر سجایا ہوا ہے جس کا نام مدینۃ الخلد ہے! اس میں ایک محل قصر عظمت سے موسوم ہے جس میں ایک وسیع و عریض مکان ہے جسے بیت الرحمہ کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں ایک ہزار تخت سجائے گئے ہیں جن پر چار ہزار حوریں جلوہ افروز ہیں اور اس میں ایسی چیزیں بھی پائی جاتی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں تصور و گمان گزرا' آپ سے عرض کیا گیا وہ کس خوش نصیب کے لئے ہے فرمایا جو نماز پنج گانہ باجماعت ادا کرتے ہیں۔:۔

فائدہ نمبر ۹:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے لوگوں سے آگاہ نہ کروں؟ جو مال غنیمت کے لحاظ سے افضل ہیں' لیکن بہت جلد وہ واپس لوٹ آتے ہیں! فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جو نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔ گو یہ لوگ واپس جلد آ جاتے ہیں لیکن بہت ہی زیادہ وہ مال غنیمت سمیٹ لاتے ہیں

امُام نیشاپوری علیہ الرحمتہ؛ صبح کی تکبیر تحریمہ کو پانا' دنیا و مافیہا سے بہت ہی اعلیٰ ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے لئے آیا اور وہ دو رکعت سنت پڑھ کر نماز باجماعت کے انتظار میں محو ذکر رہا تو اس کی نماز ابرار کی سی نماز ہو جائے گی' اور اس کا نام رحمانی قاصدوں میں لکھا جاتا ہے (رواہ الطبرانی) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسی نہر جاری فرمائی ہے جس کا نام افیح ہے اس کے کنارے لعل و جواہرات کے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان پر ایسی حوریں جلوہ افروز ہیں جن کی خلقت زعفران سے ہے' وہ ستر ہزار زبانوں میں تسبیح و تقدیس الٰہی بیان کرتی ہیں اور اعلان کرتی ہیں ہم ان کی خدمت کے لئے ہیں جو نماز فجر با جماعت ادا کرتے ہیں۔:

فائدہ نمبر ۱۰ :۔ نماز فجر سب سے افضل' پھر نماز عشاء پھر عصر اسے روضہ میں بیان کیا گیا ہے! صبح اور عشاء کے بارے تو حدیث شریف میں یوں آیا ہے' جس نے نماز عشاء با جماعت ادا کی گویا کہ اس نے نصف شب عبادت میں گزاری اور جس نے صبح کی جماعت پائی گویا کہ اس نے تمام رات عبادت میں صرف کی! حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس نے نماز عصر با جماعت ادا کی' گویا کہ اس نے حج کی سعادت حاصل کی اور جس نے نماز مغرب کی جماعت کو پالیا اس نے عمرہ ادا کیا!

فائدہ نمبر ۱۱ :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی سنت پڑھنے کے بعد عموماً یہ دعا پڑھا کرتے "اللھم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعوذ بک من النار' حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم تین بار نماز فجر کے بعد سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھ لیا کرو' جذام اور فالج سے عافیت رہے گی! (رواہ احمد)

فائدہ نمبر ۱۲ :۔ اگر گھر میں مسجد سے زیادہ بھی جماعت ہو سکے تب بھی مسجد میں نماز ادا کرنے میں فضیلت ہے! نماز با جماعت کا اکثر حصہ پڑھا جا چکا ہو تب بھی امام کی اقتداء عمدہ ہے! اگرچہ بعد میں دوسری جماعت ممکن ہو! تاہم پہلی جماعت کو فضیلت حاصل ہے۔:

حکایت :۔ سیدنا صدیق اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار سو اونٹ اور چالیس غلام چرا لئے گئے' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تشریف لائے، آپ کو مغموم پایا سبب دریافت فرمایا تو ماجرا بیان کیا! حضور نے فرمایا میرا خیال ہے تمہاری تکبیر تحریمہ رہ گئی ہے۔ عرض کیا حضور تکبیر تحریمہ کا رہ جانا میرے نزدیک روئے زمین کو اونٹوں سے بھر دینے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے! نیز روایت کرتے ہیں کہ جس کی تکبیر تحریمہ رہ گئی گویا کہ وہ جنت کی نو سو ننانوے بھیڑوں کو ہاتھ سے کھو بیٹھا! ایسی کہ جن کے سینگ سونے کے ہیں۔ (نیشاپوری)

نکات عجیبہ:۔ حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس عدد کی تخصیص یوں معلوم ہوتی ہے کہ اللہ اکبر کے حرف آٹھ ہیں اور کلمہ اکبر میں با کے نقطہ کو بھی ایک حرف شمار کیا گیا ہے اور اس میں بہت سے رموزواسرار ہیں وہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں "کل ما فی الکتاب فھو فی القرآن وکل مافی القرآن فھو فی الفاتحة وکل فی الفاتحة فھو فی البسملة وکل فی البسملة فھو فی الباء وکل مافی الباء فھو فی النقطة التی تحت الباء! تمام کتب کے علوم قرآن کریم میں اور تمام قرآن کریم کے اسرار سورۂ فاتحہ میں اور تمام فاتحہ کے رموز و نکات بسم اللہ میں اور تمام تسمیہ کے اسرار بسم اللہ کے ب میں اور جو کچھ "با" میں ہے وہ جملہ رموز اس کے نقطہ میں پوشیدہ ہیں۔:۔

حضرت نجم الدین نسفی بیان کرتے ہیں کہ تمام کتب کے اسرار و معانی قرآن کریم میں اور اس کے رموز و مطالب فاتحہ میں اور فاتحہ کے اسرار نہانی تسمیہ میں اور اس کی تمام خوبیاں بسم اللہ کی با میں اور ب کے تمام اسرار و مطالب اس کے نقطہ میں، اور اس کے مفہوم میں یہی بات کہی گئی ہے کہ جو کچھ ہوا وہی مجھ سے اور جو کچھ ہوگا وہ بھی مجھ سے ہی ہوگا پس اللہ اکبر کے تمام حرف نو ہوئے اور ہر حرف کے بدلے سو سو شمار کئے تو نو سو ہوئے پھر ہر حرف کے بدلے میں گیارہ گیارہ مزید حاصل کئے تو اس طرح وہ ۹۹ ہوئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیونکہ کلمہ اللہ کو اگر .سط کیا جائے تو گیارہ عدد بنتے ہیں۔:.

مسئلہ :- حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی پر دلالت کرتا ہو اس کی قرأت سے نماز ہو جاتی ہے! حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک بار ابلیس سے کہا تجھے حی و قیوم مالک کی قسم تو یہ بتا وہ کونسا عمل ہے جو تیری پشت کو توڑ ڈالے وہ یہ سنتے ہی گر پڑا اور کہنے لگا فرائض کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی الٰہی جنت میں جو میرا رفیق ہے مجھے وہ دکھا دے چنانچہ ایک شب خواب میں کوئی کہہ رہا ہے فلاں مقام پر ایک سیاہی مائل خاتون بکریاں چرا رہی ہے وہ تیری رفیقہ جنت ہے اس کا نام سلامت ہے!

آپ وہاں پہنچے تو واقعی ایک سیاہ رنگت خاتون کو بکریوں کے ساتھ پایا! آپ نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اس نے جواباً" کہا وعلیکم السلام یا ابراہیم! آپ نے پوچھا تجھے میرا نام کس نے بتایا! وہ کہنے لگی جس نے تجھے میرے بارے میں آگاہ کیا! پھر کہنے لگی جنت میں، میں تیری بیوی ہوں آپ نے فرمایا! سلامت! مجھے کوئی عمدہ سی بات کہو! اس نے کہا شب بیداری کیجئے کیونکہ یہ عمل بندے کو خالق تک پہنچا دیتا ہے! اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعویدار ہو تو تم پر سونا حرام ہے!

حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی جو شخص گھر سو رہے اور میری محبت کا دعویٰ بھی کرے وہ کاذب ہے! جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین سے فرماتا ہے اشجار محبت کو ذرا حرکت دو! جب وہ متحرک ہوتے ہیں تو اہل محبت کے دل کے دروازے پر قائم ہو جاتے ہیں۔

ببابک عبد من عبیدک مذنب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کثیر الخطایا جاء یسالک العفوا
فانزل علیه الصبر یامن بفضله
علٰی قوم موسٰی انزل المن والسلوٰی

الٰہی تیرے بندوں میں سے ایک بہت سے زیادہ خطاکار تیرے دروازے پر معافی کا طالب حاضر ہے! لہٰذا اسے صبرواستقامت سے نوازیئے' اے وہ ذات کریم جس نے اپنے کرم سے قوم موسیٰ کو من و سلویٰ سے نوازا!!

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اے انسان اگر تو شب بیداری اور دن کو روزہ کی نعمت سے محروم رہا تو سمجھ لے تیرے گناہ بڑھ گئے! حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب آدمی سے گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ شب بیداری سے محروم ہو جاتا ہے! حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایک غلطی کے باعث پانچ ماہ تک شب بیداری سے محروم رہا! جب پوچھا گیا وہ کونسی غلطی تھی! فرمایا ایک شخص کو میں نے روتے پایا تو کہا یہ ریاکاری کررہا ہے۔

ارانی بعید الدار الاقرب الحمٰی
قد نصیب للمساھرین خیام
علامة طردی طول لیلی نائم
وغیری یری ان المنام حرام

میں اپنے آپ کو گھر سے دور محسوس کرتا ہوں بلکہ حمی کے تو قریب بھی نہیں جاسکتا حالانکہ بیدار رہنے والوں کے لئے خیمے ایلستادہ ہیں' بارگاہ حبیب سے میری محرومی کا یہی ایک سبب ہے کہ میں تمام رات غفلت میں پڑا سوتا رہتا ہوں! جب کہ عاشق سونے کو حرام جانتے ہیں!

حکایت :- حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ایک رات عبادت میں مصروف تھا کہ معاً" مجھے غافلین کی غفلت کا خیال دامن گیر ہوا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لیکن کشف سے پتہ چلا کہ ان پر تو اللہ تعالیٰ کی ویسے ہی رحمت برس رہی ہے جیسے شب بیداری سے اس پر، مجھے تعجب ہوا تو ہاتف غیبی پکارا' اے بایزید! انہوں نے میرے عذاب کو یاد رکھا اور تہجد پڑھنے لگے اور وہ میری رحمت پر امید رکھتے ہوئے سو گئے!

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ طالب علمی کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ جب میں سورۂ مزمل پر پہنچا تو اپنے والد ماجد علیہ الرحمتہ سے پوچھا یہ تہجد گزار کون سی شخصیت ہے' فرمانے لگے نبی کریم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے! میں نے عرض کیا جب حضور سید عالم تہجد گزار رہے ہے تو انہیں شرف و بزرگی سے نوازا گیا! آپ ویسے کیوں نہیں کرتے پھر جب یہ آیت کریمہ پڑھی وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ تو پوچھا ابا جان یہ کون ہیں ؟ فرمایا! صحابہ کرام ہیں! عرض کیا آپ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کیوں عمل نہیں کرتے کہا! بیٹا انہیں اللہ تعالیٰ شرف و سعادت سے نوازا تھا! آپ نے عرض کیا ابا جان! جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقہ پر عمل پیرا نہیں ہوتا' اس میں کوئی بھلائی اور بہتری نہیں! چنانچہ آپ کے والد ماجد اسی گفتگو کی برکت سے تہجد گزار بن گئے ! اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ نے عرض کیا ابا جان مجھے تہجد کی نماز تعلیم فرمایئے' انہوں نے کہا ابھی تم بچے ہو' آپ نے عرض کیا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تہجد گزاروں کو جنت میں جانے کا حکم فرمائے گا۔ میں عرض کروں گا الٰہی ! میرے والد ماجد نے مجھے تو طریقہ ہی نہیں سکھایا تھا چنانچہ اس بات کو سنتے ہی آپ کے والد ماجد نے نماز تہجد ادا کرنے کی تعلیم و اجازت عطا فرمائی!

حکایت :۔ حضرت عبدالواحد بن زید کہتے ہیں ایک بار ہم سمندری سفر کر رہے تھے کہ ہمارا جہاز باد مخالف کے باعث ایسے جزیرہ میں جا لگا جہاں ہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے ایک شخص کو بت کی پوجا کرتے دیکھا! ہم نے کہا یہ کیسا خدا ہے جس کی تو پوجا کررہا ہے ایسے تو ہم بیسیوں بنا ڈالیں وہ کہنے لگا تم کس کی عبادت کرتے ہو ہم نے کہا اس خدا کی جس کا عرش آسمان پر اور جس کی گرفت زمین پر وہ بولا تمہیں یہ تعلیم کس نے دی ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کے ذریعہ وہ کہنے لگا کوئی نشانی ہو تو دکھایئے۔ ہم نے قرآن کریم سے سورۂ الرحمٰن پڑھ کر سنائی تو اس پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ پکار اٹھا جس کا یہ کلام ہے اس کی نافرمانی قطعاً" جائز نہیں اور اسلام لے آیا۔ ہم نے شریعت محمدیہ کی تعلیم دی اور رات کو سونے لگے تو وہ پوچھنے لگا! جس خدا کی تم لوگوں نے مجھے تعلیم دی ہے کیا وہ بھی سوتا ہے ہم نے کہا وہ حی و قیوم ہے اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی اس پر وہ بولا تم بڑے عجیب بندے ہو تمہارا مالک جاگ رہا ہے اور تم سوتے ہو! جب ہم وہاں سے چلنے لگے تو خیال آیا اس کی مالی مدد کی جائے وہ کہنے لگا لوگوا تم نے مجھے ایسا راستہ بتا دیا ہے جس پر تم خود نہیں چل رہے جب میں غیر کی عبادت کرتا تھا اس وقت بھی میں اسے نہیں بھولا اب جب میں اس مالک و خالق کی حقانیت پر یقین کرکے ایمان لے آیا ہوں وہ کیسے فراموش کرے گا! اب تو مجھے اس کی معرفت حاصل ہے!

حکایت :۔ حسن بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ کسی شخص نے کنیز خریدلی، جب رات ہوئی تو وہ نماز نماز پکارنے لگی لوگوں نے کہا صبح تو ہونے دے، وہ کہنے لگی تم لوگ کیسے ہو سوا فرائض کے کچھ اور پڑھتے ہی نہیں! لہٰذا میری بیع واپس کردو! چنانچہ اسے اس کے مالک کو واپس کردیا گیا!

حدیث شریف میں ہے! رات کو دو رکعت نفل ادا کرنا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ نیز حدیث شریف میں آیا ہے جب بندہ شب بیداری کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا باوجودیکہ میں نے رات کو اپنے بندوں کے لئے لباس اور آرام بنایا ہے لیکن یہ پھر بھی میرے ذکر کے لئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جاگ رہا ہے! یہ سمجھتا ہے کہ میرا کوئی رب ہے! فرشتو! دیکھو تو سہی میرا یہ بندہ کیا طلب کررہا ہے! وہ کہتے ہیں الٰہی! یہ تو تیری رضا و خوشنودی کا طالب ہے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے خوشخبری سنا دو! میں نے رضا و خوشنودی سے نوازتے ہوئے مغفرت و بخشش عطا فرما دی!

حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص شب بیداری کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے! سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وامہ اکبر استغفر اللہ اللھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک فانھما بیدک ولا یملکھما احد سوائک'! تو اللہ تعالیٰ حضرت جرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے! میرے اس بندے کی حاجت کو برلاؤ!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص شب بیداری کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کیچلی اتارتے ہوئے نکلتا ہے!

موعظت :۔ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سجدہ میں خیال آیا کہ آٹے میں خمیر ملایا ہے یا نہیں تو اس کے بعد خواب میں اپنا جنتی محل دیکھا کہ اس کا بالاخانہ گر پڑا ہے۔ احیاء العلوم میں ہے کہ ایک صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہا تھا اسے نماز ہی میں اس کے پھل بہت پسند لگے! اور نماز کا خیال نہ رہا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں' چنانچہ فراغت کے بعد اس نے تمام باغ فی سبیل اللہ وقف کردیا جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پچاس ہزار درہم میں فروخت کرکے رقم کو بیت المال میں جمع کرا دیا!

عوارف المعارف میں ہے جو شخص حضوری قلب سے نماز ادا نہیں کرتا وہ غافلین میں شمار ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ایک صاحب نے یہ پڑھ دیا۔ اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً وسبحان اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بکرۃ واصیلا ○

اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کس نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔ صحابی نے عرض کیا۔ حضور میں نے آپ نے فرمایا مجھے ان کلمات سے بڑا تعجب ہوا کہ ان کے لئے ساتوں آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں۔ تین روز بعد ہمیں اطلاع ہوئی کہ اس پر نزع کا عالم طاری ہے یہ سن کر اس کے پاس گئے، ہم نے کہا کوئی حاجت ہو تو فرمایئے وہ کہنے لگا میری تمام حاجتیں بر آئیں! پھر مجھ پر غنودگی طاری ہوئی، دیکھا سرسبز و شاداب باغ میں ایک بلند ترین محل پر ایک خاتون منتظر بیٹھی کہہ رہی ہے لوگو اسے جلدی لے آؤ میں مدت سے اس کی مشتاق بیٹھی ہوں، یہ سنتے ہی میں بیدار ہوا تو وہ فوت ہو چکا تھا! ہم نے کفن و دفن کا اہتمام کیا بعدہ پھر خواب میں دیکھا اسی محل میں بیٹھا یہ آیت تلاوت کر رہا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ!

احیاء العلوم میں ہے نماز وتر ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ سبحان الملک القدوس، رب الملائکة والروح جلت السموت والارض بالعظمة والجبروت وتعززت بالعزة والبقاء وقهرت العباد بالموت ـ یہ

مناقب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے! جو وتروں کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سجدے سے سربلند کرنے سے پہلے پہلے مغفرت سے نواز دیتا ہے!

فردوس العارفین میں حضرت امام محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز نفل کے بارے اختیار دیا جائے تو میں جنت کی بجائے دو رکعت نوافل کو ترجیح دوں گا! کیونکہ ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل ہوتی ہے! جبکہ جنت میں خواہش نفس کی رضا و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خوشنودی کی تکمیل ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تحیتہ المسجد دو رکعت نفل نماز، فرض سے پہلے ادا کرنے والوں کا نام رحمانی جماعت میں درج کیا جاتا ہے اور اس کی وہ نماز ابرار کی نماز جیسی ہو جاتی ہے!

مسئلہ :۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تین وتر واجب ہیں، روضہ میں مذکور ہے کہ وتروں کی تین رکعت کو اس طرح ادا کرنا چاہئے۔ پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یاایھا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد نیز معوذ تین پڑھے۔:۔

فائدہ :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عبادت کے لئے اٹھنا اپنے اوپر لازم کرلو! کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی قربت کا سبب اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ شب بیداری جسمانی صحت کے لئے بھی بے حد مفید ہے!

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اس شخص پر راضی ہو جاتا ہے جو اپنا بستر چھوڑ کر عمدہ وضو کرکے رات کو نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے! اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے۔ گواہ رہو میرا بندہ میری رضا و خوشنودی کے لئے کھڑا ہوا ہے سو میں اس پر راضی ہوا اور اپنی طرف سے مغفرت و بخشش کی خلعت سے نواز دیا۔:۔

حکمت :۔ لونگ کھانا مسلسل بول اور رکاوٹ کو دور کرتا ہے اگر پونے دو ماشے لونگ دودھ کے ساتھ پیس کر پی لئے جائیں تو قلب کی تقویت کا سبب ہیں، تمام اعضائے باطنی کو مفید اور ہاضمے کے معاون ہیں۔ غذائی فضلات سے جو ریاح بنتی ہے اس کو دور کرتا ہے! اور سانس خوشبودار بناتا ہے، معدہ کی تقویت کا وسیلہ ہے! کیڑے مارتا ہے! اس کی خوشبو دماغ بارد کے لئے نافع

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے! آنکھ کی بینائی کو بڑھاتا ہے! جالے اور کگرے کو صاف کرتے ہیں! اگر پیس کر بطور سرمہ استعمال کریں!

فائدہ:- نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز لیکن کھڑے ہو کر افضل ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد از فرائض پنج گانہ یہ دعا پڑھے روز قیامت میری شفاعت اس پر حلال ہوگئی۔ اللھم اعط محمد ن الوسیلة واجعل فی المصطفین محبته وفی علیین درجته وفی المقربین داره (رواہ الطبرانی)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو بعد از نماز پڑھا کروں تو آپ نے یہ دعا عطا فرمائی اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم! نیز فرمایا جو شخص بعد از ہر نماز یہ دعا پڑھے گا وہ قبر سے بخشش کی بشارت لئے باہر آئے گا۔:۔

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

نیز فرمایا جو شخص ان کلمات کو بعد از ہر نماز پڑھنے والے کو میزان میں پورا پورا اجر مرحمت ہوگا'

سبحان ربک رب العزة عما یصفون ۔:۔

نیز فرمایا جو شخص فرض ادا کرے دس بار استغفار کرتا ہے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔:۔

فائدہ نمبر ا:- عوارف المعارف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اپنے کان اور آنکھ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگا دیتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے وہ آج ہی پیدا ہوا۔:۔

فائدہ نمبر ۲:- رکوع' سجود اور قیام میں امام سے سبقت کرنے سے بے حد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ڈرنا چاہئے کیونکہ اس سے خدشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی مانند کردے! (بخاری شریف) روضہ میں مرقوم ہے کہ سجدۂ سہو میں یہ کلمات پڑھے سبحان من لا ینام ولا یسھو!

فائدہ نمبر ۳:- قبل از وقت نماز پڑھنے سے ڈرنا چاہئے۔ اگر اس نے گمان کیا کہ وقت پر ادا کررہا ہے مگر وقت نہیں ہوا تھا تو وہ نماز نہیں ہوگی! اس پر قضا لازم ہے!

فائدہ نمبر ۴:- ہر شخص کو ستر عورت کا خیال رکھنا چاہئے۔ خواہ اندھیرا ہو یا روشنی! کیونکہ مرد کے لئے ناف سے گھٹنوں تک چھپانا فرض ہے۔ جبکہ عورت کو سر سے پاؤں تک ڈھانپنا لازمی ہے! لونڈی کا بھی یہی ستر ہے۔ سوا چہرہ اور ہتھیلیوں کے نمازی پر لازم ہے کہ نماز پڑھنے کے وقت صرف خدا کی رضا و خوشنودی کو پیش نظر رکھے!

مسئلہ!! :- امام رازی علیہ الرحمتہ تفسیر سورۂ آل عمران میں فرماتے ہیں اگر عورت کو مردوں یا عورتوں دونوں کی جماعت حاصل ہوئی تو اسے مردوں کی جماعت میں شامل ہونا افضل ہے! کیونکہ ارشاد باری ہے وارکعوا مع الراکعین اور مع الراکعات نہیں ہے!

لطیفہ :- اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا ہم آپ کی امت کے لئے روئے زمین مسجد بنا دیتے ہیں اور بن دیکھے توراۃ سکھائے دیتے ہیں، اور ان کی انفرادی نماز قبول کرلیا کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو خبر دی تو وہ کہنے لگے ہم بلا جماعت نماز اور بلا دیکھے توراۃ نہیں پڑھیں گے۔ نیز ہم عبادت خانہ میں ہی عبادت کریں گے اور بلا وضو نماز ادا نہیں کریں گے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ تمام باتیں فرض کردیں اور فرمایا فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ (الایہ) مزید ذکر فضائل امت میں آئے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل و برکات جمعۃ المبارک

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ایمان والو! جب نماز جمعہ کی اذان ہو تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف پوری محبت سے آؤ اور خرید و فروخت ترک کردو! جمعۃ المبارک کے ذکر کا وقت فجر سے اختتام ظہر تک رہتا ہے اس کی تفصیل آ رہی ہے، روض الانف میں ہے جس شخص نے سب سے پہلے اجتماع کیا وہ کعب بن لوئی تھا، بعض نے کہا اسی نے جمعہ کا نام سب سے پہلے جمعہ رکھا وہ قریش کو اس دن جمع کرکے جلسہ کیا کرتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت پر خطاب کرتا اور کہتا وہ میری ہی اولاد میں سے ہوں گے! اور لوگوں کو حکم کرتا جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تم ان پر ایمان لے آنا!

فوائد جلیلہ :- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! شب جمعۃ المبارک سے غروب آفتاب تک چوبیس گھنٹے بنتے ہیں اور ہر گھنٹے میں اللہ تعالیٰ جمعۃ المبارک کی برکت سے چھ ہزار گناہگاروں کی مغفرت فرماتا ہے!

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں ہر دن کو کسی نہ کسی شکل میں اٹھایا جائے گا لیکن جمعۃ المبارک کو نہایت حسین و جمیل دلہن کی صورت میں آراستہ و پیراستہ ظاہر کیا جائے گا اس کی عزت و تعظیم کرنے والے اسے ایسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گھیرے ہوں گے جیسے عورتیں دلہن کو گھیرے ہوتی ہیں' تاکہ اسے اس کے محبوب مالک تک پہنچا دیں' وہ لوگ جمعتہ المبارک کے انوار و تجلیات سے منور ہوں گے اور ان کے آگے نہایت عمدہ خوشبو' اور دلکش روشنی ہوگی۔ جیسے وہ کافور کے پہاڑ سے برآمد ہوئے ہیں۔ تمام جن و انس کی نگاہیں ان پر لگی ہوں گی' لوگ تعجب سے ان کے گرد گھومتے ہوں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوں!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "یغفر اللہ لیلۃ الجمعۃ لاھل الاسلام اجمعین' جمعتہ المبارک کی شب اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے! سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' علماء کرام کی ایک جماعت شب جمعہ کو شب قدر پر فضیلت دیتی ہے اس لئے کہ شب جمعہ بار بار آتی ہے جس کے باعث اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے (غنیہ) ابن الملقن الحدائق میں رقم فرماتے ہیں "حضرت امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! کیا میں تمہیں تین بشارتیں نہ سنادوں؟ جنہیں جبریل امین لائے ہیں!

صحابہ کرام! عرض گزار ہوئے ضرور ارشاد فرمایئے! آپ نے فرمایا! مجھے بشارت دی گئی ہے کہ ہر شب جمعہ کو اللہ تعالیٰ ستر ہزار افراد کو جہنم کی آزادی سے نوازتا ہے' نیز فرمایا مجھے بشارت دی گئی کہ ہر شب جمعہ میری امت پر اللہ تعالیٰ ننانوے بار نظر رحمت فرماتا ہے۔ ظاہر ہے جسے نظر رحمت سے دیکھے گا اسے بخشش سے نوازے گا! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے شب جمعہ کی آمد پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے "مرحبا بلیلۃ العتق والمغفرۃ! مرحبا اے آزادی اور مغفرت کی رات! خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس رات مصروف عبادت ہوتا ہے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خرابی ہے جو عمل خیر سے غفلت برتتا ہے! نیز فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شب جمعہ ایک لاکھ ایسے آدمیوں کی مغفرت فرماتا ہے جو مستحق سزا ہوتے ہیں! (رواہ الطبرانی)

مزید فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذا سلمت الجمعة سلمت الایام جس کا جمعہ سالم ہوا اس کے تمام دن سلامتی والے ہوئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب دنوں کی تخلیق فرمائی تو میری امت کے لئے جمعتہ المبارک کو خاص فرما کر دوسری امتوں پر فضیلت دی! پھر ہر وہ نیک عمل جو مسلمان جمعتہ المبارک کو کرتا ہے اس کے عوض ستر ستر نیکیاں درج کی جاتی ہیں! اور جو مسلمان جمعہ یا شب جمعہ کو فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور دنیا سے عالم آخرت میں مغفرت کے ساتھ جاتا ہے۔ طبرانی کی روایت ہے جو جمعہ کو فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہادت کا درجہ عنایت فرماتا ہے اور قیامت تک وہ قبر میں ہر قسم کے عذاب سے محفوظ کردیا جاتا ہے!

لطیفہ :- حضرت رومانی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ جمعتہ المبارک کے دن فوت ہو جانے والے پر نماز جنازہ کی مزید تاکید آئی ہے۔ اسی طرح عیدین' یوم عرفہ اور عاشورہ میں فوت ہو جانے والے کی نماز میں شامل ہونے کو موکد کیا گیا ہے۔ اسے ابن ملقن نے عمدہ میں بیان کیا!

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "یا عمر علیم بلصلاة الجمعة فانها تهدم الخطایا کما یهدم احدکم التواب من داره! اے عمر! نماز جمعہ کو اپنی ذات پر لازم کرلو! کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کردیتی ہے جیسے تم اپنے گھر سے گردوغبار کو دور کردیتے ہو! یا عمر! ایسا کوئی بندہ نہیں جو احترام جمعہ کے لئے غسل کرے اور پھر وہ گناہوں سے ایسے پاک صاف نہ ہو جائے جیسے آج ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیدا ہوا ہے! جو مسلمان نماز جمعہ کے لئے گھر سے نکلتا ہے اس کے لئے کنکر، پتھر یا مٹی یہاں تک کہ جہاں سجدہ کرتا ہے وہ جگہ بھی اس کے لئے شہادت دیتی ہے! جو شخص نہایا، صاف ستھرا لباس پہن کر نماز جمعہ کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ اس پر اپنی خصوصی نگاہ کرم فرماتا ہے! اور اس کی دینی و دنیوی حاجات میں کفالت فرماتا ہے!

اللہ تعالیٰ جمعتہ المبارک کے دن فرشتوں کی جماعتیں اتارتا ہے جو اذان جمعہ تک ہر طرف گھومتے پھرتے ہیں اور اذان سنتے ہی مساجد کے دروازوں پر آ جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کون اذان سے قبل آیا اور ذکر و عبادت میں مصروف ہے جو موجود ہوں اور ان کے لئے مغفرت کی التجا کرتے ہیں۔ نیز مساجد میں داخل ہونے والوں کی گنتی کرتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں، ان کے لئے استغفار کرتے ہیں، اور خطیب جب خطبہ پڑھنے لگتا ہے تو یہ بھی اپنے دفتر لپیٹ کر شامل ہو جاتے ہیں، تاکہ جمعتہ المبارک کی برکات حاصل کریں، جب امام بعد از سلام دعا کرتا ہے تو یہ امین کہتے ہیں، اور پھر ان کے وسیلہ سے تمام لوگوں کی مغفرت ہو جاتی ہے، جب لوگ واپس لوٹتے ہیں تو یہ بھی ان کے ذکرو اذکار، تسبیح و استغفار لے کر آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ عرش کے نیچے پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوتے ہیں الٰہی! یہ فلاں شہر کے لوگوں کی نماز جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے جبریل علیہ السلام کے سپرد کردو اور کہو کہ اس نماز کو فلاں خزانہ میں لے جاؤ۔ جہاں ان لوگوں کے اعمال نامے ہیں۔ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام ان کی نمازوں کو اس خزانے میں رکھ دیتے ہیں جو قیامت تک وہی محفوظ رہیں گی!

فائدہ:۔ جو شخص جمعتہ المبارک کے دن سورۂ کہف پڑھتا ہے اس کے لئے آئندہ جمعہ تک انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ (رواہ الحاکم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو شخص جمعتہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

المبارک کو سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا تو سورج کے غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کی دعائیں اس کے لئے جاری رہتی ہیں!

بعض اکابر نے فرمایا ہے جو شخص سورۂ آل عمران کی جمعتہ المبارک کے روز تلاوت کرتا ہے۔ سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں گویا کہ آفتاب اس کے گناہوں کو مٹا کر غروب ہوتا ہے!

سورۂ بقرہ اور آل عمران کی جمعتہ المبارک کے دن تلاوت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ اتنا وسیع نور عطا فرماتا ہے جس سے تمام زمین و آسمان منور ہو جاتے ہیں۔:۔

حضرت علائی علیہ الرحمتہ سورۂ کہف کی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر تنگ منہ بوتل میں بند کر کے اپنے مکان میں رکھے گا وہ بمع اہل خانہ فقر و قرض اور لوگوں کی تکالیف سے محفوظ رہیں گے اور محتاجی کا منہ تک نہیں دیکھیں گے!

برکات نماز جمعہ :۔ حضرت سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں، کسی شخص نے مجھے بیان کیا کہ میں اپنے کھیت کو پانی دینے سے اکثر غافل رہتا ہوں اس کا باعث یہ ہے کہ ایک مرتبہ جمعتہ المبارک کا وقت ہو گیا ادھر میرا گدھا بھاگ اٹھا! ادھر مجھے اپنے باغ کو پانی دینے کی اشد ضرورت تھی۔ نیز میرا پڑوسی کہنے لگا اگر اس وقت پانی نہیں لگاؤ گے تو تمہاری باری بڑی مدت بعد آئے گی اور اسی وقت چکی میں آٹا پینے کے لئے دانے بھی ڈالے جا چکے تھے، باوجودیکہ ان تمام ضروری امور کے میں جمعتہ المبارک کے لئے حاضر ہو گیا! کیونکہ نماز ہر چیز سے اقدم ہے! جمعتہ المبارک کی ادائیگی کے بعد جب واپس پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں! کہ میرا باغ سیراب ہو چکا ہے اور گدھے کے پیچھے بھیڑیئے پڑے تو وہ بھاگا اور گھر آ کھڑا ہوا، رہا آٹا تو کوئی اور صاحب چکی پر دانے لایا اس نے اپنے آٹے کی بجائے میری بوری اٹھا لی اور چلتا بنا! میرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گھر کے پاس سے اس کا گزر ہوا تو میری بیوی نے بوری پہچان کر اس سے پکڑ لی! القصہ ان تمام برکات کا ظہور فقط یقین کامل کے ساتھ جمعتہ المبارک کی ادائیگی کے سوا اور کچھ نہیں !!

حکایت :۔ حضرت مطرف تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جمعتہ المبارک کی رات اپنے گھوڑے پر سوار جامع مسجد جایا کرتے تھے کہ ان کا عصا روشن ہوگیا' ایک دن تو یوں ہوا کہ اپنی اپنی قبروں میں مردے نظر آنے لگے! اور کہہ رہے ہیں یہ "مطرف" ہے جو جامع مسجد میں جمعتہ المبارک کے لئے جا رہے۔ میں نے ان سے دریافت کیا' کیا تمہیں جمعتہ المبارک کا علم ہے! بولے ہاں! ہم خوب پہچانتے ہیں پھر سوال کیا کیسے؟ جواباً" کہا سلام بسلام من یوم صالح۔:۔

عظمت جمعتہ المبارک :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے بعض افراد کو بیت المقدس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف دیکھا' ان کے بدن پر صبر کا لباس' شکر کی دستار' توکل کا عصاء' خشیت الٰہی کی نعلین تھی' حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر بہت مسرور ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا! میرے کلیم میں نے امت محمدی علیہ السلام والصلوۃ کے لئے ایک دن ایسا بنایا ہے جب اس میں دو رکعت امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء پڑھے گی تو ان کی دو رکعت قوم موسیٰ علیہ السلام کی عبادت سے افضل ہوں گی! حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ وہ کونسا دن ہے فرمایا جمعتہ المبارک! نیز فرمایا شنبہ آپ کا یک شنبہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے' دو شنبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے سہ شنبہ حضرت زکریا علیہ السلام کے لئے' چہار شنبہ حضرت یحییٰ علیہ السلام' پنج شنبہ حضرت آدم علیہ السلام اور جمعتہ المبارک سید عالم نبی مکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے مختص فرمایا۔:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرشتوں کا جمعہ :- حدیث شریف میں ہے کہ جب جمعہ آتا ہے تو فرشتے بحکم الٰہی چوتھے آسمان پر بیت المعمور میں جمع ہوتے ہیں' اس کے چار مینار جو یاقوت سرخ' زبرجد سبز' طلائے احمر اور نقرۂ سفید (چاندنی) سے بنے ہوئے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام منارۂ نقرہ سفید پر چڑھ کر اذان پڑھتے ہیں' حضرت میکائیل علیہ السلام زبرسبز کے منبر پر جلوہ افروز ہوکر خطبہ جمعہ پڑھتے ہیں' حضرت اسرافیل علیہ السلام امامت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں الٰہی! میری اذان کا ثواب جو تو نے مجھے عطا فرمایا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امت میں جو موذن ہیں انہیں عنایت فرما دے' حضرت میکائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں الٰہی خطبہ جمعہ پر جو ثواب تو نے مجھے عطا فرمایا اسے امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے خطباء کو عنایت فرما دے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ الٰہی میری امامت پر جو ثواب مجھے دیا ہے میری طرف سے امت محمدیہ کے ائمہ کرام کو عنایت فرما دے اور پھر تمام فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی ہمیں جمعتہ المبارک ادا کرنے پر جتنا بھی ثواب عطا کیا گیا ہم تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو تحفہ" پیش کرتے ہیں' انہیں عنایت فرما دے اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم مجھے اپنا کرم دکھاتے ہو! میرے فرشتو گواہ رہو میں نے امت محمدیہ کو مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔ بیان کرتے ہیں اذان دینے کی سعادت سب سے پہلے جبریل علیہ السلام ہی کو حاصل ہوئی! نیز ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعتہ المبارک کی رات فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے آسمان کے دروازے کھول دو! اللہ تعالیٰ جیسے اس کی شان کے لائق ہے پھر اپنے بندوں پر نگاہ کرم ڈالا ہے جو رات قیام و رکوع و سجود میں مصروف ہوتے ہیں ان کے لئے فرماتا ہے میں انہیں قیام کی جزا دوں گا اور جو سو رہے ہیں وہ اپنے عمل کا بدلہ پائیں گے! پھر رات کے آخری حصہ میں ندا کرتا ہے میں نے قیام کرنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والوں کی برکت سے سونے والوں کو بھی اپنی مغفرت سے نواز دیا کیونکہ بخیلی میری شان کے مناسب نہیں۔

دعوت خاص :- جب جنتی جنت میں پہنچیں گے تو شنبہ کے روز تمام جنتیوں کی جنت الخلد میں حضرت آدم علیہ السلام، سہ شنبہ کو جنت الماویٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام چہار شنبہ کو جنت عدن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پنج شنبہ کو شجر طوبیٰ کے نیچے سید الانبیاء جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ضیافت ہوگی شجر طوبیٰ کی وسعت و کشادگی کا اندازہ اسی بات سے لگا لیجئے کہ وہ کتنا بڑا ہوگا کہتے ہیں۔ اگر اس کا ایک پتہ گرے تو تمام روئے زمین کو چھپا لے، اس کا مرکز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنتی محل کے صحن میں ہے اس کے پھل جنت کے تمام پھلوں پھولوں کی طرح ہوں گے۔ دلکش رنگ سکون بخش مزے، سیاہی کا نام تک نہ ہوگا اور اسی سے ہر قسم سے زیورات اور لباس بھی نکلیں گے!

حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا اگر کوئی شخص تیز رفتار اونٹ پر سوار ہو کر اس کی جڑ کا چکر لگائے تو طے نہیں کر سکے گا حتی کہ بوڑھا ہو کر ختم بھی ہو جائے حضرت نسفی علیہ السلام فرماتے شجر طوبیٰ کے نیچے اگر کوئی پرندہ پرواز کرے تو وہ پرواز کرتے کرتے زندگی ہار جائے گا مگر اس کے نیچے سے باہر نہیں نکل پائے گا! پھر جمعۃ المبارک کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام جنتیوں کی ضیافت و دعوت ہوگی اور وہ اپنے کرم سے اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار فرمائے گا۔ بعض مفسر "رضوان من اللہ اکبر" سے اسی ضیافت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مزید تفصیل کتاب کے آخر میں درج کی جائے گی! انشاء اللہ العزیز،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نکاح حضرت آدم و حوا علیہما السلام :- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جمعۃ المبارک کے دن ظاہر فرمایا' جمعہ کے روز ہی نکاح فرمایا! جنت کو آراستہ کیا! شجرطوبیٰ کے نیچے فرشتوں کی برات سجائی اور ارشاد فرمایا! الحمد ثنائی والعظمة ازاری' والکبریاء ردائی' والخلق کلھم عبیدی وامائی خلقت الاشیاء کلھا زوجین علیٰ انھم یوحدونی اشھدکم انی قد زوجت آدم بحواء علی ان یصدقھا عشر صلوت علی نبیی محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ! حمد میری تعریف عظمت میری چادر' بزرگی میری رداء' مخلوق میری مطیع' میں نے ہر ایک کو جوڑا جوڑا پیدا فرمایا تاکہ میری توحید کا اقرار کریں ! فرشتو! گواہ رہو میں نے حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا سے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر دس بار درود شریف کے بدلے کیا جو ان کا حق مہر قرار دیا ہے-:-

غسل جمعہ :- بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شہر پیدا فرمایا ہے جس کی دیواریں انڈے کی طرح سفید اس کے ستر ہزار دروازے ہیں اور اس میں بے شمار فرشتوں کا بسیرا ہے' وہ جمعۃ المبارک کے دن امت محمدیہ کے ان خوش نصیب افراد کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جو جمعۃ المبارک کے احترام کے لئے غسل کرتے ہیں-:-

ہرنی کی فریاد :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ہرنی پر گزر ہوا جسے شکاری نے جال میں جکڑ رکھا تھا- ہرنی نے آپ سے عرض کیا اے روح اللہ ! مجھے اس سے اتنی دیر کے لئے اجازت دلا دیجئے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں- آپ نے شکاری کو چھوڑنے کا حکم دیا تو وہ کہنے لگا یہ نہیں آئے گی! ہرنی نے پکار کر کہا! اے روح اللہ! اگر میں وعدہ کے مطابق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واپس نہ آؤ تو میرا حال اس شخص سے بھی بدتر ہو جسے جمعۃ المبارک کو پانی بھی میسر ہو اور پھر وہ غسل نہ کرے' شکاری نے آپ کے کہنے پر ہرنی کو چھوڑ دیا! اور وہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شکاری کو سونے کی ڈلی دے کر اسے آزاد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا مگر وہ ذبح کر چکا تھا! آپ نے یہ منظر دیکھ کر اسے بد دعا دی کہ تجھے برکت نصیب نہ ہو' چنانچہ ان کی دعا کا نتیجہ ہے آج تک شکاریوں کے لئے برکت نہیں ہوتی!

معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:۔ اسی طرح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بہت مشہور معجزہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ جنگل میں تشریف لے گئے' ایک ہرنی کو جال میں پھنسا ہوا دیکھا' قریب ہی ایک یہودی شکاری سو رہا تھا! ہرنی نے آپ سے رہائی کی فریاد کی! اور عرض کیا میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی آپ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئے تو پھر تمہارا کیا معاملہ ہو! اس نے عرض کیا پھر قیامت کے دن میرا حشر ان بدنصیبوں کے ساتھ ہو جو آپ کی ذات اقدس پر درود و سلام نہیں پڑھتے' چنانچہ آپ نے ہرنی کو رہا کر دیا اور اسی مقام پر واپسی کے منتظر رہے' یہودی بیدار ہوا شکار کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا میں نے اسے اس وعدہ پر چھوڑا دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جائے گی۔ یہودی کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے جو شکار، جال سے بچ نکلا پھر کیسے پھنسے گا ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ہرنی اپنے بچوں سمیت حاضر ہو کر قدم بوس ہوئی' آپ کا یہ معجزہ دیکھ کر یہودی بھی پاؤں میں گر پڑا۔ نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ یہودی اور دوسرا ہاتھ ہرنی کے سر پر رکھ دیا۔ شاعر نے اس کی یوں منظر کشی کی ہے۔

جھک گئے سر ہرنی' اور کافر کے دونوں ساتھ ساتھ
رکھ دیا دونوں کے سر پر رحمتِ عالم نے ہاتھ
پھر بشارت اِس کو اور اُس کی ملی سرکار سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جاں سے آزاد تو اور تو عذاب نار سے

(شفاء القلوب)(تابش قصوری)

غسل جمعہ :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس شخص کے لئے مغفرت و بخشش کی دعائیں کرتے ہیں جو نماز جمعہ کی ادائیگی کی نیت سے غسل کرتا ہے' آپ کا ارشاد ہے بے شک جمعہ کا غسل بالوں کی جڑوں سے بھی خطاؤں کو نکال باہر کرتا ہے'

طبرانی نے کبیر کی روایت بیان کی ہے کہ غسل جمعہ گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہے! جو مسلمان غسل جمعہ کے لئے جاتا ہے اسے ہر ایک قدم پر بیس بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جب نماز جمعہ ادا کر کے واپس لوٹتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں دو صد سال کے نیک اعمال کرنے کا ثواب ملتا ہے۔:

جمعہ کے دن ناخن کٹانے کی برکت سے مسلمان ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جمعہ کے دن بال کٹانا' خوشبو لگانا' نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہن کر سکون و اطمینان سے جمعہ ادا کرنے والے کے لئے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان جو کوئی خطا و لغزش ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔:

خطبہ جمعہ کے دوران خود خاموش رہے اوروں کو خاموش نہ کرائے ورنہ ثواب سے محروم رہ جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ فضیلت جمعہ کو ہاتھوں سے دھو ڈالتا ہے ۔:

جمعتہ المبارک کے لئے ایسی خوشبو لگائے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو صرف خوشبو ہو تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں' خوشبو' پاکیزہ' حیادار عورت اور پھر نماز تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے! تاہم آپ کا خوشبو کو پسند کرنا ذاتی طور پر نہیں تھا بلکہ فرشتوں کے حقوق کو ملحوظ رکھنا تھا! کیونکہ آپ کو تو خوشبو لگانے کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چنداں ضرورت نہیں تھی' آپ کا جسم اطہر ہمیشہ معطر رہتا جہاں جہاں سے گزر فرماتے وہ گلی اور بازار مہک اٹھتے بلکہ آپ کا پسینہ بھی مشکبار تھا کسی نے اس سلسلہ میں کیا خوب کہا ہے۔

عطر جنت میں بھی اتنی خوشبو نہیں
جنتی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ ترین خوشبو مشک ہے۔ لہٰذا جمعتہ المبارک کو مشک کا استعمال بہتر ہے' کیونکہ اس سے خوشبو مہکتی ہے اور کپڑوں پر رنگ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتا' ہاں خوشبو لگانا صرف جمعتہ المبارک سے ہی خاص نہیں بلکہ جب چاہیں خوشبو استعمال کریں۔ جہاں اجتماع ہو وہاں پر شمولیت کے لئے خوشبو کا لگانا بہت اچھا ہے! البتہ جمعہ کے لئے زیادہ تاکید ہے! ہاں جتنے بھی غسل مسنون ہیں ان میں افضل جمعتہ المبارک کا غسل ہے۔

عیدمبارک! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الجمعة عید للمسلمین' جمعتہ المبارک مسلمانوں کے لئے عید ہے!

(نوٹ) سال میں باون جمعے آتے ہیں گویا کہ سال میں مسلمانوں کے لئے باون عیدیں تو یہ ہیں اور دو عیدیں "عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے نام سے معروف ہیں' پھر عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یارلوگ شور مچاتے ہیں کہ عیدیں تو صرف دو ہی ہیں' یہ کہہ کر من وجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان "جمعتہ المبارک کو عید قرار دینے کا انکار کرتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کے لئے تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سالانہ پچپن عیدیں بنتی ہیں (تابش قصوری)

لباس جمعہ :۔ جمعتہ المبارک کے لئے سفید لباس پہننا افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ نہایت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پاکیزہ اور صاف ہے اور سفید لباس ہی میں مردوں کو کفن دیا کرو!

ترمذی شریف میں سیاہ لباس پہننا خلاف سنت ٹھہرایا گیا ہے! بلکہ بعض اکابر نے تو سیاہ لباس کا دیکھنا بھی مکروہ قرار دیا ہے' شرح مھذب میں ہے سفید' سرخ زرد' اور سبز لباس پہننا جائز ہے! شرح مہذب میں ہے کہ سب سے پہلے خلفاء بنی عباس نے سیاہ لباس اختیار کیا کیونکہ حضرت عباس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کا علم سیاہ تھا! اور انصار کا زرد تھا!

عمامہ شریف :- نماز جمعہ کے لئے عمامہ باندھنا مستحب ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہی۔ نماز جمعہ کے لئے عمامہ باندھ کر آنے والوں پر اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم جب نیا لباس تیار کراتے تو اسے جمعۃ المبارک کے روز پہننے کا آغاز فرماتے! آپ نے فرمایا نیا لباس پہن کر اس دعا کو پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی اور موت کی حالت میں پردہ پوشی فرمائے گا' الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی' اپنے پرانے کپڑے صدقہ کردے' ابوداؤد شریف میں ہے کہ نبی کریم نیا لباس پہن کر یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے۔

اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک خیر وخیر ما صنع لہ واعوذبک من شرہ وشر ما صنع لہ'

دعائیں قبول :- دعا کی قبولیت کے اوقات میں غروب آفتاب کا وقت بھی ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا' عصر کے بعد آخر ساعت تک قبولیت کو تلاش کرو' رواہ' ابوداؤد' نسائی' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کا ارشاد ہے خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کی تکمیل تک دعا کی قبولیت کا وقت ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جمعہ اور صلوۃ و سلام:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعتہ المبارک کے دن ۸۰ بار درود شریف پڑھتا ہے اس کے اسی سالہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض گزار ہوئے ہم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں آپ نے فرمایا پڑھئے" اللھم صل علیٰ محمد عبد ونبیک ورسولک النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعتہ المبارک کے دن جو شخص مجھ پر سات بار درود شریف پڑھے گا میری شفاعت اس کے لئے لازمی ہوگی!

نیز سورۂ یٰسین کو جمعہ کی شب پڑھنے والے کو مغفرت کی بشارت دی گئی ہے اور سورۂ حم، الدخان جمعہ کے دن یا رات کو پڑھنے والا دارِدنیا میں ہی جنت میں اپنا محل دیکھ لیتا ہے!

جمعہ اور سفر:۔ طلوع فجر پر ہی جمعہ فرض ہو جاتا ہے اس کے بعد سفر کرنا جائز نہیں، سوائے ایسی صورت کے جہاں وقت ہوا وہیں جمعہ ادا کرلے گا تو سفر اختیار کرسکتا ہے۔ جمعہ کے مستحبات میں یہ بھی ہے کہ مسلمان کو جمعہ پڑھنے کی ایک روز قبل ہی تیاری کرلینی چاہئے۔ شرح مہذب میں ہے کہ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مسجد میں جتنے لوگ ہوں انہیں نوافل، سنن وغیرہ کوئی نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

جمعہ کا قصداً چھوڑنا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بلا عذر تین جمعے چھوڑے گویا کہ اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا، حضرت ماوردی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جس کا جمعہ رہ جائے اسے چاہئے کہ کم از کم نصف دینار صدقہ کرے بشرطیکہ کہ بلا عذر ایسا ہو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا انما الصدقات للفقراء والمساکین بیشک صدقات (زکوٰۃ) کے مستحق فقراء اور مساکین ہیں۔:۔

فقیر اور مسکین میں کیافرق ہے اس کی کیفیت باب صدقہ میں آ رہی ہے' تاہم ان کی فضیلت میں جو فرق ہے اس کا اختصاراً بیان کر دیا جاتا ہے' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر فقراء نظر پڑے اور دوزخ میں عورتوں کی کثرت دیکھی' (بخاری و مسلم) حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس میں بکثرت مالدار دیکھے!

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ (دروازہ جنت پر ایک امیر اور غریب مسلمان کی ملاقات ہوئی غریب کو تو جنت میں جانے کی اسی وقت اجازت عطا ہوئی لیکن امیر عرصہ دراز تک باب جنت پر ہی رکا رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا! پھر اسے بھی اجازت عطا ہوئی! غریب سے جب اس امیر کی جنت میں ملاقات ہوی تو اس نے دریافت کیا تجھے کس چیز کے باعث وہی رکنے کا حکم ہوا اور تمہاری وہاں کیا کیفیت رہی' امیر کہنے لگا اور باتیں تو چھوڑ دیئے' یہ سنئے جب مجھے باب جنت پر روک دیا گیا تو میرا مارے خوف کے اتنا پسینہ چھوٹا' اگر ایک ہزار پیاسے اونٹ بھی ہوتے تو وہ سیراب ہو جاتے! (رواہ احمد باسناد قوی) باب المناقب میں اس کی مزید تفصیل آئے گی!

جناب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموما" دعا فرمایا کرتے' الٰہی مجھے مسکینی کے عالم میں رکھ اور مسکینی ہی کی حالت میں دار بقا کیطرف روانہ فرما! اور قیامت میں مساکین کی جماعت میں اٹھانا!

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ کیوں ؟ فرمایا! اس لئے کہ مساکین اُمراء سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (ظاہر ہے ان کے گوشواروں کو دیکھنے میں اتنا وقت صرف ہو جائے گا اور فقراء خالی ہاتھ ہوں گے اس لئے بلا حساب و کتاب جنت میں پہنچ جائیں گے۔ (تابش قصوری)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ ! کسی بھی مسکین کو دروازے سے خالی نہ لوٹانا ! اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ دینا پڑے اور مساکین سے محبت کرو ان کو قرب دو' کیونکہ قیامت میں اللہ تعالیٰ انہیں کے سبب اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں مساکین سے متواضع مراد ہیں!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اغنیاء فقراء کے حقوق کی عدم ادائیگی کے باعث ظلم کے مرتکب ٹھہریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر لازم فرمائے' اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنے عزو جلال کی قسم فقراء کو اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھو گا!

مسئلہ ! زکوٰۃ کا مستحق اگر زکوٰۃ لینے سے انکار کرے تو خطا کار ہو گا! بخلاف نذر کے ! کیونکہ نذر ماننے میں انسان از خود کسی کو اختیار کرتا ہے لیکن مالدار پر تو شارع علیہ السلام کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا فرض ہے ! اور اس سے رکنے میں اسلام کے اہم رکن کو معطل کرنے کے مترادف ہے اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ ماہ رمضان میں مسافر کو افطار جائز ہے اور نذر کے روزے کو حالت سفر میں بھی چھوڑنا جائز نہیں۔:۔

مسئلہ ! امام نووی فتاویٰ میں فرماتے ہیں بے نماز کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں! کیونکہ یہ بیوقوف اور کمینہ ہے اس کا مال زکوٰۃ پر تصرف مناسب نہیں ! ہاں اگر نمازی بن جائے تو جائز ہے!

فائدہ :۔ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (الایتہ)"وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کر رکھتے ہیں اور راہ خدا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صرف نہیں کرتے' انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے! جس دن جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے! تو ان کی پشانیاں پہلو اور پیٹھ داغی جائے گی!

اس سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں دیگر اعضاء کو چھوڑ کر پیشانی' پہلو اور پیٹھ ہی کا ذکر کیوں کیا گیا؟ اس کے جواب میں کہتے ہیں سوالی جب مالدار کے پاس آتا ہے تو اسے دیکھتے ہی امیر کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے جب سوال کرتا ہے تو وہ پہلو پھیرتا ہے جب وہ پھر مانگتا ہے تو وہ پیٹھ دکھا کر چل دیتا ہے۔ بناء علیہ ان اعضاء ذکر کیا گیا! امام فخرالدین رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ان کے لئے ان کا تمام مال وبال جان ہو گا صرف مال زکوٰۃ ہی نہیں کیونکہ زکوٰۃ تو کل مال پر فرض ہے!

حکایت :۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں! ایک شخص بہت مالدار تھا جب مرا اور اس کی قبر کھودی گئی تو وہاں بہت بڑا سانپ پایا گیا' لوگوں نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا دوسری قبر کھود لو جب کھودی گئی تو وہاں بھی اژدہا نمودار ہوا' یہاں تک کے سات قبریں نکالی گئیں تو ہر جگہ سانپ کو موجود پایا! پھر ان کے ورثاء سے دریافت کیا گیا تو وہ کہنے لگے یہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کیا کرتا تھا! چنانچہ مجبوراً اسی اژدہے کے ساتھ ہی دفن کیا گیا۔:۔

حکایت :۔ حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں مجھے ایک باوثوق آدمی نے یہ حکایت بیان کی ایک شخص نے دوسرے آدمی کے پاس دو سو دینار امانتاً" رکھے تھے کہ وہ فوت ہو گیا! اس کے لڑکے نے جب امانت طلب کی تو امین نے لوٹا دی لیکن لڑکے نے زیادہ کا دعویٰ کر دیا! قاضی نے فیصلہ سنایا اس کے باپ کی قبر کھولی جائے' جب قبر کھولی گئی تو اس کے جسم پر دو سو داغ نظر پڑے قاضی نے فرمایا یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا اس لئے جتنی رقم دی تھی اتنے ہی داغ دیکھنے میں آئے اگر یہ رقم دو صد دینار سے زیادہ ہوتی تو اس پر داغ بھی زیادہ ہوتے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب صاحب مال کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو جنت کے خازن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آکر اس کی پشت پر ہاتھ پھیرتا ہے جس کے باعث اس کا دل زکوٰۃ کی ادائیگی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔:۔

حکایت :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ثعلبہ نامی ایک شخص اپنی غربت کی شکایت لئے حاضر ہوا' آپ نے فرمایا تیرے لئے یہی حالت بہتر ہے لیکن وہ بضد ا ہوا اور غربت سے دوری کی دعا کرائی! تو اس کا مال کثرت سے بڑھا! جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے لئے عامل بھیجے تو اس نے کہا یہ تو یہود و نصاریٰ کی طرح ٹیکس ہے جو ان سے لیا جاتا ہے قریش سے تو ایسا مطالبہ کبھی نہ ہوا! آپ نے دوبارہ عامل بھیجے تو وہ پھر منکر ہوا البتہ کمزور سی بکریاں آپ کے ہاں بھیج دیں۔ اسی اثناء میں حضرت جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور فرمایا اس کے گستاخانہ کلام اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں باتیں بنانے کے باعث اس کا ایمان سلب کر لیا ہے اور یہ آیت پڑھ کر سنا دی

وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتَانَا مِنْ فَضْلِهٖ!

پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے مال سے زکوٰۃ کبھی وصول نہ فرمائی حتیٰ کہ مرتد ہو کر مر گیا!

لطیفہ :۔ کافر سے جزیہ لینے کے باعث اس کی جان' مال' آبرو کی حفاظت ضروری ہو جاتی ہے ایسے ہی جو مسلمان صاحب نصاب بخوشی و مسرت زکوٰۃ ادا کرے گا آخرت میں اس کا خون' گوشت دوزخ پر حرام کر دیا جائے گا۔:۔

گذارش :۔ مسائل زکوٰۃ کی تفصیل کے لئے بہار شریعت از صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی فتاویٰ رضویہ امام احمد رضا بریلوی' فتاویٰ نوریہ فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی اشرفی رحمھم اللہ تعالیٰ' ملاحظہ کریں۔۔

(تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

"جسمانی زکوٰۃ" روحانی پہلو!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا بلاشبہ کان، آنکھ اور دل سبھی سے پوچھا جائے گا۔:

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں غلط کلام کے سننے کا اثر جو کان پر پڑتا ہے کھانے کے ضرر سے جو پیٹ میں پڑتا ہے، زیادہ نقصان دہ ہے، کیونکہ غذا تو فضلہ بن کر خارج ہو جاتی ہے لیکن غلط بات عمر بھر باقی رہتی ہے سننے والا بھی کہنے والے کے برابر ہوتا ہے۔:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی قوم کی بات سنے حالانکہ وہ ناپسند کرتے ہوں تو روز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ہر آنکھ روتی ہو گی سوا اس شخص کے جس کے دل میں مکھی کے سر کے برابر خوف نہ ہو گا! نیز فرمایا ہر آنکھ خوف خدا سے روز قیامت روتی ہو گی سوا اس کے جو محارم سے بچی رہی! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے ندا کرتے ہیں مردو! عورتوں سے بچوں اور عورتو! مردوں سے بچو! ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں!

حکایت:۔ حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ کو بعد انتقال کسی نے خواب میں دیکھا ان کا چہرہ چاند کی مانند روشن ہے لیکن اس میں ایک سیاہ داغ نمایاں ہے دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا ایک بار میری نظر ایک لڑکے پر پڑ گئی، پس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی کے باعث آگ لائی گئی اور اس کا اثر قائم ہو گیا اور مجھے کہا گیا اے حبیب ابھی تو تو نے ایک نگاہ ڈالی تھی اگر اس سے بڑھ جاتے تو تمہارے داغوں کو بھی بڑھا دیا جاتا!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص طواف میں یہ پڑھ رہا تھا اللھم اعوذبک من سھم عائر جب سبب دریافت کیا گیا تو وہ کہنے لگا میری آنکھ ایک خوبصورت لڑکے پر اچانک پڑ گئی! کیا دیکھتا ہوں کہ اسی ساعت ہوا سے ایک تیر آ لگا! میں نے آنکھ سے نکالا اس پر لکھا ہوا تھا تو نے اسے بنظر عبرت دیکھا تو ہم نے ادب کا تیر تجھ پر پھینکا اگر تو بنظر شہوت دیکھتا تو تیرے دل پر تیر فراق چلا دیتے یہاں تک کہ تو ہماری معرفت سے ہاتھ دھو بیٹھتا!

مسئلہ :- خوبصورت اَمرَدْ لڑکے کی طرف بنظر شہوت دیکھنا ایسے حرام ہے جیسے اپنی ماں، بہن پھوپھی کو بنظر شہوت دیکھنا حرام۔ ہے یہاں تک کہ اپنی لونڈی کی طرف بھی قبل از استبراء دیکھنا حرام ہے، یعنی وہ جو نا بالغہ قیدی ہو کر آئی ہو۔:۔

حکمت :- حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی نگاہ کو محفوظ رکھا تو بلا سے بچ رہے! حضرت زلیخا نے نظر ڈالی تو مصیبت میں مبتلا ہوئی، حضرت آدم علیہ السلام نے شجرہ پر نظر ڈالی تو جنت سے نکلنا پڑا، قابیل نے ہابیل کی ہمشیرہ کو دیکھا تو عذاب میں مبتلا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بنظر شفقت دیکھا تو اسے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا! انہی کیفیات کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا گیا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ اور ان کی طرف اپنی نگاہ نہ لے جائے جنہیں ہم نے جوڑا جوڑا بنا کر متمتع ہونے کا موقعہ فراہم کیا!

نگاہ فراست :- حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمھما اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں ایک شخص مسجد میں نماز پڑھنے آیا، جب وہ نماز ادا کر رہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تھا امام شافعی نے فرمایا معلوم ہوتا ہے یہ شخص بڑھئی ہے امام احمد نے کہا مجھے تو لوہار، لگتا ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس سے دریافت کیا گیا وہ کہنے لگا گزشتہ سال بڑھئی تھا اور امسال لوہاری کا پیشہ اپنا لیا ہے!

حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں امام شافعی کی فراست بڑھ کر ہے کہ گزشتہ ایک سال کی کیفیت سے مطلع فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر کلام چاندی ہو تو خاموشی سونا ہے۔

و کم ساکت نال المنی بسکوته

و کم ناطق یجنی علیه لسانه

کتنے ہی وہ خوش بخت ہیں جو خاموشی کے باعث مراد حاصل کر لیتے ہیں اور کتنے ہی ایسے شخص ہیں جو بکثرت بولنے کے باوجود نامراد رہتے ہیں !!

جھوٹ کی مذمت :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جھوٹ بولنے والے کا حسن ختم ہو جاتا ہے جب حسن ختم ہوتا ہے تو وہ بد خلق ہو جاتا ہے جو بد خلق ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیتا ہے!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کے نزدیک سب سے خطاکار چیز جھوٹ بولنے والی زبان ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل کی مسافت تک دور ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کا ہر جھوٹ لکھا جاتا ہے سوا ایسی بات کے جو مسلمانوں کے درمیان صلح کا سبب بنے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں میں صلح کراتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو درست کراتا ہے اور اسے ہر کلمہ کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے! اور اس کے گذشتہ گناہ معاف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تمہیں ایسے صدقہ سے آگاہ نہ کروں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بہت پسند ہے! عرض کیا فرمایئے ! آپ نے فرمایا لوگوں میں صلح کرانا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے روزی تنگ ہو جاتی ہے!

حضرت یعقوب سوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کے ظاہری اعضاء میں سے پسندیدہ تر زبان ہے' اسی لئے اسے اقرار توحید سے مزین فرمایا' لہٰذا ہر انسان پر لازم ہے کہ اپنی زبان کو جھوٹ سے پاک رکھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ! شیطان کے پاس ایک سرمہ ہے' ایک قسم کا سفوف ہے نیز ایک قسم کی چٹنی بھی ہے' چٹنی' جھوٹ' سفوف' غصہ اور سرمہ غفلت کی نیند ہے۔

سچائی کی عظمت :۔ رسالہ قشیریہ میں ہے کہ سچائی دین کا ستون ہے' اسی سے کمال اور اسی سے انتظام و انصرام ہے' سچائی نبوت کا اعلیٰ درجہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ نیکوکار کی ہمدم ہے اور یہ دونوں جنتی ہیں ! جھوٹ سے بچو' کیونکہ وہ بدکاری کا ہمدم اور وہ دونوں دوزخی ہیں!

نیز فرمایا سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ یہی راہ صواب اور جنت کی رہنما ہے ! جنتی آدمی ہمیشہ صداقت شعار ہوتا ہے اور سچائی کی حفاظت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں صدیق بنا دیتا ہے۔ اور جو شخص ہمیشہ دوروغ گوئی سے کام لیتا ہے' اسی کی فکر میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کذاب لکھ دیتا ہے! حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں راستی ایسی تلوار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے وہ جس پر بھی رکھی جائے گی اپنا اثر دکھائے گی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ راست گو زیادہ سچے خواب دیکھا ہے (قرطبی)

حکایت :- حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم میں حاضر ہو کر کہا میں مختلف برائیوں میں ملوث رہتا ہوں وہ میں چھوڑ نہیں سکتا آپ صرف مجھے ایک بات کا حکم دیں اسی پر میں عمل کروں گا اگر آپ پسند کرتے ہیں تو میں اسلام قبول کرلیتا ہوں آپ نے فرمایا تم جھوٹ کے قریب تک نہ جاؤ اور اسی ایک بات پر اسلام قبول کرلو! چنانچہ جب وہ اسلام میں داخل ہوا تو جن افعال مکروہ کا ارتکاب کیا کرتا تھا جب ایک ایک فعل کرنے پر آمادہ ہوا تو یہ سوچ کر وہ غلط فعل سے رک جاتا اگر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور آپ نے دریافت فرمالیا تو وہ جھوٹ تو بول نہیں سکوں گا اور اگر سچ بولوں تو شرم و ندامت محسوس ہو گی چنانچہ وہ اسی ایک بات کی برکت سے ہر برے فعل کے ارتکاب سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچ گیا۔ :-

حکایت :- حضرت امام بخاری علیہ الرحمتہ ایک شخص کے ہاں دور دراز کا سفر کر کے حدیث حاصل کرنے گئے دیکھا کہ وہ اپنے دامن کو پھیلائے گھوڑے کو پچکار کر پکڑنے کی کوشش میں ہے، اور وہ گھوڑے کو یوں محسوس کر رہا ہے کہ اس کی جھولی میں جَو ہیں، جب آپ اس کے پاس پہنچے اور دریافت کیا، کیا تمہارے پاس جَو تھے جو گھوڑے کو بلا رہے تھے کہنے لگا نہیں بس یوں ہی، اس پر آپ نے فرمایا جو جانور کے ساتھ جھوٹ بولنے سے باز نہیں آیا ایسے شخص سے حدیث لینا جائز نہیں ہے۔ :-

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ کسی صاحب علم کے ہاں علم نحو پڑھنے لگے اس نے جملہ فعلیہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑھئے ضرب زید عمروا زید نے عمرو کو مارا' حضرت شبلی بولے کیا واقعی زید نے عمرو کو مارا تھا! استاد صاحب بولے! نہیں یہ تو صرف مثال ہے آپ نے فرمایا جس علم کی ابتداء ہی جھوٹ پر ہو وہ میں سیکھتا ہی نہیں!

لطیفہ :- حضرت امام رازی اپنی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں گناہ سات اعضاء سے ہی سرزد ہوتا ہے وہ یہ ہیں دو کان' دو' آنکھیں' دو ہاتھ' پیٹ' شرمگاہ' دو پاؤں' اور زبان' اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' میں کلمے بھی سات ہیں پس ہر کلمہ ایک ایک عضو کے گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوزخ کا ایک ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

قاضی ابوالطیب سے کہا گیا تمہاری عمر بہت زیادہ ہو چکی ہے لیکن تمہارے اعضاء میں ابھی تک کو تغیر واقع نہیں ہوا؟ فرمانے لگے میں نے ان کی جوانی میں حفاظت کی اب بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرما رہا ہے۔

حکایت :- حضرت سیدنا غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے کام کی بنیاد سچائی پر رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ میں حصول علم کے لئے اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لیکر روانہ ہوا تو راستہ میں ڈاکوؤں نے میرے سچ بولنے کی برکت سے توبہ کر لی! اور قافلے کا لوٹا ہوا تمام سامان واپس کر دیا!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تکبر کی مذمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ہم آخرت تو انہیں لوگوں کے لئے نفع مند بنائیں گے جو دنیا میں فتنہ و فساد اور تکبر کا قصد نہیں کرتے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا! یعنی میدان حشر ہی میں اس کے تکبر کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا! اور صاف پاک ہو کر ہی جنت میں جائے گا! لیکن متکبرین کا انجام جہنم ہے۔:۔

متکبر ایسا شخص ہے جس میں وہ صفت نہ پائی جائے لیکن اپنے اندر اس صفت کے موجود ہونے کا اظہار کرنے کی کوشش کرے۔ جنتی وہ ہیں جو اوصاف جمیلہ کے اہل ہونے کے باوجود عاجزی، انکساری اور تواضع کو زیادہ پسند فرماتے ہیں! اور اپنی نیکیوں کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو حرز جان بناتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوتے ہی تھر تھر کانپنے لگا! آپ نے فرمایا حوصلہ رکھو میں تو ایسی والدہ کا فرزند ہوں جو سادہ سا گوشت استعمال فرماتی تھیں! حضرت ماوردی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس طرح سے اظہار محض عاجزی و انکساری کا درس دینا مقصود تھا تاکہ خودبینی اور خودنمائی کا شابہ باقی نہ رہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! خودبینی و خودنمائی نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے تخت پر پرواز کر رہے تھے کہ اپنی بڑائی کا ذرہ سا خیال پیدا ہوا اور تخت ڈھولنے لگا تو آپ نے فرمایا اے تخت سیدھا ہو جا! اس سے آواز آئی آپ استقامت پر رہیں! بیان کرتے ہیں کہ آپ کا تخت لمبائی میں تین کلومیٹر تھا! جسے جنوں نے بنایا! اس پر تین ہزار سونے اور چاندی کی کرسیاں تھیں سونے کی کرسیوں پر اس دور کے نبی اور چاندی کی کرسیوں پر علماء کرام بیٹھا کرتے تھے!

حکایت :۔ کسی نیک مرد کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو طواف کعبہ کرتے دیکھا اس کے ساتھ خادم تھے جو دوسروں کو طواف سے روکتے تھے پھر ایک دن میں نے اسے بغداد کے پل پر لوگوں سے سوال کرتے پایا' میں نے غربت کا سبب معلوم کیا تو پکارا اٹھا' میں نے ایسے مقام پر تکبر اختیار کیا جہاں لوگ عاجزی' انکساری اور تواضع کرتے ہیں' اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ذلت مسلط فرما دی۔:۔

حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ جسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اعلیٰ علیین کی رفاقت مل جاتی ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کا درجہ گھٹا کر اسفل السافلین میں پہنچا دیتا ہے۔:۔

حکایت :۔ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن سرخ رنگ کی اونی دستار باندھے ہوئے ایک مدرسے گزر رہے تھے کہ طلباء نے انہیں پکڑ لیا اور پکارنے لگے تم یہودی ہو اسلام قبول کرو' میں نے باآواز بلند پڑھنا شروع کر دیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ طالب علم ایک لنگڑا گدھا لائے اور مجھے اس پر بیٹھا کر جلوس نکالنے لگے۔ بسطام کی گلیوں پھرا رہے تھے کہ کسی نے میری اس حالت کو دیکھ کر پوچھا! یہ کیا ہے؟ میں نے جواباً" کہا میں ذکر الٰہی سے غافل ہو گیا تھا طلباء نے میری غفلت دور کر دی' میں تھکا ہوا تھا' انہوں نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مجھے سواری مہیا کر دی!!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے نے ایک ہزار درہم کی انگوٹھی بنوالی' آپ کو اطلاع ہوئی تو بیٹے سے فرمایا' مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ تم نے ایک ہزار درہم کی انگوٹھی خرید کی ہے ! میں حکم دیتا ہوں اسے تم فروخت کر کے ایک ہزار بھوکوں کو کھانا کھلا دو اور ایک دو درہم کی انگوٹھی پہن لو! اور اس پر نقش کراؤ ! اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی معرفت حاصل کر لی!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے لٹک گیا آپ نے فرمایا تو کون ہے کہنے لگا! ابلیس ہوں! آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے ! بولا میرے لئے اپنے رب سے معافی طلب فرمایئے! جب حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی سفارش کی تو حکم ہوا اسے کہو تو حضرت آدم علیہ السلام کے مزار شریف پر جا کر سجدہ کر لے ! معاف کر دوں گا! شیطان بولا! جب میں نے ان کی ظاہری زندگی میں سجدہ نہیں کیا تو اب کیوں کروں!

حضرت یوسف علیہ السلام ایک دن آئینہ میں اپنے حسن و جمال کو دیکھ کر دل ہی دل میں کہنے لگے اگر میں غلام ہوتا تو میری بڑی قیمت ہوتی ! پھر وقت آیا کہ آپ کے بھائیوں نے صرف بائیس درہم میں فروخت کر کے آپس میں دو دو درہم تقسیم کر لئے ! البتہ ان کے بھائی یہودا نے کچھ نہ لیا!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئینہ دیکھ کر یہ پڑھا کرتے " الحمد للہ رب العلمین الذی احسن خلقی و سوٰی خلقی و جعلنی بشرا سویا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آپ فرماتے ہیں جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے میں آئینہ دیکھتے وقت ہمیشہ اس دعا کو پڑھتا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنہ فرماتے ہیں، رات کو آئینہ دیکھنا، بھینگے پن کا خطرہ ہے!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے عرش کے طول و عرض کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نہیں دیکھ سکتا اس نے عرض کیا میری مدد فرمائے اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قوت پرواز عطا کی اور بیس ہزار سال محو پرواز رہا لیکن جہاں سے چلا تھا وہی پڑا ہوا ہے! اس نے عرض کیا الٰہی! مجھے قوت بازو مزید عنایت فرما! چنانچہ پھر ستر ہزار برس تک پرواز کرتا رہا لیکن عرش کو سر نہ کر سکا! پوچھنے لگا ابھی کتنی مسافت باقی ہے ارشاد ہوا ابھی تو نصف بھی طے نہیں پایا! حکم ہوا تو واپس لوٹ جا! وہ اپنی جگہ واپس پلٹا تو ہیبت و جلال کے باعث اس کے بازو جل گئے، شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش پر دوبارہ اسے بازو عطا ہوئے اور وہ پکارنے لگا! سبحان ربی الاعلیٰ

حکایت:۔ حضرت امام قرطبی شرح اسماء الحسنیٰ میں درج فرماتے ہیں میں نے شاہ حبشہ نجاشی کو ایک دن سر پر تاج سجائے زمین پر بیٹھے دیکھا! جب پوچھا گیا تو کہنے لگا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس شخص کو میں نعمت دوں اور وہ میرا شکر اور عاجزی اختیار کرے تو میں اپنی نعمتوں کو اس پر کامل کر دیتا ہوں! اور آج رات مجھے اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے اس لئے میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے لئے عاجزی و تواضع اختیار کی ہے!

امام نووی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عمرو بن امیہ ضمری اپنے رفقاء کے ساتھ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ لے کر حاضر ہوئے تو اس نے حضور کا مکتوب عظمت نشان چوما، آنکھوں پر لگایا اور اپنے تخت سے اتر کر زمین پر بیٹھ گیا پھر دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا اس نے اعلان کیا! حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمت پر الحمدللہ کہتا ہے تو گویا وہ شکر بجالایا! پھر کہتا ہے الحمدللہ تو ثواب پاتا ہے تیسری بار کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکر کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ شکر نعمت سے افضل ہے اگرچہ وہ نعمت کتنی ہی عظیم ہو! نیز فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت پائے اور چاہے کہ باقی رہے تو اسے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی کثرت کرنی چاہئے (طبرانی)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

غیبت کی مذمت

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کا ارشاد ہے وَیلٌ لِکُلِّ ھُمَزَةٍ تباہی و بربادی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو طعنہ باز اور غیبت کا شکار ہے' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو کسی کی عدم موجودگی میں اس کی برائی کرتے ہیں ہمسفر آمنے سامنے برائی کرنے کو کہتے ہیں اور لمز عدم موجودگی میں کسی کے بارے غلط باتیں بنانا ہمزہ سے ہماز بھی آیا ہے جس سے ولید بن مغیرہ اور لمزہ سے ابی ابن خلف ہے' حضرت مقاتل فرماتے اول الذکر بکثرت قسمیں کھانے والا' ذلیل' کمینہ' حقیر' بدکار' سنگدل' بدخلق ان اوصاف قبیحہ کے ساتھ ساتھ وہ حرام زادہ بھی تھا۔:۔

تفسیر خزائن العرفان میں حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں کہ ایک بار ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے کہا یہ تمام باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں البتہ ولد الزنا ہونے کی تو تجھے ہی خبر ہے اب تو سچ بتا میں کس کا نطفہ ہوں کیونکہ جن کی زبان سے یہ کلام نکلا ہے اس سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں! ابن مغیرہ کی ماں بولی واقعی تو حرام زادہ ہے کیونکہ میرا صحیح خاوند مردانگی کے جوہر سے محروم تھا' لیکن گھر میں مال و دولت کی بہتات دیکھ کر میں نے وارث بنانے کے لئے فلاں چرواہے سے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو اسی کا نطفہ ہے لیکن مؤلف کتاب ہذا نے یہ بات ابوجہل کی طرف قدرے تفاوت سے تحریر کی ہے ممکن ہے ابوجہل کی ماں بھی ایسے ہی فعل کی مرتکب ہوئی ہوا۔ (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے ابولہب کی بیوی بکثرت چغلی کھایا کرتی تھی، بعض نے کہا ہے وہ اتنی بدبخت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں رات کو کانٹے ڈال دیا کرتی تھی، لیکن آپ کے پائے اقدس کے نیچے وہ ریشم کی طرح نرم ہو جاتے تھے۔

فائدہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ اشیاء کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیوں کا اضافہ فرما دیتا ہے، نیز اگر کسی مسافر کو گھر یا راستہ بتا دیتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔:

موعظمت:۔ چغل خور جادوگر سے بھی بدترین ہے کیونکہ وہ ایک دن میں وہ کام کر گزرتا ہے جو جادوگر سے ایک ماہ میں بھی نہیں ہو پاتا، کتاب الرھن میں چغل خوری کو کبیرہ اور جادوگری کو صغیرہ گناہوں میں لکھا گیا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، چغل خور جنت میں نہیں جائے گا، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی جو شخص غیبت کا شکار ہوا اور پھر اس نے توبہ کر لی تب بھی وہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہو گا! اور جو شخص غیبت پر مصر ہوا وہ جہنم میں سب سے پہلے ڈالا جائے گا۔:

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے غلام خریدنا چاہا تو بائع نے کہا اس میں تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں البتہ چغلخوری کرتا ہے مشتری نے خرید لیا! چند دن گزرے تھے کہ اس نے اپنے مالک کی بیوی سے کہا تمہارا شوہر تم سے کوئی محبت نہیں کرتا وہ تو ایک کنیز لانا چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ وہ تیری طرف زیادہ راغب ہو تو تجھے یہ عمل کرنا چاہئے کہ اس کی داڑھی کے نیچے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے استرہ کے ساتھ بال اتار لو! بعدہ وہ اپنے مالک کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تمہاری زوجہ کسی اجنبی مرد سے ملوث ہے' اور اس کی باری میں تجھے قتل کرنا چاہتی ہے آج رات وہ اپنی کارروائی کرے گی تم اپنے آپ کو سویا ہوا ظاہر کرنا تجھے معلوم ہو جائے گا! چنانچہ وہ شخص مکر کی نیند سو رہا یہاں تک کہ وہ استرہ لئے آ موجود ہوئی خاوند نے اسے حقیقت سمجھا کہ واقعی مجھے قتل کرنا چاہتی ہے اس نے جلدی سے استرہ چھینا اور اس کا کام تمام کر دیا' عورت کے وارث آئے اور انہوں نے قصاص میں اسے قتل کر دیا!

حکایت :۔ حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقام سے گزر رہے تھے کہ اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے سبب معلوم کیا! کہا اس جگہ پر میں نے ایک شخص کی غیبت کی تھی' مجھے وہ خطا یاد آئی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے بارے جواب دہی نے مجھے بھی بے ہوش کر دیا

حکایت :۔ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے آپ نے اس کے پاس تازہ کھجوروں کا ٹوکرہ بھر کر بھیج دیا اور فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم نے اپنی نیکیاں ہدیہ دی ہیں لہٰذا میں نے اس کا دنیا ہی میں بدلہ دینا پسند کیا۔

حضرت حاتم اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غیبت کرنے والا' اور چغلخور دونوں دوزخ کے بندر' کذاب کتا اور حاسد کو خنزیر بنا دیا جائے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یتیم پر احسان!

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ بہرحال یتیم پر شفقت کریں اور کسی بھی سائل کو اپنے در سے محروم نہ لوٹائیں نیز فرمایا فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ پس وہ شخص یتیم کو دور کرتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث کیا ہے روز قیامت اس شخص کو وہ قطعاً عذاب نہیں دے گا جس نے یتیم پر رحم کیا! اور اس سے نرم نرم باتیں کیں، نیز اس کی غریبی اور یتیمی کو محسوس کیا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں یتیم کی پرورش کی جاتی ہے وہ گھر اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے آپ مزید فرماتے ہیں مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہترین ہیں جن میں تیمیوں کی دیکھ بھال عمدہ طریقہ سے کی جاتی ہے۔:-

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار میں نے اپنی سنگدلی کے بارے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی ! آپ نے فرمایا یتیم پر رحم کرو، اس کے سر پر دست شفقت رکھو اور اپنے ساتھ کھانے میں اسے شریک بنالو تمہارا دل نرم ہو جائے گا، تمہاری حاجتیں پوری ہونگی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو یتیم کے سر پر رضائے الٰہی کے لئے دست شفقت رکھتا ہے اس کے ہر بال کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں! نیز فرمایا جو شخص یتیم بچے یا بچی پر احسان و رواداری سے پیش آتا ہے وہ جنت میں ایسے ہو گا جیسے میری یہ انگلیاں قربت رکھتی ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت :۔ ایک نہایت گنہگار آدمی نے ایک بار یتیم کو کپڑا پہنا دیا' رات ہوئی تو خواب دیکھا قیامت قائم ہے اور اسے اپنے برے عملوں کے باعث فرشتوں کو جہنم میں لے جانے کا حکم ملتا ہے جب وہ دوزخ کے قریب پہنچا تو کیا دیکھا وہ یتیم کہہ رہا! فرشتو! اسے چھوڑ دو! یہ وہی شخص ہے جس نے مجھے کپڑا دیا تھا اسے فرشتے کہیں گے ہم تو حکم کے بندے ہیں! معا اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ندا کرے گا! فرشتو اس یتیم کی خاصر اسے رہا کر دو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب یتیم روتا ہے تو عرش الٰہی میں زلزلہ آ جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو! اس یتیم کو کس نے ستایا ہے' اس کے باپ کو تو میں نے خاک میں چھپا دیا فرشتے عرض کرتے ہیں! الٰہی تو ہی جاننے والا ہے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو! گواہ رہو جو اسے چپ کرائے گا اس کی حوصلہ افزائی کرے گا روز قیامت میں اسے راضی کروں گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم کو رلانے سے بچو! نیز فرمایا قیامت کے دن یتیم کا مال کھانے والے کے جسم کے ہر سوراخ سے آگ نکلے گی!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بعض لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے موہنوں سے آگ کے انگارے نکل رہے ہوں گے اور اس آیت کو آپ نے تلاوت فرمایا اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا وہ لوگ جو ظلماً" یتیموں کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں ان کے پیٹ آگ اگلتے ہوں گے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت :۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کسی نے بات نقل کی' انہوں نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے ان جاء کم فاسق .نبباء اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے اور تو سچا ہے تو وہ ان کلمات کا مصداق ٹھہرتا ہے ھماز مشاء بنمیم طعنہ باز' چغل خور' کمینہ' وہ شخص کہنے لگا! یا امیرالمومنین میں اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتا ہوں!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے سایہ میں آرام کرتے دیکھا تو عرض کیا الٰہی اسے یہ شان کس عمل سے عطا ہوئی ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! یہ حسد نہیں کرتا تھا' اپنے والدین کو کبھی نہ ستاتا اور نہ ہی اس نے کبھی غیبت اور چغلی کھائی !

چغل خور شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے نزدیک نہایت برا ہے!

حکایت :۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لئے بارش طلب کی تو حکم ہوا جب تک ان میں چغل خور شخص موجود رہے گا بارش نہیں اتاروں گا ! عرض کیا الٰہی مجھے اس پر مطلع فرما دے تاکہ باہر نکال دو ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ستار ہوں سب لوگوں کے سامنے اسے شرمسار کرنا نہیں چاہتا لہٰذا سبھی کو حکم دو توبہ کریں چنانچہ تمام نے توبہ کی پھر بارش ہوئی لیکن فصل بار آور نہ ہو سکی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان لوگوں نے محض بارش طلب کی تھی ساتھ رزق نہیں مانگا تھا سو ہم نے بارش عطا کی !!

پھر فرمایا اے میرے کلیم' تنور جلا کر اس میں بیج ڈالو' آپ نے عمل کیا کیا دیکھتے ہیں کہ آگ کے اندر فصل تیار ہے ارشاد ہوا میرے کلیم دیکھئے مجھے یہ قدرت حاصل ہے کہ آگ کے اندر رزق اگاؤ لیکن پانی کے باوجود رزق پیدا نہ کروں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب

روزوں کے فضائل

ماہ رجب کے روزے!

حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ غنیہ میں بیان کرتے ہیں کہ رجب المرجب کی پہلی رات کو یہ دعا پڑھا کریں۔ الٰہی تعرض الیک فی ھذہ الیلۃ المتعرضون وقصدک القاصدون وامل معروفک وفضلک الطالبون ولک فی ھذہ الیلۃ نفحات ومواھب وعطایا ثمن بھا علی من یشاء من عبادک وتمنعھما عمن لم تسبق لہ منک عنایۃ وھا انا عبدک الفقیر الیک اومل فضلک و معروفک فجد علی بفضلک ومعروفک یا رب العالمین۔

الٰہی! آج رات تیری خدمت میں سعادت مند پیش ہوں گے اور تیری ہی ذات کا قصد کرنے والے حاضری کا قصد کریں گے۔ تیرے فضل و احسان کے طالب امیدوار ہوں گے' آج رات تیری خصوصی عنایات' انعامات اور رحمتیں عطا ہوں گی ان بندوں پر جنہیں تو چاہے گا! جب کہ ان پر یہ عنایات پہلی بار ہو رہی ہوں گی۔

الٰہی میں تیرا محتاج بندہ تیری ہی عطاؤ بخشش کا امیدوار ہوں تو مجھ پر اپنے فضل' احسان و کرم سے بخشش فرما! روضہ میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جن اوقات میں دعائیں قبول فرماتا ہے ان میں رجب شریف کی پہلی رات بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شامل ہے! کتاب البرکہ میں ایک روایت اس طرح درج ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رجب المرجب کی پہلی جمعرات روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا!

فوائد جمیلہ :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رجب شریف کے پہلے دس دن روزانہ سبحان الحی القیوم سو بار دوسرے دس دنوں میں سبحان اللہ الاحد الصمد سو بار اور تیسرے دس دنوں میں سبحان الروف کا وظیفہ کرتا رہے گا اسے بے حدوعد ثواب عطا ہوگا جس کا بیان کسی سے ممکن نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رجب، اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے شعبان میرا اور ماہ رمضان میری امت کا۔ لہٰذا اس ماہ میں اگر کوئی ثواب کی نیت سے ایک روزہ رکھے تو اسے رضوان اکبر کی نعمت میسر ہوگی! فردوس بریں میں اس کا مقام ہوگا! اور جو اس میں دو روزے رکھے اسے اس سے دوگنا ثواب عطا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان خندق حائل کردے گا! جس کا طول ایک سال بھر کی مسافت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رجب کا روزہ نہ رکھ سکے اسے چاہئے کہ وہ یومیہ ایک روٹی خیرات کرے اگر اسے اس کی بھی گنجائش نہ ہو تو ان کلمات کا وظیفہ کیا کرے۔ سبحان اللہ من لا یبقی التسبیح الا لہ سبحان الانحر الاکرم من لیس العزۃ وھو لہ اھل،

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ماہ رجب کے تین روزے رکھے اور تین راتوں کو عبادت میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ اسے تیس ہزار سال کے روزوں اور ان کی شب بیداری کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔

○ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنئے! رجب بھی ماہ حرمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی ماہ میں حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی پر بیٹھنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے خود اور تمام کشتی میں سوار ہونے والوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ سبھی لوگوں نے ماہ رجب کا روزہ رکھا جن کی برکت سے کشتی محفوظ رہی اور اس میں ہر سوار کو کفر و طغیان سے محفوظ رکھا!

○ حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا الٰہی مجھے وہ وقت بتا دیجئے جو آپ کی ذات اقدس کو محبوب تر ہو۔ ارشاد ہوا سب سے زیادہ محبوب مجھے نصف رجب کے روزے ہیں ان دنوں میں جو روزہ' نماز' زکوٰۃ و صدقات وغیرہ ادا کر کے میرا قرب تلاش کرتا ہے تو میں اسے وہی عطا کروں گا جس کا وہ طالب ہے۔ اگر مغفرت مانگے تو میں بخشش عطا کروں۔ عیون المجالس میں ہے شب نصف رجب وہی شب ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا پہلی بار شرف حاصل ہوا' اسی شب حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے' اسی شب اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اپنے بندوں کے اعمال ناموں پر مامور فرماتا ہے کہ اس شب مصروف عبادت رہنے والوں کے گناہوں کا مٹا دو!

حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوہ قاف کے پیچھے سفید رنگ کی زمین پیدا کی ہے جہاں فرشتے رہتے ہیں ہر فرشتے کے پاس ایک جھنڈا ہے جس پر درج ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' وہاں رجب کی ہر شب دو فرشتے اپنے خاص مقام پر پہنچ کر امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے مغفرت دعا کرتے ہیں عیون المجالس میں ہے کہ رجب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا مہینہ' شعبان سبحان اللہ کہنے کا مہینہ اور رمضان الحمد للہ پکارنے کا مہینہ ہے۔

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک پہاڑ پر سے گزر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا، جو انوار و تجلیات سے چمک رہا تھا آپ نے عرض کیا الٰہی! اس پہاڑ کو بولنے کی طاقت عطا فرما، معاً" پہاڑ بولنے لگا، اے روح اللہ! آپ کیا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا تو اپنی کیفیت بتا! وہ بولا اے روح اللہ میرے اندر ایک بڑا نیک آدمی ہے!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی، اس آدمی کو ظاہر فرمایئے، چنانچہ پہاڑ شق ہو اور ایک خوبصورت بزرگ باہر نکلے اور اپنا یوں تعارف کرایا! اے روح اللہ ! میں قوم موسیٰ سے ہوں اور میں نے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس زمانے تک زندہ رہنے کی درخواست کی ہے، تاکہ میں ان کے امتی ہونے کا شرف حاصل کر سکوں! نیز مجھے اس پہاڑ کے اندر چھ سو سال ہوئے عبادت کر رہا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی ! کیا روئے زمین پر اس سے بڑھ کر بھی کوئی معزز و مکرم ہے ! ارشاد ہوا ہاں ! میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ امتی جو ماہ رجب المرجب میں ایک روزہ رکھے گا وہ اس سے بھی زیادہ مجھے محبوب و مکرم ہو گا!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ بصرہ (عراق) میں ایک عابدہ خاتون نے بوقت وصال اپنے فرزند کو وصیت کی، مجھے ان کپڑوں میں کفن دینا جنہیں پہن کر میں ماہ رجب میں عبادت کیا کرتی تھی، جب وہ فوت ہوئی تو اسے دوسرے کپڑوں میں کفن دے کر دفن کر دیا گیا! لیکن وہ اپنے گھر پہنچے تو وہی کفن موجود پایا لیکن رجب شریف میں جو کپڑے پہنا کرتی تھی وہ مفقود تھے، انہیں بڑا تعجب ہوا، ہاتف غیبی نے آواز دی تم اپنا دیا ہوا کفن سنبھال لو ہم نے اسے انہی کپڑوں میں کفنایا ہے جو انہیں محبوب تھے کیونکہ جو ماہ رجب شریف کے روزے رکھتا ہے اسے ہم قبر میں پریشان نہیں رہنے دیتے!

لطائف :- ○ رجب میں تین حرف تین ر- ج - ب، ر، سے رحمت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٰہی، ج سے اس کا جود و کرم اور ب سے برو احسان مراد ہے

○ رجب کا نام احسب بھی آیا ہے جو حسب سے مشتق ہے جس کا معنی ٹپکنا ہے چونکہ ماہ رجب میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ٹپکتی رہتی ہے اس لئے اسے رجب کہتے ہیں۔

○ نیز اصم نام بھی بتاتے ہیں، جس کا معنی ٹھوس اور بھرپور ہونے کے ہیں، کیونکہ لوگ ماہ رجب کی حرمت کے پیش نظر جنگ و جدل سے باز رہتے تھے یہاں تک کہ ہتھیاروں کی آواز تک سنائی نہیں دیتی تھی، اس لئے اسے اصم کہا گیا ہے، اصم کا معنی بہرا بھی ہے کہتے ہیں جب یہ مہینہ ختم ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ تین بار دریافت فرماتا ہے تیری موجودگی میں کس نے عبادت کی اور کس نے گناہ کئے تو وہ عرض گزار ہوتا ہے الٰہی میں نے تو صرف تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کی عبادت ہی دیکھی، گناہ نہیں سنے کیونکہ تیرے محبوب نے میرا نام اصم یعنی بہرا رکھا!

○ رجب کا معنی صاحب تعظیم کے بھی ہے! چنانچہ جب کوئی کسی چیز کی تعظیم کرتا ہے تو کہتے ہیں رجبت الشئ!

○ رجب زمین میں بیج ڈالنے کا مہینہ ہے اور شعبان کھیتی کے لئے آب پاشی کا اور ماہ رمضان فصل کاٹنے کا پس جو شخص رجب میں فرمانبرداری کا بیج نہیں ڈالتا اور شعبان میں آنکھوں سے پانی نہیں بہاتا وہ ماہ رمضان میں فصل رحمت کیسے کاٹے گا!

○ رجب، بدن کو پاک کرتا ہے، شعبان دل کو، اور ماہ رمضان روح کی پاکیزگی کا کام انجام دیتا ہے!

○ رجب، گناہ سے استغفار کے لئے، شعبان، عیب چھپانے کے لئے اور ماہ رمضان دل روشن کرنے کے لئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سال مثل شجر ہے، رجب اس کے پتے نکلنے کا موسم ہے شعبان، پھل بننے کا اور ماہ رمضان پھل توڑنے کا زمانہ ہے!

○ رجب، مغفرت الٰہی سے مخصوص ہے، شعبان، شفاعت سے اور ماہ رمضان نیکیوں میں ترقی دینے کے لئے خاص ہے!

○ رجب، توبہ کا، شعبان محبت کا، اور رمضان قربت الٰہی کا مہینہ ہے!

○ حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں " رجب کی کیفیت ہوا کی سی ہے، شعبان، بادل سے مشابہت رکھتا ہے اور ماہ رمضان بارش کی طرح ہے،

تمام مہینوں میں نیک عمل کا دس گنا ثواب ہے رجب میں ستر گنا شعبان میں سات سو اور ماہ رمضان میں ہزار گنا ثواب عطا ہوتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل ماہ شعبان اور صلوۃ التسبیح

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا! شعبان کفارہ ادا کرنے والا ہے اور ماہ رمضان پاک و صاف کرنے والا!

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ماہ شعبان میں اس کثرت سے روزے رکھتے ہیں ہم سوائے ماہ رمضان کے کسی مہینہ میں نہیں رکھتے! آپ نے فرمایا شعبان رجب اور ماہ رمضان کے درمیان ہے لوگ اس میں غفلت اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ اس میں لوگوں کے عمل اللہ تعالیٰ حضور پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں جب میرے عمل اللہ تعالیٰ کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضور جائیں تو روزہ ان کے ساتھ ہو!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے افضل نفلی روزے کون سے ماہ میں ہیں فرمایا شعبان میں! ماہ رمضان کی تعظیم کے لئے! نیز انہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا روزہ ماہ شعبان تمہارے بدن کی طہارت ہے' نیز فرمایا جو شخص ماہ شعبان کے تین روزے رکھتا ہے اور پھر وہ مجھ پر صلوۃ و سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے رزق میں برکت عطا کرتا ہے! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ماہ شعبان میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے بعد شعبان کے روزے افضل ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رجب کی دوسرے مہینوں پر ایسے فضیلت ہے جیسے قرآن کریم تمام کتابوں سے افضل ہے ماہ شعبان کی دوسرے مہینوں پر ایسے فضیلت ہے جیسے میری تمام انبیاء و رسل پر اور ماہ رمضان کی اتنی فضیل ہے جیسے خدا کی تمام مخلوق پر!

حضرت انس فرماتے ہیں جو ماہ شعبان میں ایک روزہ رکھتا ہے وہ جنت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ہمسایہ ہو گا! اور اسے حضرت ایوب اور حضرت داؤد علیہما السلام جیسی عبادت کا ثواب عطا ہو گا! جو ماہ شعبان کے مکمل روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سکرات موت سے اسے نجات عطا فرماتا ہے قبر کی تاریکی اور منکر و نکیر کی دہشت و ہیبت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

شب برات :۔ رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نصف شعبان کی شب حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اٹھائیے اور اس شب کی عظمت کا نظارہ کیجئے' میں نے دیکھا اور دریافت کیا یہ کیسی رات ہے ؟ انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ اس رات کو اپنی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور اپنے تمام بندوں کی مغفرت کا اعلان فرماتا ہے البتہ' مشرک' جادوگر' کاہن' زانی' شرابی' صلہ رحمی منقطع کرنے والا اور والدین کا نا فرمان' نہیں بخشا جاتا ہاں اگر یہ بھی سچی توبہ کر لیں تو اللہ کی مغفرت کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے کینہ رکھنے والا بھی نہیں بخشا جاتا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب برات اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اپنی شان کے مطابق جلوہ افروز ہو کر اعلان فرماتا ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا' میں اسے بخشش دوں ہے کوئی رزق کا طالب میں اسے رزق عطا کروں ہے کوئی اپنی حاجات و مشکلات کا حل کا چاہنے والا میں اس کی مشکلات کو دور کر دوں ہے فلاں' ہے فلاں حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب برات' عبادت میں گزارتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے اس کا دل اس دن زندہ ہو گا جب کہ دوسروں کے دل مردہ ہو چکے ہوں گے یعنی اس کا دل روز قیامت مطمئن رہے گا!

حکایت :۔ روض الافکار میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک پہاڑ پر گذر ہوا' اس پر انہیں ایک سفید رنگ گنبد نظر آیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسے چاروں طرف بغور دیکھا' اور بڑے متعجب ہوئے' اسی اثناء میں ان پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے روح اللہ ! اگر تم اس گنبد کے راز سے مطلع ہونا چاہئے ہو تو ہم اسے کھول دیتے ہیں آپ نے ہاں میں جواب دیا تو اچانک اس گنبد سے ایک دروازہ نمودار ہوا' اور اس سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک شخص سبز رنگ کا عصا ہاتھ میں لئے باہر نکلا' اس مزار شریف کے اندر ایک انگور کی بیل انگوروں سے بھرپور دیکھی' اور اندر ہی ایک چشمہ بہتا دیکھا' آپ نے فرمایا تو کب سے یہاں اسی طرح مصروف عبادت ہے' اس نے عرض کیا چار سو سال سے! بھوک لگتی ہے تو انگور کھا لیتا ہوں پیاس لگتی ہے تو اس چشمہ سے سیراب ہو جاتا ہوں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا میرا گمان ہے الٰہی اس سے افضل تو کوئی تیرے نزدیک نہیں ہو گا؟

ارشاد ہوا کیوں نہیں؟ جو شخص امت محمدیہ میں سے نصف شعبان کی شب دو رکعت نفل ادا کرے گا وہ اس شخص کی چار صد سالہ عبادت سے افضل شمار ہو گی! امت محمدیہ کی اس شان و شوکت کی خبر سن کر آپ پکار اٹھے کاش کہ میں بھی امت محمدیہ میں ہوتا!

صلوۃ التسبیح:- حضرت شیخ عبدالعزیز دیرینی فرماتے ہیں صالحین جن امور مستحسنہ کی حفاظت پر مستعد رہے ان میں صلوۃ التسبیح بھی ہے!

روض الافکار میں ہے کہ اسے بعد از زوال ظہر سے قبل ادا کیا جائے' اس کی ادائیگی کی کیفیت حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں بیان کرتے ہیں' کہ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! اے میرے پیارے چچا کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو تحفہ اور انعام عطا نہ کر دوں؟ کیا میں آپ کو وہ دس باتیں نہ بتا دوں جس کے عمل پیرا ہونے پر اللہ تعالیٰ ہر قسم کے تمام گناہ معاف فرما دے گا خواہ سہواً ہوئے ہوں یا قصداً! ظاہری ہوں یا باطنی! آپ نے فرمایا وہ چار رکعت ہیں جنہیں اس طریقہ سے ادا کریں!

طریقہ نماز تسبیح:- یہ نماز چار رکعت ہے جسے توفیق ہو تو ہر روز پڑھے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہفتہ بعد' یا ماہ بہ ماہ یا سالانہ یا کم از کم زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لے چار رکعت کی نیت حسب معمول نمازِ نفل کی کرے اور تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر' پندرہ مرتبہ پڑھ کر تعوذ و تسمیہ کے ساتھ سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ تلاوت کرنے کے بعد دس بار مذکورہ کلماتِ تسبیح پڑھے جائیں بعدہ رکوع میں دس بار' قومہ میں دس بار پہلے سجدہ میں دس بار' جلسہ میں دس بار' دوسرے سجدہ میں دس بار یہی کلمات بعد از کلماتِ تسبیح رکوع و سجود پڑھے جائیں ہر رکعت میں ۷۵ پچھتر مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعت میں تین سو بار ہو گی۔ (قدرے تصرف کے ساتھ) (مترجم)

نوٹ :۔ نوافل کی جماعت فقہا کرام نے اعلانیہ طور پر ممنوع ٹھہرائی ہے لیکن بعض نفلی نمازیں بالاتفاق با جماعت شرعاً" جائز ہیں مثلاً ! نماز استسقاء' نماز کسوف' سورج گرہن کی نماز' حفاظ کرام کے لئے با جماعت نوافل میں قرآن کریم کی منزل سننا سنانا! نماز تراویح جو سنت مئوکدہ کا درجہ رکھتی ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر کے زمانہ مبارکہ میں با جماعت ایک بار بھی ادا نہیں کی گئیں' بناءً علیہ آج کل عبادت کا ذوق و شوق بڑھانے کے لئے نماز شبینہ اور نماز تسبیح نے بھی رواج پکڑ لیا ہے یہ ایک عمدہ طریقہ ہے تعلیم امت کے لئے اگر آئمہ مساجد یا عام مسلمان اپنے شوق سے یہ نمازیں با جماعت ادا کرتے ہیں تو انہیں اس الحاد و بے دینی کے اژدھام' میں روکنا نہیں چاہیے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ائمہ کرام کا شامل ہونا باعث برکت ہو گا! (تابش قصوری)

حکایت :۔ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے تائب ہونے کا واقعہ کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ میں شراب کا دلدادہ تھا میری ایک چھوٹی سی لڑکی میرے سامنے سے شراب پھینک دیا کرتی تھی دو سال کی تھی کہ وہ فوت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو گئی، مجھے اس کی جدائی پر بہت افسوس ہوا، جب شب برات آئی تو میں نے خواب میں دیکھا قیامت قائم ہے اور ایک اژدھا منہ کھولے میرے پیچھے پڑا ہوا ہے، میں ڈر کر بھاگ رہا ہوں، اچانک میں نے ایک بزرگ دیکھا جس سے نہایت عمدہ خوشبو مہک رہی ہے، میں نے کہا خدا را مجھے بچایئے وہ رو پڑا اور کہنے لگا میں تو کمزور ہو چکا ہوں تم ذرا جلدی کرو ممکن ہے اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو بھیج دے جو تمہیں بچا لے، میں بھاگتے بھاگتے دوزخ کے کنارے پہنچا! پھر مجھے حکم ہوا واپس پلٹو میں واپس ہوا تو اژدھا میرے پیچھے! یہاں تک کہ میں نے پھر اسی ضعیف سے فریاد کی اس نے ویسے ہی جواب دیا اور کہا اس پہاڑ کی طرف جاؤ! وہاں مسلمانوں کی کچھ امانتیں ہیں ممکن ہے کوئی تمہاری بھی ہو! وہی تیری مدد کرے گی مجھے چاندی کا پہاڑ نظر آیا، قریب پہنچا، فرشتے نے پکارا، دروازہ کھولو، تاکہ اس کی ودیعت اسے دشمن سے بچا لے، دروازہ کھلا کیا دیکھتا میری لڑکی موجود ہے! اس نے دائیں ہاتھ سے مجھے تھاما اور بایاں ہاتھ اژدھا کی طرف بڑھایا، وہ الٹا بھاگ کھڑا ہوا اور مجھے کہنے لگی! ابا جان! کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے لئے نرم ہو جائیں! میں نے پوچھا بیٹی! کیا تو قرآن کریم کو پہچانتی ہے اس نے کہا! ہاں پھر اژدھا کی کیفیت دریافت کی! کہنے لگی! ابا جان! یہ اژدھا تو تمہاری بد اعمالی تھی اور وہ ضعیف تمہارے نیک عمل تھے! میری آنکھ کھلی تو مجھ پر خوف غالب تھا! میں نے فوراً توبہ کی اور عہد کیا کہ آئندہ شراب وغیرہ کبائر کے نزدیک تک نہ جاؤں گا! حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳۱ھ میں وصال فرما ہوئے! حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی زیارت سے بہرہ مند تھے۔

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

ما بال دینک ترضی ان تدنسہ، و ثوبک الدھر مغسول من الدنس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ترجو النجاۃ ولم تسلک طریقتھا،   ان السفینتہ لا تجری علی الیلبس

تمہارے دین کی کیا حالت ہے اس کے تو خراب ہونے پر تم راضی ہو، حالانکہ تمہارا لباس ہمیشہ دھلا ہوا اور میل کچیل سے صاف ستھرا رہتا ہے تم امید تو نجات کی رکھتے ہو لیکن اس راہ پر کبھی چلنا گوارہ نہیں کرتے، یقیناً سمجھ لو، کشتی کبھی بھی خشکی پر نہیں چلے گی!

لطیفہ :- شعبان پانچ حروف کا مجموعہ ہے، ش، ع، ب، ا، ن، ش سے شرف، عین، علو، ب سے بہتر، ا سے الفت، ن سے نور، لہٰذا اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اپنے عبادت گزار بندہ کو یہ تمام انعام عطا فرماتا ہے،

فائدہ :- توریت میں مرقوم ہے کہ جو شخص شعبان المعظم میں ان کلمات کا وظیفہ کرتا ہے لا الہ الا اللہ ولا نعبدہ الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون، تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرماتا ہے ہزار برس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں باہر آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح منور ہو گا نیز وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیقین میں شمار ہو گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل ماہ رمضان المبارک

دو فائدے :- پہلا فائدہ یہ کہ قزوینی سے عجائب المخلوقات میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے، گزشتہ ماہ رمضان کی پانچ تاریخ کو جو دن ہو گا آئندہ ماہ رمضان کی وہی پہلی تاریخ ہو گی! لوگوں نے پچاس سال تک اس کا تجربہ کیا اور بالکل درست رہا!

دوسرا فائدہ یہ کہ جو مسلمان ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر حمد و ثناء بجالائے اور سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ لے تو اسے مہینہ بھر آنکھوں میں کسی بھی قسم کی شکایت نہیں ہو گی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم مہینہ کے آغاز پر چاند دیکھو تو یہ دعائیں ایک بار پڑھ لیا کرو والحمد اللہ الذی و خلقک و قدرلک منازل و جعلک ایۃ للعلمین تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں اظہار فخر فرمائے گا اور کہے گا! میرے فرشتو گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو دوزخ سے آزاد کر دیا، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اذکار میں درج کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو پڑھا کرتے، اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی و ربک اللہ والتوفیق لما تحب و ترضیٰ (ترمذی شریف)

نیز یہ روایت بھی آتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی پڑھا کرتے ھلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقک حضرت زمخشری علیہ الرحمتہ ربیع الابرار میں درج کرتے ہیں کہ سورج دیکھ کر یہ پڑھنا چاہیے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیت روزہ :۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک ہر شب ماہ رمضان کے روزہ کی نیت کرنا واجب ہے! ان کے نزدیک غروب آفتاب سے طلوع فجر تک نیت کا وقت متعین ہے جبکہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک زوال تک نیت درست ہے جیسے امام شافعی کے ہاں نفلی روزوں کی نیت زوال کے بعد تک بھی جائز ہے' لیکن امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ماہ رمضان کے آغاز سے ہی ہر شب کی نیت کرنا لینا کافی ہے!

اللہ تعالیٰ کے ارشاد یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (الآیۃ) کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر بعد میں آنے والے تمام انبیاء کرام کے ذریعہ روزے فرض کئے گئے' پھر عیسائیوں پر مزید بڑھا دیئے گئے! بعض نے کہا گرمیوں کی بجائے سردیوں میں رکھنے کا حکم آیا! (لیکن اسلام میں گرمیوں و سردیوں کی تمیز نہیں ہر موسم میں ہیں) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک بوقت افطار اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان میں مجالس ذکر میں شامل ہونے والے کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت میں یہ میرے عرش کے سایہ تلے ہو گا!

جو شخص ماہ رمضان میں عبادت پر استقامت اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر رکعت پر نور کا ایک ایک شہر انعام دے گا!

جو شخص ماہ رمضان میں اپنے والدین کی خدمت اپنی استطاعت کے مطابق سر انجام دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے اور نبی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی بخشش کا میں ذمہ لیتاہوں!

نیز جو عورت ماہ رمضان میں اپنے خاوند کی رضا جوئی میں مصروف رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں حضرت مریم و حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی معیت عطا فرمائے گا!

جو کوئی شخص ماہ رمضان میں کسی حاجت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دس لاکھ حاجتیں بر لائے گا جو شخص ماہ رمضان میں عیال دار پر خیرات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں درج کراتا ہے دس لاکھ گناہ معاف اور دس لاکھ درجے عنایت کرے گا!

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں خطاب فرمایا! لوگو! ایک بہت عظیم اور بابرکت مہینہ آ رہا ہے جس میں شب قدر ہے جو ایک ہزار ماہ سے افضل ہے' اس ماہ کے روزے تم پر فرض کئے گئے اس میں شب بیداری کو عمدہ قرار دیا گیا اور اس میں ایک فرض کی ادائیگی ایسے ہے جیسے غلام آزاد کر دیا' یہ ماہ صبر ہے اور صبر کی جزا جنت ہے' یہ غمخواری و ہمدردی کا مہینہ ہے' اس میں ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودھ وغیرہ پلانے سے روزے دار کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے!

اس ماہ کا اول رحمت' اوسط مغفرت اور آخری عشرہ دوزخ سے آزادی ہے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رزق حلال سے کسی روزے دار کو افطاری دیتا ہے اس کے لئے پورا ماہ رمضان فرشتے دعائے رحمت و مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور شب قدر جبرائیل علیہ السلام' ایک ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہیں۔

درجات روزہ:۔ احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں روزہ کے تین درجے ہیں (ا) عوام کا روزہ ! کھانے پینے اور خواہشات نفسانیہ سے اپنے آپ کو معینہ وقت کے لئے روکے رکھنا' خواص کا روزہ ! گناہوں سے ہر اعضاء کو روکنا! خاص الخاص کا روزہ' صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہو کر رہے اور دنیا کی ہر آلائش سے کنارہ کش رہے ! اس پر رسالہ قشریہ میں ہے کہ بعض بزرگوں کی یہ کیفیت ہوتی کہ جب ماہ رمضان آتا وہ اپنی خلوت گاہ کا دروازہ بالکل بند کرا لیتے صرف اتنا سوراخ رہنے دیتے جس سے ایک روٹی اندر جا سکے چنانچہ ایک صاحب نے اسی طرح کیا اور اپنی زوجہ سے کہا میری خلوت گاہ میں ہر سحری و افطاری کے وقت صرف ایک روٹی پھینک دیا کرنا اس نے مہینہ بھر ایسے ہی کیا جب وہ باہر نکلے تو تمام روٹیاں اور پانی کا بھرا ہوا لوٹا ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا ! جیسے رکھا گیا!

لطیفہ :- بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے ماہ رمضان میں صحبت کرنے کی قسم کھالی ! جب مسئلہ دریافت کیا گیا تو علماء کرام نے منع فرمایا ! امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ سفر اختیار کر لے اور دوران سفر صحبت کرے کچھ مضائقہ نہیں!!

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں اگر طلوع فجر سے پہلے سفر اختیار کر لیں تو درست ورنہ اس کو کھانے پینے اور روزہ رکھنے کے باوجود کفارہ و قضا لازم ہو گی جو ایک غلام کا آزاد کرنا یا ساٹھ مساکین کا کھانا! یا مسلسل دو ماہ کے روزے ہیں اور یہی کفارہ عورت کو بھی کفایت کرے گا لیکن دوسرے قول کے مطابق عورت پر علیحدہ کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

فوائد جلیلہ :- بیان کرتے ہیں کہ ماہ رمضان قیامت میں نہایت حسین و جمیل صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرے گا' تب اسے حکم ہو گا جس نے تیرے حقوق پہچانے ان کے ہاتھ پکڑ لو وہ اپنا حق پہچانے والے کو بارگاہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٰہی میں لائے گا' اور اس سے پوچھا جائے گا تو کیا چاہتا ہے وہ عرض کرے گا اس مومن کو تاج وقار سے نوازا جائے۔ چنانچہ اس کی تاج وقار سے قدر افزائی کی جائے گی۔

● نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان سال کا دل ہے' جب یہ درست رہا تو تمام سال درست! کتاب البرکت میں حضرت مسعودی سے مروی ہے جو ماہ رمضان کی پہلی شب سورت فتح پڑھتا ہے وہ سال بھر ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے جب فرشتہ روزہ لے کر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ روزے سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کیا میرے بندے تیری تکریم و تعظیم کی؟ روزہ عرض کرتا ہے الٰہی! اس نے مجھے اپنے نفس کے نہایت اعلیٰ مقام میں رکھا' مجھے نماز و تراویح سے راحت بہم پہنچائی' اور میری خدمت کے لئے تمام دن کمربستہ رہا' اپنی نگاہ کو حرام سے بچایا' کان کو باطل کی آواز سے باز رکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم اسے مقعد صدق میں اتار کر اس کی عزت و قدر افزائی کریں گے!

● نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کی پہلی رات آسمان اور جنت کے دروازے کھولے دیئے جاتے ہیں اور آخری شب تک کھلے رہتے ہیں جو ایماندار اس کی کسی بھی شب میں عبادت کرتا ہے اس کے ہر سجدہ کے عوض ایک ہزار سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور جنت میں سرخ یاقوت سے محل تیار کیا جاتا ہے۔

● نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ ماہ رمضان کی فضیلت باقی دنوں پر ایسے ہے جیسے ماہ رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر۔

● حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو عذاب سے دوچار کرنا ہوتا تو اسے ماہ رمضان اور سورہ اخلاص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کبھی عطا نہ فرماتا!

● قیامت کے دن ایک شخص کو ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ فرشتے اس کو خوب مار پیٹ رہے ہوں گے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ سہارا تلاش کرے گا! آپ ان سے دریافت فرمائیں گے اس کا کیا گناہ کہ اتنا مار رہے ہو وہ کہیں گے اس نے ماہ رمضان کو پایا مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کی نا فرمانی پر ڈٹا رہا، حضور سفارش کرنا چاہیں گے تو حکم ہو گا میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ڈگری (دعویٰ) تو ماہ رمضان نے کی ہے، آپ فرمائیں گے جس کا دعویدار ماہ رمضان ہے میں اس سے بیزار ہوں!

لطیفہ :۔حضرت ابن جوزی بستان الواعظین میں فرماتے ہیں بارہ ماہ کی کیفیت حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی ہے جس طرح انہیں اپنی اولاد میں حضرت یوسف علیہ السلام محبوب ترین تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیگر مہینوں کی نسبت ماہ رمضان محبوب ترین ہے، پس ان میں سے ایک کی دعا نے سب کو بخشش دیا اور وہ دعا مانگنے والے حضرت یوسف علیہ السلام تھے اسی طرح گیارہ ماہ کے گناہ ماہ رمضان کی برکت سے اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔

● طبقات عیونؒ المجالس میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَه عَشْرُ اَمْثَالِهَا کے متعلق درج ہے کہ ماہ رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں پس اللہ تعالیٰ ایک ماہ کی خطائیں اپنی رحمت سے اور ایک ماہ کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش پر معاف فرما دے گا!

حکایت :۔ ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو مسلمانوں کے سامنے ماہ رمضان میں کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اسے خوب سزا دی اور کہا تو نے مسلمانوں کے سامنے ان کے مقدس مہینے کی حرمت کو ملحوظ نہیں رکھا، بیان کرتے ہیں کہ اسی ہفتہ مجوسی کا انتقال ہو گیا۔ شہر کے کسی عالم نے اسے خواب میں دیکھا وہ جنت میں ٹہل رہا ہے، اس نے دریافت کیا، تو وہی مجوسی ہے اس نے کہا ہاں! لیکن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب میرا وقت اجل آ پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے احترام کے باعث مجھے اسلام کی نعمت سے مشرف فرما دیا اور آج اسی وجہ سے جنتی ہوں!

○ مسنون ہے کہ بوقت افطار یہ دعا پڑھی جائے اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ (نسائی' ابو داؤد)

○ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کلمات بھی پڑھا کرتے تھے ذھب الظماء وابتلت العروق و ثبت الا جران شاء اللہ تعالیٰ پیاس جاتی رہی' رگیں تر ہوئیں اور اجر لکھا گیا' انشاء اللہ تعالیٰ'

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری میں برکت ہے' نیز فرمایا بلاشبہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ نیز فرمایا سحری سراسر برکت ہے اسے کبھی نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پیا جائے! اور فرمایا اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحم فرماتا ہے۔-:-

○ کلمہ رمضان میں پانچ حروف ہیں۔ ر' م' ض' ا' ن' ر سے رضا الٰہی' میم سے مغفرت الٰہی ض سے ضمانت الٰہی' الف سے الفت الٰہی' نون سے نوال و عطائے الٰہی مراد ہے!

○ بعض کہتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں کے امان ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین والوں کے لئے اور ماہ رمضان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کے لئے امان ہے۔-:-

○ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیس روزں کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام نے جب شجر ممنوعہ سے کچھ کھا لیا تھا تو اس کا اثر تیس دن تک ان کے پیٹ میں رہا اس لئے اولاد آدم کو تیس دن تک بھوک سے رہنا فرض قرار دیا!

تیس سے زائد روزے :- حضرت ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں بعض

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اوقات بعض اشخاص کو تیس کی بجائے اکتیس روزے بھی رکھنے پڑ جاتے ہیں مثلاً دمشق میں پنج شنبہ کو چاند دیکھا تو ان کی عید شنبہ کو ہو گی لیکن ایک شخص وہاں سے شہر صفدر میں چلا گیا اسے معلوم ہوا کہ یہاں لوگوں نے جمعتہ المبارک کو چاند دیکھا ہے تو ان کی عید یک شنبہ کو ہو گی لہٰذا اسے بھی ان کے ساتھ شنبہ کو روزہ رکھنا ہو گا' کیونکہ اس وقت اسے اسی شہر کا اعتبار ہو گا جہاں اب موجود ہے نہ اس شہر کا جہاں سے گیا ہے۔:۔

نوٹ :۔ آج کل یہ صورت عام پیدا ہو رہی ہے ایک شخص عمرہ کی سعادت حاصل کرنے حرمین شریفین گیا' وہی پر اس نے تیس روزے رکھے اور آخری روز پاکستان چلا آیا لیکن یہاں پر ابھی انتیس روزے تھے اس شب چاند بھی دکھائی نہ دیا' لہٰذا اسے بھی تمام لوگوں ساتھ تیسواں روزہ رکھنا ایسے ہی فرض ہے جیسے پانچ نمازیں حالانکہ وہ تیسویں دن کی نماز تو حرمین شریفین میں ادا کر چکا تھا لیکن اب یہی کا اعتبار ہو گا!! (تابش قصوری)

صدقہ فطر :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں۔ جب تک صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے'

صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے اگرچہ اس نے روزہ نہ بھی رکھا ہو' اور اگرچہ شب عید میں غروب آفتاب سے پہلے ہی پیدا کیوں نہ ہوا ہو!

صدقہ فطر سوا دو سیر گندم یا اس کی قیمت' جو دوگنے ہوں! کھجور اور منقہ جو اور گندم کی مقدار کے برابر ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں فطرانہ اسی پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہو! امام شافعی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں عید کے دن جس کے ذمہ افراد خانہ کا نان و نفقہ ہے اس پر تمام اہل و عیال کا بھی فطرانہ واجب ہے فطرانہ ماہ رمضان کے آغاز سے بھی ادا کرنا جائز ہے لیکن واجب شب عید کو ہوتا ہے صبح تک اس کی تاخیر مستحب ہے۔۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل شب قدر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :- اِنَّآ اَنزَلنٰاہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ بیشک ہم نے قرآن کریم کو شب قدر میں نازل فرمایا' بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم تمام تر لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر لیلتہ القدر میں نازل کیا اور بیت العزت میں رکھا' وہی سے بتدریج تیئس سال تک لاتے رہے سب سے پہلے اقراء باسم ربک الذی خلق' نازل ہوئی اور آخری آیت' وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِیۡہِ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ وَھُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ اتری' طبقات ابن سبکی میں امام احمد بن اسماعیلؒ قزوینی کی روایت ہے کہ اس آیت کریمہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات روز تک دار دنیا میں مزید رہے'

حضرت ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح بخاری میں ہے کہ پہلی آیت اقرا نازل ہوئی بعض نے سورہ مدثر کے متعلق فرمایا ہے وہ نازل ہوئی لیکن ان دونوں میں یوں تطبیق دیتے ہوئے کہتے ہیں سب سے اول اقراء ہی نازل ہوں لیکن لوگوں کو ڈرانے کا سب سے پہلے حکم سورہ مدثر میں آیا! اس سے قبل کوئی بھی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوا تھا!

○ امام قرطبی بیان کرتے ہیں کہ توریت چھ رمضان کو' انجیل ' تیرھویں' صحائف ابراہیم ' پہلی رمضان کو نازل ہوئے حضرت ابن عماد لیلتہ القدر سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رات دن سے افضل ہے' اور رات کے ہزار مہینوں سے افضل ہونے کے مفہوم میں اختلاف ہے' ہزار مہینوں کے تراسی برس چار ماہ یا تیس ہزار دن رات بنتے ہیں ابن عبدالسلام فرماتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس شب کی ایک نیکی دوسرے وقت کی ہزار نیکیوں سے افضل ہے۔

حکایت :۔ روض افکار میں ہے کہ بنی اسرائیل میں چار شخص اسی اسی سال مصروف عبادت رہے ایک لمحہ بھر کبھی ان سے نا فرمانی نہ ہوئی' جب یہ بات صحابہ کرام نے سنی تو بڑے متعجب ہوئے' چنانچہ ان کے تعجب کو دور کرنے کے لئے سورۃ القدر لیکر جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بے حد مسرور ہوئے ! اس کے تعیین میں اختلاف ہے' اکثر ستائیسویں ماہ رمضان کی قرار دیتے ہیں۔:

بیان کرتے ہیں جو شخص اس رات چار رکعت اس طرح ادا کرتا ہے اس پر سکرات موت آسانی' عذاب قبر دور' اور نور کے چار ستون پاتا ہے ہر ستون پر ایک ایک ہزار محل ہیں' بعد از فاتحہ الھکم التکاثر' ایک ایک بار پھر سورہ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں !!

امام شافعی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ماہ رمضان کی اکیسویں رات شب قدر ہے' حضرت مؤلف کتاب ہذا فرماتے ہیں لیلتہ القدر میں نو حرف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے تین بار ذکر فرمایا ہے لہٰذا تین کو نو سے ضرب دیں تو ستائیس بنتے ہیں اس سے اشارہ ہو رہا ہے کہ شب قدر ستائیسویں ماہ رمضان کی ہے۔:

رحمت کا وارث :۔ اللہ تعالیٰ نے عالمین میں حضرت نوح علیہ السلام پر سلام بھیجا وہ ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ میں مصروف رہنے کے بعد کفار پر غالب آئے اور انہیں ان پر فتح یابی کا وارث بنایا۔:

حضرت مقاتل بیان کرتے ہیں :۔ کہ انہیں سو سال کی عمر میں اعلان نبوت کا ارشاد ہوا' طوفان کے بعد ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں دریا میں سلامتی کا وارث بنایا' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں مردوں کو زندہ کرنے کا وارث بنایا' اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں آگ سے نجات پانے کا وارث بنایا' پھر اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجا اور آپ کو شفاعت کا وارث بنایا' اور آخر میں آپ کی امت پر شب قدر میں سلام بھیجا اور انہیں رحمت کا وارث بنایا!

○ شب قدر' حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے جلو میں زمین پر تشریف لاتے ہیں جو اس رات بھرعبادت میں مصروف ہوتے ہیں ان کی خدمت میں پہنچے'جو شخص صرف شب بیداری کرتا ہے اسے فرشتے سلام کہتے ہیں جو ذکر میں مصروف ہوتا ہے اسے جبرائیل علیہ السلام سلام فرماتے ہیں اور جو نماز میں مصروف ہوتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ خود سلام بھیجتا ہے۔:۔

○ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص شب قدر میں سورہ القدر سات بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر مصیبت سے نجات عطا فرما دیتا ہے' ستر ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا مانگتے ہیں اور جو جمعۃ المبارک کے دن نماز جمعہ سے قبل سورۃ القدر تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے اسے اس دن کے نمازیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔:۔

○ درد زہ میں مبتلا عورت کو تعویذ بنا دیں تو اس پر ولادت آسان ہو' اور جو سورۃ القدر کو ہر نماز فرض کے بعد پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ قبر میں' میزان کے وقت اور پل صراط پر نور عطا فرمائے گا!

حکایت:۔ مؤلف کتاب ہذا بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کے مکتوبات حضرت شیخ ابوالحسن کی روایت دیکھی وہ فرماتے ہیں میں جب سے بالغ ہوا ہوں شب قدر کی سعادت حاصل کر رہا ہوں پس اگر ماہ رمضان کی پہلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یک شنبہ کو ہو تو شب قدر انتیس کو ہو گی! دو شنبہ کو ہو تو اکیسویں رات شب قدر، سہ شنبہ کو پہلی تاریخ ہو تو شب قدر ستائیسویں کو، چہار شنبہ پہلی ہو تب بھی انتیس، پنج شنبہ کو پہلی ہو تو پچیسویں، شب قدر، اور اگر جمعہ کو پہلی، اور چہارم ہو تو ستائیسویں، اگر شنبہ کو ہو تو تنیسویں رات شب قدر ہو گی! واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم!

نوٹ نماز عیدالفطر کی ادائیگی کے باوجود جس شخص نے فطرانہ واجب ہونے کے باوجود ادا نہیں کیا اس کا ادا کرنا اس پر واجب رہے گا! نماز عید فطرانہ کے درمیان مانع نہیں ہے۔ (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائلِ عیدین اور قربانی؟

اللہ تعالیٰ نے حج الوداع کے دن عرفات میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا میرے حبیب آج ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل فرما دیا اور میں نے اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کر دیا اور میں نے تمہاے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیۂ کریم تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بے حد خوش ہوئے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت غمگین ہوئے جب حزن و ملال کا سبب دریافت کیا گیا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے ہر کمال کے بعد زوال ہوتا ہے' چنانچہ اس کے بعد محسن کائنات فخر موجودات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۸۰ دن اس دنیا سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے۔:

نکتہ :۔ اگر کہا جائے اکمال اور اتمام میں کیا فرق ہے تو یہ جواب دیا گیا ہے' اکمال زیادتی کا مقتضی نہیں جبکہ اتمام زیادہ کا تقاضا کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہمیشہ زیادہ ہوتی رہتی ہیں' ان کی کوئی انتہا نہیں اور نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کے فرائض میں زیادتی نہیں ہو سکتی البتہ نوافل جس قدر چاہیں ادا کریں حقیقتاً ان کا پڑھنا بھی نعمت الٰہی میں سے ہے اس لئے ان کی سعادت میسر آنے پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔:

عرفہ کا روزہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالٰی اسے مسلمانوں کی تعداد کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے خواہ وہ روزہ دار ہوں یا نہ! اور ستر ہزار فرشتے روز قیامت اس کے اعزاز کے لئے ہمراہ ہوں گے میدان قیامت میں' میزان پر' پلصراط کے وقت یہاں تک کہ جنت میں لے جائیں گے! ہر ہر قسم پر اسے نئی نئی بشارتیں دی جائیں گی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ترویہ یعنی آٹھویں ذوالحجہ المبارک کا روزہ رکھے گا اللہ تعالٰی حضرت ایوب علیہ السلام نے مصائب و آلام پر جتنا صبر کیا' اتنا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کیا جائے گا نیز جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ثواب عطا کیا جائے گا۔ :۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے جو عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالٰی اس کے جملہ گناہ معاف فرما دیتا ہے' امام رازی فرماتے ہیں آٹھویں ذی الحجہ کو ترویہ کہتے ہیں حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ اپنی مشکوں کو پانی سے بھرا کرتے تھے تاکہ نویں ذی الحجہ کو عرفات میں کام آئے اس لئے اسے یوم ترویہ کہا گیا ہے۔ :۔

عرفہ کو اس لئے عرفہ کہتے ہیں اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارکان حج سے متعارف کرایا گیا تھا' بعض کہتے ہیں عرفہ کے روز آپ کو اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم واضح ہوا تھا' عرفہ کا روزہ دس ہزار روزوں کے برابر ہے عرفہ کے روز اللہ تعالٰی اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے اس دن سب سے زیادہ گناہگاروں کی رہائی ہوتی ہے' عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے' اس کی حکمت یہ ہے کہ وہ دو عیدوں کے درمیان ہے' جو مسلمانوں کی خوشی کے دن ہیں اور مسلمان کو جتنی خوشی گناہوں کی مغفرت سے ہوتی ہے کسی اور چیز سے کبھی نہیں ہوگی!

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں عرفہ کتنا عمدہ اور خیر و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

برکت کا دن ہے' یہ تو رحمت و مغفرت کا دن ہے' جو شخص اس دن کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے تمام انسانوں کی تعداد کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا اور دوزخ سے ستر سال کی مسافت پر دور رکھے گا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرفہ میں اپنی زبان' آنکھ اور کان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے آئندہ عرفہ تک تمام گناہ معاف فرما دے گا۔:۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ عرفہ والوں کے لئے خاص ہے یا ہر مسلمان اس مغفرت میں شامل ہے فرمایا یہ حکم عام ہے!

شیطان کا ماتم کرنا:۔ حضرت ابن خارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک ساتھی کے ساتھ حصول علم کے لئے نکلا عرفہ کی شام ہمارا گزر قوم لوط کے ایک شہر سے ہوا' میں نے اپنے ساتھی سے شہر دیکھنے کو کہا' تاکہ عبرت کدہ دیکھ کر ہم شکر بجا لائیں' کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسے عذاب سے محفوظ رکھا جس میں وہ لوگ مبتلا ہوئے تھے' ہم شہر میں گھوم پھر رہے تھے کہ ایک ڈاڑھی مونڈا نظر آیا' گرد آلود چہرہ نہایت بری حالت میں چلا آ رہا ہے جب قریب آیا تو ہم نے پوچھا تو کون ہے اور کہاں سے یہ حالت بنائے آ رہا ہے' وہ غافل سا بن گیا تو ہم نے اسے کہا تو شیطان معلوم ہوتا ہے' وہ بولا ہاں! جب پوچھا کہاں سے آ رہا ہے' کہنے لگا عرفات سے! جن لوگوں کو میں نے پچاس سال سے بھی زائد عرصہ تک گناہوں میں جکڑے رکھا آج جب وہ میدان عرفات میں آئے ہیں تو ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہو چکی ہے اور وہاں سے پریشان خاک اڑائے' ادھر دوڑ آیا ہوں تاکہ ان معذبین کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیکھ کر اپنا دل ٹھنڈا کر سکوں!

حکایت :۔ ایک صالح کا بیان کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شخص کو دیکھا جو دعا کر رہا تھا الٰہی عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے والوں کے وسیلہ سے مجھے عرفہ کی برکات و ثواب سے محروم نہ کرنا' میں نے اس دعا کا سبب پوچھا تو کہنے لگا میرے والد ماجد یہی دعا مانگا کرتے تھے جب ان کا وصال ہوا تو میں نے خواب میں زیارت کی اور پوچھا ابا جان ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' فرمایا اسی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور قبر میں میرے پاس ایک نور کی قندیل آئی! اور کہا گیا یہ عرفہ کا ثواب ہے جس کی وجہ سے ہم نے تمہارا اعزاز و اکرام فرمایا۔:۔

فائدہ :۔ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر عرفہ کے روزہ سے خصوصی کرم فرمایا' نیز اسی میں چار انبیاء پر بھی کرم کیا!

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کر کے ' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہو کر' حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فدیہ قبول فرما کر اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حج کے دن دین اسلام مکمل کر کے 'کرم فرمایا۔:۔

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عیدوں کو تکبیر سے زینت دو !

○ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ' عیدین کو کلمہ ' تسبیح و تقدیس' تحمید و تکبیر سے مزین کرو!

○ حلیہ ابی نعیم میں ہے کہ عید الاضحیٰ کی شب سے آخر ایام تشریق تک ہر نماز کے بعد تین تین بار تکبیر کہا کرو!

کیونکہ یہ گناہوں کو بالکل مٹا دیتی ہے۔:۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ وسلم نے فرمایا! جب تم آگ لگی دیکھو تو تکبیر بکثرت پڑھو کیونکہ یہ آگ بجھا دیتی ہے شب عیدالفطر میں شب عیدالاضحیٰ سے بھی تکبیر کہنے کی زیادہ تاکید ہے (روضہ)

عرفہ نویں ذوالحجہ کی نماز فجر سے لیکر تیرھویں ذوالحجہ کی نماز عصر تک تکبیر تشریق ہے'

○ عید کو عید اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس دن زیادہ فضل و احسان اور جود و امتنان فرماتا ہے بعض کہتے ہیں اس لئے کہ ہر سال یہ دن نئی خوشیاں لاتا ہے اس لئے اسے عید کہتے ہیں (عید عود سے مشتق ہے) اسے امام رازی نے سورہ مائدہ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

عید کو عید اس لئے بھی کہتے ہیں کہ ایماندار طاعت الٰہی سے طاعت نبوی کی طرف رجوع کرتا ہے یعنی روزہ ماہ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے سنت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی پیروی میں رکھتا ہے اس لئے اسے عید کہتے ہیں اور عیدالاضحیٰ میں سنت نبوی قربانی کی طرف توجہ کرتے ہیں اس وجہ سے بھی عید کو عید کہتے ہیں۔

قربانی :۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک غنی' مقیم پر قربانی واجب ہے' حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ مقیم و مسافر پر اس کے وجوب کا حکم دیتے ہیں' البتہ امام مالک نے منیٰ میں مسافر کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ اس پر قربانی واجب نہیں۔ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وہاں سنت مئوکدہ علی الکفایہ ہے۔۔

"شہر میں قربانی کا وقت بعد طلوع آفتاب نماز عید اور خطبہ کی مقدار کا وقت گزر جائے تو شروع ہوتا ہے' ایسے ہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے' امام شافعی کے نزدیک آخر وقت ایام تشریق تک ہے' لیکن آئمہ ثلاثہ کے نزدیک عید کے بعد بارھویں ذوالحجتہ المبارکہ کے آخر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تک یعنی غروب آفتاب تک، قربانی کے گوشت میں اولاً کلیجی کھانا سنت ہے۔

نزجس القلوب میں ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس دنبے کی کلیجی کھلائی جو ان کی جگہ فدیہ بنا! قربانی میں کچا گوشت مستحقین تقسیم کرنا واجب ہے پکا کر کھلانا کافی نہیں ہاں عقیقہ کے گوشت کو پکا کر کھلایا جا سکتا ہے،

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قربانی کی ہو گی جب وہ روز قیامت قبر سے باہر نکلے گا اس کے سرہانے قربانی کا وہ جانور موجود ہو گا، اس کے بال سنہری، آنکھیں یاقوت کی سی اور سینگ سونے کے ہوں گے وہ کہے گا میں نے تجھ سے عمدہ کوئی چیز نہیں دیکھی، قربانی کا جانور کہے گا میں تو تیری قربانی ہوں جو دنیا میں تو نے دی تھی، آیئے مجھ پر سوار ہو جایئے جب وہ سوار ہو گا تو وہ اسے عرش کے سایہ تلے لے جائے گی!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان جب قربانی کے جانور کو ذبح کرتا ہے اس کے خون کا پہلا قطرہ ابھی زمین پر نہیں گرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ہر ہر بال کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں نیکی درج کی جاتی ہے۔

○ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بار بارگاہ الٰہی میں عرض کیا! یا اللہ! جو نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی قربانی کرے گا اسے کتنا اجر ملے گا! ارشاد ہوا، اس کے بدن پر ہر بال کے بدلے دس دس نیکیاں عطا کروں گا، دس دس گناہ مٹا دوں گا اور دس دس درجے بلند کروں گا، اے داؤد علیہ السلام تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ قربانیاں روز قیامت ان کی سواریاں ہوں گی اور قربانیوں سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگو سن لو! قربانی آخرت کے شر سے نجات دہندہ ہے، اس شخص کے لئے جو اسے بجالاتا ہے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘ اللہ تعالیٰ کے ارشاد یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے وہ سوار مراد ہیں جو عمدہ سواریوں پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور وہ سواریاں ان کی قربانیاں ہیں۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے جانور کی تعظیم و توقیر کرو کیونکہ وہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہیں۔

ایصال ثواب :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عید کے دن سبحان اللہ و بحمدہ تین سو بار پڑھ کر فوت شدہ مسلمانوں کی روح کو ایصال ثواب کرے گا‘ تو ان کی ہر ہر قبر میں ہزاروں انوار چمکیں گے اور جب وہ فوت ہو گا تو اس کی قبر میں بھی ہزار نور چمکیں گے!

شیطان کا حملہ :- حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن شیطان چلاتا ہے اور اپنے تمام شیطانوں کو جمع کر لیتا ہے وہ پوچھتے ہیں اے ہمارے سربراہ آج تم اتنے غصہ و غضب میں کیوں ہو! وہ کہتا آج کے دن اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بخشش و مغفرت سے نواز دیا ہے‘ لہٰذا تمہیں فوری طور پر اس طرح کارروائی کرنی چاہئے کہ انہیں شراب و کباب اور لہو و لعب کی لذت میں مشغول کر دو تاکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔

○ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کو عیدالفطر کے دن تخلیق فرمایا‘ نیز شجر طوبیٰ‘ بھی عید ہی کے دن لگایا گیا‘ عید کے دن ہی جبریل کو وحی کے منصب پر فائز کیا علماء کرام فرماتے ہیں عیدالاضحیٰ‘ عیدالفطر پر فضیلت رکھتی ہے کیونکہ وہ تمام سال کے افضل ترین ایام میں واقع ہے اور وہ عشرہ ایام ہیں۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شب عید عبادت کے لئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیدار رہنے والے کا دل اس دن زندہ ہو گا جبکہ اور لوگوں کے دل مردہ ہوں گے (ابن ماجہ) عورتوں کو مستحب ہے کہ عید کی نماز اپنے گھروں میں پڑھ لیا کریں'

حکایت :- حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں بصرہ کے قبرستان میں گیا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک قبر سے نور کے شعلے روشن ہیں' مجھے بڑا تعجب ہوا' پھر اچانک آواز سنائی دی "اے سفیان! عشرہ ذوالحجہ کے روزے اپنے لئے لازم کر لو تو آپ بھی اپنی قبر میں ایسا ہی نور پاؤ گے!

حکایت :- کسی نیک آدمی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں قیامت کا منظر دیکھا' اور اپنے رفقاء میں سے ایک ساتھی کے سامنے دس نور روشن دیکھے' جبکہ میرے لئے دو نور کی بتیاں روشن تھیں' مجھے تعجب ہوا تو ندا آئی اس نے دس سال تک ہر عرفہ کے دن کا روزہ رکھا جب کہ تو نے عرفہ کے دو روزے رکھے!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل ماہ محرم الحرام

محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی جو شخص یہ دعا پڑھ لیتا ہے وہ شیطان کے شر سے سال بھر کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے اور شیطان اپنا وار اس پر کرنے سے نا امید ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر اس کی محافظت کرتے رہتے ہیں' دعا یہ ہے کہ اللهم انت الابدی القدیم و هذه سنة جديدة' اسالک فيها العصمة من الشيطان واوليائه والعون على هذه النفس الامارة بالسوء والاشتغال بما يقربنى اليک يا كريم الٰہی تو ابد الاباد ہے قدیم ہے اور یہ نیا سال ہے میں تجھ سے شیطان اور اس کی ذریت اور اس کے معاونین کے شر' نیز نفس امارہ کی برائی سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں' اور میں تو صرف ایسے اعمال کا طالب ہوں جو تیری بارگاہ میں قربت کا سبب ہوں! یا کریم یا کریم!

○ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان محرم الحرام کے پہلے جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ بخش دیتا ہے اور جو شخص محرم الحرام میں جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں نو سال کی عبادت کا ثواب درج کرتا ہے'

طبرانی کی روایت ہے جو شخص محرم الحرام میں کسی بھی دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تیس روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عشرہ کے دنوں سے عاشورے تک روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فردوس اعلیٰ کا وارث بنائے گا! نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار حج، ہزار عمرے، ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے نیز مغرب سے مشرق تک کا اجر اس کے لئے لکھا جاتا ہے اور وہ اس شان کا مالک بن جاتا ہے گویا کہ اس نے اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہزار غلام آزاد کئے، جنت میں وہ ہزار محلات کا مالک بنا دیا جاتا ہے دوزخ کی آگ اس پر حرام کی جاتی ہے۔

○ ایک اور حدیث شریف میں ہے جو شخص دس محرم الحرام کا روزہ رکھتا ہے اس کے لئے دس ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

○ جو شخص دس محرم الحرام کو ایک ہزار بار سورہ اخلاص کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کا نام صدیقین میں درج ہو جاتا ہے۔

○ عاشورہ کے روز اصحاب کہف اپنے پہلو بدلتے ہیں۔

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص روزانہ چیونٹیوں کو روٹی کے ٹکڑے ڈالا کرتا تھا جب عاشورہ کا دن ہوتا تو چیونٹیاں روٹی کو بالکل نہ کھاتیں۔

فائدہ:۔ اس دن کا نام عاشورہ اس لئے پڑا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی ایک جماعت کو اس دن خصوصی عظمت عطا فرمائی حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا، حضرت ادریس علیہ السلام کو مکان علیا کی طرف اٹھایا، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو جودی پہاڑ پر قرار دیا، بیان کرتے ہیں کہ ایک سو پچاس دن تک روئے زمین پر پانی ہی پانی تھا، چالیس شب و روز بارش ہوتی رہی چشموں سے زرد رنگ کا پانی ابلتا رہا جبکہ آسمان سے سرخ بارش برستی رہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی حمد الٰہی بجا لاتی رہی اور پکارتی تھی اللہ تعالیٰ وحدہ لا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شریک جواد لین و آخرین کا سچا معبود ہے اس کا شریک و سہیم نہیں، وہی عبادت کے لائق ہے اور میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہوں، جو مجھ پر سوار ہو گا نجات پائے گا جو دور ہوا وہ ڈوب گیا! اور سوائے مخلصین کے مجھ پر کوئی سوار نہیں ہو سکتا! حضرت نوح علیہ السلام اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر ہر مخلوق کو آواز دے رہے تھے آ جاؤ آ جاؤ انسانو! درندو، پرندو! نجات دینے والی کشتی میں سوار ہو جاؤ!

حضرت مقاتل علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ وہ کشتی ایک ہزار ہاتھ لمبی تھی۔ ∴

حضرت ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا تو انہوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں سے اسے بنایا ہر ایک تختے پر ایک ایک نبی کا اسم گرامی نقش کیا، آخری تختہ پر خاتم الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی تحریر کیا، جب کشتی مکمل ہوئی تو مزید چار تختوں کی ضرورت درپیش ہوئی، جب وہ لائے گئے تو ان پر خلفاء راشدین کا نام قدرتاً" لکھا ہوا تھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا میں نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے پیارے خلفاء کے نام ظاہر فرمائے تاکہ کشتی بحفاظت رہے۔ اسی طرح آپ اور آپ کے اصحاب کرام سے محبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ آتش جنم سے محفوظ فرمائے گا!

حضرت ابراہیم کو عاشورہ کے دن خلیل بنایا گیا، حضرت داؤد علیہ السلام پر اسی دن تمغہ مغفرت سجایا گیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو اسی دن دوبارہ حکمرانی و سلطانی پر فائز کیا۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ام المومنین خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نکاح اللہ تعالیٰ آسمانوں پر عاشورہ کے روز کیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ اللہ تعالیٰ آسمان، زمین، لوح و قلم، آدم و حوا کو عاشورہ کے دن تخلیق فرمایا، اسی روز قیامت قائم ہو گی قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن آخر ساعت میں قیامت قائم ہو گی!

حکایت :- حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کفار کے پاس ایک شخص قید تھا وہ نظر بچا کر عاشورہ کے دن بھاگ نکلا کافر اس کی تلاش میں نکلے اور اسے جا پکڑا، اسی اثناء میں اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی عاشورہ کی حرمت کا صدقہ مجھے ان سے نجات عطا فرما، اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اندھا کر دیا اور وہ ان کی قید سے آزاد ہو گیا اس نے شکرانے میں عاشورہ کا روزہ رکھا، لیکن اسے افطاری کے وقت کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہ ہوئی وہ اسی طرح سو رہا تھا کہ خواب میں اسے فرشتہ دکھائی دیا جو کھانے پینے کی کچھ اشیاء دے رہا تھا، جب اس نے ان میں سے کھا پی لیا تو بیدار ہو، پھر وہ بیس سال تک زندہ رہا مگر اسے کھانے پینے کی کبھی حاجت درپیش نہ ہوئی!

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ شہر، رے (عراق) کے قاضی کے پاس عاشورہ کے روز ایک سوالی آیا اور اس نے اس دن کی عظمت کے وسیلہ سے طلب کیا، قاضی صاحب نے منہ پھر لیا، لیکن اسی دوران ایک نصرانی یہ کیفیت دیکھ رہا تھا، اس نے فقیر کو اتنا کچھ دیا کہ وہ خوش ہو کر چلتا بنا، رات ہوئی تو قاضی صاحب نے جنت میں سونے کے دو نہایت خوبصورت محل دیکھے جو سونے اور یاقوت سرخ سے بنائے گئے تھے، قاضی نے پوچھا یہ محل کس کے ہیں، جواب ملا! یہ تھے تو تمہارے لئے مگر تو نے فقیر سے روگردانی کی اور نصرانی نے اس کی حوصلہ افزائی، تو یہ دونوں اسے عطا کر دیئے ہیں، قاضی صاحب، بیدار ہوا اور چپکے سے نصرانی کے پاس آیا اور ایک لاکھ کے عوض فقیر کو دینے پر جو ثواب ملا تھا خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا، تو وہ نصرانی بولا، اگر تو ان دونوں محلات کی چوکھٹ کی قیمت بھی ایک لاکھ دے گا تب بھی میں تجھے فروخت نہیں کروں گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور سن لے ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔ (اس طرح اسے اسلام کی دولت نصیب ہوئی)

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ مصر میں ایک شخص تھا جس کے پاس صرف ایک ہی نیکی کا ثواب تھا' اس نے عاشورہ کے دن جامع مسجد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نماز فجر ادا کی' اس مسجد میں ایک رسم چلی آ رہی تھی کہ عاشورہ کے دن یہ مسجد عورتوں کے لئے کھلی رہے گی اس دن آدمی داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ سال بھر ذکر و اذکار اور دعاء التجا کے لئے داخل نہیں ہو سکتی تھیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر کے وقت ایک عورت نے کہا' مجھے کچھ دو جس سے میرے بچوں کو سکون مل سکے' اس نے کہا تم اپنے گھر جاؤ میں آتا ہوں' چنانچہ اس نے ایک چادر باندھ لی اور اپنے تمام کپڑے ایک سوراخ سے اس کی طرف بڑھا دیئے' عورت نے دعا دی' اللہ تعالیٰ تجھے جنتی لباس عطا فرمائے'

وہ شخص بیان کرتا ہے' رات آئی' خواب دیکھا' ایک نہایت حسینہ جمیلہ حور نہایت خوشبودار سیب لئے موجود ہے جب اسے توڑا تو اس سے ایک جوڑا برآمد ہوا' میں نے حور سے پوچھا یہ کیا ہے ؟ وہ بولی میں عاشورہ ہوں' جنت میں تیرے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے' اس کے بعد آنکھ کھلی تو سارا گھر خوشبو سے مہک رہا تھا' میں نے وضو کیا' دو رکعت نماز ادا کی اور عرض کیا یا اللہ اگر یہ سب کچھ درست ہے اور وہ حور میری زوجہ جنت ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لیجئے'

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور وہ وہی وصال کر گیا۔

حکایت :۔ روض الافکار میں ہے کہ کسی شخص نے عاشورہ کے دن سات درہم خیرات کئے اور سارا سال اس کے عوضانہ کا طالب رہا جب پھر عاشورہ کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دن آیا تو کسی عالم نے عاشورہ کے دن خیرات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا' جو اس دن ایک درہم دے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار درہم عطا فرمائے گا! وہ کہنے لگا بالکل غلط ہے میں نے سات درہم دیئے تھے مگر مجھے تو کچھ بھی نہیں ملا' جب رات ہوئی تو ایک شخص نے اسے سات ہزار درہم دیتے ہوئے کہا یہ لے جھوٹے اگر تو قیامت تک صبر کرتا تو تیرے لئے بہت ہی اچھا ہوتا۔

موعظت:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی شریف)

فائدہ:۔ تنبیہہ الغافلین میں مرقوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت بلال ایسے وقت حاضر ہوئے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ تناول فرما رہے تھے' آپ نے حضرت بلال کو بھی شمولیت کی دعوت دی' حضرت بلال عرض گزار ہوئے میں روزے سے ہوں' آپ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں ہے' روزہ دار کے سامنے جب لوگ کھا پی رہے ہوں تو اس کے اعضاء تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت و برکت کرتے ہیں' جب تک وہ اس مجلس میں رہتا ہے فرشتے کہتے رہتے ہیں الٰہی اس کی مغفرت اور اس پر رحم و کرم فرما!! (واللہ تعالیٰ اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھوک کی فضیلت "سیری کی مذمت"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ کھاؤ، پیو اور ضائع نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ناجائز خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ :.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو بھوکا، پیاسا رکھ کر مجاہدہ و ریاضت کیا کرو! کیونکہ اس کا اجر ایسے ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والے کا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہوا دیکھا آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں میں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا بھوک کے باعث، میں یہ سن کر رو پڑا، آپ نے فرمایا رو نہیں، کیونکہ بھوکے رہنے والے کو قیامت کی سختی محسوس نہیں ہوگی! بشرطیکہ ثواب کی نیت ہو۔ :.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رنگا رنگ کھانے اور طرح طرح کے مشروب کھایا پیا کریں گے اور مختلف اقسام کے لباس پہنیں گے نیز خوب باتیں بنائیں گے وہ میری امت کے نہایت بُرے لوگ ہوں گے۔ (طبرانی) ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، پر ان تمام باتوں کو سنا اور دیکھا جاسکتا ہے اور آج کل ہوٹلوں میں مختلف اقسام کے کھانے اور مشروبات، سوڈا واٹر، آر سی، پیپسی، سپرائٹ، سیون اپ، مرنڈا، ٹیم، مینگو جوس، اور دیگر قسموں کے فروٹ جوس کے علاوہ نہ جانے کتنی اقسام کی شرابیں، الکحل وسکی وغیرہ چالو ہیں، لباس کی نہ جانے کتنی ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وراثیر: حشرات الارض کی طرح نکل پڑی ہیں، ان تمام کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت بتا دیا جبکہ ان اشیاء کا تصور تک نہیں تھا! یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے! (تابش قصوری)

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھرنے والے قیامت میں اتنے ہی بھوکے ہوں گے! (ابن ماجہ)

○ حضرت امام غزالی فرماتے ہیں پیٹ بھر جانے کے باوجود کھائے جانے سے برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے، حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کھانے کے ضرر سے ڈرتا ہے اسے یہ آیت پڑھنی چاہئے اَشْهَدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ:

○ تحفہ الحبیب میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، کھانا پینا میرے بدن کو ذرہ بھر فائدہ نہیں پہنچاتا، خدارا میرے لئے دعا فرمائیں تاکہ اس مرض سے شفا نصیب ہو! آپ نے فرمایا جب بھی کچھ کھاؤ پیؤ تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو! بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ، پھر تمہیں کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی!

○ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے رہ کر اور موٹے کپڑے پہن کر اپنے دل کو روشن کرو!

○ مفید العلوم میں ہے کہ فرعون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کھانے میں زہر ملا دیتا تھا اور آپ یہ کلمات پڑھ کر کھا لیتے، زہر کا اثر تک نہ ہوتا
اعوذ بالذی یمسک السما ان تقع علی الارض الا باذنه من شر ما ک: ذراء ومن شر الشیطان وشرکه

حکایت:۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے ایک دن شیطان سے پوچھا کیا میری طرف سے بھی تجھے کچھ حاصل ہوا، کہنے لگا ہاں! ایک شب آپ کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے عمدہ کھانا تیار ہوا تھا' آپ نے خوب سیر ہو کر کھایا اور آرام فرما گئے اور معمول کے اذکار آپ نہ پڑھ سکے! آپ نے فرمایا آئندہ کبھی شکم سیر ہو کر نہ کھاؤں گا! شیطان بولا میں بھی آئندہ کبھی کسی کی خیر خواہی نہیں کروں گا۔:۔

○ حدیث پاک میں ہے شیطان' انسان کے جسم میں خون کی طرح دورہ کرتا ہے لہٰذا بدن کو بھوکا رکھ کر تم اس کے راستوں کو بند کردو! حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شیطان کا وسوسہ' بیج ہے' اگر تم اسے زمین اور پانی مہیا کرو گے تو یہ پھوٹ پڑے گا ورنہ ضائع ہو جائے گا' پوچھا! زمین اور پانی کیا ہے' فرمایا' شکم سیری' زمین ہے اور غفلت کی نیند اس کا پانی ہے!

○ حضرت ابوسلیمان دارانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دینا مجھے شب بیداری سے زیادہ محبوب ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ "بھوک" بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ خزانہ اسے عطا کرتا ہے جس کو وہ اپنا محبوب سمجھتا ہے۔:۔

○ پھر فرمایا دنیا کی کنجی پیٹ بھر کر کھانا اور جنت کی چابی بھوک ہے! حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ کا قول ہے طالب آخرت کے لئے شکم سیری سے زیادہ کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بھوک کی بدولت خواص پانی پر چلتے ہیں اور اسی کی برکت سے انہیں طے الارض کی نعمت حاصل ہوتی ہے' حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا تمہیں یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا۔ کہنے لگے بھوک اور ننگے بدن سے' فتاویٰ تارتا خانیہ میں ہے جو کوئی سیر شکم بات کہتا ہے اثر نہیں رکھتی اور جب کوئی شکم سیر بات سنتا ہے تو وہ بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں کرپاتا۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کھانا کھا کر یہ کلمات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑھتا ہے اس کے جملہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں! الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ' (ابن ماجہ' ابوداؤد' ترمذی)

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا کھانے لگو تو مل جل کر کھایا کرو' برکت ہوگی!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیو وسلم نے فرمایا ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو (مسلم شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ صاحب خانہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ دستر خوان پر کھانا کھائے۔ جب سب جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت فرماتا ہے اور ان کے جدا ہونے سے پہلے پہلے انہیں بخش دیتا ہے۔

○ عوارف المعارف میں ہے یہ مستحب ہے کہ پہلے لقمہ پر کہے بسم اللہ' دوسرے پر بسم اللہ الرحمٰن تیسرے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص گھر میں خیروبرکت کا طالب ہے اسے چاہئے کہ وہ باوضو کھانا کھائے! (ابن ماجہ) وضو سے مراد یہاں ہاتھوں کا دھونا ہے' کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے نعمت کا ادب کے ساتھ استقبال کرنا ہے اس طرح نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے اور شکر سے نعمت بڑھتی ہے نیز دونوں ہاتھوں کا دھونا فقرو محتاجی کو دور کرتا ہے اور نعمت کے حصول کا باعث ہیں' کھانے سے پہلے بچوں کے ہاتھ پہلے دھلائیں کیونکہ وہ اکثر نجاست کے قریب ہوتے ہیں پھر تعظیماً بڑوں کے ہاتھ دھلائیں بعد میں اپنے ہاتھ دھوئیں۔:۔

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے تو چالیس دن تک سفر کرتے رہے اور اس دوران بھوک اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیاس محسوس تک نہ ہوئی' اور جب حضرت خضر علیہ السلام کی طرف جانا ہوا تو کھانا ساتھ رکھ لیا' چنانچہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام جو آپ کے بھانجے تھے انہیں فرمایا ہمارا ناشتہ لاؤ! اس کا کیا سبب ہے۔:۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کوہ طور کا سفر' عشق و محبت اور ملاقات خدا' تھا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے لئے کیا گیا' اس لئے بھوک کا پتہ بھی نہ چلا اور خضر علیہ السلام کی طرف سفر ادب تھا' اس میں بھوک محسوس ہوئی نیز پہلا سفر روزے پر مبنی تھا چنانچہ جب مسواک کر لی تو مزید دس روزے رکھے اور دوسرا سفر' سفر رخصت تھا' اس لئے کہ اس میں کھانے پینے کی اجازت تھی' اور یہ بھی پہلا سفر متکلمانہ تھا اور دوسرا متعلمانہ!! (واللہ تعالیٰ اعلم)

حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں میرے نزدیک ایک جواب یہ ہے کہ پہلے سفر میں بھوک کا محسوس نہ ہونا اور دوسرے میں بھوک لگنا دونوں مقاموں کی مناسبت سے ہے' موسیٰ علیہ السلام کے لئے مناجات میں اکل و شرب کا ترک ہی مناسب تھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی کھانے پینے سے منزہ ہے پس دونوں اطراف سے ان اوصاف کا ظہور ہوا' کیونکہ بندے کے لئے تخلق باخلاق اللہ' لازمی ہے' خصوصاً ایسے مقام پر' چنانچہ وارد ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے کوئی خلق اختیار کرتا ہے اسے جنت عطا ہوگی! اور مقام موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا کھانے کے سلسلہ میں ایک ہی ہے لہٰذا بھوک محسوس ہوئی۔:۔

حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں' شکم سیری گناہ سے قریب کر دیتی ہے اور بھوک دور!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل حج و زیارت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی (رضا و خوشنودی) کے لئے بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہیں۔:

حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں استطاعت کی متعدد قسمیں ہیں (۱) جسم و مال کی استطاعت رکھنے والا ہو اور وہ وہی شخص ہے جو صحت و تندرستی رکھتا ہے' (۲) غیر کے سہارے استطاعت رکھنے والا' وہ اپاہج ہے! (۳) وہ شخص جو ذاتی طور پر حج کرنے سے عاجز ہو اگرچہ مالی طور پر مضبوط ہی کیوں نہ ہو (۴) صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھنے کی استطاعت کا مالک ہو اور وہ فقیر ہے۔:۔

کہتے ہیں مال داروں پر تو بیت اللہ کا حج فرض ہے لیکن فقراء پر رب کعبہ کا! بیت اللہ کا راستہ بعض اوقات بند ہو جاتا ہے لیکن رب کعبہ کا راستہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے محتاج کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان حج کے ارادے سے نکلتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا اور اسے ہر قدم پر ستر برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس پلٹے! اور جب وہ واپس لوٹے تو اس کی دعا کو غنیمت سمجھو کیونکہ اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ *

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کی جزا جنت ہے! (طبرانی) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجاہد یا حاجی کلمہ پڑھتا یا لبیک اللھم لبیک پکارتا ہوا گھر سے نہیں نکلتا مگر سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے وہ گناہوں سے نکل جاتا ہے۔:۔

حکایت :۔ ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنے لشکر کے ساتھ بیت اللہ شریف سے گزر ہوا' وہاں کے لوگ بت پرستی میں مبتلا دیکھے تو کعبہ رونے لگا! اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا! یا اللہ! حضرت سلیمان علیہ السلام اور اس کی قوم کا مجھ سے گزر ہوا مگر انہوں نے میرا طواف کرنا گوارا نہیں کیا' حالانکہ وہ تیرے ایک سچے نبی اور ان کے امتی تیرے ولی ہیں!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر کر وقت آنے والا ہے میں یہاں اپنا سب سے محبوب نبی مبعوث کروں گا اور اس کے امتیوں کے سجدوں سے تجھے بھر دوں گا! وہ یہاں میری عبادت بڑے شوق سے کریں گے ان پر ایک عبادت مستقل طور پر فرض ٹھہراؤ گا وہ تیرے ایسے مشتاق ہوں گے جیسے اونٹی اپنے بچوں کی اور کبوتری اپنے انڈوں کی! اور تجھے بتوں سے پاک کردوں گا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم ہوا وہ مکہ مکرمہ جائیں' وہاں قربانی کریں' چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا کعبہ کے گرد پانچ ہزار اونٹنیاں' پانچ ہزار گائیں' بیس ہزار بکریاں قربانی کیں۔ پھر مدینہ منورہ کے مقام پر حاضر ہوئے اور اپنے لشکر سے فرمایا یہ نبی آخر الزماں' رسول دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام ہجرت ہے جو ان پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کرے اسے بخشش کی بشارت دیتا ہوں!

○ حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی پیدائش سے ایک ہزار برس مقام بیت اللہ کو بنایا' اور اس کی بنیاد ساتویں زمین میں رکھی!

○ بکہ' مسجد حرام کا نام ہے مکہ مکرمہ پورے شہر کا! حضرت تفسیری علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الرحمتہ فرماتے ہیں مکہ اس لئے نام رکھا گیا کہ یہاں پر لوگوں کا ہجوم رہتا ہے اور لوگ اس کی طرف بخوشی مال و جان سے راغب رہتے ہیں۔

○ مجمع الاحباب میں ہے کہ یہ حج کا کمال ہے کہ تمام عمر میں صرف ایک بار فرض ہے، لیکن دوسری تمام عبادتوں کے مشابہ ہے مثلاً اس کا احرام، تکبیر تحریمہ، اذکار طواف و وقوف عرفات، اذکار نماز، سعی اور طواف، رکوع کی مانند ہے، منیٰ میں قیام اور رمی جمار، جہاد کے مشابہ، عرفہ اور مشعر حرام میں ٹھہرنا، اعتکاف کی طرح، اخراجات حج زکوٰۃ کی مثل، جس نے حج کیا گویا کہ وہ تمام عبادات بجالایا۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حج یا عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں وہ جو کچھ طلب کرتے ہیں انہیں عطا ہوتا ہے۔ ان کی جو درخواست ہو قبول ہوتی ہے اور جو وہ خرچ کرتے ہیں ایک ایک درہم کے بدلے دس دس لاکھ درہم عطا ہوتے ہیں۔ (بیہقی)

بیان کرتے ہیں کہ "بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کعبہ پر جو ایمان و صدق سے نظر کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (قرطبی)

حکایت :۔ ابوتراب بخشی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں میں نے پچھتر (۷۵) حج کئے پھر جب دوسرے سال جانا ہوا تو لوگوں کا عرفات میں جمع ہونا مجھے بے حد اچھا لگا، میں نے خوشی و مسرت کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! الٰہی اگر تو نے ان لوگوں میں سے کسی کا حج قبول نہ کیا ہو تو میرے حج کا ثواب اسے عطا فرمادے، پھر جب مزدلفہ آئے تو میں نے خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے تو مجھ پر اپنا کرم جتاتا ہے، حالانکہ میں تمام کریموں سے زیادہ کریم ہوں، قسم ہے مجھے عزت و جلال کی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس مقام پر کوئی آکر ٹھہرا ہو لیکن میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے اسے بخش نہ دیا ہو' پھر اسی خوشی میں میری آنکھ کھل گئی میں نے یہ واقعہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کیا انہوں نے فرمایا اگر تیرا خواب سچا ہے تو تو چالیس دن تک زندہ رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا!!!

آب زمزم:۔ کسی صالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو چاہ زمزم سے پانی بھرتے کہا مجھے بھی پلایئے اس نے زمزم شریف دیا تو وہ شہد تھا! پھر دوسرے دن اسی طرح وہ پانی بھرنے لگا میں نے کہا مجھے بھی پلایئے' اس نے آب زمزم دیا تو وہ دودھ تھا پھر تیسرے دن آیا تو میں نے پھر طلب کیا تو اس نے پانی پلایا! میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ فرمانے لگے میں سفیان ثوری ہوں' رحمہ اللہ تعالیٰ!!

راقم الحروف کو جب ۷۷ء میں حج و زیارت کی دوسری بار سعادت نصیب ہوئی' حج کے بعد محرم الحرام شریف تک مجھے حرم کعبہ میں حاضری کی نعمت میسر رہی! میں نے آب زمزم سے روزہ رکھنے کی نیت کرلی! یکم محرم الحرام کو پہلا روزہ فقط آب زمزم سے رکھا' ذرا سورج چمکا تو میں بیت اللہ شریف سے چاہ زمزم کے پاس حضرت الحاج پیر سید علی احمد صاحب قصوری دائم الحضوری کو دیکھا آپ بہت سی برف' چینی اور دودھ' آب زمزم میں ملا کر پلا رہے تھے موصوف نے مجھے بھی پینے کی دعوت دی میں نے روزہ کا عذر پیش کیا' چنانچہ بڑے لطف سے روزہ مکمل کیا' دوسرے اور تیسرے دن بھی فقط آب زمزم کی غذا سے روزے رکھے جو .بفضلہ تعالیٰ خوب اطمینان سے تمام کئے کیونکہ میں نے سن رکھا تھا آب زمزم غذا بھی ہے اور دوا بھی' یہ جس نیت سے پیا جائے پوری ہوتی ہے الحمدللہ علی منہ وکرمہ میں نے آب زمزم سے پیاس بھی بجھائی اور خوراک کا کام بھی لیا۔ (تابش قصوری)

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آب زمزم سے متعلق فرمایا یہ پر لطف کھانا بھی ہے اور صحت بخش دوا بھی' اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پینے سے سیری حاصل ہوتی ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مالک فرماتے ہیں جس نے آب زمزم نوش کیا وہ اسی کے لئے ہے' چنانچہ میں تو قیامت کی تشنگی بجھانے کی نیت سے پیتا ہوں۔:۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب آب زمزم نوش فرماتے تو پڑھا کرتے اللھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل علة

○ شرف المصطفیٰ میں تحریر ہے کہ کعبہ شریف اللہ تعالیٰ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کا طالب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عنایت فرمائے گا! کعبہ شریف' بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر ہوکر سلام عرض کرنے کے بعد کہے گا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ تین شخصوں کی فکر نہ کریں' ایک جس نے میرا طواف کیا' ایک وہ جو گھر سے میرے طواف کے لئے نکلا اور پہنچ نہ سکا' اور تیسرا جس نے صرف میری زیارت کی خواہش کی ہوگی لیکن اسے موقع نہ مل سکا! میں ان سب کی مغفرت کی سفارش کروں گا۔:۔

حکایت:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی الٰہی امت محمدیہ میں جتنے بوڑھے حج کریں ان کے بارے میری شفاعت قبول فرمائیے۔:۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا الٰہی' امت محمدی میں جتنے جوان حج کریں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے' حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا امت محمدی میں جتنے ادھیڑ عمر حج کریں ان کے حق میں میری شفاعت قبول کیجئے۔ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا امت محمدی میں جتنی عورتیں حج کریں ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا اللہ امت محمدی میں جتنے غلام اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کنیزیں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول کیجئے۔ انہی دعاؤں کے بدلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے امتیوں تم نمازوں میں حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر صلوۃ بھیجیں۔ :۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ حج کی استطاعت عطا فرمائے اور وہ بیت اللہ شریف تک پہنچ کر پھر بھی حج سے محروم رہے تو کچھ بعید نہیں وہ یہودی یا عیسائی ہو کر مرے' یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا" (ترمذی)

ترغیب و ترہیب میں ہے کہ تندرست صاحب استطاعت پانچ سال تک حج کو مؤخر نہ کرے۔ شفا شریف میں مذکور ہے کہ ایک شخص کو ایک جماعت نے قتل کرکے آگ مین ڈال دیا مگر اس کے جسم پر آگ کا ذرہ برابر اثر نہ ہوا اور اس کا رنگ تک تبدیل نہ ہوا۔ کیونکہ وہ تین بار حج کی سعادت حاصل کر چکا تھا۔

○ حضرت نیشا پوری علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حج میں پانچ چیزیں مجنونوں کے اعمال سے ہیں (ا) کپڑے اتار کر احرام پہننا' چلا چلا کر لبیک لبیک کہنا' جمرات کو کنکریاں مارنا' طواف میں اکڑ کر چلنا' صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا' اس میں اس طرح اشارہ ہے کہ مجنون قابل گرفت نہیں ہوتے بلکہ ان کے اعمال کو کراماً کاتبین لکھتے ہی نہیں اس لئے کہ وہ مرفوع القلم ہوتے ہیں۔ اسی طرح حجاج کرام کی بھی یہی کیفیت ہے۔ :۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارکان حج

ارکان حج پانچ ہیں!

پہلا رکن : میقات:۔ وہ مقام جہاں پر صدق دل اور زبان سے حج و عمرہ یا ان میں سے کسی ایک کی نیت کرکے احرام باندھنا! اگر کسی دوسرے کی طرف سے جارہا ہو تو اس کا نام لے کر حج کی نیت کا احرام باندھنا' یوں ہی اپنے والدین یا بچوں کی نیت کرنا ہے۔:

اگر نابالغ وقوف عرفہ تک بالغ' یا غلام آزاد ہوجائے تو اس کا حج اسلام کامل سمجھا جائے گا جیسے نمازی رکوع کو پائے تو مکمل رکعت کو پالیتا ہے' ہاں اگر طواف قدوم کی سعی کے بعد بالغ ہوا یا غلام کو آزادی ملی تو اسے دوبارہ حج کرنا پڑے گا! کیونکہ پہلا حج ناقص سمجھا جائے گا۔:

○ جب احرام کی نیت ہوتو پہلے غسل کرے' پانی نہ ہوتو تیمم کرنا چاہئے' بال بنوائے' ناخن کٹوائے' اپنے بدن اور احرام کے کپڑوں کو پہلے خوشبو لگا سکتا ہے لیکن بعد میں نہیں' احرام باندھنے کے بعد بلا عذر نہ اتارے ورنہ فدیہ لازم ہوگا۔ عورت کو احرام سے پہلے اپنے ہاتھ و پاؤں پر مہندی لگانا جائز مستحب ہے' دو رکعت نماز ادا کرے' افضل یہ ہے کہ دو رکعت کی ادائیگی کے بعد روانگی سے قبل احرام باندھے' مرد باآواز بلند لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ' اسے تلبیہ کہتے ہیں' یہ سوار ہوتے وقت سواری سے اترے' وقت بلندی یا پستی پر چڑھتے اترتے وقت اپنے رفقاء سے ملتے وقت بکثرت تلبیہ پڑھتا رہے اور نبی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کریم سید عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ سے طالب جنت رہے، دوزخ سے پناہ مانگے اور جب بھی کسی اچھی یا مکروہ بات سے سامنا ہو تلبیہ پڑھے، اور یہ کہتا رہے اِنَّ الْعَیْشَ عیش الاخرہ مرد جب احرام باندھ لے تو اسے سر کا چھپانا حرام ہو جاتا ہے نیز احرام کی دو چادروں کے سوا بند جوتی، اور سلے ہوئے کپڑے پہننا بھی حرام ہو جاتے ہیں اگر اس کے خلاف کرے گا تو فدیہ لازم ہوگا! اور جتنی بار غلطی کا ارتکاب کرے گا اتنی ہی بار اسے فدیہ ادا کرنا پڑے گا، فدیہ یہ ہے کہ حرم میں ایک جانور ذبح کرے یا تین دن کے روزے رکھے، جو جانور ذبح کرے اسے مساکین میں تقسیم کردے۔:۔

احرام کی حالت میں خوشبو لگانے سے بھی فدیہ لازم ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت کا ایک ہی حکم ہے، البتہ اسے کپڑے پہننا جائز ہیں لیکن دستانے پہننا عورت کو بھی جائز نہیں، اسے کپڑے سے چہرہ چھپانا بھی منع ہے مگر کسی خاص طریقہ سے ہو جس سے چہرہ نہ چھپے ورنہ فدیہ ادا کرنا پڑے گا! نیز حالت احرام میں شکار کرنا اس کی طرف اشارہ کرنا بھی حرام ہے۔:۔

○ حضرت علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں درج کیا ہے کہ ایک بار ایک جماعت نے ہرن کا بچہ شکار کیا اسے آگ پر رکھ کر پکانے لگے، لیکن برتن کے نیچے سے آگ آگے بڑھی اور اس تمام جماعت کو خاکستر کردیا۔ مدینہ منورہ کی حدود میں بھی شکار حرام ہے، البتہ اس پر کفارہ نہیں۔:۔

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ پے در پے کیا کریں کیونکہ وہ گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی، لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو!

○ حج مبرور کی جزا جنت ہے کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے احرام باندھا ہو اور اس دن کا سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب نہ ہوا ہو! یعنی احرام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باندھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

دوسرا رکن:۔ وقوف عرفات ہے' نویں ذوالحجہ (عرفہ) کو بعد از زوال عرفات میں ٹھہرنا اگرچہ ایک لحہ بھر ہو یہ حج کا دوسرا بڑا رکن ہے' اور اس کا کامل وقت عرفہ کو زوال سے لے کر یوم النحر کی طلوع فجر تک ہے' اگرچہ جانور' مفرور غلام یا قرض دار کی تلاش کے سبب سے ہی کیوں نہ ہو بشرطیکہ وہ قابل عبادت ہو' پاگل' دیوانہ' بے ہوش' نشہ میں بدمست نہ ہو تو اس کا وقوف ہی تسلیم کیا جائے گا! اگرچہ اسے معلوم بھی نہ ہو کہ میں عرفات میں ہوں اس لئے اگر وہ سونے کی حالت سے بھی وہاں سے گزر گیا تو بھی وقوف مانا جائے گا! غلطی کے باعث اس نے دسویں کو عرفہ سمجھا تو حج آئندہ سال قضا کرے۔:۔

عرفات میں حائضہ اور جنب کا وقوف کرنا صحیح ہے' تفصیل باب کرم میں ملاحظہ کریں گے۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! آج کے دن اللہ تعالیٰ نے تم پر فخر کیا اور حقوق العباد کے علاوہ تم پر جتنے گناہ تھے انہیں بخش دیا' لہٰذا اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے دعا کرو! اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے گا۔:۔

○ شیطان کوہ عرفات کی اوٹ میں اپنی ذریت کے ساتھ کھڑا دیکھتا رہتا ہے کہ عرفات میں قیام کرنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ فرماتا ہے جب ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برساتا ہے تو شیطان چیختے چلاتے' ہائے وائے بلکہ ماتم کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ (طبرانی)

تیسرا رکن:۔ طواف افاضہ بعد از وقوف عرفات ہے! اس میں شرط یہ ہے کہ محرم یا محرمہ' حدث و نجاست سے پاک ہو اور بدن کے وہ حصے چھپے رہیں جن کے احرام کی حالت میں بھی چھپانے کا حکم ہے۔:۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ' میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو فرما دیجئے میرے رب نے ظاہر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وباطن کی بے حیائی کی کیفیت کو حرام ٹھہرایا ہے! اس کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں یہ زمانہ جاہلیت کی اس حالت کی طرف اشارہ ہے جو مرد اور عورتیں دن اور رات کو ننگے طواف کیا کرتے تھے' مرد روشن دن میں اور عورتیں رات کو ننگا طواف کیا کرتی تھیں' اسلام نے اس بری رسم کو ختم کردیا۔

آغاز طواف:۔ حجر اسود سے بائیں طرف اس طرح کھڑا ہوکر دل کعبہ شریف کے محاذی رہے! اور نیت کرکے بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہوا طواف شروع کرے' طواف کے سات چکر ہیں' جب حجر کعبہ کے پاس پہنچے تو اپنا پورا سینہ کعبہ کے سامنے کرکے نیا چکر شروع کرے' پیدل طواف سنت ہے' پہلے حجر اسود کو بوسہ دے' ہاتھ لگائے' اپنا چہرہ اس پر رکھے اگر بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ لگا کر چوم لے اس کا بھی موقعہ نہ ملے تو ہاتھ کا اشارہ کرکے اپنے ہاتھ چوم لے' البتہ آستینوں سے اشارہ نہ کرے اور پہلے چکر میں یہ دعا پڑھے۔:

بسم اللہ اللہ اکبر' اللھم ایمانا بک وتصدیق بکتا بک ووفاء بعھدک واتبا عابسنة نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جب باب کعبہ کے سامنے آئے تو یہ پڑھے اللھم ان البیت بیتک والحرم حرمک والا من امنک وھذا مقام العائذ بک من النار۔:

اور جب رکن یمانی کے مابین پہنچے تو یہ پڑھے ربنا اتنا فی الدنیا حنسة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار پھر جو چاہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے' طواف کے پہلے تین چکر میں رمل کرے یعنی ذرا قریب قریب قدم رکھ کر پہلوانوں کی طرح چلے' اور یہ دعا پڑھے۔ اللھم اجعل حجا مبروآ وذنبا مغفوراً وسعیا مشکوراً طواف کے بعد دو رکعت ادا کرے' پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ الاخلاص پڑھے۔ اگر رات ہوتو قرات آواز سے ہو' افضل یہ ہے کہ یہ دو رکعت مقام ابراھیم کے قریب ادا کرے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چوتھا رکن : سعی صفا و مروہ :۔ یہ دوڑ صفا سے آغاز کرے اور مروہ تک پہنچے یہ سات پھیرے اس طرح سے ہیں کہ صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا پر دوسرا اس طرح آخری بار مروہ تک سعی مکمل ہو جائے گی! مستحب یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر آدمی ذرا بلندی تک جائے' اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرے۔ اللہ اکبر کہتا ہوا' سعی شروع کردے۔ دوڑنے کے درمیان یہ پڑھتا رہے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم (نیز درمیان میں سے قدرے تیز دوڑے) جہاں آج کل سبز رنگ کی ٹیوبوں سے واضح کیا گیا ہے (تابش قصوری) یہ سعی اس وقت واجب ہے کہ طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو! اگر طواف قدوم کے بعد سعی کرچکا ہے تو اب واجب نہیں!

پانچواں رکن :۔ مردوں کا سر منڈانا یا کترانا! البتہ عورتوں کے لئے مکروہ بلکہ بعض فقہا کے نزدیک بالکل ناجائز ہے البتہ انگلی کے ایک پورے کی مقدار عورت اپنے بال کٹائے' زیادہ کٹانا جائز نہیں کیونکہ مردوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے اور بال کٹواتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے! اللھم اتنی بکل شعرۃ حسنۃ وامح بھا عنی سیئۃ وارفع لی بھا درجۃ واغفرلی فی المحلقین والمقصرین ۔۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبادہ بن صاعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تمہارے سر منڈانے پر جتنے بال زمین پر گرتے ہیں قیامت کے دن اتنے ہی نور تمہیں عطا ہوں گے۔:۔

دیگر مسائل :۔ ارکان حج کے علاوہ واجبات حج بھی ہیں ان میں سے دسویں ذوالحجہ المبارکہ کی رات مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے اگرچہ ساعت بھر کے لئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو۔ اس کے ترک پر دم واجب ہے' دسویں ذوالحجتہ المبارکہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کرنا جس کا وقت یوم النحر کی نصف آخری شب سے غروب آفتاب تک ہے' لیکن افضل یہ ہے کہ نیزہ بھر سورج ابھر چکا ہو تو رمی کرے' اور دیگر امور میں سب سے پہلے آج کے دن رمی کرنا ہے اس کے بعد قربانی یا ہدی کو ذبح کرے' پر مرد قبلہ رخ ہو کر حلق یا قصر کرائے' فراغت پر تکبیر کہے اور اپنے بالوں کو دفن کردے' پھر مکہ مکرمہ جائے اور طواف افاضہ کرے' رمی' ذبح اور حلق و قصر میں ترتیب کی رعایت امام شافعی کے نزدیک سنت ہے۔ (امام اعظم کے ہاں واجب ہے)

عورت یوم النحر کی نصف رات کے بعد طواف افاضہ کرے کیونکہ اسے حیض کا خدشہ ہے' چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یوم النحر کی شب میں حکم فرمایا اور انہوں نے فجر سے پہلے ہی عرفہ سے لوٹنے کے بعد طواف افاضہ کرلیا تھا' عورتوں کو ایسے ہی کرلینا چاہئے۔

طواف افاضہ کے بعد اگر طواف قدوم کی سعی نہ کی ہو تو سعی صفا و مروہ بھی کرے پھر ظہر سے پہلے پہلے منیٰ واپس آجائے اور ظہر منیٰ میں ادا کرے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا! ایام تشریک کی تین راتیں منیٰ میں ہی قیام کریں البتہ اگر تین جمروں کی رمی ۱۲ ذوالحجتہ المبارک تک کرچکا ہے تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے روانہ ہو جائے!

اقسام حج:۔ حج تین قسم پر ہے' حج قرآن' حج تمتع' حج افراد۔ :۔

جس شخص نے حج و عمرہ کا بیک وقت نیتا" احرام باندھ لیا یہ حج قرآن کہلاتا ہے۔ :۔

جس نے پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر عمرہ کرنے کے بعد حج کی نیت سے احرام باندھا تو اسے حج تمتع کہتے ہیں اور جو مکہ مکرمہ میں مقیم ہے اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تو اسے حج افراد کہتے ہیں۔ تفصیلی مسائل کے لئے دیگر کتب کی طرف رجوع کریں۔ (تابش قصوری)

زیارت گنبد خضرا:۔ رحمتہ للعالمین سید المرسلین، محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی حاضری ہر وقت مستحب ہے، حج سے پہلے اور بعد از حج بھی!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے روضہ انور کی زیارت کی لازماً اس کی شفاعت کراؤں گا۔ (ابن خزیمہ)

نیز فرمایا جو شخص خالص میری زیارت کی نیت سے میرے روضہ انور پر حاضر ہوا اور اس کے علاوہ اس کا اور کوئی مقصد نہ ہو تو روز قیامت اس کی شفاعت کرانا میری ذمہ داری ہے!

عیون المجالس میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وصال کے بعد جس نے میرے روضہ انور کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی نیز فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میرے مزار شریف پر حاضر نہ ہوا اس نے مجھ سے جفا کی اور حضرت اسحاق بن سنان علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی سترہ مرتبہ زیارت کی اور میں نے جب بھی عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ تو آپ نے جواب عنایت فرمایا علیک السلام یا ابن سنان۔:۔

مزید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔جس نے میرے وصال کے بعد میرے مزار شریف کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور یہ کہ جو حرمین شریفین مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں انتقال کرے گا قیامت کے دن وہ امن والوں کے ساتھ ہو گا۔ (بیہقی)

حکایت:۔ حضرت شیخ صالح سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال حاجیوں کے ذریعہ بارگاہ رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم، سلام پیش کیا کرتے تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر اللہ تعالیٰ نے جب انہیں حج و زیارت کا موقع نصیب فرمایا تو آپ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها
تقبل الارض عنی وهی نائبتی
وهذه دولة الاشباح قد حضرت
فامدد یمینک لی تحظی بها شفتی

دوری کی حالت میں، میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا، جو میری نائب ہو کر میری طرف سے قدم بوسی کا شرف پاتی رہی اور اب تو اس جسم کو حاضری کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی ہے، ذرا اپنے دائیں ہاتھ کو بڑھائیے تاکہ میرے لب اس کے فیضان سے بہرہ مند ہوں!

یہ کہنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست اقدس ظاہر ہوا اور انہوں نے اپنے لبوں کو بوسہ سے مشرف کیا۔ ایسے امور سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ انکار کا انجام برے خاتمہ پر ہوا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی برائی اور گرفت سے محفوظ رکھے اس میں ذرہ برابر شک نہیں، کرامات اولیاء حق ہیں، بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں، سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، اور آپ کے روضہ انور سے نعمتیں ملتی رہی ہیں کیونکہ آپ قاسم نعم ہیں۔:

بعض کہتے ہیں جسے مزار پر انوار پر حاضری کی سعادت میسر ہو تو وہ یہ آیت پڑھے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا، صلوا علیه وسلموا تسلیما، پھر ستر بار کہے صلی اللہ علیک یا محمد! (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ) تو ایک فرشتہ ندا کرتا ہے، صلی اللہ علیک فلان، پھر اس کی کوئی بھی حاجت باقی نہیں رہتی۔:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مستحب یہ ہے کہ جو شخص زیارت سے مشرف ہو وہ مزار اقدس اور ممبر شریف کے درمیان درود شریف کثرت سے پڑھے کیونکہ یہ ریاض جنت ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا بین بیتی وممبری روضة من ریاض الجنة ' میرے گھر اور میرے ممبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے' جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

اس طرف روضہ کا نور اس طرف ممبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں ایک نماز (بیت اللہ شریف کی) ایک ہزار نماز کے برابر ہے' اور بیت المقدس میں نماز پانچ صد نمازوں کے برابر ہے! (طبرانی)

بعض علمائے کرام بالتصریح فرماتے ہیں بیت اللہ شریف سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف جانا افضل ہے' کیونکہ زمین کا وہ قطعہ مبارکہ جہاں آپ کا جسم اطہر موجود ہے عرش و کرسی سے بھی افضل و اعلیٰ ہے' اور پھر کیسے نہ ہو جب کہ آپ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے خود رفعت دی (اور فرمایا ورفعنالک ذکرک) آپ کا اسم گرامی اپنے نام نامی سے متصل رکھا' جنت کے ہر مقام پر نقش فرمایا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنت کے ہر دروازے پر مرقوم ہے' بیشک میں الہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں' محمد میرے رسول ہیں' جو اس پر ایمان لائے گا میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے یہ بات نفع مند ہے کہ تمہارے گھر ایک محمد' دو یا تین ہوں (یعنی اپنے بچوں کے نام میرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کیوں نہ کی! وہ کہنے لگا! آپ نے بہت خوب جواب دیا' تم دانشمند ہو اور دانشمند کے پاس آئے ہو' شاہ مقوقس نے حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ان کی ہمشیرہ سیرین کو آپ کی خدمت میں ہدیتہ بھیجا' حضرت سیرین کا نکاح تو آپ نے حضرت حسان بن ثابت سے کر دیا اور حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ام المومنین بننے کا شرف نصیب ہوا۔:.

تہذیب الاسماء واللغات میں یہ بھی مذکور ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جس کا نام احمد رکھا گیا وہ احمد بن ابی خلیل ہیں جو خلیل سیبویہ کے استاد تھے حضرت خلیل نحوی کا انتقال ایک سو ستر ہجری کو بصرہ میں ہوا۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نام پر رکھو گھر میں برکت ہوگی)

حضرت شریح بن یونس بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے کہ وہ ان گھروں کی زیارت کیا کریں جن میں محمد یا احمد نام کے افراد ہوں تاکہ اس وجہ سے میرے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کی تعظیم کا سلسلہ برقرار رہے۔:۔

جعفر بن محمد علیہ الرحمتہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن منادی اعلان کرتا ہوگا جس کا نام محمد یا احمد ہے وہ کھڑا ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کی عزت و تکریم کے صدقے میں تمہیں جنت میں جانے کا حکم دیتا ہے۔:۔

شفا شریف میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل محمد و احمد نام کو محفوظ رکھا تاکہ کوئی دوسرا یہ نام نہ رکھ سکے، پھر جب آپ کا زمانہ اظہار قریب آیا تو عرب کے لوگوں نے اس طمع پر اپنے بچوں کے نام آپ کے نام پر رکھنے شروع کر دیئے مبادا ہے کہ وہی ہوں (جن کی برکات سے فتح حاصل ہوتی رہی ہے)

حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں مرقوم فرماتے ہیں اسلام میں سب سے پہلے جس کا نام محمد رکھا گیا وہ محمد بن حاطب ہیں جو ایک صحابی کے فرزند اور صحابیہ کے پوتے اور (خود بھی صحابی ہیں) ان کے والد ماجد حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا گرامی نامہ دے کر شاہ مقوقش، صاحب اسکندریہ کی طرف بھیجا۔

شاہ مقوقش نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ دریافت کرتے ہوئے پہلا سوال یہ کیا! کیا تمہارے صاحب، نبی ہیں، آپ نے فرمایا! ہاں! کہنے لگا وہ اپنی قوم (کی تکلیف کے باعث) ان کے لئے بدعا کیوں نہیں فرماتے، آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل جہاد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتہائی محبت سے اس بات کا اظہار کیا اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی کرتے' اس پر جہاد کا حکم نازل ہوا' تو لوگوں نے اسے بوجھ سا محسوس کیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ تم وہ بات کہتے ہی کیوں ہو جو تم نہیں کرسکتے' بعض کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہو يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ' ایمان والو کیا تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ نہ کیا جائے جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات عطا فرمائے تو صحابہ کرام کہنے لگے اگر ہمیں اس تجارت کا علم ہو جائے تو ہم اپنے جان و مال' اہل و عیال تک دے کر بھی خریدنے سے گریز نہیں کریں گے پھر یہ آیت نازل ہوئی تم وہی ہو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہوئے جہاد کرتے ہو!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ احد کے شہدا کی ارواح کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کے جوف میں محفوظ کر دیا ہے جو جنت کی نہروں پر اترتے ہیں' جنتی پھل کھاتے ہیں عرش کے سایہ میں آرام کرتے ہیں اور عرش کے ساتھ جو سنہری قندیلیں آویزاں ہیں ان میں ٹھہرتے ہیں' جب انہیں عمدہ پاکیزہ کھانا پینا میسر ہوا' سکون بخش آرام گاہیں حاصل ہوئیں تو وہ آپس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں کہنے لگے کاش کہ ہمارے بھائیوں کو بھی معلوم ہو جائے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں فضل و احسان نصیب ہے' تاکہ وہ جہاد میں خوب رغبت سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلجوئی کے لئے فرمایا' تم خوش ہو جاؤ میں تمہاری طرف سے بشارت سنائے دیتا ہوں' وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ' لوگو تم گمان تک نہ کرو کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے وہ مُردہ ہیں' نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں ہے جو ایماندار خلوص دل سے شہادت کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہدا کا مرتبہ عطا فرمائے گا! اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو!

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب مرد مجاہد جہاد کا فقط ارادہ ہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہائی کا حکم صادر فرما دیتا ہے۔ جب وہ جہاد کے لئے تیاری میں مصروف ہو جاتا ہے تو اللہ اکبر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا اور جب اس کے گھر والے اسے الوداع کرتے ہیں تو اس کے درودیوار اور گھر بار اس کی فرقت و جدائی پر روتے ہیں اور وہ گناہوں سے ایسے نکل آتے ہیں جیسے سانپ اپنی کیچلی سے' اور اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک پر چالیس ہزار فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو ان کی ہر طرف سے حفاظت کرتے ہیں اور اس کی ہر نیکی کو ڈبل کر دیا جاتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں ایسے ہزار شخصوں کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے جنہوں نے ہزار ہزار برس عبادت کی ہوتی ہے اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے' جس کا ایک ایک دن دنیا کی عمر کے برابر ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو راہ خدا میں ایک رات سرحد پر نگرانی کرتا ہے اسے ہزار شب بیداری اور ہزار دنوں کے روزے کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات سرحد پر نگرانی کرنے والے کے عمل ہمیشہ بڑھتے رہے ہیں جب کہ عام مرنے والوں کے عمل ان کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں مگر اس نگرانِ سرحد کے عمل قیامت تک بڑھتے رہیں گے اور فتنۂ قبر سے امن میں رہے گا ۔ (ترمذی)

حکایت:۔ ایک مرتبہ چور ایک عبادت گاہ میں جا چھپے' وہاں ایک عابد کو پایا جس کا لڑکا اپاہج تھا چوروں نے عابد سے کہا ہم مجاہد و غازی ہیں یہ سن کر عابد نے ان کی خوب خاطر مدارت کی' اور ان کے پاؤں دھلائے اور دھون اپنے اپاہج لڑکے کو پلا دیا' اللہ کی شان لڑکا صبح صحیح و سالم چلنے لگا! لڑکے کو تندرست کھڑا دیکھا' انہوں نے اس کے باپ سے سبب پوچھا اس نے کہا تمہارے پاؤں دھلانے کے بعد وہ پانی میں نے اپنے بچے کو پلا دیا تھا اس کی برکت سے صحت مند ہوگیا' چور کہنے لگے ہم مجاہد و غازی تو نہیں تھے لیکن تمہاری نیک نیتی کا یہ ثمرہ ہے' اور ان چوروں پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ سب تائب ہو کر راہ خدا میں جہاد کے لئے چل دیئے۔:۔

حکایت:۔ ابو قدامہ شامی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کا سردار تھا' میں نے لوگوں کو جہاد کی طرف بلایا' ایک عورت نے ایک رقعہ دیا اور ایک تھیلی دی' رقعہ میں تحریر تھا آپ نے ہمیں جہاد کی طرف بلایا' لیکن مجھے طاقت نہیں کہ کوئی چیز پیش کرسکوں' البتہ اس تھیلی میں میرے سر کے بال ہیں یہ لے لو ممکن ہے کسی مجاہد کے گھوڑے کی رسی بنانے میں کام آجائیں' شاید اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم و کرم فرمائے۔:۔

فائدہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے باعث تین شخصوں کو جنت عطا فرما دیتا ہے۔ ایک تیر بنانے والا' دوسرا تیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چلانے والا اور تیسرا تیر نکال کر مجاہد کو پکڑانے والا!! (ابوداؤد)

حکایت:۔ حضرت محمود وراق علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس ایک ناقص العقل غلام تھا' میں نے اس سے پوچھا تم نکاح کیوں نہیں کر لیتے' کہنے لگا میرا رب' حورعین کو میری زوجہ بنائے گا اس کے بعد ہم جہاد کو نکلے وہ غلام شہید ہوگیا' میں نے دیکھا سر کہیں اور دھڑ کہیں پڑا ہوا ہے' ہم نے اس سے پوچھا تمہارا کتنی حوروں سے نکاح ہوا' تو اس نے انگلیوں سے اشارہ کیا تین حوروں سے!

لطیفہ:۔ کتاب العرائس میں حضرت ثعلبی علیہ الرحمتہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص روزانہ ہزار بار ابلیس پر لعنت بھیجا کرتا' ایک دن دیوار کے سائے میں سو رہا تھا کہ کسی نے جگا دیا اور کہا جلدی کر دیوار گرا چاہتی ہے وہ ذرا ادھر ہوا ہی تھا کہ دیوار گر پڑی' اس نے پوچھا تو کون ہے اور تجھے کیسے معلوم ہوا کہ دیوار گر جائے گی وہ کہنے لگا میں ابلیس ہوں! آدمی نے پوچھا پھر تو نے میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا! جبکہ میں تجھ پر ہر روز ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں' اس نے کہا کہیں تو شہید نہ ہو جاتا!

فائدہ:۔ شہادت کی متعدد اقسام ہیں دب کر مرے' سفر میں موت آجائے' اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے' پیٹ کی بیماری سے فوت ہو' طاعون سے مرے یا پانی میں غرق ہوجائے' آگ جلا دے اور عورت درد زہ میں مبتلا ہو مرجائے اور جو راہ خدا میں' بحری جنگ میں دشمن خدا و رسول کے ساتھ جہاد کرتا ہوا مارا جائے تو یہ سب شہید ہیں۔:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بحری جہاد دس خشکی کے جہادوں سے افضل ہے۔ (بیہقی)

حکایت:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مجاہد راہ خدا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جہاد کرتا رہتا فارغ ہوتا تو گردو غبار جھاڑ کر جمع کر لیتا' جب بہت سا غبار جمع ہوا تو اس نے ایک اینٹ تیار کرلی! اور وصیت کی جب مجھے قبر میں ڈال دیں تو میرے سرہانے یہ اینٹ رکھ دی جائے چنانچہ ویسے ہی کیا گیا اس کے رفقاء میں سے کسی نے خواب میں اس کی حالت پوچھی تو وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے اس اینٹ کی برکت سے بخش دیا!

شہید زندہ ہیں:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مسلمانوں کی فوج دشمن سے جہاد میں مصروف تھی کہ دشمن نے چند نوجوان گرفتار کر لئے' کافر بادشاہ نے انہیں اپنا مذہب اپنانے کو کہا انہوں نے انکار کیا' ایک کے سوا باقی ساتھیوں کو قتل کرا دیا' اور اسے دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی ہر امکانی کوشش کی مگر اس نے ہر قسم کے لالچ اور مال و دولت لینے سے انکار کر دیا۔ پھر اسے ایک مکان میں پہنچا دیا گیا اور اس کے پاس ایک نہایت حسینہ جمیلہ خاتون کو بھیج دیا' مگر مجاہد اسلام نے ایک لمحہ بھی اس کی طرف نہ دیکھا' بلکہ سورہ الفتح کا وظیفہ شروع کر دیا' جب محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحما بینھم تک پہنچا تو وہ خاتون رونے لگی اور زمرہ اسلام میں داخل ہوگئی' پھر مجاہد سے عرض کرنے لگی مجھے اپنے ملک لے چلو' چنانچہ وہ راتوں رات وہاں سے نکل پڑے جب صبح ہوئی تو گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز سنائی دی' کنیز بولی ذرا دیکھو تو سہی کون ہیں! ممکن ہے وہ تمہارے ساتھی ہی ہوں جب مجاہد نے پیچھے دیکھا تو وہی ساتھی تھے جن کو کافر بادشاہ نے ان کے سامنے شہید کر ڈالا تھا' انہوں نے سلام کیا اور کہا ڈرو نہیں ہم تمہارے ساتھی ہیں ہم شہید ہوگئے تھے اور اب ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں' تمہارا نکاح پڑھانے آئے ہیں' چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ اس کنیز سے اولاد عطا ہوئی' یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پیش آیا۔ حضرت نسفی بیان کرتے ہیں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں ظہور پذیر ہوا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت:۔ صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت حنظلہ بن عامر راہب جو غیسل الملائکہ کے نام سے مشہور ہیں' شہادت کے بعد انہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا' یہ اکیلے زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے جبکہ ان کے باپ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا' ان کا نکاح رئیس المنافقین ابی بن سلول کی دختر ام جمیلہ سے ہوا' اور اسی شب ان کے پاس گئے جس کی صبح جنگ احد ہونے والی تھی' آپ کو جہاد میں شمولیت کی سرشاری کے باعث غسل کرنا یاد نہ رہا' جہاد میں شامل ہوئے اور شہید کردیئے گئے' جب شہداء کی تلاش ہوئی اور زندوں کی گنتی کی گئی تو حضرت حنظلہ نہ مل سکے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں فرشتے غسل دے رہے ہیں چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ نے پالیا! اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' جب ان کی زوجہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا وہ حالت جنابت میں ہی جہاد پر چلے آئے تھے میں نے انہیں خواب میں دیکھا گویا کہ آسمان نے انہیں اپنے اندر چھپا لیا ہے۔:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خدمت والدین! !

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ" ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے وصیت فرمائی' اس کی ماں نے سختی پر سختی برداشت کرکے اسے اٹھائے رکھا۔:۔

حضرت ثعلبی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ "یہ آیت خصوصی طور پر حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ کے حق میں نازل ہوئی جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کہا سعد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو نے اسلام قبول کرلیا ہے' سن لو! جب تک تم اپنے ابائی دین میں واپس نہیں آؤ گے میں نہ کھاؤں' پیوں گی اور نہ ہی سایہ میں بیٹھوں گی "گویا کہ اس نے بھوک ہڑتال شروع کردی" چنانچہ تین دن اس پر اسی طرح گزرے' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمام ماجرا کہہ سنایا تو آپ نے فرمایا اپنی والدہ کی حسب معمول خدمت کرتے رہو' مگر کفرو شرک کی بات میں اس کا حکم نہ مانو!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد باقاعدگی سے خدمت سرانجام دیتے رہے لیکن ایک دن کہنے لگی "سعد! میں اسی طرح مرجاؤں گی اور لوگ تجھے طعنہ دیا کریں گے یا قاتل امہ اے اپنی ماں کے قاتل' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنتے ہی خدا و رسول کی محبت کی سرشاری میں پکار اٹھے! سن میری ماں! لو كانت مائة نفس فخرجت نفسًا نفسًا ماتركت دينى" اگر تجھے اللہ تعالیٰ سو جانیں عطا کرے اور ایک ایک کرکے تیری جان نکلتی رہے میں پھر بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دین مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء نہیں چھوڑوں گا! سبحان اللہ!

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے۔ والدین کی ناراضگی' اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ " رضا اللّٰہ فی رضا الوالدین وسخط اللّٰہ فی سخط الوالدین" (ترمذی)

مسئلہ:- والدین کی موجودگی میں بلااجازت جہاد میں جانا درست نہیں بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں یا ان میں ایک مسلمان ہو' کیونکہ والدین کا حکم ماننا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ' فرض عین فرض کفایہ پر مقدم ہے' اجداد کی موجودگی میں بھی ان سے اجازت ضروری ہے' البتہ اگر کفار نے اسلامی شہر پر حملہ کر دیا ہے تو اس کا دفاع بلا اجازت والدین لازمی ہے' والدین میں سے ایک کسی کام پر روکے دوسرا اجازت دے تو والد کا حکم مقدم ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت:۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سخت ترین سردی کی راتوں میں ایک رات میری والدہ ماجدہ نے پانی طلب فرمایا' جب پانی لایا تو والدہ ماجدہ سوچکی تھیں' میں نے ادباً" جگانا پسند نہ کیا اور بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا! جب بیدار ہوئیں تو انہوں نے پانی مانگا' میں نے پیالہ پیش کردیا' میری انگلی پر ایک قطرہ پانی گرا اور سردی کی شدت سے وہ جم گیا' میں نے اتارنا چاہا تو ماس اکھڑ پڑا اور خون جاری ہوگیا! والدہ ماجدہ نے دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے تمام ماجرا بیان کردیا' آپ دعا فرمانے لگیں! الٰہی! میں اس پر راضی ہوں تو بھی راضی رہ! آپ جب اپنی والدہ کے بطن میں تھے تو انہوں نے کبھی مشتبہ کھانا نہ کھایا!

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ مزید فرماتے ہیں کہ میں بیس برس کا تھا کہ والدہ ماجدہ نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ سلایا' میں نے بطور تکیہ والدہ کے سر کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ دیا جو وہ سن ہوگیا! میں نے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہاتھ کو نکالنا مناسب نہ سمجھا تاکہ والدہ کی نیند اور آرام میں خلل واقع نہ ہو' اس دوران میں سورہ اخلاص کا وظیفہ کرتا رہا' یہاں تک کہ دس ہزار مرتبہ میں نے قل ھو اللہ احد پڑھا! اور والدہ کے حق کی محافظت کے لئے اپنے ہاتھ سے بے نیاز ہوگیا! یعنی پھر میں اس ہاتھ سے مفلوج ہونے کے باعث کام نہ لے سکا!

آپ کے وصال کے بعد کسی دوست نے خواب میں دیکھا آپ جنت میں بڑے مزے سے ٹہل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں محو پرواز ہیں' پوچھا گیا آپ کو یہ مقام کیسے نصیب ہوا' فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک' خدمت گزاری اور ان کی سخت باتوں پر صبر واستقامت کی وجہ سے! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین اور رب العالمین کا فرمانبردار ہوگا اس کا مقام اعلی علیین میں ہے۔ (عیون المجالس)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہارون الرشید نے ایک لڑکے اور اس کے باپ کو قید خانہ میں بند کر دیا! وہ شخص گرم پانی سے وضو کرنے کا عادی تھا' مگر داروغہ جیل میں آگ جلانے سے مانع ہوا! لڑکے نے قید خانہ کی قندیل پر پانی گرم کر کے والد کی خدمت میں پیش کردیا' جب پتہ چلا تو داروغہ جیل نے قندیل بلندی پر لٹکا دی' دوسری شب لڑکے نے پانی کا برتن اپنے دل پر رکھ لیا اور حرارت قلبی و جسمانی کے باعث پانی قدرے گرم ہوا! اس نے اپنے والد کو پیش کیا! باپ نے پوچھا تو نے اسے کس طرح گرم کیا! اس نے کہا اپنے دل پر رکھ کر گرم کیا ہے تو باپ نے دعا کی! الٰہی میرے بیٹے کو دوزخ سے بچائے رکھنا!

حکایت:۔ حضرت خواص علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگل میں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت وملاقات سے مشرف ہوا تو ان سے پوچھا مجھے یہ سعادت کس عمل کی وجہ سے نصیب ہوئی' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ سب والدہ ماجدہ کے ساتھ حسن سلوک کی برکت ہے!!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک یعقوب نامی' اللہ تعالیٰ کے ولی کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو اس نے اپنا ایک چھوٹا سا لڑکا اور ایک گائے کی بچھیا چھوڑی اور دعا کی الٰہی! یہ بچھیا اس بچے کے لئے تیرے پاس چھوڑتا ہوں جب بڑا ہو تو اسے عبادت کی طرف رغبت ہوئی' رات کا ایک حصہ آرام کرتا اور بقیہ تمام رات عبادت و گریہ زاری میں صرف کردیتا۔ صبح اپنے کاروبار میں مصروف ہو جاتا اور جو کچھ کماتا اس کے تین حصے کرتا! ایک حصہ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں پیش کرتا' ایک حصہ غرباء کو دیتا اور باقی سے اپنی گزر بسر کرتا!

ایک روز اس کی والدہ نے کہا بیٹا! تمہارے والد صاحب جب وصال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرنے لگے تھے تو انہوں نے ایک بچھیا تمہارے لئے فلاں جنگل میں چھوڑی تھی جاؤ وہاں سے لے آؤ اور اسے بازار میں اتنی اشرفیوں تک فروخت کر دو البتہ جب سودا ہو تو میری اجازت کے بغیر خریدار کے سپرد نہ کرنا! چنانچہ ایک امیر شخص نے چھ اشرفیوں پر سودا اس شرط پر کیا کہ اپنی ماں سے اجازت نہ لو گے تو میں تجھے چھ اشرفیاں دوں گا! اس نے کہا والدہ کی اجازت کے بغیر سودا نہیں ہو سکتا لڑکے نے یہ واقعہ اپنی والدہ کے گوش گزار کیا! ماں نے کہا بیٹا اسے اپنے پاس رہنے دو عنقریب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی کھال بھر کے سونے کی مقدار کے عوض خریداری کرائیں گے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اس گائے کا ذبح کرنا مقرر کیا تاکہ لڑکے کو اپنی والدہ کی فرمانبرداری کا بہترین صلہ حاصل ہو نیز مقتول کے قاتلوں کا پتہ اسرائیلیوں کو معلوم ہو جائے اس لئے کہ وہ دوبارہ زندہ ہونے کے منکر تھے' چنانچہ انہوں نے جب گائے کو خرید کر گوشت مقتول کو مارا گیا تو اس نے فوراً زندہ ہو کر قاتل بتا دیا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (خزائن العرفان علیٰ کنز الایمان 'حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اشرفی رحمتہ اللہ تعالیٰ!)

مامتا:۔ بخاری شریف میں ہے کہ دو عورتیں اپنے بچے کو لے کر جا رہی تھیں کہ بھیڑیئے نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا' وہ ایک دوسرے کو کہنے لگیں تیرا ہی بچہ لے گیا ہے بات بڑھی تو مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا' آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرمایا لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا چھری لاؤ اور اس بچے کو دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دنوں کو دے دیا جاتے ہے' چھوٹی پکار اٹھی! یا نبی اللہ علیک السلام ایسا نہ کیجئے یہ بچہ اسی کو دے دیں' پس اسی بات سے مامتا کی صحیح کیفیت کا پتہ چل گیا اور اس طرح وہ بچہ اپنی حقیقی والدہ کے پاس پہنچ گیا' کیونکہ بڑی پر چیرنے کی آواز کا ذرا برابر اثر نہ ہوا بلکہ وہ چاہتی تھی جیسے میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے بچے سے محروم ہوئی ہوں یہ بھی ہو جائے گی!

تفسیر قرطبی میں ففھمنا ھا۔سلیمان کے تحت مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے انہیں فیصلہ سمجھا دیا تھا۔

حکایت:- بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا سمندر کی طرف جائیں اور وہاں عجیب منظر ملاحظہ کریں' آپ نے اپنے وزیر حضرت آصف کو ساتھ لیا اور ساحل سمندر پر پہنچے مگر کوئی چیز نظر نہ آئی' حضرت نے آصف کو حکم دیا کہ سمندر میں غوطہ لگائیں' جب انہوں نے حکم کی تعمیل کی تو ایک عجیب و غریب گنبد نما عمارت نظر پڑی جس میں چار دروازے موتی' یاقوت' جواہر اور زبرجد کے بنے ہوئے پائے اور سبھی کھلے پڑے ہیں لیکن ان میں قطرہ بھر پانی اندر نہیں جاتا' اس گنبد نما عمارت میں ایک نہایت حسین و جمیل نوجوان مصروف عبادت ہے' حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے پاس گئے اور اس کی کیفیت معلوم کی' وہ بیان کرنے لگا! حضور! میرا باپ اپاہج اور والدہ اندھی تھی' میں نے سات سال تک دونوں کی خوب خدمت کی' میری والدہ کا وقت اجل آیا تو اس نے مجھے دعا دی! الٰہی اس کو اپنی عبادت کے لئے طویل عمر عطا فرما! اسی طرح جب میرے والد ماجد کے وصال کا وقت پہنچا تو انہوں نے بھی دعا سے نوازا' الٰہی میرے بیٹے کو ایسی جگہ عبادت کی توفیق عطا فرما جہاں شیطان کا گزر تک نہ! چنانچہ ایک دن میں ادھر آنکلا تو مجھے یہ گنبد نظر آیا! میں اندر داخل ہوا' اور اسی دن سے یہاں مصروف عبادت ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم کتنے عرصہ سے یہاں مقیم ہو! وہ عرض گزار ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے یہاں ہوں! حساب لگایا گیا تو دو ہزار چار صد سال ہو چکے تھے لیکن اس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا' جب اس کی خوراک کے بارے پوچھا گیا تو کہنے لگا ایک پرندہ جس کا سر انسان نما ہے وہ کوئی زرد سی چیز لاتا ہے مجھے اس میں دنیا کی ہر نعمت کا لطف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نصیب ہوتا ہے اور بھوک' پیاس' گرمی' سردی' نیند' غفلت' وحشت میرے قریب تک نہیں آتی' پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ اپنے گنبد میں اسی طرح عبادت کی لذت سے سرشار ہونے لگا!

ساٹھ ہزار اشرفیاں:- بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کے تین بیٹے تھے جب وہ بیمار ہوا تو اپنے بھائیوں سے کہنے لگا مجھے والد ماجد کی خدمت کرنے دو' میراث بھی لے لینا' انہوں نے خدمت کا موقعہ فراہم کر دیا اور مرتے دم تک وہ اپنے باپ کی خدمت میں مصروف رہا! ایک دن اس نے خواب دیکھا کوئی شخص سے کہہ رہا ہے فلاں مقام پر جاؤ اور ایک اشرفی اٹھالو! اس نے پوچھا کیا اشرفی اٹھانے میں نفع ہوگا اس نے کہا نہیں! تو لڑکے نے کہا میں نہیں جاؤں گا' دوسرے دن خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے فلاں مقام پر جاؤ اور دس اشرفیاں اٹھالاؤ' پوچھا ان میں برکت ہوگی؟ اس نے کہا نہیں تو وہ نہ گیا تیسری شب پھر خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے فلاں جگہ سے ایک اشرفی اٹھالاؤ۔ اس نے کہا برکت ہوگی! کہنے والے نے کہا ضرور برکت ہوگی! چنانچہ وہ گیا اور اس نے اس اشرفی کو اٹھایا اور ایک مچھلی خرید کر گھر پہنچا' جب مچھلی کا پیٹ چیرا گیا تو اس سے دو نہایت قیمتی جواہر برآمد ہوئے' یہ بادشاہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا' بادشاہ نے دونوں موتی ساٹھ ہزار اشرفیوں میں خرید لئے تو کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا یہ ہے باپ کی خدمات کا صلہ!

ماں کی دعا:- حضرت موسیٰ علیہ السلام انطاکیہ سے شام کا ارادہ کرکے باہر نکلے' چلتے چلتے تھک گئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی! میرے کلیم اس پہاڑ کی وادی میں اکناف و اطراف سے آئے ہوئے لوگ موجود ہیں ان میں میرا ایک خاص بندہ بھی ہے' اس سے سواری طلب کریں! آپ نے اسے نماز پڑھتے دیکھا' جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے کہا اے بندہ خدا! مجھے سواری چاہیے اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو بادل کا ایک ٹکڑا آتا دکھائی دیا! اس نے کہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیچے آ اور اس انسان کو جہاں چاہتا ہے پہنچا دو!

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر سوار ہوئے اور چل دیئے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے کلیم! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مرتبہ اسے کیسے حاصل ہوا! سنئے! میں نے یہ مرتبہ اسے ماں کی خدمت کے صلہ میں دیا! اس کی ماں نے بوقت اجل دعا مانگی تھی الٰہی اس نے میری ضروریات کا خیال رکھا اس لئے تیرے حضور میری دعا ہے تجھ سے یہ جو بھی طلب کرے عطا فرمانا! اگر یہ مجھ سے آسمان کو زمین پر الٹ دینے کی بھی درخواست کرے گا تو منظور کرلوں گا!

حکایت :۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت شیخ ابواسحاق علیہ الرحمتہ سے بیان کیا' میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کی ڈاڑھی جواہرات و یاقوت سے مزین ہے انہوں نے فرمایا تو نے سچ کہا' کیونکہ کل رات میں نے اپنی ماں کے قدم چومے تھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لوح محفوظ میں لکھنے کے بعد سب سے پہلے یہ لکھا جس کے ماں باپ راضی' میں اس پر راضی رہوں گا!

حکایت:۔ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمتہ کتاب المنتظم فی تواریخ الامم میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی مجھے میرا رفیق جنت' دنیا ہی میں دکھا دے' ارشاد ہوا فلاں شہر جایئے وہاں ایک قصاب سے ملاقات کریں وہی تمہارا جنت میں ساتھی ہے! حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ہاں پہنچے' اس نے آپ کو دیکھتے ہی عرض کیا! اے نوجوان کیا تم میری دعوت قبول کرو گے آپ نے فرمایا ہاں! وہ اپنے گھر لے گیا اس نے آپ کے سامنے کھانا چنا! جب کھانا کھانے لگے تو وہ ایک لقمہ خود اٹھاتا اور دو لقمے قریب ہی پڑی زنبیل میں ڈال دیتا! اسی اثنا میں دروازہ کھٹکا وہ اٹھا اور حضرت موسیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام نے زنبیل میں دیکھا اس کے والدین نہایت بوڑھے اور نحیف ترین حالت میں ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر دونوں مسکرائے! پھر آپ کی رسالت کی تصدیق کرکے ایمان کی دولت سے مشرف ہوتے ہی فوت ہو گئے!

وہ جوان واپس پلٹا' زنبیل میں دیکھا اس کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں! وہ مسکرایا پھر اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ چومے اور آپ پر ایمان لے آیا! کہنے لگا اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور رسول ہیں! آپ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا! کہا ان دونوں نے جو اس زنبیل میں ہیں! یہ میرے ماں باپ ہیں یہ اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ میں انہیں اکیلا نہیں چھوڑتا تھا! جہاں جاتا ساتھ لئے پھرتا' جب تک انہیں کھلا پلا نہ لیتا خود نہیں کھاتا تھا جب یہ سیر ہو کر کھانا کھا لیتے تو روزانہ دعا فرماتے الٰہی! ہمارے اس بیٹے کو جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ نصیب فرما! اور ہماری اس وقت جان نہ نکلے جب تک تیرے کلیم کی زیارت نہ کرپائیں! آپ نے فرمایا! اے جواں پھر تجھے بشارت ہو کہ تیرے والدین کی دعا تیرے حق میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی!

حکایت:۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت ایک نیک آدمی کے لڑکے نے شراب پی لی تو باپ نے خوب ڈانٹا اس نے غضبناک حالت میں باپ کے منہ پر طمانچہ دے مارا' جس کے باعث آنکھ نکل پڑی' جب لڑکے کا نشہ اترا تو باپ کی یہ کیفیت دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور اس نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا' باپ یہ منظر یکھ کر رونے لگا اور کہے جارہا تھا میری ہزار آنکھیں ہوتیں اور نکل جاتیں مگر تیرا ہاتھ سلامت رہتا' پھر وہ دونوں آنکھ اور کٹا ہاتھ لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے! آپ نے آنکھ کو اپنی جگہ اور ہاتھ کو بازو کے ساتھ لگا کر دعا کی الٰہی والدین کی عزت و حرمت کا صدقہ ان کو شفا نصیب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرما کر میری عزت محفوظ فرما! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو شفا عطا فرما دی!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح آدمی تھا جب وہ فوت ہونے لگا تو اس نے اپنے نیک بخت لڑکے کو وصیت کی کہ کبھی جھوٹی' سچی قسم نہ کھانا! جب وہ فوت ہوگیا تو لوگ اس کے بیٹے کے پاس آکر کہتے تیرے باپ نے ہمارا اتنا اتنا مال دینا ہے وہ دے دیتا یہاں تک کہ وہ محتاج ہوگیا اور پھر اس نے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہجرت کی راہ لی! سمندر کے کنارے پہنچا کشتی پر سوار ہوئے اتفاق سے کشتی ٹوٹ گئی اور یہ شخص اپنے بچوں سے الگ الگ ایک تختے پر رہ گیا وہ تختہ ایک جزیرہ میں جالگا! وہاں سے اس نے آواز سنی اے اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے والے اللہ تعالیٰ کو یہی محبوب ہے کہ وہ تیرے لئے خزانہ خاص فرما دے جاؤ فلاں مقام سے خزانہ نکال لو! چنانچہ اس نے خزانہ نکال لیا! وہیں اس نے ڈیرہ جمایا اور اکناف واطراف سے لوگ آنے لگے یہاں تک کہ ایک شہر آباد ہوگیا! اور وہ سرداری کرنے لگا! اس کی سخاوت وخدمت کی شہرت دور دور تک جا پہنچی' بڑے لڑکے کو پتہ چلا وہ بھی آگیا! لیکن پہچان نہ سکا! پھر دوسرے لڑکے نے سنا تو وہ بھی وہیں آپہنچا اور سردار کا مقرب بن گیا لیکن وہ بھی پہنچان نہ سکا!

جس شخص کے پاس اس کی بیوی تھی وہ بھی اسی شہر میں ایک دن آیا اور سردار سے ملاقات کی شام کو واپس جانے لگا تو سردار نے کہا آج رات ہمارے پاس ہی ٹھہرو وہ کہنے لگا۔ میں عورت کو جہاز پر چھوڑ کر اکیلا ہی تمہاری خدمت میں حاضر ہوا تھا! لہٰذا مجھے واپس جہاز پر عورت کے پاس جانے دو! سردار نے کہا ہم وہاں اس کی حفاظت کے لئے دو خاص آدمی بھیج دیتے ہیں چنانچہ ان دونوں بھائیوں کو اس کی حفاظت کیلئے بھیج دیا گیا! وہ نیند کے خوف سے کہنے لگے ہم آپس میں باتیں کرتے کرتے رات گزاریں مبادا کہ نیند آئے اور ہم حفاظت نہ کرسکیں چنانچہ وہ اپنی اپنی سرگزشت سنانے لگے' وہ عورت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سنتی رہی باتوں باتوں میں انہیں پتہ چل گیا کہ وہ دونوں حقیقی بھائی ہیں بڑی محبت سے ملے جب صبح وہ آدمی جہاز پر آیا تو اس نے عورت کو پریشان پایا اور دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے سردار کے پاس لے چلو! وہ اس کے پاس لے آیا عورت نے سردار سے کہا جن دو آدمیوں کو میری حفاظت کے لئے آپ نے بھیجا تھا انہیں بلاؤ اور کہو جو رات کو تم آپس میں باتیں کرتے رہے ہو وہ سناؤ!

چنانچہ وہ سنانے لگے اور تمام سرگزشت سنا ڈالی! سردار سنتے ہی اچھل پڑا اور کہنے لگا خدا کی قسم تم دونوں میرے بیٹے ہو' عورت بولی خدا کی قسم میں ان دونوں کی ماں ہوں!

بیشک اللہ تعالیٰ ہم سب کو یکجا جمع کرنے پر قادر ہے' وہ ذات کریم جس نے ہمیں جدا کیا تھا اسی ذات رحیم نے پھر ملا دیا ہے! الحمد اللہ علی کل حال

ایصال ثواب کی برکت:۔ ایک نیک بخت کی صالحہ ماں کا جب آخیری وقت آپہنچا تو اس نے اپنے بیٹے سے محبت بھرے انداز میں وصیت کی اے میرے ذخیرے' اے میری دولت! جس پر مجھے زندگی اور بعد از وفات بھروسہ ہے مجھے بعد از مرگ شرمسار نہ کرنا! اور قبر میں مجھے وحشت میں نہ رکھنا' جب وہ فوت ہوگئی تو وہ ہر جمعۃ المبارک کو اپنی ماں کی قبر پر زیارت کے لئے جاتا دعائیں کرتا اور باقی قبرستان والوں کے لئے بھی ایصال ثواب کرتا رہتا۔ چند دن بعد اس کی والدہ خواب میں ملی' لڑکے نے عالم برزخ کی کیفیت دریافت کی! اس کی ماں نے کہا موت کی تلخی بڑی سخت ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نہایت پرسکون مقام پر ہوں' حریر کا فرش' ریحان کے صوفے بچھے ہوئے ہیں' قیامت تک انہی پر آرام کروں گی! میرے بیٹے ہر جمعہ کو میری زیارت کے لئے آتے رہنا اس وظیفہ کو مت چھوڑنا کیونکہ مجھے اور میرے ہمسائیوں کو تیری ملاقات و زیارت اور دعاؤں سے بڑی راحت ملتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے!!

فائدہ:۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب و عشاء کے درمیان جمعرات کو دو رکعت اس طرح ادا کرے کے فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی ایک بار' سورہ اخلاص' الفلق والناس پانچ پانچ مرتبہ پڑھے پھر پندرہ بار استغفار' پندرہ بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام پیش کرکے ان کا ثواب اپنے والدین کی خدمت میں پیش کرے گا تو گویا کہ اس نے اپنے والدین کے حقوق کو ادا کیا! اللہ تعالیٰ کے سوا ان کے ثواب کی کیفیت کسی کو معلوم نہیں۔ حقوق والدین پر مزید بیان آگے آئے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تحمل و بردباری

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔:۔

غصے کو پینے، لوگوں کو معاف اور ان پر احسان کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے، لہٰذا تم درگزر کی عادت اپناؤ اللہ تعالیٰ تمہیں عزت عنایت فرمائے گا! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ معاف کرنے والوں کو بلا حساب جنت میں جانے کا حکم فرمائے گا!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں برے لوگوں سے آگاہ نہ کروں؟ عرض کیا ضرور آگاہ فرمائیے! آپ نے فرمایا وہ شخص برا ہے جو اکیلا کھائے اور غلام کو مارے اور اپنی بخشش کو روکے! نیز فرمایا اس سے برا وہ شخص جو بغض و کینہ رکھے اور فرمایا اس سے بدتر وہ آدمی ہے جس سے نہ نیکی کی امید ہو اور نہ ہی اس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں! پھر فرمایا ان سے بھی بدترین وہ شخص ہے جو لوگوں کی لغزش سے درگزر نہ کرے اور معذرت خواہ کی معذرت کو رد کرتا رہے! احیاء العلوم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا توحید کے ماننے والو! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دیا اب تمہیں بھی چاہئے کہ ایک دوسرے سے درگزر کرو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو بلایا اس نے جواب نہ دیا آپ نے پھر پکارا وہ نہ آیا! جلدی سے آپ اس کے پاس پہنچے تو وہ ہنس رہا تھا آپ نے دریافت فرمایا کیا میری آواز کو تم نے سنا نہیں تھا کہنے لگا سنا ہے آپ نے فرمایا پھر جواب کیوں نہ دیا! اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ میری اس حرکت پر بھی آپ تحمل فرمائیں گے چونکہ میں آپ کی سزا سے امن میں تھا اس لئے خاموش رہا آپ نے اسی بات پر اسے آزاد فرما دیا! حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی نے غیبت کی، آپ نے اسے فرمایا اگر تو سچا ہے تو خدا مجھے بخشے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے بخشے! سبحان اللہ! کیسی عمدہ دعا ہے! اسی طرح آپ مسجد میں تشریف لے جارہے تھے کہ کسی شخص نے آپ سے نازیبا کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا ہمارا حال تمہیں معلوم نہیں! کیا تجھے کوئی ضرورت ہے وہ شخص شرمندہ ہوا پھر آپ نے اسے ایک ہزار درہم اور کپڑے عطا فرمادیئے اور وہ یہ کہتے ہوئے جارہا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔

دعائے خاص! حضرت طاؤس یمانی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیت اللہ شریف کے پاس سجدے میں یہ دعا مانگتے دیکھا الھی عبیدک بفنائک سائلک بفنائک مسکینک بفنائک یعنی ببابک ومحلک الٰہی تیرا معمولی سا بندہ تیرے گھر میں ہے، تیرے در کا سائل اور مسکین تیرے گھر میں حاضر ہے یعنی تیرے در دولت پر کھڑا ہے، حضرت طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں میں نے جب بھی کسی پریشانی میں ان کلمات سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے فوراً دعا کو شرف قبول سے نوازا اور میری مشکل کشائی فرمائی!

حکایت:۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ مامون الرشید کی لونڈی اس کے پاس کھانا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائی، اتفاقاً" وہ مامون پر گر پڑا وہ غضبناک ہوا تو کنیز بولی! میرے آقا، اللہ تعالیٰ کے فرمان کو یاد کیجئے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ یہ سنتے ہی اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اس نے پھر پڑھا وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ، اس نے معاف کر دیا جب اس نے آگے پڑھا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ تو مامون بولا جاؤ میں نے تجھے راہ للہ آزاد کردیا!

حکایت:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک یہودی کے ہاں گزر ہوا، لوگوں نے اس کی برائی بیان کی جب کہ آپ نے اسے اچھا سمجھا، کسی نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے اسی سے خرچ کرتا ہے!

حکایت:۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نشہ کرنے والے سے گزر ہوا آپ نے اسے تعزیر لگانے کا ارادہ کیا تو وہ آپ کی شان میں بے ہودہ کلمات بولنے لگا آپ کو غصہ آیا لیکن آپ نے اسے چھوڑ دیا کسی نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تعزیز تو شرعی ضابطہ کے تحت تھی لیکن اب غصے کے باعث خواہش نفسانیہ کا معاملہ ہے اس لئے میں نے چھوڑ دیا!

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر پوچھنے لگا سب سے عمدہ عمل کون سا ہے آپ نے فرمایا اچھا خلق، اس نے دوسری جانب سے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا خلق حسن، وہ سامنے اور پیچھے سے آیا آپ نے ہر بار یہی فرمایا سب سے اچھا عمل، خوش خوئی اور حسن خلق ہے۔

لطیفہ:۔ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں تین شخص اپنے غصے کے باعث ملامت نہیں کئے جائیں گے مریض، مسافر اور روزہ دار۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی صحابی نے عرض کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مجھے ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو جنت میں جانے کا باعث ہو آپ نے فرمایا کبھی غصہ نہ پکڑو یہی ایک عمل جنت کے لئے کافی ہے (طبرانی)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں جس میں تین صفتیں ہوں گی وہ ولایت کا حق دار ہے، حلم جو کمینے کی کمینگی پر اختیار کیا جائے، تقویٰ جو گناہوں سے باز رکھے حسن خلق جو لوگوں کی خوشی کا باعث ہو۔

فائدہ:۔ احیاء العلوم میں ہے حلم غصہ ضبط کرنے سے افضل ہے! اس لئے کہ غصہ کو پینے سے ہی انسان حلیم بنتا ہے، حلم کا معنی یہ ہے کہ بلا تکلف غصے کو برداشت کرنا۔

لطیفہ! حضرت قیس بن عاصم بڑے حلیم الطبع تھے، ان کے حلم کا یہ عالم تھا کہ ان کے بھتیجے کو لوگ باندھ کر ان کے پاس لائے جسنے آپ کے حقیقی فرزند کو قتل کردیا تھا جب انہیں کہا گیا یہ تمہارے بیٹے کا قاتل حاضر ہے آپ اس وقت کسی بات میں مصروف تھے جب تک آپ نے حاضر لوگوں سے باتیں مکمل نہ کرلیں متوجہ نہ ہوئے، پھر آپ اپنے بھتیجے سے مخاطب ہوئے اور کہا تو نے اپنے چچا کے بیٹے کو قتل کرکے بہت برا کیا، صلہ رحمی کا لحاظ نہ کیا اور اپنی جماعت کمزور کرڈالی! پھر آپ نے اپنے دوسرے فرزند سے فرمایا اسے کھول دو، اپنے بھائی کو دفن کردو اور اپنی والدہ کو اس کے بیٹے کی دیت دے دو کیونکہ وہ ہماری قرابت داری نہیں رکھتی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جودو کرم اور سلام کا جواب؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا " وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ " وہ اپنی ذات پر دوسروں کو مقدم سمجھتے ہیں اگرچہ وہ خود بھوکے ہوں!

بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت اس شخص کے حق میں نازل ہوئی جس نے اپنے ہمسائے کو ایک مرغی تحفتہ دی اس نے اپنے پڑوسی کو دے دی اسی طرح چلتی چلتی سات گھروں سے ہو کر پھر پہلے شخص کے پاس آگئی۔

مجمع الاحباب میں ہے کہ کسی صحابی نے اپنے چچازاد بھائی کو پانی پلانا چاہا جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے ایک اور شخص کی پیاس بجھانے کے لئے پانی پلاؤ کی آواز سنی' اس نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اسے پلا دو وہاں پہنچا تو ایک اور شخص کی آواز سنائی دی اس نے بھی آگے اشارہ کر دیا جب وہاں پہنچا تو وہ فوت ہو چکا تھا پیچھے دوڑا تو جسے دیکھا فوت شدہ پایا جب اپنے چچا زاد بھائی کے پاس آیا تو وہ بھی وصال کر چکا تھا' ان تمام کے حسن ایثار پر وہ بڑا متعجب ہوا' اسی طرح کا ایک واقعہ جنگ یرموک میں بھی پیش آیا جہاں دس صحابہ کرام نے ایک دوسرے پر ایثار کرتے کرتے اپنی جانیں جاں آفریں کے سپرد کردی تھیں۔

یرموک مشہور مقام ہے جہاں حجاج کرام پڑاؤ کرتے ہیں یہ واقعہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا:

نبی کریم تمام لوگوں سے زیادہ جودو کرم اور ایثار و قربانی کے مالک تھے بلکہ روح پرور ہوا سے بھی زیادہ خوش کن تھے' کبھی کسی سائل نے آپ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زبان سے نہیں کا کلمہ نہیں سنا۔

واہ کیا جودو کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ)

عوارف المعارف میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عطا کرتے نہیں دیکھا' اگر کہا جائے کہ آپ کو اجود الناس کہا اکرم الناس کیوں نہ کہا گیا تو اس کے جواب میں فرماتے ہیں جود اس بخشش کو کہا جاتا ہے جو بلا سوال کے عطا کی جائے اور کرم وہ بخشش ہے جسے سوال کرنے پر دیا جائے لہٰذا جود میں مبالغہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے جامع ہیں۔ سوال پر بھی دیتے ہیں اور بلا مانگے بھی عطا فرماتے ہیں۔

بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دو کرتے پہنے ہوئے تھے کہ ایک یہودی نے آکر ایک کرتہ طلب کیا آپ نے جو عمدہ تھا اتار کر اسے عنایت فرمایا! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اسے دوسرا کرتہ عطا فرما دیتے یہ تو بہت عمدہ تھا! آپ نے فرمایا یقیناً ہمارا دین عمدہ امور کا محافظ اور سخاوت کا حامل ہے اس میں بخل اور حرص نہیں' آپ نے فرمایا میں نے اسے عمدہ کرتہ اس لئے دیا تاکہ اسے اسلام کی رغبت زیادہ ہو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کیا الٰہی مجھے تقویت عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے جودو کرم اور حسن خلق سے ایمان کو قوت عطا فرمائی جب کفر کو تخلیق فرمایا تو وہ بھی پکارا الٰہی مجھے قوت و طاقت دے دے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے بخل سے قوت عنایت کی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت:۔ حضرت ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جس کا ایک ہاتھ خشک تھا! اس نے ہاتھ کے سلامت ہونے کی درخواست کی! آپ نے کیفیت معلوم فرمائی' اس نے بتایا میں نے اپنی ماں کو جہنم میں دیکھا ہے جس کے پاس تھوڑی سی چربی اور ایک گدڑی پڑی ہوئی ہے میں نے اس سے حال معلوم کیا تو وہ کہنے لگی میں اللہ تعالیٰ اور تیرے باپ کی فرمانبردار تھی مگر میں بخل سے کام لیتی تھی بس ایک بار تھوڑی سی چربی اور ایک گودڑی کسی کو بخش دی سو وہی میرے پاس موجود ہے اور میں بخیلوں کے ساتھ جہنم میں جل رہی ہوں۔ جب میں نے اپنے باپ کے بارے پوچھا تو وہ کہنے لگی وہ جنت میں سخیوں کے ساتھ ہے میں ایک روز اس کے ہاں گئی تو اسے آپ کے ساتھ حوض پر پایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی کا بھرا ہوا پیالہ لیتا ہے جس کو حضرت علی نے حضرت عثمان سے اور انہوں نے حضرت عمر سے اور وہ صدیق اکبر سے اور صدیق اکبر آپ سے لے رہے ہیں' میں نے اپنے والد سے کہا میری ماں تو جہنم میں ہے انہوں نے کہا وہ بخیل تھی میں نے کہا ہاں وہ بخیل تھی پھر میں نے اپنے باپ سے ایک پیالہ لے کر اپنی والدہ کو پلایا اسی اثنا میں آواز سنائی دی اللہ تعالیٰ تیرا ہاتھ خشک کرے تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے بخیل کو پانی پلا دیا! پس یا رسول اللہ! اسی وقت سے میرا ہاتھ خشک ہو چکا ہے اب میں آپ کے وسیلہ سے صحیح سلامت ہاتھ کی طالب ہوں!

آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ درست فرما دیا!

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمدؐ

کھجور کا منتقل ہونا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی اقتدا میں فجر کی نماز پڑھتے ہی جلدی سے گھر واپس آجایا کرتے حتیٰ کہ مشترکہ دعا بھی نہ مانگا کرتے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، ابودجانہ کیا وجہ ہے تم ہمارے ساتھ دعا مانگنے سے قبل چلے جاتے ہو، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پڑوسی کے گھر کھجور کا درخت ہے ہوا سے اس کی کھجوریں میرے صحن میں گری ہوتی ہیں، میں بچوں کے جاگنے سے پہلے پہلے ان کھجوروں کو چن کر پڑوسی کو دے دیتا ہوں تاکہ میرے بچے ناجائز طور پر وہ کھجوریں استعمال نہ کرلیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے پڑوسی کو بلایا، اور فرمایا جنت کے دس درختوں کے بدلے تم اپنا کھجور کا درخت میرے ہاتھ فروخت کردو! اس نے کہا غائب کا حاضر کے بدلے کیسے سودا کرلوں، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنتے ہی فرمایا! فلاں مقام پر میرے پاس دس کھجور کے درخت ہیں ان کے بدلے تو اپنی کھجور ہمیں فروخت کردے اس منافق نے بخوشی سودا کرلیا اور گھر آکر بیوی سے کہنے لگا، میں نے خوب عمدہ سودا کیا کھجور کے دس درخت بھی لے لئے اور یہ بھی تو ہمارے ہی گھر کھڑا ہے، یہاں سے تھوڑی سی کھجوریں دے دیا کریں جب وہ رات کو سو کر اٹھے تو وہ کھجور کا درخت ان کے گھر سے منتقل ہو کر حضرت ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے صحن میں موجود تھا! فلما نام تلک اللیلة واصبح وجد النخلة قد تحولت من داره الی دار ابی دجانہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

احسان عظیم:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے قرض خواہ سے قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا اپنے قرض خواہ پر احسان کرو! یہ سنتے ہی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جاؤ میں تجھے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ، ایک ہزار روپے معاف کئے اور ایک ہزار خود تیری وجہ سے تجھے بخشے نیز فرمایا یہ تو کچھ بھی نہ ہوا اور ایک؛ ایک ہزار روپے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر اور ایک ہزار اپنی طرف سے اسے عنایت کردیئے' جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے حضرت ابی کے لئے تین بار بخشش و مغفرت کی دعا فرمائی!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی غریب مقروض کو مہلت دے یا اپنا حق معاف کردے روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا! (ترمذی شریف)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے مقروض کو مہلت دیتا ہے یا اپنا حق معاف فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پیٹ سے محفوظ فرما دیتا ہے (رواہ احمد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے عمدہ عمل مسلمان کے دل کو خوش کرنا ہے۔ (طبرانی)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی اہل خانہ پر کرم نوازی و بھلائی عنایت فرمانا چاہتا ہے تو نرمی کو ان کی طرف بھیج دیتا ہے۔ (رواہ احمد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قرض خواہ کے ساتھ رہتا ہے جبکہ وہ احکام شرعیہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا! حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خادم سے فرمایا کرتے جاؤ میرے لئے قرض حاصل کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت کے بغیر ایک رات بھی بسر کرنا پسند نہیں کرتا۔

حکایت:۔ حضرت علامہ واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مرتبہ کسی تاجر کے پاس قرض لینے گیا، اس نے کہا واللہ میرے پاس اس تھیلی کے سوا کچھ نہیں جس میں بارہ سو اشرفیاں ہیں، میں نے وہ تھیلی لے لی اور گھر چلا آیا! تو ایک ہاشمی میرے پاس قرض لینے آپہنچا، میں نے اس تھیلی سے کچھ رقم نکال کر دینے کا ارادہ کیا تو میری بیوی بولی! آپ تو ایک بازاری آدمی کے پاس گئے تھے اس نے تجھے بھری تھیلی دے دی اور تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد سے یہ سلوک کرنے لگے ہو۔ یہ سنتے ہی وہ تھیلی ہاشمی کو دے دی، ہاشمی کے پاس وہی آدمی قرض لینے چلا گیا جس سے میں تھیلی لایا تھا، ہاشمی نے وہی تھیلی اسے دے دی اور اس نے پہچان لیا کہ یہ تو میری وہی تھیلی ہے پھر میں نے یہ واقعہ حضرت یحییٰ برمکی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے دس ہزار اشرفیوں کی تھیلی نکالی اور کہا یہ لو دو ہزار تیرے لئے یا دو ہزار اس ہاشمی کے لئے، دو ہزار قرض خواہ کے لئے، اور چار ہزار تمہاری بیوی کے لئے ہیں!! (مجمع الاحباب)

حکایت :- حضرت منصور بن عمار علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ حضرت لیث کے ہاں ایک عورت پیالہ بھر شہید لینے آئی انہوں نے فرمایا میرے فلاں وکیل کے ہاں جاؤ، اس کے پاس گئی تو اس نے ایک سو بیس رطل شہد دے دیا، کسی نے پوچھا اس نے تو صرف ایک پیالہ طلب کیا تھا، آپ نے فرمایا عورت نے اپنی حیثیت کے مطابق مانگا ہم نے اپنی حیثیت کے مطابق عطا کیا!

حکایت :- ایک صالح درویش کی بیوی نہایت صالحہ تھی، ان کے پاس صرف ایک بکری تھی، عیدالاضحیٰ پر مرد نے اسی بکری کی قربانی دینا چاہی تو عورت نے کہا ہم پر قربانی واجب نہیں، پھر چند روز بعد ان کے ہاں ایک مہمان آگیا۔ عورت نے مہمان کے لئے وہی بکری ذبح کرنے کیلئے اپنے خاوند سے کہا، اس نے بچوں کی ناراضگی کے خوف سے بکری کو باہر لے جاکر ذبح کردیا، اسی اثنا میں عورت کیا دیکھتی ہے کہ ان کے گھر کی دیوار پر ایک بکری چلی آرہی ہے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عورت نے سمجھا شاید ہماری بکری ہی ہے، لیکن وہ تو ان کے سامنے ذبح ہو چکی تھی! آخر عورت بولی! یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بکری کے عوض اچھی عنایت فرمائی، چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے سے شہد دوہا کرتی تھی، (روض الریاحین امام یافعی علیہ الرحمتہ)

حکایت :- بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک عورت کے ہاں گزر ہوا جس نے بکری ذبح کرر کھی تھی لیکن اس کا خاوند اسے ناراض ہو رہا تھا! یہ دیکھتے ہی حضرت حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو ہزار بکریاں ان کے ہاں بھیج دیں! سبحان اللہ وبحمدہ، یہ ہے شان کریمی!!

حکایت :- حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں ایک سال حج کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا تم بغداد میں جاؤ اور وہاں بہرام مجوسی سے میرا سلام کہو! واپسی پر میں اس کے ہاں پہنچا اور پوچھا تمہاری کون سی نیکی ہے جو اللہ تعالیٰ نے پسند کی اور ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو سلام سے نوازا ہے۔ وہ کہنے لگا اس کے سوا تو میرا کوئی عمل نہیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا اپنے بیٹے سے نکاح کر دیا ہے آپ نے فرمایا یہ تو بالکل حرام ہے! لہٰذا کسی اور عمل کو یاد کیجئے، تو وہ کہنے لگا میرے پاس ایک مسلمان خاتون آئی اس نے میرے چراغ سے اپنا چراغ روشن کیا! جب دروازے پر پہنچی تو اس نے چراغ قصداً بجھا دیا! پھر آئی اور روشن کیا، دروازے پر جاتے ہی پھر گل کر دیا تین چار بار اس نے اسی طرح کیا چوتھی مرتبہ میں اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا یہاں تک کہ میں اس کے گھر تک جا پہنچا یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ کوئی جاسوسی کر رہی ہو!

لیکن میں نے گھر سے بچوں کے بلبلانے کی آواز سنی جو بھوک سے بلبلا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رہے تھے' اور یہ بچوں کو کہہ رہی تھی' مجھے غیر سے مانگتے شرم آئی تھی اسی لئے میں خالی ہاتھ واپس لوٹ آئی ہوں! یہ سن کر میں گھر پلٹا اور کھانا لے کر ان کے پاس گیا! اس وقت میں نے کہا پھر بشارت سنو! تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام فرماتے ہیں اور فرمایا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ پر راضی ہے یہ سنتے ہی وہ مسلمان ہوگیا اور اس کا سلام نہایت پختہ ثابت ہوا!

محتاجی ختم:- فتاویٰ تاتار خانیہ میں ہے کہ بغداد شریف میں ایک محلہ امراء کے نام سے معروف ہوا' وہاں جب کوئی محتاج ہوتا تو سب محلہ دار اس کے لئے مال و دولت جمع کردیتے چنانچہ ایک شخص کو پانچ درہم کی ضرورت پڑی' سب لوگوں نے جمع کرنا چاہا لیکن خفیہ طور پر ایک مجوسی نے اسے دس ہزار درہم بطور قرض اور پانچ ہزار تجارت کے لئے فراہم کردیئے' مجوسی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی آپ اسے فرما رہے ہیں تو نے ایک مسلمان کی مشکل کو دور کیا اللہ تعالیٰ نے تیری منزلت بڑھا دی وہ عرض گزار ہوا آپ کا تعارف' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محمد رسول اللہ!! یہ سنتے ہی آپ کے دست حق پرست پر ایمان لے آیا جب صبح ہوئی تو جامع مسجد میں جاکر تمام نمازیوں کے سامنے اپنا خواب بیان کیا کہ میں اس طرح زمرۂ اسلام میں داخل ہوا!!!

السلام علیکم:- سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہے اسے بیس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' کہتا ہے اس کے نامہ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں! (طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا السلام علیکم آپ نے فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دوسرے نے عرض کیا السلام علیکم ورحمتہ اللہ' آپ نے فرمایا اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور صحابی نے عرض کیا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' آپ نے فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔ مزید فرمایا وہ شخص قرب خداوندی کے نزدیک تر ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کہے' (ابوداؤد شریف)

نفع بخش:۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا یہ تین باتیں ایسی ہیں جو تمہارے لئے نہایت نفع بخش ثابت ہوں گی' (ا) جب کسی بھی مسلمان سے ملاقات ہو تو اسے پہلے سلام کہو! تمہاری عمر دراز ہوگی' جب گھر جائیں تو سلام کہو' گھر خیروبرکت سے معمور ہوگا! اور چاشت کی نماز پڑھا کریں' کیونکہ وہ مقبولان بارگاہ صمدیت کی نماز ہے۔

جنتی محل:۔ حضرت شیخ ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ شرح بخاری میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے سلام کہتے' ایک دن انہوں نے توجہ نہ کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سلام کہہ دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آج شب جنت میں' میں نے نہایت خوبصورت محل دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کے لئے ہے جواب ملا اس شخص کے لئے جو اپنے مسلمان بھائی کو پہلے سلام کہتا ہے چنانچہ آج میں نے اپنی ذات پر صدیق اکبر رضی اللہ کو اولیت دی!!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں انسان کے کرم سے یہ بات ہے کہ کسی سے شناسائی ہو نہ ہو لیکن سبھی کو سلام کہے اور اس خیال سے سلام کہنا ترک نہ کرے کہ میں نے اگر سلام کیا تو وہ جواب نہیں دے گا! کیونکہ اس کا سلام ضائع نہیں جاتا فرشتے جواب دیتے ہیں۔

عمدہ تحفہ:۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت سے چند آدمی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے آپ نے ان سے ہدیہ طلب فرمایا انہوں نے کہا سوا سلام کے اور تو انہوں نے کچھ نہیں کہا آپ نے فرمایا یہی تو سب سے عمدہ تحفہ و ہدیہ ہے!!

اللهم انت السلام میں سلام اللہ تعالیٰ کا اسم پاک ہے' ومنک السلام میں سلامتی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے' حینا ربنا بالسلام سے مراد روز قیامت اپنی ملاقات کے وقت ہمیں ہوش وحواس میں سلامت رکھ!

السلام علیکم کے معنی ہیں اللہ معکم اللہ تمہارے ساتھ ہے' (امام نووی)

تحفے اور ہدیے:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تهادوا تحابوا فانها تضاعف الود وتذهب بغوائل الصدور ایک دوسرے کو تحفے اور ہدیے بھیجا کرو محبت بڑھتی ہے اور سینے کینے سے صاف ہو جاتے ہیں۔

نیز فرمایا الهدية رزق الله! ہدیہ رزق الٰہی ہے جس نے قبول کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول کیا! اور جس نے ہدیہ واپس کیا گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے تحفے سے انکار کیا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جلساؤ کم شرکاؤ کم فی الهديه تمہارے ہم نشین ہدایا میں تمہارے ساتھی ہیں یعنی جب تمہیں اپنے دوستوں کی محفل میں تحفہ وہدیہ ملے تو کرم کی یہی بات ہے کہ انہیں بھی اس میں سے دو!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اليدالعليا خير من اليدالسفلى! والعليا هى المعطية والسفلى هى السائلة! اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والے ہاتھ سے مراد عطا کرنے والا اور نیچے سے مراد سائل کا ہاتھ ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنائیات الٰہی!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ اے انسان پرورد گار کریم کے معاملہ میں تجھے کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے!

حضرت ابوسلیمان درانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں غر سے اللہ تعالیٰ کا حلم و کرم مراد ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی حجاب کبریائی پھیلا دیتا ہے اور پھر عرش سے ندا ہوتی ہے میں جواد ہوں، میرے مثل کوئی نہیں، جو گنہگاروں پر اپنی بخشش و عنایت فرمائے! میں تو لوگوں کا ان کی خواب گاہوں میں بھی محافظت کرنے والا ہوں، گویا کہ انہوں نے کوئی خطا ہی نہیں کی، میں ان کا والی ہوں ایسے گویا کہ ان سے کوئی حکم عدولی ہی نہیں ہوئی، میں تو سرتابی کرنے والوں پر بھی جودو کرم فرماتا ہوں! گنہگاروں پر فضل کرتا ہوں، کون ہے جس نے مجھ سے مانگا مگر میں نے اسے عطا نہ کیا ہو کون ہے جو میرے در پر کھڑا ہوا ہو اور پھر میں نے اس کے دامن مراد کو بھرپور نہ کردیا ہو میں صاحب فضل ہوں اور مجھی سے فضل ہے، میں جواد ہوں، مجھ ہی سے جود ہے میں کریم ہوں اور مجھی سے ہی کرم ہے، بعض کہتے ہیں کہ کریم وہ ہے۔ جب کسی ایک بندے کا گناہ بخشے تو جتنے بندوں سے اس قسم کا گناہ سرزد ہوا ہر ایک کو معاف کردے، بلکہ اس نام والے جتنے لوگ ہوں ان سے بھی درگزر کرے۔:-

حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو خوش کن اور روح پرور کلمات سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شروع کیا اور اپنے بندوں کے انشراح صدر پر اختتام فرمایا اس میں حکمت یہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب کو محیط ہے' نیز حدیث شریف میں ہے مخلوق کو ثواب کے لئے بنایا عذاب کے لئے نہیں۔

خزائن رحمت :۔ حضرت ابوایوب سختیانی علیہ الرحمتہ ایک خطا کار کا جنازہ دیکھ کر اپنے مکان کے اندر چلے گئے اور اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی' بعدہ وہ شخص کسی شخص کو خواب میں ملا اور اسے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا' البتہ تم ابو ایوب سختیانی کو کہہ دینا' اگر تم میرے رب کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم انہیں بھی روک رکھتے۔

کریم وّ اکرم :۔ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے ایک خاتون کو میدان عرفات میں یوں عرض کرتے سنا! الٰہی! تو نے تو مجھے نڈھال کر رکھا ہے یہاں تک کہ جب میں آپہنچی ہوں تو نے روک دیا ہے! یہ سنتے ہی مجھ پر رقت طاری ہوگئی میرا دل پسیج گیا' میں نے اسے کہا میں نے بیس حج کئے ہیں وہ تجھے ہبہ کرتا ہوں! یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھی! شبلی! آپ کریم ہیں تو میرا رب' اکرم ہے' آپ سمجھتے ہیں باوجودیکہ وہ اکرم ہے کیا مجھے ایک حج بھی عطا نہیں کرے گا! لیکن میں صبر کرتی ہوں میں نے تو اپنی حالت اپنے مالک کے حضور پیش کردی ہے اب میں جواب کی منتظر ہوں وہ ابھی انہی باتوں میں مشغول تھی کہ ایک کاغذ اس کی گود میں گرا جس پر مکتوب تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم نے تجھے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا اور تیری وجہ سے تمام آنے والوں کو بخش دیا۔

وادی عفو :۔ روض الافکار میں ہے کہ کسی نیک شخص نے خواب میں قیامت کا منظر دیکھا' لوگ حساب و کتاب کے لئے رواں دواں ہیں' میں نے ایک جماعت دیکھی جن کے سر پر تاج ہیں وہ سبھی کنارہ سمندر پر بیٹھے ہوئے محو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گفتگو ہیں، جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے تم ہم میں سے نہیں ہو، پھر ایک دوسری جماعت نظر آئی میں ان کی طرف بڑھا ان کے سر پر ٹوٹی ہوئی ٹوپیاں ہیں، جب میں ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے کہا تم ہمارے پاس بیٹھ سکتے ہو پھر ایک نہایت خوبصورت مرصع سنہری کشتی دیکھی جو پہلی جماعت کے پاس آئی منادی نے کشتی سے ندا کی یہ کشتی ابرار کے لئے ہے جو سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرتے رہے ہیں وہ جماعت شاداں فرحاں کشتی پر سوار ہوگئی، پھر ایک اور کشتی آئی ہم اس کی طرف لپکے مگر ہمیں روک دیا گیا اور اعلان ہوا اس کشتی میں علماء کرام سوار ہوجائیں چنانچہ وہ بھی سوار ہوئے اور کشتی روانہ ہوگئی۔

ہم غم و الم میں مبتلا دیکھتے ہی رہ گئے! اسی اثنا میں پھر ایک کشتی ہماری طرف آتی دکھائی دی اس پر تحریر تھا یہ میری رحمت و کرم کی کشتی ہے اور میری رحمت میں ہر چیز کی گنجائش ہے، آواز آئی کہاں ہیں گنہگار، آئیں اور کشتی رحمت میں سوار ہو جائیں، ہم ایک دوسرے کو خوشی و مسرت کا مژدہ سناتے ہوئے سوار ہوگئے، یہاں تک کہ وادی عفو میں داخل ہوئے، پھر ہمارے پاس کرمنامہ آیا! میرے بندوا! ہمیں تمہاری جتنی خطائیں معلوم تھیں معاف کیں اور جتنی بداعمالیاں تھیں ان سے درگزر کیا!

کرم؟ کرم یہ ہے کہ اپنے مال سے دوسروں کی خدمت کی جائے اور ان کے مال و متاع سے گریز کیا جائے، حضرت رافعی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں بخیل وہ ہے جو نہ زکوٰۃ ادا کرے اور نہ یہ مہمان کی خوش دلی سے خدمت انجام دے، حضرت طاؤس علیہ الرحمتہ نے فرمایا بخیل وہ ہے کہ مال و دولت ہوتے ہوئے بھی حقوق کی ادائیگی میں تنگی دکھائے اور شحیح وہ ہے جو لوگوں کے حلال و حرام پر قبضہ کا خیال رکھے، حضرت سری سقطی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں شح یعنی بخل فقر سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے کیونکہ فقیر جب حاصل کرلیتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے تو شکم سیر ہو کر کھاتا ہے جب کہ شحیح و بخیل کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا!

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ طواف کعبہ کے وقت یہ دعا مانگ رہے تھے الٰہی! مجھے نفس کی شح سے محفوظ فرمانا' ان سے وجہ معلوم کی گئی تو فرمانے لگے قرآن پاک میں ہے ومن یوق شح نفسه فاؤلئک هم المفلحون' اور جو شخص خواہشات نفسانیہ سے محفوظ رہا وہی حقیقتاً فلاح و کامرانی کا مستحق ہے۔:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل صدقات

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا اِنَّ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ بیشک صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں اور قرض حسنہ دینے والوں کے لئے بہت زیادہ اجر ہے بلکہ ان کے لئے اجر کریم ہے۔ رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر شخص اپنے صدقات کے سائے میں ہوگا جب تک لوگوں کے اعمال کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا نیز فرمایا بیشک صدقہ دینے والوں کو قبر میں گرمی محسوس بھی نہیں ہوگی' نیز روز قیامت ایماندار اپنے صدقات کے سائے میں ہوں گے۔ (بیہقی)

طبرانی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ذات پر صدقہ و خیرات دینا لازم کرلو کیونکہ اس کے باعث چھ نعمتیں بڑھتی ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت کی! دنیا میں! رزق میں ترقی' مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور شہروں کی آبادی کا باعث ہے' آخرت میں پردہ پوشی ہوگی' سر پر سایہ رہے گا اور جہنم سے محفوظ کر دیا جائے گا۔ حضرت ابن ابی حمزہ علیہ الرحمتہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ سے اپنی مشکل کشائی کیجئے' اور اپنی حاجت بر آری کے لئے بروئے عمل لاؤ' حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب ایمان دار صدقہ دیتا ہے تو دوزخ بطور شکرانہ سجدہ کرتا ہے کہ امت مصطفوی کا ایک شخص مجھ سے بچ تو رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے اپنے آپ کو بچاؤ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اگرچہ ایک کھجور ہی کا صدقہ دینا پڑے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس صدقہ کے لئے کوئی چیز موجود نہ ہو وہ تسبیح بیان کرے' اور حمد و ثنا کرے وہی اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہ پڑھتا رہے۔ الھم صلی علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنات الاحیاء منھم والاموات'

حدیث شریف میں ہے مسلمان کا مسلمان سے خوش ہو کر ملاقات کرنا بھی صدقہ ہے۔

آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آٹھ درہم لے کر بازار تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک کنیز کو روتے دیکھا تو آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا وہ کہنے لگی میں گھر سے دو درہم کا سودا لینے آئی ہوں مگر وہ درہم مجھ سے راستہ میں کہیں گم گئے ہیں آپ نے تسلی دی اور دو درہم اسے عنایت فرما دیئے۔ چار درہم کا کرتہ خرید کیا جب واپس ہوئے تو ایک فقیر کہہ رہا تھا جو مجھے کرتہ پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے لباس جنت عطا کرے گا آپ نے وہ کرتہ اسے دے دیا پھر بازار گئے اور دو درہم کا کرتہ خرید فرمایا۔ واپس ہوئے تو ایک اور کنیز کو سرراہ روتے دیکھا' آپ نے اس سے پوچھا کیوں رو رہی ہو! اس نے عرض کیا حضور! مجھے اپنے مالک کے گھر جانے میں دیر ہوگئی ہے اس لئے رو رہی ہوں' آپ نے فرمایا مجھے اپنے ساتھ لے چلو! چنانچہ آپ اس کے گھر تک پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا نیز کہا السلام علیکم مگر جواباً خاموشی کے سوا کچھ نہ تھا' آپ نے پھر سلام فرمایا مگر خاموشی برقرار تھی۔ تیسری مرتبہ آپ نے پھر سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے قصداً جواب نہ دیا تاکہ آپ کی پیاری آواز سے مستفیض ہوتے رہیں اور آپ کی سلامتی کی دعاؤں کو ذخیرہ بنالیں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور برکت حاصل کریں' پھر آپ نے فرمایا اس کنیز کو گھر پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے اسے معاف کردیں! انہوں نے نہایت خوشی و مسرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کے لئے آزاد ہے! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپسی پر فرما رہے تھے میں نے ان آٹھ درہموں کو سب سے زیادہ مفید پایا' کیونکہ ایک کنیز کو ہم نے ان سے پناہ دلوائی' دوسری کو آزادی ملی' ننگے کو لباس دستیاب ہوا۔ (کتاب شرف المصطفیٰ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام لباسوں میں سے کرتہ بہت پسند تھا۔ (نسائی)

سفید لباس :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے عمدہ سفید لباس ہے احیاء العلوم میں ہے اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا سفید لباس ہے اور سیاہ لباس مکروہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر سفید لباس پہنا کرتے۔ (بخاری شریف)

تین باتیں:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص میں تین اوصاف ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا' کمزور سے نرمی کرنا' والدین سے حسن سلوک اور غلاموں' کنیزوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ (ترمذی شریف)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مغموم و پریشان کی معاونت کرتا ہے قیامت میں فزع اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔ :.

چار دعائیں:۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت منصور بن عمار علیہ الرحمتہ وعظ فرما رہے تھے۔ سامعین میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر چار درہم طلب کئے۔ آپ نے فرمایا جو کوئی اسے چار درہم دے گا میں اس کے لئے چار دعائیں کروں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گا۔ ایک یہودی غلام کھڑا ہوا اور اس نے چار درہم دیتے ہوئے کہا میرے لئے یہ چار دعائیں فرمائیں!

میں غلام ہوں آزادی ملے، فقیر ہوں تونگری حاصل ہو، گنہگار ہوں، مغفرت کی درخواست کریں اور میرا غیر مسلم مالک اسلام لے آئے!

حضرت منصور نے دعا فرمائی جب وہ گھر واپس لوٹا تو مالک نے پوچھا تم نے دیر کیوں لگائی، وہ کہنے لگا میں منصور بن عمار کا وعظ سننے لگا اور میں نے چار درہم صدقہ میں چار دعائیں حاصل کی ہیں ایک اپنی آزادی کے لئے تھی اس نے کہا اچھا جاؤ میں نے تجھے آزاد کیا۔ دوسری دعا یہ تھی کہ میری محتاجی دور ہو اس نے چار ہزار درہم دے دیئے اور ایک دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ تجھے اسلام کی دولت عطا فرمائے مالک نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا، چوتھی دعا میرے اور تیرے لئے مغفرت و بخشش کی تھی وہ کہنے لگا یہ میری قدرت سے باہر ہے، رات کو اس نے خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے جو کچھ تمہاری قدرت میں تھا وہ تو نے کیا اور جو ہماری قدرت میں ہے ہم کرتے ہیں لہٰذا سنئے! ہم نے تجھے، تیرے غلام، واعظ اور تمام حاضرین کو اپنی مغفرت سے نواز دیا!

چار تھیلیاں:۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک پر حاضر ہوا اور یوں عرض کرنے لگا! الٰہی مجھے صاحب مزار اور سورہ اخلاص کے وسیلہ سے چار ہزار دینار عنایت فرما، میں نے اسے کہا دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس روضہ پاک کا واسطہ دیتا ہے! وہ کہنے لگا میں ایک ہزار قرض اتارنے کیلئے، ایک ہزار نکاح کے لئے ایک ہزار اخراجات کے لئے اور ایک ہزار راہ جہاد میں گھوڑا خریدنے کیلئے طلب کررہا ہوں!

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار دینار کی تھیلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسے عطا فرمائی جب آپ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوئے تو آپ کو وہاں چار تھیلیاں ملیں ہر تھیلی میں چار ہزار دینار موجود تھے اور ان میں تحریر تھا یہ اسی کا بدلہ ہے جو تم راہ خدا میں خرچ کرتے ہو اور وہ بہترین روزی دینے والا ہے اور ایک رقعہ اس مضمون کا تھا! اے ابو ایوب! یہ تمہارے صدقہ و خیرات کا بدلہ ہے اور اس کا مزید ثواب آخرت میں پاؤ گے!

حکایت:۔ حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمتہ کی زوجہ محترمہ نے آٹا گوندھا اور آگ لینے گئیں، اتنے میں سوالی آیا اور آپ نے وہ آٹا ہی سائل کو دے دیا، بیوی نے پوچھا آٹا کہاں گیا! فرمایا سائل آیا تھا اسے دے دیا وہ قدرے خفگی کا اظہار کرنے لگی، معاً اسی وقت دروازہ کھٹکا، باہر گئے تو ایک شخص گوشت اور روٹیاں لئے حاضر تھا! آپ نے وہ کھانا لیا اور بیوی صاحبہ سے کہا دیکھو اللہ تعالیٰ نے کتنی جلدی نیکی کا بدلہ عطافرمایا۔

حضرت امیرالمومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ سے تھیں کہ کوئی سوال آیا گھر میں تھوڑا سا آٹا تھا آپ نے سائل کو عنایت فرما دیا، خادمہ نے اس سلسلہ میں کوئی بات کی، اتنے میں کیا دیکھتی ہیں کہ کسی شخص نے آپ کی خدمت میں بکری کا گوشت اور تازہ روٹیاں بھیج دیں۔ آپ نے خادمہ سے فرمایا یہ تمہاری روٹی سے بہتر ہے۔

نمک، پانی، آگ :۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا وہ کون سی اشیاء ہیں جن کو دینے میں کسی قسم کی شرعی ممانعت نہیں! فرمایا نمک، پانی اور آگ! عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم پانی کے بارے تو سمجھ آرہی ہے کہ یہ بہت مفید ہے مگر آگ اور نمک کی بابت وضاحت فرما دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صدقہ میں نمک دیا گویا کہ اس نمک سے جتنی اشیاء ذائقے دار ہوئیں سبھی اس نے اللہ کی راہ میں خیرات کرنے کا ثواب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاصل کرلیا' اسی طرح آگ لے کر کسی نے فائدہ اٹھایا تو جس نے آگ دی اس کے نامہ اعمال میں اس آگ سے جتنی چیزیں تیار ہوں گی گویا کہ اس شخص نے ان تمام کا صدقہ دیا! اور جس شخص نے پیاسے کو ایک گھونٹ پانی پلایا گویا کہ اس نے مردہ کو زندہ کردیا!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس شخص نے پانی کی سبیل سرراہ لگائی اس پر اللہ تعالیٰ روزانہ دوبار نظر رحمت فرماتا ہے۔

بیرام سعد! حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصال فرماگئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے دریافت کیا ان کے ایصال ثواب کی کون سی صورت اپنائی جائے آپ نے فرمایا ان کی طرف سے کنواں لگایا دیا جائے چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے ایک کنواں بنوایا جو بیرام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے مشہور ہوا۔:۔

ایک روٹی:۔ ایک شخص اپنی کوٹھری بھوسے سے بھر رہا تھا وہاں لڑکے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک لڑکا کوٹھری کے سوراخ سے گرا اور بھوسے میں دب گیا' کسی کو خبر تک نہ ہوئی اور پھر کوٹھڑی کے سوراخ کو بند کر کے لپائی کردی گئی' تلاش بسیار کے باوجود لڑکا نہ ملا تو اس کی والدہ نے مایوس ہوکر سمجھا وہ کہیں فوت ہوچکا ہے روزانہ اس کے ایصال ثواب کیلئے ایک روٹی خیرات کرنے لگی یہاں تک کہ کوٹھڑی کے منہ سے آہستہ آہستہ بھوسا نکالتے رہے۔ آخر کار بھوسا اختتام کو پہنچا اور وہی لڑکا روٹی ہاتھ میں لئے ہوئے باہر نکل آیا' جب اسے اس کی والدہ کے پاس پہنچایا گیا تو اس نے احوال پوچھنے پر بتایا کہ امی جان! جب رات ہوتی تو ایک شخص میرے پاس ایک روٹی لایا کرتا وہی میں کھالیتا جب تک سو نہ جاتا میرے دل بہلانے کیلئے باتیں کرتا رہتا۔ القصہ یہ سب صدقہ وخیرات کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا فرزند دوبارہ ملا دیا!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مولائے کائنات کی زرہ:۔ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقد مبارک حضرت سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا' اس دن حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرہ چار سو درہم میں فروخت ہو رہی ہے آپ نے فرمایا یہ شہسوار اسلام کی زرہ ہے میں اسے ہرگز نہیں بکنے دوں گا یہ کہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کو چار سو درہم دیئے اور زرہ کو بھی واپس کردیا نیز فرمایا یہ بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہرگز نہ کہے گا! غلام رقم اور زرہ لے کر واپس پہنچا! جب صبح ہوئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر میں چار سو تھیلیاں پائیں' ہر ایک میں چار چار سو درہم موجود تھے (گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چار صد درہم کے عوض ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم عطا فرما دیئے!) اور ہر تھیلی پر نقش تھا یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حضرت رحمان جل وعلیٰ نے مختص فرمائی ہیں' پھر جبریل امین بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس ایثار و محبت کی خبر دی! آپ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یہ تحفہ مبارک ہو!!

بیڑا پار:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص عرض گزار ہوا' میرا بیٹا سمندری سفر پر ہے دعا کریں بعافیت گھر پہنچے آپ نے فرمایا اس کی طرف سے صدقہ و خیرات کیجئے' ادھر سمندر میں اس وقت طوفان برپا تھا اور اس کی کشتی غرق ہوا چاہتی تھی جب اس شخص نے اپنے بیٹے کی طرف سے صدقہ ادا کیا تو آواز سنائی دی تمہارے لئے سلامتی ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول فرمایا' جب لڑکا بخیریت گھر پہنچا تو تمام ماجرا کہہ سنایا! کہ ہمارا بیڑا آپ کے صدقہ کی برکت سے پار ہوا!

جزاک اللہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ کوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیکی کی جائے تو وہ نیکی کرنے والے سے کہے جزاک اللہ خیرا تو اس طرح اس نے بہت عمدہ ثنا کی (ترمذی شریف)

عجیب سانپ:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ کے تخت کے نیچے ایک سانپ گھس گیا' لوگوں نے اسے مارنا چاہا تو کسریٰ نے منع کردیا' وہ سانپ ایک کنویں میں اترا' کسریٰ کا کوئی درباری اس کے پیچھے پیچھے گیا' سانپ کبھی اس شخص کو اور کبھی کنویں میں دیکھتا اس آدمی نے دیکھا کنویں میں ایک اور سانپ مرا پڑا ہے جس پر بچھو بیٹھا ہوا ہے اس آدمی نے بچھو کو مار ڈالا تو سانپ نے اس آدمی کے قریب آکر ایک دانہ اگلا جسے کسریٰ کے پاس لایا گیا' کسریٰ نے اسے بو دیا اسی سے ریحان پودا پیدا ہوا' کسریٰ کو زکام بہت ہوا کرتا تھا اس نے ریحان کو استعمال کیا تو زکام ختم ہوگیا' حدیث شریف میں ہے زکام کو برا نہ کہو کیونکہ وہ جذام کی جڑ کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔:.

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمسایہ سے حسن سلوک!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی اور قریبی ہمسائے سے "حسن سلوک اختیار کرو" ہمسائے دو قسم پر ہیں مسلمان اور غیر مسلم! مسلمان ہمسائے کے تین حق ہیں! حق ہمسائیگی، حق قرابت، حق اسلام اور غیر مسلم ہو تو صرف حق ہمسائیگی ہے! حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ والجار ذی القربی سے قلب والجار الجنب سے نفس اور الصاحب بالجنب سے عقل مراد ہے اور ابن سہیل فرماتے ہیں اس سے ظاہری جسمانی اعضاء ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اس سے رفیق سفر مراد ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ مہمان ہے، نیز ابن سبیل سے بھی مہمان ہی مراد لیا گیا ہے۔ حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں بیس دن کی صحبت بھی قرابت کا مفہوم رکھتی ہے۔

یہودی مسلمان ہوگیا:۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمسایہ یہودی تھا، اس کے گھر کی ایک دیوار شق ہوگئی اور کوڑا کرکٹ آپ کے مقدس گھر میں جمع ہوجاتا، یہودی کی اس عورت نے اطلاع دی وہ آپ سے معذرت کرنے حاضر ہوا، آپ نے فرمایا میرے نانا جان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے ہمسائے کی عزت و تعظیم کرو، اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ یہ کلمات سنتے ہی وہ یہودی مسلمان ہوگیا!!

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمسایہ کا صرف یہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حق نہیں کہ اسے تکلیف نہ پہنچاؤ بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرو' کیونکہ جو اپنے ہمسایہ سے عمدہ سلوک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام ٹھہرا دیتا ہے!

خدا سے لڑائی:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی' نیز فرمایا جس نے اپنے ہمسایہ سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی اور جس نے مجھ سے لڑائی لڑی اس نے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کی۔ :۔

ہمسایہ کے حقوق:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو ہمسائے کے کیا حقوق ہیں سنو! اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو' قرض مانگے تو قرض دو! محتاج ہو جائے تو اس پر کرم کرو' بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو! فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ' اگر اسے بھلائی پہنچے تو مبارک باد کہو' مصیبت میں مبتلا ہو تو ہمدردی کا اظہار کرو! اور مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ تمہارے پڑوسی کو ہوا نہ لگے! البتہ اجازت طلب کرو' پھل فروٹ خریدو تو اسے تحفہ دو! اگر یہ نہ ہو سکے تو پوشیدہ گھر لاؤ' اپنے بچوں کو باہر لے کر نہ جانے دو تاکہ اس کے بچے پریشان نہ ہوں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زہد و قناعت

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا وَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ' دنیوی سازو سامان کی آخرت میں کوئی حیثیت نہیں' اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد' جان لو یقیناً دنیوی زندگی لہو لعب' ظاہری زینت اور میں مال و اولاد پر فخر کے سوا کچھ نہیں۔:۔

حضرت نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں انسان کی کیفیت میں چالیس سال تک ہر آٹھ سال بعد تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے آٹھ سال لعب' آٹھ سال لہو' آٹھ سال تک زیب و زینت' اسی طرح مال و دولت اور اولاد پر آٹھ آٹھ سال فخر و غرور اور تکاثر کا اظہار ہے' پھر جب چالیس سال تک پہنچ جاتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ اسے آخرت کی توفیق عنایت فرما دے' توشہ آخرت جمع کرتا ہے ورنہ خسران مبین میں مبتلا ہو جاتا ہے۔:۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ' میں کفار سے مراد کاشتکار ہیں کیونکہ کفر کا معنی پوشیدہ کرنا ہے اور کاشتکار بیج زمین میں چھپا دیتے ہیں اور ہیج کے معنی کھیتی کا خشک ہونا ثم یکون حطاما میں مراد اس کا ریزہ ریزہ ہو جانا ہے جو لوگ دنیا کے حریص وطامع سے ہیں آخرت میں انہیں شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا اور جو لوگ توشہ آخرت جمع کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے انہیں مغفرت اور رضا نصیب ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایمان دار کو دنیوی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الائشوں سے پرہیز کراتا ہے جس طرح بیمار کو بعض دفعہ کھانے پینے کی اشیاء سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔:۔

سب سے بڑا عاقل:۔ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ہیں جنہیں اعلیٰ علیین میں رفعت وعظمت سے نوازا جائے گا وہ لوگوں میں سب سے بڑے عاقل ہیں۔:۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ سب سے بڑے کیسے عاقل ہوئے فرمایا وہ اپنی پوری ہمت و کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوڑتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی طرف راغب ہوئے' دنیا اور اس کی فضولیات' سرداری اور مال ومتاع سے انہیں کوئی غرض نہیں اس لئے کہ وہ ان کو نقصان دہ اور ذلیل معلوم ہوئی' انہیں جو میسر آیا صبر واستقامت سے اسی پر قناعت کی!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرو' کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا۔ مخلوق سے میرے برگزیدہ بندوں کو جنت میں لے جاؤ! فرشتے عرض کریں گے الٰہی وہ کون ہیں؟ ارشاد ہوگا' قناعت اختیار کرنے والے مصائب پر صابر' میری رضا و خوشنودی کے طالب' اور میری تقدیر پر راضی رہنے والے فقیر ہیں انہیں جنت میں لے جاؤ! چنانچہ وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے وہاں خوشی ومسرت سے کھائیں پئیں گے جبکہ امیر لوگ حساب و کتاب میں ادھر ادھر سرگرداں ہوں گے' حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو رزق حلال کی طلب میں اپنے نفس کو مقام ذلت تک پہنچا دے' روز قیامت وہ صدیقین میں شمار ہوگا! اور شہدا کے برابر مرتبہ پائے گا!

حکایت:۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی نیک مرد نے خواب دیکھا' قیامت قائم ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور لوگ جنت کی طرف رواں دواں میری نظر ایک جماعت پر پڑی جن کے چہرے نہایت خوبصورت' حسن و جمال میں بے مثال' میں بھی ان کے ساتھ ہولیا' لیکن فرشتے درمیان میں آگئے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں وہ کہنے لگے یہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے والے' لہٰذا ان کے ساتھ اور کوئی نہیں چل سکتا' ہاں البتہ وہ جاسکتا ہے جس کے پاس صرف ایک قمیص ہو جبکہ تیرے پاس تو دو کرتے ہیں' بلکہ ہر چیز ڈبل ہے' مجھ پر خوف طاری ہوا' نیند سے بیدار ہوا تو میں نے ہر قسم کی ایک ایک چیز اپنے پاس رہنے دی اور باقی سبھی راہ خدا میں تقسیم کردیں۔

خصوصی دعا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لباس پہن کر یہ دعا پڑھے الحمدللہ الذی کسانی ہذا الثواب من غیر حول منی ولا قوۃ' تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حمد انسان کے لئے بہت عظیم ہے' جب کہ مکروہ بات سامنے آئے کہے الحمدللہ! اور جب سکون بخش چیز حاصل ہو تو پڑھے الحمد اللہ رب العالمین الذی بنعمتہ فتم الصالحات' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام حمدوں کا والی ہے جس کی نعمت سے ہی نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

عجیب شیر:۔ ایک صالح کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کوئی شخص ہرن کے بچے کو پکڑنے کی کوشش کررہا ہے اور ہرن کا بچہ تیزی سے بھاگا جارہا ہے' اور وہ شخص اس کے تعاقب میں ہے' آدمی کے پیچھے ایک شیر دوڑا اور اسے مار ڈالا' پھر ایک اور شخص اسی ہرن کے بچے کے تعاقب میں ہے مگر اس کو بھی شیر نے پھاڑ دیا' اس طرح ایک سو آدمیوں نے اس ہرن کے بچے کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ بچہ شیر کے پاس محفوظ رہا مجھے بڑا تعجب ہوا' تو شیر بولا' تعجب نہ کرو! میں ملک الموت ہوں' ہرن کا بچہ دنیا اور یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سبھی لوگ طالب دنیا' میں انہیں اسی طرح ایک ایک کر کے ختم کردوں گا!!

دنیا سے نفرت:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین دن کی مختصر سی مدت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں کیں' اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واپسی پر اپنی قوم کی باتیں سنیں تو انہیں پسند نہ آئیں' اور ان سے کلام کرنے میں اعراض فرمایا کیونکہ آپ تو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کی لذت سے سرشار تھے۔

ان تمام باتوں کا ماحصل یہ چند چیزیں تھیں! یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے فرمایا جسے میرا قرب محبوب ہو وہ دنیا سے کنارہ کشی کرے' حرام سے بچے' میری گرفت سے خوب روئے' کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں (عبادت کی لذت رونے میں ہے) اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! ان باتوں پر عمل کی جزا کیا ہے! فرمایا دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے کے لئے جنت لازم' جہاں چاہیں جنت میں قیام کریں' اور حرام اشیاء سے بچنے والوں پر میرا یہ کرم ہوگا کہ میں انہیں حساب و کتاب کی خفت سے محفوظ کردوں گا' بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے اور میری گرفت کے خوف سے رونے والوں کے لئے رفیق اعلیٰ ہے جس میں ان کا اور کوئی شریک نہیں ہوگا۔

تجھے طلاق:۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دنیا ایک حسینہ جمیلہ عورت کی صورت میں جلوہ گر ہوئی' اس کا گمان تھا کہ آپ مجھے پہچان نہیں سکیں گے' آپ نے دیکھتے ہی کہا! تو دنیا ہے اور تیرا یہ غلط گمان ہے کہ میں تجھے پہچان نہیں سکتا! وہ بولی! آپ نے مجھے کیسے پہچانا' ارشاد فرمایا میرے سامنے سے تمام حجاب اٹھا لئے گئے ہیں' جاؤ میں تجھے پہلے ہی طلاق دے چکا ہوں! غیر محرم سے باتیں حرام ہیں' وہ آپ کے پیچھے پیچھے چلی تاکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کا دامن تھام لے، جیسے حضرت زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ پکڑا تھا، لیکن آپ کے کرتے کا دامن ایسا تھا ہی نہیں کہ اس کے ہاتھ آتا، اس وقت وہ پکار اٹھی اے علی المرتضٰی تو مجھ سے محفوظ رہا! آپ نے فرمایا جاؤ کسی اور کو فریب دو! پھر آپ نے چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم قارئے اس طرح ہے!

میں دنیا پر غضبناک ہوا اور کہا اس دار فانی کے مصائب و آلام کب تک برداشت کرو، جس کے لئے سوچ وبچار ختم ہی نہیں ہوتی، دنیا کہنے لگی! اے کریم ابن کریم جب سے علی المرتضٰی نے مجھے طلاقیں دیں میں وہ اپنا تمام غصہ دوسروں پر نکال رہی ہوں!

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں، دنیا سے کنارہ کش کل حشر میں ایسی شادمانی حاصل کرے گا جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی!

کسی اور نے کیا خوب کہا!

طالب دنیا کی عمر کتنی بھی دراز ہو اور اسے دنیا کی تمام فرحتیں، راحتیں، آسائشیں حاصل ہوں، لیکن میں تو ایسے ہی خیال کرتا ہوں جیسے کسی نے مکان بنایا اور جب پایہ تکمیل تک پہنچا تو گر پڑا (یا اس شخص کی موت واقع ہوگئی اسے مکان میں قیام نصیب نہ ہوا)

زاہد کی رہائی:- کسی زاہد نے کسی شخص کے پاس کھانا دیکھا جس کی خوشبو نے اسے مست کردیا اس کی اشتہا بڑھ گئی تو زاہد اس کے پیچھے پیچھے ہولیا! اتنے میں آواز سنائی دی کہ فلاں شخص کی رقم گم گئی ہے، لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا تو زاہد کو اجنبی پایا اور اسے پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے اتفاق سے اسی قید خانہ میں کوئی امیر قیدی تھا اور وہ کھانا اس کا خادم اسی کے لئے قید خانہ میں لے جارہا تھا، جب زاہد کو بھی اس کے ساتھ قید کردیا گیا تو امیر شخص نے کھانے پر بلایا، زاہد نے اس کے ساتھ مل کر خوب کھایا! پھر عرض گزار ہوا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٰہی! تو یہ کھانا تو بغیر کسی الزام اور قید' بھی مجھے کھلا سکتا تھا! اتنا کہنا تھا کہ ہاتف غیبی نے آواز دی جو طالب دیدار ہے اسے کتوں کے کھانے پر صبر کرنا چاہئے یہ دنیا تو مردار ہے تو اس کا طلب ہوا' اور صبر نہ کیا! اس تنبیہہ سے زاہد نادم ہوا' معاً اسی وقت کوئی اعلان کرہا ہے اس شخص کو رہا کردو' چور مل گیا ہے۔ :۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا! کیا وجہ ہے آپ لاٹھی کو کبھی ہاتھ سے چھوڑتے نہیں آپ نے فرمایا! میں مسافر ہوں!

فائدہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں عصاء رکھنا' انبیا علیہم السلام کی سنت ہے' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اپنے عصاء سے ٹیک لگایا کرتے تھے' اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی فرمایا کرتے لاٹھی سے ٹیک لگا کر آرام حاصل کرلیا کریں' عصاء مسلمان کے لئے رکھنا مستحب ہے بادام کی چھڑی ضرر رساں درندے' چور' ڈاکو وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی تاثیر رکھتی ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا چالیس سالہ شخص کے لئے لاٹھی کبر و غرور سے بچاتی ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

توکل

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے کے لئے وہی کافی ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگوں میں مضبوط ترین رہنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات پر بھروسہ رکھے' حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! توکل اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا ہے' حضرت ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر دلی طور پر اعتماد کا نام ہے۔ توکل' تسلیم اور تفویض کا فرق آئندہ اوراق میں بیان کیا جائے گا! انشاء اللہ تعالیٰ!!

عارف اور غلام' کتاب العقائق میں ہے کہ کسی عارف نے ایک شخص کو گھوڑے پر سوار دیکھا جو بڑے مزے سے خراماں خراماں جارہا تھا' عارف نے اس کے احوال دریافت کئے' تو وہ کہنے لگا! میں بادشاہ کا خادم ہوں' جب عارف نے بادشاہ کے قرب کی کیفیت معلوم کی تو وہ کہنے لگا! جب میں اکیلا ہوتا ہوں! تو اس کا انیس ہوتا ہوں' جب وہ سوتے ہیں تو میں پہرا دیتا ہوں! جب اسے بھوک لگتی ہے تو میں کھانا پیش کرتا ہوں' پیاس لگنے پر پانی پلاتا ہوں' اور وہ یومیہ مجھے تین بار نظر شفقت سے دیکھتا ہے!

حضرت عارف علیہ الرحمتہ نے پھر پوچھا جب تجھ سے کوئی بے پروائی ہو تو پھر وہ کیا سلوک کرتا ہے کہنے لگا' وہ مارتا ہے! جب گناہ سرزد ہوتا ہے تو خوب سزا دیتا ہے! عارف نے فرمایا پھر میں تجھ سے زیادہ لائق فخر ہوں! اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے کہ میرا مالک مجھے کھلاتا پلاتا ہے' تنہائی کا مونس و ہمدم ہے' میں سوتا ہوں تو حفاظت وہ فرماتا ہے' جب غلطی سرزد ہوتی ہے تو مجھے معاف فرما دیتا ہے' اگر تیرا مالک تین بار نظریں کرتا ہے تو میرا مالک ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ نظر کرم فرماتا ہے' یہ سنتے ہی غلام بولا! کیا یہ سچ ہے پھر میں بھی آپ ہی کے آقا و مولیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں! وہ گھوڑے سے اترا' عمدہ کپڑے اتار دیئے اور بادشاہ کی خدمت سے کنارہ کشی کر کے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی ذات پر توکل اختیار کرلیا!! کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا!

رکھ توکل پنچھی اڑ دے چلدے بنھ قطاراں
روزی دا اوہ فکر نہ کردے ویکھ اللہ دیاں کاراں
پانی دیندیاں باغاں تائیں اکثر سوکا آوے
آس ربے دی رکھ جنگل دے رہن ہمیشہ ساوے

فضل خدا:۔ حضرت ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جس راستے پر گزر ہوا کرتا تھا وہاں دو اندھے بیٹھے اس طرح ان سے سوال کیا کرتے! کیونکہ وہ سخاوت میں بہت مشہور تھیں! ایک کہتا الٰہی! مجھے اپنے فضل سے رزق عطا فرما! دوسرا کہتا الٰہی مجھے ام جعفر کے فضل سے روزی عنایت فرمایئے!

ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوال کرتا اسے دو درہم دیتیں اور جو ام جعفر کے فضل سے مانگتا اسے ایک روسٹ کی ہوئی مرغی اور اس میں دس درہم رکھ کر بھیج دیا کرتیں! اور وہ نابینا اپنے ساتھی کو روسٹ شدہ مرغی اسی طرح ہی دو درہم میں فروخت کر دیتا!

دس دن بعد حضرت ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تو ابھی ہمارے فضل سے غنی نہیں ہوا' اس نے کہا آپ نے یہ کیوں دریافت فرمایا! وہ بولیں ہم نے تجھے آج تک سو درہم بھیجا ہے وہ کہنے لگا ہائے افسوس میں تو وہ مرغی اپنے ساتھی کو دو درہم میں فروخت کر دیا کرتا تھا' آپ نے فرمایا! پھر سن لو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو نے ہمارے فضل سے سوال کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اسی کا فضل طلب کیا تو اللہ تعالیٰ پر توکل کے باعث جو کچھ ہم تجھے دیتے رہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ بھی اسے دلوا دیا۔ :۔

دانے دانے پر مہر:۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمین کی کھیتی باڑی' پھل دار درختوں اور تاریکیوں میں کوئی ایسا دانہ نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرقوم نہ ہو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' یہ رزق فلاں بن فلاں کا ہے!! یعنی ہر ایک دانے پر کھانے والے کا نام لکھا ہوتا ہے!

خالق کی سفارش:۔ زہر الریاض میں حضرت نسفی علیہ الرحمتہ رقم طراز ہیں کہ ہارون الرشید کے زمانہ میں ڈاکوؤں کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ لوگوں نے ان کے ساتھ ایک ایسے شخص کو بھی پکڑ کر قید کرا دیا جو ڈاکو نہیں تھا۔ اب ڈاکوؤں کے ساتھی آتے رہے اور سفارش و ضمانت سے رہائی دلواتے رہے یہاں تک کہ وہ بے چارہ اکیلا قید خانہ میں پڑا رہا کیونکہ اس کا کوئی حمایتی اور سفارشی نہیں تھا! وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی' صابر و شاکر دن بسر کرتا رہا' ایک دن جیل کے چوکیدار کو اس نے ایک رقعہ دیا اور کہا اسے مکان کی چھت پر رکھ دو اس نے اسے مکان پر رکھ دیا' ادھر ہارون الرشید نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے قید خانہ میں ایک غریب لیکن بے گناہ قیدی ہے۔ جس کا کوئی حمایتی اور سفارشی نہیں جب کہ ہر ایک کے ساتھی نے اپنا اپنا ساتھی رہا کرالیا ہے۔ اب میں اس کی سفارش کرتا ہوں! جب ہارون الرشید بیدار ہوا تو اس نے اس کے پاس دس جوڑے کپڑے دس گھوڑے اور دس ہزار درہم بھیج دیئے اور پھر پورے شہر میں اعلان کرایا یہ اس شخص کی جزا ہے جس نے مخلوق کی بجائے خالق پر توکل اور بھروسہ کیا!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صاحب عزت :- حضرت امام یافعی علیہ الرحمتہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ ایک صاحب توکل کو ہارون الرشید نے بلاوجہ قید کردیا' کسی شخص نے اسے قید خانہ کی بجائے باغ میں ٹہلتے دیکھا تو ہارون الرشید کو اطلاع دی اس نے دربار میں لانے کا حکم صادر کیا' جب حاضر کیا تو ہارون نے اس سے پوچھا تجھے قید خانہ سے کس نے نکالا' وہ کہنے لگا جس نے مجھے داخل کیا' ہارون الرشید نے پوچھا تجھے کس نے داخل کیا وہ بولا جس نے مجھے باہر نکالا' اس پر بادشاہ نادم ہوا اور اس متوکل کو اپنے خاص گھوڑے پر بٹھا کر عزت دی اور منادی سے کہا اس کے آگے آگے پکارتا جائے یہ اس بندے کی جزا ہے جس کی اہانت کا ہارون الرشید نے ارادہ کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے شرف عزت عطا فرمایا۔

اذا اکرم الرحمن عبدالغیرہ
فلن یقدر المخلوق یوما یھینہ
ومن کان مولاہ العزیز ابانہ
فلا لا حد بالعزیوما یعینہ

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے جب بندے کو عزت عطا فرماتا ہے تو' مخلوق میں کوئی بھی اس کی اہانت نہیں کرسکتا اور جب خود مولائے عزیز اس کو رسوا کرتا ہے پھر کوئی کبھی بھی اس کی مدد نہیں کرتا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کے استاد علامہ ولی اللہ شمس الدین محمد بن حامد صفدی نے کیا خوب کہا۔

لی من اللہ عنایۃ انا منھا فی رعایۃ
قد جعلت الصبروالی والتوکل لی کفایۃ
فاذا قلم رام عدوی فلم تعرضی بنکایۃ
حلۃ سرا علی اللہ وفی اللہ کفایۃ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ کی مجھ پر بڑی عنایت ہے' اسی لئے میں رعایت میں ہوں میں نے صبر کو اپنا لیا ہے اور توکل میرا کفیل ہے۔ لہٰذا جب دشمن میری عزت کو برباد کرے نقصان دینے کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو میں خاموشی کے ساتھ اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقی کفیل ہے۔

منہ پر سانپ:۔ حضرت شیخ احمد زین علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اس حالت میں سوتے پایا کہ اس کے منہ پر سانپ اپنا منہ رکھے ہوئے ہے' وہ آدمی بیدار ہوا' اس نے سانپ کو دیکھا تو دوبارہ بڑے مزے سے سو گیا یہاں تک کہ خراٹے بھرنے لگا! مجھے بڑا تعجب ہوا تو غیب سے آواز آئی فرشتوں کو بھی اس کے توکل پر تعجب ہوا ہے' اسی اثناء میں سانپ وہاں سے چلا گیا۔

مقام شرم:۔ حضرت ابووائل علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو جنگل میں سوئے دیکھا قریب ہی اس کا گھوڑا چر رہا ہے' ہم نے خطرات کے پیش نظر جگایا اور کہا' یہاں سے کسی محفوظ مقام پر آرام کرو یہ تو خطرناک جنگل ہے' اس نے جواباً کہا مجھے رب العرش سے شرم آتی ہے کہ میں اس ذات اقدس کے علاوہ کسی سے خوف و خطرہ محسوس کروں!

متوکل پرندہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کہیں جا رہے تھے کہ دیکھا ایک اندھا پرندہ درخت پر اپنی چونچ مار رہا ہے' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے' میں نے عرض کیا اللہ و رسول اعلم' آپ نے فرمایا یہ کہہ رہا ہے الٰہی تو عادل ہے اور میری بینائی کو تو نے ہی حجاب میں ڈال رکھا ہے اب مجھے بھوک ستا رہی ہے لہٰذا اپنے عدل و کرم سے مجھے رزق عطا فرما اتنے میں ایک ٹڈی اڑتی ہوئی آئی اور اس کے منہ میں جا گری وہ پھر چونچ چلانے لگا! حضور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' یا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے ہو اب یہ کیا کہہ رہا ہے' میں نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم' آپ نے فرمایا یہ کہہ رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر توکل اور تکیہ کرلیتا ہے پھر وہی اس کا کفیل ہوتا ہے!

دعائے مضطر:۔ حضرت مالک بن دینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نے سفر حج کے دوران ایک پرندہ دیکھا جس کے منہ میں ایک روٹی تھی' میں اس کے پیچھے پیچھے ہولیا' کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک بوڑھے کے پاس جا بیٹھا اور روٹی کا لقمہ لقمہ اس کے منہ میں ڈالنے لگا پھر اڑا اور منہ میں پانی بھر لایا اور اس بوڑھے شخص کے منہ میں انڈیل دیا' میں نے اس بوڑھے کے پاس جاکر پوچھا تجھے کس نے جکڑ رکھا ہے وہ بولا میں حج کے لئے روانہ ہوا' چوروں نے پکڑ کر یہاں ڈال دیا پانچ دن بھوکا پیاسا صبر کا سہارا لئے رکھا پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یا من یجیب المضطر اذا دعاہ' اے وہ ذات اقدس جو مضطر کی دعا کو باریابی کا شرف عطا فرماتی ہے میں مضطر ہوں! مجھ پر رحم فرما' پس اسی وقت اللہ تعالیٰ نے میرے پاس اس پرندے کے ذریعہ روٹی' پانی مہیا فرمادیا! حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ تفسیر سورہ فاتحہ میں حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس واقعہ کو منسوب کرتے ہیں۔۔

خدائی کھانا:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رفقاء کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے پاس زاد راہ ختم ہوچکا تھا اس لئے انہوں نے ایک ساتھی سے کہا تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے کچھ حاصل کرلائیں' جب وہ آپ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا' یہ سنتے ہی وہ شخص رفقاء کے پاس واپس آگیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض گزار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا' انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک حیوانات سے تو کمتر نہیں یقیناً وہ ہمیں رزق عطا فرمائے گا! مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں طلب کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی' ابھی یہ باتیں ہوہی رہی تھیں کہ دو شخص ایک وسیع پیالہ نما برتن اٹھائے ان کے پاس پہنچ گئے! اور سب لوگوں کو گوشت اور روٹی پیش کی ہر ایک نے شکم سیر ہو کر کھایا بلکہ کچھ بارگاہ رسالت مآب میں حاضر کیا! اور عرض گزار ہوئے آپ نے جو کھانا بھیجا تھا وہ نہایت عمدہ اور وافر مقدار میں تھا! آپ نے فرمایا میرے پاس تو کوئی لینے ہی نہیں آیا اور نہ ہی میں نے از خود کسی کی طرف بھیجا! انہوں نے اس ساتھی کے بارے میں بتایا کہ ہم نے اسے آپ کی خدمت میں بھیجا مگر یہ آیتہ کریمہ وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقھا آپ کی زبان حق ترجمان سے سن کر واپس چلا آیا پھر دو شخص آئے جنہوں نے ہمیں یہ کھانا دیا آپ نے فرمایا پھر یہ تو خدائی کھانا تھا جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔ :

کسب معاش :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا پیشہ اچھا ہے آپ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے روزی کمانا۔ (طبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسب معاش کرنے والے کو اللہ تعالیٰ درست رکھتا ہے۔ (طبرانی' بیہقی)

ابن ابی حمزہ علیہ الرحمتہ شرح بخاری شریف میں رقم فرماتے ہیں کہ جو رزق حلال کی تلاش میں تھک جاتا ہے وہ بخش دیا جاتا ہے' اس کی رات بخشش میں اور اس کی صبح اللہ تعالیٰ کی رضا پر طلوع ہوتی ہے۔ :

صنعت! اللہ تعالیٰ کے خزائن میں سے بہترین خزانہ ہے' اس کا جاننے والا اسی سے صرف کرتا ہے۔ :

خلاف توکل:۔ حضرت امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حج پر روانہ ہونا چاہتا ہوں! آپ نے فرمایا ایسے جاؤ گے؟ کہنے لگا نہیں لوگوں کے ساتھ! فرمایا پھر اللہ تعالیٰ پر توکل نہ ہوا بلکہ لوگوں کے توشہ پر کرتے ہو!

عجیب پرورش:۔ حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نعات نامی پرندہ پیدا فرمایا ہے جب اس سے بچے نکلتے ہیں تو ان کی رنگت زرد ہوتی ہے نر مادہ سے کہتا ہے یہ تو میرے نہیں کیونکہ میرے ساتھ تو مشابہت ہی نہیں رکھتے اس پر نر اور مادہ میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے وہ دونوں بچوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں! اللہ تعالیٰ چیونٹوں کے پر پیدا کر دیتا ہے جو اڑ کر ان کے منہ میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان جانوروں کی پرورش فرماتا ہے!

سچا زاہد:۔ سچے زاہد کی وہی روزی ہے جو اسے میسر آئے' لباس جو بدن ڈھانپے' مکان جو جگہ حاصل ہو! دنیا اس کا قید خانہ' قبر اس کی آرام گاہ' خلوت اس کی مجلس' نصیحت اس کی فکر' قرآن اس کی باتیں' اللہ تعالیٰ اس کا انیس' ذکر اس کا رفیق' زہد اس کا قرین' غم اس کی شان' بھوک اس کا مشروب' حکمت اس کا کلام' مٹی اس کا فرش' تقویٰ اس کی چادر' خاموشی' غنیمت' صبر' اعتماد' توکل اس کا کفیل' عقل' رہنما' عبادت اس کا پیشہ اور جنت اس کا وطن ہے۔ (احیاء العلوم)

اندھا بلا:۔ ابن خلکان حضرت ابوالحسن علیہ الرحمتہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے رفقاء کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک بلا آیا' ہم نے اس کے سامنے ایک لقمہ ڈال دیا وہ لے کر چلا گیا پھر آیا پھر لقمہ ڈالا اور اٹھا کر چل دیا اس نے یہ عمل پانچ مرتبہ دہرایا تو ایک شخص اس کے پیچھے گیا' کیا دیکھتا ہے کہ ایک غار میں ایک اور اندھا بلا پڑا ہوا ہے یہ بلا تمام لقمے اس کے پاس ڈال دیتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جسے وہ کھا جاتا ہے! یہ سنتے ہی حضرت ابوالحسن علیہ الرحمتہ علائق دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے توکل کی راہ پر گامزن ہو گئے!

بے قدر:۔ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی ساتھی کو وزیر کے پاس کوئی چیز لینے کے لئے بھیجا تو وزیر بولا! دنیا اپنے مولیٰ سے طلب کرو! آپ نے جواباً فرمایا! دنیا بے قدر چیز ہے یہ کسی بے قدر سے ہی مانگنی چاہیئے رہا اپنے مولیٰ سے مانگنا تو اس سے اسے ہی مانگا جائے گا۔

اس سے اسی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں، اس سا کوئی سخی نہیں

افضل کون؟ توکل اور کسب معاش میں کیا چیز افضل ہے، علمائے کرام اس سلسلہ میں اختلاف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ لوگوں کے احوال کے مطابق ہے جس شخص کا یقین کامل ہے اس کے لئے توکل افضل ہے بصورت دیگر کسب معاش افضل قرار پائے گا۔

دو روٹیاں:۔ حضرت ابن ملقن علیہ الرحمتہ الحدائق میں درج کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے گھر ہی میں مصروف عبادت رہتا اور کوئی دوسرا شخص اسے دو روٹیاں پہنچا دیتا ایک دن عابد نے سوچا روزی کے لئے ایک مخلوق پر بھروسہ کر رکھا ہے اور اپنے رب کو بھولے ہوئے ہوں! یہ غفلت وکاہلی کیسی، اس کے بعد اس نے روٹیاں لینا بند کر دیں! تین دن تک کچھ نہ کھایا پھر خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ سے بھوک کی شکایت کر رہا ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے دو روٹیاں کیوں بند کیں۔ عرض گزار ہوا مجھے غیر سے لیتے ہوئے شرم آتی تھی فرمایا اسے کون بھیجتا تھا! عرض کیا الٰہی تو ہی، حکم ہوا اب آئے تو لے لیا کرنا پھر جو دو روٹیاں دیتا تھا اسے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی تو فرمایا تو نے روٹیاں بند کیوں کر دیں عرض گزار ہوا اس نے لینا بند کر دیا تھا فرمایا تو کس لئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیتا تھا عرض کیا تیری رضا کی خاطر! حکم ہوا پھر میری رضا کی خاطر اسے دینا شروع کردے !!

راحت دل:۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے کنارہ کشی، قلب اور بدن کے لئے راحت و سکون ہے۔

اری الزهاد فی روح وراحة قلوبهم عن الدنيا مراحة
اذا ابصرتهم ابصرت قوما ملوک الارض شمتهم سماحة

میں زاہدین کو سکون و اطمینان میں دیکھتا ہوں، کیونکہ ان کے دل دنیا سے بے نیاز ہیں جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو ایسی قوم کو دیکھتا ہوں، گویا کہ وہ شاہان زمین ہیں جن کی عادت سخاوت ہے۔

دو رکعت:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کا دل دنیا سے کنارہ کش ہوگا اس کی دو رکعت قیامت تک عبادت گزاروں کی عبادت سے عمدہ ہوں گی! اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہوگا۔ بعض دعا مانگتے ہیں! الٰہی میرے دل سے دنیا کو نکال دے البتہ میرے ہاتھ سے دنیا کو نہ جانے دیجئے۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے:۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ردوها علی کے تحت بیان کرتے ہیں کہ اس کو مجھ پر لوٹاؤ سے مراد سورج کا دوبارہ طلوع ہونا ہے، اللہ تعالیٰ نے جو فرشتے سورج پر مقرر کر رکھے ہیں انہیں حکم دیا کہ اسے حضرت سلیمان علیہ السلام پر بعد از غروب لوٹاؤ!

کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باوجود یہ کہ آپ کی نماز قضا ہوئی لیکن سورج واپس نہ پلٹا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواباً کہتے ہیں کہ نبی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو جگانے پر مقرر کر رکھا تھا اور دوسرا بہترین جواب یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر وقت حاکم تھا اس لئے بغیر اس وقت کے آپ کی نماز نہ ہوتی مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت پر حاکم ہیں اس لئے آپ کی امت اور آپ پر امت کی نماز وقت اور بے وقت ادا و قضا ہو جاتی ہے! بلکہ بعض اوقات تو قصداً وقت تبدیل کرنا پڑتا ہے پھر بھی کوئی گناہ نہیں جیسے عشاء کا وقت طلوع فجر تک قصداً موخر کیا جاسکتا ہے! نیز حج کے موقع پر عرفات میں ظہر وعصر کا وقت قصداً تبدیل ہوتا ہے۔ مغرب و عشاء کا وقت مزدلفہ میں بدلا جاتا ہے! حج کا فوت ہو جانا نماز کے فوت ہو جانے سے زیادہ بھاری ہے اور باعث مشقت ہے باوجود ایسے حاکم و مختار ہونے کے آپ پر بھی سورج لوٹا خصوصاً حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے وہ عصر ادا نہ کرسکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا! جب بیدار ہوئے تو دریافت کیا یاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ عصر ادا کرچکے ہیں عرض کیا نہیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نے فرمایا الٰہی! علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف تھے لہٰذا رد علیہ الشمس ان کے لئے آفتاب لوٹا دیجئے چنانچہ غروب شدہ سورج مغرب سے پھر عصر کے وقت طلوع ہوا۔

واعظین ومقررین اس مقام پر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

نماز عصر گر میری قضا ہوتی ہے ہونے دوں
رسول دو جہاں سوتے ہیں جب تک ان کو سونے دوں
نماز عصر کی بھی اصل کو چھوڑوں تو کیوں چھوڑوں
وفا و عشق کا یہ سلسلہ توڑ دوں تو کیوں توڑ دوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(تابش قصوری)

چنانچہ علی المرتضٰی نے آفتاب کے نکلنے پر نماز عصر ادا فرمائی۔

حضرت ابن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوہ خندق میں بھی آفتاب نے عصر کے وقت دوبارہ طلوع کیا اور نماز ادا فرمائی۔ (ذکرہ الطحاوی)

شب معراج آفتاب جامد وساکن رہا! وقوف آفتاب پانچ مرتبہ ہوا' دو بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے' ایک بار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے' ایک مرتبہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے لئے اور ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خاطر!

جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا برکات کے لئے سورج دوبارہ طلوع ہوا تو ہر قسم کے سوال اور اشکال ختم ہوگئے شعر!

والشمس بعد غروبها ردت له
والبدر بين يديه شق وافرجا

آفتاب بعد از غروب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر طلوع ہوا اور مہتاب آپ کے سامنے ٹکڑے ہو کر جدا ہوا۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ ﷺ کی

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ)

توکل، تسلیم اور تفویض میں کیا فرق ہے تو جواباً یہی کہا جاسکتا ہے توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر یقین کامل ہو' تسلیم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر بھروسہ و تکیہ کیا جائے' اور تفویض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر سر تسلیم خم کرتا رہے!!

الحمد لله على منه وكرمه واحسانه وفضله وبرحمة حبيبه الاكرم سيدنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

و مولانا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم' کہ زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس جلد اول مکمل ہوئی!

۶ محرم الحرام۔ جمعتہ المبارک ۱۴۱۷ھ ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے (شیخوپورہ)

محمد منشا تابش قصوری

مُدَرِّس :۔ جامعہ نِظامِیہ رِضویہ لاہور

خطیب : جامع مسجد ظفریہ مُریدکے (شیخوپورہ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عالم فقری کی تصانیف

احکامِ حج	نمازِ حنفی
احکامِ روزہ	نمازِ مترجم
احکامِ زکوٰۃ	احکامِ نماز

اذکارِ قرآنی	گلزارِ صوفیاء	اللہ سے دوستی	روحانی عملیات
اللہ کا فقیر	اسمِ اعظم	اللہ میری توبہ	اولیائے پاکستان
روحانی ڈائری	احکامِ طہارت	پیارے رسول پیاری دعائیں	تذکرہ علی احمد صابر کلیری
آدابِ سنت	اقوالِ تصوف	پیغامِ مصطفیٰ	روحانی اعتکاف
ہمارا اخلاق	اخلاقِ حسنہ	سنی بہشتی زیور	برکاتِ درود
منازلِ ولایت	خزینۂ اخلاق	سنی فضائلِ اعمال	فقری مجموعہ وظائف
فقری وعظ	تزکیۃ القلوب	خزینۂ درود شریف	نماز کی کتاب

شبیر برادرز اردو بازار - لاہور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زینتُ المحافل

ترجمہ

نزھتُ المجالس

تصنیف
امام عبدالرحمن ابن عبدالسلام ○ ترجمہ علامہ محمد منشا تابش قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف

امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام

الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خلیفہ محترم عبد اللہ طاہری

ناشر:- شبیر برادرز ۞ اردو بازار لاہور (پاکستان)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب　زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد دوم)
مصنف　علامہ عبدالرحمٰن الشافعی الصفوری (رحمہ اللہ تعالیٰ)
مترجم　علامہ محمد منشا تابش الحنفی القصوری مدظلہ
مصحح　مولانا پیر سید ولایت حسین شاہ چشتی گولڑوی مرید کے
مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی مجددی شرق پوری
(نوشہرہ ورکاں) گوجرانوالہ
ناظر　حافظ محمد مسعود اشرف قصوری، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ
داتا نگر بادامی باغ لاہور
اشاعت اول　محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / مئی ۱۹۹۸ء
ناشر　شبیر برادرز - اردو بازار لاہور (پاکستان)

قیمت : ۱۶۵/۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز، اردو بازار لاہور (پاکستان)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد مر خدائے پاک را

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منّہٖ و کرمہٖ' زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم مکمل ہوا' پہلی جلد کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ایک سال کی قلیل سی مدت میں اس کے دو ایڈیشن مارکیٹ میں آچکے ہیں۔ پاک و ہند سے اہل علم و قلم نے میری اس کاوش کو بنظر محبت دیکھا اور اپنے رشحات قلبی سے نوازا' ہالینڈ سے مبلغ اسلام حضرت علامہ الحاج بدرالقادری مدظلہ' کی بڑی روح پرور تحریر پہلی جلد کے دوسرے ایڈیشن کی زینت بن چکی ہے' بھارت سے علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب مدظلہ' جو پاک و ہند کے علمی حلقوں میں خوب جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اپنے مکتوب گرامی کے ذریعہ یوں مژدہ بشارت سنایا کہ آپ کا یہ ترجمہ المجمع المصباحی محمد آباد' مبارک پور' اعظم گڑھ سے شائع کیا جارہا ہے' الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور کے ناظم تعلیمات علامہ محمداحمد مصباحی مدظلہ نے بھی نہایت خوشی کا اظہار فرمایا' جبکہ پاکستان میں کثیر' علماء' خطباء' واعظین نے ہدیہ تبریک کے کلمات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے اساتذۂ کرام اور طلباء نے بے حد سراہا' ناشرین نے بھی خوب داد دی۔ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی بانی مکتبہ نبویہ اور مولانا صوفی محفوظ احمد صاحب قادری رضوی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ نیز محترم المقام جناب پروفیسر بشیراحمد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صاحب صدیقی نقشبندی مجددی سابق صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور' شیخ المشائخ حضرت الحاج میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرق پوری مدظلہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرق پور شریف' بدر اشرفیت حضرت الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان' بانی اشرفی ٹاؤن لاہور' مدیر اعلیٰ ماہنامہ آستانہ کراچی نے اس سلسلہ میں اپنی خصوصی دعاؤں سے شاد کام کیا' برادر گرامی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ نے اپنی منظوم تقریظ سے میری خوب عزت افزائی فرمائی۔

زینت المحافل جلد دوم میں مضامین کو بڑی شان سے اجاگر کیا گیا ہے' قارئین فہرست پر نگاہ ڈالتے ہی محسوس کریں گے کہ یہ نادر تحائف اسی کتاب کا خاصہ ہے۔ "نشان منزل" حصہ اول میں ترجمہ کے بارے بالوضاحت رقم کر چکا ہوں کہ میں نے ترجمانی کی ہے' لفظی ترجمہ سے عبارت میں حسن پیدا کرنا کارے دارد' اردو زبان و ادب کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری تھا اور جہاں تک آداب کا تعلق ہے اس اہم معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ ؎

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

یوں بھی ؎

ذرا بے ادبی محبوباں دی گکھ نہ چھوڑے گھر دا

اوہ بے ادب کمینہ' پاپی' کافر ہو کر مردا

جہاں تک میرے بس میں تھا ادب و احترام کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا ہے پھر بھی اگر کہیں جراثیم قارئین کرام کو نظر آئیں آگاہ فرمائیں' تاکہ اس پر محبت کا سپرے کرکے انہیں ختم کیا جائے' پہلی جلد کی طرح دوسری جلد میں بھی بعض ابواب کی تلخیص کو اپنایا ہے' نیز دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر بعض نکات و کلمات کو اپنی طرف سے شامل کرکے کتاب کے وزن و قارئیں اضافہ کیا ہے۔ بطور حاشیہ سمجھا جائے اگرچہ مروجہ طریقہ کے مطابق الگ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاشیہ کی صورت نہیں دی گئی البتہ پہچان کے لئے میرے دستخط موجود ہیں۔

احتیاط کیجئے: خطباء و واعظین سے گزارش ہے کہ زینت المحافل کے واقعات و حکایات اور نکات وغیرہ سے استفادہ کریں تو اسی کا حوالہ دیں، محض نزہت المجالس کے حوالے پر اکتفا نہ کریں، کیونکہ یہ امانت و دیانت کا تقاضا ہے، بصورت دیگر اصل کی طرف رجوع کریں۔

آخر میں محترم جناب ملک شبیر احمد صاحب بانی ادارہ شبیر برادرز لاہور کا ممنون ہوں، جن کی تحریک پر یہ ترجمہ شروع ہوا اور انہوں نے شائع کرنے میں جمالیات کا حق ادا کر دیا، اپنی بیسیوں خوبصورت اشاعت کردہ کتب کی طرح زینت المحافل کو پر کشش بنانے کی سعی بلیغ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں اشاعت کتب دینیہ میں مزید کامیابیوں سے نوازے اور ناچیز کی قلمی خدمات کو شرف قبول عطا فرماتے ہوئے بہت عمدہ لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

محمد منشا تابش قصوری

ذوالحجہ المبارکہ ۱۴۱۸ھ / اپریل ۱۹۹۸ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گنج معرفت کتاب معتبر

منظوم تقریظ

۱۹۹۸ء

از شاعر حقانی علامہ قمر صاحب یزدانی مد ظلہ

پنوانہ (سیالکوٹ)

پسندیدہ عالم بحر علم تالیف گرامی — محترم علامہ امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری

۱۴۱۸ھ — ۱۹۹۸ء

"آئینہ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس — "برادر گرامی پاک نہاد مولانا تابش قصوری"

۱۹۹۸ء — ۱۹۹۸ء

☆

عبد رحماں تھے صفوری شافعی شیخ جلیل — مفتی دوراں' فقیہ عصر اور مرد عقیل

ان کی تالیف گرامی شہرۂ آفاق ہے — ہے مجالس کیلئے نزہت فزا بے قال و قیل

خامہ تابش نے بخشا جو نیا خلعت اسے — بالیقیں ہے انکے علم و فضل کی روشن دلیل

ہے شگفتہ اور رواں یہ فاضلانہ ترجمہ — ہے عبارت میں روانی مثل موج سلسبیل

ہے محافل کیلئے زینت کا ساماں یہ کتاب — حضرت تابش قصوری کی جو ہے سعی جمیل

ہاتف غیبی پکارا بر ملا کہہ دو قمر

اس کی تاریخ اشاعت "ارمغان بے عدیل

مورخہ

۱۴۱۸ھ

۷/ذی الحج ۱۴۱۸ھ — "نتیجہ افکار سزاوار عنایت قمر یزدانی"

۵/اپریل ۱۹۹۸ء — ۱۹۹۸ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس

پر

منظوم تاثرات

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے

مرے ہاتھوں میں دیکھو کیا گلستانِ حکایت ہے
یہ ہر مجلس کی نزہت ہے یہ ہر محفل کی زینت ہے

اسے فیض تصوف کی بہار دل نشیں، کہئے
یہ دستور شریعت ہے یہ منشور طریقت ہے

چنا ہے جن گلوں کو عبدِ رحمٰنِ صفوری نے
عیاں ان کی مہک سے ان کا اخلاص و مروت ہے

وہ اپنے دور کا روشن ترین مینار ایمانی
وہ اپنے عہد کی مضبوط دیوار عزیمت ہے

کیا ہے عام فیضان صفوری کو قصوری نے
یہ منشائے خدا ہے، تابشِ سرکارِ رافت ہے

جنہیں قمر ولایت نور ملت نے قلم بخشا
وہ جن پر حضرت احمد رضا تعالیٰ کی عنایت ہے

اسے دیکھو، یہ ہے انمول تحفہ اہل الفت کا
اسے چومو، یہ رنگیں مصحف وعظ و نصیحت ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہیں ہیں باب رب العالمین کے ذکر وحدت کے
کہیں پہ رحمتہ للعالمین کی یادِ رحمت ہے
کہیں صدق و صفا کے گوہر شب تاب ہیں ظاہر
کہیں مہر و وفا کی داستاں کا حرف عظمت ہے
خدا اور اس کے محبوب گرامی کی ثنا کرنا
مجھے پوچھو، یہی تو جان توحید و رسالت ہے
خدایا یہ حسیں کاوش جہاں میں عام ہو جائے
غلام زار کے دل میں یہ ارماں ہے یہ حسرت ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آئینہ

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد دوم)

۱ ۹ ۶ ۹ ۸

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
باب	۳۳	حکایت، عجیب نذر	۴۵
حفظ امانت اور ترک خیانت		وفادار شوہر	۴۶
تکمیل عہد	۳۳	لطیفہ: آخری خاوند	۴۷
حکایت-انعام ایفائے عہد	۳۴	فائدہ: صاحب نکاح کی نماز	۴۸
حکایت-حضرت عبداللہ بن مبارک سے		مسائل نکاح	۴۹
مجوسی کا عہد	۳۵	فائدہ: سب سے اعلیٰ چیز	۴۹
حکایت:		لطیفہ: فوراً جنت ملے	۵۰
حجاج اور عجیب ضامن	۳۶	تین شخص جن کی دعا قبول نہیں ہوتی۔	۵۰
حکایت:		مسئلہ:	
ایفائے عہد اور ہلاکت سے نجات	۳۷	مرد، عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا	۵۱
علامات منافق	۳۷	موعظت	۵۱
حکایت:		حکایت-عورت کی مکاری	۵۲
دعوت یوسفی اور ایفائے عہد	۳۹	موعظت-خائنہ پر عذاب	۵۲
حکایت:		ستر ہزار فرشتوں کی لعنت	۵۳
حضرت زلیخا کون تھیں؟	۴۰	لطیفہ: بیٹی، زمین بن کر رہنا	۵۳
فائدہ	۴۱	حکایت-چکی چلتی رہی	۵۴
فائدہ-گیارہ عورتوں کی عجیب باتیں	۴۲	حکایت:	

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گستاخان انبیاء کا انجام	۵۵	لطیفہ : صاحب جائیداد اور	
زنا اور کفر	۵۷	کم عمر خاتون	۷۴
قوم لوط کی تباہی	۵۹	عورت سے نکاح کی چار صورتیں	۷۴
لطیفہ شہادت برائے سعادت	۶۰	اولاد نرینہ کے لئے تعویذ	۷۵
موعظت، عبرت ناک واقعہ	۶۱	فیملی پلاننگ یا منصوبہ بندی	۷۵
لواطت کی نحوست	"	حکایت :	
شیطان کا بھاگنا	"	کیا عورت کی رائے قابل قبول ہے؟	۷۵
لوطی خنزیر بن جاتا ہے	۶۲	فائدہ : عورتوں کی اقسام	۷۷
سب سے برا فعل	"	حکایت :	۷۹
لواطت کی حد	۶۳	فائدہ : خاوند کی خدمت کا صلہ	۸۱
حکایت :		فائدہ لڑکیاں باعث رحمت ہیں۔	۸۳
غیرت مند کی مکارہ بیوی	۶۴	موعظت :	
حکایت۔ پانچ شیطانی گدھے	۶۵	دو عورتوں کے ساتھ عدل وانصاف	
فائدہ : خیر خواہی کیا ہے۔	۶۶	کا معاملہ	۸۴
فائدہ :	"	عقل مند عورت نے بادشاہ کو	
مکر	۶۷	زیادتی کرنے سے محفوظ رکھا	۸۵
حکایت۔ خلیفہ وقت کو عار دلانا	۶۷	ایثار اور پردہ پوشی	۸۶
حکایت۔ وفادار کتا	۶۸	بغداد شریف کے بارے مختلف نظریات	
حکایت۔ حضرت نوح علیہ السلام کا کتا	۶۹	حکایت۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ	
لطیفہ : سب سے زیادہ صاحب عزت کون؟	۷۰	کے اشعار	۸۸
فائدہ : مسئلہ	۷۱	حکایت۔ حضرت ذوالنون مصری رونے لگے	۸۹
عجیبہ	۷۲	حکایت :	
حکایت۔ مردہ کافر، مسلمان اور		ابھی تو تم عورت کے مقام کو بھی نہیں	
مردہ مسلمہ، کافرہ	"	پہنچ پائے۔	۹۰

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
حکایت-زاہد اور عارف میں فرق	۹۱
حکایت-مجھے غیر کی نیازمندی سے بے نیاز کردے	۹۱
حکایت-اور وہ غش کھاکر گر پڑی	۹۲
حکایت-عورت نے خاوند کو غسل دیا	۹۳
حکایت-تو کب تک سوتا رہے گا؟	۹۴
حکایت: ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے بے خبر کردیا	۹۵
حکایت: مستجاب الدعوات عورت جب شنید میں یہ لذت ہے تو دیدار کا عالم کیا ہوگا	۹۶
حکایت-ہر سوال کا جواب قرآن کریم سے	۹۷
حفظ امانت کی برکت	۱۰۰
حکایت-حضرت جابر بن عبداللہ کا عجیب وغریب خواب	۱۰۱
حکایت-صدقہ کی قبولیت کا عجیب نسخہ	۱۰۲
حکایت-چار خائن پرندے	۱۰۴
دارالبقاء کا خریدار ۱۰۵	۱۰۵
اسم اعظم کا طالب اور ایک چوہا	۱۰۶
حکایت-اونٹنی واپس آگئی	۱۰۷
حکایت-چور طالب علم	۱۰۸
لطائف عجیبہ	۱۰۹
منیٰ، عرفات، مزدلفہ کی وجہ تسمیہ	۱۱۲

عنوان	صفحہ
باب ۲	
باب الزراعت	
حکایت-جو آتے ہیں کام دوسروں کے	۱۱۶
حکایت-ایک لقمہ آزادی کا سبب بن گیا	۱۱۸
فالج سے آرام	۱۱۸
بارش نہیں ہوگی	۱۱۹
سب سے پہلی صنعت، گندم اور جو کی حقیقت	۱۱۹
خمیری روٹی کے فائدے	۱۲۰
زراعت پہلے یا درخت	″
انگور کے فائدے	″
علوم کا جوہر	″
انگور کے خواص	۱۲۱
شہد اور کھجور	۱۲۲
انجیر کے فوائد	۱۲۳
حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا لباس	۱۲۳
زیتون کے فوائد	۱۲۴
فوائد بہی دانہ	″
باب ۳	
اسباب خلقت	۱۲۵
حکمت قلب	۱۲۶
مسلمان بچے کو غیر مسلمہ نے دودھ پلایا	۱۲۸
لڑکی باعث برکت ہے	۱۲۹
لڑکا ہوگا یا لڑکی؟	۱۳۰

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حکمت ربانی	۱۳۱	حکایت- آگ کے دریا اور آنسو	”
لطائف عجیبہ	۱۳۶	لطیفہ: چار عارف اور شہد کا پیالہ	۱۶۰
فوائد جمیلہ	۱۳۹	تیسرا کہنے لگا	۱۶۱
سردرد اور اس کا علاج	۱۴۰	شربت دیدار	”
کان کے درد کا علاج ۱۴۱	۱۴۱	فرشتے رونے لگے	”
آنکھ کی تکلیف کا علاج	۱۴۱	حکایت:	
حکایت مترجم	۱۴۲	حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی طلب	۱۶۲
حکایت- آنکھیں درست ہو گئیں	۱۴۴	پند و نصائح' بارش نہیں ہوگی	۱۶۴
خوبصورتی کا علاج	۱۴۶	اب انسانیت ختم ہوگی	۱۶۵
بالوں کی لمبائی اور خوبصورتی	۱۴۶	حکایت- دونوں ہاتھ خشک ہو گئے	۱۶۶
داڑھ کا درد ختم	”	تمام پر لعنت؟	۱۶۷
چار چیزوں کو برا نہ سمجھو	۱۴۷	دس شرابی زمین میں دھنس گئے	”
نیند کے وقت منہ سے لعاب کا حکم	۱۴۸	شرابی سے نکاح نہ کرو	”
باب ۴		شرابا” طہورا	۱۶۸
خوف و خشیتِ خداوندی	۱۵۴	نشہ آور پانی	”
عجیب و غریب جانور	۱۵۵	شرابی سے طلاق کا حکم	۱۶۹
تقویٰ' بصورت حسن و جمال	”	حکایت- حضرت آدم علیہ السلام اور انگور	۱۷۱
وسیلہ' ذریعہ قرب	۱۵۶	حضرت نوح علیہ السلام کا وصفی نام	
فائدہ: غم کفارۂ گناہ	”	عبد الجبار	”
خوف اور غم میں کیا فرق ہے	۱۵۷	سب سے خوفناک بیماری	”
رحمت حق بہانہ می جوید؟	”	پند و نصائح	”
حکایت:		حکایت- غار میں ابلیس کا رونا	۱۷۲
اس کی بخشش کا میں ضامن ہوں	۱۵۸	حکایت- شیطان کا رونا	۱۷۳
حکایت- پلکوں کے بال وسیلہ بخشش ہونگے	۱۵۹	ابلیس نے چار کفر کئے	۱۷۴

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت آدم اور حضرت حوا کے آنسو	۱۷۵	عطائے رسول کریم ﷺ	۱۹۲
بلی اور خدا	۱۷۶	حکایت-ندامت اور صداقت	۱۹۴
حضرت عمر بن عبدالعزیز اور انکی کنیز	"	تیرے باجھوں میرا کوئی ہور ناہیں	۱۹۵
حکایت :		فائدہ: دعائے مستجاب' ہر مشکل آسان	۱۹۶
باپ کی دعا' الٰہی میرے بیٹوں کو موت		لطیفہ: مومن اور کافر کی روحوں کا قرب	۱۹۷
عطا فرماوے	۱۷۷	گناہ کبیرہ	۱۹۸
حکایت-گوشت اور انسان	۱۷۸	موعظت: کتے کی حرکت بلی کی اطلاع؟	۱۹۹
قنوت نازلہ	:	مبارک کلمات	۲۰۰
حکایت-قیامت میں ہولناکی کا تصور	۱۷۹	حکایت-یا اللہ اپنے بندوں کے گناہ	
تعبیر خواب: خواب میں برف ۔ پھلنا	"	مجھ پر ڈال دے	۲۰۱
حکایت-لڑکا اور تختی	۱۸۰	حکایت-رجسٹر میں جو کچھ لکھا ہے مٹ جائیگا	۲۰۲
حکایت-شہید عشق حقیقی	۱۸۱	حکایت-بایزید بسطامی اور فاحشہ عورت	"
سب سے بڑا سفارشی	"	لطیفہ بد دعا نہ کیجئے	۲۰۵
حکایت-چرواہے کا روزہ	۱۸۲	فائدہ جلیلہ: انوار یوسفی	"
حکایت-حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ	۱۸۳	حکایت-محبت سے سنورتی ہے محبت	۲۰۶
روٹی افضل یا پانی؟	۱۸۵	فائدیہ: توبہ باعث بخشش ہے	۲۰۸
حکایت-ہر لمحہ ہر قدم پر امتحان ہے؟	۱۸۶	پانچ چراغ	۲۰۹
حکایت-بلعم بن بعورا اور برصیصا	۱۸۷	مسائل: شیطان کو انسان پر مسلط کرنیکی حکمت	"
نہ چھوڑوں گا کبھی میں احمد مختار کا دامن		شیطان کی پیدائش میں کیا حکمت ہے	۲۱۰
کریم عطا فرما کر واپس نہیں لیتا	۱۸۷	شیطان سے پناہ کیوں مانگی جاتی ہے	۲۱۱
باب ۵		تعوذ و تسمیہ کو اکٹھا کرنے میں کیا حکمت ہے	۲۱۲
التوبہ' توبہ کی فضیلت	۱۸۹	نبی کریم ﷺ کے وصال میں حکمت	"
رحمت پر بھروسہ	۱۹۱	انسان سے شیطان کی دشمنی کا سبب	۲۱۴
تقدیر کے بارے معتزلی لاجواب	"	صرف دعوئے محبت سے بخشش	۲۱۵

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
اظہار کرم	٢١٦
حکایت-حضرت دانیال علیہ السلام اور نمک	٢١٧
بروں پر رحمت کیوں؟	"
حکایت-الٰہی رحمتہ للعالمین کے صدقے بارش عطا فرما	٢١٨
فرشتے زیارت کرتے ہیں	٢١٩
میری قبر گھر میں بنانا تاکہ میری وجہ سے مردوں کو تکلیف نہ ہو	٢١٩
حکایت:	
ایک پرندے کا ریت کے ذروں سے دریا پر بند باندھنا	٢٢١
لطائف: عذاب، ذبح	"
برہان اور معافی	"
نظارۂ کرم	٢٢٢
دل، دنیا اور جنت سے اعلیٰ ہے	٢٢٣
گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا	"
اور پھر وہ از خود دوزخ کی طرف روانہ ہو گا	"
قمیص نے رولایا اور ہنسایا	٢٢٥
کیفیت توبہ	٢٢٦
موت کی اقسام	٢٢٩
حکمت	٢٣٠
سونے، چاندی کی فرمانبرداری	٢٣١
طب	"

عنوان	صفحہ
جبرائیل اور میکائیل کی گناہ گاروں کے بارے گفتگو	٢٣٤
باب ٦	
فضائل عدل و انصاف	٢٣٥
حکایت-حضرت ابو حنیفہ بے ہوش ہو کر گر پڑے	٢٣٦
امام اعظم اور سونے کے برتن	"
مسئلہ	"
حکایت	
حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی سے معافی طلب کی	"
حکایت-حکومتی افسر نے مچھلی چھین لی	٢٣٧
رحمتہ للعالمین ﷺ اور خشیت الٰہی	٢٣٨
حکایت-حضرت امام اعظم اور مقروض مجوسی	٢٣٩
حکایت-حضرت ابراہیم بن ادہم اور چھوہارے	٢٣٩
حکایت-آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے	٢٤٠
حکایت-مجوسی نے اسلام قبول کر لیا	"
قرض سے نجات کی دعا	٢٤٣
تین قاضیوں کا امتحان	:
قاضی اور کفن چور	٢٤٦
پند و نصائح	٢٤٧
حکایت-حضرت لقمان اور حکومت	"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حکایت قاضی عراق ابو طیب ﷫	۲۴۸	وظائف	۲۶۷
فوائد جلیلہ :		حکایت- حضرت موسیٰ علیہ السلام	
شیطان کے تین راستے	۲۵۰	اور میکائیل	۲۶۸
طب و حکمت		عابد' گائے اور اس کا بچہ	۲۶۹
باب ۷		حکایت- اور وہ حاکم شہر نہ بن سکا	"
مذمت ظلم		فاسق آدمی اور اندھا کتا	۲۷۴
حکایت حضرت سلطان		حکایت- حضرت ابو سلیمان خواص سے	
نور الدین زنگی ﷫	۲۵۴	گدھے کی گفتگو	"
سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عمر بن		حکایت :	
عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۲۵۵	حضرت نوح علیہ السلام اور درندہ	۲۷۵
عجیب لطیفہ : بندر کی تقسیم	۲۵۶	لطیفہ عجیبہ :	
حکایت :		حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد	"
حضرت عمر بن عبد العزیز اور		حکایت- ایک صوفی اور کتا	۲۷۶
حضرت خضر علیہ السلام	۲۵۶	فائدہ :صوفیانہ لباس کی برکت	"
حکایت :		دستار کی برکت	"
حضرت عمر بن عبد العزیز اور		تصوف اور خلفائے راشدین	۲۷۷
قیدیوں کا تبادلہ	۲۵۷	احترام مشائخ کرام	۲۷۸
حکایت :		موت : پہلی منزل	"
حضرت عزیر علیہ السلام اور بخت نصر	۲۵۹	اسناد حدیث بخشش کا باعث	۲۸۱
حکایت- حسین و جمیل لڑکی اور مکڑی	۲۶۱	حکایت- صالح خطیب کے صالح اعمال	۲۸۲
فوائد جمیلہ :مکڑی کی کارروائی	۲۶۲	وظیفہ :دنیا تیرے قدموں میں	"
حکایت- عابد' عورت اور ابلیس	۲۶۳	حکایت :	
مخلوق خدا پر رحم کرنا	۲۶۴	امام قفال اور بڑھاپے میں علوم کا حصول	۲۸۵
سات قدم- سات محل	۲۶۶	لطیفہ : اپنی عمر نہ بتائیے	"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
طلب ضرورت اور حیا	۲۸۶	حکایت- آسمان و زمین سے بھاری چیزیں	۳۰۵
وقار کے درخت اور اخیار کے چشمے	"	طالب علم کی فضیلت	۳۰۶
فائدہ! احساس ندامت اور فضاء رحمت	۲۸۷	استاذ کی خدمت میں حاضری	"
کنگھی اور خضاب	"	خلفائے رسول کریم ﷺ	۳۰۷
لطیفہ :		عالم جنت میں افضل ترین ہو گا	"
حضرت امام حسین اور مدعی غیب دان	۲۹۰	علمائے کرام اور چنبیلی	۳۱۰
فضیلت عقل	۲۹۱	سچائی کی برکت	"
عطیہ خداوندی	"	اللہ تعالیٰ کی زیارت	"
عقل کے لوازمات	۲۹۲	فوائد جمیلہ .فرشوں کا مناظرہ زمین	
کدو شریف	"	اچھی یا آسمان	۳۱۲
بلاتاخیر موت (حکایت)	۲۹۴	امت محمدیہ کا اعزاز	۳۱۳
طریقہ استخارہ	۲۹۵	اسمائے گرامی فقہائے مدینہ	۳۱۴
چار چیزیں چار مزید کا باعث	"	حکایت-اخلاق کی کیفیت	۳۱۵
سچائی کی برکت اور حسد کا انجام	"	امام اعظم اور امام مالک رضی اللہ عنہما	۳۱۶
فوائد جمیلہ سب سے بڑا عقلمند	۲۹۶	مسئلہ .عالم کو قید میں رہنے دو	۳۱۷
کافر عقل سے کورا ہوتا ہے	"	جیل میں جانیوالے ہمارے چند علماء کرام	"
عقل ہلاکت سے روکتی ہے	"	شام میں قیام	۳۱۸
باب ۸		جامع دمشق میں نماز کی اہمیت	۳۱۹
فضیلت علم و علماء	۲۹۷	دمشق اور سات ستارے	۳۲۰
حکایت-شعر بلندی و پستی کا ذریعہ	۳۰۳	نبی کریم ﷺ اور ہابیل ابن آدم	
حکایت :		علیہ السلام	۳۲۱
حدیث سے استہزاء کی سزا	۳۰۳	سبز پوش جنتی	۳۲۲
لطیفہ :عین 'لام 'میم	۳۰۴	**باب ۹**	
بدعمل عالم اور بدکار عورت	"	**فضائل سید المرسلین والاخرین**	

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
فضائل سید الاولین والاخرین ﷺ	۳۲۴
قوت مصطفیٰ ﷺ	۳۲۵
سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی ﷺ	۳۲۷
حکایت-اور میں اللہ کا حبیب ہوں	"
فائدہ: مساکین کے ساتھی	"
حکایت-کلیم اور حبیب میں فرق	۳۲۸
سب سے زیادہ محبوب	۳۲۹
حکایت-برکات نام مصطفیٰ ﷺ	۳۳۰
حکایت: احترام نام محمد ﷺ	۳۳۱
حکایت: چرواہا بھیڑیئے کی شہادت پر ایمان لے آیا	۳۳۲
حکایت: ہرنی کی رہائی اور بچوں کیساتھ حاضری	۳۳۳
حکایت-معجزات مصطفیٰ ﷺ	۳۳۴
حضرت عکرمہ بن ابوجہل	۳۳۷
حکایت-حضور کو شہید کرنے کیلئے حالت نماز میں حملہ	۳۳۹
حکایت-اظہار عظمت کا عجیب طریقہ	۳۴۰
حکایت-آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا	۳۴[illegible]
حکایت-اور [illegible] اس کے دروازے کھل گئے	۳۴۳
حکایت-بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا	۳۴۴

عنوان	صفحہ
حکایت-ایک دن کا بچہ اور پہچان مصطفیٰ ﷺ	۳۴۷
حکایت-حضرت جابر کے صاحبزادے زندہ ہوگئے	۳۴۸
حکایت-فریادی اونٹ	۳۴۹
سب سے بڑا معجزہ	"
حکایت-۱۷ برس یا دو سو سال	۳۵۰
قرآن کریم نئی تورات	۳۵۱
رسالت عامہ	"
ابوجہل مبہوت ہوگیا	"
سعادت عظمیٰ	۳۵۲
باب ۱۰	
میلاد النبی ﷺ	۳۵۵
پیشانی چوم لی	۳۵۶
نورانیت مصطفیٰ ﷺ	۳۵۸
سیدنا علی المرتضیٰ فرماتے ہیں	۳۵۹
محلات کسریٰ کے مینار گر پڑے	۳۶۷
مسئلہ قیام تعظیمی	۳۶۹
بعد از ولادت آپ کی کیفیت	۳۷۰
نبی کریم ﷺ کا نسب نامہ	۳۷۳
انتخاب الٰہی	"
شجرہ مبارکہ	۳۷۴
عبدالکریم، عبدالجبار	۳۷۵
رضاعت مصطفیٰ ﷺ	۳۷۶

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ رضی اللہ عنہا	۳۷۷	دس فرشتے	۴۰۷
حلیمہ ساگ کی تلاش میں	"	جبرائیل کی تخلیق	"
آپ کے چالیس دشمنوں کا صفایا ہو گیا	۳۷۹	درود شریف کا بہاریہ	۴۰۸
شام پئی بن شام محمد شام نہیں گھر آیا	۳۸۲	بال بال دعائے مغفرت کرتا ہے	۴۰۹
فائدہ بشیطان کیلئے اس طرف کوئی		پیشاب کی بندش ختم	"
راستہ نہیں	۳۸۴	حکایت- جہاز غرق ہونے سے بچ گیا	۴۱۰
باب ۱۱		بچوں کا رونا بھی ذکر الٰہی ہے	۴۱۱
فضائل صلوۃ و سلام		صلوۃ و سلام مجسمہ انوار و تجلیات	"
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام	۳۹۰	اہل محبت کے صلوۃ و سلام خود سنتا ہوں	"
محبت اہل بیت کا ثمرہ	۳۹۱	۸۰ سال کے گناہ معاف	۴۱۲
آل مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۳۹۲	گلاب کا پھول اور درود شریف	"
عجیب و غریب جنتی پھل	۳۹۴	خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ	"
اونٹ کی گواہی	"	فائدہ جلیلہ: ترکیب گل قند	۴۱۳
اور پھر چہرہ خوبصورت ہو گیا	۳۹۵	نور محمدی اور چاول	۴۱۴
السلام اے میم، حا اور میم دال	۳۹۶	غم غلط ہو جائیں گے	۴۱۵
چہرہ خوبصورت ہو گیا	"	حکایت- موئے مبارک کی تعظیم و توقیر	۴۱۶
اور بادشاہ ہلاک ہو گیا	۳۹۸	حضور ﷺ نے منہ چوم لیا	۴۱۷
حاجات بر آئیں گی	۴۰۱	فائدہ: اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا	"
دعا کی قبولیت کا باعث	"	تعظیم نام محمد ﷺ	۴۱۸
حضور سید عالم ﷺ کا چاند سے باتیں کرنا	"	بآواز بلند درود شریف پڑھنے سے جنت مل گئی	"
بلند آواز سے صلوۃ و سلام کا فائدہ	۴۰۳	درود شریف اور فرشتہ	۴۱۹
سب سے بڑا بخیل	۴۰۴	درود و سلام، خطاؤں پر غالب آگیا	۴۲۰
اسے جنت کا راستہ نظر نہیں آئیگا	۴۰۵	صبح و شام، صلوۃ والسلام	"
محبوبیت ...	۴۰۶	باعث شفاعت ہے	"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حکایت-میرا حشر بدترین شخصوں کیساتھ ہو	″	دوسری سواری	۴۶۰
روضہ اقدس پر ہرنی کا سلام	۴۲۱	بیت المقدس سے آسمان تک	″
حکایت-چوری کے الزام سے رہائی	۴۲۲	خلعت پر خلعت	″
یہودیوں کی عداوت کا ازالہ	۴۲۳	عجائبات قدرت یا تجلیات معراج	۴۶۵
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مینڈک	۴۲۴	**باب ۱۳**	
چار عیسائی عالم	۴۲۹	**مناقب امہات المومنین رضی اللہ عنہن**	
باب ۱۲		حضرت ام المومنین سیدہ	
معراج النبی ﷺ	۴۳۱	خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۴۷۱
شب معراج، سورۃ اخلاص کا ثواب	۴۳۲	بحیرا راہب سے پہلی ملاقات	۴۷۲
اوصاف جبرائیل علیہ السلام	۴۴۳	اول کون؟	۴۷۷
زاہد کون	۴۴۷	جبرائیل کی زیارت	۴۷۹
جذامی کی ناعاقبت اندیشی	″	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تمنا	۴۸۱
آٹومیٹک فصل	۴۴۸	ام المومنین حضرت	
طیب اور خبیث	۴۴۹	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۴۸۴
پتھر سے بیل	۴۵۰	فائدہ	۴۸۹
رضائے خدا، رضائے والدین	۴۵۲	حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ بلقیس	۴۹۰
حقوق والدین	۴۵۳	دعوت مصطفیٰ ﷺ	۴۹۲
اوقات لذات	″	خصوصیات حضرت	
ایصال ثواب	″	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۴۹۳
باپ کی مغفرت	۴۵۴	اور وہ اندھا ہو گیا	۴۹۴
پرکشش آواز، روح پرور خوشبو	۴۵۵	اعتراض اور جواب	″
جہنم کی پکار	″	چشم فراست	۴۹۷
بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ	″	ام المومنین حضرت	
حمد و ثنا اور آنکھیں	۴۵۹	حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا	۴۹۸

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ام المومنین حضرت		حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۱۹
ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۴۹۹	مبارک وطن	۵۲۱
اہم واقعہ	۵۰۱	صحابی کون	″
ام المومنین حضرت		محبت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۲۲
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	″	محبت صدیق کا ثمرہ	″
حضرت ام حبیبہ اور ابو سفیان	۵۰۴	افضل ترین	″
ام المومنین حضرت		محبت صدیق کا صلہ	۵۲۳
سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	″	لبیک یارسول اللہ ﷺ	۵۲۴
ام المومنین حضرت		صدیق اکبر کی جنتی جاگیر	۵۲۵
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۵۰۷	آفتاب کی زینت نام صدیق	۵۲۶
زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۵۰۸	فرشتے بصورت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	″
ام المومنین حضرت		محبت صدیق کا ثمرہ	۵۲۷
میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۵۰۹	سوز صدیق و علی از حق طلب	″
ام المومنین حضرت		وادی مقدس	۵۲۸
جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۵۱۰	سورج کو حبیب وصدیق کی زیارت ہے	۵۲۹
پوشیدہ اونٹ کہاں ہیں	۵۱۱	صداقت صدیق کی حفاظت	″
ام المومنین حضرت صفیہ بن		شہادت صدیق، مسلم	۵۳۰
حی بن اخطب رضی اللہ عنہا	۵۱۲	چار صد حوریں اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳۱
چاند گود میں اتر آیا	۵۱۴	امام الانبیاء کی آخری نماز	″
جمعہ المبارک سے محبت	۵۱۵	وضاحت	۵۳۲
حلال کم حرام زیادہ	″	پھولوں سے استقبال	″
چار صاحبزادیاں	۵۱۷	نقاش فطرت کا نقش	۵۳۳
باب ۱۴		خلافت اور ضیافت	۵۳۴
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم		ثمرہ محبت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳۵

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ہمارے مال و جاں اولاد سب کچھ		فاروق اعظم نے حضرت علی کو کھجور کھلائی	۵۴۷
آپ پر قربان	″	تواضع و انکساری کا مجسمہ	۵۴۸
غیرت صدیق	″	تاثیر قرآنی	۵۴۹
بے حساب ثواب	۵۳۶	بدھ کی دعا، جمعرات قبول	۵۵۲
نوری پرچم پر نام صدیق	″	دریائے نیل کے نام فاروق اعظم کا	
دعوت مصطفیٰ ﷺ	۵۳۷	مکتوب گرامی	۵۵۴
کرم بالائے کرم	″	اللہ تعالیٰ نے فخر فرمایا	″
سب سے زیادہ بہادر کون؟	۵۳۸	انداز طلب	۵۵۶
مناقب سراج اہل جنت حضرت		قفل جہنم	″
عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۴۰	اعلان ہجرت مدینہ	۵۵۷
آفتاب جنت	″	دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے″	
سونے کا محل	۵۴۱	حرف آخر	۵۵۸
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	۵۴۲	مناقب صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما	۵۵۹
خدا کا سلام	″	انتہائی طیب و طاہر	
میدان محشر میں اعلانیہ لایا جانا	۵۴۳	ہیں وزیر احمد مختار یار مصطفیٰ	۵۶۰
اسلام کی شہادت اور نوری اسواری	″	کائنات میں سب سے بہتر	۵۶۱
نوری لباس	۵۴۴	جنت اور جہنم کا مناظرہ	۵۶۲
فرشتوں کا جلوس	″	نامہ اعمال	۵۶۳
ایمان سے معمور دل	″	قیام تعظیمی	″
خدا کی ناراضگی	۵۴۵	خلافت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما	۵۶۴
سند محبت مصطفیٰ ﷺ	″	بنیاد خلافت و مسجد نبوی	″
اسلام، عمر اور جشن ملائکہ	″	حضرت علی المرتضیٰ اور خلفائے رسول	۵۶۵
حضرت عمر، صدیق اکبر کی ایک نیکی	″	الشفیق الرفیق	۵۶۶
علوم مصطفیٰ: سبحان اللہ	۵۴۶	جنتی سواریاں	

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فرشتوں کی مثل	۵۶۷	عجیب اتفاق	"
آفتاب و مہتاب	"	صدیق و فاروق کے وتر	۵۸
تعلیم محبت شیخین	۵۶۸	گستاخی کا انجام	۵۸
شیخین کی محبت کا ثمرہ	"	اسی ہزار فرشتوں کی دعائیں	۵۸
اعلان علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	جن کا شیطان کے پاس مقدمہ	۵۸
درود شریف اور محبت صدیق و		سب سے افضل ہیں	۵۸
فاروق کا ثمرہ	۵۶۹	عبرت	۵۸
تکمیل دین	۵۷۰	درندے کے بچے احترام بجالائے	۵۸۴
جنت و جہنم کی کنجیاں	"	کتے کو مسلط کر دیا	"
حضرت عیسیٰ علیہ السلام گنبد خضریٰ		گدھے نے گستاخ کا کام تمام کر دیا	۵۸۵
کے سائے میں	"	حضرت خضر علیہ السلام اور ابلیس لعین	"
مولائے کائنات کے حبیب	۵۷۲	آگ آگ	۵۸۶
ہمارے امام	"	آفتاب کا طلوع	"
اور وہ بخشا گیا	۵۷۳	بہترین خلیفہ	۵۸۷
صحابہ کرام کو برا مت کہو	۵۷۴	اڑھائی سال بعد	۵۸۸
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاکیدی حکم	"	وصال محبوب کا صدقہ	"
صدیق و فاروق کی نیکیوں کے برابر		عطائے الٰہی	۵۸۹
صلوۃ و سلام	"	نماز جنازہ - چار تکبیریں	"
جنوں کی صدیق و فاروق سے محبت	۵۷۵	محرم راز نبوت	۵۹۰
غائبانہ اعلان نفرت	۵۷۶	دو عورتیں - دو مرد ۵۹۱	
آخر وہ تائب ہو گیا	"	شہادت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۹۲
گستاخ گروہ ختم ہو گیا	۵۷۷	پانچ تاریکیاں	"
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کر دیا	۵۷۸	تین چاند میرے گھر میں	۵۹۳
بغداد شریف تاریخ کے آئینے میں	۵۷۹		

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مناقب حضرت سیدنا عثمان		طواف کعبہ سے انکار	″
ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	″	دوبار جنت خریدی	″
حلیہ مبارکہ	۵۹۴	احترام خاص	۶۰۶
سب سے پہلے مہاجر	۵۹۵	مناقب امیرالمومنین حضرت	
وصال حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا	″	علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۰۸
بکری کے بچے نے شہادت دی	۵۹۶	چودھویں کا چاند	″
دعائے رسول کریم ﷺ	۵۹۷	سب سے پہلے اسلام	″
بہترین انسان	″	مولود کعبہ	۶۰۹
روٹیاں اور گوشت	۵۹۸	مشترکہ درود و سلام	۶۱۰
دعائے رسول اللہ ﷺ	″	غازی، جوان اور بچہ	″
آپ نے معانقہ فرمایا	۵۹۹	عزرائیل علیہ السلام اور قبض ارواح	″
صاحب شفاعت	″	سب سے بڑے جسٹس	۶۱۱
حلوۂ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	″	محبت کی موت	″
شہد باعث شفا	″	عظمت اہل فضل	۶۱۲
اللہ تعالیٰ سچا	۶۰۰	حجر و شجر میں محبت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	″
تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا	″	فوائد عجیبہ	″
الحمد للہ علیٰ کل حال	۶۰۱	بشر حافی کے ہاتھ لگانے کی برکت	۶۱۳
اور اس نے اسلام قبول کر لیا	″	عطائے الٰہی	″
شہادت کی خبر	۶۰۲	ایک روٹی بھی نہ ملی	۶۱۴
شب زندہ دار	″	علی سے دلی محبت کا ثمرہ	۶۱۵
فوائد سرکہ	۶۰۳	محب علی محب نبی ہے	″
آپ نے یاد فرمایا	″	روٹی، دودھ اور نجومی	″
نماز جنازہ اور فرشتے	۶۰۴	گناہوں کو جلانا	۶۱۶
رسول کریم کا دست مبارک	۶۰۵	عجیب نیکی	″

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دو ہزار سال قبل	۶۱۷	امثال انبیاء	۶۳۲
ایک پرندہ اور سبز بادام	"	چشم و گوش و وزارت پہ لاکھوں سلام	"
علی کی محبت اولاد کا امتحان	۶۱۸	تکبیر، قرات، رکوع، سجدہ	"
علی کی باتیں	"	محبوب، محبوب خدا	۶۳۳
لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار	۶۱۹	تین قسم کے گھوڑے	"
شجر طوبی کا مرکز	"	اسلام، سنت اور خلفائے اربعہ	۶۳۴
جبرائیل و میکائیل کا ایثار سے انکار	"	خدائی تحفہ	"
انگشتری سے حفاظت	۶۲۰	مکرم ترین مخلوق	۶۳۵
شیر نے سانپ مار دیا	"	جنت میں جانے کا ایک منظر	"
روح علی کی عبادت	۶۲۱	ایک ہی نور	۶۳۶
بتایئے جبرائیل کہاں ہیں	"	لواء الحمد پر تحریر	"
حضرت علی اور شہد کی مکھیاں	۶۲۲	اختیار خلفائے راشدین	"
شہد کی مکھیوں نے دشمنان علی رضی اللہ عنہ		دین اسلام کو قائم کرنے والا	۶۳۷
کو ہلاک کر دیا	"	خلفائے اربعہ اور چار جنتی نہریں	۶۳۸
علی، فاروق اعظم کے مزار پر	۶۲۳	میدان حشر میں چار کرسیاں	"
تمہارے لئے صرف ایک درہم	"	متقین کے لئے چار نہریں	۶۳۹
بچہ اس کا جس کا دودھ وزنی	۶۲۴	جن محب خلفائے اربعہ	"
بد اخلاق	۶۲۵	مشاہدہ ذات اور خلفائے کرام	۶۴۱
محبوب تین انسان	"	خلفائے راشدین، ارکان جنت	"
والد کے حقوق	۶۲۶	خلفائے راشدین اور قلوب منافقین	"
مناقب خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم	۶۲۹	صدقہ خلفائے راشدین	۶۴۲
خلفائے اربعہ	"	خلفائے اربعہ اور آیات قرآنیہ	"
بنیاد اسلام - نبوت کی عزت	۶۳۱	مناقب اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم	۶۴۳
کشتی، نوح اور خلفائے اربعہ	"	امت پر سب سے زیادہ مہربانی	۶۴۴

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	پہلی بات	٦٦١
کون احمد؟ آخری نبی	٦٤٥	فرشتوں کی بارات	٦٦٣
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	٦٤٦	میرا حق مہر شفاعت ہو	٦٦٥
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	"
فرشوں کا مقدمہ	٦٤٧	جنتی لباس	٦٦٧
وباء سے حفاظت کا نسخہ	٦٤٨	اپنا نیا کرتہ سوالی کو عطا فرما دیا	٦٦٨
اصحاب بدر کی خدمت	٦٤٩	شکم مادر میں باتیں	"
تیس ہزار غلام آزاد	"	حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ اور	
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	٦٥٠	حضرت سیدہ فاطمہ کی گفتگو	"
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	حیض و نفاس سے پاک	٦٦٩
حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	٦٥١	اولاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	٦٧٠
مناقب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	٦٥٣	اونٹنی کی گفتگو اور	
محبوب مصطفیٰ ﷺ	"	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	٦٧٢
امن کی ضمانت	"	وظیفہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	٦٧٣
نجوم رسالت - محبت آل رسول ﷺ	٦٥٤	مناقب حسن و حسین رضی اللہ عنہما	"
اہل سنت کی سند	"	مرج البحرین	"
باب فاطمہ پر آواز	٦٥٦	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	٦٧٤
پانچ سے پانچ	"	حضرت ام کلثوم اور خوشبو	٦٧٥
جنتی محل اور		ولادت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	٦٥٧	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول	٦٧٦
حضرت آدم علیہ السلام اور		کلمات توبہ	"
حضرت حوا رضی اللہ عنہا	٦٦٠	الحسین منی وانا من الحسین	٦٧٧
حوروں کی مثل	"	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	٦٧٩
حسن آدم علیہ السلام	"	.........اور پھل دار درخت بن گیا	٦٨٠

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شہزادی کسریٰ	〃	عظمت امت محمدیہ	٧٠٣
شیطان بکثرت ہوں گے	٦٨١	خدا اور رسول کا خلیفہ	〃
امام حسن کو دیکھتے ہی آنسو نکل پڑے	٦٨٢	خدا اور فرشتوں کا درود امت مصطفیٰ پر	٧٠٤
ہینڈ رائٹنگ مقابلہ	〃	اعلان محبت	〃
فرشتے کی حفاظت	٦٨٣	اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	٧٠٥
ایک علوی خاتون	٦٨٤	چھوٹی عمریں، رحمت خداوندی کا مظاہرہ	〃
مجوسی کا کھانا اور علوی خاتون	٦٨٥	عظمت موذن اسلام	٧٠٦
حج کے لئے فرشتہ مقرر کر دیا	〃	ایک لمحہ تدبر و تفکر	٧٠٧
اس کا بدلہ میں دوں گا	٦٨٦	خدا مہربان	٧٠٩
دو پھول	〃	مناقب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام	٧١٠
امام حسن و حسین پر مجھے فخر ہے	〃	درخت، شاخیں اور پھل	〃
نور اور سرور	〃	میرے سوا کون رب ہے	٧١٢
بوسہ موت اور بوسہ رحمت	٦٨٧	فیملی پلاننگ، نمرودی سنت	٧١٣
سرخ یاقوت کا محل	٦٨٨	میرا رب کون	〃
کملی میں چھپا لیا	〃	شرعی حیلہ	٧١٥
دعائے مغفرت	٦٨٩	[illegible]ب نمرودی واپس آئے	〃
آپ بڑے ہیں	〃	خلیل [illegible] نمرود میں	٧١٦
ایمان کی دولت		[illegible]طیفہ	٧١٨
حضرت عباس کے وسیلہ سے بارش	٦٩١	آتش نمرود کی گفتگو	٧١٩
مناقب سید شہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	٦٩٤	ختنہ سنت خلیلی	٧٢٠
چچا اور رضاعی بھائی		شہزادی شام	〃
سید الشہدا شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور		طہارت کا حکم	٧٢١
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	٦٩٥	فوائد عجیبہ	٧٢٤
شاتمان صحابہ کرام کا انجام	٦٩٧	فضائل مناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام	٧٢٦

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فرعون کی داڑھی، کلیم اللہ کی مٹھی میں	۷۲۹	علم غیب اور ترک گناہ	۷۴۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استقبال	۷۳۳	خضر کی وجہ تسمیہ	”
عصائے کلیمی کی خاصیتیں	۷۳۵	پانچ رہنما کبوتر اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۴۹
فرعون کو چار سو سال حکمرانی کی مزید پیشکش	”	ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ	۷۵۱
جادوگر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام	۷۳۶	یااللہ، یارحمٰن کا وظیفہ	۷۵۳
فضائل و مناقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۷۳۹	چار چراغ	۷۵۴
یہودی نے چالیس بار اخراجات ادا کئے	”	اہل جنت کی صفیں	۷۵۵
علم اور عقل میں افضل کون	۷۴۰	جنتی زیادہ یا جہنمی	”
انتخاب خداوندی	۷۴۱	گناہ معاف	”
ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۷۴۲	برکات علم	۷۶۰
حروف ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی		موت کی تلخی اور جنت کی نعمتیں	۷۶۳
تصریح	”	جنتی عورتیں اور ان کی عمر	۷۶۵
مجھے علم نہیں، معلم کا اعتراف	۷۴۳	آٹھ جنتیں	۷۶۷
تین نام میزان میں بھاری	”	جنت میں علماء کی ضرورت	”
بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے ناامیدی	”	........برکات وضو	۷۶۸
وہ سبھی بندر اور خنزیر بن گئے	۷۴۴	اللہ تعالیٰ کی زیارت کا دن	۷۶۸
حضرت یحییٰ علیہ السلام تصدیق کرتے ہیں	۷۴۵	صدیق اکبر کا حسین خواب	۷۷۱
لقب مقدم نام موخر	”	اسم اعظم	”
مناقب حضرت خضر اور		منظوم تقریظ و قطعات تاریخ تکمیل	
الیاس علیہما السلام	۷۴۶	از شاعر حقانی علامہ غلام حسین صاحب	
حضرت زاہدہ، سیدنا فاروق اعظم کی کنیز	۷۴۷	قمریزدانی پنوانہ (سیالکوٹ)	

تمت بالخیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نشانِ منزل

حضرت امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نویں صدی ہجری کے ان جلیل القدر علماء و مقررین، خطباء و واعظین میں شمار ہوتے ہیں، جن کے خطابات و بیانات کا عرب و عجم میں شہرہ رہا، آپ علوم و فنون اسلامیہ کے بحرِ بے کنار تھے، تفاسیر قرآن کریم، احادیث رسول عظیم، آثار صحابہ و بزرگان دین، سیر و تواریخ اولیاء کرام اور فقہ ائمہ اربعہ پر آپ کی گہری نظر تھی، وسیع مطالعہ کے مالک تھے، حکمت، فلسفہ اور طب میں ید طولیٰ رکھتے، نزہۃ المجالس میرے ان کلمات پر شاہد و عادل ہے۔:

آپ نے تمام علوم عربیہ عقلیہ و نقلیہ زیادہ تر اپنے والد ماجد حضرت علامہ شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کئے جو اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ علامہ عبدالرحمٰن الصفوری نزہۃ المجالس میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ نہایت ولولہ انگیز الفاظ اور خوشگوار انداز میں فرماتے ہیں جن سے ان کے والد ماجد کے عظیم المرتبت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔:

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے کے ناطے سے اکابر شوافع میں شمار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی اس عدیم المثال تصنیف میں مسائل فقہ شافعیہ کو بڑی قدر و منزلت لائے ہیں۔ پاک و ہند میں مسلمانوں کی اکثریت حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقلد ہے اس لئے علماء کرام خصوصاً خطباء و واعظین حنفیہ کو مسائل میں احناف و شوافع کے فرق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ راقم السطور سے جہاں تک ہو سکا فقہی اختلاف کی وضاحت کردی اور فقہ حنفیہ کے مطابق مسئلہ کا حل پیش کردیا ہے تاکہ اس ترجمہ سے استفادہ کرنے والے احناف و شوافع کے مسائل کو اپنے ذہن میں راسخ کرسکیں'

"نزہتہ المجالس" بڑی بابرکت تصنیف ہے جسے ہر صدی کے علماء نے حرز جان بنایا' خصوصاً واعظین کے لئے تو یہ نعمت عظمیٰ سے کم نہیں' مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے اہل علم و قلم بطور حوالہ پیش کرتے ہیں' تاہم اہل تحقیق کے نزدیک رطب و یابس سے خالی نہیں البتہ دامن فضائل میں ایسی باتیں سما سکتی ہیں !!

ترجمہ کے بارے میں یہی عرض کئے دیتا ہوں کہ راقم نے لفظی ترجمہ کی بجائے عبارت کے مفہوم و مطالب کو اولیت دی ہے' جہاں تک ممکن تھا نہایت آسان اور روح پرور الفاظ میں ترجمانی کی کوشش کی ہے' اہل علم و قلم اور ترجمہ کا ملکہ رکھنے والے بغور ملاحظہ فرمائیں اور جہاں کہیں ترجمانی میں سقم پائیں تو براہ کرم آگاہ کریں' ازالہ کیا جائے گا'

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منہ و کرمہ' نزہتہ المجالس جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا' بعض ابواب کی تلخیص کو ہی مناسب سمجھا' اور اس ضخیم و عظیم کتاب کو "زینت المحافل" ترجمہ نزہتہ المجالس سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور دوسری جلد کے ترجمہ کی توفیق مرحمت فرمائے' امین۔

محتاج دعا

محمد منشا تابش قصوری

خطیب جامع مسجد ظفریہ مریدکے ضلع شیخوپورہ پاکستان

۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مبلغ یورپ علامہ بدر القادری فاضل ہند خطیب ہالینڈ کے زینت المحافل پر گرانقدر کلمات

نویں صدی ہجری کے مشہور خطیب و صوفی شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و مواعظ کا مجموعہ نزہت المجالس' صدیوں سے مقررین و واعظین علماء کا مرجع ہے جس میں تفسیر وفقہ کے رموزواسرار بھی ہیں اور تصوف اور اخلاق کے موتی بھی ---- اب اس کتاب کو اردوئے معلیٰ کا جامہ پہنا رہے ہیں ہمارے مخلص دوست ادیب شہیر حضرت مولانا محمد منشاء صاحب تابش قصوری دام ظلہ العالیٰ۔

اس مفید ترین ذخیرہ علمی کو اردو کا قالب بخشنے میں حضرت مولانا نے جن عرق ریزیوں کی راہ طے کی۔ وہ تو مترجمین ہی جانیں ---- اردو' دان طبقہ کسی کتاب کے ترجمہ کو پڑھنے میں اگر اسے ترجمہ کے بجائے دراصل اسی زبان کی تصنیف محسوس کرنے لگے تو میں اسے مترجم کی زباں دانی اور قدرت لسانی کا کمال خیال کرتا ہوں۔

اور واقعی زینت المحافل کا مطالعہ کرتے وقت قاری اس بات کو فراموش کر جاتا ہے کہ میں کوئی ترجمہ پڑھ رہا ہوں۔ اس کامیاب ترین کوشش پر میں حضرت مولانا قصوری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح شبیر برادرز کو اس خوبصورتی کے ساتھ پونے سات سو صفحات کی کتاب حسین اور دیدہ زیب گیٹ اپ کے ساتھ منظرعام تک لانے پر انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے ہمارے اسلامی مذہبی اور سنی تمام دقیع لٹریچر دور حاضر کی اعلیٰ ترین طباعتی و اشاعتی خوبیوں سے مزین ہوکر شائقین کتب کو دعوت مطالعہ دیں اور حسن معنوی کے یہ خزینے حسن صوری کا حق بھی پالیں۔ آمین۔ امید ہے کہ زینت المحافل کی دوسری جلد بھی اس خوبی کے ساتھ طبع ہو گی۔

فقیر بدر القادری غفرلہ ہالینڈ 3 صفر 1418ھ / 9 جولائی 1997ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلِقتَ مُبرّأً مِن کُلِّ عیبٍ
کأنّکَ قد خُلِقتَ کما تشاءُ

(حضرت حسان بن ثابت انصاری)

(آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں۔ بلکہ آپ نے جیسا چاہا ویسا ہی آپ کو تخلیق کیا گیا۔)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نحمده و نصلّی و نسلّم علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ :

باب ۱: حفظ امانت اور ترک خیانت

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا: ان اللّٰہ یاء مرکم ان تودوا الامانات الٰی اسلها نیز فرمایا واوفوا بعهد اللّٰه بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے اہل کو امانت کی ادا کرو، اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو،

حکایت: تکمیل عہد:

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا، مگر وہ دو دن بھول جانے کے باعث حاضر نہ ہو سکا جب وہ تیسرے دن وہاں پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہاں موجود پایا، آپ نے فرمایا! اے جوان تو نے مجھے مشقت میں ڈالے رکھا، میں تین دن سے یہاں تیرا انتظار کر رہا ہوں!!

بعض مفسرین نے انه کان صادق الوعد، بیشک وہ وعدے کے سچے ہیں، کی تفسیر میں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی حکایت بیان کی ہے کہ کسی آدمی نے آپ سے عرض کیا آپ یہی تشریف رکھیئے میں ابھی حاضر ہوتا ہوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ شخص ایک سال بعد آیا اور پھر کہنے لگا یہی ٹھہریے میں ابھی آیا آپ وہی منتظر رہے یہاں تک کہ وہ پھر سال بعد آیا اور وہ یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ آپ اسی مقام پر بیٹھیں میں حاضر ہوتا ہوں یہاں تک کہ پھر سال گزر گیا' اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی مدح میں فرمایا انہ کان صادق الوعد' بیشک وہ اپنے وعدے کے سچے ہیں۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا' جب تمام نبی وعدے میں سچے ہیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خصوصیت سے کیوں فرمایا! انہوں نے جواباً" کہا! حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بکثرت لوگوں نے وعدے کئے جن کو آپ نے ہمیشہ انہی کی شرائط کے مطابق پورا کیا کیونکہ آپ وفادار خاندان سے تھے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وعدوں کی وفا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا و ابراہیم الذی وفی' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو بھی وعدہ کیا اسے پورا کیا۔

حکایت : انعام ایفائے عہد :

حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ روض افکار میں رقمطراز ہیں کہ ایک یمنی آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت کے لئے یمن سے روانہ ہوا تو لوگوں نے اس سے کہا آپ کی بارگاہ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ہمارے سلام پیش کرنا' وہ مدینہ طیبہ پہنچا' حاضری دی لیکن لوگوں کے سلام پیش کرنا بھول گیا' یہاں تک کہ وہ ایک قافلے کیساتھ مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہو گیا' راستے میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پیش کرنے کے لئے واپس پلٹا! جب روضہ پاک پر آیا تو اسے نیند آ گئی' خواب میں نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم حضرت ابوبکر صدیق اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے بہرہ ور ہوا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار گاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی وہ آدمی ہے جس نے سلام پہنچانے کے لئے دوبارہ تکلیف اٹھائی' آپ نے فرمایا ہاں!

یمنی کہتا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف نگاہ رحمت کرتے ہوئے فرمایا!!

یا اباء الوفا قلت یا رسول اللّٰہ کنیتی ابوالعباس' فقال انت ابو الوفاء واخذ بیدی فرفعنی فانتبهت فرایتنی فی المسجد الحرام فا قمت بمكته ثما نیته ایام حتٰی جاء الحجاج !! اے ابو وفاء میں نے عرض کیا!! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری کنیت تو ابو العباس ہے آپ نے فرمایا' تو ابو الوفاء ہے پھر آپ نے میرے ہاتھ پکڑے اور مجھے اٹھایا تو میں نے اپنے آپ کو بیت اللہ شریف میں پایا جب کہ میرے قافلے والے آٹھ دن بعد مکہ مکرمہ پہنچے!!

حکایت: حضرت عبداللہ بن مبارک سے مجوسی کا عہد:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میرا ایک جہاد میں ایک مجوسی سے مقابلہ ہو رہا تھا کہ نماز کا وقت آ پہنچا' میں نے مجوسی سے عہد کیا کہ جب تک میں نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا تو مجھ پر حملہ نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس نے وعدہ پر عمل کیا یہاں تک کہ میں نے نماز مکمل کی' جب سورج غروب ہونے لگا تو اس نے کہا اب تو بھی مجھے میری عبادت کا موقعہ دے یہاں تک کہ میں سورج کو سجدہ کر لوں' آپ نے عہد کر لیا مگر جب وہ سورج کہ سجدہ کرنے لگا تو آپ نے اسے شرک کرتے برداشت نہ کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اس پر حملہ آور ہونے لگے' ہاتف غیبی نے آواز دی اوفوا بالعقود' اپنے عہد کو پورا کرو' آپ یہ آواز سنتے ہی واپس پلٹے مجوسی نے فراغت کے بعد آپ سے پوچھا!!

عبداللہ بن مبارک آپ تو مجھ پر حملہ آور تھے پھر کس چیز نے تمہیں واپس پلٹنے پر مجبور کیا آپ نے فرمایا جب تو آفتاب کے سامنے سجدہ ریز ہوا تو میری غیرت نے گوارہ نہ کیا' میں تے تجھے قتل کرنا چاہا' معاً" ہاتف غیبی نے پکارا' جب تم عہد کرو تو پورا کرو! یہ سن کر بولا' آپ کا رب کتنا اچھا ہے کہ اپنے دوست پر اپنے دشمن کے لئے تنبیہہ فرماتا ہے' یہ کہا اور پکارا اٹھا اشھد ان لا الہ اللّٰہ واشھد ان محمد رسول اللّٰہ' اور زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حکایت: حجاج اور عجیب ضامن:

حجاج نے ایک شخص کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کہا میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں مجھے اتنا موقعہ دیں تاکہ میں امانتیں واپس کر سکوں' حجاج نے ضامن، طلب کیا' وہ کسی شخص کی تلاش میں نکلا جو ضامن بن سکے' چنانچہ عبدالکریم نامی ایک شخص سے ملاقات ہوئی' نام دریافت کیا تو اس نے اپنا نام عبدالکریم بتایا' اس شخص نے کہا' اس بندے میں اپنے مولیٰ کے کرم کا ضرور اثر ہو گا اس نے اسے حجاج کے ساتھ آنے والے واقعہ سے آگاہ کیا تو عبدالکریم نے ضمانت کی حامی بھرلی' اور کہا میں اپنے بچاؤ کی خاطر اپنے نام کی نسبت کو خراب نہیں کر سکتا' چنانچہ وہ شخص لوگوں کی امانتیں ادا کرنے کے لئے چلا گیا' جب اس کے آنے میں دیر ہوئی تو حجاج نے ضامن کے قتل کا حکم نافذ کر دیا' ضامن نے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت طلب کی جب وہ پڑھ چکا تو جلاد نے چاہا کہ اس پر تلوار چلائے' ابھی تلوار کو بلند کیا ہی چاہتا تھا کہ وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شخص پہنچ گیا'

جلاد نے اس سے دریافت کیا جب تو اس ضامن کی وجہ سے اپنی جان بچا چکا تھا تو تجھے جان دینے کے لئے کس چیز نے آمادہ کیا' وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اوفوا بالعقود اپنے وعدے پورے کرو' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اسی بنا پر واپس آ گیا کیونکہ میں اس فانی زندگی کے لئے اپنے ایمان کو برباد نہیں کر سکتا' حجاج نے یہ بات سنتے ہی دونوں کو رہا کر دیا۔

حکایت: ایفائے عہد اور ہلاکت سے نجات:

ایک صالح شخص نے اللہ تعالیٰ جل و علیٰ سے عہد کیا کہ الٰہی تیرے سوا میں کسی سے مدد طلب نہیں کروں گا ایک مرتبہ وہ کنویں میں گر پڑا وہاں سے دو شخصوں کا گزر ہوا' انہوں نے سرراہ کنویں کو دیکھا اور مشورہ کیا اسے بند کر دیا جائے جبکہ اس شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا' ان سے استمداد کی جائے مگر اسے اپنا عہد یاد آیا اور خاموشی اختیار کئے رکھی یہاں تک کہ وہ کنواں بند کر کے چل دیئے بعد میں ایک درندہ آیا اس نے مٹی کھودی اور اسے باہر نکال دیا' حیرانگی کے عالم میں اس نے ہاتف غیبی کی آواز سنی جو مشکلات و مصائب میں صرف مجھی سے التجا کرتا ہے اور ہمارے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتا اور ایسے نازک مراحل میں بھی ہمیں یاد رکھتا ہے ہم اسے تباہی بربادی سے بچا لیتے ہیں

اذا لم یکن بینی و بینک مرسل فریح الصبا منی الیک رسول

جب میرے اور تیرے درمیان کوئی پیغام رساں نہ ہو' تو باد صبا ہی تیری جانب میری مقصد ہوتی ہے

علامات منافق:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں نے تفسیر علائی سورہ توبہ کے بیان میں دیکھا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا ہے جس میں تین خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہے اگر ان میں سے ایک ہو تو 3-1 حصہ منافقت کا اس میں موجود ہو گا' وہ یہ ہیں اذا حدث کذب و اذا وعدا اخلف و اذا ائتمن خان' جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! ہمارا گمان ہے کہ ان باتوں میں بکثرت ہم سے مبتلا ہوں گے' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ایسی باتوں سے تمہیں کیا سروکار میں نے تو ان خصلتوں کو منافقین کے ساتھ خاص فرمایا ہے' بہر حال میرے قول کے مطابق جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے اس سے اذا جائک المنافقون کی طرف اشارہ ہے !! کیا تم ایسے ہو؟ عرض گزار ہوئے نہیں! آپ نے فرمایا پھر یہ قول تم پر صادق نہیں آتا' اس سے تم لوگ مبرا ہو اور جو میں نے یہ کہا کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اس سے ارشاد باری تعالیٰ ومنھم من عاھد اللّٰہ لئن اتانا من فضلہ الیٰ اخرہ کی طرف اشارہ ہے! کیا تم ایسے ہو عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جو میں نے کہا جب امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے اس سے اس آیت کی اشارہ ہے

ان عرضنا الا مانۃ علی السمٰوت والارض والجبال (الایۃ) لہٰذا ہر ایماندار اپنے ایمان کا امین بنایا گیا ہے یہاں تک کہ ظاہرو باطن میں اگر اسے غسل جنابت کی حاجت بھی درپیش ہو تو وہ پاکیزگی اور طہارت کو اختیار کرتا ہے کیا تم ایسے نہیں ہو!! عرض کیا کیوں نہیں ہم پاکیزگی اور طہارت کی محبت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے لبریز ہیں آپ نے فرمایا پھر تم منافقت سے ہمیشہ بچے رہو گے!!

حکایت: دعوت یوسفی اور ایفائے عہد؟

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید سے رہائی کے لئے نذر مانی کہ جب رہا ہوں گے تو فقراء کی دعوت کی جائے گی لیکن جب رہائی ملی تو نذر کی ادائیگی کا خیال نہ رہا، حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور وعدہ یاد دلایا، آپ نے ایک مہینے بھر کے کھانے کا اہتمام فرمایا اور لوگوں کو دعوت دی! جبریل امین نے عرض کیا آپ کا مقصود اس وقت حاصل نہیں ہو گا جب تک اس بوڑھی خاتون کو جو کھجور کے جھونپڑے میں آنکھوں سے محروم پڑی اپنے زندگی کے دن گزار رہی ہے، آپ نے اس کی طرف قاصد بھیجا، تو اس نے کہا جب تک حضرت یوسف علیہ السلام از خود آکر نہیں لے جاتے میں دعوت میں شامل نہیں ہو سکتی! بقولے شاعر اس وقت/یوں پکاری

لا تبعثوا مع النسیم رسالۃ انی اغار من النسیم علیکم

باد نسیم کے وسیلے سے پیغام مت بھیجئے! مجھے تو باد نسیم سے تیرے لئے غیرت آتی ہے قاصد نے واپس آکر تمام کیفیت سے آگاہ کیا، آپ از خود وہاں تشریف لے گئے وقال ایتھا العجوزا حضری دعوتنا، اے بڑھیا آیئے ہماری دعوت میں آیئے!! فقالت این قولک یاسیدتی من قولک یا عجوز!! تمہارا وہ قول کہاں گیا جب آپ یا سیدتی اے ملکہ کہہ کر پکارا کرتے تھے اب اے بڑھیا کہہ رہے ہو؟ ایک مدت تک ہم آپ کو بڑے ناز و نعمت سے رکھا! تمہارے قدموں پر زر و جواہرات نثار کئے آپ نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا، یہ شگفتہ انداز کلام کیسا؟ وہ بولیں! میں زلیخا ہوں! یہ سنتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام پر رقت طاری ہوئی اور چشمان مبارک آبدیدہ ہو گئیں جب حضرت زلیخا مقام دعوت پر پہنچیں تو سبھی لوگ جا چکے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے (بحکم الٰہی) اپنے ہاتھوں اسے خلعت پہنائی، تو وہ پکاریں! کبھی ہم ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چیزوں کے مالک تھے مجھے ان کی ضرورت نہیں جو میری طلب ہے اگر وہ عطا نہیں فرمائیں گے تو واپس چلی جاؤں گی! آپ نے دریافت فرمایا! وہ کیا ہے بولیں 1 میری بینائی بحال ہو جوانی لوٹ آئے اور آپ مجھے اپنے حبالہ عقد میں قبول فرمائیں'

اسی اثناء میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچایا ہم نے آپ کے باعث اس پر کرم فرمایا' اسے بینائی اور جوانی سے نواز دیا' لہٰذا آپ اس سے نکاح فرمالیجئے اور نظر مئودت فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی وقت نکاح فرمالیا!! عربی عبارت ملاحظہ فرمایئے قال ماھو قالت بصری و شبابی ولا ن تکون زوجا لی منزل جبریل وقال قد اکرمنا ھا لا جلک بروبصرھا شبابھاکرمھا انت بالزواج فتروجھا فی الحال!

حکایت: زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں؟

کہتے ہیں کہ حضرت زلیخا بادشاہزادی تھیں ان کے والد مصر سے نصف مہینے کی مسافت پر رہتے تھے ایک بار حضرت زلیخا نے خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت کی تو ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی جس کے باعث ان کی رنگت بدل گئی باپ نے سبب پوچھا تو کہنے لگیں مجھے خواب میں ایک ایسی حسین صورت نظر آئی ہے کہنے لگا اگر مجھے اس کا پتہ معلوم ہو تو تمہاری خاطر اسے تلاش کروں'

ایک سال بعد دوبارہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی تو عرض کیا یوسف تجھے اسی کا واسطہ جس نے تجھے اتنی حسین صورت عطا فرمائی!! بتائیے آپ کون اور کہاں رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں تیرے لئے ہوں میرے سوا کسی کو پسند نہ کریں اتنے میں بیدار ہوئی پھر ہمہ وقت تصور یوسفی میں مگن رہنے لگیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رنگت میں تغیر ظاہر ہوا عقل و ہوش سے ہاتھ دھو بیٹھی باپ نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں'

تیسرے سال پھر خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی عرض کیا تجھے بنانے والے کی قسم مجھے بتایئے آپ کہاں رہتے ہیں فرمایا مصر میں!! بیدار ہوئی تو عقل و ہوش برقرار تھے باپ مطلع ہوا اور بیڑیاں اتار دیں' اور بادشاہ مصر کی طرف پیغام بھیجا' میرے ہاں ایک لڑکی ہے بادشاہوں کے پیغام میرے پاس آتے ہیں لیکن میری رغبت تمہاری طرف ہے اس نے جو کہا! اگر ایسی بات ہے تو ہم بھی راغب ہیں چنانچہ حضرت زلیخا کے باپ نے ایک ہزار کنیزیں ایک ہزار غلام ایک ہزار اونٹ' ایک ہزار گھوڑے اور بہت سا سازو سامان جہیز میں دیا اور نکاح کر دیا۔

جب حضرت زلیخا کی نگاہ شاہ مصر پر پڑی تو آپ نے چہرہ ڈھانپ لیا' اور اپنی کنیز سے کہا یہ تو وہ نہیں جسے خواب میں دیکھا تھا کنیز بولی! صبر کریں' جب شاہ مصر نے دیکھا تو آپ کی طرف راغب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے اس کے ہاں زلیخا کی صورت میں ایک پری آ جاتی' اس طرح حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنے تک بالکل محفوظ رہیں' جیسے حضرت آسیہ بنت مزاحم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی دست برد سے محفوظ رکھا!

فائدہ: یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قول ثیبات و ابکاراً کا کیا مفہوم ہو گا؟ کیونکہ ایک قول کے مطابق ثیبات سے حضرت آسیہ اور ابکار حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ئیں!! اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ عورت اسی وقت سے ثیبت کہلانے لگتی ہے جب نکاح ہو جائے اگرچہ اسے خلوت خاص نہ بھی ہو اس پر شرعاً" ثیبت کے احکام ہی جاری ہوتے ہیں یعنی اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر عدت وفات واجب ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مریم کے ہاں پیدا ہونا ان کی بکارت کے منافی نہیں کیونکہ آپ ان کے ناف سے پیدا ہوئے تھے اور یہ تخلیق خداوندی میں عجیب و غریب کرشمہ ہے چنانچہ کہا جاتا ہے وہ کونسی عورت ہے جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا مگر اس پر غسل واجب نہ ہوا تو اس کا جواب ہے وہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم

فائدہ: گیارہ عورتوں کی عجیب باتیں:

بخاری شریف میں حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ گیارہ عورتوں نے باہم مجلس کی اور عہد کیا کہ ہم اپنے اپنے خاوند کی باتیں بتائیں اور ان کی کیفیت کو بالکل نہ چھپائیں چنانچہ پہلی عورت بولی! میرا خاوند تو ایسے ہے جیسے کمزور اونٹ کا گوشت کسی دلدل جیسے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو' اور اس کی زمین نرم نہ ہو کہ کوئی اس پر چڑھ سکے نہ ایسا فربہ گوشت ہی ہو کہ کھسک آئے مراد یہ کہ وہ بڑا بخیل اور بد خلق ہے!! دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی باتیں بتانا نہیں چاہتی ہاں بیان کرنے پر اتر آئی تو ایک ایک کر کے بڑی تفصیل سے بتاؤں گی مگر مجھے خوف ہے کہ میرا خاوند مجھے چھوڑ نہ دے' مقصد یہ ہے کہ وہ تو عیوب و نقائص کا مجسمہ ہے!! تیسری کہنے لگی میرا خاوند دراز قامت ہے اگر میں اس کے بارے کچھ بیان کروں تو وہ مجھے طلاق دے دے گا اور اگر خاموش رہوں تو وہ مجھے معلق کر رکھے گا ایسے جس کا کوئی خاوند نہ ہو!! چوتھی عورت اپنے خاوند کی اس طرح تعریف کرنے لگی میرا خاوند تہامہ کی رات ہے جس میں نہ گرمی نہ سردی' نہ خوف اور نہ ہی اس سے دل اکتاتا ہے وہ گویا کہ موسم بہار کی پر سکون شب' یعنی میرا خاوند عمدہ اوصاف کا مالک ہے اس سے دل مطمئن رہتا ہے اور کوئی ناخوش گوار بات اس میں نہیں پائی جاتی تہامہ کی کیفیت نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کے باب میں آئے گی (انشاء اللہ العزیز)

پانچویں کہنے لگی میرا خاوند تو چیتے کی طرح آتا ہے یعنی نہایت خوش خو اور شیر کی طرح پلٹتا ہے یعنی بارعب ہے گھر میں جو چیز رکھ دیتا ہے اس کے بارے پھر پوچھتا تک نہیں یعنی وہ صاحب جود و سخا ہے نیز وہ بہت سوتا ہے چیتا زیادہ سونے والا جانور ہے شیر جیسے کام کرتا ہے'

چیتا ایک درندہ ہے اس کا گوشت مقوی بدن ہے عقل و فہم کو نہایت بڑھاتا ہے وھو حلال عند مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ (واللّٰہ تعالٰی و حبیبہ الا علٰی اعلم)

چھٹی عورت کہنے لگی میرا خاوند کھانے پینے پر اتر آتا ہے تو بہت ہی زیادہ کھا پی جاتا ہے اگر کروٹ لیتا ہے تو چمٹ جاتا ہے نیز اپنا ہاتھ کپڑے کے نیچے نہیں کرتا تاکہ اس کے جسمانی عیب ظاہر نہ ہوں' یہ صحبت کی خوبی کی طرف اشارہ ہے بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کہ وہ اپنے گھر کی خبر نہیں لیتا' ساتویں بولی! میرا خاوند نامرد ہے عنین کی طرح جس کے بارے علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ عورت کو اس سے علیحدگی کا حق حاصل ہے وہ مفتیان عظام سے فتویٰ لے کر طلاق حاصل کر سکتی ہے'

عنین احمق سے احمق کو کہتے ہیں جسے اپنی قباحت کا پتہ ہو پھر بے موقع کام کرے علماء کرام فرماتے ہیں جو شخص نقصان دہ کام کرے بعض نے کچھ اور معانی بیان کئے ہیں امام نودی رحمتہ اللہ تعالیٰ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جو لوگوں کے عیوب و نقائص کا جامع ہو' اسے کچھ محسوس نہیں ہو گا کہ کسی کا سر پھوڑے یا ہڈیاں توڑے یا بھیجا نکال ڈالے تاہم کل داء دواء ہر مرض کا علاج موجود ہے'

آٹھویں بولی! میرا خاوند تو خرگوش کی طرح نرم و نازک ہے اس سے اسی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی خوشبو آتی ہے
نویں کہنے لگی! میرا خاوند تو بلند و بالا عالی شان محل کی طرح ہے اس کی تلوار لمبی ہے دراز قد اور اس کے ہاں راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے یعنی مہمان نواز ہے کھانے پلانے سے اسے رغبت ہے ضیافت کا دلدادہ ہے اس کا مہمان خانہ رہائش گاہ سے متصل ہے حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز پر زکوۃ مہمان خانہ ہے
دسویں کہنے لگی! میرا خاوند ایسا مالک ہے کہ اس سے بہتر تصور نہیں کیا جا سکتا ہے اس کے بکثرت اونٹ ہیں جو چراگاہ میں کم ہی جاتے ہیں جب انہیں مزا میر کی آواز سنائی دیتی ہے تو انہیں محسوس ہو جاتا ہے اب ہم مارے جائیں گے یعنی مہمانوں کے لئے ہمارا ذبح ہونا یقینی ہے
گیارھویں خاتون نے کہا! میرا خاوند ابو ذرع ہے ابو ذرع کا کیا کہنا اس نے تو مجھے زیور سے لاد دیا ہے میرے کانوں کو بھر دیا ہے میرے بازو فربہ ہو چکے ہیں گویا کہ یہ چربی سے بنائے گئے ہیں مجھے اتنا خوش رکھتا ہے کہ خوشی سے پھولے نہیں سماتی چند بکریوں والے غریب گھر سے مجھے لایا تھا اور اب مجھے ایسے گھر کی مالکہ بنا دیا ہے جس میں اونٹ گھوڑے' گائیں اور کھیت ہیں اس کے سامنے مجھے کبھی کسی نے طعنہ نہیں دیا جب سونے پر آتی ہوں تو شام سے صبح کر دیتی ہوں جب پینے پر اترتی ہوں تو خوب جی بھر کر پیتی ہوں'

جہاں اس عورت کا مکان تھا وہاں پانی کی قلت تھی ہاں ابو زرع کی ماں کتنی اچھی ہے جس کے بدن میں موٹاپے کے باعث بل پڑ جاتے ہیں اس کا گھر وسیع و عریض ہے اس کا فرزند بہترین فرزند ہے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی اس کی خواب گاہ ہے بکری کے بچے کی دستی سے پیٹ بھرتا ہے یعنی کم خوراک ہے ابوزرع کی بیٹی کیسی اچھی بیٹی ہے اپنے والدین کی خدمت گزار فرمانبردار اور خوب صورت پلی ہوئی موٹی تازی اپنے ہمسائیوں کو غصہ دلاتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے یعنی ایسی حسین و جمیل کہ اسے دیکھ کر ہمسائے جلتے ہیں ابوزرع کی لونڈی کا کیا کہنا کیا خوب ہے ہماری باتیں راز میں رکھتی ہے گھریلو معاملات میں امانت دار ہے خیانت اس کے پاس تک نہیں آئی گھر صاف ستھرا رکھتی ہے کھانے پکانے کا خوب سلیقہ جانتی ہے عمدگی سے پکاتی ہے اور پاکیزگی سے کھلاتی ہے کوڑے کرکٹ سے اسے نفرت ہے بعض نے کہا اس کے ہاں بچے نہیں جس کے باعث صفائی و ستھرائی کا خوب اہتمام کرتی ہے'

حضرت علامہ المحب طبری رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ کھانے کی اشیاء کو کونوں میں نہیں چھپاتی تھی پھر اس عورت نے بیان کیا ایک روز ابوزرع کا کہیں جانا ہوا جبکہ دودھ کی مشکیں چھلکتی جاتی تھیں یعنی اس پر خواہشات نفسانیہ غالب تھیں کہ اسی اثناء میں اسے ایک عورت ملی جس کے پاس چیتے کی طرح دو بچے اس کے پہلو میں اس کے اناروں یعنی پستانوں سے کھیل رہے تھے اس سے ابوزرع نے نکاح کر لیا اور مجھے طلاق دے دی اس کے بعد ایک سردار سے میرا نکاح ہوا جو نہایت خوش رفتار گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ لے کر چلا شام کو میرے پاس بکثرت اونٹ لایا اور ہر ایک قسم کی چیزوں کا جوڑا جوڑا مجھے دیا اور بولا اے ام ذرع کھاء اور اپنے رشتہ داروں کو کھلاؤ وہ پھر بولی اگر وہ تمام اشیاء جو اس نے دی تھیں انہیں ایک جگہ جمع کروں تو وہ ابو ذرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتیں حضرت امام رافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ یمن کی ایک چھوٹی سی بستی میں رہا کرتے تھے (مسلم ترمذی وغیرھما)

حکایت: عجیب نذر:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک جوان بیمار ہوا تو اس کی والدہ نے نذر مانی اگر میرے بیٹے کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ شفا سے نوازے گا تو میں دنیا سے سات روز تک باہر رہوں گی اللہ تعالیٰ نے اس کے لڑکے کو شفا عطا فرمائی تو اس نے منت پوری کرنے کے لئے قبر تیار کروائی اور اپنے فرزند سے کہا مجھ پر مٹی ڈال دینا اور سات روز بعد نکالنا چنانچہ وہ قبر میں داخل ہوئی اور اس کے فرزند نے اسے دفن کر دیا اس نے قبر میں ایک طرف دروازہ کھلا ہوا دیکھا وہ اس سے باغ میں داخل ہوئی اور باغ میں چلتے چلتے اس نے دو عورتیں دیکھیں ایک کے سر پر ایک پرندہ اپنے پروں سے پنکھا چلا رہا ہے اور دوسری کے سر پر ایک پرندہ چونچیں مار رہا ہے'

اس عورت نے دونوں کا حال دریافت کیا پہلی نے کہا میں دنیا سے اس حال میں یہاں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ پر راضی تھا دوسری بولی جب یہاں آئی ہوں تو میرا خاوند مجھ پر ناراض تھا جب تو واپس جائے تو میری طرف سے میرے خاوند سے معافی طلب کرنا'

سات روز بعد جب اس لڑکے نے اپنی والدہ کو قبر سے باہر نکالا' (تو وہ زندہ تھی) وہ اس عورت کے خاوند کے پاس گئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا خاوند نے اپنی بیوی کی غلطیوں کو معاف کر دیا پھر اس عورت کو خواب میں دیکھا گیا جو کہہ رہی تھی اب مجھے عذاب سے نجات مل چکی ہے!!

حکایت : وفاداری کا ثمرہ :

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص فوت ہو گیا جس نے اپنے پیچھے اپنی زوجہ اور تین بچوں کو چھوڑا جب عورت کی عدت پوری ہوئی تو اس نے نکاح کر لیا شب باشی سے ایک رات قبل اس نے اپنے مرحوم خاوند کو خواب میں نہایت پریشان دیکھا' عورت نے سبب دریافت کیا جب کہ وہ یہ کہہ رہی تھی میں تو تجھے ابھی تک نہیں بھولی' اس پر خاوند بولا اگر تو بھولی نہ ہوتی تو آئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نکاح کیوں کرتی؟

یہ سننا تھا کہ وہ بیدار ہوئی اور اس وقت کے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور تمام خواب کہ سنایا نیز عرض کیا میرے خاوند سے طلاق دلا دیجئے چنانچہ خاوند کو بلایا گیا اور طلاق حاصل کر لی بعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نبی کے پاس وحی آئی کہ آپ اس عورت سے فرما دیجئے جب تو نے اپنے مرحوم خاوند سے وفاداری کی یہ مثال قائم کی ہے تو ہماری بارگاہ سے باوجود کمی و کوتاہی کے اسے معافی دی جاتی ہے اور اسے مغفرت و بخشش سے نواز دیا گیا ہے نیز اسے ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک کنیز خدمت کے لئے عطا کر دی ہے اور تجھے بھی جنت میں تمہارے خاوند کے پاس بھیجا جائے گا:

لطیفہ: آخری خاوند:

میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی الٰہی! ابودرداء نے دنیا میں میرے ساتھ نکاح کیا میری تجھ سے التجاء کہ جنت میں بھی مجھے ان کی رفاقت حاصل رہے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی گویا ہوئے اگر آپ چاہتی ہیں جنت میں تو میری رفیقہ رہے تو میرے وصال کے بعد کسی سے نکاح نہ کریں چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پیغام نکاح دیا موصوفہ فرمانے لگیں اب میرا نکاح جنت میں حضرت ابودرداء کے ساتھ ہی ہو گا حیات دینوی میں کسی سے نکاح نہیں کروں گی؛

اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا اگر تو جنت میں میری رفاقت کی طالب ہے تو میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا کیونکہ دنیا میں عورت کا جو آخری خاوند ہو گا جنت میں اسی کو ملے گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بشرطیکہ وہ جنتی ہوں!!

فائدہ: صاحب نکاح کی نماز !

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب نکاح کی نماز بلا نکاح والے کی نماز سے چالیس حصے زیادہ افضل ہے'

تزوجوافان یومًا التزوج خیر من عبادۃ الف عام' نکاح کروکیونکہ با نکاح ایک دن کی عبادت ایک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام سے دریافت کیا کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کنیز رکھتے ہو عرض کیا گیا! نہیں! پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس مال وغیرہ ہے انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا بلا نکاح مرد شیاطین کے بھائی ہیں اگر نصرانی ہوتا تو معاملہ اور تھا مسلمان کے لئے تو ہماری سنت کے مطابق نکاح کرنا چاہیئے۔

وہ آدمی اچھے نہیں جو بلا نکاح زندگی بسر کرتے ہیں اور مرجاتے ہیں!! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غربت کے پیش نظر نکاح ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں نیز اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کی پیشانی پر یہ لکھنے کا حکم فرمائے گا کہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترک کرنے والے تجھے قلت رزق کی بشارت ہو (کتاب البرکت)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے کہا گیا ہے آپ کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں ما فعل اللّٰہ بک تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا!! آپ نے کہا میرا محل نکاح والوں کے محل سے بہت نیچے ہے' بعض علماء کرام نے فرمایا ہے یہ اولیاء کرام کے مراتب کے اعتبار ست ہے رہا معاملہ لوگوں کا تو ان کے اعتبار سے وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شفاء شریف میں ہے کہ اکثر علماء کرام فرماتے ہیں یہ عمل نہایت مکروہ ہے کہ کوئی شخص مجرد رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے'

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے دریافت فرمایا کیا تو صاحب نکاح ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا نہ جانے پھر تو کیسے عافیت میں ہے!!

مسائل نکاح:

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نکاح فرض کفایہ ہے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سنت یا واجب ہے نذر یا منت ماننے سے نکاح واجب نہیں ہوتا کیونکہ نذر انہی اشیاء میں صحیح ہوتی ہے جن میں مکلف مستقل ہو اور نکاح میں مستقل نہیں! کیونکہ نکاح تو عورت کی رضا مندی پر منحصر ہے اسی طرح فاسق کو ولایت سوا اس صورت میں کہ ولایت حاکم فاسق کی طرف منتقل ہو جائے جیسے حضرت امام غزالی کا فتوی ہے حضرت امام نووی نے روضہ میں اسے مستحسن کہا ہے اسی پر عمل کرنا مناسب ہے ایسے ہی ابن صلاح اور امام سبکی رحمہما اللہ تعالیٰ نے پسند کیا!!

فائدہ: سب سے اعلیٰ چیز:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماندار کے لئے تقوی و پرہیز گاری کے بعد سب سے اعلیٰ چیز نیک سیرت بیوی ہے اگر اسے حکم کرے تو بجا لائے اگر اسے دیکھے تو خوش کرے اگر اس پر قسم کھائے تو پورا کر دکھائے اگر نظروں سے اوجھل ہو تو اپنے آپ کو غیر سے بچائے اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرے' (ابن ماجہ) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا نفع مند ہے اس کی نہایت نفع مند اشیاء میں سے نیک سیرت عورت ہے!! (مسلم شریف)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لطیفہ: فورا جنت ملے!

حضرت موسی علیہ السلام سے کسی شخص نے عرض کیا اے کلیم اللہ علیہ السلام!! اپنے رب سے دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے فورا جنت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اسے بشارت دو کہ ہم نے تمہاری خواہش پوری کر دی وہ اس طرح کہ ہم نے اسے حسین و جمیل اور فرمانبردار عورت عطا فرمائی!!

تین شخص جن کی دعا قبول نہیں ہوتی

میں نے کتاب الذریعہ جن کے مولف حضرت محمد بن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حدیث شریف دیکھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخصوں کی دعا قبول نہیں کی جاتی ایسا آدمی جس کی زوجہ بد خلق ہو اور پھر بھی اسے طلاق نہ دے دوسرا وہ شخص جو اپنے مال کو نااہل پر ضائع کرے تیسرا وہ شخص جو مقروض کو بلا جواز تنگ کرے

نکتہ:

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا یہ بھی مفہوم نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا کو کسی اور کے حق میں قبول نہیں فرماتا کیونکہ وہ خود خلاف شرع چلتے ہیں اور اس گناہ کو انہوں نے از خود اپنے آپ پر مسلط کرلیا ہے۔

تفسیر سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے حضرت داؤد علیہ السلام سے نکاح کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میرے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشورہ کرو' وہ شخص تلاش کرتے کرتے کھیل کے میدان میں جا پہنچا جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہم عمر بچوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے ساتھ کھیل رہے تھے اس نے آپ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا' سرخ سونا اختیار کرو' اور سفید چاندی اور گھوڑے سے بچاؤ کی کوشش کرنا کہیں مار نہ دے' وہ شخص ان باتوں کو سمجھ نہ سکا!!

حضرت داؤد علیہ السلام کی خدامت میں حاضر ہوا اور وضاحت طلب کی آپ نے فرمایا سرخ سونا سے مراد نوجوان کنوای عورت ہے سفید چاندی سے مراد اور گھوڑے سے بوڑھی عورت مراد ہے جو بے اولاد ہو:

مسئلہ: مرد عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا:

آدمی کو جب کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے لئے عورت کے چہرے اور انگلیوں کی کلائی تک دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ آزاد ہو اور اگر کنیز ہو تو اس کا ستر کے سوا باقی حصہ بدن دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی سنت ہے کہ وہ آدمی کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھ لے!!

موعظت:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو فرمایا تم نکاح کر لو طلاق نہ دینا کیونک اللہ تعالیٰ ایسے مرد و عورت کو پسند نہیں فرماتا جو بن سنور کر نکلتے ہیں'

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میاں بیوی کے درمیان ایسی باتیں بنا کر علیحدگی کرا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی زیارت حرام ہو گی (رواہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میاں بیوی میں جدائی ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کو دور کر دے گا۔ طلاق کبھی واجب کبھی مستحب کبھی مکروہ اور کبھی حرام ہوتی ہے تفصیل عنقریب باب خوف میں آئے گی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انشاء اللہ العزیز

حکایت، عورت کی مکاری:

حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اسرائیل کے ایک صالح آدمی کی حسین و جمیل عورت تھی جس پر ایک جوان عاشق ہو گیا وہ عورت بھی اس پر فریفتہ تھی اس نے اپنے مکان کی چابی اسے تھما دی اور کہا جب تمہارا دل چاہے میرے پاس آجایا کریں'

خاوند کو محسوس ہوا تو وہ اپنی بیوی سے ایک روز کہنے لگا مجھے تمہاری حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اپنی پاکدامنی کے لئے قسم دینا ہو گی اس نے کہا میں تیار ہوں جب خاوند جا چکا تھا تو وہ جوان اس کے پاس آیا عورت نے سارا ماجرا کہہ سنایا' آدمی نے کہا پھر اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہے وہ کہنے لگی گدھے کو کرایہ پر چلانے والوں کا حلیہ بنا لے اور شہر کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ!! چنانچہ وہ اسکیم کے مطابق گدھا لئے دروازہ شہر پر منتظر رہا ادھر خاوند آیا اور اس نے قسم کے لئے مقدس پہاڑ پر چلنے کا حکم دیا جہاں لوگ جا کر قسمیں اٹھایا کرتے تھے'

چنانچہ جب خاوند بیوی دروازہ شہر پر آئے تو کہنے لگی میں تو گدھے پر سوار ہو کر جاؤں گی خاوند نے اسے سوار کرایا جب پہاڑ پر گئے تو اس نے اپنے آپ کو گدھے سے اس طرح گرایا کہ اس کا بدن ننگا ہو گیا'

پھر اس انداز سے قسم کھانے لگے!! اللہ کی قسم مجھے تیرے سوا کسی نے نہیں دیکھا البتہ اس گدھے والے نے دیکھ لیا ہے اس جھوٹی قسم پر پہاڑ لرزنے لگا وان کان منکم مکرھم لتزول منه الجبال اور ان کی مکاریاں ایسی ہیں کہ جن سے پہاڑ بھی لرز جاتے ہیں'

موعظت: خائنہ پر عذاب!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند سے اپنی آبرو کے سلسلہ میں خیانت کرتی ہے امت کا آدھا عذاب تو اسی پر ہو گا'

نیز فرمایا حقوق اللہ ' عورت اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی'

ستر ہزار فرشتوں کی لعنت

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک آدمی جب گھر پہنچا تو اپنی عورت کو گھر میں موجود نہ پایا' جب واپس آئی تو خاوند نے اسے طلاق دے دی اس نے دریافت کیا تو خاوند نے کہا حدیث شریف میں موجود ہے کہ جو عورت بلا اجازت خاوند گھر سے باہر چلی جائے اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جس پر اتنی زیادہ لعنتیں ہوں وہ میرے گھر میں رہنے کے لائق نہیں ہے تاکہ اس کی لعنتوں کے باعث میں بھی گرفت میں نہ آؤں ایک اور حدیث شریف میں ہے عورت کا گھر سے باہر جانا جب خاوند کو ناپسند ہوتا ہے تو آسمان کے تمام فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں'

روضہ میں مرقوم ہے کہ اگر بیوی اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اپنے باپ کی تیمار داری کے لئے چلی جائے تو جائز ہے!! اس بناء پر مرد عورت کا نان و نفقہ بند نہیں کر سکتا بشرطیکہ وہ اسی مخاصمت و مخالفت کے باعث نہ گئی ہو:

لطیفہ: بیٹی ! زمین بن کر رہنا:

حضرت خارجہ فرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی بیٹی کا نکاح کیا تو مندرجہ ذیل نصائح سے نوازا

بیٹی!! اب تک تم جس آشیانہ میں محفوظ تھی وہاں سے نکلتی ہو!! اور ایسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بستر پر جاتی ہو جسے تم پہچانتی نہیں ہو اور ایسے ہمدم کے پاس چلی ہو جسے تمہارے ساتھ کوئی الفت نہیں تھی اب تم اس کے سامنے زمین بن کر رہنا وہ تیرے لئے آسمان بن جائے گا تم اس کا بچھونا بن جانا وہ تمہارا سہارا ثابت ہو گا تم اس کی باندی بن جانا وہ تیرا غلام بن جائے گا تم ہمہ وقت اس کے ساتھ ساتھ نہ پھرنا ورنہ تم سے اسے عداوت ہو جائے گی اور اس سے دور بھی نہ بھاگنا ورنہ وہ تجھے بھول جائے گا جب وہ تمہارے پاس آئے تو اس کے قریب تر ہونا اور جب وہ تم سے علیحدہ رہنا چاہے تو اس سے الگ رہنا نیز اس کے ناک کان اور آنکھ کو بچائے رکھنا تاکہ سوا خوشبو کے اسے کچھ اور سونگھنے کا موقعہ نہ مل سکے تمہاری اچھی باتیں ہی اس کے کانوں تک پہنچیں اور جب تم پر نظر پڑے تو تیرے حسن و جمال کے سوا کچھ اور نہ دیکھ پائے یعنی اپنے آپ کو اپنے خاوند کے لئے خوبصورتی سے سجانا چاہئے!!

حکایت چکی خود چلتی رہی:

حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے کسی عورت سے نکاح کرنا چاہا تو عورت نے اس شرط پر پیغام نکاح قبول کر لیا کہ میری خدمت کے لئے ایک کنیز بھی ہونی چاہیے اس صالح شخص کے اتنے وسائل نہیں تھے کہ خادمہ بھی رکھ لیتا'
شیخ کے ایک عقیدت مند نے عرض کیا حضرت یہ خدمت میں سرانجام دوں گا آپ اس خاتون سے فرمائیے کہ کنیز تو خدمت کے لئے رکھ لوں گا بشرطیکہ تو اس کبھی نہ دیکھے!!

عورت نے کہا مجھے تو خدمت سے تعلق ہے جب خدمت ہو گی تو مجھے دیکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہو گی چنانچہ نکاح ہوا وقت گزرتا رہا ایک دن عورت کی والدہ آئی اور کہنے لگی تیری خاوند کے ساتھ کیسی گزر رہی ہے؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میری خدمت کے لئے اس نے ایک کنیز مقرر کر رکھی ہے البتہ میں نے آج تک کنیز کو دیکھا نہیں میرا خاوند ہر روز آدھی رات کے وقت عبادت کے لئے چلا جاتا ہے۔

ماں نے کہا!! یقیناً وہ لونڈی کے پاس جاتا ہو گا تیرے ساتھ تو محض عبادت کا بہانہ بناتا ہے چانچہ حسب معمول وہ رات کو بیدار ہوا اور مقام عبادت پر مصروف عبادت ہو گیا خاتون دبے پاؤں اس کا جائزہ لینے وہاں پہنچی دیکھا وہ عبادت میں مصروف ہے پھر عورت کے دل میں خیال آیا چلیں کنیز کو بھی دیکھوں وہ کیا کر رہی ہے۔

شیخ کا وہ عقیدت مند بھی عبادت میں مصروف تھا چکی از خود چل رہی تھی جب قعدہ میں ہوتا تو چکی میں دانے ڈال دیتا!! یہ نظارہ دیکھتے ہی اس نے اپنی والدہ کی بات کو نسیا" منسیا کر دیا پھر وہ خاوند اور غلام کی خدمت کرنے لگی!!

حکایت: گستاخان انبیاء کا انجام !

حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عرائس میں دیکھا حضرت شمعون نامی بھی نبی تھے انہوں نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی مگر وہ آمادہ قتال ہوئی حضرت ان پر غالب آئے اور جب کبھی گرفت میں آ جاتے تو لوہے کی بیڑیاں از خود ٹوٹ جاتیں اور آپ پھر تبلیغ میں مصروف ہو جاتے یہاں تک کہ قوم نے حضرت شمعون علیہ السلام کی بیوی کو اپنے ساتھ ملا لیا انہوں نے مال و دولت کا لالچ دے کر آپ کو گرفتار کرنے کا عہد لیا'

پھر کہنے لگی آخر آپ کو کونسی چیز سے باندھا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا وہ تو مرے بال ہیں جب آپ سوئے تو آپ کو بالوں سے باندھ کر اس نے قوم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے حوالے کر دیا قوم نے آپ کے ناک کان کاٹ دیئے آنکھیں نکال دیں آپ نے صبرو استقامت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا یہاں تک کہ قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا زمین پھٹ گئی اور تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا اور اس خاتون پر بجلی گرادی جس سے وہ راکھ کا ڈھیر بن گئی :

بعدہ حضرت شمعون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے نوازا ناک کان آنکھیں اسی طرح عود کر آئیں آپ نے ایک ہزار ماہ تک اپنی نافرمان قوم سے جہاد جاری رکھا سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر متعجب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ القدر نازل فرما کر آپ کو مسرور فرما دیا

(تنبیہ) :۔ انبیاء کرام علیہ السلام بڑے بڑے امتحانات سے گزرے آگ میں ڈالے گئے آرے سے چرائے گئے دریائے نیل بہائے گئے یقتلون النبین بغیر حق ناحق شہید ہوئے ہر آزمائش سے دو چار ہوئے مگر سب سے بڑا امتحان اس طرح بھی لیا گیا کہ بعض کی بیویاں کافرہ تھیں جو نبی ایسی بلند ترین ہستی کی خدمت میں حاضر ہونے کے باوجود دشمن بن کر رہی اور نبی اس نازک ترین امتحان میں بھی ثابت قدم رہے کبھی اللہ تعالیٰ کے حضور شکوہ و شکایت نہ کی' آخر اپنے انجام بد کو پہنچیں اسی طرح آج صالحین' عابدین' زاہدین' علماء کرام اولیاء عظام اور مشائخ مبتلاء ہیں بیویاں اور اولادیں نافرمان بے عمل بد کردار ہیں کیوں؟ تاکہ کوئی شخص بھی ایسے امتحان میں اپنی علمیت و مشیخیت کی زعم میں آکر انبیاء کرام علیہ السلام کی ذات والا برکات پر اپنے تقدس کا اظہار نہ کرے جب صاحبان عظمت کا یہ حال ہے تو عوام کالانعام کی بات کہاں تک پہنچتی ہے لہٰذا ہر وقت اپنی اصلاح اور انبیاء و اولیاء کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کی طرف راغب رہنا چاہیے ان کے امتحان کو بطور استہزاء پیش نہیں کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی سخت ہے ان بطش ربک لشدید ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

موعظمت: اپنا راز آؤٹ نہ کرو!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمہارا راز تمہاری قید میں ہے جب تم نے کہ دیا تو دوسرے کے قبضہ میں آگیا' اب تم اسے کبھی واپس نہیں لے سکتے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے راز کو محفوظ رکھنے میں اپنی ضروریات کا تعاون کرو!!

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ دل رازوں کے برتن ہیں اور لب راز کے تالے زبان ان کی کنجیاں'

منشور الحکم میں ہے کہ عقلاء کے دل اسرار کے قلعے ہیں

حضرت امام ماوردی علیہ الرحمتہ کی ادب الدنیا میں مرقوم ہے کہ اسرار کا مخفی رکھنا کامیابی کا سب سے بڑا سبب ہے اور صحت و عافیت کا دائمی ذریعہ۔

زنا اور کفر!

حضرت نوح علیہ السلام کی عورت لوگوں کو آپ کی فرمانبرداری سے روکا کرتی تھی اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی عورت کا معاملہ ہے!! تہذیب الاسماء والغات میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے!!

لوش بن ہاران بن تارخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا نام واعلہ تھا جب اس نے آپ کے پاس بے ریش فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھا تو اس نے قوم کے لوگوں کو اطلاع کر دی جس سے حضرت لوط علیہ السلام بے حد پریشان ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہ کیونکر مناسب ہے کہ نبی کی بیوی کافرہ ہو!! لیکن زانیہ نہ ہو!! اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کفار کی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس لئے بھیجا تاکہ وہ شرک کی نیند سے بیدار ہو کر توحید و رسالت کی برکات کو حاصل کریں اور انبیاء کرام ایسے اوصاف سے متصف ہوں جن سے لوگ ان کی طرف رغبت کریں اور ایسے عیوب و نقائص سے انہیں دور رکھا جائے جن سے لوگوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے' چنانچہ زنا سب سے نفرت انگیز چیز ہے' بخلاف کفر کے کیونکہ کفار کفر کو باعث عار نہیں سمجھتے جب زنا باعث عار سمجھتے ہیں!! لہٰذا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ کسی بھی نبی کی بیوی زنا ایسے عیب سے منسوب ہو' جبکہ کفر کی بیماری میں چند ایک عورتیں مبتلاء ہوئیں!! جو آخر کار عذاب الٰہی کا شکار ہو کر عبرت کا نشان بنیں!!

حضرت علائی علیہ الرحمتہ نے سورہ ہود کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل' حضرت میکائیل آئے حضرت کی زوجہ نے قوم کو اطلاع کر دی لوگ دوڑتے ہوئے آئے' حضرت لوط علیہ السلام پریشان ہوئے اور پکار اٹھے آج کا دن تو انتہائی سخت ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ارشاد فرما چکا تھا کہ اس قوم پر عذاب مسلط کر دینا البتہ جب تک چار مرتبہ حضرت لوط شہادت نہ دیں اس وقت تک توقف کرنا'

چنانچہ آپ نے فرشتوں کو کہا تمہیں اس بستی کے حالات کی خبر نہ پہنچی کہ یہاں کے لوگ ایسے ایسے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا باوجود کہ وہ جانتے تھے!!

حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا شہادت دیتا ہوں کہ روئے زمین پر اس بستی سے زیادہ برائی کہیں نہیں ہوتی یہ کلمات حضرت لوط علیہ السلام نے چار بار کہے حضرت جبریل امین اپنے رفقاء سے ہر بار کہتے گواہ رہو'

پھر حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کے اوباش جوانوں کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے فرمایا لوگو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں ان سے نکاح کر دیتا ہوں میرے مہمانوں کو غلط خیال سے مت دیکھو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعض مفسرین فرماتے ہیں آپ نے بیٹیوں سے مراد قوم کی عورتیں لی تھی، یعنی میری قوم کی عورتیں میری ہی بیٹیاں ہیں ان سے تمہارے نکاح کر دیتا ہوں اس لئے کہ قوم کا نبی قوم کے لئے منزلہ باپ ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میں تمہارے لئے والد کی طرح ہوں!!

امام نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفقت میں باپ کی طرح ہیں اور بعض نے کہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تمہیں جس چیز کی بھی ضرورت در پیش ہو مجھ سے بلا حیل و حجت ایسے طلب کر لیا کرو جیسے اپنے والد سے طلب کرتے ہو !

قوم لوط کی تباہی:

حضرت لوط علیہ السلام کے پاس جب فرشتے حاضر ہوئے تو دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم آپ کے رب کا پیغام لائے ہیں آپ نے دروازہ کھولا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے جس سے آپ کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جب آپ کے جسم پر ہاتھ رکھا تو بے حس ہو گیا!! اور یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ اے اللہ کے نبی!! رات کے وقت اپنے اہل خانہ کو ساتھ لے کر نکل جائیے اور احتیاط کیجئے کہ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے تمہاری عورت کے سوا کیونکہ جس عذاب میں قوم مبتلا ہوا چاہتی ہے اس میں وہ بھی شامل ہے ! ! حضرت لوط علیہ السلام نے دریافت کیا عذاب کتنی دیر تک نازل ہوگا ! ! کہا گیا صبح تک، جو بالکل قریب ہے۔ جب حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل خانہ کو لیکر باہر نکلے تو فرمایا کوئی بھی شخص پیچھے نہ دیکھے اور جب عذاب کی آواز سنائی دینے لگی تو آپ کی عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پکار اٹھی ہائے میری قوم ! ! یہ کہنا تھا کہ ساقط و جامد پتھر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بن گئی کہتے ہیں ہر ماہ اس پتھر سے حیض کی رنگت جیسا خون بر آمد ہوتا ہے
(واللہ تعالیٰ و جبیبہ الاعلیٰ اعلم)

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے ان بستیوں کو اٹھا لیا یہاں تک فرشتوں نے صبح کے مرغوں کی بانگ کو سن لیا ! ! گدھوں کے چلانے کی آوازیں سماعت فرمائیں کوئی بھی سویا ہوا بیدار نہ ہوا برتنوں کی ٹوٹ پھوٹ نہ ہوئی یہاں تک کہ ان بستیوں کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا پھر ان پر سجیل پتھروں کی بارش برسائی کہتے ہیں سجیل آسمان میں پہاڑ ہے بعض کہتے ہیں زمین و آسمان کے درمیان ایک دریا ہے بعض نے یہ بھی کہا کہ سجیل پختہ مٹی کو کہتے ہیں ممکن ہے اپنی سطح پر یہ ہر ایک کا نام ہو (تابش قصوری) کلمہ منضود سے مسلسل' پے در پے' ایک پر ایک' مراد ہے یعنی ان پر مسلسل' پے در پے' یا ایک پر ایک پتھر گرتا رہا:۔ مسومہ سے مراد یہ ہے کہ ان پر سرخ رنگ کے نشان لگا دیئے گئے چنانچہ آج کل بھی جہاں خطرہ ہوتا ہے سرخ بتی' سرخ لکیر' یا سرخ نشان دیا جاتا ہے
حضرت ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان پتھروں میں سے ایک پتھر دیکھا ہے اور وہ پتھر کفار و مشرکین مکہ سے دور نہیں ہیں۔

لطیفہ :۔ شہادت برائے سعادت :۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں یہ حکمت الہیہ ہے کہ دنیا و عقبیٰ میں بلا شہادت کسی کی گرفت نہ کی جائے جیسے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی شہادت عذاب کا سبب بنی اسی طرح امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کیلئے اللہ تعالیٰ کی شہادت موجب سعادت ہو گی مثلاً التائبون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

العابدون اور ان المسلمین والمسلمات سے ظاہر ہے :۔

مو عظت :۔ عبرتناک واقعہ :۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہیں سے گزر ہوا آپ نے ایک آدمی کو آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں دیکھا آپ نے پانی لیا اور آگ بجھانا چاہی تو وہ آگ ایک بے ریش لڑکا بن گئی اور آدمی آگ کی صورت ہو گیا اور اسی طرح وہ لڑکا آگ کے شعلوں میں جلنے گا آپ یہ کیفیت دیکھ کر تعجب کرنے لگے وہ آدمی بولا یا نبی اللہ ! ! میں نے اس لڑکے سے برائی کی اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آگیا اس وقت سے کبھی مجھے آگ بنا دیا جاتا ہے اور کبھی اسے اور باری باری ایک دوسرے کو شعلوں سے جلاتے رہتے ہیں اور یہ عذاب مسلسل قیامت تک رہے گا'

مو عظت :۔ لواطت کی نحوست :۔

عیون المجالس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد میری نظر سے گزرا' آپ نے فرمایا اگر لوطی تمام سمندروں کے پانی سے بھی غسل کرے تب بھی پاک نہیں ہو گا قیامت میں بھی وہ نجس و پلید ہی اٹھے گا۔
نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب آدمی' آدمی کے اوپر آتا ہے' تو عرش الٰہی کانپنے لگتا ہے آسمان پکار اٹھتے ہیں الٰہی ہمیں اجازت دے تا کہ ہم ان پر پتھروں کی بارش برسائیں اور زمین کہتی الٰہی! مجھے اجازت عطا فرماتا کہ میں اسے نگل جاؤں ارشاد ہوتا ہے اسے رہنے دو یقیناً ایک دن ہمارے سامنے کھڑا ہو گا ! !

شیطان کا بھاگنا:۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مرد مرد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے ساتھ ملوث ہوتا ہے تو شیطان بھی مارے خوف کے بھاگ جاتا ہے کہیں اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر بھی نہ پڑ جائے۔

لوطی، خنزیر بن جاتا ہے:-

سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ لواطت کے مرتکب کو قبر میں خنزیر بنا دیتا ہے اس کے نتھنوں میں آگ گھستی ہے اور پیچھے سے نکلتی رہتی ہے۔ (یعنی وہ ذلت کے عذاب میں مبتلا رہتا ہے)

لواطت، سب سے برا فعل:-

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ایک بار عفریت جن سے فرمایا مجھے ابلیس کے بارے خبر دو وہ آپ کو اپنے ساتھ سمندر کی جانب لے چلا، یہاں تک کہ سطح آب پر ایک فرش کے اوپر اسے بیٹھے ہوئے پایا، آپ نے اس سے کہا تو یہ بتا! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا فعل کونسا ہے اور سب سے محبوب عمل کیا ہے؟

وہ کہنے لگا ! ! یا نبی اللہ ! ! اگر آپ یہاں تشریف نہ لاتے تو میں ہرگز نہ بتاتا اب آپ کا حکم ہے لہٰذا سنئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا فعل لواطت ہے اور اس سے بچنا سب سے محبوب عمل ہے ! !

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم لوط کا سا فعل کرے وہ لعنتی ہے نیز فرمایا جو کوئی قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہو گا مرنے کے بعد وہ اپنی قبر میں ایک ساعت ہی رہے گا پھر اس پر ایک فرشتہ مسلط کر دیا جائے گا جو ابابیل کی سی صورت میں ہو گا وہ اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر اسے قوم لوط کی بستیوں میں پھینک دے گا اور اس کی پیشانی پر لکھ دیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا،

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کے دن کچھ لڑکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائیں جائیں گے جن کے سر کٹے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہو گئی بتاؤ تم کون ہو! وہ کہیں گے ہمارے اباؤ اجداد میں کچھ ایسے بھی تھے جو اپنی عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے منہ کالا کرتے تھے اور ہمیں غلط جگہ ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دو اور ان کی پیشانیوں پر نقش کردو ! ! کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مجھے سب سے زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ میری امت کہیں قوم لوط کے افعال کی مرتکب نہ ہو جائے ! !

مسئلہ :۔ لواطت کی حد'

مثل زنا ہے' حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ خدانخواستہ ایک شخص عورت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہے اور ایک شخص کسی لڑکے سے لواطت کر رہا ہے اور ہمیں چھوڑانے کی طاقت ہے تو فوری طور پر لڑکے کو چھوڑائیں گے حضرت امام رافعی فرماتے ہیں حد میں فاعل اور مفعول برابر ہیں (یہاں کئی نازک مسائل ہیں جنہیں صرف نظر کیا جاتا ہے ان کی تفصیل اصل میں دیکھئے (تابش قصوری)

روضہ میں ہے کہ خوبصورت بے ریش لڑکے کو فرائض کے سیکھنے کے لئے سفر سے باز رکھیں اس کی طرف بنظر شہوت دیکھنا اور چھونا حرام ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسے تو بنظر شہوت چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' بعض علماء شافعیہ کے نزدیک بھی یہی فتویٰ ہے بعض نے تو ایسے بچے کی قرات سننے سے بھی روکا ہے'

شرح مہذب میں ہے کہ جب خوبصورت لڑکے کو دیکھنا حرام ہے پھر اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ساتھ تنہائی میں رہنا تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا کیونکہ علیحدگی میں فحش و فساد کا زیادہ خطرہ ہے'

حضرت امام قزوینی کی کتاب مفید العلوم میں ہے کہ دو جانور لوطی ہیں ایک گدھا' دوسرا خنزیر گویا کہ جو اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں وہ گدھے اور خنزیر ہیں بل ھم اضل بلکہ ان سے بھی گئے گزرے کیونکہ جانور تو مکلف نہیں جبکہ انسان خصوصاً مکلف ہیں'

حضرت امام ولی اللہ تقی الدین الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب تنبیہہ السالک میں بعض علماء سے روایت بیان کی ہے کہ قوم لوط نے لواطت کا فعل گدھے اور خنزیر سے سیکھا'

حکایت :- غیرت مند کی مکارہ بیوی!

ایک نیک صالح آدمی نہایت خوبصورت بیوی رکھتا تھا سفر میں جانے لگا تو اس کے ہاں ایک درہ نامی جانور رہا جو آدمیوں کی طرح باتیں کر لیتا آدمی نے جانور سے کہا تم میری بیوی کی حرکات و سکنات اور معمولات کو بغور دیکھنا اور پھر مجھے واپسی پر بتا دینا'

وہ نیک مرد سفر پر روانہ ہوا بعدہ عورت کے کسی دوسرے شخص سے مراسم تھے اسے گھر پر بلا لیا کرتی'

جب وہ نیک آدمی واپس آیا تو اس پرندے نے تمام ماجرا کہہ سنایا غیرت مند آدمی نے عورت کو خوب مارا' عورت سمجھ گئی کہ یہ سب اس پرندے کی کارستانی ہے اب اپنی صفائی کے لئے اس نے ایک چال چلی وہ یوں کہ اپنی لونڈی کو حکم دیا تو مکان کی چھت پر چکی پیسے اور درہ نامی پرندے کو پنجرے میں بند کر کے اوپر بوری ڈال دے تھوڑا سا پانی بھی چھڑک دینا اور آئینہ لے کر چراغ کے سامنے چمکاتی رہے اس نے ایسے ہی کیا اور آئینے کا عکس دیوار اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پنجرے پر پڑتا رہا پرندے نے گمان کیا بارش ہوئی ہے اور چکی کو بجلی کی کڑک اور آئینہ کی شعاع کو بجلی کی چمک خیال کیا۔ جب دن نکلا تو وہ اپنے مالک سے کہنے لگا آج رات توبڑی بارش ہوئی بجلی اور گرج چمک کا کیا کہنا وہ بولا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ گرمی کے باعث ہمارا تو برا حال رہا'

عورت یہ باتیں سنکر خاوند سے کہنے لگی دیکھو یہ درہ نامی پرندہ جھوٹ بول رہا ہے اسی طرح مجھ پر بھی اس نے افتراء باندھا' خاوند نے جب یہ کیفیت دیکھی تووہ عورت پر راضی ہو گیا اور دونوں خوشی خوشی رہنے لگے۔ مالک نے جانور کو لعن طعن کی اور کہا تو کیسا جھوٹ بولتا رہا ہے جانور یہ طعنہ برداشت نہ کر سکا اور چونچوں سے اپنے آپ کو لہو لہان کرڈالا بعدہ مالک نے اسے فروخت کر دیا۔

حکایت :- پانچ شیطانی گدھے :-

حضرت امام علائی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ نمل کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان لعین کو پانچ گدھے لے جاتے دیکھا' اور فرمایا کہاں لئے جا رہا ہے کہنے لگا فروخت کے لئے' آپ نے فرمایا یہ گدھے کیسے ہیں کہنے لگا ان کا نام جور' کبر' حسد' خیانت اور مکر ہے۔ اب ان میں سے جور یعنی ظلم کو تو بادشاہوں کے ہاں فروخت کروں گا' کبر یعنی تکبر اور غرور کو دیہات کے بڑے بڑے چودھریوں' جاگیرداروں میں' حسد کو قاریوں میں خیانت کو تاجروں میں اور مکر کو عورتوں کے ہاتھوں فروخت کروں گا۔

حضرت امام نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقر کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ دنیا پانچ چیزوں سے آراستہ باغ ہے علماء کے علم' امراء کے عدل' عابدین کی عبادت' تاجروں کی امانت، اور مخلوق کی آپس میں خیر خواہی سے مگر یہ بات ابلیس کو نہ بھائی تو اس نے ان کے سامنے پانچ پردے ڈال دیئے یعنی حسد کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علم پر، ظلم کو عدل پر، ریا کو عبادت پر، خیانت کو امانت پر اور دھوکہ دہی کو خیر خواہی پر ڈال دیا۔

فائدہ :۔ خیر خواہی کیا ہے؟ ابو داؤد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دین ہی خیر خواہی ہے دین ہی خیر خواہی ہے دین ہی خیر خواہی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من غشنا فلیس منا جو دھوکہ باز ہے وہ ہم میں سے نہیں نیز فرمایا التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین سچا اور امین تاجر روز قیامت انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا ! ! نیز فرمایا التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ (رواہ اصبہانی) سچا تاجر عرش کے دن عرش کے سائے میں ہوگا (تفصیل باب العدل میں آرہی ہے)
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سخت ترین عذاب میں ظالم بادشاہ ہوگا (طبری) نیز فرمایا بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے ہر مظلوم اس کے ہاں پناہ تلاش کرتا ہے (ابن ماجہ)
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمانوں کا افسر ہو جب تک وہ عوام کے کام پورے نہیں کرتا اللہ اس کے مقاصد کو بھی پورا نہیں کرتا (طبری)

فائدہ :۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ کے اس قول ان کید الشیطن کان ضعیفا بیشک شیطان کی مکاری کمزور ہے اولیاء کرام کی طرف مشیر ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی مدد حاصل ہے ان پر شیطان کا مکر نہیں چل سکتا اس لئے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہتے ہیں اور دوسرے لوگ بے یارو مددگار ہونے کے باعث اس کی گرفت میں آجاتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں۔

مکر:۔

عیاری، حیلہ بازی سے کسی بھی شخص کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کرنے کا نام ہے اور پھر قرآن پاک میں اس قول ماجزاء من اراد با ھلک سوء الا ان یسجن اور عذاب الیم سے لے کر ان کید کن عظیم تک، جو حضرت زلیخا کی طرف سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بے حد محبت تھی پھر اس نے از خود کیوں قید کرنے یا تکلیف پہنچانے کا اشارہ دیا بیان کرتے ہیں کہ اس کا مقصد قیدی بنانا نہیں تھا قید کرانا تھا وہ دن یا دن کا کچھ حصہ بھی متصور کیا جا سکتا ہے نیز اس نے عذاب پر قید کو پہلے ذکر کیا، کیونکہ محب کو محبوب کی تکلیف قطعاً" گوارا نہیں ہوتی، (اور قید میں ضروری نہیں کہ سزا بھی دی جائے)

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ مردوں کا مکر عورتوں سے زیادہ ہوتا ہے پھر عورتوں کے مکر کو عظیم کیوں قرار دیا گیا جواباً" کہتے ہیں کہ عورتوں کے مکر سے عار نمایاں ہوتی ہے جبکہ آدمیوں کے مکر سے عار کا ظہور کم ہوتا ہے،

حکایت:۔ حجاج بن یوسف کا خلیفہ وقت کو عار دلانا !

حجاج بن یوسف نے کسی عورت سے نکاح کیا مگر عورت کو اس سے کوئی رغبت پیدا نہ ہوئی اس نے خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ حجاج سے مجھے طلاق دلوائیں اور اپنے ساتھ نکاح کر لیں نیز حجاج از خود میری پالکی میں تمہارے ہاں پہنچائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا یہاں تک کہ ایک دن خلیفہ کے دستر خوان پر حجاج بھی موجود تھا اس نے ایک بوٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال کر خلیفہ کو پیش کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دی' خلیفہ نے اس انداز کو ناپسند کرتے ہوئے کیفیت معلوم کی تو حجاج نے کہا تجھے جھوٹا کھانا پسند ہے اس لئے میں نے یہ حرکت کی خلیفہ سمجھ گیا اور اس نے اسی وقت عورت کو طلاق دے دی یہ مثال مرد کی حیلہ سازی کی ہے۔

حکایت :۔ وفادار کتا:۔

حارث نامی ایک شخص اپنے رفقاء کے ساتھ سیرو تفریح کے لئے روانہ ہوا' اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے واپسی کی راہ لی حارث کا کتا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا' یہاں تک کہ وہ شخص حارث کی بیوی کے پاس پہنچا اور زنا کا مرتکب ہوا کتا ان کی قبیح حرکات برداشت نہ کر سکا اور بڑی چابکدستی سے حملہ آور ہوا اور دونوں کو ہلاک کر دیا حارث جب گھر پہنچا تو دونوں کو مردہ پایا اور پکار اٹھا

فیا عجبا للخل یھتک حرمتی
و یا عجبا للکلب کیف یصون

مجھے دوست پر تعجب ہے وہ میری عزت برباد کرتا ہے اور مجھے کتے پر حیرت ہے کہ وہ کیسے (غیرت مند بن کر) بچاتا ہے

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

بغداد شریف میں کسی شخص نے کتا پال رکھا تھا ایک دن اس کا کہیں جانا ہوا تو کتا بھی ساتھ ساتھ چلنے لگا' یہاں تک کہ اس شخص کا گزر اس کے دشمنوں کے پاس ہوا' انہوں نے پکڑ لیا اور ایک مکان میں لے جا کر قتل کر کے کنویں میں پھینک دیا' کتا ان کے دروازے پر پڑا رہا ان لوگوں میں سے ایک شخص باہر نکلا تو کتا اسے کاٹنے لگا' اس نے لوگوں کو مدد کے لئے پکارا بمشکل جان بچی' مگر اس واقعہ کی اطلاع خلیفہ کو بھی ہوئی تو خلیفہ نے اس شخص کو بلایا اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پوچھا آخر کیا وجہ ہے کتا تیرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے مقتول کی ماں نے دیکھا تو کہا میرے بیٹے کے دشمنوں میں یہ شخص بھی ہے کوئی تعجب کی بات نہیں یہ بھی قاتلوں میں شامل ہو' چنانچہ اپنے خادموں کو حکم فرمایا اس شخص کے ساتھ ساتھ چلو وہ سبھی جا رہے تھے کتا بھی ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ اس کنویں پر پہنچے تو کتے نے زور زور سے بھوکنا شروع کر دیا یہ ماجرا دیکھتے ہی اس شخص نے اقرار کر لیا کہ میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا ہے' چنانچہ خلیفہ نے قصاص میں تمام کو قتل کرا ڈالا'

حکایت :۔ حضرت نوح علیہ السلام کا کتا:۔

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب کشتی تیار کرنے لگے تو رات کو لوگ آ کر کشتی کو خراب کر ڈالتے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تو حکم ہوا کشتی کی حفاظت کے لئے ایک کتا رکھ لیں چنانچہ آپ نے ایک حفاظتی کتا رکھ لیا رات کے وقت جب لوگ کشتی خراب کرنے آتے تو کتا چلاتا' آپ بیدار ہو جاتے اور لوگ بھاگ جاتے بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے ہی حفاظت کے کتے پالنے کا آغاز کیا'

علماء کرام فرماتے ہیں جس گھر میں کسی جانور کی تصویر یا کتا ہو وہاں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ ہے کہ تصویر تو تخلیق الٰہی سے مشابہت رکھتی ہے اور کتا نجس ہونے کے ساتھ ساتھ نجاست کھاتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے اسی بناء پر کتا شیطان کہلاتا ہے خصوصاً کالا کتا پس اس سے شکار جائز نہیں اور اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز باطل ہوگی البتہ حضرت خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حفاظتی اور شکاری کتا' اور ایسی تصویر جس کی تذلیل کی جاتی ہو جیسے فرش کالین وغیرہ پر جو پاؤں میں پڑی رہتی ہے وہ فرشتوں کے لئے مانع نہیں ! ! لیکن صحیح یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے کہ مطلقاً کتا یا تصویر مانع ہے'

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس گھر میں کتا ہو' اس میں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ بھی ہے کہ کتا شیطان کے تھوک سے بنایا گیا ہے وہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا تو شیطان لعین نے اس پر تھوک دیا تھا فرشتوں نے اتنی مٹی نکال دی تھی وہی اولاد آدم کے لئے ناف کا مقام بن گیا' وہ مٹی جو فرشتوں نے پھینک دی تھی اسی سے کتے کو بنا دیا گیا' (کتاب الحقائق) اسی لئے فرشتے اور شیطان یکجا نہیں ہو سکتے' یعنی جہاں فرشتے ہوں گے وہاں شیطان نہیں ہو گا اور جہاں شیطان ہو گا وہاں فرشتے نہیں ہوں گے (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جہاں جنبی ہو گا وہاں فرشتے داخل نہیں ہوں گے' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس گھر میں کتا' تصویر' یا جنبی ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے (رواہ ابوداؤد)

نیز فرمایا جس گھر میں ناچ گانے کا سامان ہو گا' اس میں فرشتے داخل نہیں ہو گے اور جو وہاں رہتے ہوئے کسی مجبوری کے باعث انہیں نکالنے پر قادر نہیں اسے یہ دعا مانگی چاہیے الٰہی جو کچھ لوگ کرتے ہیں میں ان سے بیزار ہوں' لہٰذا تو مجھے فرشتوں کی دعا و برکت سے محروم نہ کر (رواہ ابوداؤد) نیز جس جماعت میں کوئی جنبی ہوتا ہے وہ جماعت بھی رحمت کے فرشتوں سے محروم رہتی ہے ! !

لطیفہ :- سب سے زیادہ صاحب عزت کون ہے؟

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا ! ! الٰہی مجھے آگاہ فرمائیے تیرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و صاحب عزت کون ہے؟ ارشاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو اوہ شخص جو میرے احکام پر ایسی تیزی سے عمل پیرا ہو جیسے چیتا اپنی خواہش تکمیل کے لئے تیزی دکھاتا ہے'

اور وہ جو میرے بندوں سے ایسے محبت رکھے جیسے بچہ لوگوں سے اور میری منع کردہ اشیاء میں سے کسی شخص کو مرتکب دیکھے تو اسے نفرت و حقارت سے دیکھے' اور اس پر اپنے غم و غصہ کا شدید اظہار کرے

فائدہ:-

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شکاری اور حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتا ہے تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں (بخاری شریف) دوسری روایت میں ایک قیراط کی کمی بتائی گئی ہے (قیراط ایک پیمانہ ہے اور اس دور میں مستعمل تھا)' مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ان دونوں روایت میں یوں تطبیق دی جا سکتی ہے' کہ یہ کمی بیشی کتوں کی ایذاء رسانی کے مختلف ہونے کے باعث ہے' یعنی جو کتے زیادہ نقصان دہ ہوں گے ان کے رکھنے سے دو قیراط کمی واقع ہو گی اور جو کم ضرر رساں ہے نیز آبادی سے دور جنگل میں رہتے ہیں ان سے ایک قیراط ہی کہا تھا جب مزید تاکید فرمائی تو دو قیراط کا ارشاد فرمایا جس طرح برتن میں ایک یا زیادہ کتوں نے منہ ڈالا تو اسے کتوں کی تعداد کے مطابق نہیں دھوئیں گے بلکہ اسے پاک کرنے کے لئے صرف سات بار دھونا ہی کفایت کر دے گا'

مسئلہ

کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اس برتن کو پاک کرنے کے لئے سات بار دھوئیں البتہ ایک بار پاک مٹی سے دھونا شرط ہے بہتر ہے کہ پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے پھر چھ بار پانی سے صاف کرے !!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عجیبہ :-

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کتے کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے' اس کا گوشت مسلمان کے لئے کھانا حرام ہے ! !
حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کتے کے بارے تفصیلی معلومات "اختلاف الاعلام من الاحکام میں درج کی ہیں نیز عقد الفرید میں دیکھاہے کہ جب بھیڑیا کتیا سے جفتی کرتا ہے تو اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ سلوقی کہلاتا ہے اور سلوقی کتوں کی اصل بھیڑیے سے ہے اس لئے سلوقی نر بیس برس اور مادہ بارہ سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔
حضرت امام یافعی کی نزہتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ سلوقی' یمن کے شہر سلوق کی نسبت ہے معروف ہے روض الریا حین میں کتے کی کچھ عمدہ خصلتیں ذکر کی گئی ہیں مثلاً صالحین کی طرح بھوکا رہتا ہے متوکلین کی طرح اس کا مکان نہیں محبین کی طرح وہ رات کو کم سوتا ہے اور جب مرتا ہے زاہدوں کی مانند' کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہوتی' سچے مریدوں اور عقیدت مندوں کی طرح اپنے مالک سے وفاداری کرتا ہے کبھی چھوڑتا نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی سختی برتے متواضعین کی طرح تھوڑی جگہ پر گزر بسر کرلیتا ہے'
طالبین رضا کی طرح جب لوگ اسے اپنے پاس نہیں رہنے دیتے تو وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے'
اگر اسے ماریں اور پھر اسے ٹکڑا ڈالیں تو خاشعین کی طرح فوراً قبول کرلیتا ہے دل میں کینہ نہیں رکھتا جب لوگوں کے سامنے کھانا آتا ہے تو یہ مساکین کی طرح دور بیٹھ جاتا ہے ! !

حکایت :- مردہ کافر' مسلمان' اور مردہ مسلمہ کافرہ !

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے کہ اسحاق نامی ایک شخص کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قبر پر روتے دیکھا' سبب پوچھا تو کہنے لگا یہ میری بیوی کی قبر ہے جو میرے چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے بے حد محبت تھی' اب مجھے اس کی قبر سے جدا ہونے کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں بحکم الٰہی اسے زندہ کر سکتا ہوں اس نے کہا ضرور فرمائیے آپ نے فرمایا :- قبر والے' اللہ تعالٰی کے حکم سے زندہ ہو جائیے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر سے ایک حبشی آگ کے شعلہ کی طرح تیزی سے لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ کہتا ہوا باہر نکلا'

وہ آدمی عرض گزار ہوا یہ قبر تو نہیں تھی میری عورت کی وہ قبر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اسے بحکم خدا پکارا تو ہ خاتون زندہ ہو کر باہر نکل آئی' آدمی بڑا خوش ہوا' مگر ساری رات جاگنے کے باعث اسے نیند نے آ لیا' اسی اثناء میں ایک شہزادے کا ادھر سے گزر ہوا اس کی عورت پر نظر پڑی تو فریفتہ ہو گیا عورت بھی اسے دل دے بیٹھی شہزادے نے اپنے پیچھے سوار کیا اور چلتا بنا۔

جب اسحاق بیدار ہوا تو اس عورت کو نہ پایا' تلاش کرتا کرتا شہزادے کے پاس آیا تو عورت کو وہیں پایا اس نے شہزادے سے کہا یہ میری بیوی ہے عورت بولی تو جھوٹا ہے میں تو اس کی لونڈی ہوں ابھی تکرار کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ادھر سے گزر ہوا اس آدمی نے پکارا یا نبی اللہ یا روح اللہ ! ! میری مدد فرمائیے یہ وہی خاتون ہے جسے اللہ تعالٰی نے آپ کے کہنے پر زندہ کیا شہزادہ بولا' یہ تو میری لونڈی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خاتون سے فرمایا کیا تو وہی عورت نہیں جسے میں نے بحکم الٰہی زندہ کیا' اس نے کہا قسم بخدا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہم نے تجھے دیا تھا واپس کر یہ کہنا تھا کہ اس پر موت مسلط ہو گئی

پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جب مرا تو کافر تھا اور پھر جب زندہ ہوا تو مومن بن کر مرا' وہ اس حبشی غلام کو دیکھے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جو چاہتا ہے ایسی عورت کو دیکھے مری تو ایماندار تھی جب اسے زندہ کیا تو پھر کافرہ ہو کر مری وہ اس عورت کو دیکھے'

لطیفہ :- صاحب جائیداد اور کم عمر خاتون

حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو پیغام نکاح دیا' جو بد صورت پست قد اور مالدار ہے آپ نے فرمایا جاؤ اس سے نکاح کر لو کیونکہ اس کا مال زیادہ اور عمر کم ہے چنانچہ اس نے نکاح کر لیا' اور وہ اسی رات فوت ہو گئی چنانچہ میراث سے اس شخص کو بہت سا مال ہاتھ لگا'

عورت سے نکاح کی چار صورتیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح چار صورتوں میں کیا جاتا ہے! مال حسب و نسب' حسن و جمال اور دین' ہیں پس تم دیندار عورت سے نکاح کرو کامرانی حاصل ہوگی نیز عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

حضرت ابن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تونگری نصیب ہوگی بعض فرماتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں نعمتوں سے مالامال ہوگا'

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی عورت سے محض دنیا داری اور دینوی وجاہت کے لئے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اسکی نظریں نیچی رہیں اور عفت محفوظ یا صلہ رحمی کے تحفظ کے لئے تو اللہ تعالیٰ طرفین میں برکت ڈال دیتا ہے' (رواہ طبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور طاہر و طیب جانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دیندار عورتوں سے نکاح کرے (رواہ ابن ماجہ)

ہاں مال' حسب و نسب حسن و جمال اور دینداری ایسی چاروں اوصاف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے مرصع عورت سے نکاح ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی عنایت ہو گی'
بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد نر کو اپنی مادہ
سے یوں گفتگو کرتے پایا' نر' مادہ سے یوں کہہ رہا تھا اگر تجھ سے ذکر خدا کرنے
والا بچہ پیدا نہ ہونا ہوتا تو تجھے میں پسند نہ کرتا'

اولاد نرینہ کے لئے تعویز

سورہ آل عمران' زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں تعویز بنا
کر باندھیں جو اولاد کی طالب ہے تو بفضل خدا' حمل قرار پائے گا !!

فیملی پلاننگ یا منصوبہ بندی

حضرت ابن عماد اور ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت
کو مانع حمل ادویات استعمال کرنا جائز نہیں البتہ محب طبری اوائل الاحکام میں
فرماتے ہیں چالس دن سے پہلے کی حرمت نہیں کیونکہ اس وقت کے نطفہ پر
بچے کا حکم نہیں ہوتا' اور نہ ہی ان ایام میں اسقاط کا حکم لگتا ہے مگر بعض علماء
اس کی بھی حرمت کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں نطفے کا رحم میں قرار پانے کے
بعد (ادویات) سے نکالنا گرانے کے مترادف ہے جو ہرگز جائز نہیں اسے ابن
ملقن اجالا میں رقم فرماتے ہیں حاوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ
عزل انزال کے وقت الگ ہو جانا مکروہ نہیں بشرطیکہ میاں بیوی دونوں رضا مند
ہوں' ابن ماجہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرہ
(آزاد) سے عزل کی ممانعت فرمائی ہے'

حکایت :- کیا عورت کی رائے قابل قبول ہے؟

بیان کرتے ہیں کہ شکاری کسی بادشاہ کی خدمت میں مچھلی لے کر حاضر
ہوا' تو بادشاہ نے اسے چار ہزار درہم عطا کئے اس کی بیوی نے کہا تم نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسراف کیا ! ! وہ کہنے لگا اب واپس کیسے لیں ملکہ بولی اس سے پوچھو کیا یہ مچھلی نر ہے یا مادہ جو وہ کہے تو اس کے برعکس منگاؤ' چنانچہ بادشاہ نے شکاری سے پوچھا! شکاری نے کہا' یہ نہ نر ہے اور نہ ہی مادہ یہ تو خشکی ہے بادشاہ مسکرایا اور چار ہزار درہم مزید عطا کر دیئے' شکاری کے ہاتھ سے ایک درہم گر پڑا تو اس نے بڑی تیزی سے اٹھالیا ملکہ نے بادشاہ سے کہا یہ بڑا بخیل ہے یہ تو کچھ حاصل کرنے کا مستحق نہیں بادشاہ نے پوچھا تونے گرے ہوئے درہم کو تیزی سے کیوں اٹھالیا' کہنے لگا اس وجہ سے کہ اس پر آپ کانام نقش تھا' بادشاہ نے اس بات پر خوش ہوا اور اسے مزید چار ہزار درہم عنایت فرما دیئے اور پھر اعلان کرایا کہ کوئی شخص اپنی عورت کی رائے پر عمل پیرا نہ ہو ! !

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم عورتوں کی رائے کے برعکس عمل کیا کرو برکت ہوگی ! !

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی عورت کی خواہشات کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ذلیل و خوار کرے گا ! !

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورتوں پر دھیان نہ دو' اور نہ ہی کسی اہم کام میں ان کی رائے لو' کیونکہ اگر ان پر ملکی تدابیر کو چھوڑ دیا جائے تو ملک تباہ ہو جائے گا ! ! اور وہ سربراہ کی نافرانی کریں گی' ہم نے دیکھا ہے کہ تنہائی میں ان کا کوئی دین نہیں رہتا' اور خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کے لئے ان میں تقویٰ و پرہیز گاری مفقود ہو جاتی ہے انہیں لذت کی رغبت ہے اور ان میں حیرت بہت ہے اور جو عورتوں میں اصلاح پسند ہیں وہ بھی بے ہودگی سے مرصع ہیں' اور جو بدبخت ہیں وہ زنا کار ہیں ان میں یہودیوں کی تین خصلتیں پائی جاتی ہیں' خود ظلم کرتی ہیں اور پھر خود ہی فریادی بنتی ہیں قسمیں کھاتی ہیں لیکن جھوٹی ہوتی ہیں' رغبت ہوتے ہوئے بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکاری ہوتی ہیں، بدکار اور شریر عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو، نیک عورتیں بھی خطرہ سے خالی نہیں ان سے بھی پرہیز کرو۔

فائدہ :- عورتوں کی اقسام

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے عورتوں کی کئی قسمیں ہیں ان میں درج ذیل درندوں اور حیوانوں کے اوصاف پائے جاتے ہیں خنزیر، بندر، کتے، خچر، چوہے، بچھو، پرندے، لومڑی اور بکری وغیرہ کے ! ! اب ان کی تفصیل ملاحظہ ہو :-

ایسی عورت جو کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتی ہو۔ وہ جو اپنے ہمسائیوں کے سامنے فخرو غرور کا اظہار کرنے کے لئے رنگین لباس کی دلدادہ ہو۔ وہ ہے جب اس کا خاوند صاحب مال ہو تو اس کا قرب تلاش کرے اور جب نادار ہو تو اس پر حملہ آور ہو اور اس کے سامنے خوب چلائے۔ جو ہر وقت لڑائی جھگڑے پر تیار رہے۔ جو ہمسائیوں کی چغلی کھائے۔ وہ جو چیونٹی کی طرح خاموشی سے کاٹے۔ جو مٹر گشت کرتی پھرے۔ جو اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کے مال و آبرو کی حفاظت نہ کرے۔ اور جب وہ اس کے پاس آئے تو یہ بیماری کا بہانہ بنائے۔ اور لڑائی جھگڑے کے لئے تیار ہو۔ یہ بڑی بدبخت ہے خوش خلق، نرم گفتار، صابرہ شاکرہ بڑی عزت و وقار والی ہے،

فائدہ :- سات قسم کی عورتیں جن سے نکاح نہیں کرنا چاہیے !

احیاء العلوم میں ہے کہ چھ عورتوں سے نکاح کرنا مناسب نہیں اور وہ یہ ہیں، حنانہ، منانہ، کنانہ، حداقہ، سداقہ، براقہ۔

حنانہ :- جو شور مچائے ہائے وائے کرتی پھرے، منانہ :- جو اپنے جہیز وغیرہ کا خاوند پر احسان جتائے، حداقہ :- وہ ہے جس کی نظریں بھٹکتی پھریں، یعنی حیا دار نہ ہو، سداقہ :- جو خاوند کے سامنے بکواس کرے، براقہ :- جو زرق برق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے لباس کی مشتاق رہے اور کنانہ :۔ جو اپنے باپ وغیرہ کی بڑائی کا اظہار کرتی رہے وہ ایسے تھے ویسے تھے'

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمہاری عورتوں میں بہترین وہ خاتون ہے جو نرم رفتار ہو بڑے آرام سے قدم رکھے آہستہ آہستہ چلے اس کے قدموں کی آہٹ تک سنائی نہ دے' جو خاوند اور خاندان کے لئے باعث فخر ہوا اور گھر کو معمولات کی اشیاء سے بھر دے یعنی فضول خرچ نہ ہو'

اور تمہاری عورتوں میں وہ اچھی عورت نہیں جو مردوں پر دلیر' نیکی سے خالی اور پیٹو ہو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمہارے پاس بطور عاریت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری امانت میں دیا اور کلمہ توحید کے باعث تم پر انہیں حلال ٹھہرایا ! ! حضرت مقداد بن محمد بکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور عمدہ سلوک کرو'

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو اور سن لو کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی اور پسلیوں سے سب سے ٹیڑھی اوپر کی ہے' اور وہ ہے زبان (یعنی عورت زبان دراز ہو تو اس کی زبان درازی پر صبر کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسینہ عقمیہ کو چھوڑو اور کالی بچہ دینے والی عورت سے نکاح کرو' کیونکہ قیامت میں اور امتوں پر تمہاری کثرت سے میں فخر کروں گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شرعی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے کسی عورت کا اچھے آدمی سے نکاح کرائے تو اسے اس نیک عمل کے بدلے جنت میں ایک ہزار حوریں ملیں گی اور ہر ایک دودھیا رنگت کے جنتی محل میں قیام پذیر ہوں گی اور اسے اس سلسلہ میں ایک ایک قدم پر ایک ایک بات ہر حرف کے بدلے ایک سال کی عبادت' سال بھر کے روزے اور شب بیداری کا ثواب عطا ہو گا:۔

حکایت:۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خواتین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ عورتوں کو چھوڑ کر آدمیوں کا ذکر فرماتا ہے کیا عورتوں میں کوئی بھلائی نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان المسلمین والمسلمات(الا یة) اور صلاح الا رواح میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ نمازی اور روزہ دار عورتیں حور عین سے ایسے مرتبہ رکھتی ہیں جیسے ریشم کو ٹاٹ پر فضیلت حاصل ہے'

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں چالیس چالیس ابدال مقرر فرما رکھے ہیں جب کوئی ان میں سے وصال کر جاتا ہے تو اس کی جگہ اور بنا دیا جاتا ہے

حدیث شریف ملاحظہ ہو:۔ ان اللّٰہ اتخذ اربعین بدلا من الرجال ومن النساء کذلک کلما مات واحد قام مقامه آخر ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ہیں میں نے الفردوس میں یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم الابدال اربعون رجلا واربعون امراة کلمّامات رجل ابدل اللّٰہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکانه رجل و کلما ماتت امراة ابدل اللّٰہ مکانها امراة" اللہ تعالیٰ نے چالیس ابدل آدمیوں سے اور چالیس ابدال عورتوں سے بنائے ہیں اگر کوئی ابدال آدمیوں سے فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام کوئی مرد ابدال بنا دیا جاتا ہے اور جب عورتوں سے کوئی ابدال فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام عورتوں سے ابدال بنا دیا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار کے لئے سب سے فائدہ مند تقویٰ و پرہیز گاری کے بعد نیک اور صالحہ بیوی ہے کلمات حدیث ملاحظہ ہوں' ما استفاد المومن بعد تقوی اللّٰہ تعالٰی خیر اله من زوجة صالحة ان امرها اطاعته وان نظر الیها سر ته جب اسے حکم دے اس کی اطاعت کرے اور جب اسے دیکھے تو سرور آئے'

وان اقسم علیها ابرته وان غاب عنها حفظته فی ماله و نفسه اور جب اس پر قسم ڈالے تو پوری کرے اور جب باہر جائے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور آبرو کی حفاظت کرے'

الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فحقکم علیهن ان لا یوطئن فرشکم من تکرهون ولا یاذن فی بیوتکم عن تکرهون' الا وحقهن علیکم ان تحسنوا الیهن فی کسوتهن وطعامهن :- آگاہ ہو جایئے بیشک جیسے تمہیں عورتوں پر حق حاصل ہے ایسے ہی عورتوں کو تم پر حق حاصل ہے تمہارے حقوق میں سے یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ پھٹکنے دیں جس کو تم برداشت نہیں کر سکتے اور جس کا گھر آنا تمہیں ناگوار ہو اسے گھر نہ آنے دیں اور ان کے حقوق میں سے یہ ہے کہ تم طعام و لباس کے معاملہ میں اچھی طرح پیش آؤ'

مسئلہ :-

قیدی عورت کا نان و نفقہ واجب نہیں اگرچہ ظلماً" ہی کیوں نہ قید ہوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو اسی طرح جو عورت دوران عدت وفات پا جائے اگرچہ حاملہ ہو اس کا بھی نان و نفقہ دینا واجب نہیں اور جس حاملہ کو طلاق بائن دی جا چکی ہوں اس کا نان و نفقہ واجب نہیں نفقہ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ یومیہ دے اگر کسی روز زیادہ دے دیا تو وہ اس کی ملکیت ہو جائے گا' پھر اگر وہ مر جائے یا طلاق خلع لے لے یا تین طلاقیں دے دی جائیں تو زائد نفقہ واپس لے سکتا ہے لیکن روزہ کا نفقہ واپس نہیں لے سکتا

فائدہ: خاوند کی خدمت کا صلہ:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب اپنے خاوند کا لباس صاف کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو ہزار نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ جن اشیاء پر سورج طلوع کرتا ہے سبھی اس خاتون کے لئے دعا مغفرت کرتی ہیں نیز اس کے دو ہزار درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں چرخے کی آواز تکبیر کہنے کے برابر ہے اور اللہ رب العالمین کی رضاو خوشنودی کے لئے تکبیر کہنا زمین و آسمان کے وزن سے بھی گراں ہے جو عورت اپنے ہاتھ سے تیار شدہ سوت سے خاوند کے لئے لباس تیار کر کے پہناتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر دھاگے کے عوض لاکھ لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے'

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز اور قرآن کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہے اور خواتین کا جہاد چرخہ کاتنا ہے'

حضرت ابوللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو عورت اپنی نماز میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خاوند کے لئے دعا نہیں مانگتی وہ قبولیت کے شرف کو نہیں پا سکتی'
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میزان میں سب سے پہلے وہ نان و نفقہ رکھا جائے گا جو خاوند اپنی بیوی کو دیتا رہا نیز فرمایا جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے سودا سلف خرید کر از خود گھر لاتا ہے اس کے ستر سالہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازار سے کوئی چیز لی اور از خود اٹھا کر گھر لا رہے تھے کہ سرراہ کسی صحابی نے آپ سے لینا چاہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا بوجھ ہے وہی اٹھا کر چلنے کا زیادہ مستحق ہے

مسئلہ :-

امیر آدمی جب بخل اختیار کرتے ہوئے بازار سے خود وزن اٹھا کر گھر لائے حالانکہ اسے مزدور میسر تھا تو اس کی شہادت قابل قبول نہیں کیونکہ اس نے غریب مزدور کی حق تلفی کی اور بخیلی کا مظاہرہ کیا' ہاں اگر اس نے عاجزی و انکساری کو ملحوظ رکھتے ہوئے صالحین کے طریقہ کی پیروی کی تو عدالت و شہادت ساقط نہیں ہو گی'

فائدہ :-

جو شخص بازار سے سودا سلف خرید کر عورتوں کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہو گی وہ عذاب کا کبھی مستحق نہیں ہوگا۔
حدیث شریف میں ہے اپنی عورت کو خوش رکھنا ایسے ہے جیسے خوف خدا سے رونا اور جو خوف خدا سے روئے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے'
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عورت کو خوشحال رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے حزن و ملال میں مبتلاء نہیں کرے گا بلکہ وہ اس دن خوش و خرم ہو گا۔

فائدہ :۔ لڑکیاں باعث رحمت ہیں :۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں اس پر روزانہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس گھر کی فرشتے زیارت کرتے رہتے ہیں نیز ان کے والدین کے حق میں ہر ایک شب و روز کے بدلے سال بھر کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

حکایت :۔

حضرت ابو جعفر فرغانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک صوفی دوست کے یہاں دینور میں تھا ان کے پاس کچھ کردی لوگ آئے تاکہ وہ سامان خریدنے میں ان کے ساتھ بازار چلیں پھر وہ کردی ان سے کہنے لگے اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ سامان کس کے لئے خرید رہے ہیں تو آپ بڑی جلدی کرتے انہوں نے کہا بتائیے معاملہ کیا ہے کردیوں نے مفصل واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا :۔

یہ ہماری قوم کا سردار ہے اس کی بیوی سے متعدد لڑکیاں پیدا ہوئیں اور جب وہ پھر حاملہ ہوئی تو اس نے کہا اگر اب لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دے دوں گا، سردی کا موسم تھا ہم مراغہ کی طرف جا رہے تھے راستے میں اس عورت کو دردزہ شروع ہوا وہ راستہ سے الگ ہو کر پانی کے قریب جا بیٹھی لوگوں نے سمجھا وضو کے لئے گئی ہے وہی اسے لڑکی پیدا ہوئی وہ لڑکی کو کپڑے میں لپیٹ کر ایک غار میں چھوڑ آئی اور پھر شوہر سے کہنے لگی اس مرتبہ میرے شکم میں حمل نہیں بلکہ یونہی ہوا کی وجہ سے شکم ابھرا ہوا تھا اور اب افاقہ ہے،

پھر ہم وہاں سے چلے آئے اور مسلسل چھ ماہ گزار کر پھر اسی جگہ پہنچے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عورت پانی کا برتن ہاتھ میں لئے پہاڑ کی اسی غار کی جانب چلی گئی جہاں اس نے اپنی بچی چھوڑی تھی' اس نے بڑا عجیب منظر دیکھا کہ ایک ہرنی اس بچی کو اپنا دودھ پلا رہی ہے عورت کی آہٹ پا کر ہرنی الگ ہو گئی اور بچی رونے لگی جب اس کی ماں تھوڑی دیر بعد اس بچی سے الگ ہوئی تو بچی نے پھر رونا شروع کر دیا ماں تھوڑی سی دوری پر جا کھڑی ہوئی اور ہرنی نے آکر دودھ پلانا شروع کردیا تو بچی رونے سے بند ہو گئی عورت لوٹ کر قافلے میں آئی اور تمام ماجرا کہہ سنایا' سبھی لوگ غار کی طرف لپکے اور بچشم خود وہی کچھ دیکھا جیسے عورت نے اطلاع دی تھی پھر ہم لوگوں نے بچی کو اٹھایا تووہ زارو قطار رونے لگی اور ہرنی دور کھڑی رہی تاہم رفتہ رفتہ بچی آدمیوں سے مانوس ہو گئی

اب وہ بالغہ ہے' اس کے باپ نے ایک نیک آدمی سے رشتہ طے کیا ہے ہم لوگ اس کے لئے سامان جہیز و نکاح خریدنے آئے ہیں

(روض الریاحین الامام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مسئلہ :۔

کوئی آدمی اپنی زوجہ سے کہے اگر تیرے ہاں لڑکا ہوا تو تجھے ایک طلاق اور لڑکی ہوئی تو تین طلاقیں پھر اسے لڑکا اور لڑکی دونوں اکھٹے پیدا ہوئے تو کوئی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی اس کی نظیر کچھ اس طرح سے ہے کہ کسی مریض آدمی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھے لڑکی ہوئی تو سو روپے کی وصیت کرتا ہوں اور اگر لڑکا ہوا تو دو سو کی پھر بیک وقت دونوں پیدا ہوئے تو وصیت باطل ہو گی

موعظت' دو عورتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ عدل اختیار نہیں کرتا تو قیامت میں وہ اس طرح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آئے گا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہو گا!!

جس کے پاس دو یا چار بیویاں ہوں وہ ان کی مخصوص خدمت کے لئے باری مقرر کرے جب ایک کے پاس رات گزارے تو اسی شب دوسری کے پاس نہ جائے البتہ دن کے وقت کھانے پینے اور ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے میں مضائقہ نہیں،

مسلم شریف میں ہے عدل و انصاف کو بروے عمل لانے والے قیامت کے دن میزان پر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ہوں گے جب کہ اللہ تعالیٰ کی کیفیت ہمیشہ دائیں ہی ہے

عقل مند عورت نے بادشاہ کو زیادتی کرنے سے محفوظ رکھا

کوئی بادشاہ شکار کے لئے نکلا، اسے پیاس محسوس ہوئی قریبی گاؤں میں گیا اس کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر جا پڑی اور اپنے پاس بلا لیا، اس نے برائی کا ارادہ کیا تو جلدی سے عورت نے ایک کتاب پیش کر دی جس میں زنا کی سزا درج تھی یہ دیکھتے ہی بادشاہ نے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے تمام قصہ کہہ سنایا، خاوند نے ڈر کے مارے عورت کو اس کے والدین کے پاس بھیج دیا مبادا کہ باشادہ کو اس سے کوئی غرض ہو وہ لوگ اس بادشاہ کے دربار میں فریادی بن کر گئے فلاں شخص نے ہم سے کرایہ پر زمین لی تھی مگر نہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی چھوڑتا ہے بادشاہ نے اسے طلب کیااور دریافت کیاکس چیز نے تجھے اپنی زمین میں کاشت سے روک رکھا ہے، اس نے جواباً" کہا میں نے سنا ہے اس میں شیر گھس آیا ہے اور مجھے ادھر جانے سے ڈر لگتا ہے۔

بادشاہ بات کی تہ تک پہنچ گیا اور اس نے کہا تیری زمین عمدہ اور بہت اچھی ہے جاؤ کاشت کرو، اللہ تعالیٰ اس سے برکت عطا فرمائے گا اور اب شیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس طرف نہیں جائے گا'

حضرت یزید بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' بدکار عورت ایک ہزار بدکار آدمیوں کے برابر ہے اور نیک بخت خاتون کے نامہ اعمال میں ایک سو صادقین کے اعمال کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے'

حکایت :- ایثار اور پردہ پوشی

بغداد شریف میں کسی شخص نے اپنی چچا زاد لڑکی سے اس عہد پر نکاح کیا کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے اور نکاح نہیں کرے گا' وقت گزرتا رہا ایک دن اس کی دکان پر ایک عورت آئی اور اس نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا آدمی نے جو چچا زاد لڑکی سے عہد کیا تھا اس سے آگاہ کیا تاہم وہ آتی رہی یہاں تک کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک روز پر رضامند ہوئی چنانچہ اس عہد پر نکاح ہو گیا اور وہ شخص ہفتے میں ایک دن اس کے پاس جاتا رہا پہلی بیوی کو محسوس ہوا تو اس نے اپنی لونڈی کو کھوج لگانے کے لئے کہا لونڈی نے پتہ چلا لیا اور آکر تمام واقعہ بیان کیا'

اس نیک بخت خاتون نے لونڈی کو تاکید کی کہ کسی اور کو یہ نہ بتائے وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو گیا پھر اس خاتون نے پانچ سو اشرفیاں اپنی لونڈی کے ہاتھوں اس عورت کے پاس یہ کہہ کر بھیج دیں کہ یہ فلاں شخص کی وراثت سے ہیں وہ آٹھ ہزار اشرفیاں چھوڑ کر فوت ہوا تھا سات ہزار اس کے بیٹے کی ہیں ایک ہزار میں ہم دونوں شریک ہیں جب لونڈی اس کے ہاں پہنچی اور اشرفیاں پیش کیں'

تو اس ایثار و قربانی کو دیکھتی ہوئی حیران رہ گئی اور اشرفیاں واپس کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔

فائدہ :- بغداد شریف کے بارے مختلف نظریات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ بغداد شریف کے مقابلہ میں دنیا ایک جنگل ہے اور اس جنگل میں شہر تو بغداد شریف ہی ہے نیز آپ نے اپنے بعض رفقاء سے دریافت کیا کیا تم نے بغداد شریف دیکھا ہے وہ کہنے لگے نہیں تو آپ نے فرمایا پھر تو تم لوگوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد شریف میں سکونت اختیار کی تو لوگوں کو فرمایا اس کی سکونت اختیار کرنے میں میری پیروی نہ کرو'

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بغداد ظالموں کا مسکن رہا ہے حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں بغ' باغ کا نام ہے اور داد ایک شخص کا نام تھا ایک شخص نے کہا کہ بغ فارس میں ایک بت نام تھا اور داد کا معنی دیا' یعنی بت کو دیا'

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بغداد شریف کے ساتھ مجھے دلی محبت ہے کیونکہ یہاں سادات کرام کے مزارات ہیں خصوصاً حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار ہے بغداد شریف دارالسلام کے نام سے بھی معروف ہے یہاں سے ستر ہزار فقہاء کرام نے فتاویٰ جاری کئے'

حضرت مولف علیہ الرحمتہ کے تتبع میں راقم السطور محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ھذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف عالم اسلام کا مرکز ہے یہاں پر علوم و فنون کے دریا بہ رہے ہیں اس سر زمین کو صحابہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تابعین نے اس کی عظمت بڑھائی' سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے تلامذہ نے اس کے عملی حسن کو دو بالا کیا بڑے بڑے اولیاء کرام' صلحاء' اصفیاء' اتقیاء عرفاء' علماء' بغداد شریف کی مقدس زمین میں مدفون ہیں اکابر اسلام کے مزارات سے یہ شہر انوار و تجلیات اور فیضان روحانی کا ناپیدا کنار سمندر ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اسی سرزمین میں پیدا ہوئے جبکہ اس وقت اس شہر کا نام ار تھا تفصیل کے لئے دیکھئے مترجم غفرلہ کی کتاب "انوار امام اعظم" ناشر رضا اکیڈمی لاہور

حضرت مولف علیہ الرحمتہ نے اپنی عقیدت و محبت کا جن والہانہ انداز میں اظہار فرمایا ہے راقم السطور بھی ایسی ہی کیفیت سے سرشار ہے جس کا اظہار غائبانہ طور پر زمانہ طالبعلمی سے کرتا آ رہا ہے' چنانچہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت لکھی تو یوں عرض گزار ہوا

در پر مجھے بلانا یا شاہ غوث اعظم'
جلوہ مجھے دکھانا یا شاہ غوث اعظم'
روح حسن کا صدقہ بہر شہید اعظم'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
تابش کی ہے یہ منشا دیکھے تمہارا روضہ'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

حکایت :- حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شرح مہذب میں دیکھا حضرت عبداللہ رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک کنیز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی زوجہ محترمہ نے برداشت نہ کیا اور آپ پر چھری سے حملہ آور ہوئی تو آپ نے فرمایا ٹھہرو' میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اس نے کہا قرآن سنائیے آپ نے فرمایا کیا حالت جنب میں قرآن کریم پڑھنا اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا' وہ بولیں کیوں نہیں!!

تحفۃ العروس میں ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کی بجائے یہ اشعار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑھے'

وفینا رسول اللّٰہ یتلوا کتابہ
اذا اشق معروف من الفجر ساطع
ارانا الھدی بعد العمی فقلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع
یبیت یجافی فی جنبہ عن فراشہ
اذا القیت بالمشرکین مضاجع

اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت کتاب پڑھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری گمراہی سے ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمارااس پر پختہ ایمان ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا ہم تو رات بھر اپنے پہلو بستر پر نہیں لگاتے جب کہ مشرکین اپنے بستروں پر مست پڑے رہتے ہیں

مسئلہ :۔

حضرت امام مالک اور دیگر۔ فقہاء مدینہ کا فتویٰ ہے کہ اگر بیوی غیرت میں اپنے خاوند پر الزام لگائے تو اس پر حد نافذ نہیں ہو گی۔

حکایت :۔ حضرت ذوالنون مصری رونے لگے؟

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک جنگ میں جانا ہوا وہاں ایک عورت کو دیکھا تو میں نے اسے سلام کہا وہ کہنے لگی کہاں سے آئے ہو میں نے کہا ایک ایسے حکیم کے پاس سے آیا ہوں جس کی مثال ممکن نہیں اس پر وہ چلائی اور کہنے لگی تجھ پر بڑا افسوس ہے جب وہ انیس الغرباء ہے تو پھر اس سے تو جدا کیسے ہوا اس کے رونے کے باعث میرے بھی آنسو چھلک پڑے وہ کہنے لگی تم کیوں رو رہے ہو میں نے کہا زخم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر مرہم لگ چکی ہے اس لئے جلد صحت یابی حاصل ہوگی وہ کہنے لگی اگر تم سچے ہو تو پھر کیوں رو رہے ہو میں نے کہا کیا سچے رویا نہیں کرتے؟ وہ بولی! نہیں میں نے کہا کیوں اس نے کہا رونا بھی سکون قلب کا باعث ہے اس لئے اہل محبت کے نزدیک نقص ہے'

میں نے جب اس کی ایسی باتیں سنیں تو عرض کیا مجھے کچھ مزید نصیحت کریں اس نے کہا اپنے مالک کی خدمت میں مصروف رہیے کیونکہ اس نے ایک عطا کا دن مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ اپنے دوستوں کے لئے جلوہ نمائی فرمائے گا اور دنیا میں اس نے انہیں ایسا جام پلا دیا ہے کہ پھر بھی تنگی محسوس نہیں ہوئی اور فرط محبت میں پکار اٹھی

اذا کان داء العبد حب ملیکه

فمن دونه یرجو طبیبا مداویا

جب غلام کو اپنے آقا کی محبت کا مرض لاحق ہو جائے تو پھر اس کے لئے اس کے مرض کا وہی طبیب ہے!! کسی اور سے اسے کیا امید کہ جو اس کی بیماری کا مداوا کر سکے

حکایت :۔ ابھی تو تم عورت کے مقام کو بھی نہیں پہنچ پائے

حضرت شیخ عبداللہ اسکونوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اس خواہش کے ساتھ جنگل کی طرف گیا کہ شاید مجھے وہاں کوئی مرد یا عورت نظر آئے پھر مجھے ایک کنیز نظر آئی میں نے دل ہی دل میں کہا کیا ہی اچھا ہوتا کسی مرد سے ملاقات ہوتی تو وہ بولی!! عبداللہ!! تم مردوں کی ملاقات کے طالب تو ہو مگر ابھی تک تو تم عورتوں کے مقام تک بھی نہیں پہنچ پائے' میں نے کہا تمہارا تو دعوی بہت بڑا ہے وہ کہنے لگی دعوی بلا دلیل باطل ہوتا ہے میں نے کہا پھر دلیل لاؤ تو کہنے لگی!! وہ میرے لئے ایسا ہی ہے جیسا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چاہتی ہوں اور میں اس کے لئے ایسی ہی ہوں جیسے وہ مجھے چاہتا ہے'

پھر وہ کہنے لگی اس وقت تمہاری کیا خواہش ہے میں نے کہا روسٹ کی ہوئی مچھلی!! وہ بولی یہ چاہت تو تیرے کمزور یقین۔ اور شوق کی کمی پر دلالت کرتی ہے تو نے باز کو کیوں طلب نہ کیا' تاکہ تو میری طرح محو پرواز ہوتا یہ کہا اور خلا میں پرواز کر گئی میں اس کے پیچھے دوڑا اور کہا تجھے حق کی قسم جس نے اتنی نعمتوں سے نوازا ہے میرے لئے دعا کرکے احسان فرمائیے' وہ کہنے لگی جاؤ تم تو سوا مردوں کے کسی اور کی چاہت ہی نہیں رکھتے تھے!!

حکایت:- زاہد اور عارف میں فرق؟

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ بھول گیا اسی اثنا میں ایک عورت ملی میں نے اس سے پوچھا اے بیچاری کیا تو گم کردہ راہ ہے؟ وہ کہنے لگی جو اس کی معرفت رکھتا ہے وہ بیچارہ کیسے ہو سکتا ہے اور جو اس کی محبت میں مبتلاء ہو وہ کیسے گمراہ ہو گا!!

پھر اس نے از خود کہا میری لاٹھی کا سرا پکڑو اور چلے آؤ ابھی تھوڑی سی دور چلے ہوں گے کہ بیت المقدس آگیا میں نے حیرانگی کے عالم میں کہا یہ کیا ماجرا' وہ کہنے لگی تمہاری زاہدوں کی سی چال تھی اور یہ عارفوں کی چال ہے زاہد تو چلتے ہیں مگر عارف پرواز کرتے ہیں پھر بھلا چلنے والے پرواز کرنے والوں کو کہاں پا سکتے ہیں یہ کہا اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی

(فردوس العارفین)

حکایت:- الٰہی! مجھے غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز کر دے!

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں بیت اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شریف کا طواف کر رہا تھا کہ ایک عورت کو یوں دعا مانگتے ہوئے پایا الٰہی میں نہایت دشوار گزار سفر کرکے تیرے احسان و کرم کی امیدوار بن کر یہاں حاضر ہوئی ہوں پس اپنے عظیم احسانات میں سے کچھ مجھ ناتواں پر بھی احسان فرما تا کہ غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز ہوں اے وہ ذات کریم تیری احسان مندی مشہور ہے'

میں نے حضرت ایوب بجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع دی پھر ہم دونوں اس کی قیام گاہ پر گئے اسے سلام کیا پھر حضرت ایوب بجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اگر تو کسی شخص سے نکاح کر لیتی تو تیرے کاموں میں معاون و مدد گار ثابت ہوتا'

وہ کہنے لگی بات تو درست ہے مگر وہ مالک بن دینار یا ایوب بجستانی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں!! میں نے کہا میں مالک بن دینار ہوں اور یہ ایوب بجستانی ہیں۔ وہ پکاری چلو یہاں سے میں تو سمجھتی تھی کہ تم ذکر خدا میں اتنے محو ہو چکے ہو کہ تجھے عورتوں کی گفت و شنید سے کوئی سروکار نہیں ہو گا یہ کہا اور پھر وہ نماز کے لئے کھڑی ہو گئی۔

حکایت :۔ اور وہ غش کھا کر گر پڑی

ایک زاہد کا بیان ہے کہ اس نے زہرہ نامی عورت سے نکاح کیا ایک روز وہ دریافت کرنے لگی کیا جنت میں عورتیں زیورات سے آراستہ ہوں گی میں نے کہا ضرور ہوں گی یہ سنتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑی' جب ہوش میں آئی تو میں نے دریافت کیا یہ کیا معاملہ تھا' اس نے اپنی سابقہ زندگی میں نازو نعم اور آرائش کا ذکر کیا پھر کہا ایسا نہ ہو کہ مجھے آخرت کی بجائے دنیا میں ہی وہ حصہ عطا کر دیا گیا ہو

پھر اس پر غنودگی طاری ہو گئی تو اس نے خواب میں خوبصورت خیمے استادہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیکھے اس نے دریافت کیا یہ خیمے کن لوگوں کے لئے ہیں جواب ملا تہجد گزاروں کے لئے بعدہ وہ رات کو کم ہی سوتی اور عموماً یہ شعر پڑھا کرتی

اما الخیام فانها کخیامهم
واری نساء الحی غیر نسائها

بہر حال یہ خیمے انہیں خیموں کی طرح ہیں' لیکن خاندان کی عورتیں دکھائی نہیں دیتیں

حکایت :- عورت نے خاوند کو غسل دیا

بیان کرتے ہیں کہ ایک زاہد نے ایک عابدہ خاتون سے نکاح کیا' وقت گزرتا گیا اور پھر وہ بیمار ہو گیا احباء رفقاء تیمارداری کے لئے آتے رہے اور دروازہ پر انتظار کرتے کرتے بیٹھ گئے' اسی اثناء میں وہ فوت ہو گیا اس خاتون نے جلدی سے غسل دیا' کفن پہنایا اور خود دروازہ کھول کر پردے کی اوٹ میں چلی گئی احباب اٹھا کر قبرستان دفن کے لئے لے گئے' اور اس خاتون نے نہایت صبرو استقامت کا .. کرتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر مصروف عبادت ہو گئی'

حلفت یمینا لا الفت بغیر کم
وان فوادی لا یحب سوا کم
سقانی الهوای کا سا من الحب مترعا
فیا لیته لما سقانی سقا کم
ویالیت ذاک الحب یقسم بیننا
و داعی الهوی لما دعانی دعا کم
فنحیا جمیعا تحت ظل و دادکم
وتعطی ایمنی منکم و تعطوا مناکم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وانی لاٰتی ارضکم لا لحاجۃ
نعی اراکم اواری من یراکم

میں نے قسم کھائی کہ تمہارے بغیر کسی سے محبت نہیں کروں گا
اور پھر میرا دل تیری ذات کے سوا کسی اور کی محبت میں کیوں مبتلاء ہو مجھے
عشق نے محبت کے بھرپور پیالے پلا دیئے ہیں
اے کاش جب مجھے اس نے جام محبت سے سیراب کیا تجھے بھی کر دیتا کیا ہی
اچھا ہوتا کہ یہ محبت طرفین میں تقسیم ہوتی
عشق کے بلانے والے نے جب مجھے بلایا تھا تو تجھے بھی ساتھ ہی بلا لیتا پھر ہم
سبھی تمہارے سایہ محبت میں زندگی بسر کرتے اور ہماری آرزوئیں تم سے اور
تمہاری تمنائیں ہم سے پوری ہوتی اور میں تمہاری بستی میں سے کبھی کسی
حاجت کے لئے نہیں گزروں گا البتہ اس امید پر کہ دیکھوں اور اپنی آنکھیں
ٹھنڈی کر سکوں جو تمہاری زیارت کی لذت سے بہرہ مند ہو چکا ہے گویا کہ

جناں اکھیاں دلبر ڈٹھا اوہ اکھیاں تک لیاں
تو ملیوں تے سجن ملیا ہن آساں لگ پیاں

حکایت :۔ تو کب تک سوتا رہے گا؟

حضرت رابعہ عدویہ بصری رضی اللہ عنہا کی خادمہ کا بیان ہے کہ آپ ساری رات نوافل میں مشغول رہتیں طلوع فجر کے قریب مصلیٰ پر بیٹھی بیٹھی اونگھ سی لے لیتیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی تو گھبرا کر پکار اٹھتیں اے نفس تو کب تک سوتا رہے گا! جاگ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے تو ایسا سوئے گا کہ ہنگامہ محشر تک تجھے کوئی نہیں جگائے گا!

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وصال کے وقت تک حضرت رابعہ کا یہی معمول رہا آپ کی ان گنت کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سو رہی تھیں چور آیا اور آپ کے کپڑے اٹھا کر چلتا بنا مگر اسے گھر سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ دکھائی نہ دیا وہ اسی شش و پنج میں تھا کہ غیب سے آواز آئی کیا ہوا اگر محب سو رہا ہے محبوب تو جاگتا ہے انسان بن کر کپڑے رکھ دو اور یہاں سے چلے جاؤ'

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب وصالؒ تو کسی صالحہ نے خواب میں دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخشش و کرم سے نوازا اور جس جبہ کا تم نے مجھے کفن دیا تھا اسے عرش کا پرچم بنا دیا گیا ہے اور فرشتے اس سے برکت حاصل کرتے ہیں

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قدس شریف میں 135 ہجری کو وصال ہوا وہی ان مزار انور ہے

حکایت :۔ ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے بے خبر کر دیا

طبریہ میں زینب نامی ایک عابدہ خاتون رہتی تھیں ایک رات اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو وہ سو گئی پھر اسے کسی کہنے والے کی آواز سنائی دی صلوتک نور والعبادۃ نور فقومی فصلی والعباد رقود تمہاری نماز نور ہے اور عبادت از خود نور ہے پس جاگو اور نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہیں'

اس کا کہیں جانا ہوا تو کسی طرح اس کی انگلی کٹ گئی بہت سے مرد اور عورتیں عیادت کے لئے آئیں تو ان کے پوچھنے پر آپ بولیں ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے مجھے بے خبر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنی رضا و خوشنودی عطا فرمائے اٹھو ہم اس کے کام میں مصروف ہو جائیں جس کے پاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی راہ سے جانا ہے'

حکایت :- جب شنید میں یہ لذت ہے تو دیدار کا کیا عالم ہو گا؟

لوامع انوار القلوب میں میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے کنیز خرید کی اور جب وہ گھر لایا تو کہنے لگی اے میرے آقا کیا آپ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں اس نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں وہ بولی پھر سنائیے میں نے کہا بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اس پر وہ کہنے لگی اے میرے آقا جب اس کے کلام کی شنید میں یہ لذت ہے تو اس کے دیدار کا کیا عالم ہو گا'
جب رات سر پر آئی تو میں نے اپنا بستر بنایا اور سونے لگا تو وہ پکار اٹھی اے میرے آقا کیا آپ کو اپنے مالک و مولیٰ سے جو کبھی نہیں سوتا تجھے شرم نہیں آتی' یہ کہا اور نوافل ادا کرنے لگی جب سجدے میں گئی تو میں نے سنا! وہ یوں کہ رہی تھی الٰہی تجھے جو میرے ساتھ محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے عذاب سے محفوظ رکھ مجھ سے نہ رہا گیا اور اسے کہا یوں کہو الٰہی! جو تجھ سے محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے بچا! وہ کہنے لگی ہمارے ساتھ اس کی محبت تو ہماری محبت سے بہت زیادہ ہے جو ہمیں اس سے ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی محبت کا اظہار لوگوں کی محبت سے پہلے فرمایا یحبھم و یحبونہ وہ ان سے محبت فرماتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں'

حضرت بایزید بسطامی اللہ تعالیٰ سے اس محبت کی بابت دریافت کیا جو بندے کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندے سے ہے کہا ان دونوں میں عجیب کونسی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کی محبت سے اس لئے عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو اس کی قطعاً" حاجت نہیں مگر بندے کو اللہ تعالیٰ سے محبت اس لئے عجیب ہے کہ وہ بن دیکھے محبت کرتا ہے۔

حکایت :- مستجاب الدعوات' عورت !

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رملہ میں آمنہ نامی ایک نہایت عابدہ صالحہ خاتون رہتی تھیں اسے معلوم ہوا کہ حضرت حافی رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں تو وہ آپ کی عیادت کے لئے ان کے پاس بغداد شریف حاضر ہوئی اس وقت آپ کے ہاں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے' انہوں نے آپ سے پوچھا یہ خاتون کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ آمنہ رملیہ ہماری عیادت کے لئے آئی ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسے کہے ہمارے لئے دعا کرے وہ یوں دعا کرنے لگی الٰہی! حضرت حافی اور احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوزخ سے تیری پناہ کے طالب ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی شب میں نے خواب میں کاغذ پر یہ لکھا ہوا دیکھا' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یہ تو ہم نے کر دیا لیکن ہماری عطا اس سے بھی زیادہ ہے!!

حکایت :- ہر سوال کا جواب قرآن کریم سے

حضرت عبداللہ واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میدان عرفات میں ایک مریم نامی خاتون کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے سرفراز فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ بے راہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' پس میں نے محسوس کیا کہ یہ راستہ بھول چکی ہے تاہم میں نے پوچھا!!

اے نیک بخت تیرا کہاں سے آنا ہوا وہ کہنے لگی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلًا من المسجدالحرام الی المسجد الاقصیٰ میں سمجھ گیا یہ بیت المقدس سے آئی ہے پھر میں نے پوچھا تو کیوں آئی ہے للّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلًا میں نے کہا تمہارا خاوند کہاں ہے کہنے لگی ولا تقف مالیس لک بہ علم جس کا تمہیں علم نہیں اس کی جستجو نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرو میں نے کہا کیا اونٹ پر سوار ہونا پسند کرو گی وہ بولی' وما تفعلوا من خیر یعلمه اللّٰہ اور بھلائی کا کوئی ایسا کام نہیں جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے جب اس نے سوار ہونے کا قصد کیا تو کہنے لگی قل للمومنین یغضوا من ابصارھم میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! ایماندار کو فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں یہ سنتے ہی میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا جب سوار ہو چکی تو میں نے اس کا نام پوچھا وہ کہنے لگی واذکر فی الکتاب مریم کتاب سے حضرت مریم کا ذکر کریں پھر میں نے اس کی اولاد کے بارے سوال کیا تو بولی! ووصیٰ بھا ابراھیم بنیه اور حضرت ابراھیم اپنے بیٹوں کو اس طرح وصیت کی میں سمجھ گیا کہ یہ صاحب اولاد ہے پھر میں نے اس کی اولاد کے نام دریافت کئے تو ان آیات کو اس نے پڑھ دیا کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا یا داؤ دانا جعلناک خلیفة میں سمجھ گیا کہ اس کے لڑکوں کا نام ابراھیم موسیٰ اور داؤد ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں تاکہ میں تلاش کر سکوں تو اس نے یہ آیت تلاوت کر ڈالی وعلامات و بالنجم ھم یھتدون' وہ علامتوں اور ستاروں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں'

میں نے کہا' اے مریم!! کیا تو کچھ کھائے گی تو وہ کہنے لگی انی نذرت للرحمٰن صوماً، میں نے اللّٰہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم کے لئے روزے رکھنے کی نذر پوری کر رہی ہوں مجھے معلوم ہوا کہ یہ روزہ سے ہے جب ہم ان کے لڑکوں کے پاس پہنچے تو وہ دیکھ کر رونے لگے اور پکار اٹھے یہ تو ہماری والدہ ماجدہ ہے یہ تین دن سے گم تھی اور اس نے عہد کر رکھا ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی زبان میں بات نہیں کرے گی بعدہ وہ کہنے لگی ابعثوا احدکم بورقکم ھذا الی المدینة تم اپنے کسی ساتھی کو یہ چاندی دے کر شہر بھیجو اس کے بعد میں نے دیکھا اس کے بیٹے رو رہے تھے میں نے رونے کا سبب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پوچھا تو وہ کہنے لگے ہماری والدہ حالت نزع میں ہے میں قریب گیا اور کیفیت دریافت کی تو اس نے جواب دیا وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور موت اپنی پوری تیاری کے ساتھ بالیقین آ پہنچی اور پھر اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اسی شب میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اب تو کہاں ہے اس نے جواباً" کہا ونھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر متقین باغوں اور نہروں کی سعادت سے بہرہ مند اپنے مقتدر کے ہاں مسند صدق پر جلوہ افروز ہیں اللہ تعالیٰ ایسی صالحات و عارفات پر رضا مند ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی بہت نیک بخت عورتیں ہیں میں نے حصول برکات کی غرض سے ذکر کیا ہے اور ایسی ہی دلپذیر داستان لوامع انوار القلوب جوامع اسرار المحبوب میں میری نظروں سے گزری ہے'

حضرت اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مجنون کو قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ ہی محو گفتگو دیکھا ہے میں نے اس سے سوال کیا! تم کون ہو اس نے جواباً" کہا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمٰن عبدا زمین و آسمانوں میں ایسی کوئی بھی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبد بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو میں کہا کہاں سے آنا ہوا اور کس طرف جانے کا ارادہ ہے وہ بولا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر ہم نے کہا تیرے ساتھ کون ہے وہ بولا! وھو معکم اینما کنتم ہمیشہ وہی (خدا) تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم جاؤ میں نے کہا کیا تمہیں زاد راہ کی ضرورت ہے؟ اس نے کہا وفی السماء رزقکم وما توعدون!! آخر کار میں نے کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو اس نے یہ آیت تلاوت فرما دی واتقوا اللّٰہ حق تقاتہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جیسا کہا سے ڈرنے کا حق ہے۔

امانت میں خیانت کی عجیب و غریب سزا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں ایک ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا جو خائن تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے فلاں فلاں کی امانت واپس کی وہ کہے گا الٰہی میں نہیں کر سکا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب کر دو وہ عرض گزار ہو گا الٰہی یہ دنیا تو نہیں یہاں تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ارشاد ہو گا تجھے وہ امانتیں دکھادی جاتی ہیں وہاں سے اٹھالاؤ اور حق داروں کو ادا کر دو چنانچہ فرشتے بحکم خدا اسے پکڑ کر دوزخ میں لے جا کر ان امانتوں کو دکھائیں گے پھر اسے حکم ہو گا تم اس کو نکال لاؤ' وہ جہنم میں داخل ہو گا وہ نیچے گرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ ستر برس تک وہاں پہنچے گا جب امانتیں اٹھا کر جہنم کے کنارہ تک آئے گا تو اچانک وہ امانتیں اس کے ہاتھوں سے گر پڑیں گی وہ پھر لائے گا کنارے پر پہنچتے ہی وہ پھر گر پڑیں گی القصہ وہ اسی عذاب میں اس وقت تک گرفتار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا'

حفظ امانت کی برکت

کسی مالدار نے ایک امین شخص کے پاس بہت سا سامان بطور امانت رکھا اور سفر پر نکل گیا واپسی پر اسے معلوم ہوا کہ وہ امین شخص فوت ہو چکا ہے اور اس کے عیاش لڑکے نے باپ کا مال برباد کر دیا ہے صاحب مال کو اپنے مال کی بربادی کا خطرہ لاحق ہوا تاہم وہ اس کے پاس گیا دریافت کرنے پر لڑکے نے کہا تمہارا مال بالکل محفوظ ہے صاحب مال نے حیرانگی سے پوچھا وہ کیسے محفوظ رہا نوجوان کہنے لگا میں نے سوچا میرا دین تو ضائع ہوا کم از کم امانت تو برباد نہ کروں اسی بناء پر صاحب مال نے پانچ ہزار درہم بطور انعام دیئے' جب نوجوان نے اس عنایت کو دیکھا تو فوری طور پر گناہوں سے تائب ہو گیا سبحان اللہ دیکھئے اللہ تعالیٰ امانت کی حفاظت کی برکت سے اسے کتنا نیک بخت بنا دیا (حضور سید

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس نے کوئی
گناہ نہیں کیا ہوتا)

مسئلہ :-

جس شخص کے پاس امانتیں ہوں اس پر لازم ہے کہ وہ کسی معتمد کو وصیت کرے اگر اس کے علاوہ کسی اور کو علم نہ ہو نیز قرض کی ادائیگی اور جو ظلماً" مال وغیرہ حاصل کر چکا ہو اس کی واپسی کی وصیت کرنا بھی واجب ہے!! بشرطیکہ وہ اپنی زندگی میں ادا کرنے سے قاصر ہو ورنہ جتنی جلد ممکن ہو اسے از خود ادا کرنا ہی واجب ہے۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو وصیت پر فوت ہوتا ہے وہ راہ صواب پر فوت ہوتا ہے تقویٰ و پرہیز گاری اور شہادت کی موت مرتا ہے گویا کہ وہ مغفرت پر فوت ہوتا ہے (ابن ماجہ)
ہاں اپنے مال کی ایسی وصیت نہیں کرنا چاہیے کہ ورثاء کے لئے کچھ بھی نہ بچے حضرت ابن ابو حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تہائی مال صدقہ میں عطا فرمایا ہے بوقت وصال اسی کی وصیت ہی کیا کرو!!

حکایت :- حضرت جابر بن عبداللہ کا عجیب وغریب خواب !

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا ایک خواب بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا بڑی بڑی گائیں چھوٹی گائیوں کو دوھ رہی ہے اور منبروں پر بت پڑے ہیں جن کے منہ سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں نیز خشک نہر پر سر سبز شاداب باغ لہلہا رہے ہیں اور دیکھا ہے کہ بیمار تندرستوں کی تیمارداری میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مصروف ہیں اور دو سروں والا گھوڑا دیکھا جو کھاتا ہے مگر لید نہیں کرتا نیز آسمان و زمین کے درمیان ایک کپڑا لٹکتا ہوا دیکھا جس کے ساتھ مرد لٹک رہے ہیں پھر دو پرندے دیکھے جو اپنے گھونسلے سے نکل کر اڑ گئے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے یہ جو تم نے دیکھا ہے کہ بڑی گائیں چھوٹی گائیوں کو دوھ رہی ہیں اس سے مراد امرا ہیں اور غرباء پر ظلم کرتے ہیں اور ان کا مال ہڑپ کرتے رہتے ہیں منبروں پر بتوں کا منظر دیکھا یہ وہ لوگ ہیں جو اہل نہیں اور ان پر بلا علم و عمل بیٹھ جاتے ہیں خشک نہر پر سب سبز باغ سے مراد علماء ہیں جو ظاہر علم سے آراستہ ہیں لیکن باطنی طور پر عمل سے عاری ہیں جو خشکی پر ڈال ہے مریض تندرست کی تیمارداری کر رہے ہیں اس مراد وہ فقراء ہیں جو امراء کے ہاں جا کر دریوزہ گری کرتے ہیں دو سرا والا گھوڑا وہ شخص ہے جو نعمتیں کھاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا زمین آسمان کے درمیان جو پردہ لٹک رہا ہے وہ دین اسلام ہے اور جو دو پرندے ہیں ایفائے عہد اور امانت ہیں جو انسان سے دونوں نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی واپس نہیں آ سکتے!! علامہ ابن جوزی علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ میں نے کہیں دیکھا ہے کہ اسی قسم کا خواب ایک نصرانی کو بھی آیا جس میں قدرے اضافہ ہے اس نے دیکھا کہ محلات آسمان سے زمین کی طرف آ رہے ہیں اور ان کے اطراف میں بندر اور خنزیر ہیں نیز کچھ پرندے آسمان سے زمین پر اتر رہے ہیں اور پھر بغیر سروں کے واپس پرواز کر گئے'

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی یوں تعبیر دی محل تو ظالم بادشاہ ہے بندر اور خنزیر اس کے وزیر اور مشیر ہیں پرندے سے مراد اسلام ہے قرب قیامت اس کا نام ہی نام ہو گا اور شریعت آسمان کی طرف پرواز کر جائے گی۔

حکایت:۔ صدقہ کی قبولیت کا عجیب نسخہ:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکہ مکرمہ میں ایک فقیر رہتا تھا اس کی بیوی بڑی نیک اور صالحہ تھی وہ کہنے لگی ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں ہے حرم شریف میں جائیے ممکن ہے کوئی چیز دستیاب ہو وہ حرم شریف میں حاضر ہوا تو اس نے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی وہ خوشی خوشی گھر آیا اور تھیلی اپنی بیوی کے سامنے رکھی وہ بولی یہ لقطہ ہے (یعنی وہ چیز جو گری پڑی ملے تو اسے لقطہ کہتے ہیں) للذا اس کے بارے اعلان کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ اعلان کرنے کیلئے نکلا تو کوئی شخص پکار رہا تھا کہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی کس نے پائی ہو تو وہ واپس کر دے' وہ درویش آدمی کہنے لگا ہاں میں نے پائی ہے یہ لے لو اعلان کرنے والے نے کہا تم اپنے پاس رکھو یہ تمہاری ہی ہے اور مزید نو ہزار اشرفیاں یہ کہ کر سپرد کی تھیں کہ ان میں سے ایک ہزار اشرفی حرم میں پھینک دینا اور پھر پکارا جو وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی واپس کرے باقی نو ہزار اشرفیاں بھی اسی کو دے دینا کیونکہ وہ امین ہے اور جو امین ہوتا ہے وہ خود بھی کھاتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلاتا رہتا ہے اس طرح امانت دار کے وسیلے سے ہمارا یہ نذرانہ بھی قبول ہو جائے گا۔

مسئلہ :-

اگر دوران حج مقام منیٰ میں قربانی کا جانور ملے تو ان دنوں میں مالک کے ملنے کا انتظار کرے اور اعلان بھی کرتا رہے اگر وقت ختم ہو جانے کا خدشہ ہو تو ذبح کر ڈالے یا حاکم کو مطلع کرے تاکہ وہ اپنے اختیار کا حکم دے کسی شخص نے گری پڑی چیز دیکھی اور دوسرے شخص نے کہا یہ مجھے اٹھا دو تو اگر اٹھانے والا اسے نہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ صرف دیکھنے سے اس کی ملک نہیں ہو گا' لقطہ کا اٹھانا مسنون ہے اور اعلان کرنا واجب ہے ہاں جو معمولی سا مال ہو اور اس کے گم ہونے پر مالک کو بھی افسوس وغیرہ نہیں ہو گا نیز وہ زیادہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیر تک تلاش بھی نہیں کی جائے گی تو اس کا اعلان ایک سال تک کافی ہے اور جس مال کا سال تک رکھنا ممکن نہیں اور مالک بھی سال تک اس کی تلاش نہیں کرے گا تو اس کا اعلان مناسب مدت تک کرنا واجب ہے'
اسی طرح گندم یا انگور کے دانے ملے تو اس کے اعلان کی قطعاً" ضرورت نہیں' اگر مالک ہے تو دیا جائے البتہ جسے چیز دستیاب ہوئی وہ اس وقت تک اس کی ملکیت میں نہیں آئے گی جب تک وہ یہ نہ کہے کہ اب میں اس کا مالک ہوں بعدہ کسی بھی وقت اس کا اصل مالک مل جائے تو وہ چیز اسے لوٹانی پڑے گی' جیسے کسی کا بچہ ملا تو اب اس نے اس کی پرورش کی ہے لیکن پرورش وغیرہ کا خرچہ نہیں لے سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے کمزور اونٹ کو از خود راستہ میں چھوڑ کر چلتا بنا دوسرے شخص نے علاج معالجہ کرایا اب اونٹ کا مالک واپس آ کر مطالبہ کرتا ہے تو مالک کو واپس کرنا ہو گا مگر امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اسے واپسی کی چنداں ضرورت نہیں لیکن حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ شخص اصل مالک کو واپس کرے نیز علاج معالجہ وغیرہ کا خرچہ بھی طلب نہیں کر سکتا۔

لطیفہ :- چار خائن پرندے

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اربعة من الطیر ' کے متعلق فرمایا ہے وہ چار پرندے یہ تھے مرغ کوا' مور' بطخ ان کی تخصیص کا سبب یہ ہے کہ ان چاروں سے خیانت ہوئی تھی'
مور نے حضرت آدم علیہ السلام سے خیانت کی جب اس نے سانپ کو شیطان کے پاس جانے کے لئے کہا وہ جنت کے دروازے پر موجود تھا اس نے اپنے منہ میں بٹھایا اور جنت میں پہنچا دیا بطخ نے حضرت یونس علیہ السلام سے خیانت اختیار کی' وہ اس طرح کہ کدو کی بیل کو کاٹ کھایا' مرغ نے حضرت الیاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام سے خیانت کو روا رکھا کہ آپ کے کپڑے اٹھا لئے، کوے نے نوح سے خیانت برتی کہ وہ مردہ خوری میں مبتلاء ہو گیا جبکہ آپ نے اسے یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کوئی مقام پانی سے خالی تو نہیں رہا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم) (یہ باتیں ثقاہت سے خالی ہیں) (تابش قصوری)

لطیفہ :۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کو پرندے ذبح کرنے کا اس لئے ارشاد ہوا کہ پرندہ اوپر کی طرف پرواز کرتا ہے اور آپ بھی منزل اعلیٰ کی طرف محو پرواز تھے لہٰذا آپ کی ہمت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو پرندے زندہ کرنے کا معجزہ مرحمت فرمایا!! علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ پرندہ کے چار ہونے کا سبب یہ ہے کہ عناصر بھی چار ہی ہیں۔

فائدہ :۔ دارالبقا کا خریدار؟

اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو بنایا، تو ارشاد ہوا دارلبقاء کا کون خریدار ہے فرشتوں ۔نے عرض کیا اس کی قیمت کیا ہے؟ ارشاد ہوا بار امانت کا اٹھانا وہ بولے ہم تو اس کے متحمل نہیں ہیں حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہوئے اس کا میں خریدار ہوں آپ سے کہا گیا کیا آپ اس کا بوجھ برداشت کر لیں گے، آپ نے عرض کیا ہاں! آپ کی معرفت کے باعث اگر عاجز رہا تو تیری مشیت میں پناہ حاصل کروں گا کیونکہ الٰہی تو ہی پناہ دینے والا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد ہوا' تو نے سچ کہا' جو میری پناہ طلب کرتا ہے' اسے ہم پناہ عطا فرماتے ہیں' پھر جب آپ سے لغزش واقع ہوئی' تو آپ نے عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا تھا جو میری پناہ کا طالب ہو گا میں اسے پناہ دوں گا' لہٰذا میں تیری پناہ کا خواستگار ہوں' میری گزارش قبول فرمایئے' اس پر جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو جنت کی خوشخبری سے شاد کام کیا

حکایت - اسم اعظم کا طالب اور ایک چوہا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی شخص اسم اعظم سیکھنے کے لئے حاضر ہوا ڈیڑھ سال تک آپ کی خدمت میں رہا' مگر بات نہ بنی آخر کار اس نے آپ کو قسم دلائی' کہ مجھے اسم اعظم عطا فرما دیجئے' آپ نے اسے ایک برتن دیا جس پر ایک ڈھکنا رکھ دیا اور فرمایا اسے بغیر دیکھے اسی طرح فلاں شخص کے پاس لے جاؤ' اس نے برتن اٹھایا اور لے چلا' سرراہ اس کے دل میں خیال آیا' دیکھئے تو سہی برتن میں کیا چیز ہے پھر جیسے ہی اس نے ڈھکنا اٹھایا برتن سے چوہا اچھلا اور بھاگ گیا' وہ حضرت پر بڑا غضبناک ہوا اور دل ہی دل میں کہنے لگا' آپ نے مجھ سے کتنا عجیب مذاق کیا ہے' وہ واپس پلٹا اور آپ سے کہنے ، حضرت آپ نے تو مجھ سے استہزاء کیا ہے' آپ نے فرمایا !! ہم تجھے ایک چوہے پر امین بنایا تھا تو نے اسی میں خیانت اختیار کی' پھر خود ہی سوچئے' اسم اعظم پر تجھے کیسے امین بنایا جا سکتا ہے !!

حکایت - بار امانت؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امانت کو ایک بھاری پتھر کی صورت پر بنایا' پھر اسے آسمانوں اور زمین کو اٹھانے کا اختیار دیا' وہ ڈرے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اگر ارشاد ہو تو میں اٹھاؤں چنانچہ آپ نے دونوں گھٹنوں تک اٹھایا اور رکھ دیا' دوبارہ سینے تک اٹھا سکے پھر کندھوں تک' جب رکھنا چاہا تو حکم ہوا' اسے اسی مقام پر اٹھائے رکھو' اب آپ اور آپ کی اولاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی گردن میں یہ بوجھ قیامت تک پڑا رہے گا' کیونکہ آپ نے اسے خود اٹھانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' اس مراد سے نماز' زکوۃ' حج' ناپ تول ہے بعض نے کہا طہارت و پاکیزگی بھی اس میں شامل ہے' (یعنی غسل جنابت) کیونکہ اللہ تعالیٰ سے پردہ ناممکن ہے جبکہ غیر اللہ سے پردے میں رہنا ہر چیز میں ممکن ہے' بعض نے کہا امانت سے شرمگاہ کی حفاظت ہے' کیونکہ انسان کی تخلیق میں اسے پہلے بنایا گیا'

اور فرمایا' زبان بھی ایک امانت ہے' پیٹ بھی'

حکایت - اونٹنی واپس آ گئی۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام سے مروی ہے مسجد نبوی شریف میں ایک اعرابی آیا اس نے اپنی اونٹنی کو باہر کھڑا کیا اور نماز ادا کی' خوب دعا مانگی جب باہر نکلا تو اونٹنی کو نہ پایا' پریشان ہونے کی بجائے بڑے اطمینان سے عرض گزار ہوا الٰہی! میں نے تیری امانت کو ادا کیا تو میری امانت ادا فرما دے' ابھی وہ یہ کلمات ادا ہی کر رہا تھا کہ ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص اونٹنی کی مہار تھامے حاضر ہوا' اور اس کے سپرد کر دی' ہم بڑے متعجب ہوئے !!

اسی طرح حضرت علائی علیہ الرحمتہ حضرت طاؤس یمانی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ انہوں نے مسجد حرام کے باہر اپنی اونٹنی اللہ تعالیٰ کی سپردگی سے چھوڑی اور خود حرم کعبہ میں آئے' جب عبادت سے فراغت کے بعد باہر نکلے تو اونٹنی کو نہ پایا' اور بارگاہ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے !! الٰہی میں نے تو اسے تیری ضمان میں دیا تھا' اگر چوری ہوئی ہے تو تیرے پاس سے؟ آپ ابھی یہ کلمات ہی کہنے پائے تھے کہ کوہ ابو قبیس کی طرف سے ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص دوسرے ہاتھ سے اونٹنی پکڑے چلا آ رہا تھا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اس سے دریافت کیا یہ کیا ماجرا ہے اس نے کہا اس اونٹنی کو لئے جا رہا تھا کہ ایک شخص تیز رفتار گھوڑے پر آیا اور اس نے جلدی سے حملہ کر کے میرا ہاتھ کاٹ دیا اور حکم دیا ہے اس اونٹنی کو واپس چھوڑو !!

احیاء العلوم میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے تو گناہوں سے پاک پیدا ہوا ہے' اور اگر وہ دنیا سے امین بن کر رہتا ہے تو مرنے کے بعد جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلا تھا تو گناہوں سے پاک تھا اب تو دنیا سے نکل کر یہاں آیا ہے تو امانت داری کی حفاظت کے باعث تو وہاں سے طاہر نکلا ہے؟

حکایت - چور طالب علم؟

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الحاجات میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک اور طالب علم تھا' دونوں اپنے استاد صاحب ؓ کے ساتھ ایک شخص کے مکان کی دیوار کے سائے میں بیٹھ کر سبق پڑھا کرتے' طالب علم نے اس گھر کے مالک کی کنجی اڑا لی اور موقعہ پا کر سامان چرایا اور چلتا بنا'

مالک مکان حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر چڑھ گیا اور تہمت لگائی کہ تو ہی میرا چور ہے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا ہے کہ جب گواہ بلائے جائیں گے تو انکار نہیں کریں گے' یہاں تو تیرے سوا میرا کوئی شاہد نہیں' اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ طالب علم چلاتا ہوا آیا اور کہہ رہا تھا حضرت سفیان کو چھوڑ دو' جرم میرا ہے' مال اور کنجی میرے پاس ہے' اس سے اعتراف جرم کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا' میں جا رہا تھا کہ اچانک غائب سے آواز سنائی دی' جلدی واپس جاؤ اور کنجی وغیرہ واپس کرو' حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہا کراؤ ورنہ ہلاک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جاؤ گے'

سوال کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بار امانت کیوں قبول کیا' جسے زمین و آسمان اٹھانے سے معذرت کر چکے تھے' اس کا علماء کرام جواب دیتے ہیں کہ آپ جنت کی لذت سے آشنا ہو چکے تھے' اسی کے اشتیاق نے بار امانت اٹھانے پر آمادہ کیا تاکہ پھر جنت میں جانے کا باعث ہو' بعض نے کہا آپ نے بار امانت اس لئے اٹھالیا کہ اس وقت آپ میں قوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کار فرما تھی (سبحان اللہ)

لطائف عجیبہ۔

1 - ایماندار نے بار امانت کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آتش دوزخ حرام ٹھہرا دی' جیسے گدھے ایسے جانور دنیا میں ان کا ذبح کرنا حرام قرار دیا اس لئے کہ وہ ایماندار کے مال و اسباب کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھاتا ہے' اسی بنا پر وہ بھی دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا مگر جب کافر بار امانت کے اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا' جیسے کہ حمار وحشی' جنگلی گائے کو حمار وحشی کہتے ہیں جب وہ مومن کے مال و اسباب اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا' جیسے کہ حمار وحشی جنگلی گائے جب وہ مومن کے مال و اسباب اٹھانے سے بھاگا تو اس کے ذبح کا حکم دیا گیا اور اس کا کھانا جائز ٹھہرایا'

گھریلو گدھے کے خواص میں سے ہے کہ اگر سیاہ رنگت کا ہو تو اس کے سم کی گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ مر جاتے ہیں' اور کھانسی کے لئے اس کی مادہ کا دودھ بطور دواء استعمال کرایا جائے تو مفید ہے' نیز تمام جسم کے اندرونی امراض' فرج مثانہ' مجاری بول اور زحیر کے لئے فائدہ مند ہے' بشرطیکہ ایک اوقیہ استعمال کیا جائے' اور جنگلی گدھے کے خواص میں سے یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے کہ اس کے پتہ کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگایا جائے تو مقوی بصر ہے نیز آنکھ کے اندھراتے کو دور کرتا ہے اس کا گوشت وجع مفاصل اور گیس ٹربل کے لئے فائدہ مند ہے' اس کے ناموں میں یحمور بھی ہے' کہتے ہیں یہ سو سال سے بھی زائد عرصہ تک زندہ رہتا ہے !!

2 - کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ گدھے پر سوار نہیں ہو گا پھر وہ جنگلی گدھے پر بیٹھ گیا کیا اسے کفارہ دینا پڑے گا یا نہیں؟

اسے پر دو رائے ہیں' روضہ میں بلا کسی قول کے کہا گیا ہے کہ حانث ہو گا لیکن ظاہر ہے کہ وہ حانث نہیں ہو گا' البتہ کسی نے قسم کھائی کہ وہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے نیل گائے کا گوشت کھالیا تو وہ حانث ہو گا' یعنی اس پر کفارہ لازم ہے۔

3 - جب لونڈی کو اپنے مالک کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا فروخت کرنا اسے جائز نہیں بلکہ اس کی آزادی لازمی ہو جاتی ہے' اسی طرح جب ایماندار بار امانت کا متحمل ہوا تو فضل و احسان کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عذاب ختم کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح جب لونڈی اپنے مالک سے حاملہ ہو تو اس کا رہن رکھنا اور ہبہ کرنا حرام ہے البتہ اس سے اجرت پر کام کرانا اور بلا اذن اس کا نکاح کرنا جائز ہو گا' اگر مالک سے حاملہ ہونے سے پہلے کسی اور سے نکاح کر دیا تو جو اس لونڈی سے اولاد ہو گی وہ مالک کی ملک ہو گی' اور اس کا بیچنا جائز ہو گا'

4 - جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے اپنی حفاظت میں لے لیا تو اس مچھلی کے نر نے اس کی قربت کا ارادہ کیا تو وہ بولی مجھ سے دور رہو میرے پاس امانت ہے میں شہوت کی خاطر اسے ضائع نہیں کر سکتی اسی لئے "حوت" مادہ مچھلی کو کہتے ہیں جیسے نمل (چیونٹی) حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض گزار ہوئی حضرت امام اعظم سے جب دریافت کیا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے جس چیونٹی نے گفتگو کی وہ نر تھی یا مادہ تو آپ نے فرمایا مادہ تھی کیونکہ قرآن کریم میں یوں آیا ہے قالت نملة جو کہ واحد مونث غائب کا صیغہ ہے اور نمل سے خود مونث ہے (ورنہ قال النمل آتا) (تابش قصوری)

5 - کتاب الحقائق میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کی صورتیں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اس لئے پیش کیں کہ یہ کسی سے مانوس ہوں مگر آپ ان کی طرف بالکل رغبت نہ کی' یہاں تک کہ آپ سو گئے جب بیدار ہوئے تو اپنے پاس حضرت حواء کو پایا' آپ نے ان کی طرف راغب ہوئے کیونکہ پہلے والی تمام مخلوق غیر جنس تھی اور حضرت حواء انہیں کی جنس سے تھیں' لہٰذا آپ نے رغبت فرمائی' اسی بناء پر نکاح سے قبل حرہ کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنے جائز ہیں'

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو حضرت آدم علیہ السلام سے تخلیق فرمایا تو انہیں ایک ہزار حوروں کے حسن و جمال سے آراستہ فرمایا' اور انہیں ایک تخت پر بٹھایا' چار ہزار حوریں آپ کی خدمت کے لئے کمربستہ حاضر رہتیں' وہ اتنی حسن و جمال سے پیراستہ تھیں کہ اگر ایک کی نگاہ دنیا پر پڑ جاتی تو آفتاب و مہتاب کی چنداں ضرورت نہ ہوتی لیکن ان تمام کی مجموعی طور پر حضرت حواء کے سامنے ایسی کیفیت تھی جیسے چراغ' سورج کے سامنے پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان کے پاس جانے کا خیال دامنگیر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' جب تک مہر ادا نہیں کرو گے ان کے پاس نہیں جا سکتے'

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی !! جو کچھ جنت میں تو نے مجھے عطا فرمایا سبھی میں نے حق مہر میں دیا' ارشاد ہوا جو ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر ہے وہ ان کا حق مہر ہو گا !! عرض کیا الٰہی' ان نعمتوں سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد ہوا' وہ درود شریف ہے' لہٰذا میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس بار درود شریف پڑھئے تمہارا حق مہرادا ہو جائے گا!! عبارت ملاحظہ ہو' قال ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عشر صلوٰت اس سے زیادہ بیان جمعتہ المبارک کی فضیلت میں گزر چکا ہے' حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں جو یہ قول ہے کہ کہیں تمہیں شیطان جنت سے نکلوا نہ دے اور پھر تم مشقت میں مبتلاء ہو جاء' تو وہ یہی مشقت ہے جو شب و روز انسان کو کھانے پینے کے لئے اٹھانی پڑتی ہے' کہتے ہیں یہ ارشاد حضرت آدم کو ہوا تھا' اس لئے مرد کو اپنی بیوی کے لئے طعام و قیام اور لباس مہیا کرنا لازمی ہے'

منیٰ' عرفات' مزدلفہ کی وجہ تسمیہ۔

امام ثعلبی علیہ الرحمہ کا بیان ہے حضرت آدم اور حضرت حوا' سو سال تک ایک دوسرے سے جدا رہے لیکن دونوں ایک دوسرے کی تلاش میں پھرتے پھراتے' مقام مزدلفہ کے قریب پہنچ گئے اسی قربت کی بنا پر اس جگہ کا نام مزدلفہ پڑا' جو مقام عرفات میں دونوں کی از سرنو معرفت و پہچان ہوئی تو اس کا نام عرفات ہو گیا' مقام منیٰ پر دونوں نے ایک دوسرے کی خبر گیری کی تمنا کی تھی لہٰذا اسی تمنا کے باعث اس کو منیٰ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

فائدہ۔

آدمی کو عورت سے (ڈبل) دو گنا ملنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت علامہ ابن عبدالسلام فرماتے ہیں چونکہ میراث بقدر حاجت ملا کرتی ہے اور یہ بات متحقق ہے کہ آدمی کو دو ضرورتیں لاحق ہیں' ایک اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے' اور عورت کو صرف ایک ہی ضرورت ہے' لیکن مال شریک بھائیوں میں اس قیاس پر عمل نہیں ہو گا' کیونکہ ان میں مرد اور عورت' سبھی تہائی مال میں شریک ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت حوا نے اس شجرہ سے تین دانے لئے' ایک خود کھایا' اور ایک محفوظ رکھا اور ایک حضرت آدم علیہ السلام کو پیش کیا' پس اپنا حصہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ٹھہرایا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس فرمایا' للذکر مثل خط انثیین ان کی لڑکیوں کو لڑکوں سے نصف دینے کا اصول بنا دیا'

حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' اسی لئے آدمی' عورت سے افضل و اشرف ہے 'اور اس کا ظہور اس کی خواہشات کاملہ سے ہے بناء علیہ مردوں کو کثرت سے موصوف فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے' منهما رجالاً کثیراً و نساء واتقوالله (والله تعالیٰ و حبیبه الا علیٰ اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب الزراعت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلقتم من سبع ورزقتم من سبع، تمہاری تخلیق سات چیزوں سے ہوئی اور سات چیزوں کو ہی تمہارے رزق کے لئے مرکزی حیثیت دی

عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیا کل منہ طیر اوانسان او بھیمۃ الا نعام لہ صدقۃ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں جو باغ لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے کوئی پرندہ' انسان یا جانور کچھ کھالے تو وہ اس کے لئے صدقہ دینے کے مترادف ہو گا

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم' من غرس غرسا اعطاہ اللہ من الاجر بعدد مایخرج من ثمر ذلک الغرس، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے باغ لگایا تو اسے اللہ تعالیٰ ان درختوں کے پھلوں کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا (رواہ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وفی رویۃ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ما من مسنلم یغرس غرسا الاکان ما اکل منہ لہ صدصۃ و ما سرق منہ لہ صدقۃ حضرت جابر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو درخت لگائے اور اس سے کوئی کھائے یا چرائے، درخت لگانے والے کے نامہ اعمال میں صدقہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

فائدہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بروز بدھ یہ کلمات پڑھتے ہوئے درخت لگائے سبحان الباعث الوارث تو وہ درخت یقیناً بار آور ہو گا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اطلبوا الرزق فی خبایا الارض، زمین کی پوشیدہ اشیاء سے اپنا رزق حاصل کرو،
قال القرطبی رضی اللہ تعالی عنہ یعنی بالحراثة والغرس، یعنی کھیتی باڑی کر کے اور درخت لگا کر اپنا رزق حاصل کرو،
نیز فرماتے ہیں میں نے ثقہ علماء کرام سے سنا ہے جو شخص زراعت کے وقت یا درخت لگاتے ہوئے اس آیت کو پڑھے افرایتم ما تحرثون ء انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون لوگو! کیا تم نے اپنی کھیتی کو دیکھا! کیا (یہ پھل، پھول اور پودے) تم پیدا کرتے ہو یا ہم انہیں سرسبز و شاداب نکالتے ہیں!!
اور اللھم صل علی سیدنا محمد وارزقنا ثمرہ وادفع عنا ضررہ واجعلنا لنعمائک من الشاکرین پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی فصلوں کو ہر قسم کے نقصانات اور آفات سے محفوظ کر دیتا ہے حضرت قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا تم یہ نہ کہو یہ کھیتی میں نے پیدا کی بلکہ یہ کہو کہ میں نے اس کھیت کو بویا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں زراعت پیدا فرما دی،
امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الاسماء الحسنیٰ میں فرماتے ہیں لا یقال اللہ تعالیٰ یا زارع یا خالق القردة والخنازیر ای لما فی ذلک الاستخفاف والحقارة، اللہ تعالی کی ذات اقدس کو کاشت کار اور بندروں اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خنازیر کا پیدا کرنے والا نہ کہو کیونکہ اس میں ایک قسم کی تحقیر و اہانت پائی جاتی ہے

حکایت :- جو آتے ہیں کام دوسروں کے !!

بیان کرتے ہیں ایک نہایت بوڑھے آدمی پر بادشاہ کا گزر ہوا' جو درخت لگا رہا تھا' بادشاہ نے اس سے دریافت کیا' تجھے امید ہے کہ ان کے بار آور ہونے تک زندہ رہے گا؟ اور ان سے پھل کھائے گا؟ اس پر اس عقلمند بوڑھے نے جواب دیا' پہلے لوگوں نے ہمارے لئے درخت لگائے تو ہم نے پھل کھایا' اب ہم آنے والوں کے لئے لگا رہے ہیں تاکہ وہ پھل پائیں' بادشاہ یہ سنتے ہی خوش ہوا اور اس نے ہزار درہم عنایت کئے' وہ بوڑھا شخص مسکرا دیا' بادشاہ نے ہنسنے کا سبب پوچھا! وہ کہنے لگا میرے ان درختوں نے بہت جلد پھل دیئے' کہ تجھ سے انعام حاصل کیا' یہ سنتے ہی بادشاہ کو مزید تعجب ہوا اور ایک ہزار درہم اور عطا کر دیئے' بوڑھا پھر ہنسا' بادشاہ بولا' اب ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا' دوسروں کے لئے درخت تو سال میں ایک بار ہی پھل دیتے ہیں' میرے درختوں نے دوبار پھل دیا' اس ادا پر بادشاہ نے ایک ہزار درہم اور مرحمت فرما دیئے' اور چلتا بنا !!

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں درخت لگانا' نہ چھوڑو اگرچہ دجال کا بھی ظہور کیوں نہ ہو یعنی قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں بھی ظہور پزیر ہونے لگیں تب بھی درخت لگانے سے نہ رکو'

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود درخت لگایا کرتے' آپ سے دریافت کیا گیا کہ اس ضعیف العمری میں بھی درخت لگاتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' میں چاہتا ہوں کہ روز قیامت میرا حشر نیک بختوں میں ہو اور میں اس حالت میں نہ اٹھوں کہ میرا معاملہ تباہ کاریوں کے ساتھ ہو !! یعنی جو لوگ درخت لگاتے ہیں روز قیامت ان کا ساتھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیک بختوں میں ہو گا!!

مسئلہ :- اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ فلاں مال متوکلین کو دیا جائے تو اسے چاہیے وہ مال کاشت کاروں پر صرف کرے اور اگر کوئی ہل اور بیج اس شرط پر دے کہ زراعت میں تہائی حصہ اس کا ہو گا تو یہ شرط باطل ہو گی اور غلہ کاشت کرنے والے کا ہی ہوگا' البتہ اس شخص کو اس کی مثل اجر ملے گا!! حضرت علامہ ابو حامد صفدری علیہ الرحمہ کا یہی فتویٰ ہے' (واللہ تعالیٰ اعلم)

فوائد نافعہ :- نمبر1 حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر سورہ یوسف میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب کاشت کار زمین میں غلہ ڈالتا ہے تو اس کھیت میں برکت ڈالنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے اور جب بالیاں نکلنے لگتی ہیں تو تین ہزار فرشتے اتارتا ہے جوان بالیوں میں برکت ڈالتے ہیں پھروہ ایک ایک دانے سے تین تین یا اس سے بھی زیادہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں' جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے صنوان وغیر صنوان'

صنوان' اس درخت کو کہتے ہیں جس کی ابتداء زیادہ شاخیں نکلیں' اور جب فصل کے کاٹنے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ چھ ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے' جو اس فصل کے ایک ایک دانے میں برکت ڈالتے ہیں'

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زمین میں سب سے زیادہ پیدا ہونے والی فصل گندم ہے کیونکہ اس کی نشوونما کے لئے زمین و آسمان کی مخلوق کو لگا رکھا ہے :-

(نمبر2) اللہ تعالیٰ نے صاحب زبور حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا میں ہی تمام چیزوں کا خالق و مالک ہوں' دنیا اور اہل دنیا کو میں نے ہی تخلیق فرمایا' انہیں برقرار رکھنے کے لئے گندم اور جو کو بنایا' زراعت میں ان دونوں سے مجھے اور کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں' جو کوئی انہیں تلف کرنے کی کوشش کرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گا میں اس سے بیزار ہوں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور انہیں ہی زراعت میں برکت کی بنیاد قرار دیا' اور ان دونوں کے سبب زمین کو استحکام بخشا' نیز آسمان میں برکات کو مسخر فرمایا' روٹی کی عزت کرو اور اس پر برتن وغیرہ نہ کرو کیونکہ یہ کھانے کی بے عزتی ہے اور جو کھانے کی عزت نہیں کرتا اس پر بھوک مسلط کر دی جاتی ہے' اور جو شخص دستر خوان سے گرے ہوئے لقمے یا ذرات کو اٹھا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و بخشش سے نوازتا ہے' نیز گندم اور جو کی اس طرح بھی عزت و تکریم کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اگر روٹی آ جائے تو سالن کا انتظار مناسب نہیں'

حکایت :۔ ایک لقمہ آزادی کا سبب بن گیا!!

بیان کرتے ہین کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ اس نے ایک گرا ہوا دانہ اٹھایا اور کھا لیا' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھتے ہی اسے آزاد کر دیا۔ جب آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گرے ہوئے دانے کو اٹھائے اور پھر اسے صاف ستھرا کر کے کھا لے اسے اللہ تعالیٰ اسی عمل کے پیش نظر پیٹ میں جانے سے قبل مغفرت و بخشش سے نواز دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' مجھے یہ بات مناسب معلوم نہ ہوئی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بخشش سے بہرہ مند فرما دیا ہے میں اسے غلامی سے آزاد نہ کروں' (رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فالج سے آرام

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دستر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خوان سے گرے ہوئے ذرے اٹھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا' تیرے لئے برکت ہو' تجھ میں برکت ہو اور تجھ پر برکت ہو میں نے عرض کیا !! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! وہ شخص جو اسی طرح عمل پیرا ہو' آپ نے فرمایا اور اس کے لئے بھی یہی کچھ ہے' نیز جو شخص ایسا عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جذام' برص اور فالج جیسے موذی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

بارش نہیں ہو گی:۔

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا میں نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور ان کو منافع سے بھر دیا' پس جو لوگ اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے انہیں ڈر سنایئے کیونکہ اس کی بے توقیری کے باعث میں باران رحمت کو روک رکھتا ہوں !!

سب سے پہلی صنعت !! گندم اور جو کی حقیقت؟

بیان کرتے ہیں روئے زمین پر جو سب سے پہلی صنعت ظہور پذیر ہوئی وہ کاشتکاری ہے' حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے زمین کاشت کی' سارا دن ہل چلاتے چلاتے تھک گئے' تو حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے فرمایا جو کسر رہ گئی ہے اسے آپ پورا کر دیں' چنانچہ جو بیج حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے ڈالے وہ جو بن گئے۔

حضرت آدم علیہ السلام تعجب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ اس نے دشمن کا مشورہ تسلیم کر لیا تھا اس لئے ہم نے ان کے بوئے ہوئے کو جو کی شکل دے دی'

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت گندم کے دانے کا حجم شترمرغ کے انڈے کے برابر تھا' (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خمیری روٹی کے فائدے

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' میں نے عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ خمیری روٹی کھانا بہت سی بیماریوں کا علاج ہے جبکہ بلا خمیر روٹی کا استعمال بکثرت مرضوں کا سبب ہے' اگر بلا خمیری روٹی کھائی جائے تو اس پر سونٹھ یا لہسن کا استعمال مفید ہے'

زراعت پہلے یا درخت؟

علماء کرام کا اس معاملہ میں اختلاف ہے کہ غلہ پہلے اگایا جائے یا درخت' بعض اس طرف گئے ہیں کہ غلہ کی کاشت مقدم ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجًا لنحزج به حبًا و نباتًا اور ہم نے بارش برسائی تاکہ اس سے ہم دانے اور پودے نکالیں'
لیکن بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان فانبتنا به جنات و حب الحصید' پھر ہم نے اس سے باغات اور دانے پیدا فرمائے' اس سے درخت لگانا مقدم قرار دیتے ہیں

انگور کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجنات الفافا 'اور باغات جو ایک دوسرے پر لپٹے ہیں' جیسے انگور (کیلا) حضرت ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھلوں میں انگور' بہت پسند فرماتے انگور بدن میں قوت پیدا کرتا ہے' اور تازہ انگور سے دو دن پہلے توڑا ہوا زیادہ نفع بخش ہوتا ہے' اسی طرح سفید' سیاہ انگور سے زیادہ مقوی اور نافع ہے'

علوم کا جوہر

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کہا میں نے خواب میں سفید انگور کے علاوہ ہر قسم کے پھل کھائے' تو معبر نے تعبیر دیتے ہوئے کہا تجھے بکثرت علوم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاصل ہوئے سوائے علم الفرائض کے' کیونکہ سفید انگور' تمام انگوروں کا جوہر ہوتا ہے اور اسی طرح علم الفرائض تمام علوم کا جوہر ہے'

انگور کے خواص

نزھتہ النفوس والافکار میں غلہ جڑی بوٹیوں اور درختوں کے خواص بیان کئے گئے ہیں پھلوں میں جنہیں بادشاہ کہا گیا ہے وہ تین ہیں انگور' انجیر اور تازہ کھجور' انگور کی چٹنی طبیعت کو سکون بخشتی ہے' قے کو بند کرتی ہے اور صفرا کو روکتی ہے' گرمی سے بخار کو نافع ہے' البتہ قدرے قابض ہے' پیاس کو ختم کرنے میں معاون ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انگور عمدہ غذا ہے' پٹھوں کو مضبوط اور مرض کو دور کرتے ہیں' غصہ ٹھنڈا اور بلغم ختم' رنگت صاف اور منہ کی خوشبو کو پاکیزگی بخشتا ہے' ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' منقہ کھانا معمول بنالو' کیونکہ یہ پت کو زائل کر کے رنگت کو نکھارتا ہے' منہ سے عمدہ خوشبو آتی ہے' غم و فکر کو ختم کرنے میں معاون ہے'

کتاب شرع الاسلام میں ہے کہ شیطان' انگور اور منقے کو بیک وقت کھانے سے طیش میں آ جاتا ہے' اسی طرح سبز اخروٹ' سبز بادام' خشک اخروٹ اور بادام سے کھانے پر بھی شیطان جلتا ہے'

کتاب زاد المسافر میں ہے کہ مویز منقہ جگر کی تمام بیماریوں کا علاج ہے' نیز مفردات ابن بیطار میں مرقوم ہے کہ مویز منقے کو چنے کی گھنگنیوں (باقلا) یا اس کے آٹے کو زیرہ کے ساتھ پیس کر اشنین کے ورم پر لگایا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے' کمزور جسم والے کو فربہ بناتا ہے'

اسی طرح نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ مویز منقہ مع بیج کا استعمال' جگر' معدہ' طحال کے لئے مفید تر ہے' نیز حافظہ کو بڑھاتا ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اکیس عدد سرخ منقے کھایا کرے گا وہ اپنے بدن میں کسی قسم کی بیماری نہیں دیکھے گا!!

شہد اور کھجور

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' نفاس والی عورت کے لئے تازہ کھجور سے بڑھ کر اور کوئی چیز مفید نہیں' اور شہد سے بڑھ کر مریض کے لئے اور کوئی باعث شفاء نہیں نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں چھوہارے کھلایا کرو کیونکہ عورت کی غذا حالت نفاس ہے چھوہاروں سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے' اس کے استعمال سے بچے' بردبار اور حوصلہ مند ہوتے ہیں' اس لئے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی یہی غذا تھی' اگر اللہ کریم کے علم میں اس سے بہتر کوئی اور غذا ہوتی تو وہ عطا فرماتا'

نیز آپ نے فرمایا' چھوہارے' قولنج کے لئے مفید ہیں' بعض حکماء نے یہ بھی نسخہ تجویز کیا ہے جسے قولنج ہو وہ یومیہ ایک درہم کی مقدار صابن کھائے قولنج سے شفاء پائے گا ابن طرخان رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو لبان کھلایئے اگر اس کے بطن میں لڑکا ہو گا تو وہ ہونہار اور لڑکی ہو گی تو خوش خصال ہو گی'

حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر حاملہ عورت کرفس' کھائے گی تو اللہ اس کے ہاں جو بچہ پیدا کرے گا وہ ضعیف العقل ہو گا' بعض حکماء فرماتے ہیں کرفس کا استعمال جنوں اور جذام کو دور کرتا ہے البتہ خارش لگاتا ہے' اور دماغ قوت پکڑتا ہے کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے جو شخص کرفس استعمال کرتا ہے وہ دانت' داڑھ کے درد سے محفوظ رہتا ہے'

نزھتہ النفوس میں ہے کہ کرفس کا شربت معدہ کے لئے مفید ہے' نیز جسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیشاب تکلیف سے آتا ہے (عنبر الیول) وہ دس درہم تخم کرفس لے اور ایک سو پچاس درہم پانی میں جوش دلائے یہاں تک کہ پانی 1/3 حصہ باقی بچے' اس میں پانی سے تین حصے زیادہ چینی ڈال لے پھر پکائے یہاں تک کہ قوام سے تیار ہو جائے اور اتارے' (پھر استعمال میں لاتا رہے) اس کے بکثرت فائدے ہیں' جنہیں فضائل امت کے بیان میں انشاء اللہ تفصیلاً" لایا جائے گا !!

انجیر کے فوائد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو طشت کسی صحابی نے انجیر ہدیہ پیش کیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تناول فرمانے لگے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی فرمایا آیئے' کھایئے' اور فرمانے لگے' جنت سے اگر بغیر گٹھلی کوئی میوہ اتارا گیا ہے تو وہ یہی میوہ انجیر ہے' اسے کھایا کریں' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتی ہے' (رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور نقرس کو نافع ہے' کتاب العجائب میں مرقوم ہے کہ نہار منہ خشک انجیر کھانا بہت نفع بخش ہے'

سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تم بلس کھایا کرو' یہ عروق جذام کو کاٹنے والی ہے آگاہ ہو جایئے وہ انجیر ہے'

ابن طرخان رحمہ اللہ تعالیٰ' طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ پکی انجیر چھیل کر پان کے ساتھ کھانے سے غلیظ بلغم دور ہو جاتی ہے' اور بدن کو عمدہ غذا مہیا کرتی ہے'

نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ سفید انجیر نہایت عمدہ ہے' اور اس کی جلد نیلی رنگت میں ہوتی ہے' اس کا مستقل استعمال رنگت کو نکھارتا ہے'

حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا لباس

حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ اعراف کی تفسیر میں بیان کرتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام شجر ممنوعہ سے کچھ کھالیا تو فوراً آپ کا ستر ظاہر ہو گیا' انہوں نے درختوں کے پتوں سے اپنے ستر کو چھپانا چاہا تو انجیر کے علاوہ سبھی درخت بھاگ کھڑے ہوئے انجیر نے اپنے پتے پیش کر دیے' اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ ثمرہ عطا فرمایا کہ اس کے ظاہر و باطن کو شیریں بنا دیا' سال میں دو بار' بار آور فرمایا' کتاب البرکہ میں مرقوم ہے۔ انجیر کے دانے پر بسم اللہ القوی' نقش ہے'

زیتون کے فوائد

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ مبارک درخت (زیتون) کے تیل کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو' اسے بطور دوا بنا لو' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتا ہے'

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھایئے اور اس کا تیل لگایئے کیونکہ یہ ستر بیماریوں کے لئے شفاء ہے' ان میں سے ایک جذام کی بیماری ہے' امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہی زیتون کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو قوت بخشتا ہے' نیز بڑھاپا جلد نہیں آتا' اور اس کو پینا زہر کے لئے تریاق ہے بعض فرماتے ہیں فقراء کے لئے تریاق ہے'

عرائس البیان میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو درد کی شدت کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس زیتون کا درخت لائے' اور کہا اس کے پھل کا جوس نکال کر پیجئے' کیونکہ یہ سوائے موت کے ہر مرض' کی شفاء ہے'

فوائد بہی دانہ

حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہی دانہ عطا فرمایا اور کہا اسے کھاؤ یہ دل کی تقویت کا باعث ہے' منہ کو خوشبو دار بناتا ہے' دل میں نرمی پیدا کرتا ہے'

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ طب نبوی میں فرماتے ہیں سیدنا رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہی دانہ کھایا کرو کیونکہ یہ قلب کو پاکیزہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء و رسل کو جنت سے بہی دانہ سے نوازا' اس کا شربت' اسہال کو مفید' معدہ اور جگر کو تقویت بخشتا ہے اور صفراوی مادے کو ختم ہے'

ترکیب استعمال :- بہی دانے کو کچل کر عرق نکالیں ،جوش دلا کر صاف کریں' پھر تین حصے اس قوام سے زیادہ چینی ڈال کر دوبارہ پکائیں' اور استعمال میں لائیں' معدے اور جگر کو تقویت حاصل ہو گی سیب کا سونگھنا' کھانا' مقوی معدہ اور قلب ہے نیز اس کے پھول سونگھنا دماغ کی قوت و کشادگی کا باعث ہے کما مر فی فضائل بسم اللہ !!

فصل :- اسباب خلقت

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ' خلقتم من سبع' تمہاری تخلیق سات اشیاء سے ہے' یعنی نطفہ سے' جو باپ کی پیٹھ سے نکلتا ہے' جو منی سے ودیعت کیا گیا تھا' یعنی جس مٹی سے مخلوق کو وجود بخشا گیا' جیسے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام' جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا " ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا علقة مغضة) پھر ہم نے بنایا نطفہ سے لوتھڑا اور پھر لوتھڑے سے گوشت بنایا' تفصیل قدرے یوں بیان کی جاتی ہے ہم نے نطفہ کو خون بستہ بنایا' پھر جمے ہوئے خون کو لوتھڑے سے گوشت بنایا' یعنی سفید نطفے کو سرخی مائل کیا' پھر اسے گوشت کا بڑا ٹکڑا بنایا' جسے کھانے والا اگر چاہے تو کھا سکے' پھر نطفے کو ہڈی 'پٹھوں' رگوں اور گوشت میں تقسیم کر دیا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جب نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن قرار پکڑتا ہے تو ایک فرشتہ اسے بارگاہ رب العزت میں لے جاتا ہے اور عرض کرتا ہے یا یا احسن الخالقین' اخلق !! الٰہی اسے تخلیق فرما !! اللہ جیسے چاہتا ہے حکم فرماتا ہے' پھر فرشتے کو فرمایا جاتا ہے اسے لے جا !!

فرشتہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ ضائع جائے گا یا مکمل ہو گا' اسے جیسے ہونا ہوتا ہے بتا دیا جاتا ہے' پھر عرض کرتا ہے الٰہی !! یہ لڑکا بنے گا یا لڑکی؟ یہ سعید ہو گا یا شقی اس کی عمر دراز ہوگی یا کم' اسے بتا دیا جاتا ہے پھر عرض کرتا ہے الٰہی اس کا رزق مقرر فرما دے' لہٰذا اس کی زندگی کی تکمیل تک اس کا رزق مقرر کر دیا جاتا ہے'

پھر اسے اس کی ماں کے پیٹ میں لوٹا دیا جاتا ہے' پھر چھ دن بعد ایک چھوٹا سا نقطہ ظاہر ہوتا ہے جو دراصل قلب ہوتا ہے' حکماء فرماتے ہیں سب سے پہلے قلب ہی کو بنایا جاتا ہے'

حکمت قلب !!

اس میں کونسی حکمت ہے کہ انسان کے باقی اعضاء کی تخلیق سے پہلے قلب کو بنایا گیا' جواب دیا گیا ہے کہ جسم میں سب سے افضل و اشرف قلب ہی ہے اسی لئے اسے خلقت میں اولیت دی گئی نیز اگر کہا جائے اس میں کون سی حکمت ہے کہ دل ایک ہی ہے جبکہ دوسرے اعضاء جوڑا جوڑا ہیں مثلاً دو آنکھیں' دو کان' دو ہاتھ' دو پاؤں وغیرہ جواباً کہتے ہیں کہ دونوں آنکھیں دونوں ہاتھ' پاؤں وغیرہ میں ہر ایک کی منفعت محسوسات و مشاہدات میں بطور معاون ہے اور اجتہاد قلب سے ہی ہوتا ہے' اگر دل دو ہوتے تو اجتہاد میں اختلاف ظہور پذیر ہوتا' ایک دل دوسرے کے خلاف رائے دیتا تو باہم تناقض پیدا ہوتا۔ (جب قلب ایک ہی ٹھہرا تو تناقض کا سوال ہی ختم) بعض کہتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ نے سب اعضاء سے قبل دماغ کو تخلیق فرمایا' بعض نے جگر اور بعض نے ناف سے متعلق بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے'

تخلیق اعضاء کی قدرے تفصیل یوں ہے' پہلے ناف' پھر اس کے بعد' دماغ' پھر دائیں بائیں دونوں ہاتھ' پھر نقطے علیحدہ علیحدہ ظہور پذیر ہونے لگتے ہیں' بارہ روز بعد تین اعضاء تخلیق ہوتے ہیں' دل' جگر' دماغ'

جو باہم ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں' یہ تمام ستائیس دن میں بنتے ہیں' پھر کندھوں سے سر افضل ہے' پھر ہاتھ اور پسلیوں سے' پھر پیٹ اور پہلوؤں سے ممتاز ہوتے جاتے ہیں' اور یہ عمل مزید نو دن میں پورا ہوتا ہے' پھر مزید چار دن بعد بچہ واضح طور پر پہچان میں آنے لگتا ہے' اس طرح یہ کل چالیس دن ہوئے' اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسے ہی ارشاد ہے کہ تمہاری تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک مکمل ہو جاتی ہے'

حضرت امام رافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' بچہ بطن مادر میں پاؤں کے بل بیٹھتا ہے' اس کی رانیں اس کے سینے سے لپٹی رہتی ہیں' سر میں یہ دونوں ہتھیلیاں رکھے ہوتا ہے' اور سر گھٹنوں پر' دونوں آنکھیں دونوں ہاتھوں کی پشت پر' ناک دونوں گھٹنوں کے درمیان اور بچے کا چہرہ ماں کی پشت کی جانب ہوتا ہے' گویا کہ دنیا میں آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہتا ہے :-

مسئلہ :- کتابیہ جو کسی مسلمان کے نکاح میں آئے اور حاملہ ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ایسے دفن کیا جائے کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف کر دی جائے اس لئے کہ جو اس کی پیٹھ میں مسلمان کا بچہ ہے اس کا منہ از خود قبلہ کی جانب ہوگا' اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب مسلمانوں اور کفار کی لاشیں آپس میں مل جائیں اور تمیز نہ رہے تو ان تمام کو کفن وغیرہ دینا لازمی ہے' ان کی نماز جنازہ پڑھنا بھی ضروری ہے' امام احمد بن حنبل اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب ہے' مگر امام اعظم رضی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب کفار دوگنا ہوں اور مسلمان کم تو نہ کفن دیا جائے گا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی'
حضرت امام ماوردی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان تمام کو مسلمانوں اور کفار کے قبرستان کے درمیان دفنایا جائے گا'

مسلمان بچے کو غیر مسلمہ نے دودھ پلایا؟

بیان کرتے ہیں کہ جب کسی مسلمان نے اپنے بچے کو کسی غیر مسلمہ (یہودیہ عورت) سے دودھ پلایا' اور اس کے ہاں ساتھ ہی یہودی سے بھی بچہ ہے' دونوں بچے یہودن کے دودھ سے پلتے رہے یہاں تک کہ مسلمان باہر چلا گیا جب واپس آیا تو وہ عورت مر چکی تھی' مسلمان اپنے بچے کو پہچان نہ سکے اور پھر ان دونوں میں سے ایک لڑکا مر جائے تو فرماتے ہیں۔ اسے غسل اور کفن دینا جائز ہے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی' اور دونوں= قبرستانوں کے درمیاں اسے دفن کیا جائے گا۔ ہاں اگر بالغ ہو کر مرا تو اسے کفن دینا اور اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں' کیونکہ یا وہ یہودی ہو گا یا مرتد !! اور ان دونوں پر احکام اسلام کا نفاذ اس وقت تک درست نہیں ہو گا جب تک ان کی مکمل دینی کیفیت کا پتہ نہ چل سکے :۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب نطفے کو چالیس دن گزرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اسے صورت دینے کے لئے بھیجتا ہے' وہ صورت بناتا ہے نیز فرمایا تمہاری خلقت کی تکمیل بطن مادر سے اس انداز سے ہوتی ہے' چالیس روز نطفہ' چالیس روز خون بستہ' اور چالیس دن کے بعد گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس میں روح پھونکنے کے لئے فرشتہ بھیجتا ہے'
امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ حج کی تفسیر میں فرماتے ہیں' یہ چار ماہ ہوئے اور پانچویں ماہ کے پہلے دس دنوں میں روح پھونکی جاتی ہے' چنانچہ بغیر کسی اختلاف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے اتنی ہی عورت کی عدت قرار دی گئی ہے جب اس کا خاوند فوت ہو جاتا ہے'

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' پٹھے' ہڈی اور قوت مرد کے نطفہ سے بنتے ہیں' خون' گوشت اور بال' عورت کے پانی سے نشوونما پاتے ہیں'

حضرت قاضی ابوبکر ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے' اگر مرد کا پانی پہلے نکلے اور زیادہ ہو تو لڑکا ہو گا اور سبقت کے باعث اپنے پدری رشتہ داروں کی مشابہت اختیار کر لے گا' اور اگر عورت کا مادہ پہلے نکلے اور مرد کے پانی سے زیادہ ہو تو سبقت کی وجہ سے لڑکی ہو گی اور زیادہ ہونے کے سبب مادری قرابت داروں کے مشابہ ہو گی' البتہ عورت کا مادہ منویہ پہلے نکلے لیکن مرد کا زیادہ ہو تو وہ لڑکا ہو گا لیکن پہلے نکلنے کے باعث اس کی مشابہت عورت کے رشتہ داروں سے ہو گی' بصورت دیگر اس کے برعکس اسی مدت میں اللہ تعالیٰ اس کی پرورش فرماتا ہے پیٹ کے اندھیروں میں اس کے کام کی تدبیر کرتا ہے' پیٹ میں تین تاریکیاں ہیں' ایک پیٹ کی ایک رحم کی اور ایک جھلی کی جس سے بچہ محفوظ رہتا ہے'

لڑکی باعث برکت ہے !!

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب لڑکی پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے زرد رنگ کے موتیوں اور یاقوت کے تاج سے مرصع آتے ہیں' ایک اس کے سر پر اور دوسرا اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھتا ہے' پھر دونوں پڑھتے ہیں بسم اللہ ربی و ربک اللہ ضیعیفة خلقت من ضعیف المنفق علیک معان الی یوم القیامة اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ کے نام سے جو میرا اور تیرا پالنے والا ہے' ایک ضعیفہ' دوسری ضعیفہ سے پیدا کی گئی' اور تجھ پر خرچ کرنے والا قیامت تک معاونت حاصل کرتا رہے گا'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے امتیوں میں سے جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ غم و رنج کا اظہار نہ کرے (بلکہ خوشی محسوس کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں دو سبز بازوؤں والا فرشتہ یاقوت کا تاج پہنے بھیجتا ہے جو اسے برکات سے مالا مال کر دیتا ہے' پھر اس کی پیشانی اور جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہوا یہ کلمات ادا کرتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ربی و ربک اللہ' ضعیفة خرجت من ضعیف والقیم علیک معان الی یوم القیامۃ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میرا اور تیرا پالنے والا' اللہ جل جلالہ ہے تو کمزور اور کمزور سے پیدا ہوئی اور تیری تربیت کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہے گا'

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان "والباقیات الصالحات" سے لڑکیاں مراد ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا جسے دوزخ میں جانے کا حکم دیا گیا تو اس کی بیٹیاں اس سے چمٹ گئیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں فریاد کرنے لگیں یا اللہ' دنیا میں یہ ہم پر شفقت کرتا تھا' تو اس پر احسان فرما' تو ان کی فریاد کو سنکر اللہ تعالیٰ نے اسے بخشش سے نواز دیا۔

لڑکا ہو گا یا لڑکی؟

حضرت عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میں نے ایک مسلمان طبیب کے پاس ایک کتاب دیکھی جس میں تحریر تھا کہ جب حاملہ کا رنگ نکھر آئے اور اس کی خوبصورتی میں اضافہ نظر آئے تو سمجھ لیجئے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ اور یہ بھی مرقوم ہے کہ اگر عورت اپنے دائیں جانب گرانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محسوس کرے اور اس کے دائیں پستان کی نوک قدرے بڑی محسوس ہو تو یہ بھی اس کے ہاں لڑکا ہونے کی علامت ہے' یونہی اگر دودھ گاڑھا نکلے تو لڑکے کی بشارت پر دال ہے اور اگر لڑکا ہے یا لڑکی' معلوم کرنے میں دقت ہو تو عورت کے دودھ کا ایک قطرہ آرام سے آئینہ پر ٹپکائیں اور آئینے کو دھوپ میں رکھ دیں' اگر دودھ پھیل جائے تو سمجھئے لڑکی بصورت دیگر لڑکا ہونے کی علامت ہے' (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکمت ربانی

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ عجیب حکمت ہے کہ اس قادر کریم اور خالق و صانع نے کمزور نطفہ سے ہڈیوں کو بنیاد بنایا' پھر انہیں مضبوط اور ٹھوس کیا' چھوٹی اور لمبی' نرم اور سفید بنائیں چونکہ جاندار کو حرکت کی ضرورت تھی اس لئے تمام ہڈیوں کو ایک دوسری سے الگ الگ رکھا ان تمام کو جوڑ کر ایک نہیں کیا' چھوٹی' موٹی تمام ہڈیاں دو سو اڑتالیس ہیں' سوا انگلیوں کی ہڈیوں کے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' مختلف اقسام کی پچپن ہڈیاں تو صرف سر میں ہیں' اور انہیں اس ڈھب سے جوڑا گیا ہے کہ سر گول ہو گیا' چھ سر کی گولائی میں' چار اوپر کے جبڑے میں' اور دو نیچے کے جبڑے میں' باقی بیس دانت ہیں جو کھانے پینے کے چوڑائی میں اور کاٹنے کے لئے تیز ہیں' داڑھیں ان کے علاوہ ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ بھی عجیب حکمت ہے کہ گردن میں سات خول اور گول مہرے رکھے اور ان میں ایسے دباؤ ابھار ہیں جو ایک دوسرے پر بالکل فٹ بیٹھتے ہیں یہاں تک کہ سر کے نیچے کرسی' کی صورت نمودار ہو جاتی ہے' اور گردن کو پشت کے ساتھ جوڑ دیا ہے' گردن کی جڑ سے سرین کی ہڈی تک چوبیس مہرے پشت میں فٹ ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت جوہری فرماتے ہیں گردن کے پچھلے حصہ کو قضا (گدی) کہا جاتا ہے' انسان میں پانچ سو بیس حصے ہیں گوشت' پٹھے اور جھلیوں سے مربوط کئے گئے ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت عجیبہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے مقام سماعت کے لئے سر کی ہڈیوں کے درمیان ایک شگاف رکھا' اور سر سے الگ نکلے ہوئے نرم سے گوشت سے اس شگاف کی حفاظت فرمائی جسے کان کہتے ہیں' اور اس کی بناوٹ کچھ اس طریقہ سے کی کہ جلدی سے کوئی کیڑا وغیرہ گھسنے نہ پائے' بلکہ اگر ایسی صورت پیدا ہو بھی جائے تو کیڑے وغیرہ کے مقام سماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی انسان خبردار ہو جائے' اور سماعت کی حفاظت کے لئے اسی میں کڑوی سی رطوبت تخلیق فرمائی کان آنکھ سے شرف رکھتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بہرا نہیں کیا' جب حضرت شعیب علیہ السلام کی بینائی مفقود تھی' اسی بنا پر ان کی قوم کہتی ہم آپ کو اپنے سے کمزور پاتے ہیں' حالانکہ آپ خطیب الانبیاء کے لقب سے ممتاز ہوئے کیونکہ آپ اپنی قوم سے نہایت شیریں گفتگو فرمایا کرتے تھے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے آنکھ کی حکمت بھی بڑی عجیب ہے' اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو سات پردوں میں مزین کیا ہے' اگر ان میں سے ایک پردہ بھی زائل ہو جائے تو آنکھ دیکھنے سے معذور ہو جائے' اور اس میں چوبیس حصے پیدا کئے' اور آنکھ کے تل میں تمام آسمانوں اور زمین کی صورت باوجود اس قدر وسعت اور طول و عرض کے اس میں ظاہر فرمائی' نیز پلکوں سے آراستہ فرمایا' تاکہ اس کی حفاظت اور صفائی ہوتی رہے' مکھی اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتی ہے' کیونکہ اس کی پلکیں نہیں' نیز پلکوں کے بال اس لئے سفید پیدا نہیں کئے تاکہ رؤیت میں کمزوری نہ رہے'

لطیفہ :- حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حاملہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے صحبت کرنے کے باعث بچہ کی سماعت و بصارت میں اضافہ ہوتا ہے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ بھی عجیب حکمت بیان کی گئی ہے کہ اس ذات کریم نے ناک کو چہرہ کے درمیان بلند رکھا' اس کی صورت حسین بنائی' اس میں سونگھنے کی قوت پیدا فرمائی تاکہ غذا قلب کو پہنچائے اور وہ ہوا ہے' نیز غذائے بدن کا ادراک کرے' جو کھانوں کی خوشبو ہے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں' منہ کا بنانا بھی عجیب حکمت ہے' جسے دانتوں سے آراستہ کیا گیا' اور نہائت صنعت گری سے ان کی صف بندی کی گئی' اور سفید رنگت بخشی' اس نے زبان کو قوت گویائی سے نوازا اور دل کی باتوں کو بیان کرنے کی طاقت عطا فرمائی' کھانے اور کلام کی حفاظت کے لئے اس نے نرم و نازک ہونٹ بنائے' پھر تنگی اور کشادگی' لمبائی اور چوڑائی' تری اور خشکی' کے اعتبار سے مختلف اقسام کے حنجرے (گلے) تخلیق فرمائے' جس کی وجہ سے آوازیں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ ایک کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی' لوگ اندھیرے میں ایک دوسرے کو آواز سے ہی پہچان سکتے ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ہاتھوں کا بنانا بھی بڑی عجیب حکمت ہے کہ اس نے انسان کے جسم سے لمبے لمبے ہاتھ ظاہر کر دیئے' تاکہ اپنی مطلوب اشیاء کی طرف بڑھا سکیں' چوڑی ہتھیلیاں اور ہر ہاتھ کی پانچ پانچ انگلیاں بنائیں' ہر انگلی میں تین تین پورے رکھے' پھر چار انگلیوں کے ایک طرف انگوٹھا لگایا' تاکہ ہر ایک کی طرف گھوم سکے' جب انسان اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ ایک طشت سی بن جاتا ہے' جو چاہے اس پر رکھے اور جب چاہے سمیٹ لے' اور ہاتھ مارنے کا ایک آلہ بھی بن جاتا ہے' اور ایک خاص انداز سے ملائے تو یہ چمچہ کا کام دیتا ہے' اگر اسے پھیلائیں اور انگلیاں ملائیں تو یہ بیلچے کا نمونہ ہوتا ہے' پھر کھجلانے اور باریک چیز اٹھانے کے لئے پورے کام نہ دیں تو ناخن اٹھانے میں ممد ہوتے ہیں' اور یہ ناخن ہاتھوں کا حسن ہیں' ہر انگلی میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پانچ ہڈیاں، ہتھیلی میں دس اور کلائی میں دو دو ہوتی ہیں، اسی طرح ہر عضو ان سے آراستہ ہے ہر ہاتھ میں پانچ پانچ رگیں ہیں، اور ہر ایک سے چار چار رگیں پھوٹتی ہیں،

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے پیٹ بھی عجیب حکمت پر مبنی ہے، کہ اسے کھانے پینے کے تمام توازمات و آلات سے آراستہ کیا، جیسے آنتیں، جگر، معدہ طحال پتہ، گردہ، مثانہ،

معدہ کھانا پکنے کے لئے، جگر خون بنانے، طحال، سودا کو جذب کرنے، پتہ صفرا کو، گردے پانی کی ماحیت کو، جذب کر کے مثانہ تک پہنچانے کے لئے، مثانہ پیشاب کو جمع رکھنے کا مقام ہے، اور جب کھانا خالص خون کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو اسے رگیں سنبھال لیتی ہیں، جو تین سو ساٹھ ہیں بڑی رگ کو نیاط کہا جاتا ہے، اور اسے بدن کی نہر سے موسوم کرتے ہیں، جس کے ذریعہ تمام بدن میں خون پہنچتا رہتا ہے، پھر اعضاء میں ہر ایک کے لئے فرشتہ مقرر ہے جو اس کی تدبیر کرتا اور بدن کے تمام امور کو درست فرماتا ہے، جیسے گندم بغیر کسی کاریگر کے آٹا، خمیر اور روٹی نہیں بنتی، اے انسان وہ فرشتے ہیں جو تیرے بطن میں غذا کی درستی میں مصروف رہتے ہیں، اور تو بڑی غفلت میں پڑا ہوا ہے، انہیں آسمانی فرشتوں سے معاونت حاصل رہتی ہے، آسمانی فرشتوں کو حاملین عرش سے تعبیر کرتے ہیں، حاملین عرش کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات ملتی رہتی ہیں، پشت کی ہڈیوں کو سینہ کی ہڈیوں سے شانہ کی ہڈیوں کو سرین کی ہڈیوں سے جوڑ دیا جاتا ہے:۔

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے یہ بھی عجیب حکمت ہے، کہ اس نے دو پنڈلیوں کو قائم فرمایا، ہر پنڈلی میں سے پچیس رگیں ہیں، اور دو قدم فٹ کئے، ہر ایک پاؤں میں بیالیس ہڈیاں بنائیں، جنہیں پنڈلی کی ہڈی سے جوڑا کیا گیا، نیز ہر پنڈلی کے اوپر جوڑ بنایا، اسی طرح رانیں اور گھٹنے تخلیق فرمائے، ان میں بھی دو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رگیں اور دو ہڈیاں سیٹ کیں ' پھر ماں کے پیٹ میں بچے کی غذا حیض کے خون سے بنتی ہے اور کچھ خون الگ جمع ہوتا رہتا ہے جو بوقت ولادت ' بچے کے ساتھ بہہ نکلتا ہے ' اسے نفاس کہا گیا ہے ایک تہائی فم معدہ تک بدن میں اوپر کی طرف چڑھتا محسوس ہوتا ہے ' جس کے باعث حاملہ کو نئی نئی چیزیں کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے ' تو بچے کے لئے ماں کے پیٹ سے باہر آنے راستہ آسان بنا دیا جاتا ہے ' پھر اسے ماں کے دودھ کی غذا عطا کی جاتی ہے ' جو موسم گرما میں ٹھنڈا اور موسم سرما میں ذرا گرم نکلتا ہے ' بچے کو غذا مہیا کرنے کے لئے پستان بنانے انہیں چوسنے کی ' اللہ تعالیٰ نے صلاحیت عطا کی ' پستان کے سرے کو بچے کے منہ کے مطابق سنوارا نیز پستان کے سرے سے ایسے تنگ سوراخ تخلیق فرمائے کہ چوسے بغیر دودھ نہ نکلے پھر جب بچہ دو سال کا ہوتا ہے تو اس کے لئے ماں کا دودھ مفید نہیں رہتا بلکہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے اسی لئے بچے کو کھانے پینے کی چیزوں کا راغب بنا دیا جاتا ہے ' اب کھانے پینے کی چیزوں کو کاٹنے چبانے اور پینے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کے منہ میں سولہ داڑھیں نکلتی ہیں ' ہر جانب آٹھ آٹھ ' چار نوکیدار دانت ' چار کچلیاں ' چار رباعیات ' یعنی درمیانی اور نیچے کے دانت چار رضوامک (درمیانی سے متصل ' چونکہ چبانے میں پانی کی بھی ضرورت پڑتی ہے ' اس لئے زبان کے نیچے دو رگیں بنائیں جن سے تھوک نکلتا رہتا ہے ' جو پانی کے مترادف ہے ' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم انشا ناہ خلقا آخرا ' پھر ہم نے اسے دوسری تخلیق سے سنوارا یہ قول انہی امور کی طرف مشیر ہے

پھر بچے کو عقل و تمیز سے بہرہ مند کیا یہاں تک کہ وہ کامل ہو گیا ' اور بلوغت کے قریب پہنچتا ہے ' پھر جوان ہوا ' ادھیڑ عمر بنا آخر کار بڑھاپے نے آ دبوچا تب اس حالت میں وہ شکر گزار ہوا یا ناشکرا؟

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جوان ' لڑکا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور نوجوان' وہ ہے جو زیادہ عمر کو نہ پہنچے' ادھیڑ عمر وہ ہے جو تیس سے چالیس سال تک پہنچے' بوڑھا وہ ہے جو چالیس سال سے متجاوز عمر کا ہو بعض فرماتے ہیں' جوان یا نوجوان سن بلوغت سے تیس سال والے کو کہتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طفل' اسے کہتے ہیں جسے تمیز نہ ہو' صبی اور غلام اسے کہتے ہیں جو سن بلوغت تک نہ پہنچے' شاب و فتی (جوان اور نوجوان) وہ ہے جو بلوغت سے تیس سال تک کا ہو' ادھیڑ عمر تیس سے پچاس برس والا' جبکہ شیخ یا شیخ فانی' پچاس سے ستر برس یا اس سے زائد عمر والے کو کہتے ہیں'

لطائف عجیبہ :-

نمبر1 حکماء بیان کرتے ہیں کہ لڑکا سات برس تک پھول' نو برس تک خادم' پندرہ سال تک وزیر' رہتا ہے اس کے بعد دوست یا دشمن کے روپ میں ظہور پذیر ہو گا'

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے لڑکے کی بشارت دی' آپ نے فرمایا وہ ایسا پھول ہے جسے قریب سے سونگھا جاتا ہے' پھر وہ فرمانبردار ہو گا یا نقصان دہ !!

نمبر2 -- خیال رہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہوا' پانی' آگ اور مٹی سے تخلیق فرمایا پھریوں سمجھئے کہ آنکھ آگ ہے' قوت سماعت ہوا ہے' سونگھنے کی طاقت پانی اور چکھنے کی قوت مٹی ہے'

اور اس میں برجوں کی تعداد کے برابر بارہ برج بنائے گئے ہیں' جن میں سات سر میں' ایک منہ ,و نتھنے' دو آنکھیں' دو کان' اور پانچ باقی بدن میں' دو چھاتیاں' ناف' پیشاب اور پاخانہ کا مقام'

اللہ تعالیٰ سات آسمان بنائے' ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے مرد میں سات اعضاء تخلیق فرمائے انہیں پر ہی سجدہ صحیح ہوتا ہے' ان میں سے ایک پیشانی ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیشانی کی گولائی میں چھ ہڈیاں ہیں ان میں سے ایک ہڈی ایسی ہے جس میں دو رگیں ہیں جو اسے سیراب کرتی ہیں دو ہاتھ' دو گھٹنے' صدو قدم ان سات اعضاء پر سجدے کو درست ٹھہرایا گیا ہے !!

نمبر 3 --- اللہ تعالیٰ نے آسمان میں سات ممتاز سیارے تخلیق فرمائے ہیں ایسے ہی مرد میں سات خواص پیدا کئے قوت سامعہ' قوت باصرہ' قوت ناطقہ' قوت ذائقہ' قوت شامہ' قوت لامسہ' قوت دافعہ' اور بعض نے عقل و شعور کو ایک قوت قرار دیا ہے۔ فقہاء شافعیہ بیان کرتے ہیں کہ مسوس کا وضو نہیں ٹوٹتا مثلاً کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے ستر کو مس کر لیا اور وہ دونوں باوضو تھے تو جس نے مس کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا مگر جس کو مس کیا گیااس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن بعض اوقات لامس اور ملموس دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا' مس شرمگاہ چھونے کو کہتے ہیں جب کہ لمس جسم کے کسی بھی حصے کو ٹچ کرنے کا نام ہے

نمبر 4 --- بچے کی حرکات ستاروں کی حرکتوں جیسی ہیں' اس کا پیدا ہونا گویا کہ ستارے کا طلوع ہونا ہے' اس کا مرنا' ستارے کا غروب ہونا ہے' اور یہ باعتبار عالم علوی ہے' لیکن عالم سفلی کے اعتبار سے اس کا بدن زمین کی طرح ہے اس کی ہڈیاں پہاڑیوں کی مثال ہیں' اور بچے کی ہڈیوں میں مغز معدنیات سے تعبیر کرتے ہیں' رگوں کو نہروں سے تشبیہ دی گئی ہے' اور گوشت' خاک کی مثل ہے' بچے کے بال نباتات کی مثال رکھتے ہیں' چہرہ طلوع آفتاب کی جگہ اور اس کی پشت آفتاب غروب ہونے کا مقام گویا کہ چہرہ مشرق اور پشت مغرب ہے بچے کی دائیں دانب شمائل اور بائیں طرف جنوب سے عبارت ہے' اس کی سانس ہوا' کلام رعد' ہنسی برق اور رونا بارش کی مثال ہیں بچے کا غصہ' بادل' اس کا پسینہ سیلاب' اس کا سونا' موت اور اس کی بیداری' زندگی کی مثل ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بچے کا بچپن موسم بہار، جوانی گرما، کہولت، خزاں ضعیفی موسم سرما کی طرح ہے، نمبر5 -- اللہ تعالیٰ نے سورج کو چمک، چاند کو روشنی، شب کو تاریکی، ہوا کی لطافت پہاڑوں کو کثافت، پانی کو رقت عطا فرمائی، پھر نور ملا ئکہ کا حصہ چمک دار روشنی کو حوروں کا گہنا، تاریکی کو جہنم کے دربانوں کا تحفہ، اور رقت کو شیاطین کا حصہ بنایا، لطافت جنوں کو ودیعت کی گئی تو کثافت چوپایوں کے حصہ میں آئی، اور ان تمام اوصاف کو حضرت انسان میں رکھ دیا، نور کو دونوں آنکھوں، چمک دار روشنی کو، چہرہ، تاریکی کو بالوں، لطافت کو روح کثافت کو ہڈیوں، رقت کو دماغ کا مرکز بنایا، چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صورت میں ان تمام ضدوں کو جمع کر دیا تو اعلان فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین، پس اللہ تعالیٰ ہی احسن الخالقین ہے جو برکات سے نوازنے والا ہے،

فوائد نافعہ -- برائے جسمانی علاج --

رحمت عالم، محسن اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عباد اللہ "تداووا فان اللہ تعالیٰ لم یضع داء الا وضع لہ دواء و شفاء الا داء واحداً اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی کوئی بیماری نہیں بنائی جس کی دوا اور اس میں شفاء نہ رکھی ہو، سوا ایک بیماری کے!!

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کیا بیماری ہے فرمایا "الھرم "بڑھاپا ہے، (ترمذی شریف) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کو دو قسم سے انسانوں سے لازماً رجوع کرنا ہو گا، ان سے کوئی بے نیاز نہیں رہ سکتا!! ایک علماء دین اور دوسرے حکماء وقت،

بعض علماء کرام فرماتے ہیں۔ علم طب کے بانی حضرت شیث علیہ السلام ہیں، لیکن بعض کے نزدیک حضرت ادریس علیہ السلام نے علم طب اور صنعت گری کو رواج دیا ہے،

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں کہ علم طب الہام اور وحی الٰہی سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے، بعض نے کہا بکثرت ایسی باتیں ہیں جنہیں حیوانات سے استفادہ کیا گیا ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بھیڑیا جب بیمار پڑتا ہے تو اس کے دل میں دو جانور کھانے کا خیال پیدا کر دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اس عمل سے صحت یاب ہو جاتا ہے، سانپ جب موسم گرما کے آغاز میں زمین پر رینگنا شروع کرتا ہے تو اندھا ہوتا ہے، جب وہ کلونجی آنکھ میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بینائی بحال کر دیتا ہے، بلی جب کوئی زہریلی چیز کھا لیتی ہے تو پھر وہ زیتون کی تلاش میں سرگردان رہتی ہے، اگرچہ چراغ میں ہی کیوں نہ ہو پھر جب اسے استعمال کر لیتی ہے تو زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اس طرح اسے صحت حاصل ہو جاتی ہے،

جب اونٹ بیمار ہوتا ہے تو شاہ بلوط کے شجرہ کو کھانے سے تندرست ہو جاتا ہے خنزیر کی بیماری کیکڑے کھانے سے ختم ہو جاتی ہے -- فتبارک اللہ رب العالمین لہٰذا اللہ کی ذات والا برکات ہی تمام جہانوں کی پالنے والی ہے،

فوائد جمیلہ - نمبر 1

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بد خلق انسان اپنے آپ کو ہمیشہ عذاب میں مبتلاء رکھتا ہے اور جو شخص زیادہ متفکر رہتا ہے وہ اپنے بدن کو بیماری سے دوچار کرتا ہے، جھگڑالو کی عظمت و بزرگی خاک میں مل جاتی ہے، اس سے انسانیت اور مروت کا تصور نہیں کیا جا سکتا،

بعض فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ فکر کو تخلیق فرمایا تو اس نے عرض کیا الٰہی! میرا کون سا ٹھکانہ ہے ارشاد ہوا میرے مومن بندے کا دل، حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ، آیت کریمہ والضحیٰ والیل اذا سجیٰ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاشت کی قسم فرمائی جو دن میں ایک مخصوص ساعت ہے، بعدہ تمام رات کی قسم ارشاد فرمائی، تاکہ معلوم ہو کہ افکار دنیا بکثرت ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ان کا سرور بہت زیادہ ہے' کیونکہ دن خوشی کے ظہور کا نمایاں حصہ ہے' پس اس کے ایک حصہ خاص یعنی چاشت کی قسم فرمائی' اور رات اندھیری ہوتی ہے جسے افکار سے تعبیر کیا گیا بناء علیہ تمام رات کی قسم فرمائی'
کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے عرش کے بائیں طرف ایک بادل پیدا کیا جس سے تین سو سال تک غم و الم کی بارش برستی رہی' (ممکن ہے انسان کے زیادہ تر ایام زندگی' غم و الم اور حزن و ملال میں بسر ہونے کا یہی باعث ہو)

نمبر2 سر درد اور اس کا علاج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر اقدس میں درد محسوس ہوا تو آپ نے سر اقدس میں سنگیاں لگوائیں' نیز بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں جب کبھی درد ہوا تو آپ مہندی لگا لیا کرتے' اس کی تفصیل باب العدل میں ملاحظہ کریں
درد سر کے لئے اسبغول کو سرکے میں ملا کر لگائیں' ایسے ہی خشک و تر گلاب کو سونگھنے نیز کھیرے اور ککڑی کھانے سے بھی درد سر سے نجات مل جاتی ہے' خربوزے کی خوشبو بھی مفید ہے بیری کے پتوں کا باندھنا اور سرکے' کا لگانا بھی باعث شفا ہے' سرکہ میں زیرہ ملا کر سونگھنے سے زکام ختم ہو جاتا ہے' بھوسہ (توڑی) کو ابال کر گرم پتھر پر رکھیں اور اس پر سرکہ کو چھڑک کر دھونی لی جائے تو درد سر سے فوری آرام ہو گا!! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب فرشتوں کی جس جماعت پر بھی میرا گزر ہوا انہوں نے مجھے عرض کیا اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دیں' آپ کی خدمت میں جس کسی نے درد کی شکایت کی تو آپ نے سنگھیاں (پچھنے) لگوانے کا حکم دیا!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز پاؤں کے درد کے لئے آپ نے مہندی لگانے کا حکم فرمایا' نیز درد سر کے لئے حی عالم کا عصارہ (نچوڑ) گلاب کے تیل میں ملا کر لگانے سے نفع ہوتا ہے' نیز اس کے عصارہ (نچوڑ) آنکھ میں لگانے سے آشوب چشم حار کو مفید ہے زادالمسافر میں ہے کہ انیسون کی دھونی درد سر کو سکون بخشتی ہے' اگر اس کی دھونی ناک سے لیں تو زکام کو آرام میں تبدیل کر دیتی ہے'

خبردار!! صحت بدن' سر کی صحت سے معلق ہے' کیونکہ وہ چار طبائع پر تقسیم ہے دائیں جانب صفرا' بائیں طرف سودا' پیچھے کی جانب بلغم اور سامنے کی طرف خون پس اگر داہنی جانب درد ہو تو صداع صفراوی ہوگی' اس کی علامت' پیاس' زبان کا خشک ہونا اور نیند کا نہ آنا ہے' اس کا علاج یہ ہے کہ روغن بنفشہ میں نمک ڈال کر پاؤں میں ملا جائے' یا بغیر نمک' سر پر مالش کریں'

اور اگر بائیں طرف ہو تو صداع سوداوی ہے اس کا علاج روغن کدو یا پھر روغن بادام تلخ ہے' اور اگر درد سر پیچھے کی طرف ہے تو صداع بلغمی ہو گی اس کا علاج یہ ہے مولی یا شہد استعمال کر کے قے کرائیں' اگر سر کا درد بند نہ ہوتا ہو تو پھر صداع دمدی ہے اس کا علاج فصد کرانا ہے' بشرطیکہ بخار یا ضعف نہ ہو نیز نہ زیادہ سردی اور نہ ہی زیادہ گرمی کا موسم ہو اگر گرمی یا سردی کا موسم ہے تو ٹخنہ سے چار انچ اوپر پنڈلیوں پر پچھنے لگوائے' اگر صداع غلیظ حار ہے تو فم معدہ میں مجتمع ہو چکا ہے' جس کی علامت کرب' غشی' بے چینی' اور چبھن سی ہے اس کا علاج مریض کو قے کرانا ہے' یا مسہلات کا استعمال کرنا ہے' نیز مریض کے سینہ پر گلاب اور روغن کی مالش کرنی چاہئے' غار برگ سداب پانی اور سرکہ میں پکا کر ضماد کرنے سے درد شقیقہ کو نافع ہے' اور .فضلہ تعالیٰ فوراً صحت ہو گی !!

(نمبر3) کان کے درد کا علاج

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کان کے درد کے لئے عصارہ (نچوڑ) برگ سداب' پوست انار کے ساتھ آگ پر پکائیں اور کان میں ٹپکائیں' بہت مفید ہے' اسی طرح کان کے درد کے لئے' روغن بادام تلخ' شہد کے ساتھ عصارہ نعناع ٹپکانا فائدہ دیتا ہے' نیز ان کے علاوہ سرکہ کے ساتھ کچھ اور دوائیں ملا کر کان میں ڈالنے سے درد' دور ہو جاتا ہے' جسے مناقب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باب میں درج کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز زادالمسافر میں مرقوم ہے کہ کان دروازۂ عقل ہے' جس کی سماعت ختم ہو جاتی ہے اس کی عقل بھی کم ہو جاتی ہے' اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے اور اس کا نکالنا دشوار ہو تو مولی کا عرق' روغن بادام شرین کے ہمراہ آگ پر نیم گرم کر کے ڈالیں' چیز ختم ہو جائے گی اور سماعت میں اضافہ ہو گا'

اسی طرح آب گندنا' روغن گل کے ہمراہ عورت کے دودھ میں ملا کر کانوں میں ڈالیں۔ درد کان کے لئے بہت نافع ہے۔ اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے تو سلائی کے ساتھ سریش یا گوند لگا کر کان میں آہستہ آہستہ چلائیں وہ چیز اس سے چمٹ کر باہر نکل آئے گی نہ نکلے تو ناک میں مرچیں ڈال کر نتھنے بند کر لیں اس طریقے سے چھینک آئے گی اور بفضل خدا وہ چیز باہر نکل پڑے گی' اگر کان میں زخم یا پیپ وغیرہ سے درد ہے تو اس کا علاج کچھ اس طرح سے کیا جاتا ہے' ایک قیراط افیون اور دو دانے گندم کے برابر موم پگھلا کر تھوڑے سے روغن گل میں ملا کر اس کا فتیلہ (بتی) بنا کر اس میں ڈبوئیں اور کان میں رکھ لیں' بہت جلد آرام ہو گا!!

نمبر4۔ آنکھ کی تکالیف کا علاج

حکماء بیان کرتے ہیں کہ آشوب چشم کے علاوہ اگر کوئی مرض آنکھ میں ہو تو عورت کے دودھ میں زعفران ملا کر آنکھ میں لگانے سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے' نیز عمدہ پکے زرد خربوزوں یا اخروٹ کے چھلکے پیس لیں اور پھر خشک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کر کے پیشانی پر لگا دیں، تاریکی دور ہو گی اور آنکھ کی خارش ختم کرنے کے لئے منفل دراز ایک درم، زعفران ایک درم، نبل الطیب نصف درہم مازو تین درہم، فلفل ربع درہم، کافور نصف درہم، نوشادر نصف درہم لے کر ان تمام چیزوں کو خوب باریک پیس لیں، پھر پانی میں ملا کر آنکھ کے اندر اور باہر استعمال کریں نہایت مفید ہے خیال رہے درہم ساڑھے تین ماشے کا ہوتا ہے، بعض نے ساڑھے چار ماشے قرار دیا ہے (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

سداب کا استعمال مقوی بصر ہے، اور اس کا عصارہ عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی بینائی مزید روشن ہوتی ہے اور تاریکی دور،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آنکھ کا بہترین علاج یہ ہے کہ اسے ملنا چھوڑ دیا جائے

نبی کریم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آشوب چشم کا علاج ٹھنڈا پانی ہے، اور یہ نہایت مجرب علاج ہے،

اسی طرح روغن سداب بھی مفید ہے، اور یہ پیٹھ کے درد کے لئے بھی تریاق ہے زاد المسافر میں ہے کہ نمک اور پانی میں بکری کی کلیجی کو پکایا جائے، جس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہو وہ اس کی دھونی لے اس کے لئے بہت نافع ہے!! نیز کلیجی بھوننے پر جو اس سے رطوبت نکلتی ہے اسے آنکھ میں لگانا مفید تر ہے، حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرا ایک غلام تھا جس کی بینائی بہت کمزور تھی میں نے بکری کی کلیجی سے نکلنی والی رطوبت لے کر اس کی آنکھ میں لگائی تو اس کی بصارت میں اضافہ ہو گیا، اور تکلیف کی شکایت جاتی رہی، اسی طرح کسی حکیم نے بیان کیا ہے کہ عصارہ سونیز آنکھ میں لگانے پر مداومت کی جائے بصارت تیز ہوتی ہے اور ظلمت دور، اور یہ آنکھ کی صحت کا محافظ ہے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ آب کماء (کھمبی) کا پانی آنکھ کے مرض کے لئے بہت مفید ترین ادویہ میں سے ہے۔

حکایت

مترجم کتاب ھذا محمد منشا تابش قصوری عرض گزار ہے کہ جب میں دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑہ میں حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج الوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری الاشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشکوۃ شریف کا درس لے رہا تھا ہم متعدد جماعتی تھے جن میں حضرت مولانا الحاج الحافظ نذیر احمد نوری مدظلہ، خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

دوران سبق حدیث شریف پڑھی جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ آنکھ کی تکلیف کے لئے کھمبی کا پانی بہت مفید ہے، جب ہم سبق سے فارغ ہوئے تو میں نے مولانا حافظ نذیر احمد صاحب مدظلہ سے کہا آیئے باہر چلیں کھمبیوں کا موسم ہے تلاش کریں ممکن ہے ہمیں کھمبیاں دستیاب ہوں اور ہم ان کا پانی نکال کر آنکھوں میں لگائیں، چنانچہ ہم باہر نکلے کھمبیاں تلاش کرنے پر مل گئیں، دارالعلوم میں آئے، ان سے پانی نچوڑا، پیالی میں رکھا، سلائی لی اور فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض گزار ہوئے! حضور! آج مشکوۃ شریف میں کھمبیوں کے پانی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ہم اسی ذوق میں کھمبیاں تلاش کر کے لائے ہیں، یہ پانی آپ کی خدمت میں اپنی آنکھوں کو لگانے سے پہلے تبرک بنانے کے لئے پیش کرتے ہیں لہٰذا آپ پہلے استعمال میں لائیں۔

حضرت قبلہ فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سبق سے محبت پر شاباش دی مگر ساتھ ہی فرمایا میری آنکھیں بحمدہ تعالیٰ صحیح و درست ہیں، اس لئے میں نہیں لگاتا کیونکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیمار آنکھوں کے لئے مفید ہے! صحیح بات تو یہ ہے کہ اگر ہم یہ محنت نہ کرتے تو عین ممکن تھا ہمیں وہ معنی سمجھ نہ آتا جو پریکٹیکل عمل سے واضح ہوا چنانچہ پھر ہم نے بھی اس پانی کو استعمال نہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت سے ہماری آنکھیں بھی صحیح سلامت تھیں، اور ہیں،

آج بھی راقم السطور لکھائی پڑھائی عینک لگائے بغیر کرتا ہے کیونکہ میری قریب کی نظر بحمد اللہ تعالیٰ بالکل محفوظ ہے، ہاں البتہ دور کی نظر کمزور ہے تاہم آنکھیں اندرونی و بیرونی مرض سے محفوظ ہیں اور انشاء اللہ العزیز رہیں گی کیونکہ ان آنکھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں متعدد بار حاضری دی مقدس جالیوں کو دیکھا، گنبد خضرا کو اپنے اندر سمویا، مسجد نبوی کا نقشہ سجایا بیت اللہ شریف اور المسجد الحرام نیز مقامات مقدسہ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئیں، مجھے یقین ہے کہ مرتے دم تک میری آنکھیں روشن اور کارگر رہیں گی بلکہ یہ تو بعد از وصال بھی کھلی رہیں گی جیسے کسی عاشق صادق نے جذبات کے عالم میں یہاں تک کہہ دیا تھا

مرنے کے بعد بھی میری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ چکی تھی تیرے انتظار کی
تابش قصوری

حکایت - آنکھیں درست ہو گئیں

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کماۃ (کھمبی) کو اپنے لئے لازم کرلو، کیونکہ یہ من (خدائی کھانا) ہے، اور اس کا پانی شفا ہے، تو میں نے پانچ سات کھمبیاں لیں اور انہیں نچوڑا اور ایک چندی آنکھوں والی کنیز کی آنکھوں میں لگایا تو وہ بحکم خدا فوراً صحت یاب ہو گئی،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کحل ملا یکہ' لگانا نہایت نافع ہے' اور اس کی کہانی کچھ اس طرح ہے ایک شخص کو آشوب چشم لاحق ہوا جس کے علاج سے طبیب عاجز ہوئے' اس مریض نے خواب میں فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی اس جماعت نے اس شخص کے لئے ایک سرمہ تجویز کیا' چنانچہ جب وہ سرمہ اس شخص نے اپنی آنکھوں کو لگایا تو فوراً درست ہو گئیں' اسی بنا پر اس سرمے کا نام کحل ملا یکہ مشہور ہو گیا'

کحل ملا یکہ - فرشتوں کا سرمہ' درج ذیل اشیاء سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ انزروت پروردہ' دس درہم' نبات سفید تین درہم' شیشم ایک مثقال' ان تمام کو خوب پیس لیں۔ سرمہ تیار!! آشوب چشم کے لئے نہایت نافع اور بینائی کی پختگی کے لئے عام طور پر لگایا جا سکتا ہے' (تابش قصوری)

نمبر5 - خوبصورتی کا راز

گائے کا تازہ دوہا ہوا گرما گرم دودھ دو تین پیالے یومیہ پینے سے چہرہ کی زردی دور ہو جاتی ہے اور رنگت نکھر آتی ہے' نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ چہرے کو کرسنہ کے آٹے سے دھویا جائے تو رنگ عمدہ نکلتا ہے' شہد کو کرسنہ کے آٹے میں ملا کر چہرے پر ملا جائے تو داغ دھبے اور چھائیاں ختم ہو جاتی ہیں'

نمبر6 - بالوں کی لمبائی اور خوبصورتی

شہد کے استعمال سے بال لمبے ہوتے ہیں اور ان کی رنگت میں حسن نمایاں ہوتا ہے کزبرۃ البیر جسے پرسیاوشان بھی کہتے ہیں یہ سایہ دار جگہوں اور سیم زدہ دیواروں میں ہوتا ہے اگر اس کی راکھ زیتون اور سرکہ میں ملا کر گنجے سر پر لگائی جائے تو بال اگنے شروع ہو جاتے ہیں اور داء الثعلب پر لگانا بھی مفید ہے'

نمبر7 - داڑھ کا درد ختم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زیتون کا گوند داڑھ میں لگانے سے درد ختم ہو جاتا ہے' اسی طرح سیاہ نمک یا سیاہ مرچ بھی داڑھ کی تکلیف کو رفع کرتی ہے!!

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں داڑھ کے درد کے لئے میرا تجربہ ہے کہ لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرم گرم داڑھ میں دبا لیا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے اور پوست سنگ پشت سوختہ' دانت کی پیپ' غلاظت کو دور کرتا ہے'

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار میری داڑھ میں درد ہوا' میں نے بارگاہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا' آپ نے فرمایا آیئے میرے قریب میں تمہارے لئے ایسی دعا سے دم کروں گا اگر کوئی بھی میرا امتی اسے پڑھ کر دم دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے باعث درد کو کافور فرما دے گا اور اسے سکون و اطمینان نصیب ہو گا' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر دست رحمت رکھ کر یہ پڑھا !!

اللھم اذھب عنہ ما یجدفکشئہ بدعوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی اسے جس تکلیف نے بے سکون کر رکھا ہے اپنے محبوب کریم کی دعا سے آرام نصیب فرما! پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرے ہی لمحے شفا سے نواز دیا۔

نیز فرماتے ہیں۔ جو چھینکنے والے پر الحمد کہنے میں پہل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو داڑھ کے درد سے محفوظ رکھتا ہے۔

نمبر8۔ چار چیزوں کو برا نہ سمجھو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو چار چیزوں کے باعث برا نہ کہو' آشوب چشم کو برا نہ سمجھو کیونکہ یہ نابینا ہونے سے انسان کو بچاتی ہے' زکام کو برا نہ کیونکہ یہ جذام کی جڑ کاٹتا ہے' کھانسی کو بھی' کیونکہ یہ فالج سے بچاتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے' اور دمل کو قطعاً برا نہ سمجھو کیونکہ یہ مرض کی بنیاد کو کھود دیتی ہے' حکماء کا بیان ہے معدہ میں جو چیز تکلیف کا باعث ہو وہ قے سے دور ہوتی ہے' اور شکم میں تکلیف دہ چیز کا علاج ہچکی ہے' آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو وہ آنکھ کی میل کے ساتھ باہر نکل پڑتی ہے' کان میں جو چیز پڑ جاتی ہے وہ کان کی میل صاف کرنے سے صاف ہو جاتی ہے' دماغ میں تکلیف دہ چیز ناک کی رطوبت کے بہنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ دل اور پھیپھڑے کی تکلیف سانس لینے سے جاتی ہے' سینہ کی تکلیف کھانسی دفع کرتی ہے' جگر کی تکلیف پیشاب کرنے سے دور ہوتی ہے' پشت اور دیگر اعضاء بدن میں تکلیف دہ چیز' مادہ منویہ کے خروج سے خارج ہو جاتی ہے' جلد اور گوشت میں تکلیف دہ چیز پسینہ کے ساتھ نکل جاتی ہے' حلق اور گلے میں تکلیف دہ شئی تھوک کے نکلنے سے خارج ہوتی رہتی ہے' (سبحان اللہ) ہر ایک اعضائکا علاج آٹومیٹک ہر لمحہ ہوتا رہتا ہے ورنہ نہ جانے انسان کی حالت و کیفیت کیا سے کیا ہو جائے (تابش قصوری)

نیند کے وقت منہ سے لعاب نکلنے کا حکم

فقہاء فرماتے ہیں' لعاب اگر معدہ سے نکل کر آئے تو پلید ہے' اس کی پہچان یہ ہے کہ اس سے بدبو آئے گی' اور اگر کس کو بکثرت اس سے سابقہ پڑتا ہے تو وہ معذور کے حکم میں ہونے کے باعث مستحق معافی ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بال ناک۔ اور کان میں ہوتے ہیں وہ جذام کے دافع ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ناک کے بال مت اکھاڑو' کیونکہ ان کے اکھاڑنے سے ناک میں زخم نمودار ہو جاتا ہے' البتہ کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

نمبر 9 - میخ' کیل یا لوہے کی کوئی بھی چیز گرم کر کے دودھ میں اسے ٹھنڈا کیا جائے اور کھانسی والے کو وہ پلا دیا جائے تو کھانسی کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتا ہے' یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نسخہ پرانی کھانسی اور غلیظ ریاح اور زہریلے جانوروں کی زہر کے لئے تریاق ہے' طریقہ کار یہ ہے کہ ایک اوقیہ لہسن کو دو اوقیہ گائے کے گھی میں آگ پر پکایا جائے پھر ایک چمچہ شہد ڈال کر نرم سی آنچ پر تیار کریں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے' پھر استعمال کریں' بہت مفید ہے۔

ملوحیہ اور بندق کا استعمال اور مصطگی کا پینا یا تین عدد نیم ابلے ہوئے انڈے' کھانے سے کھانسی ختم ہو جاتی ہے' لبان ایک درہم سے حصہ پیس کر انڈے میں ملائیں کمون کو شہد کے ساتھ چٹائیں بچوں کی کھانسی زائل ہو جائے گی۔

نمبر 10 - استسقاء کے لئے انجیر کو میٹھے تیل میں ملائیں اور ایک دن رات اسے تر کریں' پھر حنظل (تمّہ) کے بیج یا پتوں میں ملا کر حسب ضرورت بیمار کو کھلائیں۔ بہت نافع ہے۔ کبوتر کی بیٹ' سرکہ میں ملا کر جسے استسقاء کا مرض لاحق ہے اس کے بدن پر مالش کریں' بہت جلد صحت ہو گی۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کمر اور گردے کی رگ میں جب جنبش کی تکلیف ظہور پذیر ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ پانی میں شہد ملا کر ہلکی سے آنچ دے کر پی لے' تکلیف رفع ہو جائے گی۔

نمبر 11 - پیچس کی بیماری کا علاج یہ ہے کہ لیموں خشک کے چھلکے استعمال کریں' نیز لیموں کا استعمال فالج وغیرہ کے لئے مفید تر ہے' اور لیموں بہت زیادہ نافع ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سناء اور کمون کو لازم پکڑو' کیونکہ یہ دونوں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' پودینہ کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی سے نوازا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے لیجئے' کیونکہ مجھے اسی ذات حق کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا' اس نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس کی دوا مجھ میں نہ ہو'
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میتھی سے شفا حاصل کیا کریں' کیونکہ میتھی میں جو منافع رکھے ہیں اگر میری امت ان پر مطلع ہو جائے تو سونے کے برابر قیمت دے کر بھی حاصل کرے (پنجاب میں قصوری میتھی تو لوگوں کے لئے سوغات سے کم نہیں' الگ بطور ساگ کے بھی پکائی جاتی ہے' عموماً دیگر سبزیوں نیز گوشت میں بھی ڈال لیتے ہیں' ذائقہ کے ساتھ ساتھ سالن خوشبو دار بن جاتا ہے) (تابش قصوری)
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج پنہاں ہے!!
نمبر 12 - زیرہ' نعناع اور زیرہ رومی کا استعمال نفخ معدہ کو دور کرتا ہے نیز معدہ کی سوزش ختم ہوتی ہے۔
کشنیز سبز' بے نمک تازہ پنیر یا زیرہ رومی کے ساتھ استعمال کریں فائدہ مند ہے بشرطیکہ ترش نہ ہو'
معدہ کی برودت کو ابلا ہوا گندنا اور کراویا کا استعمال فائدہ دیتا ہے' معدہ کی تکلیف کے لئے لیموں کا استعمال مفید تر ہے' کیونکہ وہ معدہ کی اصلاح کرتا ہے' اور زہریلے مواد کو ختم کرتا ہے۔ بشرطیکہ دوا کے طور پر استعمال کیا جائے' زیادہ کھانا' مفید نہیں' لیموں کے ساتھ نمک شور زیادہ نافع ہے' نیز یہ گردے کے سدوں کو نفع بخش ہے۔
نمبر 13 - سرکہ' ورم طحال کو مفید ہے۔ زعفران یا چقندر کا عصارہ یا مصطبگی کا پینا کرفس یا آب رشاد کا شہد کے ساتھ استعمال بھی طحال کو نافع ہے۔
نمبر 14 - قلوب (سرخ کھجور) کھانا قلب (دل) کے لئے مفید ہے' آج کل "ہارٹ اٹیک" بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ جو اس بیماری میں مبتلا ہے اسے کھجور عمدہ سرخ کا استعمال نفع بخش ہے (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہی دانہ بھی قلب کو مضبوط کرتا ہے۔ نیز انڈے کی سفیدی اور مصطگی کا استعمال بھی مقوی قلب ہے۔

حضرت منصف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تقویٰ و پرہیز گاری کا شعار' دل کی تقویت کا باعث ہے۔ بطور دلیل یہ روایت لائے ہیں۔ کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری شریف میں مذکور ہے۔ یہودیوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں وہ جذبہ نہیں دیتے اور یہ دل سخت اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے نشانات عظیمہ کی بے حرمتی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قلب (دل) تمام اعضاء بدن کا بادشاہ ہے۔ اور اعضاء لشکر ہیں۔ جب قلب پاکیزہ ہو گا تو اعضاء بھی پاکیزہ ہوں گے (یعنی جب قلب صحت مند' اعضاء تندرست) نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لوگو سن لو! بدن میں ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تمام اعضاء درست رہتے ہیں جب وہ بیمار ہوتا ہے تو تمام اعضاء بیمار پڑ جاتے ہیں۔ سنئیے! وہ کیا ہے! آگاہ ہو جائیے وہ قلب ہے!!

نمبر 15 ۔ خفقان صفراوی کا علاج ترش انار کا استعمال ہے۔ اور انار میں بکثرت منافع پائے جاتے ہیں اگر خفقان سوداء کے باعث ہو تو ہلیلہ کابلی کا کھانا مفید ہے۔ حاوی "قلوب الطاہرہ میں ذکر کیا گیا ہے خلط صفرا گرم و خشک ہے۔ اور گرم و خشک مزاج والے آدمی کو اس کا استعمال مفید ہے خلط سوداء سرد اور خشک ہے اس سے ہڈیوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہڈیوں کو سرد اور خشک بنایا ہے۔ اور اس میں مغز یعنی گودے کو گرم تر اگر گودے میں گرمی اور تری نہ ہوتی تو ہڈیوں کی خشکی اور سردی کو نقصان پہنچتا اور ہڈیوں میں خشکی اور سردی نہ ہوتی تو گودا اپنی گرمی اور تری کے باعث خراب ہو جاتا۔

بلغم بدن تر رکھتی ہے۔ خون اصلی اور غذا حقیقی تمام بدن کے لئے مفید ہے۔ باقی اخلاط خون کی اصلاح کے لئے ہیں۔ خون کی دو قسمیں ہیں خون لطیف اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خون کثیف خون لطیف قلب کا خون ہے اور خون کثیف جگر کا باعتبار بدن خون کی کیفیت ایسی ہے جیسے بادشاہ اور رعایا کی۔ اس کے سکون اور بربادی کا باعث عوام ہی ہے۔ جب بادشاہ کے مزاج میں تیزی آتی ہے تو وہ رعیت کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اسی طرح یہاں خون سے مراد بادشاہ اور اعضاء سے مراد رعیت ہے۔ خون میں تیزی اعضاء کی تکلیف کا باعث (آجکل کی جمہوریت میں بھی عوام کی طاقت کو تسلیم کیا گیا ہے اگر عوام کی تکالیف کا سربراہ ازالہ نہیں کرتا تو اسے کرسی اقتدار بادل نخواستہ چھوڑنی پڑتی ہے) اور پاکستان میں تو یہ عمل باربار دہرایا جاتا ہے (تابش قصوری)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بعض فرماتے ہیں انسان کی آنکھیں اس کی رہنما کان ظرف ہیں زبان ترجمان اور اس کے ہاتھ باڈی گارڈز ہیں۔ جگر رحت اور پھیپھڑے سکون بخش طحال ہنسی اور گردے سوچ و فکر کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ پاؤں قاصد ہیں۔

نمبر 16 – ہریسہ کا استعمال پشت کی مضبوطی کا باعث ہے۔ انڈے ابال کر اس کی زردی لیں پھر کسی برتن میں پکا کر روغن نکالیں بعدہ اس روغن کو شیشی میں ڈال لیں اور پشت کی درد اور وجع المناصل کے لئے اس کی مالش نہایت نافع ہے۔ تذکرہ سویدی جو علم طب میں بڑی مفید کتاب ہے۔ اس میں درج ہے کہ پشت کی درد کے لئے کلونجی مقشر دو درہم زیرہ سفید دو درہم اور شہد خالص ایک اوقیہ ملا کر کھانے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ انجیر کا مغز بادام کے ساتھ کھانا درد پشت کے لئے نہایت مفید ہے۔ پوست نار رنج زاد تیل کے ساتھ کسی بوتل میں اکیس روز تک دھوپ میں رکھیں اور اس کے بعد مالش کریں تکلیف ختم!! روغن سداب کا "غیمہ درد پشت' برودت گردہ اور قولنج کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

نمبر 17 – کدو خشک جلا کر اس کی راکھ پیس لیں' اور تیز سرکہ میں ملا کر برص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر لگائے فوری آرام۔ کلونجی اگر پیس کر سرکہ میں ملا کر چھائیاں، داغ دھبوں پر لگائیں تو نفع پائیں گے۔ بھیڑ کا خون بوقت ذبح لیں اور داغ دھبوں پر لگائیں رنگت میں نکھار اور خوبصورتی میں اضافہ ہو گا۔

نمبر 18 - انگور خشک یعنی میوے کو چنے کے آٹے اور زیرے میں پیس کر خصیتین کے زخموں پر لگائیں ورم دور ہو جائے گی اسی طرح کشنیز سبز کا عصارہ پینے سے بول کی سختی ختم ہو جاتی ہے۔

نمبر 19 - بہی دانہ یا سیب ترش آٹے میں بند کر کے کیری (بھوبل) میں پکائیں اور کھائیں مفید تر ہے۔ اسی طرح کشنیز خشک بھون کر کھانا اور ساتھ ہی بکری کا تھوڑا سا دودھ استعمال کرنا نیز نیم ابلے ہوئے انڈے کا کھانا اسہال کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ اگر اسہال خونی ہوں نیز کفتار کی چربی زانو کے درد کو رفع کرتی ہے۔

(واللہ تعالیٰ و حبیبیہ الاعلیٰ اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب 4

خوف و خشیت خداوندی؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاللہ احق ان تخشوہ'اللہ تعالیٰ ہی اس شان کے لائق ہے کہ اس کی گرفت سے بہت زیادہ خوف کھائیں' بعض مفسرین نے اس کلام خداوندی مرج البحرین یلتقیان کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس جگہ بحرین سے خوف و رجا کے دو سمندر ہیں جو قلب مومن میں جا کر مل جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' لا یلج النار احد بکی من خشیۃ اللہ "حتٰی یعود اللبن فی الضرع'جو بھی کوئی شخص خوف خدا سے رویا وہ ہر گز دوزخ میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ' تھنوں میں واپس جائے' یعنی تھن سے نکلا ہوا دودھ جیسے واپس نہیں جا سکتا ہے ایسی ہی یقین کر لیں جو شخص خوف خدا سے اپنے آنسو بہائے وہ دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا!

مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دمعۃ العاصی تطفئی غضب الرب گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خشت الٰہی سے جس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آنکھوں میں آنسو چھلک پڑتے ہیں، میزان میں اس کا ایک ایک آنسو کا وزن احد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ اور اسے ہر ہر قطرہ کے بدلے جنت میں چشمہ دیا جائے گا۔ جن کے دونوں کناروں پر محلات کے شہر آباد ہوں گے ایسے حسین و جمیل کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی ان کی خوبصورتی کا گمان کسی دل میں پیدا ہوا۔

اگر کہا جائے کہ یوں تو شیطان بھی بہت رویا تھا اسے کیا فائدہ حاصل ہوا حالانکہ ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ جواباً کہا گیا ہے کہ آپ کا فرمان برحق کیونکہ آپ نے گنہگار کے آنسوؤں کے بارے میں فرمایا نہ کہ کافر کے آنسوؤں کی بابت کہا۔ اس لئے کہ گناہ زہر ہے اور آنسو اس کا تریاق :-

حکایت ـ عجیب و غریب جانور

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جانور پیدا کیا ہے جس کی خوراک سانپ ہے وہ اپنی غذا کی تلاش کرتا ہوا جب سانپ کے سوراخ پر جاتا ہے تو بل سے اسے نکال کر کھا جاتا ہے۔ جب زہر اثر انداز ہوتی ہے تو تکلیف کے باعث رونے لگتا ہے اس کے آنسو بہ نکلتے ہیں۔ اور فوراً شفا حاصل ہو جاتی ہے گویا کہ وہ زہر آنسوؤں کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے!!

جب آنسو گرتے ہیں تو جم کر تریاق بن جاتے ہیں۔

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی آنکھ سے خوف الٰہی کے باعث مکھی کے سر جتنا بھی آنسو رخسار پر بہ نکلے اللہ اس پر آتش دوزخ کو حرام قرار دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

لطیفہ ـ تقویٰ بصورت پیکر حسن و جمال

بیان کرتے ہیں کہ کسی اللہ کے بندے نے خواب میں ایک پیکر حسن و جمال نوجوان کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ بولا میں تقویٰ ہوں۔ الخ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کہا تو کہاں رہتا ہے؟ بولا - ہر پریشان دل اور رونے والی آنکھ میں نیز اس نے بتایا میں نے ایک کالی سیاہ عورت دیکھی پوچھا تو کون؟ کہنے لگی ہنسی مذاق ہوں۔ پوچھا تو رہتی کہاں ہے؟ بولی ہر خوش دل میں

وسیلہ، ذریعہ قرب !!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعض امتی ایسے ہیں جو رحمت خداوندی کی باریابی کے باعث بظاہر مسکراتے رہتے ہیں لیکن جب وہ اکیلے ہوتے ہیں تو خوف الٰہی سے ان کا رونا بند نہیں ہوتا، جسمانی طور پر وہ زندگی میں بستے ہیں اور روحانی طور پر ان کا مقام آسمانوں سے بھی بلند تر ہے، ان کی ارواح دنیا میں اور ان کا دل عرش بریں پر، وہ بڑے تحمل مزاج اور سکون و وقار کے پیکر ہوتے ہیں۔

فائدہ - غم کفارۂ گناہ ہے

حضرت ام المومنین سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، محسن کائنات حضرت رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدمی سے کثیر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے غم و حزن میں مبتلا کر دیتا ہے، وہی غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے نے خواب میں دیکھا کہ غمزدہ اور پریشان لوگوں سے بڑھ کر کسی اور کا مرتبہ نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پریشان دل والوں سے محبت فرماتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا میرے حبیب! غم و حزن سے خوف نہ کیجئے، کیونکہ میرے پیاروں تو ان سے ہی واسطہ ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی غم و حزن کے باعث چلی گئی تھی، ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نعمتوں سے تو کافر ہی گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔

خوف اور غم میں کیا فرق ہے؟

خوف اور غم میں یہ فرق ہے کہ خوف ایسی چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی ہو، اور غم اس چیز سے جو واقع ہو چکی ہو۔

نزہتہ الناظرین میں ہے کہ مومن کے اعمال نامہ میں اکثر نیکیاں تو غم کی بدولت ہی ہوں گی، ہر چیز سے زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ غم کا لاحق ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کسی شخص سے محبت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کو غم کا مخزن بنا دیتا ہے اور جب کسی پر ناراضگی کا اظہار فرمانا چاہتا ہے تو اسے لہوولعب اور عیش و عشرت کی بانسری پکڑا دیتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کا ورد کرتا رہتا ہے وہ ہر قسم کے غم و فکر سے محفوظ رہتا ہے۔ لا الہ الا اللہ قبل کل شئی لا الہ الا اللہ بعد کل شئی لا الہ الا اللہ یبقٰی ربنا ویغنیٰ کل شئی تفسیر قرطبی میں درج ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللہِ کَاشِفَة فمِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تبکُوْنَ وانتمْ سَامِتُوْنَ (طبرانی) کیا تمہیں کلام الٰہی سے تعجب ہے تم ہنستے ہو روتے نہیں اور غفلت کا شکار ہو!! اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی نہ ہنسے ہاں البتہ کبھی کبھی مسکرا دیا کرتے، اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر خوب روئے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی گرفت کے خوف سے روئے گا وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیگا اور گناہوں پر ہمیشگی کرنے والا جنت سے محروم رہے گا۔

حکایت ۔ رحمت حق بہانہ می جوید؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ذوالکفل نامی اسرائیل کا ایک عام آدمی زنا کا دلدادہ تھا' اس کے پاس ایک عورت آئی اور ساٹھ اشرفیوں کے لالچ میں زنا پر آمادہ ہوئی' جب وہ اس کے قریب ہونے لگا تو عورت لرزنے اور رونے لگی۔

اس نے دریافت کیا تیری یہ حالت کیوں ہوئی' وہ کہنے لگی آج تک مجھ سے ایسا برا فعل سرزد نہیں ہوا' اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت اور خوف سے رو رہی ہوں' مجھے مجبوری نہ ہوتی تو کبھی اس فعل کا تصور بھی نہ کرتی' ذوالکفل نے جب یہ کیفیت ملاحظہ کی تو کہنے لگا' میں اس بات کے زیادہ لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈروں' جا میں نے جو کچھ تمہیں دیا وہ بھی واپس نہیں لوں گا' اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس برے فعل سے توبہ کرتا ہوں اور آیندہ کبھی زنا کے قریب نہیں پھٹکوں گا!! چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو قلم قدرت سے اس کے دروازے پر نقش تھا!! ذوالکفل کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا!! قرطبی نے سورۂ انبیاء کی تفسیر میں درج کیا جبکہ دیگر علمائے کرام کہتے ہیں یہ واقعہ اس طرح سے نہیں ہے' (شاید اس خیال سے کہتے ہوں کہ "ذوالکفل" ایک نبی کا بھی اسم گرامی ہے' تاہم اتنی سی بات سے واقعہ کا انکار مناسب نہیں' کیونکہ بکثرت عام آدمیوں کے نام انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر رکھے گئے اور رکھے جاتے ہیں) (تابش قصوری)

حکایت۔ اس کی بخشش کا میں ضامن ہوں

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی کافر بادشاہ کے ہاں ذوالکفل نامی ایک صالح مبلغ کا گزر ہوا' اس نے بادشاہ کو حق کی تبلیغ فرمائی اور کہا میں اس شہر سے اس وقت تک ہرگز نہیں نکلوں گا جب تک بادشاہ اسلام قبول نہ کرے۔

بادشاہ نے کہا میری بخشش کا ضامن کون ہوگا' وہ کہنے لگے تیری بخشش کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ضمانت میں دیتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ چنانچہ بادشاہ نے حق قبول کیا' ایمان لایا اور چند روز بعد فوت ہوگیا جب اسے دفنایا گیا تو اچانک قبر سے ایک ہاتھ باہر نکلا جس میں سبز رنگ کا ایک رقعہ تھا بخط نور اس پر تحریر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مغفرت و جنت سے نواز دیا' کیونکہ میں فلاں صالح کی ذمہ داری میں تھا' یہ منظر دیکھتے ہی لوگ اس نیک بخت کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کی ضمانت پر مسلمان ہوگئے۔ اسی بناء پر اس کا نام ذوالکفل معروف ہوا۔

حکایت۔ پلکوں کے بال وسیلہ بخشش ہوں گے

زہرالریاض میں حضرت امام نقی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں' روز قیامت ایک خطاکار کو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوگا تو اس کی پلک کا ایک بال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزر ہوگا!! الٰہی! تیرے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاارشاد ہے جو شخص خوف خدا سے روئے گا۔ اللہ تعالیٰ پر دوزخ کی آگ حرام فرمادے گا۔ الٰہی یہ شخص جس کی آنکھ کا میں ایک بال ہوں' عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک روز تیرے خوف سے رویا اور ایک قطرۂ آنسو' مجھ پر لٹک گیا' الٰہی اس بات کو تو خوب جانتا ہے! اگر تو اس کو عذاب دینا چاہتا ہے تو پھر مجھے اس آنکھ سے اکھاڑ دے!

ارشاد ہوگا تو ایسا کہنے کی بجائے اس کی مغفرت' طلب کیوں نہیں کرتا! عرض کرے گا الٰہی اب بھی تیرا خوف غالب ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاتیری سفارش پر ہم نے اسے بخش دیا! اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا کرنے کا حکم ہوگا وہ منادی کریں گے لوگو اس فلاں شخص کو اس کی آنکھ کے ایک بال کے باعث مغفرت سے نوازا گیا ہے !!

حکایت۔ آگ کے دریا اور ایک آنسو

حضرت امام قرطبی علیہ رحمہ سورۂ نجم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جبرائیل علیہ السلام حاضر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا رو رہا ہے' دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا یہ جبرائیل ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہے یارسولؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' ہم بنی آدم کے ہر فعل و عمل کو دیکھتے ہیں سوا رونے کے' کیونکہ اللہ تعالیٰ خشیت الٰہی سے رونے والے کے ایک ایک آنسو سے آگ کے دریا ٹھنڈے کر دیتا ہے۔

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' کہ ایک صحابی رونے لگا' آپ نے فرمایا آج اگر تمام گنہگار اس محفل میں ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کی مثل ہوں' تب بھی اس کے رونے کے باعث ان تمام کی بخشش ہو جاتی' کیونکہ فرشتے دعا کرتے ہیں الٰہی رونے والوں کی بدولت دوسری لوگوں کی بھی بخشش فرمادے جنہیں رونا نہیں آتا۔

حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جس دل میں خوف نہیں' وہ خرابی کا لوتھڑا ہے' یعنی جب انسان کے دل سے خوف نکل جاتا ہے تو وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے خوف اپنا لیا' ہر نیکی پر اس کا قبضہ ہو گیا نیز فرماتے ہیں اگر کوئی تم سے دریافت کرے! کیا تم اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہو تو جواب نہ دو بلکہ خاموش رہو کیونکہ اگر حقیقتاً تم نہ ڈرتے ہو گے تو ہاں کہنے کے باعث جھوٹ بولو گے اور انکار کرو گے تو یہ بات کفر ہو گی۔

لطیفہ - چار عارف اور شہد کا پیالہ

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چار عارف حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی مہمان نوازی کرتے ہوئے ایک پیالہ شہد پیش کیا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس میں ایک بال پڑا نظر آیا' اس پر وہ گفتگو کرنے لگے' ایک بولا! عقل پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور علم شہد سے زیادہ شیریں ہے' سچائی بال سے زیادہ باریک ہے!

دوسرا کہنے لگا!

جنت پیالے سے زیادہ شفاف ہے' اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ لذیذ ہیں' اور پل صراط' بال سے زیادہ باریک ہے۔

تیسرا کہنے لگا' - قلب مومن پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور قرآن کریم کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور حقانیت' بال سے زیادہ باریک ہے۔

چوتھا کہنے لگا! اسلام پیالے سے زیادہ صاف ہے اور عبادت کا گوشہ شہد سے زیادہ پر لذت ہے اور تقویٰ بال سے زیادہ بریک ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمانے لگے' معرفت خداوندی' پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور محبت الٰہی کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور خشیت خداوندی بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔

حکایت - شربت دیدار ! !

حضرت شعیب علیہ السلام کی روتے روتے بینائی ختم ہوگئی' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی' اگر تم جہنم کے خوف سے روتے ہو تو سنئے! میں نے تجھے اس سے محفوظ کردیا ہے اور اگر جنت کے حصول کی خاطر رو رہے ہو تو آگاہ ہوجائیے میں نے تجھے جنت عطا فرمائی' آپ نے عرض کیا الٰہی! نہ تو میں جہنم کے خوف سے روتا ہوں اور نہ ہی جنت کا طالب ہوں' میرا رونا تو تیرے لئے ہے' میری آنکھیں تیرے دیدار کے شربت کی پیاسی ہیں ان کا علاج بجز شربت دیدار اور کچھ نہیں! ندا آئی بس پھر روتے رہیے' کیونکہ عشاقان دید کا بس صرف ایک یہی علاج ہے۔

حکایت - فرشتے رونے لگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اسی ہزار سال تک عبادت کرے گا مگر اس کی تمام عبادت رد کردی جائے گی!! یہ دیکھتے ہی اسرافیل علیہ السلام رونے لگے اس خیال سے کہ کہیں وہ بندہ خدا میں ہی تو نہیں؟

فرشتوں نے اسرافیل کے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے لوح محفوظ کی کیفیت سے آگاہ کیا سبھی فرشتے رونے لگے اور ہر ایک یہی گمان کرنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بندہ خدا میں ہی نہ ہوجاؤں!

عزرائیل نے یوں دعا کی الٰہی! تو ان پر رحم کر ان پر ناراضگی نہ فرما! مگر اپنے آپ کو دعا میں بھول گئے' کیونکہ انہوں نے یوں دعا نہیں کی تھی۔

الٰہی! ہم پر کرم کر' ہم پر رحم فرما!!

بعض نے کہا ہے کہ ابلیس نے دروازہ جنت پر مکتوب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا بندہ جو بظاہر قرب کی دولت سے سرفراز ہے۔ اسے ایک حکم دیا جاتا ہے مگر وہ نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے! شیطان نے جب یہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا الٰہی! مجھے اجازت ہو تو میں اس پر لعنت بھیجوں' چنانچہ ایک ہزار سال تک وہ اپنے آپ پر ازخود لعنتیں بھیجتا رہا جبکہ پہلے آسمان پر اس کا نام عابد تھا' دوسرے پر راکع' تیسرے پر ساجد' چوتھے پر خاشع پانچویں پر امین چھٹے پر مجتہد ساتویں پر زاہد' بعدہ' اس کا نام ابلیس پڑ گیا کیونکہ وہ رحمت ایزدی سے مایوس ہوچکا تھا' تفسیر قرطبی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میں رحمت و عفو درگزر کی وصف نہ ہوتی تو کوئی عیش و آرام نہ کرپاتا اور اگر اس میں عقاب' عتاب' وعید اور عذاب دینے کی صفت نہ ہوتی تو تم محض اسی پر بھروسہ کرنے کے باعث نیکی کی طرف مائل نہ ہوتے!!

حکایت ۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی طلب !

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا الٰہی تو نے مجھے جنت سے نکال دیا' اور اب مجھے یقین ہے کہ میں حضرت آدم اور ان کی اولاد پر تسلط قائم نہیں کرسکوں گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے ان پر غلبہ کا اختیار دیتا ہوں وہ اس طرح کہ جیسے انسان پیادے اور سوار ہیں' ان پر اپنے سوار اور پیادے مسلط کردے' یعنی جو چلتے پھرتے ان پر اپنے حواری مسلط کر اور ان کے مالوں میں شریک ہوجا' تاکہ وہ اپنے مال برائی اور بے حیائی میں خرچ کریں' ان کی اولاد میں شامل ہو وہ ایسے کہ جو شخص اپنی بیوی سے بوقت صحبت بسم اللہ نہیں پڑھے گا اس میں گویا کہ تو شریک ہوگا! بعض شہوانی لذت کی تکمیل کیلئے صحبت کرنے والے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے انہیں ولدالشیطان اسی بناء پر کہا گیا ہے' اور ایسے لوگوں کے دل تیری آرامگاہ ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی تو نے مجھ پر اور میری اولاد پر شیطان کو مسلط کردیا ہے' اب تیری کرم نوازی اور رحمت کے سوا ہم اس سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تمہاری ایسی کوئی اولاد پیدا نہیں ہوگی جس کی حفاظت کیلئے ہم محافظ مقرر نہ کریں!! عرض کیا کچھ اور عنایت فرمائیے! فرمایا ہر ایک نیکی پر دس گنا اجر عطا کروں گا! مزید طلب کیلئے پھر عرض کیا تو حکم ہوا' جب تک ان کے جسم میں جان رہے گی توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا' اور انہیں اسی بناء پر مغفرت و بخشش سے نوازوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم علیہ السلام کچھ اور مانگ لے! عرض کیا الٰہی' تیری ان عنائیات پر بے حد شکر گزار ہوں! میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں!!

ابلیس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا! الٰہی تو نے اپنی توحید کے پرچار کیلئے نبی اور رسول بنائے' ان پر کتابیں نازل فرمائیں اور قرآن کریم کی نعمت سے نوازا' ان کے مقابل مجھے تو نے کیا دیا! جبکہ لوگوں کو اپنی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بلانے کیلئے اذان عطا کی!! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! تیرا پیغام پہنچانے والے' کاہن' جادوگر اور مکار لوگ ہیں' جھوٹے شعر پر مبنی تیری کتابیں ہیں اور جھوٹ تیرا کلام اور آلات لہو و لعب تیری بانگ ہے!

الٰہی تیرا گھر تو مسجد ہے میرا گھر کونسا ہوگا! فرمایا تیرا گھر بازار اور حمام (سوئمنگ پول) ہیں الٰہی میری خوراک کیا ہے! فرمایا جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے گی وہ تیری خوراک ہوگی اور پیاس بجھانے کیلئے میرا مشروب کیا ہوگا! فرمایا نشہ آور اشیاء تیرا مشروب ہے! اور میرا شکار کیا ہے! فرمایا تیرا شکار اور جال عورتیں ہیں!!

پندو نصائح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ابلیس سے پوچھا!! تیرا ہم خواب کون ہے؟ بولا' جو نشے سے سرمست ہو! فرمایا' تیرا رفیق کون ہے؟ کہنے لگا جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتا پوچھا تیرا مہمان کون ہے؟ کہنے لگا' ڈاکو' چور' پھر فرمایا! تیرا محبوب کون ہے؟ بولا! غلط گو شاعر پوچھا تیرا قاصد کون ہے؟ بولا! کاہن' جادوگر' پھر فرمایا تیرا پیارا کون ہے! کہا جو طلاق پر قسم کھائے اور انکار کرے! فرمایا تیرا حبیب کون ہے؟ کہنے لگا بے نمازی! فرمایا تجھے عزیز ترین کون ہے؟ شیطان بولا! حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بکواس کرنے والا؟

تنبیہ - بارش نہیں ہوگی !

طلاق دینے کے بعد انکار کرکے بیوی کو گھر پر رکھے گا تو اس سے جو اولاد ہوگی ولدالزنا ہوگی' ولدالزنا کی اولاد جنت میں نہیں جائے گی!! اور سات پشت تک اس کی برائی کا اثر برقرار رہے گا!

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ جب ولدالزنا کی کثرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جائے تو بارش نہیں ہوتی' قحط پڑ جاتا ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' یہ تو ولدالزنا کی سزا ہے اور خود زنا کار کی سزا کا کیا عالم ہو گا!

اگر اپنی عورت سے اجنبیہ سمجھ کر صحبت کرے تو وہ شخص زانی کی طرح گناہ گار ہو گا! اور اس کے لئے تعزیز ہے بعض نے کہا' اس سے بچے کو منسوب نہیں کیا جائے گا البتہ امام بغوی علیہ الرحمتہ ہیں بچہ اسی کا ہو گا اور حقیقتاً یہی صحیح ہے! ہاں زانی ولدالزنا کی میراث کا حق دار نہیں ہے اور نہ ہی ولدالزنا زانی کی میراث پا سکتا ہے!!

حکایت ۔ اب انسانیت ختم ہو گئی

حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا' اور ان کی آپس میں خوب الفت پیدا ہو گئی لیکن کسی شرعی سبب سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو تو انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' لیکن پھر اس کی الفت و فرقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنے گئے!!

فلم ارمثلی طلق الیوم مثلها
ولا مثلها فی غیرجرم یطلق
لها خلق زجل و حلم و منصب
وخلق سوی فی الحیوۃ ومصدق

میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اپنی ایسی عورت کو طلاق دی ہو' اور سچی بات تو یہ ہے کہ ایسی بے گناہ اور بے جرم عورت کو بلاوجہ طلاق دی گئی ہے' جب کہ وہ خلق' حلم اور منصب و مرتبہ اور شان و شوکت میں پسندیدہ اور زندگی بھر نباہ کرنے والی نیز سچائی کا پیکر تھی۔

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا اشعار سماعت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمائے تو رجوع کا حکم فرمایا چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیق وصال فرما گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے اجازت دیدی چنانچہ وہ خاتون مسجد پہنچی' اور آپ بھی اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی مقام پر جاپہنچے اور خاموشی سے اس نیک بخت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا' وہ مسجد سے جلد ہی گھر واپس لوٹ آئی جبکہ آپ اس سے پہلے ہی گھر پہنچ چکے تھے آپ نے اس کے جلد لوٹ آنے کا سبب دریافت فرمایا تو اس نے کہا جب ہم مسجد میں پہلے جایا کرتے تھے تو اس وقت لوگ انسان تھے اب تو ان میں انسانیت مفقود ہو گئی ہے؟

حکایت - دونوں ہاتھ خشک ہو گئے

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان فرماتی ہیں' میرے ہاں ایک کنیز میری خادمہ تھی ایک شب میں پانی پینے کے لئے اٹھی تو کوزہ خالی تھا' میں نے خادمہ سے دریافت کیا' رات کو تو کوزے میں پانی تھا اب کہاں گیا' وہ کہنے لگی میں نے خواب دیکھا قیامت قائم ہے اور میرا باپ شدت تشنگی سے فریاد کررہا ہے' اس نے مجھ سے پانی طلب کیا میں نے کوزہ اس کے سامنے رکھا اور ایک گھونٹ پانی پلا دیا' اسی اثناء میں' منادی کہہ رہا تھا جس کسی نے شرابی کو پانی پلایا اس کے دونوں ہاتھ ناکارہ ہوجائیں گے' چنانچہ یہ سنتے ہی میری آنکھ کھلی کیا دیکھتی ہوں میرے دونوں ہاتھ خشک ہوچکے ہیں۔

چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس روز کی نمازیں برباد ہوجاتی ہیں' ہاں البتہ توبہ ہی ان کی قبولیت کا واحد ذریعہ ہے! اگر بالفرض وہ پھر شراب پی لے تو پھر بھی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی سوا توبہ کے! اور اگر پھر شراب پینے کا مرتکب ہوتا ہے تو پھر اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

توبہ بھی قابل قبول نہیں' وجہ یہ ہے کہ وہ دلی طور پر توبہ کرتا ہی نہیں ورنہ اگر وہ صدق دل سے توبہ کرتا تو دوبارہ شراب کے قرب تک نہ پھٹکتا!!

(رواہ ترمذی' حاکم نے کہا یہ روایت ثقہ ہے)

تمام پر لعنت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ' نفس شراب' پینے اور پلانے' تیار کرنے اور کروانے' خریدو فروخت کرنے اس کے اٹھانے اور لانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے!

حکایت - دس شرابی زمین میں دھنس گئے

روض الافکار میں کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ میں نے چاندنی رات میں دس آدمیوں کو شراب پیتے دیکھا' جب وہ چلتے چلتے مسجد کے قریب پہنچے تو کہنے لگے آئیں نماز ادا کریں ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی دائیں طرف والوں سے کہا قریب ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نہ فرمائے۔ بائیں طرف والوں سے مخاطب ہوا' جاؤ! اللہ تعالیٰ تم پر راضی نہ ہو! پھر نماز کی نیت باندھ کر نماز ادا کرنے لگے' بعد از فاتحہ یہ آیت تلاوت کی گئی قل ارایتم ان اھلکنی اللہ ومن معی' میرے حبیب ان لوگوں کو فرما دیجئے اگر اللہ تعالیٰ میری نافرمانی کے باعث تمہیں ہلاک کردے تو تم کیا کرسکو گے؟ پھر وہ نیک بخت کہنے لگا لقد رایت الارض مساخت بھم حتیٰ لم یبق لھم اثر۔ میں نے دیکھا زمین پھٹ گئی اور وہ زمین کے اندر دھنس گئے یہاں تک کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔

شرابی سے نکاح نہ کرو

حضرت ام المومنین سیدہ عاشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شرابی سے نکاح نہ کرو، اگر بیمار ہوتو اس کی عیادت نہ کرو، شرابی از روئے قرآن، تورات، زبور، انجیل ملعون ہے۔

اور جو شخص شرابی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے وہ اسلام کی بنیاد کو گراتا ہے اور جو شرابی کو ایک لقمہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس پر سانپ اور بچھو مسلط کردے گا اور جو شرابی کا رفیق ہوگا بروز قیامت اسے اندھا اٹھایا جائے گا! اور اس کا کوئی عذر قابل ہوگا نہیں ہوگا۔

شرابا" طهورا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آخرت میں شراب طهور سے شاد کام ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ دنیا میں شراب سے نفرت کرے۔ (طبرانی)

نشہ آور پانی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نشہ آور شراب کے تصور میں اگر کوئی پانی بھی پیتا ہے تو یہ بھی حرام ہے نیز فرمایا جو یہاں شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے جہنم کا پانی پلائے گا۔ (رواہ بزاز)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فرماتے ہیں جہاں شراب پی جاتی ہے فرشے اس محفل کو نفرت سے چھوڑ جاتے ہیں اور شیاطین شامل ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شراب کا دلدادہ، مشرک کی طرح ہے کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے۔ (رواہ حاکم)

مسئلہ – جو شخص شراب سے سرمست ہو اس پر قصاص اور نماز واجب ہے، اور ایسی حالت میں اگر اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو واقع ہوجائے گی، اسی طرح اس کا ہر قول و فعل خرید وفروخت خواہ اسے مفید ہو یا غیرنافع، سبھی پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

درست ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ اسی صورت میں ہے جب وہ اپنے اختیار سے حرام سمجھنے کے باوجود استعمال کرتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے اسے بے ہوش کرنے کے لئے دھوکے سے شراب پلائی اور اپنا مطلب نکالنا چاہا تو پھر اس پر حکم نافذ نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی شخص کے حلق میں لقمہ پھنس جائے اور اسے نیچے اتارنے کے لئے کوئی اور مشروب وغیرہ موجود نہیں تو اس کی جان بچانے کے لئے اس کے گلے میں شراب ڈالنا جائز ہوگا اتنی کہ اس کا لقمہ حلق سے اتر جائے۔

بعض کے نزدیک شراب کے سوا اگر کسی بیماری کی دوا نہ ہو سکے تو اس کی حرمت واجب کی حد تک نہیں ہوگی، تاہم اس کے استعمال سے شراب کی حرمت اسی طرح برقرار رہے گی۔

شرابی کی حد حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسی کوڑے ہیں اور ان سے زائد تعزیز میں شامل ہیں اور اگر کسی نے تہمت لگائی تو اس تہمت لگانے والے کو شرابی سے بھی زیادہ سزا دینی چاہئے۔

حکایت۔ شرابی سے طلاق کا حکم

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا۔ میں نے شراب پی لی تھی اور مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی یا نہیں! اب میری زوجہ کے بارے کیا حکم ہے! آپ نے فرمایا جب تک بالکل واضح نہیں ہوجاتا کہ تم نے طلاق دی وہ مطلقہ نہیں!

پھر وہی شخص حضرت امام سفیان بن ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی مسئلہ دریافت کیا انہوں نے فرمایا تم رجوع کرلو! اگر طلاق دی ہوگی تب بھی درست اور اگر نہیں دی تھی پھر تو تمہاری پہلے سے ہی بیوی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر وہ حضرت امام شریک بن ابی عزہ کی خدمت میں یہی مسئلہ لایا انہوں نے فرمایا رجعی طلاق دے کر رجوع کرلو آخر میں حضرت امام زخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا اصح وہی ہے اور اس پر یہ مثال دی' کہ ایک شخص کا نجاست پر گزر ہوا' اسے معلوم نہیں کہ نجاست لگی ہے یا نہیں تو اس کا کپڑا پاک رہے گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پاک کرنے کا حکم لگایا ہے' گویا کہ انہوں نے کپڑے کی طہارت کو بڑھا دیا اور حضرت شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا اسے پلید سمجھ کر دھویا جائے!!

حکایت ۔ حضرت آدم علیہ السلام اور انگور؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے انگور کا درخت لگایا' ابلیس نے اس پر مور کو ذبح کردیا جب انگور کی بیل بڑھی اور پتے نکلے تو اس نے اس پر بندر کو ذبح کرڈالا' جب پھل لگا تو شیر کو ذبح کیا' اور جب پھل پکنے لگا تو اس پر خنزیر کا خون بہایا' اسی بناء پر شرابی کا رنگ ابتدا مور جیسا' پھر نشہ کی حالت طاری ہوتی ہے تو بندر کی طرح ہاتھ مارتا ہے جب نشہ مزید غالب ہوتا ہے تو شیر کی طرح غصہ کھاتا ہے اور آخیر میں بے حس ہوکر خنزیر کی طرح سو جاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ انگور حضرت نوح علیہ السلام نے لگایا تو وہ خشک ہوگیا آپ نے پریشانی کا اظہار کیا' ابلیس نے حاضر ہوکر کہا کہ آپ بے فکر رہیں اس کی دیکھ بھال میں کروں گا' چنانچہ اس نے انگور کی بیل' شیر' ریچھ' چیتے' نیولے' کتے' لومڑی اور مرغ کو کاٹ کر خون دینا شروع کیا' انگور کی بیل ہری ہوگئی یہی وجہ ہے کہ شراب پینے والا' شیر کی طرح دھاڑتا ہے' ریچھ کی طرح حملہ آور ہوتا ہے' چیتے کی طرح غیض و غضب کا اظہار کرتا ہے نیولے کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طرح گرمی جھاڑتا ہے لومڑی کی طرح مکاری کرتا ہے اور مرغ کی طرح چیختا ہے بناء علیہ حضرت نوح علیہ السلام پر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا وصفی نام عبدالجبار ہے

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا اسم مبارک عبدالجبار ہے' بعض کہتے ہیں آپ کا وصفی نام مسکن بھی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کو آپ کی خدمت میں حاضر سے بڑا سکون حاصل ہوتا تھا' بعض نے آپ کا نام یشکر بھی لکھا ہے' نو ح کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں' چونکہ آپ اپنی قوم کے گناہوں کے باعث بکثرت روتے رہتے تھے جس کے باعث آپ کا نام کا نوح مشہور ہوگیا جو علم کی جگہ قرآن کریم میں بھی باربار آیا ہے!

سب سے خوفناک بیماری

عالمی شہرت یافتہ حکیم بقراط بیان کرتے ہیں کہ شراب' دماغ' معدہ اور حافظے کو شدید نقصان دیتی ہے جو شخص بکثرت شراب پیتا ہے وہ نہایت خطرناک امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے' نیز فالج کا سبب اور عقل کو ختم کرکے رکھ دیتی ہے' ہارٹ اٹیک کے واقع ہونے کے لئے تو مشہور ہے اور نہار منہ پینے سے تو ناقابل بیان مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کھانے کے بعد جس کے مزاج میں حدت ہوتی ہے اس کے لئے تو بے حد نقصان دہ ہے!!

پندونصائح

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نشہ آور اور کاہلی کا باعث بننے والی اشیاء کے استعمال سے روکا ہے (رواہ ابوداؤد' احمد)

نزہتہ النفوس میں ہے کہ جب بھنگ معدہ میں قرار پکڑتی ہے تو اس سے گیس ٹربل کا شدید دباؤ پڑتا ہے' جو انوار عقلیہ کو سلب کردیتا ہے' پھر وہی گیس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رگوں سے ہوتی ہوئی بدن کے اوپر والے حصہ میں جاتی ہے یہاں تک کہ دونوں آنکھوں میں اس کے اثرات تیزی سے ظہور پذیر ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اور شرابی اس کے پینے سے قلاش ہوجاتا ہے' رزق کی کشادگی ختم ہوجاتی ہے اور غربت میں پھنس کر رہ جاتا ہے' اس کے تمام احباء و رفقاء ایسی حالت میں اپنی ذات پر اسے بوجھ سمجھتے لگتے' صحت و تندرستی کے بعد تنگی میں جاگرتا ہے۔ صحت کے عہد علالت میں دب جاتا ہے' اور عیادت سے محروم ہوجاتا ہے شرابی کی تیمارداری سے لوگوں پرہیز کرتے ہیں۔

مالِلحشیشته فضل عند آکلها
لکنه غیر مهدی الی رشیده
صفراء فی وجهه خضراء فی فمه

بھنگی کو اس کے کھانے سے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی
بلکہ وہ راہ ہدایت گم کربیٹھتا ہے
اس کی کیفیت ایسی ہوجاتی ہے کہ چہرا زرد' منہ پر سبز کائی جمی ہوئی اور آنکھوں میں ہروقت شراب کی سرخی' اور جگر صفراء سے پر رہتا ہے!!

حکایت۔ غار میں ابلیس کا رونا

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دوران سفر ایک غار میں ابلیس کو روتے پایا جبکہ غار کے چشمے سے پانی ابل رہا تھا البتہ اس کا رنگ بدلا ہواتھا' میں نے ابلیس سے رونے کا سبب پوچھا تو وہ بولا' میرے علاوہ کسی اور کو بھی رونے کا حق حاصل ہے! کیونکہ میں تو مقربین الیہہ میں تھا اور اب راندہ درگاہ ہوں۔ میں نے سوال کیا مجھے یہ بتائیے تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے حکم عدولی کی جرات کیسے ہوئی؟ بولا' میرے حکم چلانے میں عنائیات الٰہی شامل حال نہیں تھی' پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ بدالھم من اللہ مالم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یگونوا یحتسبون۔ ان کے لئے ظاہر ہوا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ابلیس یہ اشعار پڑھنے لگا۔

ولی کبد مقروحۃ من یبیعنی
بها کبداً لیست بذات قروح
ابا ها علی الناس ان یشترونها
ومن یشتری ذاعلۃ بصحیح

میرا دل جگر زخمی ہے' پھر ایسے زخمی دل کون فروخت کرتا ہے' اور ایسا جگر نہیں جو مجروح نہ ہو' لوگوں نے اس کے خریدنے سے انکار کیا' کیونکہ صحیح و عمدہ کے بدلے بیمار کو کون خریدتا ہے؟

حکایت - شیطان کا رونا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام نے کسی وادی میں شیطان کو زاروقطار روتے دیکھا' آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا' تو کہنے لگا جس نے عرصہ دراز تک رب العالمین کی عبادت کی ہو اور پھر وہ اکارت جائے تو وہ کیوں نہ روئے' آپ نے فرمایا پھر تو مخلوق خدا کو بھکانے سے باز آ' وہ کہنے لگا! یا نبی اللہ! آپ یہ بتائیے میں تو مخلوق خدا کو گمراہ کرتا ہو! مجھے کس نے گمراہ کیا' آپ نے فرمایا پھر تو اپنے رب کی طرف رجوع کر! وہ بولا' بہت اچھا ذرا اپنے رب کے حضور میری سفارش تو فرما دیجئے' چنانچہ حضرت یحیٰی علیہ السلام اپنے عبادت خانہ میں نہایت گریہ زاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی! مجھے اس مردود کی تمام کارروائی کا علم ہے اب وہ نادم ہو کر تیرے دروازے پر حاضر ہے' کیا اس کے لئے معافی کی کوئی صورت بن سکتی ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا! اور کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے آپ اپنے کام سے کام رکھئے بصورت دیگر یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تیرے لئے بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے' اور معاملہ بگڑ سکتا ہے' چنانچہ وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ آپ نے پھر اسے روتے دیکھا دریافت کرنے پر کہنے لگا ایک لاکھ برس اس کے در پر کھڑا رہا مگر جواب ملا! تیرے لئے معافی کی کوئی صورت نہیں! تو توفیق ایزدی سے محروم ہوچکا ہے۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی! کیا سبب ہے! اس کی درخواست کو تو نے قبول کیوں نہ فرمایا۔ حضرت جبرائیل حاضر ہوئے اور کہا! اس کا رونا منافقانہ ہے' موافقانہ نہیں۔ اسے آپ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر پر سجدہ کا حکم دیں' آپ نے ابلیس سے فرمایا اگر معافی کا خواستگار ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر شریف پر سجدہ کر لو! وہ استھزءا" ہنسا اور کہنے لگا میں نے ان کی زندگی میں سجدہ تو کیا نہیں اب کیسے کرسکتا ہوں!

ابلیس نے چار کفر کیئے

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے چار طرح کا کفر کیا' (1) پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی چنانچہ کہا میں انسان سے اعلیٰ ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے خاک سے' (2) اس نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کی اور جو نبی کی توہین و تحقیر کا مرتکب ہوتا ہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ (3) اس نے اجماع (ملائکہ) کی مخالفت کی اور جو اجماع امت کی مخالفت کرتا ہے وہ بھی کافر ہوجاتا ہے۔ (4) نص کی موجودگی میں قیاس پر اڑا رہا۔ کیونکہ اسے تو بالصراحت سجدے کا حکم فرمایا جارہا ہے مگر وہ اپنے غلط قیاس میں پھنسا رہا اور کفر پر ہٹ دھرمی دکھائی' لہٰذا نص کے مقابل قیاس پر عمل کفر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں سب سے پہلے محض قیاس پر عمل کرنے والا ابلیس ہے کیونکہ اسی نے کہا آگ خاک سے بہتر ہے' حالانکہ آگ کے مقابل خاک چار اعتبار سے افضل ہے' اس لئے کہ خاک کے جواہر میں' متانت' تحمل و وقار' حلم' صبر' حیا' تواضع ہے' اور یہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اوصاف حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ کا باعث بنے اور آگ میں تیزی' سبکی' بلندی اور اضطراب ایسے جوہر ہیں' اور یہی ابلیس کے ترک سجدہ کے سبب بنے نیز تکبر اور توبہ سے انکار کا ذریعہ ٹھہرے!!

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کی مٹی خوشبو دار ہوگی اور وہاں آگ کا گزر تک نہ ہوگا! اور یہ بھی کہ آگ عذاب کا سبب ہے جبکہ مٹی باعث عذاب نہیں' نیز خاک آگ سے بے نیاز ہے مگر آگ تو کسی نہ کسی جگہ کی محتاج ہوگی لہٰذا خاک برتر ہے' آگ خاک کی محتاج ہے' امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں آگ پر خاک کی فضیلت یوں بھی نمایاں ہے کہ خاک سے مساجد بنی ہیں اور طہارت کا سبب ہے جبکہ آگ میں خوف اور عذاب ہے!!

حضرت آدم اور حضرت حوا کے آنسو !

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو خشکی میں لونگ اور تری میں لولو' مرجان بن گئے کیونکہ آپ صحرا و دریا میں روتے رہے' اس لئے کہ آپ باب التوبہ سے اترے تھے! اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنھا باب الرحمتہ سے زمین پر اتریں تھیں ان کے آنسو خشکی پر مہندی اور تری میں موتی بن گئے' سانپ خشکی اور تری میں رویا' اس لئے خشکی پر اس کے آنسو بچھو اور تری میں کیکڑا یا مگرمچھ بنے' اس لئے کہ وہ باب الغضب سے اترا تھا مور خشکی و تری میں رویا تو اس کے آنسو خشکی پر کھمل اور تری میں جونکیں' بن گئے اور وہ بھی باب الغضب سے ہی اترا' ابلیس خشکی اور تری میں رویا اس کے آنسو خشکی میں کانٹے اور تری میں گھڑیال!! کیونکہ وہ باب اللعنتہ سے زمیں پر اترا۔

بعض کا بیان ہے کہ اگر تمام دنیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے رونے کو یکجا کیا جائے تو حضرت نوح علیہ السلام کا رونا بڑھ جائے گا اسی طرح اگر تمام دنیا' حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے رونے کو جمع کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا!

حکایت - کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب پشت آدم سے ارواح ذریت آدم کو نکال کر فرمایا الست بربکم؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے روح ارواح مخلوقات رسالت ماب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرض کیا! کیوں نہیں! یقیناً الٰہی تو ہمارا پروردگار ہے!

عجیب واقعہ - بلی اور خدا؟

بیان کرتے ہیں کہ اصحاب کہف کی ہدایت و رہنمائی کا باعث ایک بلی بنی' وہ اس طرح کہ یہ لوگ اپنے بادشاہ دقیانوس کے سرہانے کھڑے تھے کہ ایک بلی کودی اور دقیانوس جو اپنے آپ کو خدائی منصب پر فائز سمجھتا تھا ڈر گیا' اور مارے خوف سے اس پر گھبراہٹ طاری ہوگئی' اصحاب کہف نے جب یہ منظر دیکھا تو آپس میں کہنے لگے یہ خدا کیسے ہو سکتا ہے جو ایک معمولی سی بلی سے ڈر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کی اطلاع اپنے محبوب' حبیب اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرما دی تاکہ لوگ ایسے مصنوعی خداؤں کی نسبت خدا ہونے کا اعتقاد نہ کر بیٹھیں۔

حکایت - حضرت عمر ابن عبدالعزیز اور ان کی کنیز !

حضرت ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کی کنیز نے خواب میں دوزخ پر پل صراط سے عبدالملک بن مروان کو گرتے ہوئے دیکھا' پھر اس کے بیٹے سلیمان بن عبدالملک کو لایا گیا اور وہ بھی پل صراط پر ابھی تھوڑی سی دوری پر گیا تھا کہ نیچے گر پڑا' پھر منادی نے ندا دی عمر بن عبدالعزیز کو لایا جائے' یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبدالعزیز بے ہوش ہو کر گر پڑے کنیز آپ کے کانوں میں کہتی رہی ہوش کیجئے اور سنئے تو سہی' میں نے پھر آپ کو دیکھا آپ نے پل صراط کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عبور کرلیا اور نجات سے بہرہ مند ہوئے' حضرت کی کرامات کا مزید ذکر عنقریب آئے گا!

حکایت - باپ کی دعا ! الٰہی میرے بیٹوں کو موت عطا فرمادے !

محدث ابن جوزی علیہ الرحمتہ' روح الارواح میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ دو بھائی آپس میں باتیں کرتے کرتے ایک دوسرے کو اپنی خطاؤں سے آگاہ کرنے لگے' ایک نے کہا مجھے تو اپنا ایک گناہ یوں یاد آرہا ہے کہ ایک بار میں اپنے کھیتوں کے درمیان سے گزر رہا تھا ایک بالی سرراہ گری پڑی تھی میں نے اٹھا کر ایک اور کھیت میں پھینک دی' اب مجھے یوں محسوس ہورہا ہے کہ وہ دوسرے کھیت کی تھی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال فرمالیا کہ تو نے ایک کھیت کی بالی دوسرے کھیت میں کیوں پھینکی تو میں کیا جواب دوں گا؟

اسی طرح دوسرا بھائی کہنے لگا میں نے بکثرت نوافل نمازیں ادا کیں! لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں دائیں پاؤں پر زیادہ کھڑا رہا یا بائیں پر! اور میں اپنی اسی غفلت سے ڈر رہا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سوال فرمایا تو میں کیا جواب دوں گا؟

ان کے والد صاحب یہ باتیں خاموشی سے سن رہے تھے' جب وہ خاموش ہوگئے تو باپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی الٰہی! اگر یہ میرے دونوں فرزند اپنی اپنی بات میں سچے ہیں تو ان کو موت عطا فرمادے تاکہ وہ زندہ رہنے کے باعث کسی گناہ کے مرتکب نہ ہوجائیں!! اور تیری نافرمانی نہ کرسکیں!! چنانچہ اسی وقت وہ دونوں بھائی فوت ہوگئے

جب ان کے انتقال کی خبر ان کی والدہ ماجدہ کو ہوئی تو وہ اپنے خاوند سے کہنے لگی تجھے لوگوں کے سامنے اپنی دعا کی قبولیت پر ناز اور فخر ہے!!

اس کے بعد اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یوں عرض گزار ہوئی!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٰہی ان رازوں کی طفیل جو میرے اور تیرے درمیان ہیں' میں تیرے حضور گزارش کرتی ہوں' مجھے میرے بیٹے اسی طرح عطا فرمادے جیسے تو نے مجھ پر پہلے کرم فرمایا تھا' کہتے ہیں ابھی اس نے دعا سے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ دونوں بیٹے دوبارہ زندہ ہوگئے!! سبحان اللہ!!

حکایت ۔ گوشت اور انسان

بیان کرتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کے پاس بھنا ہوا گوشت تھا آپ نے اس گوشت پر نگاہ ڈالی اور رونا شروع کردیا' وہ شخص عرض گزار ہوا' گر آپ کا ذوق ہو تو اسے تناول فرمایئے۔

حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں!! اے اللہ کے بندے! مجھے اس کے کھانے کی طلب نہیں میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ حیوانات کو تو ذبح کرنے کے بعد جب ان میں جان نہیں رہتی آگ میں ڈالا جاتا ہے مگر انسان کو تو زندہ آگ میں داخل ہوگا!! (ہم سے تو وہ حیوان ہی اچھے ہیں جنہیں آگ کی تکلیف محض گوشت ہونا بے جان ہونے باعث محسوس ہی نہیں ہوتی)

مسئلہ ۔ قنوت نازلہ

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ محمد بن عبدالملک (م532ھ) نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے' (خیال رہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنی جائز ہے) اور انہیں کا ارشاد ہے جب کسی کے سامنے صحیح حدیث آئے تو اسی پر عمل کریں میرا مذہب بھی وہی ہوگا اور محمد بن عبدالملک کہتے ہیں میرا مسلک و مذہب صحیح و درست ہے اسی لئے میں نے نماز فجر میں قنوت کو ترک کردیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص معاملہ میں قنوت کا آغاز فرمایا تھا جب وہ تکلیف رفع ہوگئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو آپ نے نماز فجر میں قنوت کو ترک فرمایا دیا۔

وہ کہتے ہیں میں نے ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور انہیں سلام عرض کرنے کا قصد کیاتو انہوں نے منہ پھیرلیا' میں نے اعراض کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگے تم نے قنوت پڑھنی کیوں چھوڑ دی' میں نے حدیث بیان کی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے میری طرف منہ کرلیا۔ حضرت ابن سبکی علیہ الرحمتہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قنوت کا پڑھنا ترک فرما دیا تھا' جو قبیلہ زحل اور ذکوان کی مذمت کیلئے پڑھا کرتے تھے۔

حکایت ۔ قیامت کی ہولناکی کا تصور

بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار بعد نماز عشاء کسی ضرورت کے باعث باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں ان کے دائیں بائیں آسمان سے برف کے ٹکڑے گر رہے ہیں ان کے تصور میں نامہ اعمال کے اڑ اڑ کر ہر ایک کے پاس پہنچنے کا نقشہ سامنے آگیا' اسی سوچ میں انہوں نے ساری رات گزار دی اور اپنی ضرورت کا خیال تک نہ رہا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا! کیا قیامت میں لوگ اپنے اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے آپ نے فرمایا تین مقام ایسے ہوں گے کہ انسان اپنے اہل و عیال کو بھی بھول جائے گا۔ نامہ اعمال کے پہنچتے وقت' میزان قائم ہونے کے وقت' پل صراط پر گزرنے کے وقت

تعبیر خواب ۔ خواب میں برف دیکھنا

جو شخص دیکھے کہ وہ خواب میں برف کھا رہا ہے تو اس کی تعبیر اس کی روزی سے ہے! اور اگر بہت زیادہ برف دیکھتا ہے تو وہ تکلیف میں مبتلا ہوگا! کیونکہ برف بھی اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بنی اسرائیل پر نازل ہوئیں اور جس پر خواب میں برف گری وہ غم و الم اور تفکرات میں مبتلا ہوگا۔

حکایت۔ لڑکا اور تختی؟

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عطرالالباب میں کسی سعادت مند انسان کے ایک لڑکے کو مدرسے کے دروازے پر روتے دیکھا! میں نے سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میرے استاد صاحب نے میری تختی پر ایک سطر تحریر فرمائی ہے۔ میں نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں اس نے بعد از تسمیہ پڑھنا شروع کیا الھکم التکاثر اور کلا سوف تعلمون۔ تک پڑھتا گیا' جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم کثرت و زیادتی کے خیال میں بند ہوکر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہوئے غفلت میں پڑ چکے ہو' یہاں تک کہ تم نے قبروں کو جا دیکھا' جاؤ الگ ہوجاؤ تمہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ الغرض اس نے چند آیات بڑے درد و سوز سے سنائیں اور کہا دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح عذاب و عقاب سے آگاہ کررہا ہے۔

وہ شخص نیک بخت لڑکے سے کہنے لگا ابھی تو ابتدائی آیات ہی تم نے لکھی ہیں آگے تو زیادہ سختی سے آگاہ کیا گیا ہے ایسے کہ تم اسی طرح روتے روتے کل جب یہ پڑھو گے لترون الجحیم الایہ۔ تو ایسے محسوس ہوگا جیسے کہ تم نے دوزخ کو دیکھ لیا' پھر تمہیں اچھی طرح یقین ہوجائے گا اور جب اللہ تعالیٰ نعمتوں کا حساب لے گا تو پھر کیا حالت ہوگی؟

لڑکا تفصیل سنتے ہی بڑی بے چینی سے گرا اور ٹھنڈا ہوگیا' استاد صاحب نے جب یہ منظر دیکھا تو اس صالح کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گیا کہ اس نے فلاں لڑکے کو قتل کردیا ہے' نیک بخت نے تمام ماجرا کہہ سنایا قاضی نے فیصلہ دیا اسے جانے دو اس نے تو بہترین صلاحیتوں کے مالک بچے کو جلد سعادت مندوں کے مراتب پر پہنچا دیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت۔ شہید عشق حقیقی

حضرت منصور بن عماد رحمتہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ایک نوجوان کو خائفین ایسی نماز پڑھتے دیکھا' جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اسے کہا جہنم میں ایک مقام ہے جس کا نام نظی ہے اور اس کی شدت اتنی سخت ہے کہ دماغ کا بھیجا نکال باہر کرے گی' اور بعض کہتے ہیں کہ چہرے کے حسن و ملاحت کو ختم کردیتی ہے یہ سنتے ہی نوجوان بے ہوش ہوکر گر پڑا جب اس نے ہوش سنبھالا تو کہنے لگا کچھ اور بھی بتایئے گا میں نے یہ آیت پڑھ دی۔

یاایھاالذین امنواقواانفسکم واھلیکم نارا وقودھاالناس والحجارۃ۔

ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے!

یہ سنتے ہی وہ گرا اور فوت ہوگیا۔ میں نے اس کے سینہ پر نظر ڈالی تو یہ کلمات قلم قدرت سے لکھے ہوئے پائے فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیتہ وہ نہایت عمدہ اور پسندیدہ باغات میں جنت المعلی میں ہیں۔

بعدہ میں نے خواب میں دیکھا وہ ایک نہایت خوبصورت تخت پر تاج سجائے بیٹھا ہوا ہے' کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے شہداء بدر جیسا ثواب عطا فرمایا ہے بلکہ کچھ قدرے زیادہ ہی عنایت سے نوازا۔ اس لئے کہ وہ تو کفار کی تلوار کے شہید ہیں' جب کہ میں اللہ تعالیٰ کے عشق کی تلوار کا مقتول ہوں۔

حکایت ۔ سب سے بڑا سفارشی

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ”نزجس القلوب“ میں دیکھا گزشتہ زمانہ میں کوئی آدمی تھا جس نے نافرمانی کی حد کردی تھی' سرکشی اور دین سے بغاوت میں اس وقت اس کا کوئی ثانی نہ تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے توبہ کی راہ سجھائی' تو اس نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور کہا میرا کوئی ایسا دوست ہے جو میرے لئے سفارش کرے' وہ کہنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگی تیرا کوئی بھی سفارشی نہیں بن سکے' وہ کہنے لگا اچھا میں توبہ کرتا ہوں مگر تجھے تاکیداً کہتا ہوں میری توبہ کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا' وہ بولی اس کا تو نام تک نہ لے کیونکہ تو نے نافرمانی کے باعث اپنے اور خدا کے درمیان معاملہ قطع کرلیا ہے' اس طعنہ پر وہ جنگل کی طرف بھاگ کھڑا ہوا' اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگا تو ہی میرا سفارشی بن جا پھر زمین سے مخاطب ہوا اے زمین تو ہی میرے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور معافی کی سفارش کردے' وہ کچھ اس انداز میں دردوسوز سے پکارتا رہا یہاں تک کہ خوف خدا سے بے ہوش ہوکر گر پڑا۔

اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ایک فرشتہ بھیجا جس نے اسے اٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ ملا' اس کے ہوش و حواس بحال ہوگئے' فرشتے نے قبولیت توبہ کی بشارت دی۔ اس شخص نے عرض کیا میری توبہ کس وجہ سے قبول کی گئی۔ فرشتے نے کہا فقط خوف خدا کے باعث۔

حکایت - چرواہے کا روزہ !

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہیں سفر پر جارہے تھے کہ کسی مقام پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھانے لگے' وہیں سے ایک چرواہے کا گزر ہوا آپ نے اسے کھانے کی دعوت دی وہ کہنے لگا میں روزے سے ہوں! آپ نے فرمایا اتنی شدت کی گرمی میں روزہ؟ اور پھر تو بکریاں بھی چرا رہا ہے وہ بولا میں اپنی کوتاہیوں کی تلافی کر رہا ہوں' (ممکن ہے قضا کا روزہ ہو) آپ نے فرمایا کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ فروخت کردو! وہ بولا اور کہنے لگا یہ تو میرے مالک کی ہیں۔ آپ نے بطور امتحان فرمایا اپنے مالک سے کہنا انہیں بھیڑیے نے شکار کرلیا ہے' یہ سنتے ہی چرواہا الٹے پاؤں یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا' خدا کہاں ہے یعنی میری کیفیت کو اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے جو حقیقی مالک ہے تو پھر مجازی مالک کے سامنے جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہما مدینہ منورہ آئے اس چرواہے کے مالک کو تلاش کیا اور اس غلام کو خرید لیا نیز کچھ بکریاں حاصل کیں۔ پھر اس کو بکریاں دیتے ہوئے آپ نے آزاد کردیا۔ نیز فرمایا تیری سچائی اور مالک سے امانت و وفاداری نے دنیوی آزادی دلائی، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بروز قیامت بھی تجھے رہائی سے نوازے گا!

حکایت۔ حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے علائی کی تفسیر سورۂ یوسف میں دیکھا ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہزنی میں بڑے معروف تھے۔ ایک شب اپنے غلام کی گود میں سر رکھے آرام کررہے تھے کہ ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ جب قافلہ قریب آیا تو وہ کہہ رہے تھے ہم کیا کریں ادھر تو فضیل ڈاکو رہتا ہے کہیں ہم پر حملہ آور ہی نہ ہو۔ قافلے میں قرآن کریم کے تین قاری تھے وہ کہنے لگے ہم ان کی طرف تین تیر چلاتے ہیں اگر ہمارے تیر نشانے پر لگے تو بہتر ورنہ ہم واپس پلٹ جائیں گے!!

چنانچہ ایک قاری صاحب نے یہ آیت باٰواز بلند تلاوت فرمائی۔ اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ کیا ایمانداروں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف میلان کریں، یہ سنتے ہی حضرت فضیل کی چیخ نکل گئی، اور کہنے لگے میرے تو دل میں کوئی تیر پیوست ہوگیا ہے غلام نے تیر تلاش کیا مگر نہ پایا! آپ بولے یہ ظاہری تیر نہیں یہ خدائی تیر ہے، اسی اثناء میں دوسرے قاری نے یہ آیت تلاوت کی۔ ففروا الی اللہ انی لکم نذیر مبین۔ پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں جلدی کرو، بے شک میں تمہارے لئے اس کی گرفت سے واضح طور پر ڈر سنانے والا ہوں فضیل پھر چلائے اور کہا مجھے ایک اور تیر لگ گیا ہے، پھر تیسرے قاری کی آواز

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گونجی۔ وانیبواالی ربکم واسلمواله من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اس کی بارگاہ عالیہ میں سر تسلیم خم کر دو، اس سے پہلے کہ تم پر اس کا عذاب نازل ہو ورنہ تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

حضرت فضیل تیسری بار بے حد چلائے اور کہا اے میرے غلام ایک اور خدائی تیر کا نشانہ بن گیا ہوں یہ کہا اور فرمایا آیئے یہاں سے لوٹ چلیں، میں یہاں نہایت نادم و پشیمان ہوں، پھر وہی سے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا۔ وہاں انہیں ہارون الرشید نے دیکھا اور کہا فضیل میں نے خواب میں دیکھا ہے کوئی کہہ رہا ہے فضیل کے دل میں اپنے رب کا خوف طاری ہوچکا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح رجوع کرلیا ہے! یہ سنتے ہی فضیل کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور رو رو کر عرض کرنے لگے۔

الٰہی! چالیس سال سے بھاگا ہوا تیرا غلام تیرے دروازے پر حاضر ہوگیا ہے، اسے محروم نہ فرمایئے گا چنانچہ ان کی توبہ ایسی قبول ہوئی کہ ان کا اسم گرامی اولیاء جہاں کی جماعت میں آفتاب و مہتاب کی طرح چمک رہا ہے۔

حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف مکہ مکرمہ میں ہے آپ کا وصال 187ھ میں ہوا، ان کا مزار مبارک مشہور ہے حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ 884 ہجری کو جب مجھے مکہ مکرمہ جانا نصیب ہوا تو آپ کے مزار اقدس پر بھی شب و روز حاضری دی۔ (افسوس کہ سعودی حکومت نے صحابہ کرام، اولیاء عظام اور اکابر ملت اسلامیہ کے تمام مزارات منہدم کردیئے ہیں اب سوائے نام کے قبروں کے نشانات تک نہیں رہے بس ارواح مقدسہ کے ایصال ثواب کیلئے حجاج کرام بڑی محبت و عقیدت سے حاضری دیتے ہیں اور ان نشانات پر بھی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں بے شک نجدی حکومت نے ظاہراً مزارت مٹادیئے مگر عشاق کے دل تو پیاروں کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسکن بنے ہوئے ہیں۔) (تابش قصوری)

فائدہ - الایمان بین الخوف والرجا !

حضرت امام یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جو ایماندار نیکی اور بدی کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر وہ نیکی کی قبولیت اور برائی کی گرفت پر یقین رکھتا ہے تو اس کی بدی امید و بیم کے درمیان ایسے گھر جاتی جیسے دو شیروں کے درمیان لومڑی!!

مسئلہ - روٹی افضل یا پانی؟

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر کوئی سائل سوال کرے کہ امید و بیم میں افضل کون ہے؟ تو ہم کہیں گے یہ بے ہودہ سوال ہے، جیسے کوئی دریافت کرنے لگے روٹی افضل ہے یا پانی؟ تو آسان ترین یہی جواب ہوگا بھوکے کے لئے روٹی اور پیاسے کے لئے پانی افضل ہے۔ اگر بھوک اور پیاس دونوں کا غلبہ ہوتو فضیلت میں مساوی اگر ان میں سے جس کی طرف زیادہ میلان ہوگا اسے افضل قرار دیا جائے۔

یہی بات امید و بیم کے افضل و برتر ہونے میں ہے یعنی اگر بندے پر امن و سکون غالب ہوتو خشیت و خوف الٰہی کو افضل قرار دیں گے اور اگر رحمت الٰہی سے ناامیدی کا غلبہ ہوتو امید کو افضل ٹھہرایا جائے گا۔

حضرت صالح بن عبدالکریم فرماتے ہیں امید و بیم دو نور ہیں ان سے سوال کیا گیا دونوں میں روشن تر کونسا نور ہے جواباً" فرماتے ہیں امید!! جب یہ رپورٹ حضرت ابوسلیمان درانی نے سنی تو وہ کہنے لگے تعجب ہے نماز، روزہ اور تمام اعمال صالحہ خوف کے شعبہ جات ہیں اور مزید فرمایا کہ خوف بے ادبی کی طرف لے جاتا ہے جب کہ امید اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹاتی ہے۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امید کی فضیلت پر خوف سے زیادہ احادیث وارد ہوئی ہیں، حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتے ہیں محبت خوف سے افضل ہے کیا یہ تمہارا تجربہ نہیں جب کہ تمہارے دو غلام ہوں ایک محبت کرے اور دوسرا تم سے ڈرتا رہے جسے محبت ہوگی وہ تمہاری خدمت میں لگا رہے گا اور جس پر تمہارا خوف ہوگا وہ موجودگی میں خیر خواہی کا اظہار کرے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ایک فرشتے نے حاضری دی اور کہا اللہ تعالیٰ آپ سے سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے جو بھی تمہاری حاجت ہو کہئے ہم پوری کریں گے۔ آپ نے کہا میری پھریہی حاجت و تمنا ہے کہ وہ اپنی محبت اور خشیت کی دولت ابدی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزوجلال کی قسم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسا ملک عطا کروں گا کہ آپ کے بعد ایسی سطوت و شان رکھنے والا کوئی شہنشاہ نہیں ہوگا۔

حکایت۔ ہر لحہ' ہر قدم پر امتحاں ہے !

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے قریب آیئے۔ وہ قریب ہوئے تو تھوڑی سی دیر کے بعد ادھر ادھر ہوگئے' ارشاد ہوا' میرے قریب ہوجایئے' پھر قریب ہوئے اور چند لمحوں بعد کھسک گئے تیسری بار پھر ارشاد ہوا قریب ہوجائیے جب قریب ہوئے تو جلد ہی پھر ادھر ادھر ہوگئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ہر بار کھسک جاتے ہو کیا میں نے تمہیں اپنی حفاظت میں نہیں رکھا؟

کیا میں نے تجھے اپنا رسول نہیں بنایا۔ عرض کیا الٰہی یہ سب کچھ بجا ہے! لیکن خدایا مجھے تیری عزت و عظمت کی قسم تیری خفیہ تدبیر سے میں خوف کھاتا ہوں! حکم ہوا پھر اسی طرح ہی رہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا غلاف کعبہ تھامے عرض گزار ہیں الٰہی میرا نام نہ بدلیں' میرا جسم برباد نہ ہونے پائے کیونکہ بعد از وصال' فراق نہایت دشوار گزار اور قرب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

، کے بعد، جدائی نہایت تکلیف دہ ہے۔

جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گمان ہے
(تابش قصوری)

حکایت۔ نہ چھوڑوں گا کبھی میں احمد مختار کا دامن !

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں عربی قبائل میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس حاضر ہوئے، ان میں ایک نوجوان کہنے لگا آپ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیے، سازوسامان کی میں حفاظت کرتا ہوں، پھر جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرط محبت سے آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور کہنے لگا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق سے سرفراز فرماکر مبعوث فرمایا، میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑں گا جب تک آپ مجھے مغفرت و بخشش کی سند سے نہیں نوازیں گے۔

اس کی بے پایاں محبت کا ثمرہ ظہور پذیر ہوا، اور جبرائیل علیہ السلام سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم پہنچایا! میرے حبیب اس نوجوان کو آگاہ فرمایئے کہ ہم نے اسے بخشش و مغفرت اور کرم سے بہرہ ور کیا۔

حکایت۔ بلعم بعور اور برصیصا

بیان کرتے ہیں کہ بلعم باعور، چار سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا پھر اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر نے اسے آلیا اور سورج کی پرستش کرکے گمراہ ہوگیا۔

اسی طرح برصیصا راہب عبادت و ریاضت میں بڑا مشہور ہوا نیز وہ مستجاب الدعوات تھا، شہنشاہ وقت کی لڑکی اس کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئی' ابلیس نے اسے رات تک اپنے پاس ٹھہرانے کا خیال پیدا کردیا' جب رات ہوئی تو شیطان نے وسوسہ میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ برصیصا زنا کا مرتب ہوگیا پھر اپنی عزت و آبرو کی بربادی کے خطرہ سے اس نے لڑکی کو ہلاک کردیا' ابلیس نے یہ خبر بادشاہ تک پہنچا دی' برصیصا پکڑا گیا اور بادشاہ نے سولی کا حکم دیا' ابلیس عین اس وقت جب سولی کا پھند اس کے گلے میں ڈالا جارہا تھا' جا پہنچا اور پوچھنے لگا یہ سب معاملہ تیرے ساتھ کس نے کیا وہ بولا تو نے! ابلیس کہنے لگا پھر رہائی بھی دے سکتا ہوں وہ اس طرح کہ اس وقت تو مجھے سجدہ کر' اس نے اشارہ سے سجدہ کیا اور حالت کفر میں تختہ دار پر لٹک گیا۔ (العیاذ باللہ)

حضرت ابونصر سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے خواب دیکھا اس کے ہاتھ میں سورۂ اخلاص لکھی ہوئی ہے اور وہ اپنی زبان سے چاٹ رہا ہے پھر کسی معبر سے اس نے تعبیر دریافت کی تو انہوں نے کہا تو اپنے دین کی حفاظت کر' پھر وہ جہاد پر روانہ ہوا' دشمنوں نے گرفتار کرلیا اور اس کے پاس ایک خوبصورت لڑکی کو بھیج دیا' جس کے باعث وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا' (استغفراللہ' والعیاذباللہ)۔

کریم عطا فرما کر واپس نہیں لیتا !

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ثقہ راوی سے سنا ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میری سفارش فرمایئے اللہ مجھے ایمان واسلام پر فوت کرے۔ آپ نے بنظر تعجب دیکھا اور فرمایا کیا کریم جب کوئی چیز عطا فرماتا ہے تو وہ واپس لے لیتا ہے؟ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا؟ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان و اسلام کی دولت سے نوازا ہے تو وہ اسے واپس نہیں لے گا کیونکہ وہ تو سب سے بڑا کریم ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں' میں خواب میں رب العزت کی زیارت سے باریاب ہوا اور عرض کیاالٰہی! میں زوال ایمان سے پریشان ہوں' ارشاد ہوا' فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔ تمہارا ایمان مضبوط رہے گا۔ یاحی یاقیوم یاذ االجلال والاکرام' اسئلک ان تحئی قلبی بنورمعرفتک یااللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ' یامحی الموتٰی۔

باب التوبہ - توبہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھاالذین امنوا توبواالی اللّٰہ توبۃ نصوحًا۔
حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں توبہ نصوح' خلوص قلب سے انسان کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نادم ہوکر استغفار کرنا اور جو بھی ہاتھ' پاؤں وغیرہ سے کوئی غلط فعل سرزد ہوا ہے اسے کلی طور پر چھوڑ دینے اور آئندہ اس کے قریب نہ آنے پر پختہ عہد کرنے کا نام توبہ نصوح ہے!
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پیاسے کا ٹھنڈے پانی کو جیسے خوشی و محبت سے پینا آسان ہے توبہ کرنے والے کو مرجانا اس سے بھی آسان ہے!!
رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ گناہ سے توبہ اختیار کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً" کاتبین کو حکم فرماتا ہے اس کے گناہوں کو مٹادو! تاکہ قیامت میں یہ بندہ مجھے نہایت پاکیزہ حالت میں ملے یہاں تک کہ اس کے گناہ کا گواہ تک نہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ گناہ پر ندامت کرنے والے کو مغفرت سے نواز دیتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ توبہ کرے۔ (رواہ الحاکم) کیونکہ الندامۃ توبۃ او کما قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم (تابش قصوری)
اللہ تعالیٰ نے موت' قیامت اور توبہ کے اوقات کو پوشیدہ کیوں رکھا؟ علمائے کرام جواب دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اوقات سے آگاہ فرما دیتا تو لوگ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس وقت تک گناہ میں مبتلا رہتے جب تک وہ وقت پہنچ نہ جاتا! گویا کہ انہیں گناہ کی رغبت رہتی جو قطعاً جائز نہیں!! اسے حضرت علائی علیہ الرحمتہ نے سورہَ طہٰ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور جب گناہ گار توبہ کیلئے حاضر ہو کر پکارتا ہے یااللہ! تو اس آواز سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اور پیاری آواز نہیں' اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مامن صوت احب الیٰ اللّٰہ تعالیٰ من عبد مذنب یقول یارب فیقول لبیک عبدی' اشهد کم یاملائکتی انی قدغفرت له' لبیک میرے بندے' میرے فرشتو! تم اس بات پر شاہد بن جاؤ' بے شک ضرور میں نے اپنے بندے کو بخشش دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چار ہزار سال قبل عرش پر یہ مکتوب تھا انی لغفار لمن تاب ومن عمل صالحا ثم اهتدیٰ۔ بے شک میں ہی حقیقی مغفرت سے نوازنے والا ہوں اسے جس نے گناہوں سے توبہ کی اور ایمان لایا پھر اس نے صالح عمل اختیار کئے نیز وہ ہدایت پر ثابت قدم رہا۔

فائدہ۔ حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب بندہ نیکی کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ تو نے ہی مجھے توفیق عطا فرمائی تیری ہی عنایت اور کرم نوازی سے یہ نیک عمل کرسکا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو واقعی اطاعت گزار ہے لہٰذا میں نے تجھے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائی۔

اور جب کوئی بندہ نیکی کرتے ہوئے کہتا ہے یہ نیک عمل میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو میں نے ہی دی تھی اور پھر اس سے اعراض فرمالیتا ہے!

اور جب کسی بندے سے برائی سرزد ہوتی ہے تو کہہ دیتا ہے میرے مقدر ہی میں یہ برائی تھی تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے اور فرماتا ہے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے حکم عدولی کی اور برائی کا از خود ارتکاب کیا اگر عرض کرتا ہے الٰہی میں نے اپنے آپ پر ظلم کر کے برا کیا' ارشاد ہوتا ہے یہ میں نے ہی مقدر کیا تھا۔ میں نے حکم دیا' اب میں ہی بخششوں گا اور پردہ پوشی کروں گا۔

رحمت پر بھروسہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! جب کوئی اطاعت گزار تجھے پکارتا ہے یااللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے؟ کہا لبیک' پھر عرض کیا اگر زاہد کہے یااللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے! ارشاد ہوا لبیک نیز آپ عرض گزار ہوئے جب گنہگار بندہ تجھے پکارتا ہے۔ یااللہ! تو پھر کیا فرماتا ہے' کہا لبیک لبیک لبیک۔

اور ارشاد ہوا۔ کلیم اللہ! سنئے! اطاعت گزار اور زاہد کو تو اپنی اطاعت و زہد پر بھروسہ تھا مگر گنہگار تو صرف میری رحمت ہی درکار تھی' میں اپنے دروازے سے کسی کو مایوس نہیں لوٹاتا! اس لئے کہ وہ تو مجھی پر بھروسہ کرتا ہے اور میرا ارشاد ہے' جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے' اسے میں ہی کفایت کروں گا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر درود و سلام بھیجتے ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے نادم ہوئے ہیں۔

حکایت - تقدیر کے بارے معتزلی لاجواب

حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے استاد ابو علی جبائی کو اس لئے چھوڑ دیا اور ان سے نفرت اختیار کرلی کہ وہ معتزلی ہوگیا تھا' ایک مرتبہ ابو علی جبائی وعظ میں مصروف تھا کہ حضرت ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے علیحدگی میں بیٹھ کر ایک عورت کو تیار کیا کہ وہ جبائی سے یہ سوال دریافت کرے "ایک شخص کے تین بیٹے تھے ایک صالح' ایک فاسق اور ایک نابالغ' وہ سبھی فوت ہوگئے"۔

اے خطیب! تم یہ بتاؤ ان کی عاقبت کیسی ہوگی؟ وہ بولا' صالح' جنتی ہوگا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فاسق دوزخی اور نابالغ مسلمانوں میں شمار کیا جائے گا' حضرت اشعری نے اس خاتون سے پوچھا گیا تو جبائی نے جواباً کہا وہ نہیں جاسکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بھائی اطاعت کی اور جنت پائی تو نے تو کوئی نیک عمل کیا ہی نہیں تھا! اس سے سوال کیا گیا! اگر نابالغ کہے یا اللہ مجھ سے گناہ بھی تو کوئی سرزد نہیں ہوا اور تو نے مجھے نابالغی میں ہی موت دیدی اگر مجھے زندہ رہنے دیتا تو میں بھی صالح اعمال کر کے جنت پالیتا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرے بارے ایسا جانتا تو یقیناً زندہ رکھتا مگر مجھے تو علم تھا اگر تو زندہ رہتا تو کفر اختیار کرتا اور مستحق نار ہوتا اسی مصلحت کے پیش نظر تجھے موت سے ہمکنار کیا۔ پھر سوال کیا اگر اس کا فاسق بھائی دوزخ سے سر اٹھا کر کہے الٰہی مصلحتاً میرے ساتھ رعایت فرما دیتا تو میں دوزخ میں تو نہ پڑتا! کیا ہی اچھا ہوتا مجھے بھی نابالغی میں یہ موت دے دیتا۔ ابو علی اس پر خاموش ہوگیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا' پھر جب اس نے حاضرین کی طرف بغور دیکھا تو اس نے حضرت ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور کہنے لگا یہ سوالات تو اسی کے ہیں پھر تھوڑی مدت بعد دنیا سے چلتا بنا۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت اشعری علیہ الرحمتہ کے سوالات کا معتزلہ کے پاس کوئی جواب نہیں جبکہ اہلسنّت و جماعت کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کون پوچھنے والا ہے' کہ تو نے ایسا کیا ویسا کیا اور ایسے کیوں نہ کیا یہ کس کی مجال ہے وہ اپنی چاہت میں خودمختار ہے وہ مالک ہے اپنی ملک میں جیسے چاہے تصرف فرمائے ہاں بندوں سے جو اس کے ملوک ہیں ان سے یقیناً باز پرس ہوگی!!

حکایت ۔ عطائے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بعض صالحین میں سے ایک صالح کا بیان ہے' میں دریائے دجلہ کے کنارے کنارے جارہا تھا کہ کھجور کے دو درخت دیکھے ایک کھجور سے بھرا ہوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور دوسرا خشک تھا' کیا دیکھتا ہوں پھلدار کھجور سے ایک پرندہ تازہ کھجوریں نوچتا ہے اور خشک درخت کی طرف لے آتا ہے' مجھے تعجب ہوا اور میں درخت پر چڑھ گیا' کیا دیکھتا ہوں ایک اندھا سانپ ہے جسے پرندہ تازہ کھجوریں لاکر کھلا رہا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ الٰہی تیرے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے اور تو اسے روزی پہنچا رہا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری ذات وحدہٗ لاشریک ہے میں صراط مستقیم سے بھٹک چکا ہوں تو ہی میری رہنمائی فرما! ہاتف غیبی پکارا' جو ہماری طرف حاضری کا قصد کرتا ہے ہمارے دروازے اس کے لئے کھلے ہوئے ہیں' میں نے فوری طور پر توبہ و استغفار کی اور اپنے رفقاء کی طرف واپس لوٹ آیا' میری حالت کی تبدیلی پر دریافت کرنے لگے' تو مردود تھا' منظور کیسے ہوا؟ میں نے عرض کیا اب ہماری صلح ہوگئی ہے وہ کہنے لگے ہم بھی تمہاری طرف اپنے خدا سے مصالحت اختیار کرتے ہیں' پھر میں نے اپنے ناپاک کپڑے اتار دیئے' اور مکہ مکرمہ کی راہ لی۔

چلتے چلتے ہم ایک ایسے گاؤں میں جا نکلے جہاں ایک خاتون ہمارا انتظار کررہی تھی' جب اس کے قریب پہنچے تو پکار اٹھی کیا تم لوگوں میں کوئی کردی جوان بھی ہے' میں آگے بڑھا اور کہا میں کردی ہوں' وہ بولی یہ میرے بیٹے کے کپڑے ہیں جو اس کے ایصال ثواب کیلئے خیرات کے قصد سے لئے ہیں میں نے انہیں خیرات کرنا چاہا تو نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم نے خواب میں اپنی زیارت سے بہرہ ور فرمایا اور حکما" فرمایا یہ کپڑے فلاں کردی کو دینا' انی رایت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی المنام فقال اعطی ھذہ الثیاب لفلان الکردی فاخذتھا وقسمتھا بین اصحابی۔ پس میں نے وہ کپڑے لے لئے اور اپنے رفقاء میں تقسیم کردیئے۔

اسے عارفان حقیقت و صاحبان طریقت یوں بیان کرتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مابال قلبک عن هوانا نازح
هل انت فی دعوٰی المجته مازح
کم ذانحن لغیر نا ولحسبنا
فی کل عضو منک نورلائح
فارفع حجاب البعدعنک وعدلنا
ودع البعادوخلنانتصاح
واسمع بنفسک ان اردت وصالنا
ولئن خطیت بنافانک رابع
واذا خشیت اساءۃ قدمتھا
زرنا فانا للمسئی نسامع

تیرے دل کو کیا ہوا، ہماری چھت سے علیحدگی اختیار کررہا ہے، کیا دعویٰ محبت محض دل لگی تھی؟

تو غیر کے عشق میں کب تک گرفتار رہے گا حالانکہ تیرے ہر ہر عضو میں ہمارے ہی حسن و جمال کی چمک دمک ہے

اب جدائی کے پردے ہٹا دے اور ہم سے وعدہ وصل کر، فراق چھوڑ اور قربت کی راہ اپنا

اچھی طرح سن لے اگر تو ہمارے وصل کا طالب ہے تو اپنے آپ پر رحم کر اور اگر تو ہماری قربت کی لذت سے شاد کام ہونا چاہتا ہے تو یقیناً تو اپنے ارادے میں کامیاب ہوگا۔

اور جب تجھے اپنی کوتاہیوں پر ندامت محسوس ہو تو پھر بھی ہماری طرف آ، کیونکہ ہمارا تو شیوہ ہی یہی ہے کہ خطاروں پر رحم کریں

حکایت ۔ ندامت اور صداقت

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں سے ایک نوجوان دروازہ مسجد پر آکر کھڑا ہوگیا اور بصد حسرت و ندامت کہنے لگا! میں اس قابل نہیں ہوں کہ ان نیک بندوں کی صف میں کھڑا ہو سکوں کیونکہ میں گناہوں کے باعث بہت ناپاک ہوچکا ہوں' جو فلاں فلاں گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔

اس کے نادم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اس شخص کی ندامت ہم نے قبول کیا آپ اسے بشارت دیجئے کہ اس کا نام ہم نے صدیقین میں درج فرما دیا ہے۔

حکایت - تیرے باہجوں میرا کوئی ہور ناہیں ! !

بیان کرتے ہیں' ایک گنہگار بندہ اپنے گھر والوں سے کہنے لگا! مجھے یہ بتائیے کیا کوئی ایسا برگزیدہ انسان ہے جو مجھے ایسے خطاکار کا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارشی ہو! انہوں نے کہا! بالکل نہیں! وہ گھبرا کر جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا' زار و قطار روتے روتے زمین پر گر پڑا' اور پکارنے لگا! الٰہی میری بیماری اور اس کے علاج کو تو جانتا ہے! آپ کی بارگاہ میں ایک نہایت خطاکار' خانہ برباد' اعمال صالحہ سے دور بھاگنے والا! آج نادم ہو کر تیری رحمت میں پناہ لینے حاضر ہوا ہے' میں ہر دروازے پر گیا مگر تیری جناب میں میرا کوئی سفارشی نہیں بنا اور نہ ہی تیری بارگاہ کے سوا میری کوئی پناہ گاہ ہے!

الٰہی! میری ندامت' قبول فرما اور اپنے کرم کے شایان شان بہرہ مند کیجئے' ندا آئی جو کریم و رحیم کے دروازے پر آکر کھڑا ہوجاتا ہے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے' سنئے! نہ صرف تیرے گناہ معاف کئے بلکہ تیری برائیوں کو بھی ہم نے نیکیوں میں بدل دیا ہے! تیرے مدارج بلند کردیئے ہیں' ہاں سنئے' جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو زمین و آسمان کے درمیان ستر قندیلوں سے ہم چراغاں کراتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے لوگو! سن لو اس بندے نے اپنے خالق و مالک سے صلح کرلی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کسی صالح انسان کا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا' کیا دیکھتا ہے کہ بھیڑ' بکریاں اور بھیڑیئے اکٹھے چر رہے ہیں وہ کہنے لگا! بڑے تعجب کی بات ہے! تم یہ بتاؤ! بکریوں اور بھیڑیوں نے آپس میں کب سے دوستی اختیار کرلی ہے۔ فقال متی اصلح الذائب مع الغنم؟ قال لما اصلع الداعی مع اللہ تعالٰی۔ کہا جب سے چرواہے نے اللہ تعالٰی سے تعلق پیدا کرلیا ہے (ان میں بھی دوستی پیدا ہوگئی ہے)

فائدہ - دعائے مستجاب' ہر مشکل آسان!

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور ہونے کا وقت آیا تو آپ نے سات بار طواف کعبہ کیا اور اس وقت بیت اللہ شریف سرخ ٹیلے کی مانند نظر آتا تھا' آپ وہی دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یوں دعا مانگنے لگے۔ اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سولی وتعلم مافی نفسی فاغفرلی ذنوبی۔ اللھم انی اسئلک ایمانا یباشرقلبی ویقیناً صادقا حتی اعلم انه لن یصیبنی الا ماکتبت لی وَ رَضِّنِیْ بماقَسَمْتَ لِیْ۔

الٰہی!! میں تجھ سے ایسا ایمان طلب کرتا ہوں جو میرے دل میں جگہ پائے' اور یقین صادق کا طالب ہوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوجائے کہ جو چیز تو نے میرے لئے مقدر کی ہے اس کے سوا مجھے کچھ اور حاصل نہیں ہوگا! پھر جو کچھ تو نے میرے مقدر فرمایا ہے اس پر مجھے شادمانی سے قائم رکھ' اور اسی پر تو مجھ پر راضی رہو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بشارت سے نوازا کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرمادیئے گئے اور جو بھی کوئی تیری اولاد سے تیری طرح دعا مانگے گا میں اس کے بھی تمام گناہ معاف فرمادوں گا پھر اس کی بے نیازی کا یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عالم ہوگا کہ اگر دنیا بھی اس کے قدموں میں سمٹ کر آجائے تب بھی وہ اسے پر کاہ کی بھی حیثیت نہیں دے گا! اس کے گناہ معاف' رنج و فکر اور غم و آلام کو محو کرڈالوں گا! وہ کبھی فقروغربت نہیں دیکھے گا دنیا اس کے پاس آئے گی حالانکہ وہ اس کا طالب بھی نہیں ہوگا۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام قبول توبہ کے بعد زمین پر اترے' قلنا اهبطوا منها جميعًا کا حکم دو بار فرمایا گیا' اس لئے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنھا نے شجرہ ممنوعہ سے کھالیا تھا تو حکم ہوا۔ اهبطوا بعضكم لبعض عدو۔ یہاں سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوچکے ہو' اور جب دونوں نے توبہ اختیار فرمائی تو ان کے دل میں یہ ظن غالب ہوا کہ توبہ کرنے کے باعث وہاں سے نکل جانے کا حکم باقی نہیں رہا! تو انہیں فرمایا گیا' توبہ تو قبول ہے مگر جنت سے زمین پر اترنے کا حکم برقرار ہے لہٰذا تم یہاں سے کچھ مدت تک زمین پر چلے جاؤ اس لئے کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کا وعدہ پایہ تکمیل کو پہنچے۔

لطیفہ ۔ مومن اور کافر کی روحوں کا قرب؟

بیان کرتے ہیں کہ ایماندار سے گناہ اس لئے سرزد ہوجاتے ہیں کہ اس کی روح پشت آدم میں کافر کی روح کے قریب تھی اور بسااوقات کافر سے بھی اچھے کام ہوجاتے ہیں کہ اس کی روح ایماندار کی روح کے قریب رہی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب بساط حکمت بچھائے گا اور اس پر تمام انسانوں کے اعمال رکھے جائیں گے' پھر ایک ایسی ہوا چلے گی ہر عمل اپنی اپنی جنس کی طرف پرواز کرجائے گا' مومن کے گناہ کافر کی طرف اور کافر کی نیکیاں مومن کے کھاتے میں آپڑیں گی' پھر مومن اور کافر ہر ایک دوسرے کے مقام کا مالک ہوگا' جنت اور دوزخ میں بھی ہر ایک کے مقام کو ایک دوسرے کے کھاتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں ڈال دیا جائے گا' یعنی برائی کے باعث جو دوزخ میں مومن کا ٹھکانہ ہونا تھا وہ کافر کا مقام بنا دیا جائے گا اور اس کی نیکیوں کے باعث جنت میں جو حصہ کافر کیلئے بنتا تھا اس کا وارث مومن ہوگا گویا کہ ہر ایک کے دو دو مقام ہوں گے' ایک ایک اپنا اور ایک ایک دوسرے کا اس کیلئے بنا دیا جائے گا!! اسے نسفی نے بیان کیا۔

حضرت ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کافر کے ساتھ بھی دو فرشتے مقرر ہیں' اس کی برائیاں اور اچھائیاں نوٹ کرتے رہتے ہیں' اگر کوئی کہے کہ کافر سے تو کوئی نیکی ہوتی ہی نہیں پھر دائیں طرف کے فرشتے کو مقرر کیوں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے ممکن ہے کہ وہ ایمان لائے' اور یہ بھی کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں دکھائی جائیں گی اور پھر ان کا ثواب اسے کفر کے باعث نہیں دیا جائے گا پھر بڑی حسرت سے دیکھے گا محافظ فرشتے اس کے معائنہ کے گواہ ہوں گے اور معتبر گواہ چشم دید ہی ہوا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعلمون ما تفعلون' وہ فرشتے جانتے ہیں جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

گناہ کبیرہ؟

کبیرہ گناہوں کے متعلق علماء کرام کے مختلف قول ہیں جنہیں حضرت ابوطالب مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں بعض کبیرہ گناہوں کا تعلق دل سے ہے' یعنی گناہ پر اصرار کرنا' خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا رحمت خداوندی سے مایوس ہونا' اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا۔

نیز فرماتے ہیں' تین کبیرہ گناہوں کا تعلق پیٹ سے ہے' شراب پینا' یتیم کا مال کھانا' سود لینا۔ دو شرم گاہ سے متعلق ہیں' زنا اور لواطت کا ارتکاب کرنا۔ دو کا تعلق ہاتھوں سے ہے یعنی چوری اور قتل کرنا ایک کا تمام بدن سے تعلق ہے۔ والدین کو ستانا' ایک پاؤں سے' وہ یہ کہ جہاد سے فرار ہونا! اور چار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گناہوں کا تعلق زبان سے ہے! جھوٹی گواہی' نیک خاتون پر تہمت' جادو کرنا اور جھوٹی قسم کھانا' جس میں قصداً جھوٹ بولا جائے۔ اسے یمین غموس کہتے ہیں کیونکہ ایسے شخص کا جھوٹی قسم کے باعث ٹھکانہ جہنم ہوگا!

روضہ میں امام نووی دو کبیرہ گناہ اور گنوائے ہیں' ایسا جھوٹ جس سے مالی یا جسمانی ضرر واقع ہو' اور بلاعذر عورت اپنے خاوند کے کہنے کے باوجود خلوت سے انکار کرے۔ نیز فرمایا ایسے امور جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے واضح طور پر منع فرمایا ہے ان کا ارتکاب کرنا' کبیرہ میں داخل ہے بلکہ اصرار تو انکار کی حد میں داخل ہوجائے گا جس کے باعث ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

گناہ صغیرہ

گناہ صغیرہ کی فہرست کچھ اس طرح سے ہے نماز میں ہنسنا' حمام یا تنہائی میں بلاوجہ اپنے آپ کو بالکل ننگا کرلینا' قبلہ یا مسلمانوں کی طرف منہ کرکے قضائے حاجت کیلئے بیٹھنا' کتے رکھنا' ایسے کہ جن کا رکھنا ممنوع ہے' یمین غموس کے بارے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک کفارہ نہیں' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تین روزے رکھنا اس کا کفارہ ہے اگرچہ ہر ماہ میں ایک ایک رکھے' نیز کفارہ کے روزے کو بلاعذر توڑنا جائز نہیں۔

موعظت۔ کتے کی حرکت' بلی کی اطلاع

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں سوار ہر جنس نر' مادہ کو حکم فرمایا کوئی ایک دوسرے کے پاس نہ جائے' کتے نے مخالفت کی' بلی نے اس کی حرکت سے حضرت نوح علیہ السلام کو آگاہ کردیا' کتے کو بلایا گیا تو اس نے قسم کھالی! اور پھر اسی فعل کا مرتکب ہوا' بلی نے دعا مانگی کہ کتا اسی حالت میں پھنسا رہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام دیکھ لیں۔ چنانچہ اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جھوٹی قسم کی سزا یہ ہے کتا جب جفتی کرتا ہے تو خاصی دیر تک وہ بر سر عام پھنسا رہتا ہے اور یہ سزا قیامت تک جاری رہے گی۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ کتا بھی جنت سے ہی زمین پر اترا تھا جب آپ زمین پر تشریف لائے تو درندے آپ کے درپے ہوئے تو کتے نے آپ کی مخالفت کی نیز نقل فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں دنبے نے چڑھنے سے اعراض کرنا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کی دم کو پکڑ لیا جس کے باعث اس کی دم میں گانٹھ سی بن گئی جو مخالفت کے باعث بطور یادگار قائم ہے۔

مبارک کلمات

حضرت کعب اخباء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' اگر یہ کلمات مبارکہ نہ ہوتے تو یہودی جادو کے زور سے مجھے گدھا بنا ڈالتے۔ اعوذبوجہ الکریم الذی لیس شئی اعظم منہ وبکلمات اللہ التا مات التی لا یجاوزھن برولا فاجر باسماء اللہ الحسنیٰ ماعلمت منھا وما اعلم من شرما خلق وذراؤ برا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھ لیا کرے گا اس پر جادور کا اثر نہیں ہوگا۔ قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المسفدین۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تم لائے ہو یہ تو محض جادو ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے باطل کردے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فسادیوں کو کامیابی عطا نہیں فرماتا۔

نیز فرماتے ہیں جسے جادو کیا گیا ہو اسے ان کلمات کا تعویذ بنا دیا جائے تو جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔

حضرت برماوی علیہ الرحمتہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں' جسے اپنی بیوی کی قربت کرنے سے بند کر دیا گیا ہو اس لئے یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ سات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عدد بیری کے پتے لے اور دو پتھروں کے درمیان رکھ کر انہیں پیس لے پھر پانی میں ملا کر ان پر آیتہ الکرسی اور چار قل پڑھ کر دم کرے' تین گھونٹ پی لے باقی میں اور پانی ملا کر غسل کرے جس ختم ہو جائے گا۔

نیز بعض مشائخ فرماتے ہیں وترکنا بعضھم یومئذیموج فی بعض' شیشے کے گلاس پر لکھ کر پلائیں جادوگر کی نماز مقبول نہیں ہوتی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ جب منکر نکیر ایسے مردے کے پاس آتے ہیں جو کاہن یا نجومی کے ہاں جاتا رہتا تھا' تو وہ آپس میں کہتے ہیں اس سے تو کاہن کی بدبو آتی ہے پھر ان میں سے ایک اس زور سے پھونک لگاتا ہے کہ وہ آگ کے شعلے کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔

حکایت - یا اللہ اپنے بندوں کے تمام گناہ مجھ پر ڈال دے؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص خطا پر خطا کرتا اور پھر توبہ کرلیتا مگر توبہ پر قائم نہیں رہتا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ فلاں شخص سے کہہ دیجئے کہ اگر اب بھی توبہ کو توڑا تو پھر میں تجھے نہیں بخشوں گا' چنانچہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر وحی کی گئی آپ نے اس شخص کو کہلا بھیجا' اب تیرے لئے مغفرت و بخشش نہیں۔ وہ جنگل میں نکل کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس انداز میں عرض گزار ہوا!

الٰہی! کیا آپ کے عفو وکرم کے خزانے ختم ہو چکے ہیں یا میرے گناہوں کے باعث تیرا کچھ نقصان ہوا ہے؟ کیا آپ نے اپنے بندوں پر کرم کا دروازہ بند کر دیا ہے! آپ کے عفو و کرم کے سامنے کونسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا جب کہ مجھے فرمایا جا رہا ہے اب تیری مغفرت و بخشش نہیں!

الٰہی! آپ مجھے کیوں نہ بخشیں گے حالانکہ آپ کے اوصاف میں کرم' موجود ہے اور جب تو خود ہی اپنے بندہ کو اپنی رحمت سے مایوس کرے گا تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امیدوار کون ہوگا؟

الٰہی اپنے دروازے پر آنے والوں کو تو ازخود ہی بھگائے گا تو کون آئے گا! اور اگر بالفرض تیرے خزانوں سے رحمت ختم ہوچکی ہے اور تو مجھے عذاب ہی دینا چاہتا ہے تو میری اتنی سی گزارش کو تو منظور فرمالے وہ یہ کہ اپنے تمام خطاکار بندوں کے جملہ گناہ مجھ پر ڈال دے' میں ان پر اپنی جان کو بھی قربان کردوں گا!!

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی' اسے فرمادیجئے کہ اگر تیرے گناہ آسمانوں کو بھی بھر دیں تب بھی میں تمہیں بخش دوں گا کیونکہ تو نے میرے عفو اور میری رحمت کے کمال کو پہچان لیا ہے۔

حکایت۔ رجسٹر میں جو کچھ لکھا ہے مٹ جائے؟

بیان کرتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک صالحہ خاتون کا بیٹا بڑا بدکردار تھا لیکن جب بھی اس سے کوئی گناہ سرزد ہوتا وہ رجسٹر میں درج کرلیا کرتا' ایک مرتبہ رات کا وقت تھا' اس کا دروازہ کھٹکا جب باہر نکل کر دیکھا تو ایک نہایت حسین و جمیل عورت کو دروازے پر کھڑی پایا! پوچھا تیری کیا حاجت ہے اس نے کہا میرے یتیم بچے تین دن سے بھوکے ہیں ان کے کھانے کے لئے کچھ طلب کرتی ہوں۔

وہ برے ارادے سے کہنے لگا۔ آیئے اندر آجایئے! عورت سمجھ گئی اس کی نیت خراب ہے وہ لاحول پڑھتی ہوئی پیچھے پلٹی ہی تھی کہ اس شخص نے زبردستی اندر کھینچ لیا' عورت پکار اٹھی!

اے مصائب و آلام کے دور کرنے والے' مجھے اس کے شر سے محفوظ فرما' پھر اسے کہنے لگی' ذرا میرے اشعار سن لے۔

الا ایھا الناس لیوم رحیلہ
اراک عن الموت المفرق لاھیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الم تعتبر بالظاعین الی البلی
وترکھم الدنیا جمیعا کما ھیا
ولم یخرجوا الا بقطن وخرقة
وما عمروا من منزل ظل خالیا"
واانت عذ او بعدہ فی جوار ھم
وحید فریدا فی المقابر ثاویا

اے وہ لوگو! اپنی روانگی کے دن کو بھولنے والو' مجھے تو تم موت ہی سے غافل نظر آتے ہو۔ کیا ایسی باتوں نے تجھے پند و نصائح کے قبول کرنے سے روک دیا ہے حالانکہ بہت سے لوگ اس دنیا سے بڑی بے چارگی کے ساتھ سفر کر گئے' انہیں دنیا میں سوا معمولی سی روٹی اور کپڑے کے استعمال کے علاوہ اپنے ساتھ لے جانے کچھ بھی نصیب نہ ہوا' اور جو گھر انہوں نے آباد کیا تھا وہ خالی پڑا ہے!

تیرا بھی کل یا کسی بھی دن بالکل اکیلے قبرستان میں ٹھکانہ ہوگا' اور انہیں کا ہمسایہ بن جائے گا پھر وہ عورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگی! الٰہی میری فریاد کو پہنچئے اور اس آدمی سے نجات دلایئے'

وہ آدمی عورت کے یہ اشعار سنتے ہی رونے لگا۔ تو عورت نے کہا بخدا جب تیرے اور تیرے مالک کے درمیان معاملہ درست ہوگیا ہے تو اب اس کی گرفت سے نہ ڈر۔ پھر اس شخص نے عورت کو بچوں کے لئے کچھ سامان دیا اور کہا میرے لئے دعا کرائیں کہ جو کچھ اس رجسٹر میں درج ہے وہ مٹ جائے۔ عورت دعا کے وعدہ پر وہاں سے بچوں کے پاس آئی اور کھانا تیار کیا پھر وہ تمام بچے کہنے لگے جب تک اس کیلئے دعا نہیں کرلیتے کھانا نہیں کھائیں گے' کیونکہ جب تک مزدور کام نہیں کرلیتا اجرت کا حق دار نہیں ہوتا' چنانچہ ان بچوں نے دعا کی وہ شخص اپنی والدہ کے پاس گیا اور رجسٹر دیکھا جس میں وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے گناہ لکھ لیا کرتا تھا تو وہ سفید ہو چکا تھا' تمام ماجرا اس نے اپنی والدہ سے بیان کیا اور وضو کرکے بارگاہ رب العزت میں سر بسجود ہو کر عرض گزار ہوا۔ الٰہی تو نے جب میرے گناہ معاف کردیئے۔ اب مجھے اپنے ہاں بلا لے! یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پار کرگئی۔ جب اس کے والدہ نے دیکھا تو وہ فوت ہو چکا تھا۔

حکایت - بایزید بسطامی اور فاحشہ عورت !

بیان کرتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت ایک نہایت حسینہ جمیلہ عورت بدکراری' میں شہرت رکھتی تھی' اس نے ہر قسم کے مردوں پر اپنے دروازے کھلے رکھے تھے' ایک دن حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے دروازے پر جابیٹھے' حضرت کو دیکھتے' کوئی اس کی طرف نہ نکلا! اس نے اپنی کنیز کو کہا جاؤ دیکھو کیا سبب ہے آج میرے پاس کوئی بھی نہیں آیا۔ جب کنیز دروازے پر آئی تو ایک صالح شخصیت کو دیکھا اور جاکر بتایا۔ عورت نے کہا انہیں میرے ہاں بلائیے' کنیز گئی اور حضرت کو اس حسینہ کے پاس لے گئی۔ خاتون نے دریافت کیا! بزرگو! آپ میرے ہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ کیا کوئی خواہش رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک آرزو لئے آیا ہوں وہ یہ کہ آج کا وقت مجھے دیدو۔ وہ کہنے لگی میری فیس دوسو اشرفیاں ہیں آپ نے ایک سو اشرفیاں نکالیں جب کہ ان کے علاوہ آپ کے پاس ایک درہم بھی مزید نہیں تھا۔

خاتون نے وہی اشرفیاں پکڑلیں اور کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے کپڑے پہن کر چار قدم میرے سامنے چلو۔ اس نے آپ کے فرمان پر عمل کیا۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور عرض کیا! الٰہی جب اس کا ظاہر درست کردیا گیا ہے تو اس کا باطن بھی درست فرمادے! آپ نے فرمایا۔ اب یہ کپڑے اتار کر اپنی کیفیت بتایئے۔ وہ کہنے لگی قسم بخدا' آپ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ مل چکی ہے' میں توبہ کرتی ہوں' جفا کے بعد وفا' وحشت کے بعد انس' جدائی کے بعد وصل اور نفرت کے بعد رضا حاصل ہوچکی ہے چنانچہ آپ وہاں سے پلٹے پھر ایک مدت بعد اس خاتون کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا۔ جو کہہ رہی تھی! الٰہی تیرا کتنا کرم ہے تو نے بے موسم پھلوں سے نوازا اور یہ کہتے ہی غائب ہوگئی۔

○ لطیفہ - بددعا نہ کیجئے؟

بیان کرتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کے لئے جارہے تھے تو ایک شخص کو برائی میں ملوث دیکھ کر تین بار اس کے لئے بددعا کی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے بندوں کے لئے ہلاکت کی دعا نہ فرمایئے' آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں ارحم الراحمین ہوں' ہر مہربان سے زیادہ مہربان ہوں اگر وہ توبہ و استغفار کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول فرمالوں گا یا ان کی پشت سے جو اولاد ہوگی ان کے نیک اعمال کی برکت سے انہیں معاف فرما دوں گا' بہرحال جو چاہوں کروں! اگر آپ مجھ سے میرے بندوں کی ہلاکت کے طالب ہیں تو میں بھی چاہتا ہوں تم اپنا ایک بیٹا میرے لئے قربان کرو! اسے شرح الحکم میں حضرت ابن عطا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے!

○ فائدہ جلیلہ - انوار یوسفی؟

بیان کرتے ہیں جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا گیا تو آپ کے انوار و تجلیات کی روشنی نے کنعان (شام) کے پہاڑوں کو منور کردیا۔ جس کے باعث ان کے بھائیوں کو کنویں سے برآمدگی کا پتہ چلا' چنانچہ وہ سبھی آپ کے پاس پہنچے اور فروخت کردیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ فرماتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چالیس درہموں میں جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیس درہموں میں فروخت کیا گیا۔

اسی طرح جب خطاوار اپنے گناہوں کے باعث روتا ہوا معافی کا طالب ہوتا ہے تو اس کی توبہ کے انوار و تجلیات کی تابش عرش تک پہنچ جاتی ہے' فرشتے دریافت کرتے ہیں! یہ کیسا نور ہے الٰہی □ انہیں جواب دیا جاتا ہے یہ میرے اس بندے کی توبہ کا نور ہے جو معصیت کے کنویں میں گرا ہوا تھا' آج توبہ کی رسی کو پکڑ کر چاہ ضلالت سے باہر نکلا ہے یہ اس کی توبہ کا نور ہے۔

باب خوف میں بیان ہو چکا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنسو جواہرات بن گئے تھے' اسی طرح جواہرات کے روحانی بازار میں گنہگار کے آنسو بھی موتی بن کر چمکتے ہیں۔

جب وہ خشیت الٰہی سے توبہ کرتا ہوا چار آنسو بہاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے! آؤ میرے بندے کے آنسوؤں کی قیمت لگاؤ' وہ عرض گزار ہوتے ہیں اس کے آنسوؤں کی قیمت یہی ہے کہ اسے بخشش سے نوازا جائے' اللہ تعالیٰ فرماتا۔ اس کی قیمت بخشش سے کہیں زیادہ ہے وہ پھر عرض کرتے ہیں اسی کی قیمت یہ ہے کہ اسے جنت عطا فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت جنت سے بھی زیادہ ہے۔ فرشتے پھر عرض کرتے ہیں الٰہی پھر ہم اس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ اس وقت ارشاد ہوتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت میرا دیدار ہے۔

○ حکایت۔ محبت سے سنورتی ہے محبت؟

بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی چوبیس سال تک بدکاری میں مبتلا رہا' ایک دن اس نے آئینہ میں اپنی صورت دیکھی تو داڑھی سفیدی کی طرف مائل تھی' شرمندگی کے باعث کہنے لگا! الٰہی! بیس سال تک میں نے تیرے احکام پس پشت ڈالے' اگر اب میں تیری بارگاہ کی حاضری دوں تو کیا منظوری حاصل کر سکوں گا! آواز آئی' جب تک تو نے ہم سے محبت کی ہم بھی تجھ سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت کرتے رہے، جب تو نے اعراض کیا تو ہم نے تجھے مہلت دی اگر اب بھی تو ہماری طرف رجوع کرے گا ہم محبوب بنالیں گے!

عظمتہ الالباب میں ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی رسول علیٰ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی نازل فرمائی! اے میرے نبی علیہ السلام! خطاکاروں کو میری وسعت رحمت کا پیغام پہنچایئے، میرے در سے بھاگنے والوں کو واپس لایئے، میرے چاہنے والوں کی رہنمائی فرمایئے اور نافرمانوں سے کہئے، میں نے اپنے ہاں ان کے لئے قبولیت کی چادر پھیلا رکھی ہے اور ان کی آسان ترین نیکیوں کے باعث اپنے قرب میں جگہ دوں گا، میری مغفرت کے سامنے ان کے گناہوں کی کیا وقعت ہے ان کی خطائیں میری وسیع رحمت کے سامنے کچھ نہیں، اگرچہ گناہ عظیم اور عیوب و نقائص بکثرت کیوں نہ ہوں میرے ابر کرم کا ایک قطرہ ہی ان کی محویت کے لئے کافی ہے، نیز میری رضا و خوشنودی کی ایک نظر ان کا کوئی عیب نہیں چھوڑے گی۔

میرے نبی! میرا برتاؤ تو ایسے آدمی کے لئے بھی ہے جس نے مجھ سے روگردانی کی، پھر تصور کیجئے میرا معاملہ اپنے اس بندے کے ساتھ کیا ہوگا جو ہمہ وقت میری عبادت و فرمانبراری میں لگا رہتا ہے اور اسی میں عمر بسر کرتا ہے۔ میرے نبی! بشارت دیجئے ان بندوں کو جو میری طرف ارادۃً" آتے ہیں مژدہ سنایئے ان کو جو میری طرف پیدل آتے ہیں، جن کے دن روزے اور راتیں میری یاد میں تمام ہوتی ہیں۔ میں ذکر میں ان کی خبر رکھتا ہوں، میرے فرشتے دیدار کرتے ہیں اور جنت ان کی مشتاق - ان کے دل میری معرفت کے خزانے ہیں، وہ میرے ساتھ راز کی باتیں کرتے ہیں وہ میرے ایسے مشتاق ہے جیسے کبوتری اپنے انڈوں اور بچوں کی مشتاق ہوتی ہے، وہ میرے سامنے یتیموں کی طرح بلبلاتے ہیں، ان کی پردرد آواز میرے نزدیک فرشتوں کی تسبیح و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تحمید سے زیادہ افضل ہے، مجھے اپنے عزوجلال کی قسم۔ میں انہیں ایسی اشیاء سے نوازوں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، اور نہ کسی کان نے سنی۔

میرے نبی! مجھ سے بھاگنے والا آخر جائے گا کہاں؟ وہ خطاکار کہاں تک بھاگے گا۔

بہر در کہ شد ہیچ عزت نہ یافت --- جہاں کہیں گیا ذلیل ہوا

آخرکار روز قیامت میرے ہی پاس آنا ہے، میں ہر بھید جاننے والے کی طرح اس کا محاسبہ کروں گا، کیونکہ مجھ سے اس کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہوگا، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں اس کو ختم کرنا چاہوں تو اس کے منہ میں جو تھوک ہے اسی سے ہلاک کردوں جس لباس کو وہ فخریہ پہنتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بنا سکتا ہوں، انہیں آگ لگے اور یہ خاکستر کا ڈھیر ہوجائے میں تو اسے مہلت غور فکر دے رہا ہوں، یہاں تک کہ اس کی موت اس کے حلق تک پہنچ جائے، تاکہ اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

فائدہ - توبہ باعث بخشش ہے !

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو بہت زیادہ روئے ! اور کہتے رہے الٰہی! میں تیری بارگاہ میں توبہ کیلئے حاضر ہوں، کیا تو میری توبہ قبول نہیں فرمائے گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم علیہ السلام میں نے تو زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے ہی عرش معلیٰ پر نقش کرچکا ہوں، جو بھی میرا بندہ توبہ و استغفار کے ساتھ میری بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوگا میں اسے مغفرت و بخشش سے نوازوں گا! اور میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے خوش و خرم اور متبسم اٹھاؤں گا، ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کروں گا، صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ تو قبل از استغفار ہی قبول فرمالی تھی توبہ و استغفار کا عمل تو اولاد آدم، بنی نوع انسان کے لئے بطور تعلیم تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جب گنہگار اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو فرشتے تین مرتبہ اس کی آواز کو روکتے ہیں جب پھر پکارتا ہے اور فرشتے اس کی آواز کے درمیان حائل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا، میرے بندے کی آواز کو کب تک روکو گے! اسے یقین ہوچکا ہے کہ میرے سوا اسے اور کوئی بخشش سے نوازنے والا نہیں لہٰذا تم گواہ ہوجاؤ! میں نے اسے مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، قیامت میں اللہ تعالیٰ اتنی کثرت سے بخشش فرمائے گا کہ ابلیس لعین بھی امید کرے گا کہ شاید مجھے بھی بخشش دیا جائے گا، بنا علیہ بڑے فخریہ انداز سے اٹھے گا!

پانچ چراغ؟

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پانچ چیزیں تاریکی و ظلمت ہیں اور ان کے لئے پانچ چراغ یا نور ہیں اور وہ چراغ توبہ سے موسوم ہیں۔ قبر کی تاریکی کا چراغ نماز، میزان کی تاریکی کا چراغ کلمہ توحید، قیامت کی تاریکی کا چراغ عمل نیک، پل صراط کی تاریکی کا چراغ، ایمان کامل ہے۔

○ مسائل۔ شیطان کو انسان پر مسلط کرنے کی حکمت

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سورہ یوسف کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان کو انسان پر مسلط کردینے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف عظیم کے صدقہ میں ہمارے گناہ اسی کے سر تھوپ دے گا کیونکہ یہ فعل تو شیطان کا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فازلھما الشیطان، وما انسانیہ الا لشیطن۔ پس انہیں شیطان نے لغزش دی اور مجھے تو شیطان نے بھلا دیا ھذا من عمل الشیطن۔ یہ تو شیطان کا کام ہے، من بعد ان نزغ الشیطن بینی و بین اخوتی۔ اس کے بعد شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے دشمنی ڈالنے کا کردار انجام دیا۔ ان افعال و اعمال کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باعث تو شیطان مجرم ٹھہرا۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مومن پر شیطان کو مسلط کرنے میں یہ حکمت ہے جب وہ ایماندار کو گناہ میں ڈال دے گا اور بعدہ وہ ایماندار توبہ و استغفار کو اپنا لے گا تو یہ توبہ شیطان کے لئے بہت بڑا عذاب ثابت ہوگی اور حسرت سے کہے گا کاش کہ میں اسے گناہ کی طرف مائل ہی نہ کرتا کتنا اچھا ہوتا، جیسے شکاری کے جال سے پھنسا ہوا شکار نکل جائے تو اس بات سے زیادہ تکلیف وہ محسوس ہوتا ہے کہ شکار جال میں پھنستا ہی نہ تو بہتر تھا، نیز فرماتے ہیں، ایماندار کی شیطان کے ساتھ ایسی کیفیت ہے جیسی درخت پر کسی انسان کا گزر ہو اور وہ اس سے مسواک کاٹ لے تو درخت کا مالک مواخذہ نہیں کرے گا کیونکہ نئی شاخ نکل آئے گی اور اگر وہ آدمی اس درخت کو تنے سے کاٹنے لگے گا تو مالک اس سے یقیناً جھگڑے گا کیونکہ اب اس فعل سے درخت ہی نہیں رہے گا۔

پس گناہ مسواک کی مثال ہیں، جس کے بعد اور نیکی ظاہر ہوجائے گی اور کفر جڑ کاٹنے کی مانند ہے، پس جب شیطان کسی انسان کو کفر پر آمادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے منع فرمادیتا ہے۔

○ شیطان کی پیدائش میں کیا حکمت ہے؟

○ شیطان کے پیدا کرنے میں کون کونسی حکمت ہے اس سوال کے بہت سے جواب دیئے گئے ہیں چند ایک ملاحظہ فرمایئے گا؟ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ان کا وبال شیطان پر ڈال دیا جائے، تاکہ اسے ڈبل عذاب دے! نیز اگر آگ نہ ہوتی تو عود کی خوشبو ظاہر نہ ہوتی، ایسے ہی اگر شیطان نہ ہوتا تو ایمان دار کی فضیلت کا کیسے پتہ چلتا۔

○ شہر کے لئے کوئی خاص خاکروب ہوتا ہے جو کوڑا کرکٹ دور کرے، حتیٰ کہ جس کے پاس مشک و عنبر بھی ہو وہ بھی صفائی کا محتاج ہوتا ہے، پس قلب،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں خواہش نفس، کوڑا کرکٹ ہے، اس لئے شہر قلب میں نفس کی بدبو کو دور کرنے کے لئے شیطان کو خاکروب بنایا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا مددگار ہونے کے باوجود کبھی شکست سے۔ بھی دوچار کردیتا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ انہیں شہادت کی نعمت سے سرفراز کیا جائے، اور کبھی فتح سے بہرہ مند کرتا ہے تاکہ انہیں غنیمت سے مالامال کیا جاسکے!

اسی طرح کبھی ایماندار کو شیطان پر غلبہ عطا فرمادیتا ہے تاکہ انہیں جنت ملے اس طرح وہ دنیا و جنت دونوں جہانوں میں لذت سے شاد کام ہوجاتے ہیں۔

○ حضرت عبداللہ ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کشف الاسرار میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو تاریکی سے بنایا، بعض کہتے ہیں کہ لعنت سے، جن لوگوں نے شیطان کو فرشتوں میں شمار کیا ہے حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے رد میں فرماتے ہیں فرشتے نور سے تخلیق ہوئے، اور شیطان نار سے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی تصحیح کی ہے کہ شیطان فرشتوں میں شامل تھا، حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ کا بیان ہے کہ ابلیس ابوالجن ہے، جیسے حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بیوی کو پیدا کرنا چاہا تو اس پر غضب مسلط کردیا گیا جس سے ایک شعلہ بلند ہوا، اور اسی سے اس کی عورت کو پیدا کیا، علامہ ابن عماد فرماتے ہیں ابلیس کی داہنی جانب میں ذکر اور بائیں میں فرج ہے جن کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنا ممنوع ہے، کہتے ہیں کہ اگر چالیس جن مکلف ہوں تو ان پر نماز جمعہ واجب ہے اور جہاں جن وانس اکٹھے ہوں تو جن انسان کی صورت میں ہوجاتے ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

○ شیطان سے پناہ کیوں مانگی جاتی ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس میں کیا حکمت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کو چھوڑ کر صرف شیطان سے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے جب کہ فرشتوں سے بھی امداد طلب کی جاسکتی ہے اور چھوٹے سے چھوٹا فرشتہ بھی اس کے شر سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے' اور کیا یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے کہ اس نہایت دلیل کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ حضرت نیشاپوری فرماتے ہیں' یہ تو اللہ تعالیٰ نے ازخود اپنے ذمہ کرم پر ٹھہرالیا اور فرمایا اے میرے بندے میں نے تیری حفاظت کے لئے تجھے کسی اور پر نہیں چھوڑا۔

○ تعوذو تسمیہ کو اکٹھا کرنے میں کیا حکمت ہے؟

سوال کرتے ہیں کہ اعوذباللہ کے ساتھ بسم اللہ کو قریب رکھنے میں کونسی حکمت ہے؟

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ! ایماندار کے لئے شفا ہے اور تعوذ میں شیطان کا زہر ہے' لہٰذا زہر کو زائل کرنے کے ساتھ ہی تریاق رکھ دیا گیا!

حدیث شریف میں ہے کہ گناہ کے دروازے تعوذ سے بند کریں اور عبادت کے دروازے بسم اللہ سے کھلے رکھیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال میں حکمت؟

○ نبی کریم حبیب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال میں کونسی حکمت ہے؟ اور دشمن شیطان کے زندہ رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ جواباً" کہتے ہیں کہ دشمن دشمنی کرنے والا ہے اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمانے والے ہیں' حضور شافع یوم النشور کو پہلے بھیج دیا گیا تاکہ خصومت شیطان کو دفع کرتے رہیں۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیطان کو قیامت تک مہلت دینے میں یہ حکمت ہے کہ وہ تمام عمر عقوبت و سزا میں .حکڑا رہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ قاضی کو جن دو آدمیوں میں خصومت ہو وہ ایک دوسرے کی سفارش کر سکتے ہیں حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو مہلت فرمائی تو کہنے لگا تیری عزت و عظمت کی قسم جب تک نبی آدم کے بدن میں روح رہے گی میں ان کے دل سے ہرگز نہیں نکلوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ان سے آخری سانس تک توبہ کو نہیں روکوں گا۔ وہ کہنے لگا بہرحال میں ان تمام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہر وقت ان کے گناہوں کو معاف فرماتا رہوں گا۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ وہ بولا میں انسان کو آخر تک بھلاؤں گا، اور ان کے پیچھے پڑا رہوں گا ان کے لئے دنیا آراستہ کروں گا، ان کی دائیں اور بائیں جانب سے حملہ کروں گا اور تجھ سے دور رکھنے کی رغبت دلاؤں گا، باطل کو ان کے سجاؤں گا۔

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں جب شیطان یہ باتیں کہہ رہا تھا تو فرشتے کڑ رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا۔ گھبرایئے نہیں! جب میرا بندہ مجبوری و کمزوری کے باعث اپنے ہاتھ میری طرف اوپر اٹھائے گا اور عاجزی و انکساری کے باعث اپنے سر کو زمین پر رکھے گا تو اس کے ستر سال کے گناہ معاف فرما دوں گا، کیونکہ یہ اوپر اور نیچے کی سمت کو تو متعین نہیں کر سکا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، جب تم میں سے کوئی دعا کے وقت انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ اخلاص کہلاتا ہے، اور جب دونوں ہاتھ سینے کے سامنے اٹھاتا ہے تو یہ دعا ہوتی ہے اور جب وہ سر کی جانب بلند کرتا ہے اور ہاتھوں کی پشت اس کے چہرے تک پہنچ جاتی ہے تو اسی زاری کہتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رغبت سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے' اور خوف سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کی پشت کو چہرہ کی طرف کر کے دعا کرے (جیسے نماز استسقاء میں دعا مانگی جاتی ہے) اور عاجزی و انکساری کی دعا یہ ہے کہ خنصر' بنصر اس کے ساتھ والی انگلی' ابہام انگوٹھا' وسطیٰ لمبی انگلی' سبابہ شہادت کی انگلی کو کہتے ہیں۔

احیاء العلوم میں ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بائیں جانب ذرا زیادہ رکھے کیونکہ دل بائیں طرف ہے اور بیت اللہ شریف' طواف کرتے وقت مطوف کے بائیں جانب رہتا ہے۔

اگر کہا جائے شیطان لعین کو یہ کیسے پتہ چلا کہ انسانوں کی کثریت ناشکری ہوگی کیونکہ اس نے کہا تھا لا تجدا کثرھم شاکرین' الٰہی تو ان میں سے اکثر کو ناشکرا پائے گا جواباً" کہتے ہیں اس نے لوح محفوظ پر دیکھ لیا تھا! بعض کہتے ہیں' اس نے گمان کیا تھا' جو درست ثابت ہو رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ' پھر ابلیس کا گمان ان پر سچا نکلا' اور وہ اسی کی پیروی کرنے لگے۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندوں پر توبہ کے دروازے کھول دوں گا تو وہ بولا میں لمبی امید کے باعث مایوسی سے بند کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ان عبادی لیس لک علیھم السلطان کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میرے مخلص بندوں پر تیرا داؤ نہیں چلے گا' یعنی تیرے اندر اتنی پاور نہیں ہوگی کہ تو میرے خاص بندوں کو گمراہ کر سکے اور انہیں ایسے گناہوں میں مبتلا کرے جن کے معاف کرنے کی مجھے طاقت نہ ہو۔

○ انسان سے شیطان کی دشمنی کا سبب کیا ہے؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا وجہ ہے کہ شیطان خصوصی طور پر انسان کا دشمن ہے؟ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں سے اس کی دشمنی کا ذکر نہیں آتا۔ جواباً" کہا گیا ہے' نبی آدم سے دشمنی کا سبب وہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا دراصل وہی میری لعنت کا باعث بنا اسی وجہ سے وہ خداتعالیٰ اور فرشتوں کو دشمن گمان نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے شیطان کو نہایت کمزور دیکھا تو دریافت کیا تو کیوں اتنا کمزور نظر آرہا ہے کہنے لگا اللہ تعالیٰ کی فرقت و جدائی کے باعث یہ حالت ہوچکی ہے اور جنوں سے بھی عداوت رکھتا ہے اس لئے کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد رسولوں پر ایمان رکھتی ہے اور تمام رسول' حضرت آدم علیہ السلام ہی کی اولاد سے ہیں' دراصل جو بھی رسولوں پر ایمان لائے گا شیطان اس کے درپے ہوجائے گا!

○ صرف دعوئے محبت سے بخشش!

سورۂ نحل کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے امتی تیرے اور تیرے حبیب کے ساتھ محض محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن بکثرت نافرمانی کی طرف مائل ہیں حالانکہ میرے ساتھ دشمنی بھی رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ دعویٰ محبت اور تیرے ساتھ میرے حبیب کے امتی جو دشمنی رکھتے ہیں میں انہیں خطاوار ہونے کے باوجود بخش دوں گا۔ اگرچہ وہ عملاً کمزور اور تیری طرف راغب ہی کیوں نہ ہوں!

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیسائی تھے جب زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے ہم لوگ اپنے پادریوں اور مبلغین کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمایا کیا وہ اللہ تعالیٰ کی حلال اشیاء کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال نہیں ٹھہراتے تھے اور تم ان کے کہنے پر نہیں چلتے تھے؟ عرض کیا یہ بات تو بالکل درست ہے! آپ نے فرمایا یہی تو ان کی عبادت کرنے سے عبارت ہے!

بیان کرتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کو شجرہ ممنوعہ کی قربت سے ممانعت کی گئی تو ساتھ ہی اپنے جنتی تخت کو پایا جس پہ بیٹھ کر آپ جنت کی سیر کیا کرتے تھے آپ نے وہاں سے دور جانے کے لئے تخت کو پرواز کا حکم دیا وہ ہزار برس تک محو پرواز رہا جب نیچے اترا تو شجرہ ممنوعہ کو وہی پایا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! اس کی قربت سے تو مجھے روکا گیا تھا اور پھر میرے قریب کردیا ہے۔

فرمایا اگر میں گناہ کے قریب رحمت کو نہ رکھتا تو درخت کے نیچے تخت کو بھی نہ رکھتا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس سرخ رنگ کے دو بیل لائے جس سے آپ نے کھیتی باڑی کا کام شروع کیا جب بیلوں کو آپ نے پہلی دفعہ رکنے پر لاٹھی ماری تو وہ بیل بولے آپ ہمیں کیوں مارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب میں نے تجھے چلنے کا حکم دیا ہے تو رکتے کیوں ہو؟ میری نافرمانی تمہاری سزا کا باعث ہے! وہ بولے پھر اللہ تعالیٰ آپ کو سزا کیوں کر نہ دے گا جب کہ اس کے منع کرنے کے باوجود آپ نے عمل نہ فرمایا یہ سنتے ہی آپ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے الٰہی! مجھے ہر چیز شرمندہ کررہی ہے یہاں تک کہ یہ بیل بھی! پس اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت تک کے لئے گونگا کردیا!

○ **اظہار کرم:۔**

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی میری لغزش کو جنت میں ہی معاف کیوں نہ فرما دیا گیا؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری چاہت تھی کہ میں تجھے دنیا میں بھیجتا اور ہزاروں' لاکھوں گنہگار میری بارگاہ عالیہ میں اپنے گناہوں کی معافی طلب فرماتے اور میں ان پر اپنا کرم فرماتا جنت میں تجھے بخش دیتا تو میرا کرم محض ایک پر ہی ہوتا اور اب تو میرا کرم ہر ایک پر بخوبی ظاہر ہے!

○ حکایت۔ حضرت دانیال علیہ السلام اور نمک!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام طب میں کمال ملکہ رکھتے تھے مگر بادشاہ اور اس کی رعایا کو آپ کے علم و حکمت کی خبر نہ تھی' ایک روز آپ نے باورچی سے فرمایا بادشاہ کے کھانے میں ایک دانگ نمک ڈال دو' چنانچہ وہ حکم بجا لایا جب بادشاہ نے کھانا کھایا تو اس کی نظر کمزور ہو گئی۔ بادشاہ نے آپ سے وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا نمک کی زیادہ مقدار کھانے کے باعث تیری نظر کمزور ہوئی ہے۔ بادشاہ نے باورچی سے دریافت کیا تو باورچی نے صاف صاف کہہ دیا۔ میں نے حضرت دانیال علیہ السلام کے فرمانے پر کھانے میں نمک قدرے زیادہ ڈال دیا تھا۔ بادشاہ نے آپ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا' تجھے میرے علم کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے چاہا کہ آپ کو ضرورت پڑے تاکہ دوسروں کو معلوم ہو اور فائدہ اٹھائیں۔

چنانچہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے بڑے وسیع ہیں گناہ کو اسی لئے مقدر کیا تاکہ مخلوق کو رحمت خداوندی کی طرف محتاجی ہو!

حکایت۔ بروں پر رحمت کیوں؟

○ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ بروں پر رحم و کرم کیوں فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا دو برتن لاؤ' برتن لائے گئے ایک صاف ستھرا اور ایک گندا' انہیں بارش میں رکھ دیا گیا وہ دونوں بھر گئے' آپ نے فرمایا رحمت خداوندی کی بھی یہی کیفیت ہے جو نیک و بد دونوں پر برستی رہتی ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی ! تو اپنے بندوں پر کتنا بڑا کرم فرماتا ہے ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں گنہگاروں کو بذریعہ عذاب و عقاب گناہ سے باز نہیں رکھتا' بلکہ بذریعہ احسان انہیں بچاتا ہوں ! تاکہ مجھ سے احسان کے بدلے شرم و حیا کریں' اور توبہ کی طرف مائل ہوں۔

اے میرے داؤد ! میری یاد سے لذت حاصل کرنے والوں کو فرمادیجئے ! کیا مجھ سے زیادہ کریم اور پرورش کرنے والا کوئی ملا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا آیئے میرے دروازہ کرم پر قیام کیجئے ! کیوں کہ میں لطف فرمانے والا ہوں۔ مجھ سے طلب کیجئے میں عطا کرنے والا ہوں' میری مناجات کیجئے کیونکہ میں قریب ترین ہوں' میری مصاحبت اختیار کریں کیونکہ میں مونس و ہمدم ہوں !!

حکایت۔ الٰہی ! رحمتہ للعلمین ﷺ کے صدقے بارش عطا فرما

حدائق ابن ملقن رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے کہ نبی اسرائیل ایک مرتبہ قحط سے دوچار ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بارش کے لئے عرض گزار ہوئے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحمت و کرم کی بارش عطا فرمائے اور قحط دور ہو! حضرت موسیٰ علیہ السلام رب العالمین کے حضوریوں عرض گزار ہوئے الٰہی ! رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں بارش عطا فرما ! ممکن ہے میرے پاس تو کوئی کمی محسوس فرماتا ہوگا !

کہتے ہی آسمان بالکل صاف تھا' شدت کی گرمی پڑ رہی تھی جیسے ہی حضرت کلیم اللہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں مناجات کی ! خدایا! اگر میرے اندر کوئی کمی واقعی ہوچکی ہے تو اپنے محبوب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ کے وسلم کے صدقے بارش عطا فرما' اللہ تعالیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی میرے کلیم تیرے اندر کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی' البتہ تیری قوم میں ایک شخص ہے جو چالیس سال سے میری نافرمانی کرتا آرہا ہے اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نحوست کے باعث بارش روک دی گئی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا! کون ہے جو چالیس سال سے مسلسل اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال رہا ہے' میں اسے قسم دیتا ہوں' فوری طور پر یہاں سے نکل جائے' جب نافرمان نے یہ بات سنی تو دل ہی دل میں کہنے لگا اگر میں باہر نکل کھڑا ہوا تو ساری قوم کے سامنے شرمسار ہونا پڑے گا یہ تصور کرتے ہی اس نے اپنا چہرہ گریبان میں ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے لگا' دیکھتے ہی دیکھتے موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر عرض گزار ہوئے الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے' یہ کس کے صدقے بارش عنایت ہوئی! حکم ہوا! یہ اسی نافرمان کی وجہ سے جس نے تیری آواز سنتے ہی اپنے گریبان میں منہ ڈالا اور سچی توبہ اختیار کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی! اب اس توبہ کرنے والے کی زیارت سے نواز دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وہ نافرمان تھا اس وقت میں نے اسے لوگوں کے سامنے رسوا نہ کیا اب کیسے کر سکتا ہوں جب کہ وہ سچے دل سے تائب ہو چکا ہے۔

فرشتے زیارت کرتے ہیں

○ عقائق الحقائق میں ہے کہ عرش کے پایہ میں ہر بندے کی صورت ہوتی ہے اور اس پر پردہ ہوتا ہے جب کوئی بندہ نیک کام کرتا ہے تو اس کے چہرے سے پردہ اٹھ جاتا ہے اور فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور جب کوئی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ پردہ گر پڑتا ہے' پھر فرشتے بھی اسے نہیں دیکھ پاتے۔

حکایت۔

میری قبر گھر میں بنانا تاکہ میری وجہ سے مردوں کو تکلیف نہ ہو

○ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک نوجوان فاسق و فاجر رہتا تھا' اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والدہ اسے فسق و فجور سے ہمیشہ روکتی مگر مرض بڑھتا گیا جوں دوا کی' وہ نیک بخت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی' محفل وعظ میں حاضر ہوا کرتی اور پھر اپنے فرزند سے کہتی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج یوں خدا خوفی کا وعظ فرمایا ہے' مگر اس پر کسی بات کا اثر تک نہ ہوتا الغرض جب وہ مرنے لگا تو اپنی والدہ سے عرض گزار ہوا' جایئے میرے لئے حضرت حسن بصری سے دعا کرائے اللہ تعالیٰ مجھے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے' مائی صاحبہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرے بچے پر نزع کا وقت ہے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے آپ نے فرمایا میں اس کے لئے نہ تو دعا کرتا ہوں اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھوں گا' مائی صاحبہ مایوس ہو کر واپس پلٹی جب گھر پہنچی تو بچے نے عرض کیا! امی جان! جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹنا اور کہنا جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اس کی یہی سزا ہے اور میری قبر بھی گھر ہی میں بنانا تاکہ قبرستان میں مردوں کو میری وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے زندوں کو مجھ سے تکلیف پہنچتی رہی' چنانچہ انہی لمحات میں وہ فوت ہو گیا' والدہ نے حسب خواہش اس کی گردن میں ابھی رسی ڈالنا ہی چاہی تھی کہ غیب سے آواز آئی' اللہ کے ولی پر مہربانی کر! ہم نے اسے بخش دیا' اسے گھر میں ہی دفنا دو! ابھی یہ آواز ختم ہوئی بھی نہ تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا' مائی صاحبہ نے جونہی دروازہ کھولا کیا دیکھتی ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں' پوچھا آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا' حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے ابھی ابھی میری آنکھ لگی کیا دیکھتا ہوں کہ رب العزت فرما رہا ہے! حسن تو میرے بندوں کو مجھ سے مایوس کرتا اور میرے بندے کے سامنے اپنے دروازے بند کرتا ہے' مجھے اپنے عزت اور جلال کی قسم میں نے اسے ان کلمات کے صدقے بخش دیا جو مرنے سے قبل اس نے کہے تھے اور میں اسے جنت سے سرفراز

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا۔

حکایت۔ ایک پرندے کا ریت کے ذروں سے دریا پر بند باندھنا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن اپنی امت کے گناہوں کے سبب متفکر بیٹھے تھے کہ اچانک ایک پرندے پر نظر پڑی جو زر و جواہرات سے مرصع اور حسن و خوبی کا مرقع تھا۔ آپ نے اس کی خوبصورتی اور زیبائی پر تعجب فرمایا' پھر اس پرندے نے ریت کے ٹیلے سے چند ذرے اٹھائے اور پرواز کرگیا تھوڑی دیر بعد حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تو اس ٹیلے سے اپنی چونچ میں کچھ اٹھایا تھا' اور اس کو دریا میں ڈال دیا تھا' یہ کیا معاملہ ہے؟

پرندہ عرض گزار ہوا' یارسول اللہ صلی علیک وسلم میں ٹیلے سے ریت کے چند ذرے چونچ میں ڈال کر ایک دریا میں پھینک گیا تھا کہ دریا کے آگے بند باندھ سکوں' حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ریت کے ذروں سے تو دریا کبھی بند نہیں ہوسکتے' مجھے تو بظاہر خوبصورت نظر آتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں تو بڑا بے عقل ہے وہ عرض گزار ہوا! سرکار میں فرشتہ ہوں' بصورت پرندہ ایک مثال بن کر حاضر ہوا ہوں' چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں سے متفکر بیٹھے تھے آپ کا فکرمندی سے خاموش بیٹھنا اللہ تعالیٰ نہ بھایا مجھے حکم ہوا فوراً جاؤ اور میرے محبوب کے سامنے مثال پیش کرو! چنانچہ جو کچھ ظہور پذیر ہوا' یہ اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ جیسے میں اپنی چونچ میں ریت کے ذروں سے دریا کے سامنے بند نہیں باندھ سکتا ہے ایسے ہی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ کی امت کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دریا کے سامنے اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتے جتنی ایک پرندہ ریت اٹھا کر دریا میں ڈالنے لگے!

○ لطائف۔ عذاب' ذبح' برہان اور معافی؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ اللہ تعالیٰ نے قصہ ہدہد میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بات کو بیان فرمایا ہے کہ جب آپ نے ہدہد کو مفقود پایا تو آپ نے فرمایا میں اسے یقیناً سخت عذاب دوں گا۔ یعنی اس کو جوڑے سے الگ کردوں گا بعض نے کہا کہ اس کے پر نوچ لئے جائیں گے یا اسے ذبح کر دوں گا بصورت دیگر وہ کوئی اہم خبر میرے پاس لائے گا اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچانے کے بعد کہا' چار باتیں عموماً ہوں گی۔

عذاب' کافروں کے لئے' ذبح' منافقوں کے لئے' برہان' فرمانبرداروں کے لئے اور معافی نافرمانوں کے لئے۔

نظارہ کرم

○ بیان کرتے ہیں کہ جب انسانوں کے گناہ کی کثرت ہوجاتی ہے تو حاملین عرش کو بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے' وہ سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے گناہ بڑھ گئے ہیں' پکارتے ہیں یا کریم! معاف فرمادیجئے' چنانچہ ان کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔

بندہ جب یا کریم پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو نے میرا کونسا کرم دیکھا؟ حالانکہ تو دنیا کے قید خانے میں بند ہے' تھوڑا سا صبر کر پھر میرے کرم کو تو جنت میں دیکھنا!!

عیون المجالس میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا ایک ہزار برس کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہے چھ سو برس سمندری اور چارسو سال میدانی مسافت پر ہزارہا اقسام کی مخلوق پھیلی ہوئی ہے' ہر شب سمندر پکارتے ہیں' الٰہی ہمیں اجازت فرماتا کہ ہم تیرے نافرمانوں کو غرق کردیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ذرا ٹھہریئے۔ اس تحمل کو دیکھتے ہوئے سمندر پکار اٹھتے ہیں سبحان اللہ الکریم الحلیم۔

حضرت حناطی علیہ الرحمتہ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عرش کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہ نسبت ایماندار کے زیادہ قریب ہے کیونکہ عرش اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک حجاب ہے جبکہ بندے اور ایماندار کے درمیان کوئی حجاب نہیں چنانچہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم توشہ رگ سے بھی زیادہ قریب اس پر شاہد ہے۔

دل دنیا اور جنت سے اعلیٰ ہے

○ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میرا دل' دنیا اور جنت سے اعلیٰ و افضل ہے کیونکہ دنیا مقام تعجب ہے اور جنت آخرت میں مقام راحت ہے لیکن میرا دل مقام معرفت الٰہی ہے' حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں سب سے بڑا انعام معرفت ہے اس لئے کہ یہ چھوٹی سی چیز میں سماجاتا ہے جسے قلب کہتے ہیں اور رحمت سب سے زیادہ وسعت رکھنے والی چیز ہے' یہی وجہ ہے کہ رحمت کی وسعت کے پیش نظر انسان سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں کیونکہ وسعت رحمت میں سما جانے کی گنجائش ہے اور وسعت خداوندی کے سامنے نافرمانی نہایت جھوٹی چیز ہے !!

گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا؟

کتاب الحقائق میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں اعلان کرا دیئے تھے کہ غرباء کے ہاتھوں میرے سوا کوئی گندم فروخت نہیں کرسکتا جب غرباء آپ کے در پر حاضر ہوتے تو بلاقیمت انہیں گندم عطا فرمادیتے' اسی طرح اللہ تعالیٰ محشر میں فرشتوں سے فرمائے گا فرمانبرداروں کا حساب تم کرلو گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا اور پھر اپنے کرم سے انہیں مغفرت بخشش کی نوید سنائے گا۔

اور پھر وہ ازخود دوزخ کی طرف روانہ ہوگا؟

○ بیان کرتے ہیں کہ قیامت میں گنہگار کو علماء کی جماعت میں بھیجا جائے گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیں گے' پھر نمازیوں کی صف میں شامل ہونا چاہے گا وہ بھی بھگا دیں گے' پھر وہ بڑی حسرت سے کہے گا ہائے افسوس یہ کتنی بڑی رسوائی ہے اب سوائے دوزخ کے میرا کوئی ٹھکانہ نہیں پس وہ ازخود دوزخ کی طرف روانہ ہوگا' فرشتہ دوزخ کہے گا تو کہاں جارہا ہے وہ کہے گا دوزخ کی طرف' مالک پھر پوچھے گا تو کس کا امتی ہے وہ کہے گا نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی ہوں' فرشتہ کہے گا آپ کی امت میں گھس جا' وہ کہے گا امت محمدیہ کہاں ہے؟ مالک کہے گا وہ عرش کے نیچے ہے' جب وہاں پہنچے گا تو حضور ارشاد فرمارہے ہوں گے!

جس کا کوئی ہمدرد نہیں' جس کا کوئی رفیق نہیں' جس کا کوئی سفارشی نہیں' آئے میرے پاس میں اس کی غمخواری کروں' میں اس کی سفارش کروں' چنانچہ وہ گنہگار آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا پھر آپ کی سفارش سے جنت میں چلا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسان لوگوں سے مایوس ہوکر میری طرف لوٹتا ہے تو میں پھر اسے اپنی رحمت سے مایوس نہیں لوٹاتا! جب بندہ میری ذات پر اعتماد کرلیتا ہے تو وہ اپنے یقین محکم کے باعث مجھے پالیتا ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کریم میں نے قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ سے زیادہ امید افزا آیت نہیں دیکھی' کیونکہ بندہ میں عصیان کے سوا کچھ نہیں اور اللہ کے ہاں غفران کے علاوہ!

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے نزدیک حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوبہ سے بڑھ کر امید دلانے والی اور کوئی آیت نہیں' کیونکہ گناہگاروں کی بخشش ان کی توبہ سے بھی پہلے ہے!

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبه بعبادی فی انی انا الغفور الرحیم سے زیادہ امید افزا کوئی اور آیت نہیں ہے! کیونکہ اس میں مغفرت و رحمت کا ذکر عذاب سے پہلے بیان ہوا' یعنی جب رحمت و مغفرت پہلے ہی ہوجائے گی تو عذاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور پڑھا لیکن اس بڑھ کر امید افزا آیت میری نظر سے نہیں گزری۔ قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمت اللہ' ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا میرے حبیب میرے بندو کو فرمادیجئے اپنے آپ پر ظلم نہ کرو' اور میری رحمت سے ناامید نہ بنو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

امام قرطبی رحمتہ اللہ تعالی فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور ملاحظہ کیا مگر اس آیت سے زیادہ عمدہ امید دلانے والی اور کوئی آیت نظر نہیں آئے۔ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری مولف کتاب ہذا فرماتے ہیں مجھے تمام قرآن کریم میں سے یہ آیت زیادہ امید افزا نظر آئی' والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا وانابوا الی اللہ لھم البشری فلبشر عبادتی۔ جو لوگ غیر اللہ کی عبادت کرنے سے بچیں اور میری طرف رجوع کریں' ان کے لئے بشارت ہے' میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ان بندوں کو بشارت سے نوازیئے۔

قمیص نے رولایا اور ہنسایا

○ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خون آلود کرتہ دیکھا تو رونے لگے اور جب بغور ملاحظہ کیا کہ یہ تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صحیح و سالم ہے تو مسکرا پڑے، اس لئے کہ اگر کرتہ پھٹا ہوتا تو واقعہ کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا، قمیص کی درستگی نے حضرت کے یوسف علیہ السلام کی زندگی کی خبردی!

اسی طرح ایمان دار کو فرشتے جب گناہوں میں آلودہ دیکھتے ہیں تو روتے ہیں لیکن جب اس کا دل توحید اور معرفت سے معمور پاتے ہیں تو خوش ہوجاتے ہیں

احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت ابن شریح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے خواب دیکھا اللہ تعالیٰ علمائے کرام سے حساب لیتے ہوئے فرما رہا ہے کیا تم نے اپنے عمل کے مطابق علم کیا؟ تو میں نے عرض کیا الٰہی! تیرا ارشاد ہے میں شرک کو نہیں بخشوں گا! اور ہم نے شرک سے نفرت کی ہے، ہمارے نامہ اعمال میں شرک نہیں ہے! ارشاد ہوا اچھا پھر جایئے میں نے تمہیں بخش دیا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ایسے بندے کو لایا جائے گا جس کے گناہ ریگستان کے ذروں کے برابر ہوں گے، حکم ہوگا فرشتو اسے دوزخ میں لے چلو، وہ چلتے چلے ادھر ادھر دیکھنے لگے گا اللہ تعالیٰ فرمایئے تو ادھر ادھر کسے دیکھ رہا ہے وہ گناہگار عرض گزار ہوگا الٰہی میں نے تو اپنی تمام امیدیں تجھ سے وابستہ کر رکھی تھیں اور اب بھی ناامید نہیں ہوں، اسی بناء پر ادھر ادھر دیکھ رہا ہو۔ شاید تیرا کرم میرا دامن پکڑ لے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میرے بندے گو تیرا گمان پختہ نہیں تب بھی تیری زبان سے یہ نکل رہا ہے کہ میں مایوس نہیں ہوں! لہٰذا فرشتوں کو گواہ بناتا ہوا تیرا دعویٰ قبول کرتا ہوں۔ جاؤ میں نے تجھے مغفرت و بخش سے نواز دیا۔

کیفیت توبہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ توبہ کے درست ہونے کی یہ شرط ہے کہ انسان گناہ سے باز آئے اور اپنے برے فعل پر نادم ہو نیز مصمم ارادہ کرے کہ آیندہ اس غلط فعل کا مرتکب نہیں ہو گا۔

جیسا گناہ ویسی توبہ لازم ہے یعنی اگر غیر محرم عورت کو دیکھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی زیارت و تلاوت سے اپنی آنکھوں کو پاک کرے گانے وغیرہ سن لے تو اس پر توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو سنے' جنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ پاک صاف ہو کر مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے' شراب پی لی گئی ہے تو اس کی توبہ میں حلال اور طیب اشیاء کا استعمال کرے اور صدقہ و خیرات بھی کرے' مسلمانوں کو تکلیف دی تھی تو ان کے ساتھ عمدہ سلوک اور احسان کرے اگر کسی کو قتل کر دیا گیا ہے تو اس کے کفارہ میں غلام آزاد کرے۔

احیاء العلوم میں ہے کہ قتل کا کفارہ میں غلام آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی استطاعت نہیں تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اگر کسی بھی سبب سے کوئی روزہ چھوٹ جائے تو از سر نو دو ماہ کے روزے رکھنا واجب ہے (البتہ عورت کے لئے حیض و نفاس کی حالت میں تسلسل کا برقرار رکھنا ضروری نہیں)۔ (تابش قصوری)

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی شخص سے فرمایا توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو ہمیشہ ندامت سے یاد رکھے' وہ کہنے لگا نہیں توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو کبھی یاد نہ آنے دے بلکہ اپنا وہ گناہ بالکل فراموش کر دے' حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی نظریہ ہے کہ پاکیزہ محبت کے عالم میں جفا کا ذکر بھی جفا ہے' ظاہر ہے کہ گناہ جفا ہے اور توبہ صفاء تو صفا کے سے جفا کا کیا تعلق؟

حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھ سے فلاں گناہ سرزد ہوا ہے' میرے لئے بخشش کی دعا فرمایئے' ابھی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ بھی نہیں اٹھائے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی' جنید! اس نے تیرے سامنے اظہار خطا کیا ہے اب تو ہی اسے بخشش عطا کر!

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا! مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے آپ نے فرمایا تیرے لئے توبہ لازم ہے اور یہ کہتے ہی اس سے اپنا منہ پھیرلیا' چند لمحے بعد دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسوں تیر رہے ہیں' یہ منظر دیکھتے ہی فرمانے لگے جنت کے آٹھ دروازے باب توبہ کے علاوہ سب دروازے بند رہتے ہیں' باب پر توبہ ایک فرشتہ مقرر ہے اور وہ دروازہ قیامت تک بند نہیں ہوگا' پس رحمت الٰہی سے کبھی مایوس نہیں ہوناچاہئے۔

بعض کہتے ہیں کہ شیطان اسی لئے لعین ہوا کہ اس نے توبہ کو واجب نہ سمجھا اور نہ ہی اپنی غلطی کا معترف ہوا بلکہ تکبر اختیار کیا اور کافر ہوگیا' جبکہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سعادت نصیب ہوئی' لغزش کا اعتراف کیا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگے' تواضع کی' رحمت سے ناامید نہ ہوئے اور پھر اپنے مقاصد میں یہاں تک کامیاب ہوئے کہ توبہ کی قبولیت کا خود خالق اکبر نے اعلان فرما دیا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہے اور اپنے گناہ پر ندامت محسوس کرتا ہے تو اس کے نادم ہونے سے پہلے پہلے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں گناہ گار جو گناہ کرتا ہے اسی گناہ کی وجہ سے جنت حاصل کرلیتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ علیک وسلم وہ کیسے؟ فرمایا جب اسی گناہ پر نادم ہو کر تائب ہوتا ہے تو اسے نہ صرف معاف فرما دیا جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم فرما دیتا ہے۔

حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں توبہ کرنا فوری طور پر لازم ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ جلد بازی کے باعث گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلد ہی توبہ کی طرف آجاتے ہیں تو ان کے گناہ محو کر دیئے جاتے ہیں۔ جیسے نجاست خشک ہونے سے پہلے پہلے جلد صاف ہو جاتی ہے۔ اسی طرح توبہ بھی جلد کرنے سے گناہ کی نجاست بھی جلد دھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' بے شک نیکی برائی کو محو کر دیتی ہے' لہٰذا نیکی کے نور کے سامنے تاریکی کی ظلمت کو ٹھہرنے کی طاقت نہیں' جیسے صابن کی سفیدی کے سامنے میل کی کچھ حقیقت نہیں رہتی' گناہ تاریکی ہے اس کا چراغ نیکی ہے' اور وہ نیکی توبہ کرنا ہے۔

موت کی اقسام

حضرت حناطی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں موت کی تین قسمیں ہیں (1) نفس کی موت' جسے عضو کے کفن میں لپیٹ کر' مغفرت کی خوشبو لگا کر اہل جنت کے قبرستان میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ (2) روح کی موت' جسے فرقت کے کفن میں لپیٹ کر جدائی کی خوشبو سے معطر کر کے وحشت کے قبرستان میں دفن کر دی جاتی ہے۔ (3) قلب کی موت' جسے ملامت کے کفن میں لپیٹ کر' ندامت کی خوشبو لگا کر عقوبت کے قبرستان میں دفن کر دیا جاتا ہے۔

پس جس کا نفس مرجاتا ہے اس کی دنیا ختم ہو جاتی ہے' جس کی روح مر جاتی ہے اس کا مالک اسے نہیں ملتا' اور جس کا قلب مرجاتا ہے اس کی آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس گئے جس پر نزع کا عالم طاری تھا' اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی' اچانک اس نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی' اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسکراہٹ کا سبب دریافت کیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس انصاری کی زبان نے ساتھ نہ دیا تو اس نے اپنے دل سے توبہ کرتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ کی' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا' دیکھو میرا بندہ زبانی توبہ کرنے سے قاصر ہوا تو اس نے دل سے توبہ کرتے ہوئے شرمساری اور ندامت سے میری طرف دیکھا' فرشتو گواہ رہو! میں نے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے تمام گناہ معاف کردیئے' ہاں اگر اس کے گناہ ریگستان کے ذروں کی مقدار کے برابر بھی ہوتے تو میں معاف فرما دیتا۔

بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس ظاہری حیات مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور جانے لگے تو جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے حبیب جو کوئی تیرا امتی اپنے وصال سے ایک سال قبل توبہ کرلے گا میں اسے بخش دوں گا۔ نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم نے فرمایا ایک سال تو بہت زیادہ ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام غائب ہوئے اور چند ساعت بعد پھر حاضر ہوئے اور کہا ایک ماہ قبل جو آپ کا امتی توبہ کرے گا اس کی توبہ مقبول ہوگی۔ آپ نے فرمایا ایک ماہ بھی بہت زیادہ ہے جبرائیل گئے اور پھر آئے یہاں تک ایک جمعہ ایک دن' ایک ساعت قبل تک کی تخفیف کردی گئی مگر آپ نے اسے بھی زیادہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب تیرا امتی جو بوقت نزع توبہ کی طرف آئے گا میں اسے بخشش سے نواز دوں گا۔

حکمت؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ اس میں کیا حکمت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی دل سے توبہ کرے تو وہ قبول مگر اس کے برعکس قوم موسیٰ کے لئے کہا گیا اگر تم اپنے آپ کو قتل کروں گے تو تب توبہ قبول کی جائے گی؟ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قوم موسیٰ نے اپنے ایمان کو اللہ تعالیٰ کی دید سے مشروط کیا تو ان کی توبہ کو بھی ظاہر پر مشروط کردیا گیا جبکہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء نے غیب پر ایمان لانا تسلیم کیا تو ان کے دل سے توبہ کو منظور فرمالیا گیا۔

جو بندہ توبہ کرتے ہوئے رو پڑتا ہے اور اس کے آنسو رخساروں پر یہ نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان رخساروں پر آگ کو حرام فرما دیتا ہے؟ وہ آدمی اپنے آنسوؤں کے باعث بخشش کا مستحق بن جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی بابت غور و فکر کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے الٰہی! حضرت آدم علیہ السلام کو تو نے خود بنایا' پھر ایک لغزش ہوئی تو تشہیر بھی خود فرمائی' جنت سے نکال باہر کیا' جب کہ تو نے خود ہی جنت میں بلا عمل داخل فرمایا تھا' اپنی روح سے اسے مزین فرمایا' پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا ارشاد ہوا جب میں نے اسے اتنا محبوب بنایا تھا تو اسے ایسے کرنا مناسب نہیں تھا؟

سونے' چاندی کی فرمانبرداری

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو ان کے رونے کے باعث ہر چیز رونے لگی مگر سونے اور چاندی پر کچھ اثر نہ ہوا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ رونے میں شامل کیوں نہ ہوئے!

عرض کیا الٰہی! جو آپ کے حکم کو نہ بجا لاسکا تو ہم اس پر کیوں روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ تمہیں ہر شے سے زیادہ عظمت دوں گا اور ہر نئی چیز کی قیمت بنا دوں گا اور اولاد آدم تمہاری خادم رہے گی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا درہم و دینار زمین پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی لہریں ہیں، جو نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور جہاں چاہتے ہو تمہاری حاجت پوری کرتی ہیں۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے درہم و دینار کو بطور سکہ استعمال فرمایا اور فرمایا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بغیر گزر اوقات مشکل ہے۔ (کتاب العرائس)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ دراھم دارالھم، درہم تو غم و الم کی کوٹھی ہے۔ ودنانیر دارالنار، اور دینار آتش کدہ ہیں۔

حضرت علاء بن زیاد علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں خواب میں دنیا کو نہایت زیب و زینت سے آراستہ دیکھا اور دعا کی الٰہی مجھے اس سے اپنی پناہ میں لے لے، وہ بولی اگر تم مجھ سے، خدا کی پناہ چاہتے ہو تو درہم و دینار سے دشمنی اختیار کرلو۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جس نے درہم و دینار کی عزت کی اللہ تعالیٰ اسے ذلت میں ڈال دے گا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا تجربہ ہے جس نے مستحقین کو درہم و دینار دینے سے اعراض کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسے آدمیوں کو مسلط کردیا جو استحقاق نہیں رکھتے تھے۔

طب۔ نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ زمین میں سونے کا وجود اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے، اسے گھس کر پینے سے خفقان کا مرض دور ہوجاتا ہے، آنکھ میں لگانے سے نظر میں قوت پیدا ہوتی ہے، صرع کے مریض میں بطور تعویذ لٹکایا جائے تو رام ہوجاتا ہے، اگر سونے کو آگ میں گرم کرکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پانی میں ٹھنڈا کریں اور گندیدہ دہن کو پلائیں تو .بفضلہ تعالیٰ اس مرض سے نجات حاصل ہوگی' نیز سونا چاندی' سعادت اور شقاوت کا باعث ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے سکے تیار ہوئے تو شیطان نے بڑی محبت سے انہیں چوما' اور کہا تم دونوں سے جو محبت رکھے گا حقیقت میں وہی میرا غلام ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں درہم و دینار ابلیس بچھو ہیں' اگر تو ان کے استعمال کو اچھی طرح نہیں سمجھ لے گا تجھے زہریلے ڈنگ سے ہلاک کرڈالیں گے' فرمایا ان کا صحیح استعمال کیا ہے' جواب دیتے ہیں کہ انہیں حلال پر صرف کرنا اور بہترین امور کی تلاش میں رہنا ان کا صحیح استعمال ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عود کے سوا تمام درخت بھاگ گئے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم' اولاد آدم کے ہاں تجھے خاموش دولت بناؤں گا' لیکن تو نے ایسے کو اپنے ہاں پناہ دی جس سے لغزش واقع ہوئی تھی لہٰذا تجھے سے آگ دکھائے بغیر خوشبو نہیں آئے گی۔

نزہتہ النفوس میں ہے کہ عود ہندی' قسط کو کہتے ہیں یہ بھی اسی کا نام ہے' اگر اسے پانی میں بھگو کر پیا جائے تو درد جگر' پیچس اور پیٹ کے درد میں فائدہ مند ہے' صداع بارد' درد شقیقہ کے لئے اس کی دھونی نفع بخش ہے' ناک میں ٹپکانا' پینا' ضماد کرنا ہر طرح مفید ہے دھونی سے اور ماتھے پر گرمائی کرنے سے زکام' نزلہ دور ہوجاتا ہے' منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چبانے سے تبخیر معدہ کے لئے نافع ہے۔

اگر کہا جائے کہ انبیاء کرام علیھم السّلام کے اجسام مقدسہ کو زمین پر حرام کردیا گیا ہے کہ ان کے اجسام کو نہ کھائے اس کا کیا سبب ہے' جواباً" کہا گیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے کہ مٹی ان اشیاء میں شامل ہے جو بدن کو پاک کرتی ہے' بدن پر ظاہری اور باطنی نجاست کو پاک کرنے کا باعث ہے اور گناہ سب سے بڑی نجاست ہے' اس لئے مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور جو گناہوں کی نجاست سے بالکل معصوم و محفوظ ہیں ان کے اجسام کو ان کی اعلیٰ طہارت و پاکیزگی کے باعث نہیں کھاسکتی' کیونکہ انبیاء کرام تو عمداً' سہواً اعلان نبوت سے قبل اور بعد بھی طیب و طاہر ہوتے ہیں' ان کی طہارت و پاکیزگی اتنی طاقت ور ہوتی ہے کہ مٹی ان کے اجسام پر غالب آہی نہیں سکتی بلکہ مٹی ازخود ان کی محافظت کرتی ہے۔

جبرائیل اور میکائیل کی گناہ گاروں کے بارے گفتگو

ایک دن حضرت جبرائیل اور میکائیل آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کو بھی رزق عطا فرما رہا ہے' طرح طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے' نافرمانی پر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔

حضرت میکائیل بولے' بندے کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی شان میں کچھ کمی نہیں آتی اور فرمانبرداری سے کوئی اس کی عظمت میں اضافہ نہیں کرسکتا' جب اسے طاعت و معصیت سے کوئی نفع اور نقصان نہیں تو وہ انہیں عذاب میں کیوں مبتلا کرے۔

سچ ہے میں ویسے ہی ہوں جیسے میکائیل کہہ رہا ہے

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کو عذاب میں گرفتار کرنے کے لئے آسمان سے فرشتہ اترتا جب اس آدمی کو مبتلائے مصیبت کرنے لگا تو بندہ نے عرض کیا اللہ تبارک و تعالیٰ کے روئے مبارک کی طفیل مجھے عذاب نہ دے' فرشتہ واپس چلا گیا' اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتے کو عذاب دینے کے لئے بھیج دیا' جب بندے کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عذاب دینے لگا تو وہ پکارا اس ذات کریم کے وجہ کریم کے صدقے مجھے عذاب میں گرفتار نہ کر، مگر فرشتے نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور عذاب میں مبتلا کردیا، جب آسمان کے درمیان پہنچا تو فرشتے کے دونوں بازو جسم سے علیحدہ کردیئے گئے، فرشتہ عرض گزار ہوا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے! فرمان ہوا جب میرے بندے نے درمیان کریم کا واسطہ دیا تھا تو تجھ پر اسے چھوڑنا لازم تھا، جب تو نے میرے نام کا لحاظ نہیں کیا اور عذاب دیا تو تجھے بھی عذاب میں ڈال دیا گیا۔ اگر وہ میرے وجہ کریم کے صدقے تمام گنہگاروں کی بخشش کا سوال کرتا تو میں ہر ایک کو مغفرت و بخشش سے نواز دیتا۔

اس باب کو ہم اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ! الٰہی ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر فرمانا (امین) ہاں ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤ جسے پڑھا جائے تو پہاڑوں جیسے گناہ بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے معاف فرمادے گا وہ دعائیہ کلمات یہ ہیں۔

اللھم لا الہ الا انت الحلیم الکریم تبارکت سبحانک رب العرش العظیم۔

باب فضائل عدل و انصاف

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔ بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم فرماتا ہے، حضرت علامہ علائی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عدل اپنی طرف سے اور احسان، برائی کرنے والے سے جو بلاوجہ برائی سے پیش آئے نیز فحشاء برے قول و فعل سے عبارت ہے، منکر وہ شخص ہے جس کو شریعت اور سنت سے کوئی لگاؤ نہ ہو بغی کا یہ مفہوم ہے کہ دوسرے پر ظلم روا رکھنا، اسے تکلیف پہنچانا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں باغی تباہ و برباد کردیا جاتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعض کتابوں میں مرقوم ہے کہ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے بغاوت کرے تو باغی پہاڑ قہر خداوندی سے ریزہ ریزہ کردیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں ظالم سے بہت جلد انتقام لوں گا یعنی اسے دنیا میں ہی گرفتار عذاب کروں گا' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ظلم قیامت میں تاریکی کا باعث ہوگا۔

حکایت۔ حضرت ابوحنیفہ بے ہوش ہو کر گر پڑے

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جارہے تھے کہ آپ کا پاؤں کسی لڑکے کے پاؤں پر جاپڑا' وہ کہنے لگا! ابوحنیفہ کیا آپ قیامت میں قصاص سے نہیں ڈرتے۔ یہ سنتے ہی آپ بے ہوش پر گر پڑے۔ آپ فرماتے ہیں ظلم کا انجام برے خاتمہ پر ہے۔

امام اعظم اور سونے کی برتن

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی دعوت میں شریک تھے جہاں سونے کے برتنوں میں کھانا لایا گیا' آپ نے ان برتنوں سے کھانا نکال کر دوسری کسی چیز میں رکھ کر کھانا شروع کیا۔ تاکہ سونے کے برتنوں میں کھانا کھانے کا اطلاق درست ثابت نہ ہو۔

مسئلہ۔

شرح مہذب میں ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی ہوتو اس پانی سے بالاتفاق وضو کرنا جائز ہے۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں برتن سے اس طرح پانی لے کہ پہلے پانی لے اور پھر اعضاء کو دھوئے تو جائز ہے اور اگر برتن سے اسی عضو کے لئے پانی لے اور پھر اسے دھوئے یہ جائز نہیں اور جب پانی پینا منظور ہوتو پہلے پانی ہاتھ پر نکال کر پی لے' نیز جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھی پانی پینا چاہے تو ہاتھ پر ڈال کر پی لے' ہاں چاندی کے گلدان' گل پاس اور خوشبو سپرے کرنے والی صراحی وغیرہ بالاتفاق حرام ہے' قاضی حسین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں پہلے پانی کو اپنے ہاتھ پر ڈالے پھر دائیں ہاتھ میں لے کر استعمال میں لائیں' قاضی حسین جلیل القدر ثقہ عالم و عابد اور صاحب تقویٰ تھے' ان کا انتقال 462 ہجری میں ہوا۔

حکایت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی سے معافی طلب کی

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام آرام کررہے تھے کہ آپ کو جسم پر ایک چیونٹی چلی نظر آئی' آپ نے اسے پکڑا اور نیچے پھینک دیا' چیونٹی عرض کرنے لگی یانبی اللہ! کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک دن مالک' قادر' قہروقہار کے روبرو حاضر ہونا ہے' جو مظلوم کو ظالم سے حق دلائے گا! آپ کو یہ سنتے یہ غش آگیا' جب سنبھلے تو چیونٹی سے فرمانے لگے! مجھ سے درگزر کر' اس نے عرض کیا' میری تین شرطیں ہیں' اگر آپ یہ تسلیم فرمالیں تو درگزر کروں گی۔ آپ نے فرمایا وہ کیاہیں' کہنے لگی۔ جب آپ کے در دولت پر کوئی سائل آئے تو محروم نہ لوٹایئے گا' دولت دنیا کے حصول پر مسکرایئے گا نہیں! اور جب کوئی فریادی آپ کی خدمت میں آئے تو آپ کا رعب و جلال اس کی فریاد سننے میں حائل نہ ہو' آپ نے فرمایا بہت اچھا چنانچہ چیونٹی آپ پر خوش ہوگئی!! سبحان اللہ! کیا شان ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی جن کی بارگاہ میں مخلوق خدا ہر قسم کی باتیں کرلیتی ہے۔

حکایت۔ حکومتی افسر نے مچھلی چھین لی!!

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک افسر نے ایک شکاری سے ظلماً" ایک مچھلی چھین لی' ابھی وہ زندہ تھی' اس نے اچانک منہ کھولا اور بڑی تیزی سے افسر کی انگلی کاٹ لی' وہ طبیب کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا کہ انگلی کاٹ دو' ورنہ اس کا اثر آگے بڑھ جائے گا' چنانچہ اس نے انگلی کٹوالی مگر تکلیف آگے بڑھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گئی۔ طبیب نے کہا کلائی تک ہاتھ کٹواؤ' ورنہ بازو کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے' چنانچہ اس نے کلائی سے ہاتھ کٹوا دیا' لیکن پھر بھی افاقہ نہ ہوا اور زہریلے مواد کے اثرات آگے بڑھنے لگے' افسر نے جب یہ ماجرا دیکھا تو افسردگی کے عالم میں وہاں سے بھاگنے لگا یہاں تک کہ تھک کر ایک درخت کے نیچے جاکر لیٹ گیا' لیٹے لیٹے اس پر نیند کا غلبہ طاری ہوا تو خواب میں آواز سنی اگر تو مزید مصیبت سے بچنا چاہتا ہے تو اسی شکاری کے پاس جاکر معافی طلب کر' ورنہ صحت نہیں ہوگی' چنانچہ وہ بیدار ہوا' شکاری کے پاس گیا' اس سے معافی طلب کی اور آئندہ ظلم سے باز رہنے کا اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کیا' چنانچہ توبہ کی برکت سے اس کا ہاتھ صحیح و سالم ہوگیا۔

رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خشیت الہیہ؟

عوارف المعارف میں ہے ایک شخص بڑے بھاری جوتے پہنے ہوئے تھا کہ اس کا پاؤں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس پر آگیا آپ نے اپنے عصاء مبارک سے اسے ہٹا دیا' اس شخص کا کہنا ہے کہ میں اپنے اس فعل پر ساری رات نادم رہا' صبح ہوئی تو ایک صحابی میرے پاس آیا اور اس نے کہا آپ کو رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرما رہے ہیں' میں ڈرتے ڈرتے حاضر ہوا' آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا میں کل تجھے کوڑا لگا کر اپنے پاؤں سے ہٹایا تھا' آج اس کے بدلے میں مجھے تیس بار کوڑے سے ہٹا دو۔

سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے کہ غزوہ بدر میں آپ نے صف بندی کے وقت حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیریا (لاٹھی) لگاکر صف میں شامل فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے لاٹھی لگاکر مجھے تکلیف پہنچائی ہے' حالانکہ آپ تو عدل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں' مجھے بدلہ لینے دیجئے! آپ نے فوراً اپنے آپکو پیش فرمایا دیا اور وہ فرط

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت سے آپ کے جسم اقدس سے چمٹ کر بوسے لینے لگا' آپ نے فرمایا میرے پیارے صحابی تو نے یہ طریقہ کیوں اختیار کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے حضور! جو کچھ درپیش ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' میں نے چاہا آخری وقت ہے آپ کے جسم اطہر سے لپٹ کر اپنے جسم کو برکات سے مستفیض کرلوں۔ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہو کر انہیں خصوصی دعا سے نوازا!

حکایت۔ حضرت امام اعظم اور مقروض مجوسی!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجوسی نے قرض لیا' آپ وعدہ کی تکمیل پر رقم لینے گئے' آپ کے جوتے کو نجاست لگ گئی آپ نے پاؤں جھاڑا تو نجاست مجوسی کے مکان کی دیوار پر جا لگی آپ سوچ میں پڑ گئے کہ مجوسی کی دیوار خراب کردی اگر اسے صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مٹی گرتی ہے اور اسے اسی حالت میں چھوڑ کر بھی جانا مناسب نہیں! لہٰذا آپ نے مجوسی کا دروازہ کھٹکھٹایا' مجوسی باہر نکلا اور کہنے لگا! یا امام المسلمین مجھے مہلت عطا فرمائیے' آپ نے فرمایا میری وجہ سے تیری دیوار کو نجاست لگی ہے' اس پر تم مجھے معاف فرما دو!

وہ کہنے لگا کیا آپ دیوار کو پاک کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں' یہ سنتے ہی وہ کہنے لگا جو شخص دیوار کی نجاست کو دور کرنے میں اتنا متردد ہے اس کے حضور میں خود کو کیوں نہ پاک کروں' کلمہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس خوشی میں آپ نے اس کا قرض معاف فرما دیا

حکایت۔ حضرت ابراہیم بن ادھم اور چھوارے؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں دکاندار سے چھوارے خرید کئے' وہاں آپ نے سامنے دو چھوارے پڑے دیکھے اور یہ سمجھتے آپ نے اٹھالئے کہ یہ میرے ہی چھواروں سے باہر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑے رہ گئے ہیں' پھر وہاں سے آپ نے بیت المقدس کی راہ لی!

پھر ایک دن خواب میں دو فرشتوں کو یوں باتیں کرتے ہوئے پایا! یہ کون شخص ہے دوسرے فرشتے نے کہا یہ ابراہیم بن ادھم زاہد خراسان ہیں لیکن ایک سال سے ان کی عبادت معلق ہے کیونکہ انہوں نے مکہ مکرمہ دو چھوارے دکاندار کے اٹھالئے تھے' جب صبح ہوئی تو آپ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

وہاں پہنچے تو دکاندار وصال کر چکا تھا' چنانچہ آپ نے اس کے لڑکے سے معافی طلب کی۔ چنانچہ اس نے معاف کیا اور آپ بیت المقدس واپس تشریف لے آئے۔ پھر ان دو فرشتوں کو دیکھا وہ گفتگو کر رہے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم کی جو عبادت معلق کردی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے قبولیت کے شرف سے نواز دیا ہے' حضرت ابراہیم بن ادھم فرط مسرت سے رو پڑے اور خوشی کے باعث آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے بعدہ آپ کا معمول یہ ہوا کہ آپ ہفتے بھر میں صرف ایک دن رزق حلال سے کچھ تناول فرمالیا کرتے!!

حکایت ۔ آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے؟

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ وہ دو تین بعد ایک لقمہ تناول فرماتے اور سورۂ اخلاص کا یومیہ ایک ہزار بار وظیفہ کرنے کے ساتھ چار رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے' بعدہ ان کلمات کے ساتھ استغفار فرماتے۔ لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین علمت سواء وظلمت نفسی واسرفت فی امرنا ولا یغفرالذنوب فاغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم یاحی یا قیوم لاالہ الاانت' 578ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ (طبقات ابن سبکی)

حکایت۔ مجوسی نے اسلام قبول کرلیا

○ حضرت بایزید .سطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک بار موسم برسات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں جمعتہ المبارک کی ادائیگی کے لئے جامع مسجد جارہا تھا کہ میرا پاؤں پھسلا اور بچاؤ کے لئے ایک مجوسی کی دیوار کا سہارا لیا' مجھے احساس ہوا کہ میں نے بلااجازت غیر کی چیز کو استعمال کیا' چنانچہ میں اس سے معافی کا خواستگار ہو' اس نے دریافت کیا! آپ کے دین میں اتنی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے آپ نے فرمایا' ہاں۔ تو وہ فوری طور پر پکار اٹھا۔ اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمداً رسول الله۔

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ حضرت ابواسحاق شیرازی علیہ الرحمت مسجد میں تشریف لے گئے تاکہ وہاں پر کھانا کھالیا جائے' جب باہر نکلے تو ایک دینار وہی بھول آئے' یاد آنے پر مسجد میں گئے' دینار کو موجود پایا مگر یہ کہتے ہوئے وہی چھوڑ آئے ممکن ہے یہ کسی اور کا کہیں ہو۔

نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار میرا ان کے ساتھ کیں جانا ہوا' راستے میں ایک کتے کو دیکھا تو میں اسے بھگانے لگا' اس پر حضرت ابواسحاق علیہ الرحمتہ فرمانے لگے !! ایسا مت کرو کیونکہ راستہ ہمارے اور کتے کے درمیان مشترک ہے!

حضرت شیخ ابوعبداللہ بن محمد نصراللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محرم الحرام 611 ہجری' شب جمعہ' خواب میں حضرت ابو اسحاق علیہ الرحمتہ 476ھ کو اپنے رفقاء کے ہمراہ تیسرے یا چوتھے آسمان پر پرواز کرتے دیکھا' وہاں انہیں ایک فرشتہ ملا' جس نے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا' اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اپنے رفقاء کو کیا پڑھایا کرتا ہے' فرمانے لگے صاحب شریعت نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو کچھ منقول ہے وہی پڑھاتا ہوں' فرشتہ واپس پلٹا اور حضرت شیخ اپنے رفقاء سمیت پھر پرواز کر گئے جب فرشتہ پھر واپس آیا تو کہنے لگا آپ کے اصحاب سبھی حق پر ہیں اور سبھی جنتی ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جایئے! حضرت ابواسحاق شیرازی علیہ الرحمتہ کا 476ھ میں وصال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا۔

بستان العارفین میں ہے کہ حضرت امام نووی رحمتہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا یہاں تمہارا کیاحال ہے' فرمانے لگے میں نے باب الصیغر پر ایک بوڑھے لکڑ ہارے کی ایک لکڑی پکڑ لی تھی ابھی تک تو اسی کے مواخذہ میں حساب دے رہا ہوں۔

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بوقت وصال فرمانے لگے میرے ذمہ ایک شخص کا ایک درہم ہے میں اس کے بدلے ایک ہزار درہم ادا کرچکا ہوں مگر میرے دل پر جتنا اس کا خوف طاری ہے کوئی چیز اس سے گراں مجھے نظر نہیں آتی

حضرت امام عبدالکریم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ناجائز طورپر ایک دانگ (درہم کا تیسرا حصہ) کے بدلے سات سو نمازیں لی جائیں گی۔ امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ اس پر توقف فرماتے ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد برائی کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا۔

ایک صحابی بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوجاؤں تو میرے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے ہو!

جس شخص نے قرض لیا اور ادائیگی پر قادر ہو پھر ادا نہ کرے تو امام قرطبی فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اگر وصیت کرگیا تو ورثاء کو اس کے مال سے پہلے قرض ادا کرنا ضروری ہے! اور اگر اس نے قرض لیا مگر تنگدستی کی حالت میں ادا کئے بغیر چل بسا تو امید ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور جنت عطا کرے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ قرض دار ایمان دار کو بلائے گا اور فرمائے گا تو نے فلاں فلاں آدمی کے حقوق کیوں برباد کئے' کس کس کا مال ضائع کیا! وہ عرض گزار ہوگا! الٰہی تو جانتا ہے میں نے قصداً تیرے بندوں کے حقوق برباد نہیں کئے' کمزوری کے باعث ادا نہ کرسکا! اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب کردی جائیں گی پھر اسے جنت میں داخلہ کا ویزہ عطا ہوگا!

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو قرض دار' فوت ہوجائے اور اس کی نیت قرض ادا کرنے کی تھی تو اس کی خالص نیت کے باعث اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا اس کی اس سلسلہ میں گرفت نہیں ہوگی۔

حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے اس کی موید بخاری شریف کی ایک حدیث بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے مال لیتا رہا اور اس کی نیت تھی کہ ادا کردے گا مگر وہ ادائیگی سے قبل فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرا دے گا اور اگر کوئی شخص قصداً لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کی نیت سے لیتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کردے گا!

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے تو جب تک وہ ادا نہیں کرے گا اس کے عوض اسے روزانہ نیکیاں ملتی رہیں گی۔ گویا یومیہ صدقہ کا ثواب اس کے نامہ اعمال درج ہوتا رہے گا۔

قرض سے نجات کی دعا

○ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز پریشانی کے عالم میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دریافت فرمایا! ابو امامہ! نماز کا تو ابھی وقت نہیں! مسجد میں قبل از وقت بیٹھنے کا کیا سبب ہے حضرت ابو امامہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے قرض نے پریشان کرر کھا ہے آپ نے فرمایا لو یہ دعا پڑھا کریں قرض سے نجات حاصل ہوجائے گی! اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبة الدین وقھر الرجال حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دعا پڑھا کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہوتو یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا فرمادے گا۔ اللھم فارج الھم مکاشف الغم مجیب دعوة المضطرین رحمٰن الدنیا والآخرة ورحیمھما انت ترحمنی الرحمنی فارحمنی برحمة منك تغنینی بھا عن رحمة من سواک۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھ پر قرض تھا اس دعا کی برکت سے قرض اتر گیا!

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم جو شخص بھی اس دعا کے وسیلہ سے قرض کی ادائیگی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ادائیگی کی کوئی سبیل پیدا فرمادے گا! اور دشمن سے محفوظ رکھے گا۔

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص پر قرض تھا وہ فوت ہوگیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض فرمایا تو حضرت جرائیل علیہ السلام اس کی طرف سے قرض کی رقم لئے بارگاہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ رقم لیں اور اس کا قرض ادا فرمادیں پھر نماز پڑھئے کیونکہ یہ روزانہ ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت بن ابی الدنیا' کتاب الدعا میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قرض ہو وہ یہ دعا پڑھا کرے قرض کے ادا ہونے کی سبیل پیدا ہوجائے گی۔ اللھم منزل التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان العظیم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و رب الظلمات والنور والظل الحرور اسئلک ان تفتح لی ابواب رحمتک وان تحل عقدتی من دینی وان تودی عنی امانتی الیک والی خلقک۔

روض الافکار میں ہے کہ حضرت فضیل ابن فضالہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قرض کے زیر بار ہوا تو بڑی دل سوزی کے ساتھ ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا۔ یاذالجلال والاکرام بحرمۃ وجھک الکریم اقرض عنی دینی۔ کیا دیکھتا خواب میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کب تک تو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کا ذکر کرکے روتا رہے گا' فلاں مقام پر جاؤ اور قرض کے مطابق وہاں سے مال لے لو۔ چنانچہ حسب ندا وہاں پہنچا اور وہاں سے قرض کے مطابق مال اٹھالیا۔

نیز بیان کرتے ہیں کہ میرے رفقاء میں سے ایک ساتھی نے مجھے یہ کلمات یاد کرائے اور روزانہ وظیفہ کرتا رہا۔ یاذالجلال والاکرام اعطنی صحۃ فی تقویٰ وطول عمر فی حسن عمل وسعۃ رزق و لا تعذ بنی علیہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ تینوں نعمتیں عطا فرمادیں۔

حکایت۔ تین قاضیوں کا امتحان

بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے تین قاضی تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے امتحان لینا چاہا تو دو فرشتوں کو بھیجا ایک فرشتہ گھوڑی پر سوار تھا اور اس کا بچہ اس کے پیچھے پیچھے چلا' دوسرا فرشتہ گھوڑی پر سوار ہوا اور اس نے ایک گائے کے بچھڑے کو بچکارا وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا' اب اس گائے کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بچھڑے کے سلسلہ میں دونوں فرشتے جھگڑ پڑے ایک کہتا تھا میرا ہے دوسرا کہتا ہے میرا ہے' دونوں قاضی کے پاس گئے اور قاضی نے رشوت لے کر گائے والے کو بچھڑا دیدیا' پھر دونوں فرشتے دوسرے قاضی صاحب کے پاس گئے اس نے بھی رشوت لی اور بچھڑا گائے والے کو دیدیا' پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے وہ بولا میں ابھی فیصلہ نہیں کرسکتا کیونکہ میں حیض سے ہوں! کہنے لگے کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے! وہ بولا اگر ایسا نہیں تو کیا گھوڑی سے گائے کا بچھڑا پیدا ہوا کرتا ہے؟ اسی بناء پر مثال مشہور ہوئی دو قاضی جہنم میں تیسرا جنت میں۔

قاضی اور کفن چور

حضرت شیخ عارف باللہ تقی الدین حسینی کی کتاب صمع النفوس میں ہے کہ ایک نیکوکار قاضی کا جب وقت وصال قریب آیا تو اس نے کفن چور کو بلایا اور اس نے کفن کی قیمت کے برابر رقم دیتے ہوئے کہا' میری قبر کو کھود کر کفن نہ چرانا! قاضی صاحب وصال فرماگئے' جب دفن کرکے لوگ واپس پلٹے تو کفن چور نے اسی شب اس کی قبر کھودی اور کفن چرانے لگا تو کسی کہنے والے کی آواز سنی اس کی باڈی سونگھو' اس کی آنکھیں سونگھو' اس کے کان سونگھو' چنانچہ سونگھنے کی آواز کے ساتھ ہی تیزی سے آگ کا شعلہ چمکا اور اس کو جلا کر رکھ دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک صوفیوں کی جماعت پر گزر ہوا' کیا دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں میں سلائیاں پھر رکھی ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے' وہ کہنے لگے غیراللہ کو دیکھنے کے خوف سے ہم نے یہ حرکت کی ہے آپ نے فرمایا تم لوگ عقلمند اور دانش ور ہو یہ تمہارے لئے مناسب نہیں۔ اب تم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر پڑھوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' چنانچہ جیسے ہی انہوں نے تسمیہ کا ورد کیا ان کی بینائی بحال اور آنکھیں روشن ہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گئیں۔

پندونصائح

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے حاکم بنایا گیا گویا کہ اسے کند چھری سے ذبح کیا گیا' (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قاضی اللہ تعالیٰ کی خصوصی معیت میں ہوتا ہے جب تک وہ غلط فیصلہ نہیں کرتا' اور جب غلط فیصلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی معیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی' حاکم)

حکایت۔ حضرت لقمان اور حکومت؟

حضرت لقمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب آیا کوئی کہہ رہا ہے اگر آپ کو حکومت عطا کردی جائے تو کیا آپ قبول کریں گے۔ آپنے عرض کیا' مجھے تو گوشہ عافیت ہی کافی ہے! میں مصیبت کو قبول نہ کرتا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر یہ بوجھ ڈال دے گا تو بسرو چشم قبول۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

فرشتوں نے کہا لقمان یہ انکار اور اقرار کیوں؟ آپ نے فرمایا حاکم مختلف مقامات پر دورے کرتا ہے وہاں کے حالات کا جائزہ لیتا ہے ہر جگہ ظلم تعدی سے اسے سامنا کرنا پڑتا ہے' اگر اس نے عمدہ طریقہ سے حکومت کی ہوگی تو نجات پائے گا ورنہ جنت کا راستہ اسے دکھائی بھی نہیں دے گا' حکومت میں اور تو کچھ فائدہ نہیں البتہ دنیا میں ذلیل بن کر رہنا زندگی سے بہتر ہے اور ذلت حصول کیلئے حکومت سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں لہٰذا میں اسی لئے حکومت کو قبول کروں گا۔

فرشتے آپ کی اس تقریر سے بڑے متعجب ہوئے بعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت کی نعمت سے عزت کے مسند پر بٹھایا! چنانچہ آپ خواب سے بیدار ہوتے ہی حکمت کی باتیں کرنے لگے' علماء کا ان کی ولایت و حکمت پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اتفاق ہے البتہ نبوت کے سلسلہ میں متفق نہیں! یعنی حضرت لقمان نبی تھے یا نہیں! (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ نبی تھے۔

حکایت۔ قاضی عراق ابو طیب رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت ابو طیب رحمہ اللہ تعالیٰ جو قاضی عراق سے شہرت رکھتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادت ہوئی' حضور نے آپ کو مخاطب فرمایا' اے فقیہ؟ وہ اس بات پر زندگی بھر نازاں رہے کہ آپ نے مجھے فقیہ کے لقب سے نوازا ہے' آپ نے سو سال عمر پائی مگر آپ کے کسی اعضاء میں کمزوری کے آثار ظاہر نہ ہوئے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے میں نے اپنے اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا! آپ کا نام طاہر بن عبداللہ تھا آپ نے 450ہجری میں وصال فرمایا!

فقہاء کی اصطلاح میں جہاں قاضی عراق کا نام آئے تو یہی ابو طیب ہی سمجھے جاتے ہیں' خراسان کے قاضی کا نام آئے تو قاضی حسین مراد ہوتے ہیں اسی طرح اصولیوں کے نزدیک قاضی باقلانی' قاضی کے لقب سے ملقب ہیں۔

مسئلہ۔ قاضی پر واجب ہے کہ فریقین مقدمہ کو اپنے ہاں بلائے' اور عدالت میں ان کے اکرام و تعظیم کھڑا کرنے یا بٹھانے میں مساوی برتاؤ کرے' دونوں میں ان باتوں کے ساتھ بھی انصاف کرے' یہاں تک کہ اگر ایک فریق سلام کرے تو اس وقت تک جواب نہ دے جب تک دوسرا فریق سلام نہ کرے اور اگر دوسرے کو ازخود سلام کے لئے کہے تو مناسب ہے! پھر دونوں کو بیک وقت اس انداز میں سلام کا جواب دے کہ دونوں برابر محسوس کریں۔ پھر ایک کو دائیں اور دوسرے فریق کو بائیں جانب بٹھائے بہتر یہ ہے کہ سامنے بٹھائے یا کھڑا کرے' مسلمان کو کافر پر اہمیت دے اور جو پہلے آئے اسے مقدم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سمجھے! قاضی کو کسی بات پر غصہ آئے تو غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے مبادا کہ غلط نہ ہو جائے۔

مسئلہ۔حاکم بننا شرعاً" کیسا ہے

حاکم بننا شرعاً" فرض کفایہ ہے اگر لوگوں میں سے ایک بھی حاکم بن جائے تو سبھی بری الذمہ ہوں گے' بشرطیکہ حاکم بننے والے میں عدل و انصاف سے حکومت چلانے کے اوصاف موجود ہوں' اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا اہلیت بھی نہ رکھتا ہو۔

قاضی ابوالطیب فرماتے ہیں حاکم و قاضی بننا سنت ہے' اور حضرت ابن رفعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہاں تک میرا گمان ہے یہ صرف انہیں کی رائے ہے۔

فوائد جلیلہ۔ شیطان کے تین راستے!

امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان کے تین راستے ہیں جن پر اس کا گزر رہتا ہے شہوت' غضب اور حرص۔ شہوت سے انسان اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے' غضب کے باعث دوسرے پر ظلم کرتا ہے' اور لالچ سے اس کا ظلم بارگاہ خداوندی میں پہنچتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تین قسموں پر مشتمل ہے (1) جو بخشا نہیں جائے گا (2) وہ ظلم جو چھوڑا نہیں جائے گا۔ اور تیسرا ظلم ایسا ہے جس کے بارے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

جو ظلم بخشا نہیں جائے گا' وہ شرک ہے' جو ظلم چھوڑا نہیں جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرنا ہے؟ جو چھوڑا نہیں جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم ہے اور جس ظلم پر معافی مل سکتی ہے وہ شہوت ہے! اور پھر تینوں اقسام کے ظلم کے نتائج میں' بخل اور حرص اور شہوت کا نتیجہ'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خودنمائی و خودمائی غضب اور کفر و بدعت اور اپنی من مانی، خواہشات نفسانیہ کا نتیجہ ہے اور جب انسان میں ان اشیاء کا اجتماع ہوجاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک ساتویں چیز کا ظہور ہوتا ہے جسے حسد کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسانی شر کا اختتام حسد پر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے ومن شر حاسد اذا حسد' جنائت شیطانیہ کو وسوسہ پر ختم فرمایا' جیسے کہ ارشاد ہے یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس۔ لہٰذا انسان میں حسد سے بدترین کوئی اور چیز نہیں ہے' اور بہت اکابر فرماتے ہیں حاسد تو ابلیس سے بھی بدتر ہے' فرعون نے ابلیس سے پوچھا کیا کوئی مجھ سے اور تجھ سے بھی کوئی بدتر ہے' اس نے کہا ہاں وہ حاسد ہے! اور آسمان میں سب سے پہلا گناہ جو ظاہر ہوا وہ حسد ہی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے ابلیس نے حسد کیا اسی طرح زمین میں بھی پہلا گناہ حسد کو ہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ قابیل نے حسد کے باعث ہی ہابیل کو شہید کیا!

حضرت امام شافعی کے تلامذہ میں سے حضرت کرابیسی کا قول ہے جن تمام برائیوں کی جڑ سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے وہ تین ہیں اور ان کے نتیجے میں سات ہیں' چنانچہ سورۂ فاتحہ کی سات آیات ان کے مقابل ہیں' اور سورۂ فاتحہ کی بنیاد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے ان میں اللہ' الرحمٰن' الرحیم تین اسماء حسنیٰ تین برائیوں کے مقابل ہیں' جو سب برائیوں کی جڑ ہے انہیں اکھاڑ پھینکنے کے لئے ان کے خاتمہ کے لئے بسم اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا مجرب ہے جو شخص بسم اللہ کا ذکر کرتا رہے گا ہر قسم کی آفات و بلیات سے ممنوعہ رہے گا۔

طب و حکمت۔

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ قرص طباشیر' تیسرے روز کے بخار'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کھانسی اور پیاس مٹانے کے لئے بے حد مفید ہے' ترکیب یہ ہے۔ ترنجبین چار درہم' گلاب کا زیرہ چھ درہم' زعفران ایک درہم' گوند دو درہم' طباشیر دو درہم' کتیرا در درہم' نشاستہ دو درہم' سب کو پیس کر یکجان کرلیں اور اس میں لعاب اسبغول ملاکر ٹکیاں تیار کر کے استعمال میں لائیں نیز قرص کافور بھی بخار کے لئے مفید ہے' دل و جگر کو سکوں بخشتا ہے' پیاس کا ناطع' اور دق' رسل مفید ہے۔

ترکیب ملاحظہ ہو۔ تخم خرقہ تین درہم' تخم خس ساڑھے چار درہم' تراشہ خیار' تراشہ کروشیریں' رب السوس ہر ایک دو درہم تخم کاسنی ایک درہم' ترنجبین پانچ درہم زورورد' طباشیر ہر ایک دو دو درہم کافور نصف درہم سبھی باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ساڑھے چار ماشہ مقدار کی ٹکیاں بنالیں' اور استعمال کریں' بہت مفید ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب نمبر7

ظلم

وما اللہ یرید ظلما للعلمین۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں چاہتا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ معتزلی کہتے ہیں، اس سے یا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرے گا یا کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔

اگر پہلی بات ہو تو یہ ان کے قول کے مطابق صحیح نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک جو فرمانبردار ہے اللہ تعالیٰ اس پر ظلم نہیں کرے گا! یعنی اگر اللہ تعالیٰ اسے عذاب بھی دے تو یہ ظلم نہیں ہوگا کیونکہ ظلم کا معنی ہے دوسرے کی ملکیت میں تصروف کرنا اور یہاں تو اللہ تعالیٰ اپنی ہی ملکیت میں تصرف کرتا ہے اور دوسری صورت بھی انہیں کے قول کے مطابق درست نہیں، کیونکہ سبھی کو اللہ تعالیٰ نے قضا و قدر کے موافق تخلیق فرمایا ہے، لہٰذا اس کے آیہ کریمہ کے کوئی معنی ہی نہیں ہے، تو پھر ہم سوال کر سکتے ہیں کیونکر جائز نہیں ہے؟

اگر دوسری صورت ہی مراد ہو تو وہ کہیں گے یہاں ظلم کی نفی اور اپنی مداح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ظلم کا صدور محال ہے، ہم اس کے دو جواب دیتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نسبت غنودگی اور نیند کی بھی نفی کی ہے لا تاخذہ سنتہ ولا نوم۔ تو یہ بھی محال ہے!

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض، یہ مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرمانبردار کو بھی عذاب دے سکتا ہے تو یہ اس کا حق ہے! کیونکہ اپنی ملکیت میں تصرف جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا بلکہ اگر ایسا کرتا تو دراصل وہ ظلم نہ ہوتا' اگرچہ ظاہری طور پر ظلم کے مشابہ ہے' لہٰذا دو متشابہہ چیزوں میں ایک کا نام لے کر دوسری مراد لینا بلاغت کے قاعدہ میں حسن مجاز ہے۔

قواعد ابن عبدالسلام میں مرقوم ہے کہ اگر کوئی مکلف دو برابر شخصوں کو بھوکا دیکھے اور اس کے پاس ایک ہی روٹی ہو اگر وہ ایک کو کھلائے تو وہ ایک دن زندہ رہ سکتا ہے اور اگر نصف نصف دونوں کو کھلائے تو نصف یوم تک وہ زندہ رہ سکتے ہیں تو ایسی حالت میں مختار یہ ہے کہ وہ کسی ایک کو مخصوص نہ کرے بلکہ دونوں کو نصف نصف کھلا دے ممکن ہے جس کو وہ خاص نہیں کر رہا وہی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ عدل اور احسان کو اپناؤ!

حکایت۔ مظہر اوصاف خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شفیق بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہارون رشید نے کہا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ تجھ سے صدق و صداقت چاہتا ہے اور تجھے سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب بنایا ہے لہٰذا وہ تجھ سے حق و باطل کے درمیان فرق کا مطالبہ کرتا ہے' نیز تجھے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قائم مقام کیا ہے اس لئے وہ تجھ حیاء کا مطالبہ کرتا ہے اور تجھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب بنایا ہے وہ تجھ سے عدل و علم اور حلم کا طالب ہے۔

ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک بڑا خوفناک گھر بنایا ہے جسے جہنم کہتے ہیں اور تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے تاکہ لوگوں کو ادھر جانے سے باز رکھے نیز اس نے تجھے مال' عصا اور تلوار عطا کی تاکہ اس سے مدد حاصل کرے اور حکم فرمایا کہ اے میرے بندے ان اشیاء سے میرے بندوں کو جہنم کی طرف جانے سے روکو!

لہٰذا جب کوئی محتاج تیرے پاس آئے' اسے مال دو' جو نافرمانی کرے' اسے سزا دو اور جو ناحق خون بہائے اس سے قصاص لو' ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں! غور سے سنو! تم دریا اور رعایا نہروں کی مانند ہیں' اگر تم صاف رہو گے تو نہریں خود بخود صاف ستھری نظر آئیں گی' اور اگر دریا ہی میلا کچیلا اور گدلا ہو گا تو سبھی گدلے ہوں گے!

حکایت۔ حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ شام کے دارالحکومت دمشق میں ایک روز گیند سے کھیل رہے تھے آپ نے دیکھا ایک شخص دوسرے آدمی سے سرگوشی کر رہا ہے' آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا' تمہاری کیا حاجت ہے' وہ بولا بادشاہ وقت سے میرا مقدمہ ہے اور یہ شخص قاضی کا قاصد ہے تاکہ بادشاہ کو عدالت میں لے جائے مگر اسے آپ کی خدمت میں قاضی کا فرمان پہنچانے کی جرات نہیں ہوئی آپ نے فرمایا! کوئی بات نہیں! جو کچھ اس نے کہا تو نے بیان کیا۔

سلطان نے یہ سنتے ہی بلا ہاتھ سے پھینک دیا اور بولے! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان دار کے پاس جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم پہنچتا ہے وہ فوراً سر تسلیم خم کر دیتا ہے لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم بجا لاتے ہیں' چنانچہ شہنشاہ عادل اسی وقت اس کے ساتھ قاضی کی عدالت میں پہنچے' قاضی نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مدعی سے گواہ طلب کئے مگر وہ نہ دعویٰ ثابت کرسکا اور نہ ہی گواہ پیش کئے' اور نادم ہوا' فیصلہ آپ کے حق میں ہوا' تو آپ نے فرمایا اس شخص نے جس چیز کا مجھ پر دعویٰ کیا تھا' گو یہ ثابت نہیں کرسکا تاہم میں اپنی طرف سے اسی قسم کی چیز اسے ہبہ کرتا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں یہ اس پر اس کا کوئی حق نہیں تاہم شریعت کی عظمت و رفعت کو برقرار رکھنے کے لئے میں حاضر ہوا تھا! بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سلطان نورالدین زندگی رحمہ اللہ تعالیٰ' جیسا کوئی حکمران نہیں ہوا۔

حضرت سلطان نورالدین زندگی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مرجع خلائق ہے اور دعا کی قبولیت کے لئے خاص طور پر مشہور ہے حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے کئی مرتبہ تجربہ کیا جو دعا ان کے مزار پر مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔

سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں اپنی اولاد میں سے اس شخص کو دیکھ پاؤں جس کے عدل و انصاف سے روئے زمین معمور ہوگی!

حضرت اسلم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ایک رات میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت سے پہرا دے رہا تھا کہ ہمیں گفتگو سنائی دی' ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی دودھ میں تھوڑے سا پانی ملا دو! لڑکی عرض گزار ہوئی! امی جان! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اعلان کرایا ہے کوئی دودھ میں پانی ملا کر نہ بیچا کرے۔

والدہ نے بیٹی سے کہا! چھوڑیئے اس بات کو فاروق اعظم کوئی دیکھ تو نہیں رہے! بیٹی کہنے لگی افسوس ہوگا اگر ہم اپنے سربراہ کی اطاعت نہ کریں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ تو اچھی بات نہیں ظاہراً عمل کریں اور پوشیدگی میں عمل سے اعراض!

جب صبح ہوئی تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کے لئے اس لڑکی کے والدین کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا' چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا اور اس لڑکی سے ایک اور لڑکی پیدا ہوئی جسے وقت کے عظیم عادل حکمران عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

عجیب لطیفہ۔ بندر کی تقسیم؟

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں' ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر بیچتا تھا کہ اسے سمندر کا سفر درپیش ہوا' اپنے بندر کو ساتھ لئے سفر طے کر رہا تھا کہ جس تھیلی میں دودھ سے حاصل شدہ رقم تھی بند نے اڑا لی اور جہاز کے بادبان پر چڑھ کر اس نے تھیلی میں اشرفیوں کو نکالنا شروع کیا ایک اشرفی سمندر میں پھینکتا اور ایک جہاز میں۔ اس کا مالک یہ منظر دیکھ رہا تھا' یہاں تک کہ اس نے نصف رقم سمندر میں اور نصف جہاز میں پھینک دی۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بندر پالنا مکروہ ہے' یہ ان جانوروں میں ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بندر کو دیکھتے تو استغفار فرماتے' اس لئے کہ ایک قوم پر جب اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا تو انہیں بندر بنا دیا گیا' یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جسے کہا گیا کونو قردۃ خاسعین۔ تم ذلیل بندر بن جاؤ' چین کے جنگلوں میں بڑے بڑے بندر پائے جاتے ہیں جو سفید رنگ کے ہیں۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت خضر علیہ السلام

حضرت ریاح بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ضعیف کو باتیں کرتے پایا' بعدہ آپ سے میں نے دریافت کیا' آپ کس سے باتیں کر رہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تھے' فرمانے لگے' حضرت خضر علیہ السلام سے' انہوں نے مجھے بشارت دی ہے کہ آپ عنقریب حکمران بنادیئے جائیں گے اور عدل و انصاف کا دوردورہ ہو گا۔

چنانچہ جب آپ نے عنان حکومت سنبھالی اور عدل و انصاف کو بروئے عمل لائے تو چرواہے کہنے لگے اب کون سا نیک حکمران مقرر ہوا ہے جس کی برکت سے بھیڑیے' بکریوں سے دور رہنے لگے ہیں۔

جب آپ کا وصال ہوا تو جنگل میں بھیڑیئے نے بکری اٹھالی' چرواہے آپس میں کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آج حضرت عمر بن عبدالعزیز دنیا سے اٹھ گئے ہیں' کیونکہ ان کے عدل کی برکت سے بکریاں بھیڑیوں محفوظ تھیں' آج بھیڑیئے کا بکری کو اچک لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز وصال فرماگئے ہیں۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور قیدیوں کا تبادلہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاہ روم کے پاس قاصد بھیجا کہ ہمارے قیدیوں کو اپنے قیدیوں کے تبادلہ میں رہا کردو۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا' ایک دن وہی قاصد شاہ روم کے پاس گیا تو اسے نہایت غمگین پایا' پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا آج ایک صالح کاانتقال ہوگیا ہے جس کی یہ شان تھی کہ اگر وہ مردوں کو زندہ کرنا چاہتا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر مردوں کو زندہ فرما دیتا' وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مجھے اسی عابد پر بالکل تعجب نہیں جو دروازہ بند کرکے' دنیا سے منہ موڑے بیٹھا ہے' مجھے تو تعجب اس پر جس کے قدموں میں دولت دنیا ہو اور وہ اس کی طرف ایک نظر بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نہایت زاہد تھے اور ان کا زہد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے کم نہیں تھا۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے رعایا کی طرف اتنی توجہ دی کہ اپنی ضروریات کی طرف کبھی خیال تک نہ کیا' یہاں تک کہ آپ نے اپنی نیک بخت زوجہ سے فرمایا میں تجھے علیحدگی کا اختیار دیتا ہوں' ممکن ہے میرے اور تیرے درمیان کوئی بات نہ ہوسکے' کہنے لگی' کوئی مضائقہ نہیں' میں ہر حالت میں آپ کے پاس رہوں گی' چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دوران امارت غسل جنابت و احتلام نہیں فرمایا یہی یہ عوارض آپ کبھی لاحق ہی نہیں ہوئے۔

آپ خلیفہ بننے سے پہلے بڑا حسین و جمیل لباس پہنا کرتے تھے' جب بار خلافت سنبھالا تو ایک معمولی سی قمیض اور چادر کے علاوہ کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے' قمیض اور چادر کی کل قیمت صرف چودہ درہم بنتی تھی۔

ایک روز کسی نے کہا اپنے کھانے پینے اور حفاظت کے لئے باڈی گارڈ رکھ لیں جیسے کہ شاہان دنیا کا دستور ہے آپ نے فرمایا! میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہی عرض گزارتا ہوں! الٰہی اگر تیرے سوا میں کسی کو اپنا محافظ تصور کرتا ہوں اور غیر سے مجھے خطرہ ہے تو مجھے قیامت میں پناہ کی ضرورت نہیں۔

ایک روز قیامت کا تذکرہ ہوا تو آپ خوف سے اتنا روئے کہ بے ہوش ہوگئے' جب ہوش میں آئے تو مسکرا دیئے' لوگوں نے ہنسی کا سبب دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا' بے ہوشی کے عالم میں' میں نے قیامت کا منظر دیکھا' منادی ندا کررہا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکار رہا ہے یہ حضرات یکے بعد دیگرے گئے اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔

ان کے جنت تشریف لے جانے کے بعد منادی نے پھر ندا دی' حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عمر بن عبدالعزیز کو لایا جائے وہ کہاں ہے۔ میں ندا سنتے ہی سر کے بل گرا۔ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے گئے' پھر چند باتوں کے بعد مجھے فرشتوں کی معیت میں جنت میں جانے کا حکم ہوا' اسی دوران ایک شخص پر میری نظر پڑی جب پوچھا یہ کون ہے تو بتایا گیا یہ حجاج بن یوسف ہے!

آپ نے فرماتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف سے دریافت کیا! یہاں تمہارا کیا حال ہے وہ بولا' میں نے اللہ تعالیٰ کو سخت گرفت کرنے والا پایا ہے' تاہم میں توحید پرستوں کی طرح انتظار میں ہوں اور یہی انتظار مفید تر ہے۔

حکایت۔ حضرت عزیز علیہ السلام اور بخت نصر

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں بخت نصر بیت المقدس پر مسلط ہوا تو اس نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی' مسجد اقصیٰ کو شہید کردیا اور تورات کو جلا ڈالا' بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ سے مال و دولت کو لوٹا' ایک لاکھ ستر ہزار چھکڑے بھر کر لے گیا' جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے سونے' چاندی' یاقوت اور زمرد وغیرہ قیمتی اشیاء سے بنوایا تھا' اسے حضرت امام نوری نے روایت کیا۔

یہاں تک کہ اس نے بنی اسرائیل اور ان کے انبیاء کو قید میں ڈال دیا' سات سو سال تک وہ دنیا پر مسلط رہا حضرت عزیز علیہ السلام بھی اسی کی قید میں تھے' آپ نے بڑی رقت و زاری سے دعا شروع کی' الٰہی تو نے آسمانوں اور زمینوں کو اپنی مشیئت کے تخت بنایا پھر بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ میں آباد فرمایا' اور اب تو نے اپنے دشمن کو مسلط کردیا۔

حضرت عزیز علیہ السلام ابھی یہ کہہ پائے تھے کہ ایک فرشتہ حاضر خدمت ہوا' اور دریافت کیا! حضرت فرمایئے کیا آپ کیا چاہتے ہیں کہ قضا و قدر کے راز منکشف ہوں! فرمایا ہاں؟ فرشتے نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ آفتاب سے مجھے ایک بیگ بنا دیں' اور ایک مثقال ہوا کا وزن کردیں اور ایک کیلونور کی پیائش کردیں' اور گزشتہ دن کو واپس لائیں؟

آپ نے فرمایا یہ کون کرسکتا ہے؟ فرشتے نے کہا وہی کرسکتا ہے جس سے کوئی سوال نہیں کرسکتا! کہ اس نے یوں کیوں کیا اور یوں کیوں نہ کیا! جب آپ سے ایسی اشیاء کے بارے دریافت کیا جائے جنہیں آپ نا جانتے ہوں تو کیا جواب دے سکوں گا!

مثلاً اگر میں آپ سے دریافت کروں زمین کے نیچے کتنے چشمے ہیں' کتنے سمندر اور کتنے قطرے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے کتنے قطرے بارش برسائی' کتنی ارواح اور جنت کا راستہ کہاں ہے؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں آپ نے فرمایا اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں!

فرشتے نے کہا جب آپ ان اشیاء کے بارے میں نہیں بتاسکتے جن کا آپ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کررہے ہیں آپ نے فرمایا اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں!

یاعزیز علیک السلام! آپ سمندر سے پوچھئے کہ اس کی موجیں کیسے بلند ہوتی ہیں اور کیسے اتر جاتی ہیں' پھر جب اپنی حدود میں پہنچتی ہیں تو پھر قہر کی گرفت سے الٹی واپس پلٹتی ہیں ہاں بھلا بتایئے تو سہی۔ اگر خشکی اور تری آپس میں مخاصمت پر اتر آئیں اور آپ کے ہاں فیصلہ کے لئے حاضر ہوں تو کیا فیصلہ فرمائیں گے؟ اگر خشکی کہے مجھے سمندروں میں اور وسعت ملے اور سمندر کہیں ہمیں زمین میں اور فراخی ملے تو کیا فیصلہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا۔ خدایا! ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کردی جائے کہ وہ اس حد سے تجاویز نہ کرے۔ فرشتہ عرض گزار ہوا' پھر آپ اپنی نسبت کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کے لئے ایک مدت اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حد مقرر کر رکھی ہے جہاں تک اس کا پہنچنا لازمی امر ہے!

حکایت۔ حسین و جمیل لڑکی اور مکڑی

حضرت علائی علیہ الرحمتہ سورۂ عنکبوت کی تفسیر کے ضمن میں ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خاتون نے اپنے ذکر سے کہا جائیے اور کہیں سے آگ لایئے وہ باہر نکلا تو اسے ایک شخص ملا۔ اس نے پوچھا عورت کے ہاں کیا پیدا ہوا ہے' وہ بولا لڑکی' وہ شخص کہنے لگا' یہ نومولود لڑکی بڑی ہو کر ایک ہزار آدمیوں سے زنا کی مرتکب ہوگی اور پھر ایک مکڑی کے سبب مرجائے گی البتہ اس سے پہلے تائب ہو کر نوکر کے ساتھ نکاح کرلے گی!

نوکر یہ سنتے ہی واپس پلٹا اور اس نے اچانک حملہ کرکے لڑکی کو سخت زخمی کرڈالا اور بھاگ گیا' ماں نے علاج کرایا' لڑکی صحت مند ہوئی اور پروان چڑھنے لگی یہاں تک کہ اس کے حسن و جمال کے چرچے شروع ہوگئے اور وہ زنا میں مصروف ہوئی' یہاں تک کہ بستی میں زانیہ کے نام سے مشہور ہوگئی' ایک دن ندامت کے باعث وہاں سے نکلی اور مندر کے کنارے دوسری بستی میں جابسی' اس نوکر کا بھی بستی میں آنا جاتا تھا' وہ نکاح کا طالب ہوا' اسے کہا گیا ایک عورت بڑی حسینہ' جمیلہ ہے اس سے نکاح ممکن ہے!

القصہ اسی خاتون سے اس نے نکاح کیا' ایک روز مذکورہ بالا عورت اور لڑکی کا تذکرہ اس نوکر نے بیان کیا! وہ کہنے لگی' وہی لڑکی میں ہوں اور بدکاری سے تائب ہوچکی ہوں' اس شخص نے کہا پھر سن لو تمہاری موت مکڑی کے باعث ہوگی۔ اس شخص نے ایک مضبوط ترین محل تیار کروایا' اور آرام و راحت سے زندگی بسر کررہے تھے کہ ایک دن دیوار پر اسے مکڑی نظر آئی' عورت نے اپنے ناخن سے مکڑی کو مار دیا' نہ جانے مکڑی سے کس قسم کا زہریلا مواد نکلا۔ ناخن سے سرایت تمام جسم اثر کرگیا' اور اسی کے باعث وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

موت کی آغوش میں چلی گئی۔

فوائد جمیلہ۔ مکڑی کی کارروائی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب غار ثور میں داخل ہوئے تو مکڑی نے غار کے منہ پر اس شان سے جالا تن دیا کہ باہر سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا' (یہ تجربہ ہے کہ جس مکان کی کھڑکیوں میں جالیاں لگا دی جاتی ہیں' باہر سے دیکھنے والے کو اندر کی کیفیت دکھائی نہیں دیتی جب کہ اندر بیٹھنے والا سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے) تابش قصوری۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کافر کے قتل کے لئے روانہ فرمایا' انہوں نے اس کا سر قلم کردیا' اور پھر دفاعی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے ایک غار میں جاچھپے' فوری طور پر مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا' لوگ تلاش کو نکلے وہاں پہنچے اور یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ غار کے منہ پر تو جالا تنا ہوا ہے اگر کوئی اس میں داخل ہوتا تو جالا نہ ہوتا۔

اسی طرح حضرت زید بن زین العابدین بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب ننگا کرکے سولی پر چڑھا دیا گیا تو فوری طور پر مکڑی نے آپ کے جسم پر جالا تن دیا تاکہ آپ کا جسم مقدس پوشیدہ رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی مٹی نے جالا تن دیا تھا جب جالوت آپ کی تلاش میں نکلا (رواہ القرطبی)

گھر میں مکڑی کا جالا نہیں رہنے دینا چاہئے کیونکہ یہ محتاجی لاتا ہے۔ اسی طرح جانوروں کے اصطبل کو بھی جالے سے صاف رکھنا چاہئے کیونکہ اس کے باعث جانور کمزور ہوجاتے ہیں مکڑی کا مارنا جائز ہے' ابن ملقن "عمدہ" میں بیان کرتے ہیں یہ ایک جادوگرنی تھی' اللہ تعالیٰ نے اسے مسخ کرکے لکڑی بنا دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکڑی کو ختم کردیا کریں کیونکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ شیطان ہے۔

حکایت۔ عابد' عورت اور ابلیس

بنی اسرائیل کے ایک عابد اپنے لئے ایک عبادت خانہ بنا رکھا تھا' وہ عبادت میں اتنا مخلص تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے انگور پیدا فرمائے وہ روزانہ انگور کی بیل سے انگور کا ایک خوشہ اتار کر کھالیتا پانی کی ضرورت پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا' پانی دستیاب ہوجاتا' اسی طرح شب و روز گزرتے گئے یہاں تک کہ ایک شب ایک خوبصورت عورت اس کے پاس پہنچ گئی اور کہنے لگی سفر لمبا ہے رات سر پر آئی' آپ مجھے اپنے پاس شب گزارنے دیں' جب اندھیرا چھا گیا تو اس عورت نے کپڑے اتار دیئے اور اس سے چمٹ گئی' عابد نے نظریں جھکالیں' اور بچاؤ کی صورت اختیار کی' وہ مزید چھیڑخوانی کرنے لگی' راہب کے دل میں قدرے خواہش پیدا ہوئی مگر وہ اس خوف کے باعث لرز گیا کہ زانی کی پیشانی پر تحریر ہوگا یہ زانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور! نیز دوزخ کی گرفت سے اپنے آپ کو ڈرایا' مگر نفس عورت کی طرف راغب ہوا تو اس نے کہا دوزخ کی آگ سے پہلے ذرا دنیا کی آگ کا مزہ چکھو! یہ کہتے ہی اس نے دیئے کی بتی کو لمبا کیا جب خوب آگ چمکی تو اپنی انگلی دیئے کی تقریر پر رکھ دی۔ انگلی جل گئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر عورت وجد کے عالم میں چلانے لگی اور خشیت الٰہی کا اتنا غلبہ ہوا کہ وہی دم توڑ گئی' عابد نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور خود نماز میں مصروف ہوگیا۔

شیطان نے مشہور کردیا کہ فلاں راہب نے زنا کے بعد عورت کو ہلاک کردیا ہے' بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچا اور آواز دی۔ راہب باہر نکلا' بادشاہ نے کہا کہ فلاں عورت کہاں ہے اس نے کہا میرے پاس ہے بادشاہ نے کہا اسے میرے ہاں بھیج دو راہب بولا وہ مرچکی ہے' بادشاہ بولا! افسوس تیرا زنا سے دل نہ بھرا یہاں تک کہ تو نے اسے ہلاک کرڈالا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

المختصر راہب کو گرفتار کیا گیا اور پھر بطور سزا اس کے سر پر آرہ چلا دیا' جب جسم کا نصف چیرا جا چکا تو اس نے ایک سرد آہ بھرلی' اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے فرمایا' جاؤ میرے بندے سے کہو تمہاری آہ نے حاملین عرش اور آسمانوں کے فرشتوں کو رولا دیا ہے' اگر دوبارہ آہ نکلی تو آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا۔

یہ سنتے ہی اس نے صبر کا دامن مضبوطی سے تھام لیا اور بادشاہ کے کہنے کے باوجود کوئی کیفیت نہ بتائی' مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مردہ خاتون پکار اٹھی' یہ بے چارہ مظلوم ہے' میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس نے زنا نہیں کیا اس کے جلے ہوئے ہاتھ کی تمام کیفیت بتلا دی' جب انہوں نے جلا ہوا ہاتھ دیکھا تو سبھی حیران و پشیمان ہوئے' پھر دونوں کی قبریں تیار کر کے دفن کردیا۔

اس عابد کے مزار سے خوشبو آنے لگی' پھر ہاتف غیبی کی آواز سنائی دینے لگی لوگو ابھی ٹھہرو' فرشتے بھی ان دونوں پر نماز ادا کرلیں' پھر ایک پرچہ آسمان سے ان کے سامنے گرا جس پر مرقوم تھا' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندے کے نام مکتوب گرامی!

میں نے اس کے لئے عرش معلیٰ کے نیچے منبر بچھا دیئے اپنے فرشتوں کو اس کے اعزاز میں جلسہ منعقد کرنے کے لئے جمع کیا' حضرت جبرائیل نے اس کی منقبت میں خطاب کیا' فرشتوں کو گواہ بنایا اور اس کا پچاس ہزار حوروں سے نکاح فرمایا' ایسا ہی انعام اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈر کر زنا سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

بلکہ اس کا تو اعلان ہے "ولمن خاف مقام ربہ جنتان" اور ایسے شخص کے لئے تو دو جنتیں ہیں جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا ہے!!

مخلوق خدا پر رحم کرنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا "واللہ یحب المحسنین" اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے! یہ ارشاد مطلقاً" ہے' مخلوق خدا پر رحم کرنا' خصوصاً جانوروں اور غلاموں پر جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔

سید عالم محسن اعظم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلاموں پر نہایت شفقت فرماتے اور فرمایا کرتے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری خدمت کے لئے تمہیں عنایت کئے' پس تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاؤ' وہی پہناؤ جو خود پہنو اور ایسے کام پر نہ لگاؤ جس سے انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑے' جو ان سے نہ ہو سکے' اور اگر ایسا تکلیف دہ کام لینا ہی پڑے تو اس میں تم ان کی معاونت کرو!

مسئلہ۔ مکاتب کے علاوہ غلام کا کھانا' سالن' کپڑا اور دیگر لوازمات زندگی آقا پر لازم ہیں' غلام' چھوٹا ہو یا بڑا' اپاہج ہو یا صحت مند' رہن ہو یا ملازم' اسے اس کی ضرورت کے مطابق دینا ضروری ہے ایسی خوراک وغیرہ جو عموماً شہر کے دوسرے غلاموں کو دی جاتی ہے اور اس کا لباس اتنا ہی کافی نہیں کہ ستر چھپائے بلکہ موسم کے لحاظ سے مزید کپڑے دینا بھی مالک پر واجب ہے اگرچہ حبشی ہی کیوں نہ ہو! اگر غلام زیادہ ہوں تو ان میں مساوات کا برقرار رکھنا بھی لازم ہے' البتہ کنیزوں میں مساوات کا قائم رکھنا ضروری نہیں' حسین و جمیل خاتون کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔

حضرت مؤلف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں خوبصورت کنیز کو غلاموں پر ترجیح کا سبب یہ ہے کہ مالک اس سے مخصوص فائدہ حاصل کرسکتا ہے جبکہ غلاموں سے ویسا نفع نہیں اٹھایا جاسکتا! کیونکہ خوبصورت غلام کو دیگر غلاموں پر کسی معاملہ میں ترجیح نہیں دی جاسکتی! اگر کوئی غلام سے قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہوگا تو وہ عذاب کا مستحق ہے!

مسئلہ۔ گائے' بھینس وغیرہ کا دودھ اس کے بچے کی ضرورت سے زائد نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوتو اس کا دوہنا جائز نہیں' تاکہ بچے کا حق نہ مارا جائے' اسی طرح شہد کے چھتے سے شہد نکالتے وقت تھوڑا سا شہد مکھیوں کے لئے چھوڑ دینا چاہئے جبکہ اس کا گزر بسر صرف شہد پر ہی ہو۔ اسی طرح ریشم کے کیڑوں کے لئے مالک پر لازم ہے ان کی خوراک شہتوت کے پتے انہیں مہیا کرے! یہاں تک کہ اگر مالک ایسا نہیں کرتا تو حاکم وقت کو اختیار ہے اس کا مال فروخت کر کے ریشم کے کیڑوں کے لئے ان کی خوراک خریدے ریشم حاصل کرنے کے لئے ریشمی کیڑوں کو دھوپ میں خشک کرنا جائز ہے جب کہ ان سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے بلاوجہ کیڑوں کو دھوپ میں ڈالنا رحم و کرم کے خلاف ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مخلوق پر رحم نہیں کرتا' اس پر بھی رحم نہیں کیا جائیگا۔

کروں مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

سات قدم' سات محل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے سات ایسے محل دیکھے جن میں ہر ایک کی وسعت و کشادگی کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب کی طرح پھیلے ہوئے تھے' دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ اس شخص کے لئے ہیں جو نابینے کو پکڑ کر سات قدم طے کراتا ہے' آپ نے فرمایا' میں نے کہا کیا یہ بشارت اپنی امت کو سنا دوں! جواب ملا اس سے بڑھ کر مزید انعام یہ بھی ہے کہ آپ کا جو امتی سات مرتبہ لاالہ الااللہ کا وظیفہ کرے گا اسے تمام دنیا کے بیس حصوں سے زیادہ حصہ جنت میں عطا کیا جائے گا (رواہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو نابینے کی چالیس قدم تک خدمت انجام دیتا ہے اس کے لئے جنت لازم ہوجاتی ہے' نیز فرمایا اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (رواہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تم کسی نابینے کو پکڑ کر چلو تو اسے بائیں ہاتھ سے پکڑو کیونکہ یہ صدقہ میں شامل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نابینے کو چالیس قدم لے کر چلتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب کسی انسان کی دونوں آنکھوں کا نور ختم کردیتا ہوں تو اس کے بدلے میری رضا ہوتی ہے کہ اسے جنت عطا کروں! عرض کیا اگر ایک آنکھ ختم ہوجائے تو فرمایا اگرچہ ایک آنکھ ہی ضائع ہو'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق پر نظر کرم فرماتا ہے تو سب سے پہلے نابینے پر ہی اس کی نظر ہوتی ہے۔

وظائف

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین جب تمہیں کسی بادشاہ یا افسر کا خطرہ لاحق ہوتو ان کلمات کا ورد کریں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم' سبحان اللہ رب السمٰوت السبع رب العرش العظیم الحمداللہ العظیم' اطہر للہ رب العلمین لا الہ الا انت عز جارک وجل ثنائک حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جب کسی حاکم کے پاس جانے کا اتفاق ہوتو یہ وظیفہ پڑھ کر جائیں۔ "اللھم ان اعوذ باسمک الاعظم الحی القیوم الاحدالصمد علٰی قلب فلان وسمعہ وبصرہ ویدہ ولسانہ حتٰی لا یجری علی الا ایاہ ۔یسرلی فی دینی و دینای وعواقب امری اللھم ارزقنی خیرہ واصرف عنی شرہ واکفبنہ یااللہ یااللہ تو حاکم وقت عزت و شرف سے پیش آئے گا اور کہے گا تمہارا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مرتبہ میرے نزدیک بلند تر ہے! اور تم امین ہو!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حاکم وقت کے پاس جائے تو یہ پڑھ لیا کرے۔ بسم اللہ ربی لا الہ الا اللہ' اللہ لا الہ الا اللہ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت مولف بیان کرتے ہیں کہ ان کلمات کے ساتھ یہ الفاظ مزید بڑھا لے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے پاس جاتے ہوئے یہ کہے تھے' کنت و تکون وانت حیی لا تموت تنام العیون وتنکدر النجوم وانت حتی قیوم لا تاخذ سنة ولا نوم۔

مجھے جدہ میں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسائل الحاجات دیکھنے کا اتفاق ہوا' جس میں مرقوم تھا کہ بہت سے اہل بصیرت سے مجھے یہ وظیفہ پہنچا ہے جو سنت فجر کی پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ الم نشرح اور دوسری رکعت میں الم ترکیف پڑھا کرے گا وہ ہر قسم کے ظالم دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا! اور یہ مجرب و صحیح ہے۔

حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اسی طرح صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جو پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ قل یاایھاا لکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھتا رہے گا وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا اس کے ساتھ ان دونوں کا پڑھنا بھی آداب میں سے ہے۔

حکایت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور میکائیل

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے کوئی عمدہ سی بات ارشاد فرمایئے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری مخلوق پر شفقت و مہربانی کرتے رہو! عرض کیا بہت اچھا! پھر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ فرشتوں پر ان کی شفقت و مہربانی کا اظہار فرمائے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں بصورت چڑیا بھیجا' جبرائیل کو بصورت باز! چنانچہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں ایک چھوٹی سی چڑیا آئی اور عرض کیا! یا نبی اللہ! مجھے اپنے ہاں باز سے پناہ دیجئے! چنانچہ آپ نے باز سے محفوظ رکھا۔

پھر آپ کی خدمت میں باز آیا اور عرض کیا آپ کے پاس میری چڑیا بھاگ آئی ہے اور میں بھوکا ہوں' آپ نے فرمایا تیری بھوک اس کے سوا بھی دور ہو سکتی ہے یا نہیں! وہ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا میں تمام تر گوشت ہوں! باز نے کہا اچھا پھر میں تو آپ کی ران سے گوشت لوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا پھر کہنے لگا آپ کے بازوؤں سے نوچوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا' پھر وہ بولا آپ کی آنکھوں کے علاوہ کہیں سے نہیں کھاؤں گا آپ نے فرمایا بہت اچھا' تب وہ کہنے لگا! یا کلیم اللہ! بفضلہ تعالیٰ آپ میں تمام خوبیاں موجود ہیں' میں جبرائیل علیہ السلام ہوں اور یہ پرندہ حضرت میکائیل ہیں' اللہ تعالیٰ کو جب تمام خوبیاں موجود ہیں' میں جبرائیل ہوں اور یہ پرندہ حضرت میکائیل ہیں' اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوا کہ آپ کے رحم و کرم اور شفقت و رافت کا اظہار فرشتوں کو دکھائے تو ہمیں یہ حکم فرمایا کہ تم دونوں چڑیا اور باز بن کر جاؤ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانوروں پر مہربانی کی کیفیت دیکھو اور پھر سوچو جو تم کہتے تھے زمین پر ایسے کو پیدا کرے گا جو خون بہائے گا! حالانکہ آپ نے اپنے آپ کو ایک جانور کی بھوک مٹانے کے لئے پیش کردیا! (سبحان اللہ)۔ پھر کیوں نہ کہیں۔

کروں مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربانی ہوگا عرش بریں پر

عابد' گائے اور اس کا بچہ

کسی بزرگ نے گائے ذبح کی جبکہ اس کا بچہ گائے کی طرف بڑی لاچاری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے دیکھ رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے جس مرتبے پر وہ عابد فائز تھا گرا دیا' اور اس کی روحانیت سے دل کو خالی کردیا' وہ مارے مارے پھرنے لگا' سڑکوں نے اسے تماشا بنا لیا' جدھر جاتا بچے استہزا کرتے ہوئے اس پیچھے پڑے رہتے۔ ایسے ہی حالات سے دوچار کہیں سر چھپانے جارہا تھا کہ گھونسلے سے چڑیا کا بچہ گرا ہوا نظر پڑا' اس نے اسے بڑی محبت و شفقت سے اٹھایا اور گھونسلے میں رکھ دیا' اللہ تعالیٰ نے اسی رحم دلی کے باعث اسے صدیقت کے مرتبہ پر فائز فرما دیا۔

حکایت۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چڑیا کو ایک بچے کے ہاتھوں دیکھا' آپ نے رحم فرماتے ہوئے بچے سے چڑیا کو خرید کر آزاد کردیا' جب آپ نے وصال فرمایا تو بعد از وصال کسی صحابی کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی' انہوں نے قبر میں سوال و جواب کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب منکر نکیر سوال کے لئے حاضر ہوئے تو آواز آئی۔ فرشتو! واپس جاؤ! میرے بندے کو سوال کرکے پریشان نہ کرو' اس نے ایک روز میری چھوٹی سی مخلوق چڑیا کو بچے کے ہاتھوں خرید کر آزاد کردیا تھا میں نے اسی کے سبب آخرت کی کامیابیوں سے انہیں بہرہ مند فرما دیا ہے۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربانی ہوگا عرش بریں پر

حکایت۔ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کسی شہر کا حاکم بنانے کے آرڈر تحریر فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک لڑکا دوڑتا ہوا آیا اور آپ کی گود میں بیٹھ گیا' آپ نے نہایت شفقت کا اظہار فرمایا' یہ دیکھ کر وہ شخص کہنے لگا ! امیرالمومنین ! میرے دس بیٹے ہیں مگر میں نے تو کبھی ایسی شفقت کا تصور نہیں کیا!

آپ نے فرمایا اچھا! پھر وہ تحریر کردہ آرڈر چاک کرتے ہوئے فرمایا جو شخص اپنی اولاد پر رحم نہیں کرتا وہ دوسروں پر خاک رحم کرے گا! جاؤ تم اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائق نہیں کہ تمہیں حاکم شہر بنایا جائے۔

اسی طرح ایک شخص کو آپ نے حاکم شہر بنایا' جب وہ آرڈر لئے روانہ ہوا تو اس نے خواب میں دیکھا آفتاب و مہتاب آپس میں جھگڑ رہے تھے' وہ آپ کی خدمت میں واپس پلٹا اور خواب بیان کیا' آپ نے فرمایا تو آفتاب کے ساتھ تھا یا مہتاب کے ساتھ' اس نے کہا کہ مہتاب کے ساتھ ! آپ نے آرڈر واپس لے لئے اور فرمایا' مہتاب ظالم بادشاہ کے مماثل ہے جب کہ آفتاب عادل ! پس جب تو ظالم کے ساتھ رہا تو مجھے خطرہ ہوا' کہیں رعیت پر ظلم کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

مہتاب' تمام رات ایک جیسا نہیں رہتا جبکہ آفتاب طلوع سے غروب تک روئے زمین کو منور رکھتا ہے اور برابر روشنی دیتا رہتا ہے جبکہ چاند کی طلوع کے ساتھ ہی روشنی کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے صرف تین راتیں ایسی ہیں جن میں چاند کی روشنی نسبتاً" زیادہ رہتی ہے لہٰذا اندھیرا خود ظلم پر دلالت کرتا ہے جبکہ روشنی عدل سے عبارت ہے جو آفتاب سے متعلق ہے ! (تابش قصوری)

ایک شخص بکری کو لٹا کر چھری تیز کر رہا تھا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا تو اس کو دو دفعہ مارنا چاہتا ہے کیا اچھا ہوتا کہ لٹانے سے پہلے چھری تیز کر لیتا پھر ذبح کے لئے لٹاتا۔ (رواہ الطبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہوں تو مجھے اس پر بڑا رحم آتا ہے آپ نے فرمایا جو مخلوق خدا پر رحم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رحم سے نوازے گا۔ (رواہ الحاکم)

حضرت امام نوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بوقت ذبح جانور کو پانی دکھا لینا چاہیے نیز کسی دوسرے جانور کے سامنے بھی ذبح نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے سامنے چھری تیز کریں۔ حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میرے والدہ ماجد علیہ الرحمتہ جب کوئی مرغی ذبح کرنا چاہتے تو علیحدگی میں لے جاتے!

(نوٹ) اور مذبح خانوں میں، مرغیوں کے ڈربوں میں، ایک دوسرے جانوروں کے سامنے بڑی بے رحمی سے ذبح کرتے رہتے ہیں اور مشینوں کے ذریعے ایک ہی لمحے سینکڑوں کی تعداد میں ذبح کرنے کا غلط طریقہ بھی رائج ہوچکا ہے ان تمام لوگوں کو ایسے ارشادات پر غور کرنا چاہئے اور جانوروں کے ساتھ اتنی بے رحمی سے پیش نہیں آنا چاہئے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ایسے بے رحم افراد جو جانوروں کو بڑی بے دردی اور بے رحمی سے ذبح کر کے اپنا کاروبار چلاتے رہے اکثر ان میں مفلوج ہوئے اور بعض تو آنکھوں کی بینائی بھی کھوہ بیٹھے، اللہ تعالیٰ جل و علیٰ بے دردی اور بے رحمی کے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

ہمارے نہایت ہی محترم بزرگ حضرت الحاج الحافظ صاحبزادہ پیر سید نثار قطب رضیؔ شیرازی علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ جن کا وصال 11 اپریل 1997ء 11 ذوالعقدہ المبارکہ 1417ھ بروز پیر ہوا، آپ کا معمول تھا جس شخص کو مرغی ٹانگوں سے پکڑ کر گردن کو نیچے کیئے جاتے دیکھتے تو آپ تڑپ اٹھتے، فوراً اس کے پاس جاتے اور مرغی کو ہاتھوں میں سیدھا پکڑ کر فرماتے محترم یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اس پر رحم کریں اسے نہ لٹکائیں، اس طرح اسے تکلیف ہوتی ہے اور جانورں کو تکلیف دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے چنانچہ اس ارشاد پر وہ لوگ مرغیوں کو سیدھا پکڑنے پر آمادہ ہوجاتے ــــ (تابش قصوری)

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف ایک بار وحی آئی کہ اے کلیم اللہ! ہم نے آپ کو کلیم اس لئے بنایا ہے کہ ایک روز جب آپ بکریاں چرا رہے تھے ایک بکری بھاگی آپ نے اس کا پیچھا کیا وہ اور بھاگی ایک وادی سے دوسری وادی میں جانکلی، یہاں تک کہ آپ نے پکڑ لیا، اور آپ نے اس پر ناراضگی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے بجائے رحم فرمایا' اسی سبب سے ہم نے آپ کو کلیمی کا تمغہ عطا فرمایا۔

حضرت رضی شیرازی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے میرے جداعلیٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ثانی لاثانی رحمہ اللہ تعالیٰ جس گھوڑی پر سفر کرکے واپس علی پور شریف پہنچتے تو اس گھوڑی کو اپنے ہاتھوں سے شفقت سے دبایا کرتے اور فرماتے اس کا ہم پر حق ہے سو وہ ہم ادا کرتے ہیں۔

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیوۃ الحیوان میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے بعد از وصال خواب میں دیکھا اور دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس نے بخشش سے نوازا۔ اور تمہیں پتہ ہے کس نیکی کے باعث بخشش سے نوازا ہے' تمہیں یاد ہوگا ایک مرتبہ بغداد کے بازار میں جارہے تھے' نہایت سردی کا موسم تھا' تمہیں ایک بلی سردی کے باعث پریشان نظر آئی اسے اٹھایا اور اپنی پوستیں میں چھپالیا' تمہاری یہ نیکی بخشش کا باعث ہے۔

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی ایک بار جمعہ کے دن سو رہے تھے کہ ایک بلی آئی اور آپ کی آستیں کاٹ لی آپ نماز کے لئے بیدار ہوئے تو دیکھا بلی آستین پر سو رہی ہے آپ نے نہایت احتیاط سے آستین کاٹ لی تاکہ بلی کے آرام میں خلل نہ آئے' جب نماز سے فارغ ہوکر واپس آئے تو بلی جاچکی تھی' چنانچہ آپ نے آستین کو اٹھایا اور پیوند لگالیا۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے ایک کنویں پر کتے کو دیکھا جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اور زبان باہر نکالے ہوئے ہے' اس آدمی نے ازراہ ترحم کنویں سے پانی نکال کر اسے پلا دیا' اسی پر ہی اس کی مغفرت ہوگئی۔

اسی طرح ایک خاتون کے بارے میں حکایت کہی گئی ہے جس نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشش سے نوازی گئی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رحمت حق بہانہ می جوید بہا نمی جوید

حکایت۔ فاسق آدمی اور اندھا کتا

بنی اسرائیل کے ایک فاسق شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ جب وہ فوت ہوا تو لوگوں نے اسے بے گورو کفن گڑھے میں پھینک دیا' اس دور کے نبی کی طرف وحی نازل ہوئی کہ اسے گڑھے سے نکال کر غسل دیں اور کفن پہنائیں' نماز جنازہ ادا فرما کر اسے قبرستان میں دفن کریں چنانچہ اللہ کے نبی علیہ السلام حکم بجا لائے اور اسے نکال کر سب امور سرانجام دیئے' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی کیا ماجرا ہے! یہ اس مرتبے کا کیسے اہل ہوا' ارشاد ہوا اس شخص نے ایک مرتبہ ایک اندھے کتے کو پانی پلا کر اس کی پیاس بجھائی تھی جس کے باعث مجھے اس کا یہ فعل اچھا لگا تو اسے مغفرت و بخشش سے نوازا!

مسئلہ۔ ابن ابی جمرہ علیہ الرحمہ نے شرح البخاری میں رقم فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت اعلیٰ ہے۔ بروایت دیگر چالیس روز تک کی بارش سے بہتر ہے۔

حکایت۔ حضرت ابو سلیمان خواص سے گدھے کی گفتگو

رسالہ مشیریہ میں ہے کہ حضرت ابو سلیمان خواص رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گدھے پر کہیں جارہا تھا کہ مکھیوں کے باعث گدھے کا اپنا سر جھکنے لگا۔ میں نے اس کے سر پر ضرب لگائی تو وہ سر اٹھا کر کہنے لگا ایسے ہی اپنے سر پر بھی مارو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے پوچھا تمہاری توبہ کا باعث کیا ہے' آپ نے فرمایا میں نے ایک مرتبہ اپنے غلام کو مارا تو وہ کہنے لگا! اس رات کو یاد کیجئے جس کی صبح کو قیامت ہوگی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت۔ حضرت نوح علیہ السلام اور درندہ

عقائق الحقائق میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک درندہ سوار ہوگیا' اور اس نے کشتی والوں کو ستانا شروع کردیا آپ نے دعا فرمائی' اور اللہ تعالیٰ نے اسے بخار میں مبتلا کردیا وہ کشتی کے ایک کونے میں لیٹ کر کراہنے لگا حضرت نوح علیہ السلام نے اسے ایک طمانچہ رسید کردیا' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میں عدل و انصاف سے فیصلہ فرمانے والا ہوں یہ میری مخلوق ہے اس نے بیماری کی حالت میں آپ کی شکایت کی ہے' اور مجھے بیمار کی فریاد سے محبت ہے لہٰذا آپ اس کے پاس جائیں اور اس کی تیمارداری کریں اور پیار سے اس کا علاج فرمائیں' چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے سر پر دست شفقت رکھا' اللہ تعالیٰ نے شفا سے نواز دیا' کہتے ہیں کہ اگر شیر کو بخار لاحق نہ ہوتا اس کا شر بہت بڑھ جاتا۔

لطیفہ عجیبہ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام جب ہدہد کو مفقود پایا تو عقاب کو حکم دیا اسے تلاش کرے عقاب نے یمن کی طرف پرواز کی' دیکھا تو ہدہد آرہا تھا' عقاب ہدہد پر جھپٹا' ہدہد نے رحم طلب کیا تو وہ حملے سے رک گیا اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو ہدہد نے اپنے پروں کو زمین پر عاجزی سے گھسیٹنا شروع کردیا' حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا' میں تجھے سخت سزا دوں گا' ہدہد نے عرض کیا! یانبی اللہ ! آپ ذرا کل' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کا تصور کیجئے یہ سنتے ہی آپ نے ہدہد کو معاف فرمادیا۔

حکمت۔ ہدہد کو ذبح کرکے گھر کے دروازہ پر لٹکایا جائے تو اہل خانہ نظر بد اور جادو وغیرہ کے اثرات سے محفوظ ہوجاتے ہیں سداب کے ساتھ اس کا بھون کر کھانا لسیان دافع ہے' بیمار اس کا گوشت کھائے اوراس کا دماغ میٹھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تیل میں ملا کر ناک میں قطرے ٹپکائے تو صحت کاملہ حاصل ہوا' جذام کے آغاز میں ہد ہد کی آنکھوں کا تعویذ گلے میں ڈالنے سے مرض ختم ہو جاتا ہے' اس کے پروں کا تعویذ دشمن سے حفاظت کا باعث ہے۔ کسی بھی عذر کے باعث بیوی کی قربت سے محروم شخص ہدہد کی دھونی لے' .بفضلہ تعالیٰ صحت یاب ہو گا' ہدہد حلال جانورں میں شمار ہو تا ہے!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان اللہ الا یظم متقال ذرۃ شیکد۔ اللہ تعالیٰ چیونٹی کے سر کی مقدار بھی ظلم جائز نہیں رکھتا' متقال ذرہ سے چیونٹی کا سر مراد ہے۔

حکایت۔ ایک صوفی اور کتا

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک صوفی کھانا کھا رہا تھا اس کے پاس کتا پہنچ گیا' صوفی صاحب نے کتے کو پتھر دے مارا' اس کا پاؤں ٹوٹ گیا' کتے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں فریاد کی' آپ نے صوفی صاحب سے ازالہ کامطالبہ کیا' اس نے معافی طلب کی اور عرض کیا میں ازالہ کے لئے ہر روز دو روٹیاں دیا کروں گا۔ آپ نہ مانے اس نے مزید دینے کا وعدہ کیا تو اسی اثناء میں کتا عرض گزار ہوا' یا نبی اللہ ! میں اس سے صرف ایک بات طلب کرتاہوں وہ یہ کہ اسے فرمایئے اپنے دماغ سے تصوف کو نکال دے کیونکہ مجھے تو اس کے تصوف نے دھوکہ دیا تھا

فائدہ۔ صوفیانہ لباس کی برکت

کتاب العراس میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تم صوف کا لباس پہنا کرو' قیامت میں یہ تمہاری پہچان ہو گا' اس میں غور و فکر کیا کرو کیونکہ حکمت و دانائی ملتی ہے۔

دستار کی برکت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زہرالریاض میں ہے کہ قارون کے خاندان میں سے ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر عذاب مسلط کیا تو اس پر عذاب موخر کردیا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا ہے تواضعا اونی لباس پہننے سے دل اور آنکھوں میں نورو سرور پیدا ہوتا ہے' عوارف المعارف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوف کے لباس سے نور حاصل کیا کرو! کیونکہ اس سے دنیا میں عاجزی اور آخرت میں نور حاصل ہوگا!

تصوف اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں سے تصوف ظاہر فرمایا! مال کا خرچ کرنا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیوند لگا لباس، حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عاجزی و انکساری حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' اور شجاعت و فتوت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تصوف' کرم پر مبنی ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ کلی طور پر حاصل تھا' تصوف رضا پر مبنی ہے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کو حاصل تھا' نیز صبر پر مبنی ہے جو حضرت ایوب علیہ السلام کو حاصل تھا تصوف اشارہ پر مبنی ہے وہ حضرت زکریا علیہ السلام کو حاصل تھا نیز غربت پر مبنی ہے جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حاصل تھا' اور لباس میں صوف پر مبنی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہے' شجاعت پر مبنی ہے جو نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اصفیاء ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھامنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے ہیں، نیز ایک آنکھ جنت پر اور دوسری سے دوزخ ملاحظہ کر رہے ہیں اور ایک قدم دنیا میں دوسرا قدم آخرت کے صحن میں رکھے ہوئے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں، صوفی وہ شخص ہے جو محبت و خوشی اور دل کی رغبت سے لباس صوف پہننے اور نبی کریم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلے اور دنیا کو پس پشت رکھے۔

احترام مشائخ کرام

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرو، کوئی نبی ایسا نہیں تھا جو شب معراج میرے پاس نہ آیا ہو، اور مجھے سلام نہ کیا ہو، سوا ایک کے! حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آیئے ان کے ہاں خود جایئے، اور انہیں سلام پیش کریں، اس وجہ سے نہیں کہ ان کی فضیلت آپ سے بڑھ کر ہے، بلکہ ان کے بڑھاپے کی وجہ سے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں جنہیں شیخ المرسلین کے لقب سے نوازا گیا ہے! (رواہ نفسی علیہ الرحمتہ)

حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہوئے، تفصیل آیندہ ملاحظہ فرمایئے گا ہاں حضرت نوح علیہ السلام اپنی عمر کے باعث شیخ المرسلین سے ملقب ہوئے، نہ بالوں کی سفیدی سے۔ کیونکہ باوجود 950 سال تبلیغی عمر آپ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے!

موت کی پہلی منزل

سیدعالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھاپا موت کی پہلی منزل ہے، نیز فرمایا جو شخص اسلام میں بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندہ کا خیر مقدم کرو! یہ اس کی صفت ہے جس کا ایک بال سفید ہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیرے نامہ اعمال کی سیاہی تیرے بڑھاپے کی سفیدی میں بدل دی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں یہ عظمت اس کے لئے ہے جو بحالت پیری فوت ہوا' پھر بھلا جو جوانی کے عالم میں فوت ہو اس کی کیا شان ہوگی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ملک الموت کی دہشت کے باعث میری امت قبروں سے باہر نکلے گی تو ان کے بال سفید ہوچکے ہوں گے!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے جس کی نیکی میں عمر طویل ہوئی' نیز فرمایا تم میں وہ بہت اچھے ہیں جنہوں نے لمبی عمر پائی اور اچھے عمل کئے' حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار کی عمر کی کوئی قیمت ادا نہیں کرسکتا اگر وہ اپنی بداعمالیوں کی توبہ استغفار سے اصلاح کرلے۔

امام ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ شرح البخاری میں فرماتے ہیں ایماندار کا راس المال اس کی عمر ہے اور اس کا نفع' اعمال صالحہ ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی اسی برس سے تجاوز کرگیا اسے کچھ نہیں کیا جائے گا اور بلاحساب و کتاب جنت کا مستحق ہوگا!

نیز فرمایا مکمل سعادت' اس شخص نے حاصل کی جس نے طویل عمر پائی اور طاعت الٰہی میں بسر کی سید عالم' مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان چالیس سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے جذام' جنون اور برص کو دور کردیتا ہے' جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس پر گناہوں کا بوجھ ہلکا کردیتا ہے' ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رجوع کرتا ہے' ستر برس میں اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت نصیب کرتاہ' اور اس سے آسمان والے بھی محبت کرتے ہیں اسی سال کو پہنچتاہے تو اس کی نیکیاں قبولیت کی سعادت حاصل کرلیتی ہیں' اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے' نوے برس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تک اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیتا ہے' زمین قیدی کی مانند ہوجاتا ہے مگر قیامت میں وہ اہل و عیال کے لئے سفارشی بنا دیاء جائے گا۔

ایک روایت میں ہے جب مسلمان مرد سو سال کاہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں حبیب کا مرتبہ پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ حبیب کو عذاب سے دوچار نہیں کرے گا۔

میں ے اللہ تعالیٰ کے ارشاد وما لکم یرجون للہ وقارا ... تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ سے عزت و قار یعنی ثواب کی امید نہیں رکھتے' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر میں ہے کہ تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ڈرتے' بعض کہتے ہیں تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کے حقوق نہیں پہنچاتے' اور بعض نے کہا تمہیں کیا ہوا' اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کا اعتراف نہیں کرتے وقدخلقکم الطوراً۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مختلف کیفیتوں میں پیدا کیا' تندرست' بیمار' مالدار' غریب' بچہ' جوان' بوڑھا' ایسی حالتوں میں تبدیل کیا۔

کہتے ہیں بچہ جب سات سال کا ہوتا ہے اسے برے بھلے کی تمیز ہوجاتی ہے' وہ بات کو سمجھنے لگتا ہے' جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے' پس ایسی عمر میں اسے نماز کا حکم دو' اور دس برس کا ہوتو نماز نہ پڑھنے کی صورت میں اسے سزا دیں' ادب و احترام کی تعلیم میں مارنا والدین کا حق ہے' پندرہ سال کی عمر میں وہ مکلف ہوتا ہے' اور اس پر قلم قدرت حرکت میں آتا ہے یعنی اس کے اعمال لکھے جاتے ہیں' اکیس برس تک اس کا قلب بیدار ہوجاتا ہے' اٹھائیس سال تک عقل کی حد پوری ہوجاتی ہے' تیس سال میں قوت انتہاء کو پہنچتی ہے' چالیس سال میں اس سے جذام' برص اور جنون اٹھا لیا جاتا ہے' پچاس سال میں رجوع الی اللہ میں' اسی سال کی عمر میں برائیاں ختم کردی جاتی ہیں۔ نوے برس تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی کا ارشاد فرماتا ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سو سال کی عمر ہوتی ہے تو اس کے اہل خانہ میں ستر آدمیوں کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے علامہ حناطی علیہ الرحمہ۔ مروی ہیں کہ سات برس کی عمر میں بچہ تمیز کرنے لگتا ہے' چودہ پندرہ برس کی عمر بلوغت کی ہے' اکیس برس میں بلوغت میں اضافہ ہوتا ہے' اٹھائیس برس میں عقل کامل ہوتی ہے' اس کے بعد عقل میں اضافہ نہیں ہوتا مگر تجربات کے باعث ترقی ہوتی رہتی ہے!

حکایت۔ اسناد حدیث بخشش کا باعث!

حضرت یحییٰ ابن اکثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعد از انتقال کسی صاحب حال کو زیارت ہوئی' انہوں نے عالم برزخ کی کیفیت دریافت کی تو آپ نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے شیخ! تو نے کیا کیا' میں عرض گزار ہوا' الٰہی آپ کی طرف سے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے' جسے معمر نے زہری سے بروایت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور انہیں حضرت جبرائیل نے آپ کی طرف سے بیان فرمایا! کہ مجھے بوڑھے کو عذاب دینے پر شرم محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ہاں ان تمام راویوں نے سچ فرمایا' جاؤ' میں نے تمہیں معمر' زہری' عروہ' عائشہ' رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرائیل کے صدقے بخشش سے نوازا کیونکہ یہ تمام راوی سچے ہیں اور میں نے بھی سچ کہا اور سچ کر دکھایا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس وحی آئی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا بڑھاپا میرے نور کا ایک حصہ ہے' اور میری ذات اس سے بلند تر ہے کہ میں اپنے نور کو آگ میں جلاؤں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت۔ حضرت امام محمد نیشاپوری رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا' وہ کہنے لگے جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو چند باتوں کے بعد مجھے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوا۔

میں نے عرض کیا! الٰہی آپ کے متعلق میرا یہ گمان تو ہرگز نہیں تھا! ارشاد ہوا بتایئے پھر تمہارا میرے بارے کیا گمان تھا! تو میں نے یہ حدیث پیش کردی!

کہ مجھے یحییٰ نے سعیہ سے بروایت قتادہ حضرت انس سے بیان کیا' انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے بروایت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان پہنچایا ہے کہ میرے بندے کا میرے ساتھ بس یہ کہنا تھا کہ ارشاد ہوا' ان تمام راویوں نے سچ کہا میرے محبوب نے سچ فرمایا' جبرائیل نے سچ پہنچایا اور میں نے بھی سچ کہا۔

پھر مجھے خوش کردیا گیا اور مجھے زرق برق کے ستر جوڑے عطا فرمائے' سرپر تاج سجایا' مخلدون کے جلوس میں جنت میں پہنچایا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیک گمان' جنت کی قیمت ہے!

حکایت۔ صالح خطیب کے صالح اعمال

امام قرطبی تذکرہ میں حضرت امام ابن ابی جمرہ کی شرح بخاری سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک صالح خطیب کا وصال ہوا' بعد از انتقال کسی نیک طینت کو خواب میں ملے' انہوں نے سوال و جواب کی کیفیت دریافت کی۔ خطیب صاحب فرمانے لگے جب منکر نکیر سوال و جواب کرنے لگے تو میں کچھ دیر خاموش رہا! اسی اثناء میں ایک نہایت خوبصورت جوان نمودار ہوا' اس نے مجھے جواب سے آگاہ کیا میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ کہنے لگا میں تیرا عمدہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عمل ہوں' میں نے کہا اتنی دیر کہاں رہے' اس نے کہا تو وعظ کا نذرانہ بادشاہ سے وصول کرلیتا تھا اسی بناء پر میرے پہنچنے میں دیر واقع ہوئی' خطیب صاحب نے فرمایا وہ نذرانہ لے کر غرباء میں تقسیم کردیا کرتا تھا' خود نہیں کھاتا تھا' تو عمل خیر گویا ہوا!! اگر تم خود استعمال کرتے تو آج اس حسین و جمیل صورت میں مجھے نہ دیکھ پاتے!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ بدن جو حرام غذا سے پرورش پاتا ہے اس پر جنت حرام کردی جاتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس کے پیٹ میں حرام غذا ہے اس کی نماز قبول نہیں!

وظیفہ۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک روز ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ۔ دنیا نے مجھ سے منہ موڑ لیا' اور میں خالی ہاتھ رہ گیا' آپ نے فرمایا تیرے لئے ملائکہ اور مخلوق خدا دعا گو ہے جن کے باعث تجھے روزی مل رہی ہے! لیجئے' اس وظیفے کو صبح و شام ایک سو بار پڑھا لیا کرو۔ دنیا تیرے قدموں آئے گی اور ہر کلمہ سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روئے زمین پر مرقوم ہے جو دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہے' اور جو دنیا سے ناراض' اللہ تعالیٰ اس سے راضی بلکہ اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب ہے!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں دنیا تین طرح کی ہے' ایماندار کی دنیا' منافق کی دنیا اور کافر کی دنیا۔

ایماندار کی دنیا وہ ہے جو اسے دار عمل سمجھتا ہو آخرت کے لئے زادراہ تیار کرتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

منافق کی دنیا جو صرف زیب و زینت اور خود بینی و خودنمائی تک محدود ہے۔

کافر کی دنیا' جو دارفنا میں صرف فائدہ اٹھاتا ہے اور آخرت میں اس کے لئے خیر کا کوئی حصہ نہیں۔

علامہ حناطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں زہد میں تین حرف ہیں۔ ز' ہ' د۔ ز سے زینت کا ترک' ہا سے ہوس و حرص کا ترک اور دال سے دنیا کا ترک کرنا ہے۔

حکایت۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کیلئے مسجد نبوی میں آرہے تھے کہ راستے میں ایک ضعیف العمر صحابی آپ کے آگے آگے جارہے تھے' آپ نے ان کے بڑھاپے کی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے پیچھے پیچھے چلنا شروع کیا اور آگے بڑھ کر نکلنے کی کوشش نہ کی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع فرما چکے تھے' آپ نے رکوع سے قومہ کی طرف سے آنے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی پشت پر ہاتھ رکھ دیا یہاں تک کہ حضرت علی المرتضیٰ اللہ تعالی عنہ جماعت میں شامل ہوئے۔ (واللہ تعالیٰ وجیہہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بوڑھے کی عزت و توقیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جل و علیٰ' جب وہ شخص بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی تعظیم و توقیر کراتا ہے' نیز بوڑھے کی تعظیم' عمر کی درازی پر دلالت کرتی ہے حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو بڑوں کی توقیر کرتا ہے اور چھوٹوں پر رحم کرتا ہے وہ قیامت میں میرا مصاحب ہوگا!

حکایت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھے کو دیکھا اور اس سے دریافت فرمایا' کیا موت سے محبت رکھتا ہے اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کہا نہیں، جوانی اپنے شر کے ساتھ ختم ہوئی اور بڑھاپا اپنی بھلائی کے ساتھ سایہ فگن ہے!

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بھلائی تو تمام تر جوانی میں ہے، اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو علم عطا فرمایا جوانی کے عالم میں ہی عطا فرمایا، حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امام سبکی علیہ الرحمہ نے جو روایت نقل فرمائی ہے وہ اس روایت کے معارض نہیں! کیونکہ اگر کوئی ایک آدھ مثال ملتی بھی ہے تو القیل کالعدم کے حکم میں شامل ہوگی۔

حکایت۔ امام قفّال علیہ الرحمہ اور بڑھاپے میں علوم کا حصول

امام سبکی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ امام قفال رحمہ اللہ تعالیٰ نے جوانی کے بعد بڑھاپے کی حالت میں علم حاصل کیا۔ انہیں قفل سازی کے فن میں مہارت تامہ حاصل تھی، یہاں تک کہ چار دانے کے برابر وزن میں قفل تیار کرلیتا تھا بعدہ حصول علم کے بعد بحرالعلوم ہوئے، نہایت عمدہ اور عجیب نکات بیان فرمایا کرتے، اور ہر فن میں ایسے مرد میدان تھے کہ ان کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

417ھ میں آپ نے وصال فرمایا، اس وقت آپ کی عمر نوے سال تھی، آپ کا نام عبداللہ بن احمد بن عبد ہے حضرت امام قفال کو بڑھاپے میں جو علم حاصل ہوا وہ وہبی تھا کسبی علم نہیں تھا، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم لدنی سے خاص فرماتا ہے۔

لطیفہ۔ اپنی عمر نہ بتائیے

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی عمر بتانا خلاف مروت ہے، اگر کم بتائیں تو لوگ حقیر سمجھیں گے اور اگر زیادہ کہیں تو لوگ بے وقوف گمان کریں گے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت طلائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اپنی ضروریات بوڑھوں سے طلب کرنے کے بجائے جوانوں سے حاصل کرو کیونکہ اسی میں آسانی ہے' جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا - لا تثریب علیکم الیوم۔ آج کے دن تمہارا مواخذہ نہیں ہوگا! جبکہ حضرت یعقوب علیہ السلام سے انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا' یعنی تہجد کے وقت یا جمعرات یا ایام بیض کی راتوں میں تمہارے لئے استغفار کی جائے گی' چاند کی تیرھویں' چودھویں' پندرھویں راتوں میں دعا مقبول ہوتی ہے۔

طلب ضرورت اور حیا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب تجھے کسی سے کوئی چیز مطلوب ہو تو رات کو یا اس کی پشت پیچھے طلب نہ کرو بلکہ دن اور اس کے سامنے طلب کرو کیونکہ حیاء آنکھوں میں ہے۔

بعض فرماتے ہیں افسر کے پاس تجربہ کار عالم کو ہونا چاہئے جو رعایا کی ضرورت سے واقف ہو کر کیونکہ بوڑھے کی نظر جوان کی نظر سے زیادہ مکمل ہوتی ہے' کسی نے کیا خوب کہا۔

ان الامورا اذا الاحداث دبرھا
دون الشیوخ تریٰ فی بعضھا خللاً

جب تجربہ کار کہنہ مشق بوڑھوں کے سوا جوانوں نے کاموں کی تعبیر کی ہو تو یقیناً ان کے کام میں کوئی نہ کوئی خرابی رونما ہوگی۔

وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے

حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ماوروی علیہ الرحمہ اللہ کی ادب الدنیا والدین' میں نے دیکھا ہے کہ بوڑھے عالم وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے ہیں اگر تمہیں غلط کام کا مرتکب پائیں گے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

روکیں گے، اور آپ کو نیکی میں مشغول پائیں گے تو معاونت کریں گے!

فائدہ۔ احساس ندامت اور فضائے رحمت

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کسی بوڑھے کے بارے حکم فرمائے گا اسے جنت میں لے جاؤ، وہ لے کر جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو وہ کہے گا میرا نامہ اعمال تو دکھایئے فرشتے کہیں گے ہمیں دکھانے کا حکم نہیں وہ اصرار کرے گا اور فرشتوں کو حکم ہو گا اسے نامہ اعمال دے دو۔

جب وہ اپنا نامہ اعمال دیکھے گا تو اسے گناہوں سے پر نظر آئے گا پھر وہ احساس ندامت سے پکار اٹھے گا اتنے زیادہ گناہوں کے ہوتے ہوئے میں کونسا منہ لے کر جنت میں جاؤں! فرشتو! مجھے جنت نہ لے جاؤ! اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو اس کے ہاتھوں سے نامہ اعمال اڑا لے جائے گی۔ پھر رحمت کی ہوا چلے گی جس سے اس کا دل سکون و اطمینان سے شاد کام ہو گا۔ یہاں تک کہ اسے اپنے نامہ اعمال کے گناہوں کا تصور تک بھی نہ رہے گا، گویا کہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہی نہیں اور اسے فرشتے بڑے اعزاز سے داخل جنت کریں گے۔

کنگھی، اور خضاب؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے استعمال فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب خضاب لگا کر شخص قبر میں جاتا ہے تو منکر، نکیر اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا اور تیرا نبی کون ہے تو منکر، نکیر سے کہتا ہے اس ایماندار کے ساتھ نرمی اختیار کرو، کیا تمہیں اس کا نور ایمان نظر نہیں آتا!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نورے کے بعد مہندی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

قال انس رضی اللہ تعالٰی عنہ دخل رجل علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہوا بیض الر أس واللحیۃ فقال الست مسلمًا قال بلٰی فاختضب، حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ اس کا سر اور ڈاڑھی سفید ہوچکی تھی آپ نے فرمایا ! کیا تو مسلمان ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (میں مسلمان ہوں) آپ نے فرمایا پھر خضاب لگاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگایا کرو کیونکہ اس میں خوشبو آتی ہے پریشانی جاتی ہے اور تسکین بہم پہنچاتی ہے۔

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اختضبوا فان الملائکۃ یستبشرون بخضاب المومن۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا خضاب لگایا کرو کیونکہ فرشتے خضاب لگانے والے ایماندار پر خوش ہوتے ہیں۔

حضرت ابوطیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالٰی کے راستے میں ایک درہم صرف کرنا سات سو درہم کے برابر ہے' اور داڑھی کے خضاب میں ایک درہم صرف کرنا سات ہزار درہم کے برابر ہے' عبارت ملاحظہ۔ قال ابوطیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نفقۃ درہم فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ونفقۃ درہم فی خضاب اللحیۃ بسبعۃ الآف درہم۔

بعض اکابر بیان کرتے ہیں کہ جب کسی بچے کو چیچک شروع ہو تو اس کے دونوں پاؤں کے تلووں میں مہندی لگا دی جائے تو اس کی آنکھیں چیچک کے اثر سے محفوظ رہتی ہیں' حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ نسخہ مجرب ہے ! حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے بچوں پر اس کا بارہا تجربہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا .بفضلہ وکرمہ تعالیٰ اسے بے حد مفید پایا' حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اور درختوں کی نسبت مہندی کا پودا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے!

عورتوں کو مہندی لگانا مستحب ہے' لیکن کبھی واجب ہوجاتا ہے جب خاوند نے اپنی عورت کے لئے مہندی کا سامان مہیا کردیا ہو' ہاں خاوند کے وصال پر عدت وفات میں جتنا بدن کھلا رہتا ہے اس پر مہندی لگانا حرام ہے اور مطلقہ مغلظہ یا طلاق خلع والی کو مہندی لگانا مناسب نہیں!

کنگھی کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھی کرتا ہے وہ کئی قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے' اور اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے سرپر کنگھی کرتا ہے وہ مصائب و آلام سے امن پاتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کنگھی کیا کرو کیونکہ اس عمل سے فقر دور ہوتا ہے' جو صبح کنگھی کرتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے' داڑھی مردوں کی زینت اور چہرے کی خوبصورتی ہے۔

لطیفہ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مدعی غیب دان

حضرت مئولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کرسی پر یہ دعویٰ کرتے ہوئے دیکھا! لوگو! عرش کے نیچے جو کچھ بھی ہے مجھ سے پوچھئے میں بتادوں گا آپ نے فرمایا' تو نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے! اچھا یہ بتایئے سہی! تیری داڑھی کے بال طاق ہیں یا جفت؟ وہ خاموش رہا اور کہنے لگا اے ابن رسول اللہ، مجھے تعلیم فرمایئے' آپ نے فرمایا جفت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا ہے ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے! لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جفت ہے، طاق تو صرف اسی کی ذات اقدس ہے (جو مخلوق ہونے سے بھی پاک ہے)

فوائد جلیلہ۔ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بغیر پانی لگائے کنگھی کرتا ہے اس کی عقل و فہم میں اضافہ ہوتا ہے جو پانی لگا کر کرتا ہے اس کی سوچ اور فکر میں کمی واقع ہوتی ہے۔

سات دنوں میں کنگھی کی برکتیں

جو شخص اتوار کو کنگھی کرتا ہے! اسے خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص پیر کو کنگھی کرتا ہے! اس کی ضرورت پوری ہوتیں ہیں۔

جو شخص منگل کو کنگھی کرتا ہے! اسے معاملات میں آسانی و سہولت پیدا ہوتی ہے۔

جو شخص بدھ کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

جو شخص جمعرات کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

جو شخص جمعۃ المبارک کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اسے فرحت و نشاط سے نوازتا ہے۔

جو شخص ہفتہ کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بری باتوں سے بچا لیتا ہے۔

جو شخص کھڑے ہو کر کنگھی کرتا ہے اس پر دین غالب رہتا ہے

جو شخص بیٹھ کر کنگھی کرتا ہے اس سے دین کنارا کشی اختیار کرتا ہے۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں ہمیں نبی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ (کوئی تو بات ہوگی) (تابش قصوری)

نسائی شریف میں باسناد صحیح مروی ہے کہ انسان کی سعادت میں یہ بات بھی ہے کہ اس کی داڑھی بھاری نہ ہو۔ (رواہ ابن عباس رض اللہ تعالیٰ عنہ)

علامہ کلابازی علیہ الرحمہ مفتاح معانی الاخبار میں فرماتے ہیں ہیں خودبینی شفاوت پر مبنی ہے اور داڑھی کے کم ہونے میں خودبینی نہیں رہتی اس لئے سعادت کے حصول کا باعث ہے !!

فضیلتِ عقل

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ فرماتا ہے ان فی ذلک لذکریٰ لمن کان لہ قلب بے شک یہ صاحب دل کے لئے نصیحت ہے۔

نیز فرمایا ان فی ذلک قسم لذی حجر۔ کیا اس میں صاحب عقل کا حصہ ہے ہاں ! اس میں تو عقل مند کے لئے سعادت ہے !

نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم فرماتے ہیں نماز و روزہ پر ہمیشگی کرنے والا' مجاہد ہے' لیکن اسے اس کی عقل کے موافق حصہ عطا ہوگا !

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں' ہر چیز کا ایک آلہ ہوتا ہے اور ایماندار کا آلہ عقل ہے' ہر چیز کے لئے سواری ہوتی ہے ایماندار کی سواری عقل ہے ! نیز ہر چیز کے لئے ستون ہوتا ہے ایماندار کا ستون عقل ہے' ہر قوم کی غایت ہوتی ہے ایماندار کی غایت عقل ہے' ہر قوم کا ایک محافظ ہوتا ہے عابدین کی محافظ عقل ہے' ہر تاجر کی دولت ہوتی ہے مجتہدین کی دولت کی عقل ہے' ہر گھر کا کوئی منتظم ہوتا ہے' صدیقین کا منتظم عقل ہے' ہر ویرانے کے لئے آبادی ہونی چاہئے اور آخرت کی آبادی عقل ہے۔

عطیہ خداوندی

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عطیات خداوندی میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہترین عطیہ عقل ہے اور اس کے ہاں سب سے بدتر جہالت ہے!

عقل کے لوازمات

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو نور مکنون سے تخلیق فرمایا اور اس علم کو نفس، فہم کو روح، زہد کو سر، حیا کو آنکھ، حکمت کو زبان، سماعت کو کان، راحت و شفقت کو دل فرحت کو سینہ اور صبر کو اس کا شکم بنایا۔

پھر اسے کلام کرنے کا حکم ہوا، تو اس نے کہا کہ تمام حمد و ثنا اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہیں جس نے اپنی عزت کے سامنے ہر چیز کو حیران رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی چیز ایسی تخلیق نہیں فرمائی جو تجھ سے زیادہ مجھے عزیز ہو۔ اور تجھے اپنی اس مخلوق میں جگہ دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہوگی!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عقل ایک پوشیدہ پرندہ جو بغیر عنایت الٰہی کے دام کا شکار نہیں ہوسکتا!

عقل ایک ایسا جوہر ہے جو غصے کو کھا جاتا ہے دین ایک ایسا جوہر ہے جسے حسد تباہ کردیتا ہے، حیا ایک ایسا جوہر ہے، طمع جسے ختم کردیتی ہے، نیک اعمال ایک ایسا جوہر ہے، غیبت جسے برباد کردیتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں۔

جہالت! کسی چیز کے خلاف واقع سمجھنے کا نام ہے، یہ دو قسموں پر مشتمل ہے، جہل مرکب اور جہل بسیط جیسے فرقہ مجسمیہ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے یا معتزلہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی نظر نہیں آئے گا یہ جہل مرکب ہے۔

اور جہل بسیط یہ ہے کہ زمین کی پوشیدہ اشیاء کے وجود کا انکار کرنا اور سمندری مخلوق سے آگاہی نہ رکھنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو تخلیق فرمایا تو دریافت کیا میں کون ہوں؟ عقل خاموش رہی پھر اسے نور وحدت کے سرمد سے مزین کیا گیا تب بولی، الٰہی تو خالق و مالک اور وحدہ لاشریک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں!

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا دنیا میں ایک دوسرے انسان پر انسان کو کس چیز سے برتری حاصل ہے فرمایا عقل سے! اور آخرت میں؟ فرمایا، عقل سے!

آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا عمل کے موافق جزا نہیں دی جائے گی! آپ نے فرمایا، عمل بھی تو عقل کا مرہون منت ہے، اتنا ہی عمل ظہور پذیر ہوگا جتنی اللہ تعالیٰ نے اسے عقل عطا کی ہوگی! اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہر ایک جزاء پائے گا!

کدو شریف

○ حضرت امام ذہبی فرماتے ہیں، کدو کھایا کرو! اس سے عقل بڑھتی ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کدو سینہ کو صاف اور نرم رکھتا ہے اور دل کو روشن!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عائشہ! جب تم ہانڈی تیار کرو تو اس میں کدو قدرے زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ وہ پریشان دل کو سکون بخشتا ہے۔

بخار میں کدو سب سے عمدہ غذا ہے نیز کھانسی کو ختم کرتا ہے۔

کدو کے پتوں کو ابال کر اس پانی سے کلی کی جائے تو سرد، گرم، طبیعت کو فائدہ دیتا ہے، سردرد کو دور کرتا ہے۔

اس کے پتوں کو جلاکر سرکہ میں ملائیں اور برص پر لگائیں، صحت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگی۔ اس کا تیل، مالیخولیا اور برسام کے لئے فائدہ مند ہے!

بدن میں ہر قسم کی گرمی کو دور کرتا ہے، طریقہ استعمال یہ ہے کہ کدو کو چھیل کر اس کا عرق نکالیں، چار حصے عرق میں ایک حصہ تیل ملا کر نرم سی آنچ پر پکائیں اور استعمال میں لائیں، بے حد مفید ہے۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کدو جنتی پھل ہے! اسے جس طرح بھی کھایا جائے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے! اس کی فضیلت میں یہی بات کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب تھا۔

کدو خشک کر کے اس کی دھونی دی جائے تو گھر سے مکھیاں بھاگ جائیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کدو کو مسور کی دال میں پکا کر استعمال کرنے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے نیز اس میں بہت سے منافع ہیں۔

بلا تاخیر موت

حکایت۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے عمدہ کونسی چیز عطا کی ہے آپ نے فرمایا عقل! وہ کہنے لگا اگر یہ نہ ہو تو فرمایا ادب خوب تر ہے! وہ بولا اگر ادب نہ ملتا تو! آپ نے فرمایا زیادہ دیر خاموش رہنا، اس نے کہا اگر طویل سکوت نہ ہو تو کہا عقل مند انسان سے مشورہ لینا، وہ بولا اگر یہ بھی نہ کیا جائے تو آپ فرمانے لگے پھر اسے بلا تاخیر موت آجانی چاہئے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو استخارہ کرتا ہے وہ نامراد نہیں رہتا، جو مشورہ کرتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا، حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو مشورہ کی ہدایت کا حکم بھی فرمایا تھا! نیز فرمایا اگر میں شجر ممنوعہ کے بارے فرشتوں سے مشورہ کرلیتا تو وہ مجھے ہرگز نہ کھانے دیتے! اور اپنی بیوی کے مشورہ پر کوئی کان نہ دھرے! حدیث استخارہ" بخاری شریف میں بھی ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طریقہ استخارہ

دو رکعت نماز استخارہ سنت ہے' پہلی رکعت میں قل یاایھاا لکفرون اور دوسری رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از نماز دعائے استخارہ پڑھے' جو یہ ہے۔ اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدر بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب' اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیرلی۔

چار چیزیں چار مزید کا باعث ہیں

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار دوسری چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

جسے توبہ عطا ہوئی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا
جسے استخارہ ملا' وہ اختیار سے محروم نہیں ہوگا
جسے مشورہ حاصل ہوا وہ صواب سے محروم نہیں ہوگا
جسے دعا عطا ہوئی وہ مقبولیت سے محروم نہیں ہوگا

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سب سے بڑی مصیبت' دین کا ہاتھ سے نکل جانا ہے' پھر موت' باپ کی موت سے کمر ٹوٹ جاتی ہے' بیٹے کی موت سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے' بھائی کی موت سے بازو ٹوٹ جاتے ہیں اور بیوی کا مرنا' غم و آلام کا نازل ہونا ہے! ہاں البتہ بری عورت کا مرجانا لمحہ بھر کے لئے غم ہے!

سچائی کی برکت اور حسد کا انجام

بیان کرتے ہیں کہ کسی بادشاہ نے فصد کے لئے حجام کو بلایا' راستے میں بادشاہ کا چچا زاد بھائی ملا' اس نے حجام سے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے' وہ بولا' بادشاہ نے فصد لینے کے لئے بلایا ہے! اس نے کہا' ایسے مقام سے فصد کھولنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس سے اس کی موت واقع ہو تو تجھے ایک ہزار دینار دوں گا جب حجام بادشاہ کے ہاں پہنچا اور فصد لینے لگا تو غور و فکر میں پڑ گیا' بادشاہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے' اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا' بادشاہ نے اس سچائی پر اسے دس ہزار دینار دیئے اور اپنے چچا زاد بھائی کو بلا کر اس کی گردن مار دی۔

فوائد جمیلہ۔ سب سے بڑا عقلمند

حضرت سیدنا فاروق اعظم' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنھم' ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ عبادت کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا عقلمند پھر عرض کیا سب افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا' عقلمند' پھر عرض گزار ہوئے' کیا وہ شخص عقلمند نہیں جو حسن مروت کا حامل ہو' عمدہ انداز میں گفتگو کرتا ہو' صاحب جودو ،سخاوت ہو۔

آپ نے فرمایا یہ تو سبھی متاع دنیا ہے' عاقل تو وہ شخص ہے جس میں خوف خدا ہو متقی اور پرہیزگار ہو' گناہوں سے نفرت کرنے والا ہو۔

کافر عقل سے کورا ہوتا ہے

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' کافر عقل سے کورا ہوتا ہے اگرچہ ذہین ہو' سورۂ نمل میں ہے کہ علماء کرام کا اس سلسلہ میں اختلاف رکھتے ہیں کہ حیوانات میں عقل و فہم ہوتی ہے' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پرندوں میں سب سے عقلمند کبوتر ہے!

عقل ہلاکت سے روکتی ہے

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل کے ہزار نام ہیں ہر نام کے آغاز میں ترک دینا کا سبق ملتا ہے' کسی نے کیا خوب کہا!

اذا اکمل الرحمٰن للمرء عقلہ۔ فقد کملت اخلاقہ و مآربہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وافضل قسم الله للمرء عقلہ۔ ولیس من الاشیاء شئی یقاربہ

اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم جب کسی کو عقل کی دولت کامل سے نوازتا ہے تو اس کے اخلاق و ضروریات مکمل ہوجاتے ہیں۔ انسان کے لئے عطیات خداوندی میں سب سے بڑی نعمت عقل ہے' باقی تمام اشیاء میں سے کوئی چیز اس کے قریب تک بھی نہیں پھٹکتی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جرائیل علیہ السلام دین' مروت اور عقل لئے حاضر ہوئے فرمایا ان میں سے کوئی ایک پسند کریں آپ نے عقل کو پسند فرمایا' جبرائیل علیہ السلام نے دین و مروت سے کہا اب تم جاؤ! انہوں نے کہا ہمیں حکم الٰہی ہے کہ ہم عقل کے پاس رہیں۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر سورۂ یوسف میں رقم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے ہزار حصے تخلیق فرماتے' نوسوننانوے حصے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصے کو پھر دس پر تقسیم کیا۔ ان میں سے نو حصے انبیاء' اولیاء کرام میں تقسیم فرمادیئے اور ایک تمام مخلوق کو عطا ہوا' پھر اس ایک حصہ کے دس حصے بنائے نو حصے مردوں اور ایک حصہ عورتوں کو عطا ہوا۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

امام شافعی فرماتے ہیں کہ عقل ایک ایسا نور ہے جس کی روشنی کم و بیش ہوتی رہتی ہے! اور اس کا ٹھکانہ دل میں ہے۔

بارگاہ الٰہی میں فرشتے عرض گزار ہوئے الٰہی کیا عرش معلیٰ سے بھی کسی چیز کو تو نے بڑا تخلیق فرمایا ہے

ارشاد ہوا ہاں۔ وہ عقل ہے!

عقل منبع ہے اور اس کی بنیاد علم، علم بہ نسبت عقل ایسے ہے جیسے پھل بہ نسبت درخت۔ یا روشنی بہ نسبت آفتاب!

فضیلت علم و علماء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد خداوندی ہے۔ هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ کیا علماء اور جہلاء برابر ہیں؟ نیز فرمایا۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة ! الٰہی ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے بہرہ مند فرما! حسنہ دینوی سے مراد علم اور حسنہ اخروی سے مراد جنت ہے ! (رواہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت علائی حضرت ابن عینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ نے نبوت کے بعد علم سے زیادہ افضل کسی چیز کو نہیں بنایا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان والذی یمیتنی ثم یحیین کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مجھے جہالت سے موت اور علم سے زندگی عطا فرماتا ہے ! نیز فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء' حقیقت میں خشیت الٰہی سے مرصع علماء کرام ہی ہیں۔ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان ومنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق الخیرات کی تفسیر میں فرماتے ہیں ظالم سے مراد جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق الخیرات سے عالم مراد ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' جسے خدا نے علم سے نوازا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت عطا فرما دی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک نہایت خوبصورت شہر تخلیق فرمایا ہوا ہے جس کے دروازے پر فرشتہ اعلان کرتا رہتا ہے لوگو! سن لو جس نے عالم کی زیارت کی اس نے انبیاء کی زیارت کی جس نے نبی کی زیارت کی گویا کہ اس نے خالق کی زیارت پائی اور جس نے رب کی زیارت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی، وہ جنت کا مستحق ہے۔

تنبیہہ الغافلین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عالم کی زیادرت کی گویا کہ اس نے میری زیارت کی جو عالم کی محفل میں بیٹھا گویا کہ وہ میرے پاس بیٹھا، اور جس نے میری ہمنشینی کا اعزاز حاصل کیا وہ جنت میں بھی میرا ہمنشین ہوگا!

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمہ میں ہے کہ ابو محمد جوہنی رحمہ اللہ تعالیٰ شب و روز یہ دعا فرمایا کرتے تھے اللھم لا تعقنا العلم لعائق ولا تمنعنا عنه بمانع۔ الٰہی کسی مانع کے باعث مجھے علم سے دور نہ رکھ اور نہ ہی اس کے حصول میں کسی چیز کو رکاوٹ بننے دے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محمد جہنی اس قابل تھے کہ اگر کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ اس منصب کے اہل ہوتے تھے۔ ان کا نام عبداللہ بن یوسف ہے انہوں نے 438 ہجری میں وصال فرمایا۔

حضرت حافظ ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں مجھے انہیں غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی، میں نے جب ان کا ایک بازو اٹھایا تو وہ مہتاب کی طرح روشن تھا، وہ بیان کرتے ہیں مجھے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے آپ کے قدموں کو بوسہ دینا چاہا تو آپ نے روک دیا پھر میں نے آپ کی پشت مبارک پر بوسہ لینے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے جس کی تعبیر یہ کی کہ مجھے غائبانہ طور پر برکات حاصل ہوتی رہیں گی! پھر ان کے صاحبزادے امام الحرمین اور تمام عجم میں مطلقاً امام عرب و عجم سے متعارف ہیں۔

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ جب آپ سے مخاطب ہوتے تو فرماتے اے اہل مشرق و مغرب کے نافع، آپ کے علوم و فنون سے اگلے پچھلے مستفید ہوئے کیونکہ انہوں نے پہلے علماء کے علوم و فنون کی توضیح و تشریح اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انداز میں فرمائی گویا کہ میں بھی مستفید ہوا اور آپ کے بعد والوں نے بھی خوب نفع اٹھایا!

حضرت ابو قاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر امام الحرمین نبوت کا دعویٰ کرتے تو وہ اپنے کلام کے باعث معجزہ دکھانے سے بے نیاز ہوتے' انؒ کا نام عبدالملک ہے 478 ہجری میں انتقال فرمایا اور اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے پہلو میں نیشاپور دفن ہوئے۔ ان کے وصال پر کسی نے اپنی عقیدت و محبت کا یوں اظہار کیا ہے۔

قلوب العالمین علی المعالی
وایام الوریٰ شبہ اللیالی
وامسیٰ غصن اہل الفضل اذوی
وقدمات الامام ابوالمعالی

اہل علم کے دل بلندیوں پر ہیں اور مخلوق کے دن شب تاریک بن گئے' اہل فضل کی شاخ ٹوٹ گئی' امام ابوالمعالی وصال فرما گئے۔

حضرت امام تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد میں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی عالم یا متعلم کا کسی شہر یا بستی سے گزر ہوتا ہے تو چالیس دن تک وہاں کے قبرستان سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے!

ربیع الابرار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو تین چیزوں سے مزین فرمایا' آفتاب و مہتاب اور تاروں سے' اور زمین کو بھی تین چیزوں سے زینت عطا فرمائی' علماء سے' بارش سے اور عدل و انصاف کے پیکر' بادشاہ سے !!

زہرالریاض میں حضرت نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں عبادت گزار حوض کوثر سے خود پانی حاصل کریں گے مگر علمائے کرام کو یہ سعادت نصیب ہوگئی کہ خود صاحب حوض کوثر نبی مکرم محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دست مبارک سے بھر بھر کر پیالے پلائیں گے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ علیہ)

حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معمولی علم رکھنے والا بھی بکثرت عبادت کرنے والے جاہل سے اچھا ہے

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم حاصل کرو کیونکہ اس سے خشت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

علم کا طلب کرنا ازخود عبادت ہے! علمی مذاکرے، تسبیح و تقدیش کی مانند ہیں۔ علمی بحث جہاد کی طرح ہے، اور ان پڑھ کو پڑھانا صدقہ ہے اور اہل پر صرف کرنا اللہ تعالیٰ کی قربت کا باعث ہے۔

علم سے حلال اور حرام کا پتہ چلتا ہے

علم، اہل جنت کے لئے سنگ میل ہے! وحشت کا انیس، غربت میں حوصلہ افزائی کرنے والا، اور تنہائی کا رفیق ہے۔ خوشی و مسرت کا رہنما، سختی میں مددگار، دشمن سے بچانے والا، دوستوں کی زینت، اور علم سے اللہ تعالیٰ اقوام عالم میں رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔ بھلائی کا نگہبان، اور قوموں کا امام بنانے والا۔

علماء کی پیروی کی جاتی ہے ان کے افعال و اعمال کی اقتدا ہوتی ہے، ان کی رائے حتمی سمجھی جاتی ہے فرشتے ان کی رفاقت چاہتے ہیں اور استراحت کے وقت اپنے بازوؤں سے سہلاتے ہیں کائنات کی ہر چیز، صحرا و دریا کی مخلوق، یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں، خشکی پر کیڑے مکوڑے درندے، پرندے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سبھی عالم کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

درس و تدریس، شب بیداری سے بڑھ کر ہے، علم ہی صلہ رحم کا تحفظ کرتا ہے علم ہی حرام و حلال کی شناخت کا واحد ذریعہ ہے اور عمل اس کا تابع ہے، صلحاء کو الہام سے نوازا جاتا ہے بدبخت اس نعمت سے محروم کردیئے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو عالم بن یا طالب علم، یا علم کی مجلس میں شامل ہو یا علماء و طلباء سے محبت کرنے والا بن، ورنہ تو ہلاک ہوجائے گا! (امام رازی)

علمی مجالس میں شامل ہونا۔ ہزار رکعت نوافل، ہزار مریض کی عیادت اور ہزار جنازوں میں شامل ہونے سے افضل ہے!

عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا قرآن کریم پڑھنے سے بھی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا قرآن پڑھنا بلاعلم ہوگا؟ قرآن کی تعلیم ازخود علم ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے سہارے سے عالم چلے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک ایک قدم پر غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا!

اور جو تعظیم و تکریم کے پیش نظر عالم کے سر کا بوسہ لیتا ہے اس کے ایک ایک بال کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شب و روز نوسو ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ علماء و طلباء پر نازل فرماتا ہے اور باقی لوگوں کے لئے ایک!

علم دینیہ کے حصول میں جسے موت نے آلیا، اس کے اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے علماء کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شان دریافت کی تو انہوں نے کہا علماء کرام آپ کی امت کے دنیا و آخرت میں چراغ ہیں' اور وہ خوش نصیب ہے جو ان کی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے اور ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو ان سے مخاصمت رکھتا ہے۔ (عیون المجالس)

طالب علم کی روزی کا خود خالق کفیل ہے' جب عالم کا وصال ہوتا ہے تو ایسے ہے جیسے روشن گھر سے فانوس نکل گیا' اس کے جانے سے دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے!

حضرت نجم الدین نسفی علیہ الرحمہ والنجم اذا ھویٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں جب صاحب علم وصال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے مجھے اس نجم یعنی عالم کی قسم جسے موت نے آلیا!!

حکایت۔ شعر۔ بلندی و پستی کا ذریعہ

عیون المجالس میں حضرت ابراہیم بن محمد شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا کون سا علم سیکھوں! انہوں نے فرمایا شعر تو بلندی سے پستی یا کمینگی سے خواجگی کا ذریعہ اور علم نحو' ادب کا باعث ہے اور علم القرآن، معلمی کا وسیلہ ہے اور فقہ سید العلوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طالب علم کے تعلیمی مشاغل سے فرشتے فرحت حاصل کرتے ہوئے اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔!

حکایت۔ حدیث سے استہزا کی سزا

مکہ المکرمہ میں مجھے حاضری کی نصیب تھی وہاں امام نووی کی کتاب بستان العارفین میں دیکھا کہ ایک شخص نے یہ حدیث سنائی کہ فرشتے طلباء کے پاؤں کے نیچے پر بچھا دیتے ہیں' سن کر اس نے اپنے جوتوں کو کیل لگالئے اور کہا میں میخوں سے فرشتوں کے پر کچل دوں گا' حدیث کے ساتھ استہزا کرنے پر اس کے پاؤں فوراً زخموں سے بھر گئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح کوئی شخص کسی محدث کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا کسی آدمی نے استہزا ً سے کہا اپنے پاؤں جلدی اٹھاؤ کہیں فرشتوں کے بازو نہ ٹوٹ جائیں وہ ابھی اپنی جگہ سے آگے بڑھنے بھی نہیں پایا تھا کہ اس کے دونوں پاؤں خشک ہو گئے۔

لطیفہ۔ عین' لام' میم

عین۔ علو' لام لطائف اور میم ملک سے ہے۔

عین۔ صاحب علم کو علیین تک لے جاتا ہے

لام۔ صاحب علم کو لطیف بناتا ہے۔

میم۔ صاحب علم کو بادشاہ کے منصب تک پہنچاتا ہے۔

عالم کو ع کی برکت سے عزت و عظمت۔ لام کی برکت سے لطافت۔ اور میم کی برکت سے محبت و مہابت اور محافظت عطا ہوتی ہے۔

فائدہ جلیلہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم' مال اور ملک میں اختیار دیا گیا' آپ نے علم اختیار فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ملک و مال بھی اسی کے ساتھ عنایت کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت زید بن حارثہ کی رکاب تھام کر فرمایا کرتے' ہمیں علماء کرام کے ساتھ اسی طرح آداب کا حکم دیا گیا ہے اور حضرت زید آپ کے ہاتھ چوم لیا کرتے اور فرماتے آل رسول علیہ التحیتہ والسلام سے اسی طرح آداب کا حکم فرمایا گیا ہے۔

پندو نصیحت۔ بد عمل عالم اور بدکار عورت

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کر کے عمل نہیں کرتا وہ اس فاحشہ' زانیہ کی مثل ہے جس نے پوشیدہ زنا کیا پھر حاملہ ہوئی اور حمل ظاہر ہونے پر رسوائی اس کے حصہ میں آئی' وہ عالم ایسے ہی تھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جو اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا' روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ جب عالم اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کے قدم لرزتے رہتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں اس کی تقریر کا اثر قائم نہیں رہتا۔ جیسے چکنے پتھر پر پانی۔

امام اور زاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام نے کافر مردوں کی بدبو سے شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاں وحی بھیجی کہ علماء کرام کے شکم کے سوا' لوگوں کے شکم اس بدبو سے بھی زیادہ بدبو دار ہوتے ہیں۔

حکایت۔ آسمان و زمین سے بھاری چیزیں

روض الافکار میں ہے کہ ایک شخص نے دو ہزار ایک سو میل کا طویل سفر ان باتوں کے معلوم کرنے میں صرف کیا کہ (1) آسمان و زمین سے بھاری کونسی چیز ہے۔ جواب ملا' جو شخص جرم سے پاک ہو پھر اس پر مرتکب ہونے کا الزام لگایا جائے۔ (2) زمین سے کشادہ کونسی سے چیز ہے؟ جواب ملا حق بات زمین کی کشادگی سے بھی زیادہ وسعت رکھتی ہے۔ (3) سمندر سے زیادہ کونسی سے شے غنی ہے؟ جواب ملا وہ دل جو قناعت سے پر ہے۔ (4) برف سے زیادہ کونسی چیز ٹھنڈی ہے؟ جواب ملا دوست سے کوئی چیز طلب کی جائے اور وہ انکار کرے! (5) پتھر سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ جواب ملا کافر کا دل (6) یتیم سے زیادہ کون سی چیز حقیر ہے؟ جواب ملا چغلخور جب مقابلہ بازی پر اتر آئے۔

ترمذی شرف میں ہے کہ عمدہ طریقہ سے وعظ و تبلیغ کرنے والوں کے لئے ملا ئکہ اہل آسمان و زمین' سمندر کے جانور یہاں تک کہ خشکی پر چلنے والی ہر چیونٹی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

طالب علم کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' طالب علم کی فضیلت عام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لوگوں پر ایسے ہے جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالا عنہ کی میری تمام امت پر، نیز جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فضیلت فرشتوں پر۔

طلباء کی زیارت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنتی لوگوں کو دیکھنا چاہے اسے طلباء کرام کی زیارت کرنی چاہے نیز آپ نے فرمایا جو طالب علم کسی عالم دین سے علوم شرعیہ حاصل کرنے کے لئے جاتا ہے اسے قدم قدم پر ایک ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہیں اور ہر قدم کے بدلے جنت میں شہر دے دیئے جاتے ہیں جب زمین پر چلتا ہے تو ہر ذرہ اس کے لئے دعا کرتا ہے۔

استاذ کی خدمت میں حاضری!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس ذات اقدس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم، جو طالب علم اپنے استاد کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت اور ہر قدم کے عوض جنت میں ایک شہر آباد کیا جائے گا، نیز طالب علم جب استاد کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو زمین شکرانے کے طور پر اس کے لے دعائے مغفرت کرتی ہے!

خلفائے رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم

مخبر صادق نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خلفاء کی عزت کیا کرنا! عرض کیا وہ کون ہیں۔ فرمایا جو میری احادیث کا درس دیں گے اور میری امت کو میری باتیں پہنچائیں گے!

اور جو جمعتہ المبارک کے دن میری احادیث میں غوروخوض کرکے اس سے عمدہ مسائل کا استنباط کرے گا اسے سترہزار غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا ہوگا۔ نیز اسے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی اور اس کی مغفرت یقینی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس طالب علم کے قدم خاک آلود ہوں گے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی اور اس کے لئے کراماً کاتبین دعائے مغفرت فرماتے رہیں گے۔

اگر طالب علم، علم کے حصول میں فوت ہوا تو شہید ہوگا! اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو حد نگاہ تک وسعت عطا فرمائے گا۔

اور اس کے قرب و جوار میں چاروں طرف چالیس چالیس قبریں انوار و تجلیات سے منور ہوں گی! (طبرانی)

طالب علم کی حصول علم میں موت' انبیاء کرام کی معیت کا اعزاز دے گی!

عیون المجالس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے صاحب علم کی شان دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا عالم آپ کی امت کے سورج ہیں۔ جو عالم کی قدر و منزلت کو پہنچانتا ہے اور عزت بجالاتا ہے اس کے لئے جنت کی بشارت ہے اور جو ان کی معرفت و شناسائی سے اعراض کرتا ہے اور دشمنی رکھتا ہے اس کے لئے تباہی و بربادی ہے۔

عالم جنت میں افضل ترین ہوگا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو علوم شرعیہ حاصل کرے اور میری امت کو سکھائے' عاجزی و انکساری اختیار کرے وہ جنت میں اتنا ثواب پائے گا کہ کوئی اس سے افضل نظر نہیں آئے گا۔ جنت میں اس کی منزل کا نام منزل شرافت ہوگا اور جنت میں ہر مقام سے خط وافر پائے گا!

علماء کرام اور چنبیلی **لطیفہ۔** حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے خواب بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ کبوتر چنبیلی کو کھا رہا ہے! انہوں نے کہا کہ کبوتر سے موت اور چنبیلی سے علمائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرام مراد ہیں۔

چنانچہ اسی دن بیس علماء کرام وصال فرما گئے!

بعض کہتے ہیں چنبیلی کا سونگھنا مقوی قلب اور دردسر' نزلہ بارد' کو نافع ہے داغ دھبوں پر لگانے سے وہ مٹ جاتے ہیں۔

ایک شخص نے حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا میں نے خواب دیکھا' گویا کہ میں خنزیر کے گلے میں موتی ڈال رہا ہوں' آپ نے فرمایا گویا کہ تم نااہلوں کو علم سکھاتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہلوں کو علم سکھانا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات و لعل اور سونے کے ہار ڈالنا ہے۔ (واللہ اعلم)

ایک شخص نے محمد بن سیرین سے خواب بیان کیا گویا کہ میں زیتون کے تیل میں زیتون ڈال رہا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنی ماں سے نکاح کرے گا' چنانچہ ویسے ہی ہوا' جیسا کہ کہا گیا تھا وہ یوں کہ اس نے روم سے ایک عورت خرید کی جس کو اس نے لونڈی بنایا حالانکہ وہ اس کی ماں تھی اور دونوں کو ایک دوسرے کی نسبت کا اس وقت علم نہیں تھا' ممکن ہے بچہ اندھیرے میں ہوا اور اس سے چھین لیا گیا ہو' عورت جن کے قبضہ میں تھی اسے روم میں لے گیا اور یہ بچہ کہیں اور بڑھتا پلتا رہا یہاں تک کہ مذکورہ صورت رونما ہوئی۔ (تابش قصوری) (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت امام محمد بن سیرین سے دریافت فرمایا جس شخص نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پاک کو کھودتے دیکھا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ شخص اپنے زمانے میں سب سے بڑا عالم ہوگا اور یہ خواب آپ نے از خود دیکھا تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علامہ علائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں ولا تقصص رویاک علی اخوتک۔ یہ وحی الٰہی نہیں تھی بلکہ حضرت یعقوب علیہ اسلام کا اجتہاد تھااور اس میں ان لوگوں کارد ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اہل الرائے ہونے کا طعن دیتے ہیں' ان پر طعن کرنا ایسے ہی ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام پر طعن کرنا!

روض الافکار میں ہے کہ کوئی شخص سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس کے خلاف تقریریں کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں زخم پیدا کردیئے وہ کہتا ہے ایک روز میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری امت میں حضرت لقمان کی طرح بلکہ ان سے بلند مقام پر فائز ہیں۔ (ہوسکتا ہے یہ خواب دیکھ کر اس نے توبہ کی ہو اور شفایاب ہوا ہو) (تابش قصوری)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت لقمان' حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے ہیں' بعض کہتے ہیں ان کی خالہ کے صاحبزادے ہیں (بہرحال قریبی رشتہ تھا) سو برس عمر پائی۔ ان کی ولائت میں تو کوئی شک نہیں البتہ نبی ہونے میں علمائے کرام مختلف رائے کا اظہار کرتے ہیں' تاہم آپ بارگاہ رب العزت میں اتنے مقبول ہیں کہ قرآن کریم میں ایک سورۂ کا نام لقمان ہے۔

حضرت عکرمہ اور امام شعبی علیھما الرحمہ فرماتے ہیں آپ نبی ہیں' آپ کا رنگ گندم گوں تھا' اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت خاص سے نوازا تھا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت لقمان نہایت غوروفکر کرنے اور عمدہ سوچ اور یقین کے مالک تھے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا تھا' اس لئے انہیں حکمت عطا کرکے ان پر اپنا خصوصی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

احسان فرمایا۔

سچائی کی برکت

ایک مرتبہ حضرت لقمان کے گرد لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا' ایک شخص آگے بڑھا اور آپ سے یوں گویا ہوا! کیا آپ فلاں شخص کے غلام ہیں؟ کہا ہاں! کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ کہاں ہاں' تو پھر آپ اس مرتبے پر کیسے فائز ہوئے! آپ نے فرمایا یہ سچائی کی برکت ہے اور سوا ضروری گفتگو کے میں نے کبھی بات نہیں کی' اور ضرورت کے وقت کبھی خاموش نہیں رہا!

کسی نے خواب میں آپ سے دریافت کیا' کیا آپ بادشاہ یا وزیر بننا چاہتے ہیں' آپ نے فرمایا عافیت چاہئے مملکت نہیں! جب بیدار ہوئے تو حکمت و دانائی مرصع تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب وقت آنے والا ہے ایک ایسا شخص میری امت میں ظہور پذیر ہوگا جو حکمت و معرفت کی باتیں کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دین اسلام اور میری سنت کو تازہ زندگی بخشے گا' اس کا نام نعمان بن ثابت اور اس کنیت ابو حنیفہ ہوگی!

اللہ تعالیٰ کی سو بار زیارت؟

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رب العزت کو ننانوے بار خواب میں دیکھا پھر بھی میری حسرت کم نہ ہوئی میں نے کہا اگر ایک مرتبہ اور زیارت ہوجائے تو میں عرض کروں گا الٰہی! قیامت میں مخلوق کی بخشش کس عمل سے ہوگی!

چنانچہ میں پھر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شاد کام ہوا' میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوا' الٰہی تیری سلطنت باعزت اور تیری شان عظیم ہے' میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں' کہ قیامت میں مخلوق کس عمل سے جلد نجات پائے گی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد ہوا' ابو حنیفہ! جو خوابگاہ میں آئے اور جاتے وقت یہ پڑھا کرے۔

سبحان الابدیٌ الابد سبحان الواحدُ سبحان الفردُ ذالصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی الماء فحمد سبحان من خلق الخلق واحصاھا عدد سبحان من قسم الرزق ولم ینسیٰ مم احدسبحان الذی لم یتخذصاحبة ولا ولد سبحان الذی لم یلد لم یولد ولم یکن له کفوا احد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار ہوتے وقت پڑھا کرے۔ سبحانک لاالہ الا انت فاغفرلی۔ تو گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے سانپ اپنی کیچلی سے! (رواہ احمد)

حضرت علائی علیہ الرحمہ لاتقصص رویاک کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام خوابوں کی تعبیر کا علم تھا اور نبوت کے علوم میں تعبیر شرط ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وکذلک یجتبیک ربک میںن اجتہادواستخراج مسائل کا جواز پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجتہاد اور خواب سے استنباط کیا تھا' جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا' پس کتاب و سنت سے استنباط کرنا اولیٰ اور سنت انبیاء ہے! اس میں مسلمانوں کو بشارت ہے کیونکہ "یجتبیک" صیغہ مضارع ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مقدس پر جاری ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے سچ کر دکھایا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا' اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں مقبول بنائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ حضرت زلیخا کو ان کے لئے بڑھاپے سے جوانی' حسن و خوبصورتی' بینائی اور دوبارہ آپ کے ذریعے بادشاہی عطا فرمائی' جو اس دنیا میں تھی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے بوڑھی عورتوں کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ، حسن و جوانی، خوبصورتی، اور مراتب علیا سے نوازے گا جنہیں فنا نہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی کے فوائد میں ہے کہ ایک طویل عرصہ بعد اپنے باپ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئے اور جنت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طفیل مسلمانوں کی برگزیدگی کا یہ عالم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی زیارت سے نوازے گا۔ دنیا دارالندامت ہے اور جنت دارالکرامت ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے چہرے کھلکھلائیں گے وجوہ یومئذ ناظرة الٰی ربھا ناظرة۔ اس دن کس خوشی و مسرت سے تازہ چہرے اپنے رب کا دیدار کر رہے ہوں گے !!

فوائد جمیلہ۔

حضرت نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوق کے اسماء سکھائے اس سے ان کو حکومت اور فرشتوں کا مسجود بنایا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی زبانیں سکھائیں تو انہیں سلطنت ملی، ہدہد کو پانی کے مقام کا علم دیا تو قید سے رہائی ملی گویا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اے مومن! تجھے میں نے توحید کی راہ دکھائی، تو کیا تجھے میں جنت عطا نہیں کروں گا؟

فرشتوں کا مناظرہ زمین اچھی یا آسمان؟

آسمان پر دو فرشتے آپس میں مناظرہ کرنے لگے، ایک نے کہا آسمان زمین سے افضل ہے، کیونکہ اس پر عرش ہے، دوسرا کہنے لگا زمین، آسمان سے اعلیٰ ہے اس لئے کہ اس میں بیت اللہ شریف ہے! دونوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ٹھہرایا، حضرت جبرائیل علیہ السلام فیصلہ کرنے لگے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو بقا کے لئے بنایا اور عرش کو سہارے کے لئے، ان سے پہلے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے نہ عرش' نہ آسمان' نہ زمین' نہ کعبہ' اتنے میں حضرت میکائیل نے بشارت دی' تمہارے نام علماء و امت محمدیہ میں درج کئے گئے ہیں یہ سنتے ہی دونوں فرشتے سجدے میں چلے گئے قیامت کے دن جب اٹھیں گے تو علمائے امت محمدیہ کے گروہ میں شامل ہوں گے الٰہی ہم نے جو قیامت تک سجدے میں رہے اور تو نے جو اب عطا فرمایا یہ ہم علماء امت محمدیہ کی نذر کرتے ہیں۔

امت محمدیہ کا اعزاز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا جائے گا اپنے امت کے علمائے کرام کو جمع کریں آپ فرمائیں گے الٰہی میری امت کے تمام لوگ علماء ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آپ نے سچ فرمایا جس نے میری واحدنیت کا اعترف کیا اور یکتائی کی شہادت دی وہ عالم ہی تو ہے! پھر فرمایا اشھداللہ ان لا الہ الا اللہ۔

حضرت علائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں برادران یوسف نے ایسی حالت میں ان پر حسد کیا جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام علمی طور پر بلند مرتبہ تھے' تاہم انجام کار بھائیوں کا علم ہی ان کی اصلاح کی طرف داعی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی علمی بات کو یوں بیان فرمایا وتکونوا من بعدہ قوما صالحین۔ یعنی توبہ کرلینا اور پھر کبھی گناہ کی طرف نہ لوٹنا (چنانچہ جب انہوں نے آخر میں توبہ کی تو واقعتہ" وہ صالحین میں شامل ہوئے اور ولائت کے مرتبہ پر فائز کئے گئے)۔ (تابش قصوری)

علماء کرام بیان کرتے ہیں چونکہ ابلیس ازلی ابدی شقی تھا اس لئے اس کی گردن سجدہ کے لئے نہ جھکی جب کہ فرشتوں کو سجدے کا طریقہ معلوم نہ ہونے کے باوجود طریقہ آگیا' اگر وہ ازلی بدبخت نہ ہوتا تو اسے بھی سجدے کا طریقہ آجاتا بلکہ سب سے پہلے سر جھکاتا۔

پس علم ایک ایسا نور ہے جسے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ودیعت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرما دیتا ہے یہ کیسی بات ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اسلم" اسلام لا۔ تو انہوں نے کہا کہ اسلمت رب العلمین۔ تمام جہانوں کے رب پر میں اسلام لایا، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا جان لو، کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کا رب ہے آپ نے فرمایا میں نے جان لیا اور یہ نہ فرمایا میں اسلام لایا۔

اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ازخود جوابا فرمایا کہ رسول کے پاس جو کچھ بھی آتا ہے اس پر پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان علم ہی کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنی طرف سے جواب دینا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب دینے سے زیادہ عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد وانزل من السماء ماء" فسالت اودیة بقدرھا کے متعلق فرماتے ہیں پانی سے علم اور اودیہ سے قلوب مراد ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں حکمت سوا اس دل کے جو مٹی کے مثل ہو کسی اور جگہ نہیں اگتی، "یعنی حکمت کا تقاضا ہے کہ انسان مٹی کی طرح عاجزی، انکساری اختیار کرے"۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فقہ ایمان ہے اور حکمت امن دینے والی ہے۔

اسماء گرامی فقہائے مدینہ

مدینہ طیبہ کے فقہاء جن کے ناموں کی برکات اظہر من الشمس ہیں، علماء کرام فرماتے ہیں اسماء اصحاب الکھف میں جو برکات مرقوم ہیں ان سے زیادہ برکتیں مدینہ منورہ کے ان فقہاء کرام کے اسماء گرامی میں ہیں۔ (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قصوری)
حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سے پانچ حدیثیں مروی ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعید مسیب فتح کو پسند فرماتے تھے' آپ صحابی ہیں' سات احادیث آپ سے مروی ہیں آپ ان صحابہ میں شامل ہیں جنہوں نے شجرہ مبارکہ کے نیچے بیعت کا شرف پایا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ بھی صحابی ہیں حضرت زید سے بہتر (72) احادیث مروی ہیں۔
حضرت اسامہ بن زیدبن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
حضرت حارث بن ہشام' حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حکایت۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہمیں اخلاق کی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ وہ بیان کرنے لگے ! اللہ تعالیٰ نے اخلاق کو تخلیق فرمایا تو اسے سات حصوں میں تقسیم کردیا! اور شقاوت کو تخلیق کرکے فرمایا تو کہاں رہنا پسند کرے گی' اس نے عرض کیا جنگل میں' صبر بولا تیرے ساتھ رہوں گا فقر سے کہا تو کہاں رہنا چاہتا ہے اس نے کہا حجاز میں' قناعت نے کہا پھر میں تیرے ساتھ رہوں گی۔ پھر فنا سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرے گی وہ بولی مصر میں' ذلت نے کہا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تیرے ساتھ رہوں گی' پھر بخل سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں مغرب میں رہوں گا' بد خلقی نے کہا میں تیرے ساتھ رہوں گی' پھر حسد سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں شام میں رہنا پسند کرتا ہوں شر نے کہا پھر میں تیرے ہمراہ رہوں گی۔

لطیفہ۔ امام اعظم اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار حضرت امام مالک کے حلقہ درس میں تشریف فرمائے ہوئے' امام مالک پہچان نہ سکے اور انہوں نے اپنے سامعین سے سوال کیا مگر کوئی جواب نہ دے سکا' حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا' حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں لوگوں نے عرض گیا عراق سے' انہوں نے کہا یوں کیوں نہیں کہتے شہر نفاق و شقاق سے آئے ہیں یہ سنتے ہی آپ نے عرض کیا' میں ایک قرآن پاک کی آیت سنانا چاہتا ہوں' اجازت ہے امام مالک نے کہا سنایئے آپ نے پڑھا۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل العراق مردوا علی النفاق۔ وہ بولے' اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا آپ نے کہا پھر بتایئے کیسے فرمایا ہے۔ انہوں پڑھا۔ ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق' آپ نے کہا الحمد اللہ آپ نے اپنے آپ پر حکم نافذ کیا۔ امام مالک اپنی جگہ سے اچھلے اور آپ کی طرف لپکے اور فوراً پہچان لیا' اپنے ساتھ بٹھایا' بڑی تکریم و تعظیم بجالائے۔

حضرت امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مردوا علی النفاق سے نفاق پر جمے رہنا مراد ہے' اور سنعذبھم مرتین سے مراد' دنیا و آخرت کا عذاب ہے' پہلے قول سے وہ عذاب ہے جب جمعۃ المبارک کا خطبہ دیتے ہوئے مخبر صادق نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب منافقین کا نام لے لے کر مسجد سے نکال دیا تھا' مم فلاں فاخرج فانک منافق' کھڑا ہو' اور نکل جا' تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

منافق ہے، اور عذاب ثانی سے عذاب قبر مراد ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے) (تابش قصوری)

مسئلہ۔ عالم کو قید میں رہنے دو؟

اگر عالم اور جاہل دونوں گرفتار ہو جائیں تو ان میں سے صرف ایک کو رہائی کا ہمیں اختیار دیا جائے تو جاہل کو رہا کرا دینا چاہیئے کیونکہ خطرہ ہے کہیں جاہل کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے بخلاف عالم کے !!

اسی طرح اگر عام آدمی اور عالم حمام سے جائیں تو ستر ڈھانپنے کے لئے صرف ایک ہی کپڑا ہو تو عالم کو دیا جائے تاکہ عامی اس کے ستر کو کھلا نہ دیکھ سکے، اس لئے کہ عالم کی نظر اس کے علم کی برکت سے جاہل پر نہیں پڑے گی بخلاف جاہل کے !

(نوٹ) ضروری نہیں کہ عالم کو قید رہنے دیا جائے البتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی کسی عالم کو قید میں ڈالا گیا تو انہوں نے وہاں بھی اپنے علم کے فیضان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا، حضرت یوسف علیہ السلام قید میں گئے تو سب قیدی توحید کے قائل ہو گئے امام اعظم قیدی بنے تو درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرما دیا۔ ہمارے زمانے میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری رحمہ اللہ تعالیٰ بانی مرکزی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ تحریک ختم نبوت 1953ء میں جب ساہیوال جیل میں قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے تو وہاں آپ بیسیوں طالب علموں کو درس حدیث دیتے رہے ان طلباء میں حضرت علامہ مولانا ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ الحاج ابوالنصر محمد منظور احمد شاہ فریدی مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال بھی شامل ہیں۔

غازی کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات رحمہ اللہ تعالیٰ جب تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں قید ہوئے تو قرآن پاک کے اٹھائیس پاروں کی چھ جلدوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں بڑی مبسوط تفسیر الحسنات رقم فرمائی اسی طرح ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازھری جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان نے تفسیر ضیاء القرآن کا زیادہ تر حصہ جیل میں قلمبند فرمایا۔

نامور ادیب و مصنف علامہ ارشد القادری فاضل الجامعتہ الاشرفیہ مبارک پور (انڈیا) نے اپنی مشہورومعروف تصنیف "زیروزبر" جیل میں تحریر کی۔

الغرض عالم کا جیل جانا بھی حکمت سے خالی نہیں' وہ جہاں بھی رہتے ہیں علوم و فنون کے فیضان کو تقسیم فرماتے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ علماء حق کو مصائب و آلام سے محفوظ رکھے اور ان کے علوم سے جہاں والوں کو مستفیض فرماتا رہے۔ (تابش قصوری)

شام میں قیام؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو مسلمان شام میں فوت ہوگا وہ قبر کی سختی اور پل صراط پر گزرتے وقت پرسکون رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی ایسا شہر بتائیے جہاں میرا رہنا مفید ہو! آپ نے فرمایا شام میں سکونت اختیار کرلو۔

میں نے عرض کیایارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کی ظاہری جدائی کے خطرہ کے پیش نظر عرض کررہاہوں ورنہ آپ کی قرب ہی مجھے سب سے عزیز ہے! جب آپ نے شام کے بارے میں میرے اعراض کو ملاحظہ فرمایا تو آپ فرمانے لگے! تم جانتے ہو! شام کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے!

اے شام! میرے شہروں میں تو مجھے محبوب ہے' تیرے پاس اپنے بہترین بندوں کو داخل کروں گا' نیز فرمایا! اللہ تعالیٰ شام اور اہل شام کا کفیل ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب دیکھا اللہ تعالیٰ نے ایک منور کتاب اٹھا کر شام میں رکھ دی! میں نے اس کی تعبیریوں کی، جب فتنہ قیامت ظہور پذیر ہوگا تو اللہ تعالیٰ شام کو ایمان سے پر کردے گا!

حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ شہر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "مدینہ منورہ" میں کیوں قیام پذیر نہیں ہوجاتے۔ انہوں نے کہا میں نے کتب سماویہ میں دیکھا ہے شام "اللہ تعالیٰ کے خزائن میں سے ایک خزانہ ہے" اور وہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے ہیں!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب شام پر غیر مسلم غالب ہوں گے اس وقت میری امت خیر سے خالی ہوگی۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں جب قیامت کا ظہور ہوگا تو روئے زمین شام سے چالیس سال پہلے برباد ہوجائے گی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، شام کو بشارت ہو اس کے لئے فرشتے رحمت و کرم طلب کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ شام پر اپنی رحمت فرماتا رہتا ہے۔

شام پر اگر منافق غالب آئے تو وہ مصائب و آلام اور غم و الم میں پریشان ہوکر مرجائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے لئے شام باعث برکت ثابت ہوگا!

فائدہ۔ جامع دمشق میں نماز کی اہمیت

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دمشق کی جامع مسجد میں ایک نماز تیس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمرو بن مہاجر انصاری بیان کرتے ہیں ولید بن عبدالملک نے جامع مسجد دمشق کی تعمیر میں چار صد صندوق صرف کئے ہر ایک صندوق میں اٹھائیس لاکھ دینار تھے' ستر ہزار دینار تو سامنے کے حصہ میں چاندی کے میناکاری میں خرچ ہوئے' بارہ ہزار سنگ مرمر کے ستون تھے۔ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز چھیاسی ہجری میں ہوااور 196 ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

حضرت علائی سورۂ الروم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس شہر کی بنیاد رکھنے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کی بنیاد بعداز طوفان رکھی' بعض نے کہا ذوالقرنین جب مشرق سے واپس ہوا تب رکھی' کہتے ہیں مصری گھائی پر پہنچا تو اسے انوارو تجلیات دکھائی دیئے اور اس نے دمشق نامی غلام کو یہ شہر آباد کرنے کا حکم دیا' چنانچہ اس نے آباد کیا' اور اسی کے نام سے شہر نے شہرت پائی۔

دمشق اور سات سیارے

بعض علماء فرماتے ہیں دمشق کا نام سات سیاروں کے ناموں سے ماخوذ ہے۔

باب الشمس	شرقی دروازہ	شمس کے نام پر
باب تومی	تومی دروازہ	زہرہ کے نام پر
باب السلامہ	سلامتی دروازہ	قمر کے نام پر
باب الفرادیس	فرادیس دروازہ	عطارو کے نام پر
باب الجابیہ	جابیہ دروازہ	مریخ کے نام پر
باب الصغیر	صغیر دروازہ	مشتری کے نام پر
باب الفرح	فرح دروازہ	زحل کے نام پر

حضرت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے دمشق کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غلام نے آباد کیا اسے نمرود نے آپ کی خدمت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں اس وقت پیش کیا جب آپ صحیح، سلامت آگ سے باہر تشریف لائے۔

فوائد نافعہ۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں برزہ دمشق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے وہاں کوئی شخص چار رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجائے گا جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا! نیز جو دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

امام مکحول فرماتے ہیں شام میں مغارۃ الرم، حاجات و عطیات خداوندی کا مقام ہے، یہاں مانگنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا ہی اچھا ہوتا میں دمشق میں غوطہ نامی مقام پر جاتا اور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کی زیارت پاتا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کو قابیل نے اسی جگہ شہید کیا تھا۔

میں ان ظالمین کی ہلاکت کی عرض کرتا ہوں جو مظلوموں پر ظلم سے باز نہیں آتے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا، آپ غار حرا میں تشریف لے جایا کریں۔

نبی کریم ﷺ اور ہابیل ابن آدم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میں مغارۃ الام کے مقام پر ہوں، حضرت ابوبکر، حضرت عمر میرے ساتھ ہیں میری نظر حضرت ہابیل ابن آدم پر پڑی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہابیل کے لئے دعا کی، نیز عرض کیا الٰہی، ہر ولی، صدیق اور ایماندار کے اس مقام کو مستجاب بنا دیجئے، ارشاد ہوا، میں نے قبول کیا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے احسان و اکرام کے لئے فرمایا' اور میں ہر جمعرات کو مع اپنے رفقاء اور ہابیل یہاں آکر نماز ادا کرتا ہوں (واللہ تعالیٰ حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو فضیلت مغارۃ الام کی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہ یہاں آئے بغیر ان کو کھانا پینا بھی ہضم نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جبل قیسون میں مغارۃ الام ایسا عظمت والا مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے اگر مجھے وہاں جانے کا موقع ملتا تو میں وہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے مغفرت طلب کرتا' پس جس کسی کو وہاں جانا نصیب ہو' وہ نماز اور دعا میں سستی نہ کرے۔

سبز پوش جنتی

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے پوچھا آپ کہاں رہتے ہیں، اس نے کہا دمشق میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جو جنت میں سبز پوشوں کے نام سے پہچانے جائیں گے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے سبز لباس کے ساتھ اہل دمشق کے خاص ہو گیا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عالیھم ثیاب سندس خضر۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے دریافت کیا تیرا گھر کہاں ہے اس نے کہا شام میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے شہداء کی ستر ستر گنہگاروں کے لئے سفارش قبول ہوگی۔ اس نے کہا وہ کون ہیں' آپ نے فرمایا حمص والے' نیز فرمایا شاید تم انہیں لوگوں میں سے ہو جنہیں جنت میں سبز پوش کے نام سے پکارا جائے گا' اس نے کہا مزید وضاحت فرمایئے آپ نے فرمایا دمشق کے رہنے والے' شاید تو ان لوگوں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے جو روز قیامت سایہ عرش میں ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ہے، مدین، معدن دین اسلام ہے کوفہ مجمع الاسلام، بصرہ فخرالعابدین، شام معدن ابرار، سند مدار ابلیس، مصر، آشیانہ ابلیس، بلکہ، ابلیس کی جائے پناہ اور سکونت کا مقام

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابلیس عراق میں گیا اپنی حاجت پوری کی، پھر شام پہنچا اپنی ضرورت پوری کرنے لگا لوگوں نے بھگا دیا، پھر مصر پہنچا وہاں اس نے انڈے دیئے، بچے نکالے۔ (رواہ الطبرانی) واللہ تعالیٰ اعلم

شام میں دس ہزار ایسے لوگ داخل ہوئے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی، اس کی حدود عربس سے فرات تک ہے، حمص میں سات سو صحابہ کرام قیام پذیر ہوئے پہلے پہل حمص کی دمشق سے زیادہ شہرت تھی، ایک روایت میں ہے کہ شام جنتی شہر ہے اردن کا نام اس لئے ہوا کہ یہاں کی آب و ہوا، بھاری ہے، بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔ (اب تو ایک ملک کے نام سے معروف ہے۔ تابش قصوری)

بصرہ کی بنیاد حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھی، اٹھارہ برس میں یہ شہر خوب رونق پذیر ہوا کوفہ دارالفضل ہونے کے ناطے مشہور ہے، اپنی گولائی کی وجہ سے اس نے کوفہ نام پایا۔

مصر مشہور شہر ہے (اب ملک کے نام سے معروف ہے شہر کے وجود کا کوئی پتہ نہیں چلتا) اس کی خوبیوں میں سے ہے کہ فرعونی جادوگر ایک لمحہ ضائع کئے بغیر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے عراق، اپنی ہموار زمین کے باعث یہ نام رکھتا ہے کیونکہ اس میں نہ پہاڑ ہیں نہ وادیاں۔ (واللہ العلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل سید الاولین والاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

وھوحی سمیع بصیر فی قبرہ صلوات اللّٰہ وسلامہ علیہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں' سمیع و بصیر ہیں' اللہ تعالیٰ کے صلوۃ و سلام آپ کی ذات ستودہ صفات پر ہمیشہ جاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے دل کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی محبت سے بھرپور فرمائے اور مجھے اور تجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خواص میں جگہ عطا فرمائے۔ امین۔

آپ کے محامدومحاسن' کمالات جلیلہ و اوصاف حمیدہ کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں اور آپ کے اوصاف کی بارش بے پاں ہے' تاہم آپ کے اوصاف و محامد اس نظریہ سے بیان کرنے کی ہمت کررہا ہوں شاید اسی سبب سے ہمیں محشر میں آپ کے پرچم کے سائے میں جگہ عطا ہو اور یہی قیامت میں میرے لئے ذخیرہ بن جائے۔ لیجئے اب میں اپنا سابقہ وعدہ وفا کرنے لگا ہوں !!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم سے سوال کیا آپ اپنے طریق سے آگاہ فرمایئے' اس پر آپ نے جواب عطا فرمایا۔

المعرفتہ' راس مالی' معرفت الہیہ میرا راس المال ہے

والعقل اصل دینی' عقل دین کی بنیاد ہے

والحب اساسی' اللہ تعالیٰ کی محبت میری اساس ہے

والشوق مرکبی' شوق میرا مرکب ہے

والذکر انیسی' ذکر میرا مونس و ہمدم ہے

والسقتہ کنزی' اللہ تعالیٰ پر تکیہ میرا خزانہ ہے

والحزن رفیقی' غم میرا رفیق ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والعمل سلاحی، علم میرا اسلحہ ہے
والصبر دوائی، صبر میری چادر ہے
والرضاء غنیمتی، رضا میرا مال غنیمت ہے
والفقر فخری، فقر میرے لئے باعث فخر ہے
والذهد حرفتی، زہد میری حرفت ہے
والیقین قوتی، یقین میری قوت ہے
والصدق شفیقی، صدق میرا دوست ہے
والطاعته حسبی، طاعت میرا حسب ہے
والجهاد خلقی، جہاد میرا اخلاق ہے
وقرة عینی فی الصلوة، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈ نماز ہے۔
وثمرة فوائدی فی ذکر ربی اور میرے دل کا سکون ذکر الٰہی ہے، وغمی لاجل امتی، میرا غم تو امت کیلئے وشوقی الٰی ربی اور اپنے رب کا مجھے بے حد شوق ہے۔

قوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذکر الحناطی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اعطی قوة اربعین نبیًا۔ حضرت حناطی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس انبیاء کرام کی قوت سے نوازا گیا! تاکہ آپ کعبہ کی چھت پر چڑھ جائیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھالیں مگر آپ نہ اٹھا سکے، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کو اپنے بازو سے اٹھایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے۔ لوشئت لعلوت السماء الثانیة لقوته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اگر میں چاہتا تو آپ کی قوت سے دوسرے آسمان تک پہنچ جاتا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ خلق اللہ راس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من البرکۃ وعینیہ من الحیاء واذنیہ من الغیرۃ ولسانہ من الذکر وشفتیۃ من التّسبیح وجہہ من الرضا وصدرہ من الاخلاص و قلبہ من الرحمۃ وفوادہ من الشفقۃ وکفیہ من الکرم وشعرہ من نبات الجنۃ وریقہ من عسلہا ولحمہ من مسکہا وعظمۃ من کافورہا واسنانہ من السمن ورجلیہ من الرضا وعضدیہ من القوۃ فلما اکملہ اللہ تعالیٰ بہذا الصفۃ ارسلہ اللہ تعالیٰ الیٰ ہذہ الامۃ وقال ہذا ہدیتی الیکم فاعرفوا اقدرھا وعظموہ۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سراقدس برکت سے تخلیق فرمایا' آپ کی آنکھوں کو حیاء سے آپ کے مبارک کانوں کو غیرت سے' آپ کی زبان اقدس کو ذکر سے' دونوں لب' تسبیح سے چہرہ منور رضا سے' سینہ اخلاص سے' قلب اطہر رحمت سے' جگر مقدس شفقت سے کف دست کرم سے' موئے مبارک سبزہ جنت سے لعاب دہن' شہد (گوشت) لحم اقدس مشک سے' استخوان کافور سے' دندان مبارک برکت سے' پائے اقدس رضا سے' بازو' قوت سے' جب اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف سے آپ کی تکمیل فرمائی تو ارشاد فرمایا' اے امت محمدیہ' میں تجھے اپنا حبیب "تحفتہ" عطا فرماتا ہوں' ان کی قدرو منزلت کو پہچانو اور ان کی خوب تعظیم و تکریم کرتے رہو۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا زبور کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے خاص رسول ہیں' آسمان جن اشیاء پر سایہ فگن ہے ان میں سب سے اعلیٰ و اولیٰ آپ کی ذات اقدس ہے' آپ کا چہرہ روشن اور خوبصورت دست اقدس اور پائے مبارک سفید و منور' تمام لوگوں کے ہادی و رہنما ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

متقین کے پیشوا، عابدین کا نور، شہروں کا سکون، خیر کا مخزن، امت عالیہ کی طرف مبعوث ہونے والے بے سہاروں کے سہارا، گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے، زمانہ بھر کی رحمت، غمزدوں کے مونس و غمخوار، اور بے وسیلوں کے وسیلہ، اور آپ کا مزار اقدس جنت کے باغوں میں سے ایک سب سے اعلیٰ باغ۔

حکایت۔ اور میں اللہ کا حبیب ہوں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، آپس میں محفل سجا کر باتیں کررہے تھے۔ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنا کلمہ فرمایا اور روح اللہ کا لقب عطا کیا، کو اسی اثناء میں تشریف لائے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا، وامعہ " ایسے ہی تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ فرمایا، انہیں بھی ان گنت مراتب سے نوازا،

میں لواء الحمد کا مالک ہوں، اس پر مجھے کوئی فخر نہیں، قیامت میں سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں، ہر ایک سے پہلے جنت میں میرا جانا ہوگا، اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور میں اولین و آخرین کا سردار ہوں، جنت کا دروازہ میں ہی کھولوں گا، میرے ساتھ ایماندار فقراء ہوں گے اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔

فائدہ۔ مساکین کے ساتھی

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، الٰہی مجھے فقراء کے ساتھ شامل فرمانا میرا وصال غنا میں نہیں فقر میں کرنا، اور روز قیامت مساکین میرے ساتھ ہوں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں فقر دنیا میں مشقت اور آخرت میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسرت کا باعث ہے اور امیری دنیا میں مسرت اور آخر میں مشقت کا سبب ہوگی' فقراء امرا سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

(نوٹ) وہ اپنے گوشواروں کے حساب و کتاب میں ہی اتنا طویل عرصہ انتظار میں بیٹھیں گے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا سب سے بہتر جماعت فقراء کی ہے اور جنت میں جلد پہنچ کر آرام کرنے والے غرباء ہی ہیں۔

بعض علماء کرام کہتے ہیں فقراء سے غنی افضل ہیں اور بعض نے فرمایا غنی شکر گزار' ناشکر سے فقیر سے افضل ہے' غنی وہ ہے جو کم از کم نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا اولاد کے بارے فکرمندی دوزخ کے سامنے ڈھال ہے' اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت عذاب سے امان' طاعت پر صبر کرنا ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے نیز موت کا غم گناہوں کا کفارہ ہے۔

حکایت۔ کلیم اور حبیب میں فرق

حضرت امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العلمین میں یوں عرض کیا یارب اناکلیمک و محمد حبیبک۔ الٰہی میں تیرا کلیم اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم تیرے حبیب ہیں۔

فماالفرق' بین الکلیم والحبیب' فقال۔ پھر کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا الکلیم یعمل برضاء مولاہ کلیم وہ جو خدا کی رضا کا طالب ہو۔ والحبیب یعمل مولاہ برضائہ۔ حبیب جس کی رضا کا خود رب العلمین طالب ہو۔ والکلیم یحب اللہ۔ کلیم جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے۔ والحبیب یحبہ اللہ - حبیب وہ جسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والکلیم یاتی الی طور سیناء ثم ینا جی۔ کلیم جو طور سینا پر آئے اور زیارت کیلئے ندا کرلے۔ والحبیب ینام علی فراشہ۔ حبیب وہ جو اپنے بستر پر استراحت فرما رہا ہو۔ فیاتی بہ جبرائیل فی طرفۃ عین الی مکان لم یبلغہ احد من المخلوقین۔ بس ان کے پاس جبرائیل جائیں اور اشارہ ابرو سے بھی پہلے ایسے مکان میں پہنچا دیں جہاں مخلوقات میں کسی کو پہنچنے کی طاقت نہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ اور بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو سفید مروارید کے ایک ہزار محل خصوصی طور پر عطا فرمائے گا جن کا فرش مشک و عنبر کا ہے، اور ہر محل میں اس قدر نعمتیں ہوں گی جتنی آپ کے شان شایان ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول فمن تبعنی فانہ منی' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم (الایۃ) پڑھا تو اپنی امت کیلئے غمناک ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی' اللھم امتی' الہیٰ میری امت پر رحم فرما' اور اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور بشارت دی' میرے حبیب آپ اپنی امت کے معاملہ میں زیادہ متفکر نہ ہوں ہم اس سلسلہ میں آپ کو خوش کر دیں گے جیسے تمہاری رضا' ویسے میری رضا۔

سب سے زیادہ محبوب؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نقاش کو اپنی انگوٹھی میں لاالہ الااللہ نقش کرنے کا حکم دیا جب انگوٹھی دیکھی تو اس پر محمد رسول اللہ بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نقش دیکھا' آپ حیرانگی کے عالم میں تھے کہ جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرمایا آپ نے وہ نام نقش کرایا جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور ہم نے وہ نام نقش کر دیا جو ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہے' اتانی جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام وقال لہ ان اللہ تبارک وتعالٰی یقرئک السلام ویقول لک انت کتبت احب الاسماء وانا کتبت احب الاسماء الٰی۔

حکایت۔ برکات نام مصطفٰی علیہ التحیتہ والثناء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک یہودی نے تورات میں چار مقام پر حضور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی دیکھا تو اس نے دشمنی کی بناء پر مٹا دیا' جب دوسرے دن تورات دیکھی تو آٹھ مقام پر اسم مصطفٰی درج پایا' اس نے پھر مٹا دیا تیسرے دن بارہ جگہ پر نام نامی دیکھا تو اس نے آپ کی زیارت کا قصد کیا اور شام سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو آپ وصال فرما چکے تھے۔

چنانچہ وہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباس مقدس کی زیارت کرا دیجئے' آپ نے لباس کی زیارت کرائی تو وہ محبت سے چومنے اور سونگھنے لگا' پھر روضہ مقدس پر حاضر ہو کر اسلام لے آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔

الٰہی اگر میرا اسلام لانا تجھے پسند ہے اور میری حاضری قبول ہے تو پھر مجھے وصال کی لذت سے شاد کام فرما' یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پار کر گئی اور حضرت علی المرتضٰی نے غسل دیا۔ صحابہ کرام نے جنازہ پڑھا اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تمنا ہے الٰہی موت یوں آئے مدینہ میں
نظر کے سامنے خیرالوریٰ کا آستانہ ہو

یارب ہماری موت کا جب دن قریب ہو
آنکھوں کے عین سامنے روضہ حبیب ہو

یہی ہے آروزئے زندگی تابش قصوری کی
دم آخر رخ زیبا دکھا دو یارسول اللہ

ہو تابش خاتمہ عشقِ نبی پر
میسر ہو مجھے یوں شاد کامی

حکایت۔ احترام نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انعام

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا رہا جب فوت ہوا تو لوگوں نے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے فلاں بندے کو وہاں سے اٹھایئے، غسل و کفن دے کر جنازہ پڑھیں اور باعزت طور پر اسے دفن کردیں، کیونکہ یہ میرے نزدیک اس لئے محبوب ہے کہ ایک دن یہ تورات پڑھ رہا تھا کہ میرے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی دیکھا تو اس نے فرط عقیدت سے چوما، آنکھوں پر لگایا، اور پھر آپ کی ذات اقدس پر صلاۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا، اس لئے میں نے اسے مغفرت و بخشش سے نواز کر حور سے نکاح کردیا۔ (سبحان اللہ)

فاوحی اللہ تعالٰی الی موسٰی علیہ السلام ان غسلہ وکفنہ وصل علیہ فی نبی اسرائیل لانہ نظر فی التوراۃ فوجد اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ وضعہ علی عینیہ وصلی علیہ فغفرت لہ ذنوبہ زوجۃ حوراء۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت۔ چرواہا بھیڑے کی شہادت پر ایمان لے آیا

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے احد شریف میں دیکھا ہے کہ ایک بار بھیڑیئے نے بکری اٹھائی اور لے چلا چرواہے نے پیچھے دور کر بکری چھڑالی' تو بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کرنے لگا یعنی تو میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہوا۔

چرواہا متعجب ہوا اور بولا عجیب بات ہے بھیڑیا بھی انسانوں کی طرح گفتگو کرنے لگا بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ اور بھی تعجب کی بات ہے کہ تو بکریاں چرارہا ہے مگر اس نبی کو چھوڑ رکھا ہے جن سے زیادہ عظیم المرتبت کوئی نبی پیدا نہیں ہوا' ان کیلئے جنت کے دروازے ہمیشہ سے کھلے ہیں' اہل جنت ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' کے جہاد کو دیکھتے رہتے ہیں۔ ہمارے اور ان کے درمیان صرف یہ گھاٹی ہے' اسے کراس کرے گا تو ان کی خدمت میں پہنچ جائے گا وہ بولا میری بکریوں کی حفاظت کون کرے گا' بھیڑیا بولا' تم جاؤ حفاظت میں کروں گا' چنانچہ چرواہے نے بکریاں بھیڑیئے کے سپرد کردیں خود بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوگیا۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر نظر پڑی تو ایمان لے آیا۔

آپ نے فرمایا' جائیے اب اپنی بکریوں کی حفاظت کریں' جب واپس آیا تو اس نے بھیڑیئے کیلئے ایک بکری ذبح کی' گویا کہ اس نے شکرانے کے طور پر بھیڑیئے کی خدمت میں ایک بکری بطور نذرانہ پیش کردی' بعض علماء کرام فرماتے ہیں یہ چرواہے حضرت سلمہ ابن اکوع تھے اور آپ کے اسلام لانے کا باعث یہی بھیڑیا ہوا' حضرت امام نووی علیہ الرحمہ تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ نے 77 احادیث روایت کیں اور تین بار بیعت الرضوان سے مشرف ہوئے۔ اول آنے والے درمیان اور آخر میں آنے والوں کے ساتھ بیعت کرتے رہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی خدمت میں بیعت کے تمام وقت میں حاضر رہے' جو جماعت آئی اس کے ساتھ پھر بیعت کی سعادت حاصل کرلی !!

74 ہجری کو 80 برس میں انتقال فرمایا ان کے والد کا نام سنان بن عبداللہ ہے (ممکن ہے اکوع قبل از اسلام نام ہو اور بعد میں عبداللہ رکھ دیا گیا مگر شہرت اکوع کے نام سے رہی' واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

حکایت۔ ہرنی کی رہائی اور بچوں کے ساتھ حاضری

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لے گئے وہاں ایک ہرنی نے آپ کو ندا کی ! فنادته ظبيىة. یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! فقال ماحاجتک؟ فقالت صادفی هذاالاعرابی ولی خشفان فی ذلک الجبل فاطلقنی حتٰی اذهب فارضعهما وارجع قال اوتفعلین؟ قالت نعم' فاطلقها فذهبت ورجعت فانتبه الاعرابی قال یارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المک حاجة؟ قال تطلق هذه الظبية' فاطلقها فخرجت تعدوفی الصحراء وتقول اشهدان لااله الااللّٰه واشهدانک رسول اللّٰه۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری آپ سے فریاد ہے' آپ نے فرمایا تجھے کیا حاجت ہے عرض کیا مجھے اس شخص نے شکار کرلیا ہے اور اس پہاڑ کے دامن میں میرے دو بچے ہیں مجھے آپ آزاد فرمادیجئے۔ میں انہیں دودھ پلاکر واپس آجاؤں گی' آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی کرے گی' عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چنانچہ آپ نے آزاد فرمادیا' وہ بچوں کو دودھ پلاتے ہی واپس پلٹ آئی۔

اعرابی اس پر آگاہ ہوا تو آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگا' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ کوئی خواہش رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ! اس ہرنی کو تو آزاد کردے چنانچہ اس نے آزاد کردیا جب وہ صحرا کی طرف روانہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئی تو بلند آواز سے پکارنے لگی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (شفا شریف)

حضرت مصنف علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں شفا شریف کے علاوہ میں نے کسی اور کتاب میں دیکھا ہے کہ جب ہرنی! اپنے بچوں کے پاس پہنچی تو اس نے تمام قصہ اپنے بچوں کو سنایا' بچے سنتے ہی پکار اٹھے' ہم پر اس وقت تک تیرا دودھ پینا حرام ہے جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے' ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

انها اخبرت اولا دها بخبرها وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضمنها فقالوا لبنک علینا حرام حتٰی ترجعی الٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعض علماء حکایت کرتے ہیں کہ شکاری غیر مسلم تھا' جب اس نے آپ کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور ہرنی کو آزاد کر دیا' واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (تابش قصوری)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا تورات میں یوں بیان فرمایا۔

محمد عبدی' ورسولی بفظ ولا غلیظ' اهب له کل خلق کریم واجعل السکینة لباسه والبر شعاره والتقوٰی ضمیره والصدق طبیعة والعفووالمعروف خلقه والعدل سیرته والحق شریعته والاسلام ملة وامة خیرامة اخرجت للناس۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے عبد خاص اور محبوب رسول ہیں' نرم خو' نرم دل' ان کے تمام شمائل و خصائل حمیدہ اور اخلاق کریمانہ عفو و درگزر ان کی عادت' عدل ان کی سیرت' حق ان کی شریعت' اسلام ان کی ملت' لوگوں کے لئے ان کی امت کو مجسمہ خیر بناؤں گا!

حکایت۔ معجزات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن ابوجہل حاضر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا اور عرض کرنے لگا میرے گھر میں جو پتھر پڑا ہوا ہے آپ اس میں سے مور نکال دیجئے تو میں ایمان لے آؤں گا آپ نے دعا فرمائی اور پتھر سے دردزہ کے وقت جیسے عورت تکلیف سے کراہتی ہے ایسے اس سے آواز سنائی دینے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک مور ظاہر ہوا جس کا سینہ سنہری' دونوں بازو' زبرجد کے اور پاؤں یاقوت کی مانند تھے۔

ابوجہل ایمان تو نہ لایا مگر یہ کہتے ہوئے منکر ہوا کہ آپ تو جادوگر ہیں جاء ھم بالبینات قالواھذا سحرمبین۔ پس جب آپ نے معجزات دکھائے تو کافر بولے یہ تو صریحاً" جادوگر ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ پھر ابوجہل حاضر ہوا' اور عرض کرنے لگا' آسمان زیادہ مضبوط ہے یا زمین' آپ نے فرمایا میرا رب سب سے زیادہ قوی ہے' کہنے لگا پھر اپنے رب سے کہئے اس پتھر سے ایک پرندہ نکالے جس کے منہ میں ایک خط ہو جو آپ کی رسالت پر دلالت کرے' تو میں ایمان لے آؤں گا!

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے انہوں نے کہا آپ پتھر کی طرف اشارہ کیجئے چنانچہ آپ نے اشارہ کیا اور پتھر سے ایک پرندہ برآمد ہوا جس کے منہ میں ایک خط تھا جس پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ مکتوب نظر آیا' یہ منظر دیکھتے ہی ابوجہل بکنے لگا آپ تو فرعونی جادوگروں سے بھی بڑے جادوگر ہیں' آپ نے فرمایا تو فرعون سے بھی بری موت مرے گا!

چنانچہ غزوہ بدر میں جب کفارہ کی قیادت کرتے ہوئے میدان بدر میں پہنچا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج بدر کفار کیلئے فرعونی دریا ثابت ہوگا' فرعون اور اس کی قوم پانی میں ہلاک ہوئی تو آج ابوجہل اور اس کے حواری صحرائے بدر میں ہلاک کئے جائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہم اجمعین ریت کی ٹیلوں کی طرف قیام پذیر ہوئے جب کہ یہ فرعون اور اس کے حواری عمدہ اور صاف جگہ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر نہایت تیز بارش بھیجی جو صحابہ کرام کیلئے باعث رحمت اور کفار کیلئے باعث زحمت بنی۔ صحابہ کرام آرام و سکون کی نیند سوئے جبکہ کفار شراب و کباب کے نشے میں رات بھر سرمست رہے' بعض صحابہ کرام پر غسل فرض ہوگیا۔ وہ بارش میں نہائے اور وہ پانی کفار کی طرف چلنے لگا جب جنگ شروع ہوئی تو ابوجہل اسی پلید پانی میں حملوں کی تاب نہ لاکر گرا اور جہنم رسید ہوا' اس کے ساتھ مزید ستر کافر بھی واصل جہنم ہوئے۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جب سورۂ الرحمٰن نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قریش کے پاس جاکر کون پڑھے گا! حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں جاتا ہوں آپ نے فرمایا جائیے اور انہیں سورۂ الرحمٰن سنائیے!

جب حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ الرحمٰن کی تلاوت فرمانے لگے تو ابوجہل آپے سے باہر ہوگیا اور غصے کے عالم میں آپ کو ایک زور سے طمانچہ رسید کیا کہ آپ کا کان پھٹ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام مسکراتے دکھائی دیے' آپ نے ان سے مسکرانے کی بابت دریافت فرمایا تو کہنے لگے عنقریب غزوہ بدر میں اس کا نتیجہ آپ پر ظاہر ہوجائے گا!

جب غزوہ بدر ظہور پذیر ہوا' تو حضرت ابن مسعود اختتام جنگ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میں جہاد کی فضیلت سے محروم ہوگیا ہوں' آپ نے فرمایا جائیے اور کفار کی لاشوں میں کسی کافر کو حرکت کرتے دیکھیں تو اسے ختم کردیں' تمہاری شمولیت بھی ہوجائے گی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ ابن مسعود دیکھتے دیکھتے ابو جہل کے قریب پہنچے وہ زخموں سے چور کراہ رہا تھا آپ نے اس کا سر کاٹ لیا اور اٹھا کر آپ کی خدمت میں لانے کا ارادہ کیا مگر نہ اٹھا سکے' آخر کار اس کے کان میں سوراخ کر کے رسی ڈالی اور گھسیٹ کر آپ کے پاس لائے' جب آپ نے ابو جہل کی یہ بری حالت دیکھی تو مسکرا دیئے اور فرمایا' یہ اس دن کا بدلہ ہے جب جبرائیل حاضر خدمت ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کان کے بدلے کان تو ہوا مگر اس پر مزید یہ کہ اس کا سر بھی گیا!!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابو جہل فرعون موسیٰ سے بھی زیادہ فرعون تھا' کیونکہ فرعون تو بوقت موت کہہ اٹھا تھا امنت برب موسیٰ وہارون مگر یہ موت کے وقت مزید سرکشی کرنے لگا!

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الوجہل کو اٹھا کر نہ لائے بلکہ گھسیٹ کر لائے' اس لئے کہ ابو جہل کتا تھا اور کتے کو اٹھایا نہیں جاتا' گھسیٹا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کی سرکشی کو اپنے کلام میں موکد کیا ہے کلا ان الانسان یطغیٰ بے شک اس نے بغاوت کی!

جواب یہ ہے کہ فرعون' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبانی ستایا کرتا تھا لیکن ابو جہل زبان اور ہاتھ دونوں سے تکلیف دیتا رہا بلکہ ابو جہل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بچپن سے ناروا رویہ اختیار کئے رکھا اور آخر وقت تک آپ کی عداوت میں قائم رہا!

نیز یہ کہ حبیب مثل آنکھ اور کلیم مثل ہاتھ ہوتا ہے' اور عاقل اپنے ہاتھ کی بہ نسبت آنکھ کیلئے زیادہ محتاط رہتا ہے! اسی بناء پر فرعون کی سرکشی کی بہ نسبت ابو جہل کی سرکشی کو موکد کیا گیا!

حضرت عکرمہ بن ابو جہل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ کو ابتدا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شدید عداوت تھی، فتح مکہ مکرمہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا اور وہ اسلام کی دولت ابدی سے بہرہ مند ہوا پھر ان کی یہ حالت ہوگئی کہ راہ خدا میں جہاد بڑی بے خوفی سے کرتے۔ یہاں تک کہ شدید ترین لڑائی میں نیزوں اور تیروں کے سامنے ڈٹ جاتے، سینہ اور چہرہ زخموں سے بھر جاتا، کسی نے اس کیفیت میں دیکھ کر ان سے کہا، بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں، اور اپنی جان پر رحم کریں۔

آپ نے فرمایا جب میں لات اور عزیٰ کی نصرت میں اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا تھا، تو اب میں خدا و رسول کیلئے اپنی جان کی پرواہ کیوں کروں، آپ پر میری جاں نثاری ہی اب میرا مقصد حیات ہے!

لات اور عزیٰ، دو بت تھے، لوگ ان کی پرستش کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے مشتق کر کے بتوں کے نام رکھ لئے، یعنی، اللہ تعالیٰ سے لات اور عزیز سے عزیٰ بنا لیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشدید سے پڑھا، بیان کرتے ہیں مکہ مکرمہ میں ایک شخص تھا جو گھی میں ستو ملا کر حاجیوں کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی قبر بنالی اور پوجنا شروع کردیا۔

اسی طرح عزیٰ ایک درخت تھا، کسی وجہ سے اس کی عبادت ہونے لگی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا جایئے اور اسے کاٹ دیجئے۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں گئے اور اس درخت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کردیا، کاٹتے وقت یہ شعر گنگنا رہے تھے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یا عز کفرانک لا سبحانک
انیؒ رایت اللہ قدھانک

اے عزیٰ اب میں تیری تسبیح پڑھنے کے بجائے تیری اعانت کرتا ہوں' یقیناً میں دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر رہا ہے۔

ایک اور مناۃ نامی بت تھا جس کی لوگ عبادت کرتے تھے' اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں تصور کرتے حالانکہ جب ان کے ہاں کوئی لڑکی پیدا ہونے کی خبر دیتا تو برا مانتے' اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا تمہارے ہاں لڑکا ہو اور اس کے ہاں لڑکی یہ بڑی بڑی تقسیم ہے (اللہ تعالیٰ تو اولاد سے مبرا ہے)

حکایت۔ حضور ﷺ کو شہید کرنے کیلئے حالت نماز میں حملہ

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ مشرفہ میں نماز ادا فرمارہے تھے کہ ابوجہل اپنے رفقاء سے کہنے لگا کون ہے جو اس حالت میں انہیں شہید کرڈالے یہ سنتے ہی عقبہ بن ابی معیط خون اور اوجھڑی وغیرہ لئے آپ پر حملہ آور ہوا آپ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا کیا آپ دیکھ نہیں رہے۔ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے' وہ اپنی تلوار لے کر اس جماعت پر حملہ آور ہوئے اور تمام لوگوں کو بھاگنے پر مجبور کردیا' اس پر اللہ تعالیٰ یہ آیت کریمہ نازل فرمائی وھم ینھون عنہ وینأون عنہ۔ وہ انہیں روکتے ہیں اور ان سے دور بھاگتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب کو خبر دی تو انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

واللہ لن یصلواالیک بجمعھم
حتیٰ اوسد فی التراب دفینا
فاصدع بامرک ما علیک غضاضۃ
ابشر بذالک وقرمنک عیونا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ودعوتنی وزعمت انک ناصحی
ولقد صدقت وکنت ثم امینا
لو لا الملامۃ قد او حذار مسبۃ
لو وجدتنی سمحا بذاک مبینا

اللہ تعالیٰ کی قسم باوجود وہ اپنے گروہ کے آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے جب تک میں زندہ ہوں۔ (اگر میں زمین میں دفن ہوجاؤں تب ہی آپ ہر حملہ آور ہوسکتے ہیں) وہ آپ پر حملہ نہیں کرسکیں گے۔

لہٰذا آپ کھل کر تبلیغ کریں آپ ہمیشہ باعزت رہیں گے میری طرف سے یہ بشارت سن لیجئے اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیجئے۔

آپ نے مجھے طلب فرمایا' آپ خیال فرماتے ہیں کہ میں آپ کا ناصح ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم آپ صادق و امین ہیں اگر مجھے ان لوگوں کی ملامت کاخطرہ نہ ہوتا تو آپ مجھے دیکھتے کہ میں اعلانیہ آپ کی تصدیق کرتا!!

حکایت۔ اظہار عظمت کا عجیب طریقہ

اللہ تعالیٰ کے امور عجیبہ میں سے میں نے کتاب شرف المصطفیٰ' میں دیکھا ہے کہ تبع اول اپنے شہروں سے ایک لشکر جرار لے کر اقصائے عالم کی سیاحت کے لئے نکلا اس کے لشکر میں ایک حکماء علماء کی جماعت تھی' جب وہ مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو حرم پاک کے باشندوں نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا' اس پر وہ غضب ناک ہوکر باشندگان مکہ مکرمہ کے قتل کرنے' مال و اسباب لوٹنے نیز عورتوں کو گرفتار کرکے ساتھ لے جانے کا اس نے عزم کرلیا۔

معاً" اس کے کان اور ناک سے نہایت بدبو دار پانی نکلنے لگا' حکماء و علماء سے اس نے دریافت کیا' وہ کہنے لگے ہم تو دنیوی امراض کے معالج ہیں آسمانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امراض کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

رات کے وقت ایک حکیم صاحب نے کہا اے بادشاہ' اگر تم اپنی نیت بتاؤ گے تو میں علاج کر سکتا ہوں' اس نے تمام کیفیت ظاہر کردی' حکیم صاحب نے کہا اے بادشاہ اگر تو اپنے غلط نظریہ سے توبہ کر لے گا تو یہ بدبودار پانی بہنا بند ہو جائے گا۔

چنانچہ اس نے دل ہی دل میں توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک کی توحید کا اقرار کیا۔ فوراً صحت یاب ہوگیا' پھر اس نے بیت اللہ شریف پر غلاف چڑھایا چنانچہ سب سے اول جسے کعبہ مشرفہ بر غلاف چڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی وہ یہی تبع اول ہے۔

بعدہ وہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا اور اس چشمہ پر اس نے پڑاؤ کیا جہاں حکماء نے اسے کہا تھا' مدینہ طیبہ کے حاکم کو خبر ہوئی وہ سرزمین طیبہ کے مستقبل کے بارے حکماء سے حالات معلوم کرنے لگا' انہوں نے کہا پر یہ زمین مستقبل میں خیر کثیر کا مرکز ہوگی' یہاں پر نبی آخرالزماں جلوہ فگن ہوں گے جن کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ وہ ہمیشہ کیلئے یہیں سکونت پذیر ہوں گے اگرچہ ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ہے لیکن وہاں سے ہجرت فرما کر یہاں تشریف لائیں گے۔

پھر تبع اول نے مدینہ طیبہ میں چار صد مکان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تعمیر کرائے اور ایک درخواست تحریر کی جن میں مرقوم تھا' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ اور آپ کے رب پر ایمان لایا اور آپ کے دین پر رہوں گا' اگر میں اپنی زندگی میں آپ کو پاسکتا تو یہ میری مراد کے عین مطابق ہوگا' اور اگر مجھے یہ سعادت حاصل نہ ہوسکے تو قیامت میں میری شفاعت فرمانا' کیونکہ میں آپ ہی کا اولین امتی ہوں۔

یہ عریضہ لکھا اور اس نے اس حکیم کو دیا جس کے سامنے اس نے مکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکرمہ میں اپنے غلط ارادے کو ظاہر کر کے توبہ اختیار کی تھی، وہ مکتوب تبع، حکیم صاحب نے اپنے پاس رکھا پھر اس سے اولاد در اولاد محفوظ چلا آیا، یہاں تک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پہنچا۔

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ حضرت ابوایوب انصاری کے ہاں ہی فروکش ہوگئے۔ انہوں نے تبع اول کا وہ عریضہ محبت پیش کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور کے حکم سے لے کر سنانا شروع کیا۔ جب خط پڑھا جارہا تھا تو آپ فرمارہے تھے۔ مرحبا بالاخ الصالح۔ پھر اس کی تاریخ تحریر دیکھی گئی تو آپ کی تشریف آوری سے ایک ہزار سال پہلے کی تھی۔ ثم نظر وافی تاریخ الکتاب وقدوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدوہ الف عام۔

دو فائدے

(1) تبع اول، مخضرمین میں سے نہیں تھا، کیونکہ مخضرم اس شخص کو کہتے ہیں جو آپ کی حیات دینوی میں موجود ہو مگر آپ کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکا ہو۔ جیسے حضرت اویس قرنی اور ابومسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

صحابی اسے کہتے ہیں جو سن تمیز کو پہنچ چکا ہو اور عالم شہادت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوچکا ہو، اگر بعد از وصال قبل از دفن ہی کیوں نہ زیارت کی ہو!

حضرت جرائیل علیہ السلام کو صحابی ہونے کا شرف اس لئے حاصل نہیں کہ یہ انسانوں اور جنوں کے ساتھ خاص ہے مگر آپ نہ جن تھے نہ بشر۔ نیز جو خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہو وہ بھی صحابی نہیں ہے، کیونکہ اس نے عالم شہادت یعنی عالم بیداری میں آپ کا دیدار نہیں پایا۔

تابعی وہ خوش قسمت ہے جسے صحابی کی زیارت حاصل ہوئی ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیکھنے والوں کی نسبت علماء کرام مستردد ہیں۔ حضرت عیسیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام جب آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو شب قدر تھی مقام بیت المقدس تھا، جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی سے آپ کو نورانی لباس سے نوازا ہے کھانے اور پینے کی لذت سے بے نیاز کردیا ہے، آپ میں بیک وقت انسی، ملکی ، سماوی اور فنی صفتیں پائی جاتی ہیں زمین پر رہنے والے انسان ہوکر آسمان پر ملائکہ میں جاملے، لہٰذا فرشتوں کے ساتھ عرش کے گرداگرد پرواز کرتے رہتے ہیں انسان ہوکر آسمانی مخلوق سے جاملے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

فائدہ (2)

مدینہ منورہ کو یثرب کہنا جائز نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو مدینہ طیبہ کو یثرب کہے اسے توبہ کرنی چاہئے، وہ طابہ ہے! ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ من قال للمدینة یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابة (رواہ ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

شرح بخاری میں برماوی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ مدینہ منور کو یثرب کہنا مکروہ ہے کیونکہ یہ یثرب سے مشتق ہے جس کے معنی ملامت کرنے ، عار دلانے اور جھڑکنے کے ہیں۔ امام قرطبی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں قوم عمالقہ کے ایک شخص کا نام تھا وہ یہاں قیام پذیر ہوا اسی کے نام سے اس بستی کو یثرب کہنے لگے !!

حکایت۔ اور پھر اس کے دل کے دروازے کھل گئے

کتاب الحقائق میں ہے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مکہ سے نوازا تو آپ ایک کافر عورت کے مکان کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے، اس خاتون نے دشمنی کی بناء پر اپنے گھر کے تمام روشن دان اور روزن دیوار بند کرلئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تاکہ آپ کی تاب نہ لاسکے۔

اسی اثناء میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا آپ اس خاتون کی دیوار کے سائے میں تشریف نہ رکھئے کیونکہ یہ عورت سب لوگوں سے زیادہ دشمنی رکھتی ہے' آپ وہاں سے ابھی ہٹنے بھی نہیں پائے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام دوبارہ حاضر ہوئے اور کہا یا محمد ربک یقرئک السلام ویقول ان کانت ھذہ المراۃ کافرۃ ....
.... ' فبادرت المراۃ فی الحال بفتح الدار و قبلت قدم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ بے شک یہ خاتون کافرہ ہے لیکن میرے نزدیک آپ کے مراتب بہت بلند ہیں' اس لئے اس کی دیوار کے سائے میں ٹیک لگانے کے وسیلے میں ہم نے اس کی غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما دیا ہے اور ہم نے آسمان اور اس کے دل کے دروازوں کو کھول دیا ہے' چنانچہ فوری طور پر اس نے اپنے مکان کا دروازہ کھولا اور حاضر خدمت ہو کر آپ کے پاؤں چومنے شروع کردیئے۔

حکایت۔ بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا

کتاب الزہرالفائح میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک مشرکہ عورت تقریباً دو ماہ کے بچے کو لئے جارہی تھی جب آپ کے پاس اس کا گزر ہوا تو اس نے آپ کے سامنے نہایت ترش روئی کا اظہار کیا۔ لڑکے نے جھٹکا دیا اور دودھ پینا چھوڑ دیا' پھر کہنے لگا' اپنی جان پر ظلم کرنے والی ! ماں ! تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے منہ بسورتی ہے' پھر آپ کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوں۔ السلام علیک یا رسول یا اکرم الخلق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علی اللہ۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ اے مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و تکریم والے (حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

آپ نے فرمایا تجھے میری بابت کیسے معلوم ہوا' بچہ عرض گزار ہوا۔ قال اعلمنی بذلک ربی۔ مجھے میرے رب نے علم عطا فرمایا ہے۔ فقال جبرائیل علیہ السلام صدق الغلام۔ حضرت جرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ بچے نے سچ کہا۔ ثم قال یا نبی اللہ ادع اللہ ان یجعلنی من خدمک فی الجنۃ۔ یانبی اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ میرے رب سے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ جنت میں مجھے آپ کا خادم بنائے۔

آپ نے دعا فرمائی اور اس نے اپنی جان آفرین کے سپرد کردی۔ یہ کیفیت دیکھتے ہی اس کی والدہ نے کلمہ پڑھا اور ایمان کی دولت سے شاد کام ہوگئی۔ پھر عرض گزار ہوئی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی شان اقدس میں مجھ سے جو کچھ سرزد ہوا' اس پر مجھے سخت ندامت ہے' آپ نے فرمایا جاہلیت میں جو کچھ تو نے عمل کئے وہ تیرے اسلام قبول کرنے کے باعث معدوم ہوگئے ہیں' اور فضاء میں فرشتوں کو تیرا کفن اور تیرے لئے خوشبو لئے دیکھ رہا ہوں' چنانچہ وہ بھی فوت ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حکایت۔ آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا

روض الافکار میں ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے آرہی تھی کہ ایک جوان نے دیکھا اور پوچھا' تو کہاں جارہی ہے' کہنے لگی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام سننے جارہی ہوں' کہنے لگا! کیا تو ان سے محبت رکھتی ہے؟ وہ بولی ہاں! وہ کہنے لگا انہیں کا صدقہ ذرا اپنے چہرے سے نقاب تو اٹھایئے تاکہ میں تجھے پہچان سکوں! اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے نقاب اٹھایا اور بعدہ تمام ماجرا اپنے خاوند سے کہہ سنایا۔ خاوند نے کہا انہیں کے حق کا صدقہ تم تنور میں کود جاؤ' وہ تنور میں جا پڑی' خاوند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع دی' آپ نے فرمایا' اسے تنور سے نکال لو جب وہ لوٹ کر آیا تو اس نے اسے صحیح و سالم پایا البتہ اس کے جسم سے پسینہ پھوٹ رہا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد یجھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین - کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ یہ آیت یمن کے بارہ ہزار آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں حج کیلئے آئے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی' انہوں نے معجزہ طلب کیا آپ نے درخت کی ایک شاخ لے کر ھبل بت پر رکھی' اس پر ریشمی کپڑے اتارنے کے بعد پوچھا۔

اے ھبل تو بتا میں کون ہوں؟ بزبان فصیح پکارا آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں یہ سنتے یہ سبھی سجدے میں گر پڑے اور کلمہ شریف کا ذکر ان کی زبان پر جاری ہوگیا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ھبل ایک مشہور بت تھا جسے آج کل (نویں صدی ہجری) بھی باب اسلام کے باہر چوکھٹ کے پاس رکھا ہوا ہے میں بار بار داخل ہوتے وقت اس پر جوتے اتارتا ہوں' اور نکلتے وقت اسی پر پہنتا ہوں۔

میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فیھا انھار من ماء غیر آسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانھار من عسل مصفی۔ کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ پانی کی نہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دودھ کی نہر حضرت سلیمان علیہ السلام' شراب طہور کی نہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شہد کی نہر نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے لہٰذا جس طرح شہد کو تمام شیریں اشیاء پر شرف حاصل ہے اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء مرسلین پر شرف حاصل ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کے معجزات میں یہ بھی ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوا جیسے دو شعلوں کے درمیان پہاڑ ہو۔ مکہ مکرمہ کے لوگوں کو محسوس ہو رہا تھا کہ آپ جبل نور پر غار حرا میں ہیں جبکہ آپ اس وقت مقام منیٰ میں تھے اور آپ نے فرمایا دیکھنے والو! دیکھنے والو! گواہ بن جاؤ۔ نیز آپ کے معجزات میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز عصر پڑھانے کے لئے آفتاب' واپس پلٹا دیا' آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے' استن حنانہ نے آپ کی مفارقت و جدائی پر رونا شروع کردیا تو آپ نے اسے سینے سے لگایا اور پیار سے فرمایا اگر تو چاہے تو تجھے باغ میں واپس بھیج دیتا ہوں' تجھے جڑیں نکل آئیں گی اور تو ایک تناور درخت بن جائے گا' اور از سر نو تجھے پھول اور پھل لگیں گے' اگر تو چاہئے تو تجھے جنت میں لگا دوں اولیاء کرام تیرے پھل سے مستفیض ہوں گے پھر آپ نے پوری توجہ فرماتے ہوئے اس کی کچھ باتیں سنیں' تو آواز آرہی تھی۔ آپ مجھے جنت میں لگادیں' اولیاء کرام میرے پھل کھائیں گے اور میں اپنی جگہ ہمیشہ ہمیشہ ترو تازہ اور بار آور رہوں گا۔ آپ کی خدمت میں اس وقت جتنے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے سبھی نے خشک لکڑی کی باتیں سنیں۔ القصہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ ہم نے تجھے تیری خواہش کے مطابق کردیا۔

پھر آپ نے فرمایا اس نے دار الفناء کے بجائے دار البقاء کو فوقیت دی اور اس نے فرمان مصطفیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کردیا۔

حکایت۔ ایک دن کا بچہ اور پہچان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن کا بچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اس سے پوچھا بتاؤ میں کون ہوں۔ بچہ پکار اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں مٹھی بھر کنکریوں نے کلمہ پاک کا ورد شروع کردیا۔

آپ کے سامنے کھانے نے تسبیح پڑھی' آپ کی رسالت کی جمادات نے گواہی دی نیز چوپائے بھی آپ کی رسالت کو تسلیم کرنے لگے

حکایت۔ حضرت جابر کے صاحبزادے زندہ ہوگئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے تو اپنی زوجہ محترمہ سے کہنے لگے کیا آپ کے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے' انہوں نے کہا کہ ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ہے' چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکری کے بچے کو ذبح کیا۔

ان کے دو صاجزادے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ میں تجھے بتاؤں کہ اباجان نے بکری کے بچے کو کیسے ذبح کیا ہے' چنانچہ اس نے اپنے بھائی کو لٹایا اور ذبح کردیا' پھر مارے خوف کے بھاگا تو آگ میں جاپڑا اور وہ فوت ہوگیا۔

اس نیک بخت خاتون نے دونوں کو مکان کے اندر محفوظ جگہ پر چھپا دیا اور کھانے کی تیاری میں مشغول ہوگئیں۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے آئے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا تمہارے بچے کہاں ہیں انہیں بلائیے۔ ہم ان کے ساتھ ہی کھانا کھائیں گے!

حضرت جابر اپنی زوجہ کے پاس گئے اور بچوں کی بابت پوچھا! تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور مکان کے اندر لے گئی تو کیا دیکھتے ہیں دونوں بچے زندہ ہیں۔

بچوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمایا جو کچھ ان پر بیتی ہے جبرائیل علیہ السلام نے مجھے وہ ساری کہانی سنادی ہے !!

حضرت علی المرتضیٰ رضی تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے باہر نکلے تو جس درخت ڈھیلے' ٹیلے یا پہاڑ سے گزرے وہ آپ پر یوں سلام پیش کرتا اسوۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

فریادی اونٹ

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اونٹ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے مالک کی شکایت کی کہ ساری زندگی میں نے ان کی خدمت کی اب بوڑھا ہوجانے پر مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں آپ نے اونٹ کے مالک سے اسے خرید کر آزاد کردیا۔ اس نے امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کیلئے تین دعائیں کیں جن پر آپ نے آمین کہا اور چوتھی دعا پر آپ متفکر ہوئے' صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اتنے پریشان کیوں ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میری امت آپس میں قتال کرے گی' اس پر مجھے تشویش ہوئی ہے۔ (خلاصہ حدیث)

بعض علماء کرام احد پہاڑ کے بارے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبل یحبنا ونحبہ۔ یہ ہم سب سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

بیان کرتے ہیں بیت اللہ شریف کی چھت پر جتنے بت رکھے ہوئے تھے سبھی نے آپ کی رسالت کی گواہی دی۔

سب سے بڑا معجزہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے باطل نہ اس کے سامنے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے یعنی اس میں کمی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیشی کا احتمال ہی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہر زندگی میں اور نہ ہی آپ کے بعد اس میں کوئی تحریف کرسکے گا۔ قرآن کریم نے اپنی فصاحت و بلاغت سے ہر فصیح و بلیغ کو عاجز وساکت کردیا ہے' ایسا ہو بھی کیوں نہ جب کہ یہ حکیم و حمید کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

حکایت۔ 71 برس یا دو سو سال

سیرت ابن ہشام میں ہے ابو یاسر بن احطب کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا اس وقت آپ الم ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین پڑھ رہے تھے' اس نے اپنے بھائی یحییٰ بن اخطب سے کہا تو اس نے آپ سے کہا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام الم لائے ہیں' آپ نے فرمایا ہاں وہ کہنے لگا الف کا عدد ایک' لام کے تیس اور میم کے چالیس بنتے ہیں۔ (ان کا مجموعہ گویا کہ یہ 71 سال تک رہے گا۔

پھر اپنی قوم سے مخالطب ہوا! کیا تم ایسے دین کو قبول کرنے لگے ہو جو اکہتر برس تک رہے گا؟ پھر وہ کہنے لگا کیا اس کے علاوہ بھی کچھ نازل ہوا ہے' آپ نے فرمایا ہاں المص وہ بولا' یہ زیادہ طویل ہے یعنی الف سے ایک لام سے تیس' م سے چالیس اور ص سے نوے عدد ہوئے۔

پھر کہنے لگا مزید بھی کوئی چیز ہے آپ نے فرمایا ہاں ! الر۔ الف سے ایک لام سے تیس اور را سے دو سو عدد بنتے ہیں۔

پھر بولا کیا اس کے ساتھ اور بھی کچھ ہے آپ نے فرمایا ہاں! المر' الف سے ایک' لام سے تیس' م سے چالیس اور را سے دو سو!

آخر پکار اٹھا محمد لیس علینا امرک فلا ندری اقلیلا اعطیت ام کثیر۔ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں' ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو تھوڑی مدت عطا ہوئی ہے یا زیادہ۔ چنانچہ اس پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آیت نازل ہوئی۔ فیہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات۔ یعنی اس کتاب میں بعض آیات محکمات و متشابھات ہیں۔

قرآن کریم نئی تورات؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا محمد انی منزل علیک توراۃ حدیثۃ تفتح بھا اعینا عمیا وآذانا صما وقلوبا غلفا فیھا ینابیع العلم وفھم الحکمۃ وربیع القلوب'یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہم آپ کی طرف نئی تورات اتارتے ہیں جس سے اندھی آنکھیں' بہرے کان اور دلوں کے پردے اٹھ جائیں گے' جس میں علم کے چشمے حکمت کی تفہیم اور دلوں کی بہار ہے۔

(نوٹ) نئی توراۃ سے مراد قرآن کریم ہے بخلاف کتب قدیمہ کے جو پہلے نازل ہوچکی تھیں اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور قرآن کریم خاتم کتب سماویہ ہے!

رسالت عامہ

آپ کے معجزات میں سے یہ بھی سب سے بڑا معجزہ ہے کہ آپ کی رسالت ہر مکلف کیلئے ہے یہاں تک کہ فرشتے بھی اس میں شامل ہیں آپ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا۔

نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو رعب و جلال سے نصرت فرمائی' یہاں تک کہ ایک ماہ کی مسافت پر آپ کے رعب و جلال کے اثرات پہنچتے تھے۔

ابوجہل مبہوت ہوگیا

چنانچہ آپ کے رعب کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ ابوجہل نے کسی شخص سے اونٹ خریدا اور رقم دینے کے سلسلہ میں لیت و لعل سے کام لینے لگا' اس شخص نے آپ سے فریاد کی۔ آپ اسے ساتھ لئے ابوجہل کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہاں پہنچے' دروازہ کھٹکھٹایا! ابو جہل باہر نکلا آپ نے فرمایا! اس کا حق ادا کردو! اس نے فوراً ادا کردیا۔

پھر کسی نے ابو جہل سے پوچھا کیا معاملہ تھا' کہنے لگا جیسے ہی میں نے دروازہ کھولا' مجھے آپ کے سراقدس پر اژدھا دکھائی دیا اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نشانہ بنالیتا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مال غنیمت کو حلال فرمایا' اور تمام روئے زمین کو مسجد اور مٹی کو مطہر بنایا' نیز آپ کو مقام محمود سے سرفراز فرمایا' یعنی عرصہ قیامت میں تمام اہل موقف کی شفاعت کا حق تفویض فرمایا۔

آپ کی امت کے فضائل عنقریب آئیں گے تاہم اگر کوئی اس میٹھے چشمہ سے کسی قدر سیر ہونا چاہتا ہے تو اسے شفاء شریف' شمائل ترمذی' اور خصائص ابن ملقن وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہئے مگر ایسی دنیا بھر کی کتب آپ کے فضائل و مناقب کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ومارسلناک الارحمتہ للعلمین ہی سب پر فوقیت رکھتا ہے !! (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)

سعادت عظمیٰ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کی وہ نہایت سعادت مند ہے' اور جو آپ پر ایمان لایا وہ زمین میں دھنسنے اور مسخ ہونے سے محفوظ ہوگیا' کیونکہ آپ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔

حضرت نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ آپ آخرت میں بھی تمام لوگوں کے لئے رحمت ہیں' آپ کا پرچم لواء الحمد' عرصات قیامت میں بھی لہراتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ' وانک لعلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خلق عظیم، بہت جلد آپ کا رب آپ کو اس قدر عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے اور آپ تو خلق عظیم کے پیکر ہیں، ورفعنالک ذکرک، وکان فضل اللہ علیک عظیما۔ اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو ہمیشگی عطا فرمائی اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔

حضرت امام بوصیری علیہ الرحمہ صاحب قصیدہ بردہ نے کیا خوب فرمایا۔

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم
فاق النبین فی خلق وفی خلق
ولم یدانوہ فی علم و لا کرم
دع ما ادعتہ النصاری فی نبیھم
واحکم بماشئت مدحا فیہ واحتکم

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو دونوں جہانوں اور جن وانس بلکہ عرب و عجم دونوں کے سردار ہیں۔

صورت اور خلق میں تمام انبیاء کرام علیھم السلام پر فوقیت رکھتے ہیں۔

تمام انبیاء کرام علم وکرم میں آپ کے قریب بھی نہیں پہنچ پائے۔

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے جو دعویٰ کیا اسے چھوڑ کر تمہارا جو جی چاہئے آپ کی مدح میں کہتے رہے اور جو دل میں آئے تعریف کرتے جایئے۔

خدا کی قسم جز کمال خدائی
تیری ذات میں ہر کمال آگیا ہے
(حضرت نسیم بستوی)

وانسب الیٰ ذاتہ ماشئت من شرف
وانسب الیٰ قدرہ ماشئت من عظم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فمبلغ العلم فيه انه بشر
وانه خير خلق الله كلهم
جاء ت لدعوته الاشجار ساجدة
تمشی الیه علٰی ساق بلاقدم
هوالحبيب الذی ترجی شفاعته
لكل هول من الاهوال مقتحم
ما اکرم الخلق مالی من الوذبه
سواک عند حلول الحادث العمم
ولن يضيق رسول الله جاهک بی
اذا الكريم تجلی باسم منتقم
فان من جودک الدنيا وضرتها
ومن علومک علم اللوح والقلم

آپ کی ذات اقدس کے لئے جس شرف کو چاہو منسوب کرو۔
اور آپ کے قدرومنازل کی جس طرح چاہو تعریف کرو
آپ علوم و عرفان کی انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں حالانکہ آپ جامہ بشریت میں ملبوس ہونے کے باوجود تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں۔
آپ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے حاضر ہوئے' اور بڑے تعجب کی بات ہے کہ پنڈیوں سے چلے اور حاضر ہوئے
آپ ایسے حبیب ہیں کہ انتہائی پریشانی اور خوف زدہ حالت میں بھی امید کی جان ہیں
مخلوق میں سب سے زیادہ مکرم و محترم آپ کے سوا میرا کون ہے۔ مصائب و آلام اور دکھ درد میں آپ ہی میرے ملجاء ماویٰ ہیں۔یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے محامدومحاسن اور مقام و مراتب کے بیان میں میرا دل تنگ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں ہوگا جب کہ کریم منتقم کی صفت سے مرصع ہو۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں جتنی نعمتیں ہیں یہ تمام آپ ہی کا جود و کرم ہیں' اور علوم لوح و قلم تو آپ کے علم ہی کا حصہ ہیں۔

لطیفہ۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک یہودی حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق بیان فرمایئے' آپ نے فرمایا حضرت بلال اس سلسلہ میں وضاحت فرمائیں گے' انہیں بلایا گیا تو وہ کہنے لگے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں جب ان سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلم ہیں جب آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔

مجھے متاع دنیا جو قلیل تر ہے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے' وہ بیان نہ کرسکا اس پر آپ نے فرمایا' بھلا پھر سوچئے تو سہی' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کیسے بیان کرسکتا ہوں جن کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وانک لعلی خلق عظیم۔ (شیاپوری فی تفسیرہ)

میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ بے شک تمہارے پاس تمہیں سے ایک بہت بڑے رسول تشریف لائے' جو چیزیں تمہیں ناپسند ہیں وہ انہیں بھی شاق گزرتی ہیں۔ وہ تمہاری بخشش کے لئے بہت حریص ہیں اور ایمانداروں کے لئے وہ روف رحیم ہیں۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عزیز علیہ ماعنتم سے مراد وہ چیزیں ہیں جو تمہیں پسند نہیں' وہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لے بھی باعث مشقت ہیں' بعض نے کہا کہ تمہارا راہ ہدایت سے دور رہنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شاق گزرتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب کوئی آیت پڑھی جاتی تو آپ اس پر دو ایمانداروں کو شاہد بنالیا کرتے اور جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو اس پر کسی کو کو شاہد بنانا روانہ رکھا۔ (رواہ علائی)

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس کے 35 دن بعد آپ نے وصال فرمایا!

پیشانی چوم لی

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت شبلی علیہ الرحمتہ حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور انہوں نے بحالت قیام ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا' کسی نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگے میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح نوازتے دیکھا ہے میں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ شبلی پر بڑے مہربان ہیں' فرمایا ہاں کیونکہ نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر سورۃ تک پڑھنا ان کا معمول ہے اس کے بعد یہ مجھ پر صلاۃ والسلام پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنے حکم سے حکمتیں ظاہر فرمائیں' اور جو کچھ اس کے علم قدیم میں ہے اسے قلم سے رقم فرمایا' صورتیں بنائیں' ہر ایک کو تخلیق فرمایا ہر طرح کا آٹومیٹک نظام چلایا اجسام دیئے' روزق عطا فرمائے' جہاں بنایا' زمانہ کی تدبیر فرمائی' انسان کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ مند کیا' جس کی اسے خبر تک نہیں تھی' اور اپنے لطف کریمانہ سے تعلیم کی محبت ودیعت فرمائی۔

اس ذات اقدس کے لئے یہ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیسا ہے' کہاں ہے' زمان و مکان سبھی سے پہلے ہے قدیم جیسا ہے ویسا بھی ہے اور ویسے ہی رہے گا! انسان کو پیدا کرنے اور اس کی جان کو حسن و زیبائی کی صورت عطا فرمانے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں اس کی عجیب شان دلربائی ہے وہ اپنی صنعت میں ہمیشہ حکمت سے کام لیتا ہے' اس نے انسان کی پلکیں بنائیں' ہر حصہ کو اسکے تناسب سے مزین فرمایا جو اس کے لائق تھا' ہاتھ ' پاؤں ' انگلیوں ' سے زینت بخشی' زبان میں قوت گویائی رکھی' کانوں کو سماعت کی لذت سے نوازا' باد نسیم سے وہ سانس لیتا ہے اسے خاک' آتش و ہوا عناصر اربعہ سے ترکیب دی' ہر ایک اپنی مخالف قوم سے ایسے ملتزم ہوا جیسے قرض خواہ مقروض کا پیچھا نہ چھوڑے۔ پھر اتنی شان و شوکت' قدر و منزلت کے بعد اسے گور تاریک میں پہنچا دیا' کہ انسان کی ہڈیاں تک بوسیدہ ہوگئیں۔ پھر صور پھونکا جائے گا' تو اندھیری قبروں میں بسیرا کرنے والے سبھی نکل پڑیں گے۔

فرمانبرداروں کو وہ اپنا قرب مرحمت فرمائے گا' انعام و اکرام سے نوازے گا اور جس نے اس کی وحدانیت سے منہ موڑا ہوگا' اس کے احکام کو پس و پشت ڈالا ہوگا' اسے دوری میں مبتلا کرے گا' اور نار جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا!

تمام محامد و تسبیحات اسی خالق و مالک کے لائق ہیں جو علیم و قدیم ہے' جو اپنی سلطنت میں باعظمت ہے اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے' میں گواہی دیتاہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں' نہ اس کی ضد ہے' نہ ہمسر' نہ مثل' عدیل' نہ اولاد' نہ بیوی' نہ باپ' نہ ماں! نہ کوئی اس کا ناصر نہ کوئی اس کی موافقت کرنے والا' نہ معارض نہ معاند۔

میری یہ گواہی ایسی ہے جس سے جنت النعیم میں مقیم ہونے کا امیدوار ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے عبد خاص اور رسول ہیں' حبیب و خلیل' امین و رہبر ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے آیات باہرہ اور معجزات ظاہرہ سے خصوصیت عطا فرمائی۔

اور درود شریف پڑھنے والوں کا آخرت میں آپ کو شفیع بنایا' آپ کی شان میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لحاظ سے فرمایا ان اللہ وملائکۃ یصلون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علی النبی یاایھاالذین امنواصلواعلیہ وسلموا تسلیما (پ 22) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہمیشہ صلوۃ و سلام پڑھتے رہتے ہیں' ایمان والوں تم بھی آپ کی ذات اقدس پر ہمیشہ صلوۃ و سلام پڑھتے رہئے !!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و جمال کا تاجدار بنایا' لباس کمال سے آراستہ کیا' اشرف خصائل سے زینت بخشی' اگر تو پیکر حسن و جمال کی مانگ کی کیفیت دریافت کرے تو سراج منیر ٹھہرے' آپ کا فضل کثیر قرار پائے گا اور آپ کے موئے مبارک شب تار معلوم ہوں' آپ کی سرگیں آنکھیں فراخ اور خوبصورت سیاہ نظر آئیں ابرو مثل نون بنی (ناک مبارک) الف' دہن سراسر میم' معلوم ہوں' آپ کے روئے اقدس بدر کامل حسن میں مکمل' آپ کا سینہ ملیم' قلب رحیم' خلق عظیم' (سبحان اللہ)

الغرض ان کے ہر مو پہ بے حد درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

پشت مبارک مہر نبوت سے مرصع' کف دست' معدن جو دو کرم جس سے بے شمار نادار' غنی بن گئے۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا
موج بحر سماحت پر لاکھوں سلام

قدم مبارک' ہمیشہ اطاعت الٰہی میں پیش پیش' آپ کی اصل کا تو کیا پوچھنا' نہایت شریف کریم۔

درود آپ پر آپ کی آل پر
سلام آپ پر آپ کی آل پر

نورانیت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمین کو پھیلانے اور آسمان کو بلند کرنے کا ارادہ کیا' مخلوقات کی تخلیق سے پہلے' تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان یکتائی میں تھا' پھر اپنے نور سے ایک اور نور ظاہر فرمایا وہ مخفی صورتوں میں جب تک اور جہاں چاہا محفوظ رہا' پھر وہی نور صورت محمدی کے مطابق بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب تو ہی میرا پسندیدہ و منتخب ہے' تیرے ہی لئے میرے نور اور ہدایت کے خزانے ہیں' تیرے ہی سبب میں زمین کو پھیلاؤں گا' اور آسمانوں کو بلند کروں گا اور ثواب و عذاب جنت و جہنم کو پیدا کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو اپنے غیب اور غیب کو اپنے علم مکنون میں مخفی رکھا' پھر عوالم' آسمان و زمین' پہاڑ' سمندر آگ کی تخلیق فرمائی' زمانہ کو وسعت دی' اور نور محمدی کو اپنی توحید کے اظہار کا باعث ٹھہرایا۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یارسول اللہ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کس چیز سے تخلیق فرمائے گئے' آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی تو میں نے دریافت کیا الٰہی میری تخلیق کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے۔

ارشاد ہوا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر آپ کو تخلیق فرمانا مقصود نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان کو نہ بناتا' وعزتی وجلالی لولاک ما خلقت جنتی ولا ناری' اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے عزت و عظمت کی قسم اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں جنت و دوزخ کو بھی نہ بناتا

(تیرے ماننے والوں کیلئے جنت' تیرے منکروں کیلئے جہنم) (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعجب کی جا ہے کہ فردوس اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ
تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ

(علامہ اقبال مرحوم بحوالہ مقالات رضا قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمہ)

میں نے پوچھا الٰہی کس چیز سے میری تخلیق ہے فرمایا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنے نور کی سپیدی کی صفائی پر نگاہ ڈالی جسے میں نے اپنی قدرت سے ظاہر فرمایا تھا' اور اس میں حکمت ودیعت کی تھی' میں نے اس میں اپنی عظمت کے ساتھ اس میں شرف کا اضافہ کیا' پھر اس سے ایک حصہ نکالا' اور اسے تین حصوں پر تقسیم کیا

پہلے حصہ سے آپ اور اہل بیت کو دوسرے سے آپ کی ازواج اور اصحاب کو تیسرے حصہ سے آپ کی عشاق و محبین کو' اور روز قیامت اس نور کو اپنے نور کی طرف لوٹاؤں گا! آپ کو اہل بیت و امہات المومنین اور آپ کے محبین و عشاق کو جنت عطا کروں گا' لہٰذا میری طرف سے انہیں مژدہ بشارت عطا فرمایئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنانا چاہا زمین کو پست اور آسمانوں کو بلند کرنا منظور ہوا' تو اپنے نور سے ایک مٹھی لی پھر ارشاد فرمایا کوئی حبیبی محمداً' میرے حبیب آپ محمد بن جایئے!!

پھر وہ نور آدم علیہ السلام کے بنانے سے پانچ سو سال قبل عرش کا طواف کرتے ہوئے الحمداللہ کے ذکر میں مصروف رہا! اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشد ہوا اسی بناء پر ہم نے آپ کا نام محمد رکھا۔

حضرت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام کا ظہور ہوا' اور آدم علیہ السلام کی مٹی سے آپ کا وجود مسعود بنا' پھر نور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محمدی کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں ٹھہرایا' چنانچہ فرشتے آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہوگئے اور نور کی زیارت کرنے لگے حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی فرشتے میرے پیچھے کیوں کھڑے ہیں فرمایا نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔

عرض کیا اس نور کو میری پیشانی میں رکھ دیجئے چنانچہ نور مصطفیٰ آپ کی پیشانی کو منور کرنے لگا' پھر فرشتے آپ کے سامنے دستہ بستہ کھڑے ہو کر زیارت کرنے اور درود و سلام پڑھنے لگے۔

عرض کیا الٰہی مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت عطا فرمایئے پھر اللہ تعالیٰ اس نور کو شہادت کی انگلی میں چمکا دیا' حضرت آدم علیہ السلام پکار اٹھے اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمداً رسول اللہ اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا لئے۔

تشہد کی بنیاد یہی ہے' اسی لئے اسے شہادت کی انگلی کہتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اسی سے اشارہ کیا جاتا ہے' اس لئے کہ اس کی تار (رگ) دل سے وابستہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر دریافت کیا' الٰہی کیا اس نور سے کچھ باقی ہے فرمایا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کا نور' کہنے لگے اسے میری باقی انگلیوں میں رکھ دیجئے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نور کو درمیانی' حضرت عمر کے نور کو ساتھ والی حضرت عثمان کے نور کو چھنگلی اور حضرت علی المرتضیٰ کے نور کو انگوٹھے میں رکھ دیا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے' تو سبھی نور آپ کی پشت میں منتقل ہوگئے' حضرت آدم و حوا کی عرفات میں جب ملاقات ہوئی اور وہاں جنت سے ایک نہر بہا دی' دونوں نے غسل فرمایا' اور تمام نور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منتقل ہوگئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح نور محمد' مقدس پشتوں اور طاہر شکموں میں منتقل ہوتا چلا آیا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک میں جلوہ گر ہوا۔

فاخرج افضل المعادن واکرم المغارس شجرۃ مشرقۃ الضیاء اصلھا فی الارض ثابت وفرعھا فی السماء ثابت اصلھا اصیل وفرعھا طویل غارسھا الرب الجلیل وساقیھا ابراہیم الخلیل وخادمھا الامین جبرائیل وملقح ثمرھا اسماعیل۔

پھر اللہ تعالیٰ نے افضل معادن اور اکرم مغارس سے ایک درخت نکالا جس کی روشنی چمکتی تھی' اصل اس کی زمین میں ثابت اور شاخ آسمان تک! اس کی اصل اصیل ہے' اس کی شاخ طویل ہے' اسے لگانے والا رب جلیل ہے اسے پانی دینے والے ابراہیم خلیل ہیں اور اس کے خادم امین جبرائیل اور اسے بار آور کرنے والے حضرت اسماعیل ہیں۔

پھر نعمت کے محافظ نے شجر محبت کا قصد فرمایا' اس سے ایک دانہ نکالا اور دریائے رحمت میں غوطہ دیا' تب وہ فرمان والا شان وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی عظمت کے ساتھ جلوہ افروز ہوا۔

پھر اسے دریائے رضا میں غوطہ دیا تو ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کی شان سے ظاہر ہوا۔

پھر دریائے کرامت میں غوطہ دیا' من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ کی عزت و شرف کے ساتھ برآمد ہوا۔

پھر دریائے قربت میں لے جایا گیا تو فکان قاب قوسین اوادنی کی شان و شوکت کیساتھ منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔

پھر اس دانے کے لئے زمین تقدس' جو ہر قسم کی نجاست کے تصور سے بھی پاک' منتخب فرمائی' پھر شجرہ مبارک لگایا جو نہ شرقی نہ غربی نہ یہودی نہ نصرانی' بلکہ وہ شجرہ نور ہے' اس کی اصل نور' فرع نور' بلکہ نور علی نور' پس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پشت خلیل اس کی نادی پشت اسماعیل اس کے لئے جانب وادی قرار پائی۔

حضرت خلیل سے اس کی شاخ کو سیرابی میسر آئی اور اس کا وجود و عمود اسماعیل سے سرسبز ہوا اور اس کی سعادت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف تکمیل کو پہنچی جب اس کی اصل قوی ثابت ہوئی تو اس کی فرع ابھری' اور پھوٹی تو اس کی شاخیں پھیلیں' اور مختلف اقسام میں تقسیم ہوئیں حق اس کا پھول' صدق اس کا پھل' تقویٰ اس کی ڈالی' ہدایت' گویا کہ عرش سے لٹکے ہوئے خوشے جو اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں جو انہیں چھوڑے گا خائب و خاسر ہو گا۔

پھر وہ نور ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب کے ہاں پہنچا' آپ نے خواب دیکھا کہ ان کی پشت سے ایک زنجیر نکلی اور آسمان کے کنارے تک پہنچ گئی' پھر وہ ایک سبز درخت بن گئی اور ایک ضعیف شخص کو دیکھا جو ایک شاخ کے ساتھ لٹک گیا ہے' پوچھا' آپ کون ہیں' جواب ملا! حضرت نوح علیہ السلام ہوں!

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی کسی نے کہا کہ آپ بھی اس درخت کی کسی شاخ سے لٹک جائیں تو آواز آئی یہ آپ کے مقدر میں نہیں ہے۔

پھر جب انہوں نے نکاح کیا تو ان کے ہاں عبدالعزیٰ پیدا ہوا جو ابولہب کے نام سے پکارا گیا' پھر ابوطالب عبدمناف' حضرت عباس' حضرت عبداللہ' حضرت حمزہ متولد ہوئے' یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں' انہیں ثویبہ ابولہب کی کنیز نے دودھ پلایا۔ جسے آپ کی رضاعی والدہ کا شرف نصیب ہوا۔

علمائے شام کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے معلومات تھیں' کیونکہ کتب سابقہ میں تھا کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے جبہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مبارکہ سے خون کے قطرے ٹپکیں گے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد ماجد متولد ہوں گے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ہوئے، تو ان لوگوں نے آپ کو شہید کرنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپ کی حفاظت فرمائی اور حملہ آوروں کو ختم کر ڈالا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد یہ کرامت پہاڑ کی چوٹی سے ملاحظہ فرما رہے تھے، انہوں نے حضرت آمنہ کی والدہ برہ جو عبدالعزیٰ کی بیٹی تھی، یہ ماجرا سنایا، اور کہا اگر تمہارا خیال ہو تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ کا نکاح حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے کردیا جائے۔ انہوں نے تائید کی اور دونوں حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہوئے، جو شیبۃ الحمد کے لقب سے معروف تھے، ان سے اس سلسلہ میں بات کی چنانچہ ماہ رجب شب جمعہ حضرت عبداللہ سے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا اور اسی شب وہ نور ان کی طرف منتقل ہوگیا۔

حضرت شیخ عارف ولی اللہ تقی الدین حسینی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے چچا وہب کے ہاں پرورش پائی، چنانچہ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہیں کی خدمت میں لائے، اور ان کا آمنہ سے نکاح فرمایا۔

پھر حضرت عبدالمطلب نے اسی محفل میں ہالہ بنت وہب کو پیغام نکاح دیا اور ان کے ساتھ خود نکاح کیا، اس طرح عبدالمطلب اور آپ کے فرزند ارجمند کا نکاح ایک ہی شب ہوا۔

کتاب شرف المصطفیٰ میں ہے کہ ہالہ حمزہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اس رات قریش کے جانور پکارنے لگے، رب کعبہ کی قسم آج شب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوگئے ہیں جو امان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دنیا اور آفتاب اہل دنیا ہیں۔

شیطان کوہ ابو قبیس پر ماتم کرنے لگا' اس کی یہ حالت دیکھ کر شیاطین اس کے ہاں جمع ہوگئے وہ ابلیس سے پوچھنے لگے تم کس مصیبت میں مبتلا ہوئے ہو' وہ کہنے لگا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شکم مادر میں قرار پذیر ہوچکے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں تیغ براں کے ساتھ بھیجے گا' دوسروے دینوں میں تغیر پیدا کردیں گے' اور بتوں کا صفایا ہوجائے گا۔

روض الافکار میں حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شکم مادر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرانا چاہا' رضوان جنت کو ارشاد فرمایا' کہ آج رات جنت الفردوس کے دروازے کھول دیئے جائیں اور منادی سے کہے کہ وہ تمام آسمان و زمین میں ندا کرے نور مکنون آج شکم مادر میں قرار پذیر ہوا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں' میں سات برس کا تھا کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی اعلان کرتا پھرتا تھا یہودیوں' آج رات ستارہ محمد طلوع ہوا ہے' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نسیم الصبا اھلا وسھلا ومرحبا
قدمت فاقدمت السرور الٰی الربا
وجددت فی کل القلوب مسرة
ونشرک اضحٰی فی الوجوہ مطیبًا
متٰی انظر الاعلام بالسعد قدبدت
ویصبیح قلبی فی حماہ مقربا
فقد زمزم الحاوی بذکرمحمد
نبی کریم للشفاعة مجتبٰی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رسول عظیم مصطفیٰ ذو مهابة
له الله بالذكر المرفع قدحبا
فلولاه ماسار الحجيج بمكة
ولا حن مشتاق لنجد ولا صبا

اے بادصباء مرحبا' خیر مقدم' تو آئی اور تو نے سرور کو ٹیلوں سے بھی آگے بھیج دیا' اور ہر دل میں تو نے از سرنو خوشیوں کو بکھیر دیا' اور وجود ہستی میں تیری ہی خوشبوں کی مہک ہے میں سعادت کے نشانوں کو کب تک نمایاں دیکھوں گا' کہ اس کے قلب اطہر میں میرا دل بھی مقرب ہوگا میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نغمہ سرائی کر رہا ہوں' وہ رسول عظیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لئے منتخب ہیں۔ وہ رسول اعظم' منتخب اور صاحب رعب و جلال ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذکر کی رفعتوں سے نوازا ہے' اگر آپ کی جلوہ گری نہ ہوتی تو مکہ مکرمہ میں حاجیوں کا وجود ناپید ہوتا' پھر بخدا کوئی عاشق نہ آہیں بھرتا اور نہ ہی مشتاق نظر آتا!!

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے کوئی بار محسوس نہ ہوا کہ میرے شکم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرار پذیر ہیں کیونکہ مجھے حاملہ عورتوں کی طرح کبھی گرانی نہ ہوئی البتہ مجھے اتنا معلوم تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو چکا ہے۔

انہی ایام میں مجھے ایک ایسا نور نظر آیا جس سے شام اور بصریٰ کے محلات دکھائی دینے لگے' ماہ اول میں ایک دراز قامت شخص تشریف لائے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہنے لگے' آپ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امین ہیں۔ میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ گویا ہوئے میں آدم علیہ السلام ہوں۔

دوسرے ماہ مجھے کسی نے پھر بشارت دی اور کہا آپ نبی کریم صلی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حالیٰ علیہ وسلم سے نوازی جارہی ہیں، دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا میں شیث علیہ السلام ہوں۔

اسی طرح علی الترتیت، حضرت نوح، حضرت ادریس، حضرت ہود، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبارک بادی کیلئے تشریف لاتے رہے اور اوصاف و محامد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اظہار فرماتے گئے۔ کسی نے کہا کہ سید شریف، نبی عفیف، سیدالمرسلین خاتم الانبیاء سید الاولین والاخرین، نبی ہاشمی ہیں اور کوئی کہتا حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرماہیں۔

کسریٰ کے مینار گر پڑے

بیان کرتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گر ہوئی اس شب ایوان کسریٰ کے چودہ مینار گر پڑے، بعض معتمدین نے بیان کیا ہے کہ ان کے آثار ابھی تک پائے جاتے ہیں، جو نواح بغداد ملک عراق میں تھے، نیز کسریٰ کے سر سے اچانک تاج گر پڑا۔

اسی دوران حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرماگئے اور مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ اس وقت حضرت عبداللہ کی عمر پچیس سال تھی، بوقت وصال آپ نے کل اثاثہ پانچ اونٹ، ایک ریوڑ بکریوں کا، ایک کنیز ام ایمن جو برکت کے نام سے معروف تھیں، چھوڑا۔

حضرت ام ایمن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلا کرتی تھیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو بارگاہ رب العلمین میں فرشتے عرض گزار ہوئے، الٰہی! آپ کا حبیب یتیم رہے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس کی خود حفاظت کریں گے ہم اس کے ولی، حافظ و ناصر ہیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب آپ متولد ہوئے دو شنبہ پیر کا دن تھا، میں نے دیکھا آسمان سے ایک جماعت اتری اور ان کے پاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تین جھنڈے تھے' چنانچہ ایک جھنڈا انہوں نے بیت اللہ شریف کی چھت پر لہرایا' دوسرا میرے کاشانہ اقدس پر اور تیسرا بیت المقدس کی چھت پر لہرایا۔

آپ فرماتی ہیں کہ آسمان سے ستارے میرے گھر سے اتنے قریب ہوگئے کہ میں کہتی تھی ابھی میرے سر پر آجائیں گے' دنیا انوار و تجلیات سے روشن ہوگئی' آسمان کے دروازے کھل گئے' پھر میرے مکان کے اوپر بہت سے پرندے آئے جن کی چونچیں زبرجد' بازو یاقوت کے تھے۔

میں نے دیکھا آسمان و زمین کے درمیان دیبا کا فرش بچھا ہوا ہے' مجھے فضا میں کچھ آدمی نظر پڑے جن کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا' اس میں سونے کی زنجیر تھی مجھے پیاس محسوس ہوئی تو میں نے ایک آفتابہ سے پانی پیا' اس وقت اپنی سوچ میں مگن تھی' تنہائی سے میرا دل گھبرانے لگا' اتنے میں کیا دیکھتی ہوں' کہ عورتوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی جن سے زیادہ میں نے کسی عورت کو حسین و جمیل نہیں دیکھا تھا' انہیں کے ساتھ حضرت آسیہ تھیں وہ میری خدمت میں مستعد رہیں

البتہ شفا شریف میں بروایت شفا والدہ عبدالرحمٰن بن عوف مذکور ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شکم مادر سے میرے ہاتھ پر تشریف لائے تو آپ نے کچھ پڑھا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے مشرق تا مغرب ہر چیز تیرے لئے روشن ہوگئی۔ پھر میرے لئے وضع حمل کے آثار نمودار ہوئے تو ایک نہایت خوبصورت پرندے نے اپنے پروں سے مجھے مس کیا' میں نے کیا دیکھا میرا نور نظر دنیا میں جلوہ گر ہوگیا' آپ بڑی عمدگی سے سیدھے پیدا ہوئے سرنگوں نہیں تھے' اس میں اشارہ تھا کہ ہمیشہ حدود خداوندی میں مستقیم رہیں گے' اور پھر بڑی خوش نوائی سے آپ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسئلہ قیام

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت کی یاد میں قیام کرنے میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ سنت حسنہ اکثر علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ ذکر ولادت کے وقت قیام و سلام مستحب ہے۔ نیز اکثریت کا فیصلہ ہے کہ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محافل میں ذکرواذکار، صلوۃ وسلام، اکرام و تعظیم بجالانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

مطلقاً" آپ کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے ذکر میلاد ہو یا آپ کی مبارک زندگی کے دیگر حالات بیان کئے جارہے ہوں، شریعت میں بوقت ذکر مصطفیٰ، درودوسلام واجب ہے، خواہ تھوڑی دیر محفل منعقد ہو یا زیادہ دیر تک! اور کئی علمائے کرام اسے واجب کی بجائے مستحب قرار دیتے ہیں، جواز کے تو سبھی قائل ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ وفور شوق سے اپنے جذبات کا یوں اظہار کرتے ہیں قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے آپ کو رحمۃ للعلمین بناکر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہوسکتا تو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی بارگاہ میں مقبولیت حاصل کرنے کیلئے سر کے بل بھی قیام کرتا! کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ولد الحبیب وخده متورد والنور من وجناته یتوقد
ولدالمتوج بالمکرامة والبها۔ الطاهر الشیم الکریم السید
جبر یل وافی عند ذلک امه۔ فی زی طیروالملائک تشهد
بجناحه مازال یمسح بطنها۔ فبدا النبی الهاشمی محمد
قالت ملائکة السماء باسرها۔ ولد الحبیب ومثله لایولد
یاعاشقین تولهوا فی حسنه۔ هذا هوالحسن الجلیل المفرد

○ حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے ان کے رخسار پھولوں کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رنگت لئے ہوئے ہیں اور آپ کے رخساروں پر نور چمک رہا ہے۔

○ رونق اور کرامت کے تاجدار تشریف لے آئے' پاکیزہ عادات و خصائل لئے سردار جلوہ افروز ہوئے اور ان کے بطن ظاہر کو اپنے بازوں سے متبرک کیا حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی ہاشم میں ظہور پذیر ہوئے۔ آسمان کے فرشتے خوشی و مسرت سے پکار اٹھے لیجئے۔ حبیب خدا پیدا ہوگئے۔ اور کوئی بھی ان کی مثل پیدا نہیں ہوگا۔

عاشقو! ان کے حسن و جمال کے شیدا ہوجایئے' یہی حسن و جلال میں انفرادی حیثیت کے مالک ہیں

بعد از ولادت آپ کی کیفیت

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ ابن عباس وہ اپنے والد ماجد سے انہوں نے اپنے والد حضرت عبدالمطلب سے بیان کیا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختوم یعنی ناف بریدہ' پیدا ہوئے۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ روایت متواتر ہے عقیقہ یوم ولادت کے ساتویں دن کیا جائے یہ عمدہ اور صواب ہے۔

انبیاء کرام کی ایک جماعت ختنہ شدہ پیدا ہوئی ان میں سے یہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام' حضرت شیست علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام' حضرت لوط علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت شعیب علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' جب آپ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا آپ کا چہرہ اقدس چاند کی طرح چمک رہا ہے' معاً ایک شخص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آیا وہ آپ کو کہیں لے گیا، تھوڑی دیر غائب رکھنے کے بعد لایا اور کہنے لگا یہ مشارق و مغارب کی سیر کر کے آئے ہیں اور ابھی یہ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھے، انہوں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے میرے حبیب آپ کو بشارت ہو کہ آج تک اولین و آخرین میں جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں آپ سبھی کے سردار ہیں، یہ کہا اور وہ شخص غائب ہو گیا۔

○ اے عزیز دنیا، اے شرف آخرت، جو آپ کی تصدیق کرے گا، آپ پر ایمان لائے گا روز حشر وہ تیرے جھنڈے تلے ہو گا۔

○ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رضوان جنت نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ثبت کی۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں میں ولادت شب، طواف کعبہ میں مصروف تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ قیام ابراہیم کی جانب سجدے میں جھک گیا، اور تمام بت سرنگوں ہو گئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر محمد پیدا ہو چکے اور اب میں بتوں سے پاک ہو گیا اور اعلان سنائی دیا جہاں والوں! سنو سنو! حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہو گئے، اور ان پر ابر رحمت برس رہا ہے، یہ سنتے ہی میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آیا، دیکھا تو آپ کے کاشانہ اقدس پر بادل چھائے ہوئے ہیں، میں حیرانگی کے عالم میں اپنی آنکھیں ملنے لگا، اور اپنے آپ سے یہ کہہ رہا تھا کہ کیا میں جاگتا ہوں یا سو رہا ہوں، پھر میں نے آواز دی۔ آمنہ دروازہ کھولئے انہوں نے دروازہ کھولا تو مشک اذفر مہک رہا تھا۔ میں نے پوچھا کیا معاملہ ہے فرمانے لگیں، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متولد ہوئے ہیں۔ میں نے دکھانے کے لئے کہا تو وہ بولیں وہ گھر میں ہیں، میں اندر داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا تو ایک شخص تلوار لئے نکل پڑا، ٹھہریئے! عبدالمطلب ابھی آپ آگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں جاسکتے۔ فرشتے آپ کی زیارت کررہے ہیں کسی نے اسے اس انداز میں نظم کیا ہے۔

محمد صاحب الفتح المبین نعم۔ وکم له نباء فی نون والقلم
خیرالنبین تالیهم وسابقهم۔ من جاء بالصدق والموفی بعهدهم
حبیب رب العلی مفتاح رحمته۔ رسوله المجتبیٰ ذوالجود والکرم
من شق ایوان کسریٰ یوم مولده۔ والنار قدخمت فی شدة الضرم
من خاطب القمر الباهی فشق له۔ ویوم بدر باملاک السماء حمی
ولا یری ظله اذا مامشیٰ وله۔ ظل الغمام اذاحر الوطیس حمی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب فتح مبین ہیں' نون والقلم میں ان کی ان گنت خبریں ہیں' انبیاء کرام میں بہترین آخر آئے اور سب سے آگے ہیں' جو صدق لائے اور وعدوں کو ایفاء فرمانے والے ہیں۔
رب العلمین کے محبوب اور کلید رحمت ہیں' اللہ کے منتخب مختار رسول جو صاحب جودو کرم ہیں جن کی ولادت باسعادت کے دن کسریٰ کے محلات میں زلزلے آئے اور بھڑکتی ہوئی آگ اچانک بجھ گئی جس نے چودھویں کے چاند کو اشارہ فرمایا تو وہ شق ہوگیا' روز بدر فرشتوں نے آپ کی نصرت کی جب آپ چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔ گرمی کی شدت میں بادل آپ پر سایہ کرتا۔

مزید اشعار کے بجائے ترجمہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے' مفہوم ملاحظہ ہو۔
وہ باعظمت شخصیت کون ہے! جس کی آنکھیں سوتی ہوں اور قلب اطہر ہمیشہ بیدار رہے ' اور وہ کونسی ذات ہے جس کی ہتھیلی میں کنکریاں کلمہ پڑھیں۔ مگر مشرکین کے کان پر جوں تک نہ رینگے' سوا' قبیلہ مضر کے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کے سوا عمدہ و مطہر اوصاف و خصال کے بیٹے ہیں' کون ہوسکتا ہے؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کی زیارت پیاسوں کے لئے، آپ کا روضہ اطہر مجسمہ سیراب ہے، اور ہر شرف پر حاوی ہے معمولی سی بات یہ کہ جو بھی وہاں حاضری دیتا ہے، امراض سے شفا پاتا ہے یا سیدالرسل، آپ میرے خزانے اور آپ ہی پر میرا بھروسہ ہے، آپ کی بخششیں اور عنائیات ہمیشہ جاری ہیں، آپ ہی میرے حاجت روا ہیں۔

○ آپ کی قدرومنزلت بلند تر ہے جس کا آپ وسیلہ ہوں وہ کبھی نامراد نہیں ہوگا، آپ کا فضل ایسا ہے جس میں انقطاع کی گنجائش نہیں۔

○ قرآن پاک نے آپ کے وسیلہ کو مؤکد کیا، پھر کوئی قوم جہالت یا ہٹ دھرمی سے ہی آپ کا انکار کرسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کوئی اپنی ذات پر روحانی و جسمانی ظلم کرکے معافی کے لئے حاضر ہوجائے اور اس کی مغفرت میں آپ کی رضا شامل ہوتو خدائے رحمٰن و رحیم کو بہت معاف کرنے والا کرم کرنے والا پائیں گے۔

هذا صريح لمن صحت بصيرته

ياويل من كان عن نهج الصواب عم

یہ وضاحت اور صفائی تو اسی کو مفید ہوسکتی ہے جس کی بصیرت صحیح ہے اور جو شخص راہ صواب سے اندھا ہو۔ تباہی و بربادی اس کامقدر ہے۔

نبی کریم ﷺ کانسب شریف

انتخاب الٰہی

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب میں کوئی ایسا خاندان یا قبیلہ نہیں جس میں آپ کا نسب نہ پہنچتا ہو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نبی آدم کو منتخب کیا' ان میں سے عرب کو عرب میں سے بنی ہاشم کو' اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا' حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے ہاں قریش ایک نور کی صورت میں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو باپ کے لحاظ سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرمایا' پھر جب قبائل تشکیل دیئے تو قبیلے کے لحاظ سے مجھے سب سے اچھا بنایا اور جب ان کے گھر بنائے تو گھر کے لحاظ سے مجھے سب سے اچھے گھر میں پیدا کیا' بناء علیہ حضرت ابن عباس اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قرات میں لقد جاء کم رسول من انفسکم۔ میں انفسکم فتح کے ساتھ پڑھا گیا ہے' جس کے معنی ہیں آپ سب سے نفیس ترین ہیں۔

شجرہ مبارکہ۔ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدن بن عدنان۔

وضاحت۔ آپ کے والد ماجد کی والدہ کا نام فاطمہ' حضرت عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ' حضرت ہاشم کی والدہ کا نام عاتکہ اور عبدمناف کی والدہ کا نام بھی عاتکہ ہے۔

بعض لوگوں نے اپنے لڑکوں کا نام اس امید پر محمد رکھا تھا کہ شاید یہ وہی ہو۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت سے معروف ہوں گے۔

حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں قاضی ابوبکر بن عربی اور بعض صوفیہ کرام سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء گرامی ایک ہزار ہیں' انہیں میں ابوالقاسم بھی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نوٹ۔ اہل عشق و محبت نے اس سلسلہ میں بہت محنت اور محبت سے کام لیتے ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ جمع کرنے کی مساعی جمیلہ فرمائیں، اور ثابت کیا کہ آپ کے اسماء گرامی کی تعداد ایک ہزار تک محدود نہیں، (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

عبدالکریم --- عبدالجبار

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں اہل جنت کے ہاں آپ کا اسم گرامی عبدالکریم اور اہل جہنم کے نزدیک آپ کا نام عبدالجبار ہے، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاملین عرش، عبدالمجید اور عمومی فرشتے عبدالحمید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

انبیاء کرام عبدالوہاب اور شیاطین آپ کو عبدالقہار کا نام دیتے ہیں جنات کے نزدیک عبدالرحیم اور پہاڑ آپ کو عبدالخالق کہتے ہیں

خشکی میں آپ عبدالقادر اور سمندروں میں عبدالمہیمن ہیں، سانپوں کے نزدیک عبدالقدوس اور دیگر حشرات الارض آپ کو عبدالغیاث کے نام سے پکارتے ہیں۔ پرندے عبدالغفار کا وظیفہ کرتے ہیں اور ایماندار، احمد و محمد کے ترانے گاتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ وصحابہ وبارک وسلم

کتاب الحقائق میں ہے جس رات نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متولا ہوئے آگ ٹھنڈی ہوگئی، اس میں اشارہ تھا کہ آپ کی امت آگ سے محفوظ رہے گی اور جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو آگ بھڑک اٹھی تھی، جس میں اشارہ تھا کہ جو وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر اسے خدا بنائیں گے انہیں آگ میں جلایا جائے گا۔

اصحاب فیل کی خانہ کعبہ پر چڑھائی اور ان کی تباہی کے پچاس یا پچپن دن بعد آپ کی مکہ مکرمہ ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے فیلبان کو اندھا دیکھا اور وہ در در کی ٹھوکریں کھاتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھرتا تھا۔

(نوٹ)۔ سورۂ فیل میں تو اصحاب فیل کی تباہی و بربادی کا بالوضاحت بیان ہے ممکن ہے فیلبان کو عبرت کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر مستقل طور پر اسے نشان عبرت بنا دیا گیا' تا کہ لوگوں کے سامنے ابابیل (خدائی) طیاروں کی بمبارمنٹ (کنکریوں) کا اظہار کرتا پھرے اور ان دیکھنے والوں میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بھی ہوں جو فرمارہی ہیں۔ قالت عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا رائت قائدالفیل اعمٰی یسال الناس ویتکفف۔ میں نے ہاتھی والوں کی قیادت کرنے والے کو اندھا دیکھا جو لوگوں سے مانگ کر گزر اوقات کرتا تھا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم تابش قصوری)

رضاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی نے ندا کی' اے مخلوق خدا یہ محمد بن عبداللہ ہیں ان کے لئے اس دودھ بھری چھاتی کو مژدہ مسرت سنادو جسے ان کو دودھ پلانے کی سعادت میسر ہو۔

پرندے پکارنے لگے! ہمارے پروردگار ہمیں موقع مرحت فرمایئے ہم انہیں اپنے آشیانے میں لے جاتے ہیں اور زمین کی ایک سے ایک پاکیزہ' عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں ہم کھلائیں گے!

بادل سے آواز آئی! میرے خدا! ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرق و مغرب تک لئے پھریں گے اور نہایت خوبی سے پرورش کریں گے!

فرشتے کہنے لگے' ہمارے خدا' ان کی پرورش و خدمت کے ہم زیادہ حقدار ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہوا' ہم نے حضرت حلیمہ سعدیہ کو اس خدمت کے لئے خاص فرمایا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا!

کتاب "شرف المصطفیٰ" میں مرقوم ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نہایت عسرت سے دن بسر کر رہی تھیں، انہیں کھانے کے لئے بہت ہی کم ملتا، زیادہ تر بھوکی رہتیں، پھر انہوں نے خواب دیکھا کہ کسی شخص نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ایک نہر میں غوطہ دیا، اس نہر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا، پھر اس نے پینے کے لئے کہا میں نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر اس نے کہا کیا آپ پہچانتی ہیں میں کون ہوں؟ بولیں نہیں! اس نے کہا میں تیرا شکر ہوں، جو خوشی و غمی ہر حالت میں تو نے کیا۔

اور پھر اس نے کہا حلیمہ مکہ مکرمہ جایئے اور وہاں تیری روزی میں کشادگی پیدا ہوگی، اور اپنی کیفیت کسی سے بیان نہ کرنا، بالکل پوشیدہ رکھنا۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی، دیکھتی کیا ہوں کہ میرا روپ نکھر چکا ہے اور میں ایک حسن کا پیکر بن چکی ہوں، اور میری چھاتی میں اتنا دودھ جمع ہو گیا کہ میرے لئے سنبھالنا دشوار ہو گیا، عورتیں میری یہ حالت دیکھ کر تعجب کرتی تھیں۔

حلیمہ ساگ کی تلاش میں؟

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں پھر ہم چند عورتیں ایک دن ساگ کی تلاش میں نکلیں تو ہمارے کانوں میں آواز پڑی کوئی کہہ رہا ہے مکہ مکرمہ میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، اسے بشارت ہو جسے اس کو دودھ پلانے کی سعادت نصیب ہو، عورتوں نے جب یہ آواز سنی تو واپس آئیں اور اپنے اپنے خاوند سے اس آواز کو بیان کیا، اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئیں، وہ کل دس عورتیں تھیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی، راستے میں ایک مقام پر کوئی شخص نمودار ہوا اور اس نے میری سواری کو تیز چلنے کے لئے آواز دی اور فرمایا تجھے پتہ نہیں کہ یہ حلیمہ حضور نبی کریم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وسلم کو دودھ پلانے والی عظیم خاتون ہے' چنانچہ اس آواز کے سنتے ہی سواری کی جان میں جان میں آگئی اور قدرے تیز چلنے لگی ہم بھی مکہ مکرمہ پہنچ گئے' عورتوں کو شیر خوار بچے مجھ سے پہلے ہی حاصل ہو گئے!

حضرت عبدالمطلب نے مجھے دیکھا' میں نے شیر خوار بچے کی بابت دریافت کیا' انہوں نے فرمایا میرے پاس ایک یتیم ہے کوئی عورت ایسی نہیں رہی جسے پیش نہ کیا ہو مگر وہ اپنی بد نصیبی کے باعث حاصل نہ کرسکیں' انہوں نے انکار کیا' جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے والد ماجد قبل از ولادت وصال فرمائے گئے ہیں تو آپ نے عرض کیا مجھے ان کا حسن و جمال ہی کافی ہے' اور ان کی زیارت کے سوا میری اور کوئی غرض نہیں۔

حضرت عبدالمطلب نے میرا نام پوچھا میں نے حلیمہ سعدیہ بتایا' آپ نے فرمایا حلم و سعادت میں ہمیشہ عزت ہوتی ہے' بعدہ آپ مجھے کاشانہ اقدس میں لے گئے' میں جب آپ کے چہرہ منور کو دیکھا تو آپ سو رہے تھے' میں نے اپنا دایاں ہاتھ آپ کے مبارک سینہ پر رکھا' آپ نے آنکھیں کھولیں تو آپ سے ایک ایسا نور چمکا جو آسمان کی چھت تک نہ پہنچا' پھر میں نے آپ کو دائیں چھاتی پیش کی آپ نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا' پھر بائیں جانب کیا تو آپ نے اعراض فرمایا' یہ آپ کے عدل و انصاف کی بوقت میلاد مثال ہے' کیونکہ آپ کے علم میں تھا کہ آپ کے ساتھ دودھ شریک بھی ہے' جب حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو حاصل کرلیا تو انہوں نے فرمایا۔

اعیذہ باللّٰہ ذی الجلال من شر مامر علی الجبال
حتٰی اراہ کامل الخلال ویفعل الخیر مع اموالی
وغیرھم من حسوۃ الرجال

میں اللہ تعالیٰ ذوالجلال سے پناہ طلب کرتی ہیں' اس شر سے جو پہاڑوں پر سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گزرتا ہے میں تو انہیں سچا اور کامل خلیل سمجھتی ہوں' جو ہمیشہ اپنے غلاموں کی خیر خواہی کا ہی کام سرانجام دیتا ہے نیز وہ دوسرے تمام لوگوں کے ساتھ بھی بھلائی سے پیش آتے ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے آپ کو اپنی سواری پر بٹھایا اس نے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرکے تین بار سجدہ کیا پھر وہ ایسی رفتار سے چلی کہ لوگ حیران رہ گئے' پہلے چلنے والی عورتیں باربار پوچھتی تھیں کہ یہ تو وہی سواری ہے اسے کیا ہوگیا' اس کی رفتار کہاں سے آگئی تیری تو اب شان ہی نرالی ہے' تو آپ کی سواری نے ازخود باتیں کرنے لگی اور کہا تم بھی غافل رہیں' میری پشت پر یہ وہی فرزند ارجمند ہے جسے تم یتیم سمجھ کر چھوڑ آئی تھیں' یہ اسی سوار کی برکت ہے کہ مجھے چلنا آگیا' کمزوری دور ہوئی اور طاقت نے گھر کرلیا۔

آپ کے چالیس دشمنوں کا صفایا ہوگیا؟

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ چالیس نصرانی آملے اور آپ کے بارے باتیں کررہے تھے یہاں تک کہ ایک کی نظر آپ پر پڑی اور پکار اٹھا تمہارا برا ہو یہی وہ لڑکا ہے جس کی تلاش میں ہم نکلے ہیں' ان کے پاس زہر میں تیار شدہ تلواریں تھیں' کہنے لگے اسے پکڑلو اور شہید کرڈالو!

میں نے عرض کی! وامحمداہ ففتح عینیه ورمق السماء بطرفه واذابنار نزلت من السماء فاحرقتهم عن آخرهم۔ یامحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدد فرمائیے یہ سنتے ہی آپ نے دونوں آنکھیں کھولیں اور آسمان کی طرف دیکھا' اتنے میں آسمان سے آگ اتری اور ان سب کو خاکستر کردیا۔ ان کلمات کا پنجابی اشعار میں ترجمہ ملاحظہ ہو۔

میں قربان یتیم محمد رو کر ماریاں آہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں سی خبر جو دشمن تیرے پھر دے ہر ہر جائیں
جاگ پئے سن میریاں آہیں سرور دو جہاناں
کھول اکھیں سردار دو. عالم و یکھیا ول آسماں
اچن چیتی تیز النبہ اگ لتھی اسمانوں
جل بھل راکھ ہوئے سب کافر قہر خدا رحمانوں

یہ منظر دیکھ کر میرا خاوند کہنے لگا' اس بچے کی تو بڑی شان ہے' آیندہ اس کے کام بڑے عالی شان ہوں گے پھر ہم اپنے خاندان میں پہنچے' تو ہم نے پوری وادی کو سرسبز شاداب پایا' شہری اور دیہاتی سبھی شاداں و فرماں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دودھ کی نعمت بھی وافر عطافرمائی اور ہمارے کھیت بھی خوب لہلانے لگے' جتنا عام بچے سال بھر میں بڑھتے ہیں آپ ان سے کئی گنا زیادہ نشوونما پارہے تھے' ایک دن میں آپ ایک ماہ کے معلوم ہوتے تھے' اور ایک ماہ میں اتنا بڑھتے جتنا عام بچہ سال بھر میں پلتا ہے۔

جب آپ دو سال کے ہوئے تو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور ان تمام برکات و واقعات سے آگاہ کیا جو آپ سے ظہورپذیر ہوتے رہے۔ والدہ ماجدہ حضرت حلیمہ کی پرورش پر بہت خوش تھیں۔ اسی لئے فرمایا ابھی انہیں اپنے ہاں لے جاؤ کیونکہ مکہ مکرمہ میں وباء پھیلی ہوئی ہے مبادا کہ آپ بھی اس کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔

جب آپ نے تیسرے سال میں قدم رکھا' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے اور چوتھے سال آپ نے مجھے فرمایا! امی جان سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا میرے بھائی کہاں جایا کرتے ہیں میں نے کہا وہ چراگاہ میں بکریاں چرانے لے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر ہمیں بھی جانے دیجئے' اور آپ نے اس سلسلہ میں بہت اصرار کیا یہاں تک کہ مجھے قسمیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دلائیں جب دوسرا دن ہوا آپ نے کمر باندھی، عصا ہاتھ میں لیا، تھوڑا سا کھانا باندھا اور بکریوں کی قسمت جگانے چراگاہ کی طرف روانہ ہوگئے، کسی نے اس کی منظر کشی کچھ اس انداز میں کی ہے۔

یاغنامه سارالحبیب الٰی المرعٰی
فیاحسنه راع فوادی له یرعٰی
فمااحسن الاغنام وهو یسوقها
لقد انس الصحراء وقد اوحش الربعا
جمیل علی معنی محاسن وجهه
کان بدورالتّمّ قد طبعت طبعًا
اقول له اذسارفی البر ماشیا
واغنامه من حوله تطلب المرتعا
عیونک یاراعی الحمٰی فتکت بنا
فقوم بها قتلی وقوم بهاصرعٰی
وحزت جمالا خیرالخلق وصفه
وسراً خفیا انبت العشب المرعی
فلولاک یاراعی الحمٰی ماتشوقت
قلوب الٰی وادی العقیق ولاالجرعی
حبیبی طبیبی انت راعی قلوبنا
فولاک یامختار ماذکرالمسعٰی

میرا محبوب بکریاں لے کر چراگاہ کی جانب چلا، پس اے وہ ذات جس کا حسن خود نگہبان ہے میرا دل تو آپ ہی سے اٹکا ہوا ہے کتنی خوش نصیب بکریاں ہیں جنہیں آپ ہنکائے پھرتے ہیں، آپ کو صحرا سے ایسی محبت اور ایسا انس ہوگیا ہے کیا آپ گھر سے وحشت زدہ ہیں □

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حقیقت میں آپ کے چہرے کے حسن و جمال کی خوبیوں کا کیا کہنا' وہ خوبیاں تو ایسا جمال رکھتی ہیں گویا کہ آپ فطرۃ بدر بنائے گئے ہیں۔

میں آپ سے عرض گزار ہوں جب آپ زمین میں چلتے ہیں اور آپ کی بکریاں آپ کے اردگرد چرنے کی تلاش میں پھرتی ہیں' یعنی بکریاں گھاس وغیرہ چرنے کے بجائے آپ کے حسن و جمال سے سیر ہونے کے لئے آپ کے گرد ہی طواف کرتی رہتی ہیں۔

اے چراگاہ کے نگہبان' تیری نگاہوں کے تیر کا ہم نشانہ بن چکے ہیں' پس کتنے ہی لوگ آپ کے حسن پر نثار اور ان سے شُشیدا ہوگئے اور کتنے ہی فرقت کے صدمے سہہ رہے ہیں۔

آپ نے وہ حسن و جمال پایا ہے جس کی تعریف سے مخلوق حیرت زدہ ہے' اور وہ سرمخفی پایا ہے جس نے سبزہ اگایا اور چراگاہ کو سرسبزوشاداب بنا دیا۔

اے چراگاہ کے نگہبان اگر آپ نہ ہوتے تو دلوں کو نہ وادی عقیق کی طلب ہوتی اور نہ ہی وادی جزعی کا شوق ملتا۔

یاحبیبی' یا طیبی آپ ہی ہمارے دلوں کے نگہبان ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو مقام سعی کا کہیں ذکر نہ ملتا!

شام پئی بن شام محمد شام نہیں گھر آیا!!

○ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اس دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارا دن گھر سے غائب رہے اور شام تک جب واپس تشریف نہ لائے تو ہم چراگاہ کے راستہ تکنے لگے یہاں تک کہ آپ خراماں خراماں تشریف لاتے نظر آئے' انوار و تجلیات آپ کے آگے آگے تھے اور بکریاں آپ پر قربان ہو رہی تھیں' ایک دوسری سے آگے بڑھ کر آپ کی قربت چاہتی تھیں۔ ایک بکری کو آپ کے بھائی حمزہ نے مارا' جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی' وہ آپ سے پناہ کی طالب ہوئی گویا کہ فریاد کررہی ہے' آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے اپنے دست شفا سے اس کی ٹانگ کو مس کیا' ٹانگ درست' درد دور گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

پھر حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بیٹے حمزہ سے دریافت کیا تو نے اپنے قریشی بھائی کو کیسے پایا وہ کہنے لگا۔ امی جان' پتھر' روڑے' نرم زمین' پہاڑ' درخت' جانور' درندے' پرندے غرضیکہ جس چیز کے پاس سے آپ کا گزر ہوتا وہ پکار اٹھتی۔

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اور جہاں قدم رکھتے سبزہ ظاہر ہو جاتا۔

حضرت ابن ابی حمزہ شرح بخاری میں رقم فرماتے ہیں آپ جس جانور پر سوار ہوتے' اس کا قدم جہاں پڑتا سبزہ ظاہر ہو جاتا جب کسی کنویں سے پانی لینے کی نیت کرتے پانی ازخود کناروں پر آجاتا' ایک بار ہم ایسی وادی میں داخل ہوئے جہاں درندے بکثرت پائے جاتے ہیں' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا شیر چلا آرہا ہے اور ہم پر بڑی تیزی سے حملہ کرنا چاہتا ہے لیکن جونہی ہمارے بھائی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس کی نظر پڑی آپ کے سامنے نرم پڑ گیا' اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا اور بڑے سوز و گداز سے پڑھنے لگا۔

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

آپ آگے بڑھے اور اس کے کان میں کچھ کہا' تو وہ شیر تیزی سے جنگل میں چھپ گیا' حضرت حلیمہ نے تاکیداً کہا! بیٹے یہ باتیں کسی سے بھی نہ کہنا' حتیٰ کہ دیگر افراد خانہ سے بھی پوشیدہ رکھنا بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آپ سے ایسے لپٹی جاتی تھیں جیسے نئی نویلی دلہن ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزانہ اپنے بھائیوں کے ہمراہ جاتے اور جب لوٹ کر آتے تو وہ تمام معجزات اور آیات بینات کا صراحتہ" اظہار کرتے' پھر ایک دن تو وہ پریشانی کے عالم میں دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا' میرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قریشی بھائی کو کسی نے شہید کردیا ہے!

قوم کے سبھی لوگ نکلے میں آگے آگے تھی، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ یکایک بڑے پتھر پر کھڑے مسکرا رہے ہیں، میں نے پوچھا بیٹا تیرا کیا حال ہے، آپ نے فرمایا تین آدمی میرے پاس آئے تھے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اس سے کچھ حصہ نکال دیا، اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو سنوارا۔

حضرت علائی بیان فرماتے ہیں مہر کے اندر پوشیدہ تھا، اللہ وحدہ لاشریک اور ظاہر میں تھا کہ جہاں چاہو التفات کرو۔ تمہاری نصرت کی جائے گی اور گولائی میں گوشت ابھرا ہوا تھا اور مسلم شریف میں ہے کہ مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔ جامع ترمذی میں سیب کی مماثل بتائی گئی ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی چھوٹے انجیر کی مثل، لیکن آپ نے جب وصال فرمایا تو کچھ دکھائی نہ دیا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ۔ شیطان کیلئے اس طرف کوئی راستہ نہیں

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں، جب آپ نے پانچویں سال میں قدم رکھا تو حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا حلیمہ! آپ تو اسے اپنے ہاں رکھنے میں بڑی حریص تھیں، اب کیا ہوا، انہیں چھوڑے جا رہی ہیں!

عرض کیا میں اپنی استطاعت کے مطابق خدمت کرچکی، مگر مذکورہ امور کو خفیہ رکھا، حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا، کیا آپ شیطان کے شر سے خوف زدہ ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا اثر ڈال دے گا! عرض کیا تردد تو ہے، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا میرے فرزند دلبند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف شیطان کو راستہ ہی نہیں ملتا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

البتہ آپ اگر اب ہمارے پاس ہی رکھنا چاہتی ہیں تو شکریہ آپ بخوشی جاسکتی ہیں جب حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے جدا ہونے لگیں تو زبان حال سے یوں اظہار درد و غم کررہی تھیں۔

دعونی علی الاحباب ابکی و اندب
ففی القلب من نارالفراق تلهب
ولا تعتبونی ان جرت اومعی دمًا
فلیس لصب فارق الالف معتب

لوگو! مجھے چھوڑو! تاکہ میں دل بھر کر رو لوں' کیونکہ جدائی کی آگ دل میں شعلہ زن ہے لوگو! اگر میں اس جدائی پر خون کے آنسو بہاؤں تو مجھ پر طعنہ زنی نہ کریں۔

کیونکہ جس عاشق کا محبوب جدا ہو رہا ہو تو اسے رونے دھونے پر طعنہ زنی نہیں کرنی چاہئے۔

تیرے فراق نے تو میرا دل چور چور کردیا ہے' اسی دل سے بہنے والے خون کے دھارے میری آنکھوں سے اشک بن کر رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

میرے محبوب تمہاری جدائی میرے بس کی بات نہیں' البتہ خدائی تقدیر سے بھاگنا ناممکن ہے' میرا تو تصور بھی نہیں تھا کہ ہم کبھی جدائی کا منہ دیکھیں گے! اور یہ بھی گمان نہیں تھا کہ فرقت کا زمانہ اتنی جلدی آپہنچے گا!

میرے محبوب تیرے جانے کے بعد نظریں اٹھا اٹھا کر چاروں طرف دیکھتی ہوں اور جب ناکام واپس پلٹتی ہیں تو دل سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے۔

تصور میں تری صورت عیاں ہے
محبت کا عجب دل کش سماں ہے
بڑی معصوم محبوبانہ فطرت
بڑی نازک حسین تر داستاں ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گماں ہے
ترا آنا مسرت شاد مانی
چلے جانا بلائے ناگہاں ہے
مری نظریں' مری سوچیں مرا دل
پکارے ہر طرف اب تو کہاں ہے؟
وفا کی راہ میں کانٹے ہی کانٹے
ہر لمحہ ہر قدم پر امتحاں ہے
نہ جانے کب بہار آئے گی تابشؔ
گلستاں پر ابھی دست خزاں ہے

تابشؔ قصوری

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعد از اعلان نبوت آئیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی بڑی تعظیم و توقیر فرمائی اور بے حد خاطر مدارت سے نوازا' جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے مقام ابوا میں انتقال فرمائیں۔

آپ آٹھ برس کے تھے کہ آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب بھی چل بسے' بارہ سال کے تھے کہ آپ نے اپنے چچا جان حضرت ابوطالب کی ہمراہی میں شام کا سفر اختیار فرمایا' وہاں بحیرا راہب نے آپ کی زیارت کی 25 سال کے تھے کہ حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے تجارت کے سلسلہ میں دوسری بار شام گئے اور پھر انہیں ام المومنین کی ماں بننے کی سعادت حاصل ہوئی' اعلان نبوت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمتہ للعلمین کے جلیل القدر عدیم المثال لقب سے ممتاز فرمایا' افق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سعادت سے آپ کا ستارہ طلوع ہوا، عظمت و رسالت سے انشراح صدر عطا ہوا، شھاد تین میں آپ کا ذکر بلند ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام رفعت مرحمت فرمایا، قرب خاص سے اتنا نوازا کہ دو کمان کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کا سراقدس بڑا اور خوبصورت انداز لئے ہوئے، آپ سے خوشبو مہکتی رہتی، آپ کا جسم آپ کے اسم کی طرف پاکیزہ، مقدس، بدن مبارک عنبر سے زیادہ معطر، مشک اذفر سے زیادہ لپٹیں آتی رہتیں، آپ کی نگاہ مبارک سے ملائکہ اور شیاطین سبھی اوجھل نہ ہوتے، سخت اندھیری شب میں نصف النھار پر چمکنے والے سورج کی روشنی میں جو کچھ دیکھا جاسکتا ہے اس سے زیادہ دیکھ لیتے، آپ جوامع الکلم ہیں، آپ کے وہی کلام ہم تک پہنچ رہے ہیں، آپ کی حکمت بھری باتوں کا زمانے بھر میں جواب نہیں، آپ سے معارف و معانی کے سمندر موجزن ہوئے، آپ کے الفاظ سلک گہر کی طرح پروئے ہوئے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ اپنے غیب کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادیں، اور عجائبات عالم علوی و سفلی سے مطلع فرمادیا، اور اپنی عجیب و غریب شہنشاہی کا مشاہدہ کرایا، اپنی کبریائی و جبروتی عظمت کا ناظر بنایا اور اپنے الطاف خفیہ کو آپ کے شامل حال کیا، آپ کو جو قرب نصیب فرمایا اس کی کیفیت کسی کے احاطہ خیال میں بھی نہیں آسکتی، خواہ انسان ہو یا فرشتہ اہل تسبیح و تقدیس مقربوں پر آپ کو بلندی عطا فرمائی، آیات بینات اور معجزات باہرات سے زینت بخشی، آپ جہاں تشریف لے جاتے بادل سایہ فگن رہتے، آپ کا سایہ نہیں تھا۔

آپ جب کبھی مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ کے سامنے جو شجروحجر سامنے آتا آپ کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کرتا، جس دن اعلان رسالت کے لئے جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اس دن بھی آپ کا جدھر جدھر سے گزر ہوا شجروحجر نے صلوۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا، قضائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاجت کے وقت درخت آپس میں قریب ہوجاتے' جب فراغت پاتے تو درخت اپنے اپنے مقام کی طرف پلٹ جاتے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمراہ لئے جارہے تھے کہ آپ نے انہیں فرمایا چند پتھروں اور درختوں کو بلائیے' تاکہ وہ ستر کا کام دیں چنانچہ کھجور کے درختوں کو بلایا گیا تو وہ آپس میں مل گئے' اور پتھر ایک دوسرے پر ازخود ایسے ترتیب سے جم گئے جیسے دیوار ہوتی ہے اور آپ نے فراغت حاصل کی۔

آپ کی اونٹنی عضبا آپ سے باتیں کیا کرتی تھی اور گھاس وغیرہ ازخود زمین سے اکھڑ کر آپ کی اونٹنی کے پاس آجاتا' درندے وغیرہ آپ کی اونٹنی کے قریب سے بھی نہیں گزرتے تھے۔

جب آپ نے وصال فرمایا تو جدائی کے باعث اونٹنی نے چارہ وغیرہ کھانا بند کردیا' یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ فتح مکہ کے دن کبوتر آپ پر پرے باندھے سایہ کناں تھے' عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ نے اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تووہ ازخود ذبح ہونے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے (غالبًا حجتہ الوداع کے وقت یہ واقعہ رونما ہوا' کہتے ہیں 60 اونٹ آپ نے ذبح فرمائے اور چالیس اونٹ آپ کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذبح کئے اس موقع پر بن پکڑے ازخود اونٹ آپ پر نثار ہورہے تھے اور ہر ایک چاہتا ہے کہ پہلے مجھے سعادت حاصل ہو۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

شب ہجرت غارثور کے منہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک درخت ظاہر فرمایا' مکڑی نے جالا تن دیا بروایتے کبوتری نے انڈے دے دیئے تاکہ کفار کے سامنے یہ آڑ بن جائیں اونٹ نے آپ کی خدمت میں پہنچ کر پناہ طلب کی تاکہ اس کا مالک ذبح نہ کرے۔ ہرنی نے فریاد کی' آپ نے رہا کردیا وہ بچوں کو دودھ پلا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرواپس حاضر ہوگئی تو شکاری نے اسے آزاد کردیا۔

غزوہ خندق میں حضرت ابن حکم کی پنڈلی ٹوٹ گئی آپ نے لعاب دہن لگا کر اپریشن کردیا وہ فوراً درست ہوگئی' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے تو آپ نے اپنے پاؤں سے انہیں مس کیا وہ مرض ختم ہوگیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا سست رفتار تھا آپ ایک بار اس پر سوار ہوئے تو وہ دوسروں سے رفتار میں ہمیشہ آگے نکل جاتا۔

ایک بار ابو جہل نے کسی صحابی کا ہاتھ کاٹ دیا آپ نے اس پر لعاب دہن لگایا تو وہ صحیح و سالم ہوگیا۔

آپ کا زندہ و جاوید معجزہ قرآن حکیم ہے' جو اپنی خوش اسلوبی اور بیان کی عمدگی کے باعث عقل مندوں' دانشوروں کو حیران کئے ہوئے ہے۔

متناسب کلمات کے باعث ہر کلام پر فوقیت رکھتا ہے' عرب کی بلاغت اس کے سامنے گونگی ہے' قرآن کریم کی تیغ و اعجازو ایجاز نے حکمت و دانائی کے دعویداروں کی گردن اڑا دیں' اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے کئے دارین کے معارف جمع فرمادیئے' نیز آپ کو دنیا و عقبیٰ کے مصالح سے مطلع فرمایا' یہ تو آپ نے چند معجزات کے اشارے ہیں' روشن آیات کی ایک کرن ہے' آپ کے شب و روز ظہور پذیر ہونے والے معجزات تو بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازکی صلوات' انمکی سلام اور ان گنت تحیات آپ کی ذات اقدس و اطہر پر' آپ کے صحابہ کرام مہاجرین و انصار اور آپ کی آل پاک پر قیامت مسلسل جاری رہیں۔ امین

فضائل صلوٰۃ و سلام

مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام

ان اللّٰہ وملائکۃ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلواعلیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سلمواتسلیما۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہمیشہ صلوۃ و سلام پڑھتے رہتے ہیں، ایمان والوں، تم بھی آپ کی ذات اقدس پر صلوۃ و سلام پیش کرتے رہو!

شرح مذہب میں ہے کہ جب بھی اس آیہ کریمہ کو پڑھا جائے تو صلوۃ و سلام کا پڑھنا مستحب ہے، روضہ میں ہے جب خطیب ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، ہے تو سامعین کرام بلند آواز سے درود و شریف پڑھیں۔

رومن الافکار میں ہے یمن میں کسی شخص ایک شخص کو اندھا، گونگا، مکڑا اور کوڑھ میں مبتلا دیکھا لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا یہ بڑی خوش الحانی سے قرآن پڑھا کرتا تھا ایک روز اس نے آیئہ کریمہ ان اللّٰہ وملائکۃ یصلون علی النبی۔ پڑھنے کے بجائے یصلون علی علیؓ پڑھ دیا تو اسی وقت سے یہ مصیبت میں مبتلا رہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پر صلوۃ و سلام بالتبع پڑھا جاسکتا ہے، حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غیر پر درودوسلام جائز نہیں، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انبیاء علیھم السلام کے علاوہ صلوۃ و سلام مکروہ ہے، شفا شریف میں ہے کہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام کے علاوہ دوسروں پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے! لیکن محققینؒ حضرت ابن عباس اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہی اتفاق کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف درود بھیجنا اور سلام نہ پڑھنا، یا سلام پڑھنا اور صلوۃ نہ پڑھنا مکروہ ہے، یعنی صلوۃ و سلام دونوں صیغوں کے ساتھ ہی درود و سلام بھیجا جائے، آپ کی آل اور اصحاب پر بالتبع صلوۃ و سلام جائز

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے یعنی اس طرح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو چاہتا ہے اسے بھرے ہوئے پیمانے حاصل ہوں تو اسے میرے اہل بیت پر درودوسلام پڑھتے رہنا چاہئے۔

درودوسلام

اللھم صل علی محمد النبی ازواجہ امھات المومنین واھل بیتہٖ کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

محبت اہل بیت کا ثمرہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من ارادان یشرب بالکاس الاوفٰی من حوض المصطفٰی فلیقل۔ اللھم صل علی محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واولادہ وذریتہٖ واھل بیتہٖ واصھارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہٖ وعلینا معھم اجمعین۔ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس سے حوض کوثر پر بھرے ہوئے پیالے پینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ مذکورہ بالا درود شریف پڑھتا رہے۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم معرفۃ آل محمد براۃ من النار۔ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت دوزخ سے رہائی کی سند ہے۔

وحب آل محمد جواز علی الصراط۔ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پل صراط کراس کرنے کا پاسپورٹ ہے۔

والولاء آل محمد امان من العذاب۔ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوستی عذاب سے نجات کا ضمانت نامہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ لوگوں! میرے اصحاب' خسر' داماد' رفقاء کے معاملہ میں میری نسبت کا لحاظ رکھو' مبادا کہ کل ان میں سے کوئی تمہارے ظلم کی پاداش کا مطالبہ کردے' ان کی بے ادبی و گستاخی ایسا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ظلم ہے روز قیامت جس کی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یاایھاالناس احفظونی فی اصحابی واصھاری واحبابی لایغالبنکم احدمنھم بمظلمۃ فانھا مظلمۃ لاتوھب فی القیامۃ غداً

آل مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

روضہ اور شرح مھذب میں ہے کہ آپ کی آل بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں، بعض نے کہا آپ کی اولاد امجاد ہے بعض کہتے ہیں قیامت تک تمام اہل اسلام اور آپ کی اتباع کرنے والے آل میں داخل ہیں۔

حضرت ازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ قول الی الصواب ہے، امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقط آپ کی ازواج مطہرات ہیں شفا شریف میں ہے کسی نے آپ سے عرض کیا آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں، آپ نے فرمایا من آل محمد قال کل تقی۔ ہر متقی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں داخل ہے۔

سوال۔ اگر کہیں اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودوسلام بھیجو اور جواباً" ہم کہتے ہیں اللھم صل علیٰ، الٰہی آپ کی ذات پر تو درود بھیجے اس طرح ارشاد خداوندی کی ہم تعمیل نہیں کرپاتے؟ ہمیں کیا کہنا چاہئے۔

جواب۔ تنبیہ الغافلین میں ہے کہ یوں کہا جائے، اللھم انی اشھدک واشھد حملۃ عرشک انی اصلی علی محمد۔ بعض کہتے ہیں یہ کہا جائے، اللھم انی صلیت علیٰ محمد کما صلیت انت وملا ئکتک علیہ۔

الٰہی میں تیری شہادت دیتا ہو اور عرش کے اٹھانے والوں کی شہادت دیتا ہوں بے شک میں درود شریف پڑھتا نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وسلم پر۔

الٰہی میں درود شریف پیش کرتا جس طرح تو نے اور تیرے فرشتوں نے بھیجا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

عیون المجالس میں ہے کہ حضور ظاہری و باطنی طور پر آلائش سے طاہر اور پاک ہیں اللہ تعالیٰ بھی طاہر و منزہ ہے' پس ہم طاہر پر اپنی طرف سے درود وسلام پیش کرنے کی گزارش کرتے ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب بندہ عرض گزار ہوتا ہے اللھم صل علیٰ محمد' مقصود حاصل ہوجاتا ہے' اور یہی ہمیں حکم ہے اس لئے کہ ایمانداروں کی طرف سے صلوۃ و سلام عاجزی و انکساری سے گزارش ہی کرنا ہے چنانچہ بالصلوۃ سے یہی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ لازما" مدارج و مراتب میں ترقی' عروج و بلندی پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس انداز سے التجا کرنا ہمارے گناہوں کی معافی کا باعث ہے اور یہ سب سے بڑا وسیلہ ہے' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے یہ فرمانا اللھم صل علیٰ محمد پکارا کرو' تو یہ کلمہ ہی مامور کی بجاآوری پر دلالت کرتا ہے۔

سوال۔ اس میں کونسی حکمت ہے کہ آیہ کریمہ میں سلام کو کلمہ تسلیم کے ساتھ مئوکد کیا' اور صلوۃ کو نہیں؟

جواب۔ اس کا سبب یہ ہے کہ صلوۃ کی تاکید تو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے ساتھ ہی ہوچکی تھی اس لئے سلام کو تسلیم کے ساتھ موکد کردیا گیا' بعض علماء کرام نے فرمایا صلوۃ کو جب سلام پر مقدم رکھا تو تقدیم کے باعث ہی اسے اولیت و تاکید کا درجہ حاصل ہوگیا بخلاف سلام کے! لہٰذا اس کی نسبت خدا اور فرشتوں کی طرف مناسب نہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس صلوۃ بھیجنے کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو برکات سے نوازتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ صلوۃ سے آپ کو شرف عطا فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ کو مقام اعلیٰ مرحمت فرماتا ہے

شان نزول۔ درود و سلام کی آیہ کریمہ کا شان نزول بیان کرتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے حج اسلام کیا پھر وہ جہاد میں شامل ہوا' اسے ایسے جہاد کا ثواب چار سو حج کا عطا ہو گا۔

پس جو صحابہ کرام حج اور جہاد کی طاقت نہیں رکھتے تھے وہ پریشان دل ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا جو شخص آپ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں چار سو جہاد کا ثواب لکھا جائے گا! اور ہر جہاد چار سو حج کے برابر ہو گا!

عجیب و غریب جنتی پھل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا کیا ہے جس کا پھل سیب سے قدرے بڑا' انار سے قدرے چھوٹا' مکھن سے زیادہ نرم' شہد سے عمدہ شیریں' مشک سے زیادہ خوشبو رکھنے والا' شاخیں مروارید کی' تنہ سونے کا پتے زبرجد کے اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھنے والوں کے لئے مختص ہو گا' ان کے علاوہ کوئی اور اسے دیکھ نہ پائے گا۔ (تحفتہ الحبیب)

اونٹ کی گواہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ تحفتہ الجلیب فیمازاد علی الترغیب و الترھیب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو اونٹ کی چوری کے باعث لایا گیا' آپ نے شرعی سزا کے نفاذ کا حکم دیا' تو وہ پڑھنے لگا اللھم صل علٰی محمد حتٰی لا یبقٰی من صوالک شئی۔ یہ پڑھا اور چل دیا اتنے میں اونٹ پکارا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' یہ شخص میرے چرانے سے بری ہے' آپ نے فرمایا! کون ہے جو اس شخص کو میرے پاس لائے' لوگ اسے آپ کی خدمت میں لائے' آپ نے فرمایا تو نے کیا پڑھا تھا۔ اس نے عرض کیا درود شریف' آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ کے کوچہ و بازار فرشتوں سے اٹے پڑے ہیں اور وہ بڑی تیزی سے میرے اور تیرے درمیان حائل ہوگئے پھر آپ نے فرمایا' تو پل صراط پر چودھویں کے چاند کی طرح جگمگاتا ہوگا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے کان میں آواز گونجنے لگے تو وہ مجھے یاد فرمائے' اور میری ذات پر صلوۃ و سلام پیش کرے ایک روایت میں ہے کہے ذکراللّٰہ من ذکرنی بخیر۔ اللہ تعالیٰ اسے یاد فرماتا ہے جو میرے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔

اور پھر چہرہ خوبصورت ہوگیا

مفیدالعلوم از حضرت ابوحامد قزوینی علیہ الرحمہ میں ہے کہ باپ' بیٹا سفر کے لئے روانہ ہوئے' سرراہ' باپ فوت ہوگیا اور اس کی شکل بدل گئی' بیٹے نے جب باپ کی یہ حالت دیکھی تو رو رو کر دعا کرنے لگا' اسی اثناء میں اسے نیند نے آلیا' اس نے سنا' خواب میں کوئی کہہ رہا ہے تیرا باپ سودخور تھا اس وجہ سے شکل بدل گئی تھی' اب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفارش فرمائی ہے کیونکہ تیرا باپ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانام سنا کرتا تھا تو درود شریف پڑھتا تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس کے باعث اس کا چہرہ پہلے کی طرح کردیا گیا ہے' جب وہ بیدار ہوا دیکھا تو اس کے باپ کی شکل و صورت پہلے کی طرح صحیح و درست تھی۔

السلام اے میم۔ حا اور میم' دال

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مقدس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں چار حرف ہیں' م' ح' م' د پہلی میم سے منت یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے احسان و کرم سے فرماتا ہے اپنی امت کو دوزخ سے رہائی دلا کر احسان فرمایئے۔

حا' محبت کی ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' میرے حبیب اپنی امت کے دل میں میری محبت کا بیج ڈالئے۔

دوسری میم' مغفرت پر دلالت کرتی ہے اور دال' دوام دین پر یعنی ان کے دلوں دین اسلام کو اتنا راسخ کر دیجئے کہ ہمیشہ تیری امت کے دل دین اسلام سے معمور رہیں۔

بعض نے کہا آپ کے اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے امت کے گناہ معاف' اور اسم احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث دوزخ سے رہائی ہو گی۔

چہرہ خوبصورت ہو گیا

حضرت حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں کہیں جا رہا تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان قدم قدم پر درود شریف پڑھتا جا رہا ہے اللهم صل علی محمد وعلی آله محمد میں نے دریافت کیا۔ کیا تو صحیح نیت سے پڑھ رہا ہے' اس نے کہا آپ اپنا تعارف کرائیں میں نے کہا سفیان ثوری ہوں وہ کہنے لگا سفیان عراق! کہاہاں! پھر اس نے سوال کیا! کیا آپ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں' کہا ہاں! کہنے لگا کیسے؟ میں نے کہا وہ رات کو دن اور دن کو رات داخل فرماتا ہے بچے کو صورت عطا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتا ہے' وہ کہنے لگا جیسے خدا کی معرفت چاہئے ویسے آپ کو حاصل نہیں ہوئی میں نے پوچھا پھر تو اسے کیسے پہچانتا ہے' وہ کہنے لگا جب میں عزم بالجزم کرتاہوں تو وہ میرا پختہ ارادہ بھی تبدیل فرمادیتا ہے' اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی میرا بھی مدبر ہے جو میری تدبیر کرتا ہے۔

میں نے قدم قدم پر درود شریف پڑھنے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا' میں اپنی والدہ کی معیت میں حج کے لئے آیا' میری والدہ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس کا پیٹ پھول گیا' چہرہ سیاہ ہو گیا دل میں خیال آیا میری والدہ کس گناہ کا مرتکب ہوئی ہے' چنانچہ میں نے دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلادیئے! پھر کیا دیکھتا ہوں کہ تہامہ (جانب مدینہ منورہ) سے ایک بادل نمودار ہوا جس میں سے ایک سفید لباس شخص باہر نکلا اور اس نے آتے ہی میری والدہ کے پیٹ اور چہرے پر ہاتھ پھیرا' فوراً تکلیف دور ہوگئی اور چہرہ خوبصورت ہو گیا'میں نے عرض کیا آپ کون شخصیت ہیں؟ ارشاد فرمایا انا نبیک محمد' فقلت یا رسول اللہ اوصنی قال لا ترفع قدما الا وتقول اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد۔ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں اور فرمایا تم اپنے قدم نہ اٹھاؤ یہاں تک کہ پڑھ لیا کرو اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

طبقات ابن سبکی میں حافظ ابو نعیم کا نام احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق لکھا گیاہے' آپ بڑے صوفی' جامع فقہ وتصوف اور حفظ قرآن و حدیث میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھے' ان کا لقب حافظ الدنیا تھا۔

محدثین فرماتے ہیں حافظ ابو نعیم چودہ سال تک مکہ مکرمہ میں رہے' 430 ہجری کو 90 برس کی عمر میں وصال فرمایا۔

تہامہ حجاز کے شہروں میں سے ایک شہر ہے جو نجد سے مکہ مکرمہ کی جانب پڑتا ہے' آب وہوا کی تبدیلی کے باعث اس کا یہ نام مشہور ہے' نجد'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یمامہ میں شامل ہے' جدہ کعبہ شریف کی بائیں جانب حجاز کے مغرب میں ہے' نجد' جرس اور اطراف کوفہ کے درمیان واقع ہے (امام نووی علیہ الرحمہ)

اور بادشاہ ہلاک ہو گیا

کسی عاشق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ وہ ظالم بادشاہ کے خوف سے جنگل میں چلا گیا وہاں جاکر اس نے ایک خط کھینچا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک تصور کر کے ایک ہزار بار آپ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا پھر یوں دعا مانگی الٰہی' صاحب مزار' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تیری بارگاہ میں وسیلہ بناکر عرض کرتا ہوں' مجھے اس ظالم بادشاہ سے نجات عطا فرما!

ہاتف غیبی پکارا' سیدنا محمد رسول اللہ کتنے اچھے شفاعت فرمانے والے ہیں اگرچہ مسافت بہت ہے لیکن وہ اپنی شان و عظمت' کرامت و منزلت کے باعث بہت قریب ہیں۔ جاؤ تمہارے دشمن کو ہم نے ٹھکانے لگا دیا' جب وہ واپس پلٹا تو پتہ چلا بادشاہ مرچکاہے۔ قدرے عبارت ملاحظہ فرمائیے۔ قال بعضحهم هربت من سلطان جائرالی البر یة و خطیت خطافی الا رض وسمیته قبر محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وصیلت علیه الف مرة

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بار بار اس پر اپنی شان کے مطابق درود شریف بھیجتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر جمعۃ المبارک کے دن درود و سلام پڑھتاہے اللہ تعالیٰ اس پر لاکھوں رحمتیں نازل فرماتاہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے دس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

درجے بلند کرتا ہے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اسی طرح ہر ایک درود شریف پڑھنے پر دس گناہ اضافہ سے کرم فرماتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا جب کہ آپ کے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے آنے والے شخص کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آگے بٹھایا' تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مجھے روئے زمین پر رہنے والوں سے ہمیشہ زیادہ قرب دیا آج کیا سبب ہے' آپ نے فرمایا یہ شخص مجھ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے جس کی مثال نہیں' دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرتا ہے۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد فی الاولین والآخرین و فی الملاء الاعلیٰ الی یوم الدین۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے' آپ اس درود شریف کے ثواب سے آگاہ فرمایئے' آپ نے فرمایا تمام سمندر سیاہی' تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام فرشتے لکھنے لگیں' تو اس کے ثواب کو رقم کرنے سے عاجز رہیں گے!

ابن ملقن نے بھی اس واقعہ کو حدائق میں رقم فرمایا ہے لیکن انہوں نے یہ درود شریف درج کیا ہے اللھم صل علی محمد عددمن یصلی علیہ وصلی علی محمد کما تحب الصلوۃ علیہ وصل علیٰ محمد المختار وصل علی محمد الذی من نورہ والشرق بشعاع وجھہ الاقطار وصل علی محمد علی آل بیتہ الابرار

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجتا' اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں خود خدا اپنی شان کے مطابق درود بھیجتا ہے جس کے باعث تمام آسمان اور زمین والے درود بھیجتے ہیں بلکہ سمندر' درخت' پرندے' چرندے' غرضیکہ کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہتی جو درود نہ بھیجتی ہو۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو منادی پکار کر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تجھ پر دس بار درود بھیجے آسمان والے یہ سن کر کہتے ہیں۔ تیرے درود شریف کے بدلے ایک سو بار تجھ پر رحمت فرمائے اسی طرح دوسرے آسمان والے دو سو تیسرے والے ہزار بار' چوتھے والے دو ہزار' پانچویں والے چار ہزار' چھٹے والے چھ ہزار' ساتویں آسمان والے سات ہزار بار درود بھیجتے ہیں۔

ص پھر اللہ تعالیٰ فرماتا اسے ثواب عطا کرنا میری ذمہ داری ہے جیسے اس نے میرے محبوب پر درودو سلام بھیجا اور دل و جان سے ان کی تعظیم و توقیر بجا لایا۔ مجھ پر حق ہے کہ میں اس کے ہر قسم کے گناہ معاف فرمادوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو فوری طور پر اس کا درود شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے' اور عرض گزار ہوتا ہے یہ فلاں بن فلاں کی طرف سے ہے!

آپ فرماتے ہیں اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کا انعام پہنچاؤ اور اسے کہہ دو اگر ان دس میں سے ایک بھی تیرے پاس رہا تو بلاشبہ میری معیت میں جنت پائے گا! جیسے شہادت کی انگلی کے ساتھ درمیانی انگشت کا ساتھ ہوتا ہے' پھر فرشتہ عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کے انعام کا تحفہ پہنچا دو اور کہہ دو ان دس میں سے تیرے پاس روز قیامت ایک بھی درود شریف محفوظ ہوگا تو جہنم سے نجات پائے گا۔

پھر ارشاد ہوگا اس کے ہر حرف کے بدلے فرشتہ پیدا کیا جائے گا جس کے سینکڑوں منہ اور زبانیں ہوں گی وہ ان سے تسبیح و تمہید میں مصروف رہے گا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اس کا تمام تر ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں درج ہوگا جس نے ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں درودو سلام کانذرانہ پیش کیا ہوگا۔

حاجات بر آئیں گی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی طلب کرو مجھ پر درود شریف پڑھ کر مانگو۔اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بات بہت بعید ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کرے اور دوسری پوری نہ کرے، یعنی سبھی کچھ مانگا ہوا پورا کرے گا!

دعا کی قبولیت کا باعث

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے یہاں تک کہ مجھ پر اور میری آل پر درود شریف پڑھا جائے۔ (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

حضور سید عالم ﷺ کا چاند سے باتیں کرنا

عن العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال احدقت بالنظرالی النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فقال یاعم ھل لک من حاجۃ؟ قلت نعم، لما ارضعتک حلیمۃ وانت ابن اربعین لومارائیتک تخاطب القمر ویحاطبک بلغۃ لم افہما قال یاعم قرضی القماط فی جانبی الایمن فاردت ان ابکی فقال القمر لاتبک فلوقطرت من دموعک قطرۃ علی الارض قلب اللّٰہ الخضراء علیٰ الغبراء فصفق العباس (الی آخرہ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غور سے دیکھا، آپ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا! میرے چچا کیا آپ کوئی بات پوچھنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کیا ہاں، جب حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ کو دودھ پلایا کرتی تھیں، ابھی آپ چالیس دن کے تھے، میں نے دیکھا آپ چاند سے باتیں کررہے ہیں اور چاند آپ سے! ایسی زبان میں جو میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔

آپ نے فرمایا چچا مجھے پٹی تنگ کر رہی تھے، میں نے رونا چاہا تو چاند عرض گزار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ رویئے گا نہیں، ورنہ آپ کے آنسو کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو الٹ دے گا!

حضرت عباس خوشی سے جھوم اٹھے اور تالیاں بجانے لگے آپ نے فرمایا چچا ذرا اور بھی سنئے۔ میرے چچا جو پٹی مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی اس کے باعث میں نے رونا چاہا تو چاند نے عرض کیا آپ رویئے گا نہیں اگر آپ کاایک آنسو بھی زمین پر گر پڑا تو زمین قیامت تک کوئی سبزہ نہیں اگائے گی پس میں نے اپنی امت پر شفقت کے باعث خاموش رہا۔ اس پر حضرت عباس آپ نے فرمایا چچا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تو اپنی والدہ کے شکم اطہر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز بھی سن لیتا تھا۔

آپ نے فرمایا چچا کچھ اور بیان کروں! عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں تو عرش اعظم کے سامنے آفتاب و مہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا رہا ہوں حالانکہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تھا۔

نیز فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جن نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا، ان میں کسی کو بھی چالیس سال سے قبل تاج نبوت سے سرفراز نہ فرمایا گیا سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے، کیونکہ انہوں نے پیدا ہوتے ہی اعلان فرما دیا، میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب عطا فرمائی گئی اور مجھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبوت سے نواز گیا اور آپ کے بھتیجے کے علاوہ یعنی مجھے!

آپ نے مزید فرمایا۔ چچا سنیئے! میں پیر کی شب پیدا ہوا' اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں میں سات خصوصی پہاڑ پیدا فرمائے ہیں ان میں ان گنت فرشتے ہیں جنہیں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے کتنے ہیں وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہیں گے ان کے اس ذکرواذکار کا تمام ثواب اس خوش نصیب انسان کو ملے گا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس کے اعضاء یعنی زبان اور دل وغیرہ درود شریف کے لئے متحرک ہو جائیں۔ (ذکرہ فی شوارد الملح وموارد المنح وھو موضوع) (واللہ تعالیٰ اعلم)

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے چاند سے کھیل رہے تھے۔ وھویشیر الیہ باصبعہ فحیثما اشارتحول القمر الیٰ موضع اشارتہ اور آپ اپنی انگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے ہیں چاند اسی طرف ہوجاتا ہے۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عین ممکن ہے' آپ کے معجزات تو بچپن' جوانی بلکہ زندگی کے ہر لمحہ میں ظہور پذیر ہوتے رہے جن کا شمار ہی نہیں ہو سکتا۔

بلند آواز سے صلوۃ و سلام کا فائدہ

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ وجھر بھا شھدلہ کل حجر ومدر ورطب ویابس۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بلند آواز سے صلوۃ و سلام پیش کرتے ہیں' ان کے لئے زمین کی ہر چیز پتھر'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مٹی، خشک و تر گواہ بن جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر کردیئے ہیں میرا جب بھی کسی بندہ کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف پڑھے تو وہ دونوں اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے امین کہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود و سلام نہ پڑھے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ کرے تیری مغفرت نہ ہوا۔ اس پر خدا اور فرشتے امین کہتے ہیں۔

سب سے بڑا بخیل:

عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم' قال الا اخبرکم بابخل الناس؟ قالوابلی یارسول اللّٰہ قال من ذکرت عندہ فلم یصل علی فذلک ابخل الناس۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا! کیا میں تمہیں سب سے بڑے بخیل کی بابت خبردوں وہ کون ہے؟

عرض کیا ہاں یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایئے! آپ نے فرمایا سب سے بڑا وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود و سلام نہ پڑھے۔

ورایت فی الشفاء عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔ شفاء شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی میں نے دیکھا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہی شخص بخیلی میں سب سے بڑھ کر ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور پھر وہ مجھ پر صلوۃ و سلام نہ پڑھے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت شیخ سعدی عام بخیل کے بارے فرماتے ہیں۔

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

بخیل خشکی و تری، زمین اور سمندر میں عبادت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو، بحکم حدیث شریف بہشتی نہیں ہوگا!

جب یہ عام بخیل کی بات ہے تو اندازہ لگایئے اس بخیل کا کیا حشر ہوگا، جسے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص بخیل اعظم ہے جو مجھ پر درودوسلام نہیں پڑھتا۔

اور تجھ پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
بخدیا کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس مجلس میں میرا تذکرہ ہو اور پھر وہ لوگ مجھ پر درود شریف نہ پڑھیں تو ان پر حسرت مسلط کردی جائے گی اگرچہ بہشت میں ہی کیوں نہ جائیں، یعنی وہ درود شریف پڑھنے والوں کے مراتب و مدارج دیکھ کر جنت میں بھی آرام حاصل نہیں کرپائیں گے حسرت سے پکاریں گے، کاش کہ ہم نے بھی آپ کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کیا ہوتا۔ نابش قصوری

اسے جنت کا راستہ نظر نہیں آئے گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من نسی الصلوۃ علی نسی طریق الجنۃ۔

ومن ذکرت عندہ فلم یصل علی فقد اخطاء طریق الجنۃ

جو شخص مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا بھول گیا اسے جنت کا راستہ سجھائی نہیں دے گا۔

نیز فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوٰۃ و سلام پیش نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرے وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

جب صلوٰۃ و سلام کے بھول جانے کی سزا یہ ہے کہ اسے جنت کا راستہ نظر نہیں آئے گا تو ان مبلغین کا کیا حشر ہوگا جن کا صلوٰۃ و سلام سے روکنا معمول بن چکا ہے بقول امام دین گجراتی پھر یہ پڑھتے ہوئے اپنے مخصوص ٹھکانے کی طرف بھاگ جائیں گے۔

جنت میں کوئی سیٹ خالی نہیں
تو جلدی سے دوزخ میں وڑمام دینا

محبوبیت کا باعث

رسالہ قشیریہ میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے آپ کو دوسروں کی بہ نسبت دس ہزار گناہ زیادہ قوت سماعت سے نوازا یہاں تک کہ تو میرے کلام کو سن لیا اور میں نے تجھے دس ہزار مختلف زبانوں پر عبور عطاء فرمایا یہاں تک کہ تو نے میرے کلام کو سمجھا اور جواب دیا' مگر یاد رکھئے میرے ہاں محبوبیت کا مقام اس وقت تک حاصل نہیں کرپاؤ گے جب تک میرے حبیب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت صلوٰۃ و سلام نہیں پڑھو گے۔

ایک اور روایت یوں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے موسیٰ علیہ السلام اگر آپ اس سے بھی زیادہ قرب چاہتے ہو جتنا آپ کا کلام آپ کی زبان کے قریب ہے' آپ کی روح آپ کے جسم اور آپ کا نور بصیرت آپ کی آنکھ سے قریب ہے نیز روز قیامت آپ کو تشنگی معلوم نہ ہو تو آپ میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام پڑھا کریں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا تو وہ پانی سے چمٹ گیا اوپر نہ اٹھ سکا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی میرے حبیب صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودو سلام پڑھیئے چنانچہ انہوں نے درود شریف پڑھا تو عصا پانی سے جدا ہو گیا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر درودو سلام پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عافیت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

دس فرشتے

امام قرطبی علیہ الرحمہ سورۂ الاحزاب کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ظاہر وصال کے بعد جو بھی کوئی تم میں سے مجھ پر صلوٰۃ و سلام پیش کرے گا اللہ تعالیٰ بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام' اس کا صلوٰۃ و سلام میرے پاس بھیجے گا' اور کہے گا یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں بن فلاں آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے میں کہو گا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

سورۂ رعد کی تفسیر میں درج ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت ماب میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں۔ فرمایا دس' جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا ایک فرشتہ انسان کی دائیں طرف' ایک بائیں' ایک سامنے ایک پیچھے' ایک پیشانی پر جب تو عاجزی و انکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے رفعت مرحمت فرماتا ہے' جب تو اللہ تعالیٰ کو اپنی امانیت دکھائے گا تو وہ تجھے نیست و نابود کردے گا' ایک فرشتہ تیرے منہ میں رہتا ہے جو سانپ وغیرہ داخل نہیں ہونے دیتا' دو فرشتے تیری آنکھوں پر' دو فرشتے تیرے لبوں پر جو صرف تیرے منہ سے نکلنے والے درود شریف کی حفاظت کرتے ہیں' اس طرح یہ دس فرشتے جو ہر وقت تیری خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔

جبرائیل کی تخلیق؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا! یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جب مجھے تخلیق فرمایا گیا تو ایک مقام پر دس ہزار سال تک ٹھہرا رہا! لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کونسا وظیفہ کروں! پھر مجھے پکارا گیا جبرائیل! اس وقت مجھے معلوم ہوا میرا نام جبرائیل ہے، تو میں نے کہا لبیک اللھم لبیک۔ ارشاد ہوا، میری تقدیس بیان کرتے رہو چنانچہ دس ہزار سال یہ وظیفہ پڑھتا رہا! پھر ارشاد ہوا میری بزرگی بیان کرو۔ میں نے دس ہزار سال تک بزرگی بیان کی، پھر ارشاد ہوا دس ہزار سال تک میری حمد بجالاؤ میں حمد بیان کرتا رہا پھر دس ہزار سال تک عرش کو میرے لئے کھلا چھوڑا گیا۔ میں نے اس پر ایک سطر دیکھی، پھر مجھے آگاہ کیا گیا۔ یہ کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ، ہے میں نے عرض کیا۔ یااللہ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟

فرمایا اے جبرائیل اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو میں تجھے بھی نہ بناتا اور اگر وہ نہ ہوتے، جنت، دوزخ، چاند، سورج کو بھی پیدا نہ فرماتا، اے جبرائیل میرے حبیب پر صلوۃ و سلام پیش کرتے رہو چنانچہ میں دس ہزار سال تک درود شریف عرض کرتا رہا۔

درود شریف بہاریہ

بیان کرتے ہیں کہ کسی عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انداز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کیا، بہار کا موسم تھا، باہر نکلا اور یوں صلوۃ و سلام پڑھنے میں مصروف ہوگیا اللھم صل علی محمد عدد اوراق الاشجار وصل علی محمد عدد الازھار والثمار وصل علی محمد عدد قطر البحار وصل علی محمد عدد رمل القفار وصل علی محمد عدد مافی البرار والبحر۔ ہاتف غیبی نے پکارا جو کچھ تو نے پڑھا اس کے ثواب لکھنے سے کاتبین سو رہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

غروب ہونے تک تھک گئے ہیں' اور تو اللہ تعالیٰ کریم و رحیم کی طرف سے جنت عدن کا مستحق بن چکا ہے اور تیرے لئے آخرت کا گھر کیا خوب ہے!

موت کی تلخی ختم:

کسی صالح نے خواب میں ایک نیک بخت کو دیکھا اور دریافت کیا! تو نے موت کی تلخی کو کیسے پایا' اس نے کہا مجھے تو کسی قسم کی تلخی وغیرہ کا پتہ نہیں چلا' کیونکہ علمائے کرام سے میں نے سن رکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن میں رکھے گا اور صلوۃ و سلام تو میرا معمول رہا اس لئے بوقت نزع تلخی محسوس تک نہ ہوئی۔

بال بال دعائے مغفرت کرتا ہے

حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں عرش کے نیچے ایک فرشتہ اور اس کا سر عرش سے متصل ہے' اور اس کے سر کی چوٹی جو طول و عرض میں عرش کشادگی تک پھیلی ہوئی اس پر جتنے ہیں ان پر مرقوم ہے۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ' جب کوئی انسان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پیش کرتا ہے تو اس فرشتے کا ایک ایک بال درود شریف پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے!

پیشاب کی بندش ختم:

کسی نیک بخت کا پیشاب بند ہوگیا' وہ حضرت شیخ عارف شہاب الدین بن ارسلان رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو مسجد اقصیٰ کے امام اور بہت بڑے زاہد تھے' انہیں اپنی تکلیف بتائی' وہ فرمانے لگے تو نے اس تکلیف کے علاج یا اس زہر کے تریاق کو کیوں چھوڑ رکھا ہے اور اسے پڑھئے اللھم صل وسلم وبارک علی روح سیدنا محمد فی الارواح وصل وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علی قلب سیدنا محمد فی القلوب وصل وسلم علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد وصل وسلم علی قبر سیدنا محمد فی القبور۔ وہ یہ درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا جب بیدار ہوا تو ہر قسم کی بیماری سے عافیت پا چکا تھا۔

طب۔ پیشاب کی بندش ہو تو دودھ کے ساتھ مولی کا استعمال اس مرض کے لئے مفید ہے' درست کریں اور اس کا عصارہ بھی نافع ہے نیز تخم شمر ہے اس کے بیج مقوی حصاۃ ہے۔ ساہی کا کانٹا بھی فائدہ مند ہے۔

حکایت۔ جہاز غرق ہونے سے بچ گیا

ایک عارف کامل بیان کرتے ہیں کہ ہم سمندر کا سفر کر رہے تھے' کہ سخت ترین ہوا نے جہاز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا' ہم ڈوب رہے تھے کہ مجھے اونگھ نے آلیا' اس وقت رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہوا' آپ نے فرمایا جہاز والوں سے کہو اس درود شریف کو پڑھنا شروع کردیں۔ اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والافات وتفضی لنابھا من جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیات وترفعنا بھا اعلیٰ الدرجات وتبلغنا بھا اقصیٰ الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات۔ میں بیدار ہوا اور ہم سبھی اس کا وظیفہ کرنے لگے' چنانچہ اس کی برکت سے اندھیری ختم ہو گئی اور ہم بعافیت منزل مقصود تک پہنچے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھ پر بکثرت صلوۃ و سلام پڑھتے رہو کیونکہ اس کی برکت سے مصائب و آلام ختم اور مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جمعرات کو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جو چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم لئے آتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اس رجسٹر میں ان لوگوں کے نام درج کرتے ہیں جو جمعرات کی شب کو کثرت سے صلوۃ و سلام پڑھنے میں مشغول ہوتے ہیں۔

بچوں کا رونا بھی ذکر الٰہی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو سال بھر تک رونے کے باعث مت مارا کرو! کیونکہ چار ماہ تک کے بچے کا رونا دراصل لاالہ الااللہ ہوتا ہے' چار ماہ تک میری ذات پر وہ درود شریف پڑھتا ہے اورچار ماہ تک اپنے والدین کے لئے اس کا رونا دعائیں ہوتی ہیں' گویا کہ بچے کا رونا' رونا نہیں بلکہ وہ اپنی بولی میں ذکر خدا و رسول اور والدین کے لئے دعوات بخشش میں محو ہوتا ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

صلوۃ و سلام مجسمہ انوار و تجلیات

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوۃ و سلام پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے ایک ایسا نور عطا فرمائے گا اگر اس کے انوار و تجلیات کو تقسیم کیا جائے تو تمام مخلوق کو ڈھانپ لے۔

اہل محبت کے صلوۃ و سلام خود سنتا ہوں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعۃ المبارک کے دن اور رات کو مجھ پر صلوۃ و سلام پڑھا کرو کیونکہ جمعرات اور جمعۃ المبارک کے دن تمام فرشتے تمہارے درود و سلام کو میرے بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور اہل محبت کے درودوسلام تو میں ازخود اپنے کانوں سے سماعت فرماتا ہوں اسے حضرت سمرقندی تنبیہہ الغافلین میں رقم فرماتے ہیں۔ اسمع صلوۃ اہل محبۃ واعرفھم۔ اہل محبت کے درود شریف میں خود سنتا ہوں اور انہیں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پہچانتا ہوں۔

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

اسی سال کے گناہ معاف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص زندگی بھر بکثرت درود و سلام کا وظیفہ کرتا رہتا ہے بعد از وصال بحکم خدا تعالیٰ تمام مخلوق اس کے لئے دعائے خیر و برکت کرتی رہتی ہے۔

نیز فرمایا جو شخص اللھم صل علی محمدالنبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن عصر کے وقت 80 مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسی سالہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

جنت کا راستہ دکھائی نہیں دے گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک قوم کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا مگر وہ راستہ بھول جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ قوم ہوگی جس کے سامنے میرا نام آتا تو وہ مجھ پر صلوۃ و سلام نہیں پڑھتے تھے۔

گلاب کا پھول اور درود شریف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے گلاب کا پھول سونگھا اور پھر مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سرخ گلاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء کرام کی خوشبوں کے لئے تخلیق فرمایا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org).

حضرت کلاباذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہئے وہ سرخ گلاب کو سونگھ لیا کرے۔

فائدہ جلیلہ۔ اصحاب طب فرماتے ہیں سرخ گلاب صفرا کو مفید ہے اور اعضائے باطنی کے لئے مقوی ہے' بخار' سردرد کو آرام دیتا ہے' چالیس عدد گلاب کے پھول ایک اوقیہ آٹے ہیں ملائے اور ایک اوقیہ رب خراب میں ملاکر کھانے سے اعتدال کے ساتھ دست آجاتے ہیں۔

عمدہ آواز کے لئے گلاب کا پینا مفید تر ہے قلب' ومعدہ کو تقویت دیتا ہے قرص گلاب مقوی معدہ و جگر ہے' عرصہ دراز کے لئے بھی نافع ہے' طریقہ کار یہ ہے اصل السوس چار درہم زیرہ گلاب چھ درہم سنبل تین درہم باریک پیس کر عرق سنی میں ملائیں اور ایک ایک قرص کی گولیاں تیار کریں۔ (درہم تین ماشہ اور مثقال چار ماشے کا ہوتا ہے) گلاب کا شہد میں تیار کردہ گلقند معدہ کو بلغم اور رطوبت سے صاف رکھتا ہے' جس معدے میں رطوبت ہو سکنجبین کے ساتھ یہ گلقند نہایت مناسب ہے' بشرطیکہ نہار منہ استعمال کرے' ہاں گرم پانی کے ساتھ استعمال ہو۔ گلقند معدہ اور جگر بارد کے لئے مقوی ہے۔

ترکیب گل قند۔ ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصے شہد' کو ملا کر ہلکی سی آنچ دیں' گلقند تیار اور اگر چینی سے بنانا ہو تو ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصے چینی ملا کر دو دن تک دھوپ میں رکھیں' تین دن بعد ہاتھوں سے ملیں' نہایت عمدہ گلقند تیار ہوگی' مناسب مقدار میں استعمال کریں۔

اگر چاہتے ہیں کہ گلاب کی خوشبو زیادہ ہو تو جب اس کے پودے لگائیں تو اس کی جڑوں میں لہسن ڈال دیں' اور اگر چاہتے ہیں کہ جلدی پھول کھلیں تو سردیوں میں گرم پانی سے سینچا جائے گلاب کی قلمیں لگانے کا وقت موسم بہار کا آغاز ہے۔:۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسئلہ۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گلاب نہیں سونگھے گا اور پھر اس نے خشک پھول سونگھ لئے تو کیا وہ حانث ہو گا یا نہیں؟ اس میں علمائے کرام نے مختلف جواب دیئے ہیں روضہ اور تاج میں دونوں وجہیں مرقوم ہیں۔

لطیفہ۔ نور محمدی اور چاول

شرعۃ الاسلام میں ہے کہ چاول کھاتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر صلوۃ و سلام پڑھنا مستحب ہے کیونکہ جنت میں وہ ایک خاص قسم کا جوہر تھا، جس میں اللہ تعالیٰ نے نور محمدی ودیعت فرما رکھا تھا، جب اس سے نور مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء الگ ہوا تو وہ فرقت کے باعث چور چور ہو کر دانہ دانہ بن گیا۔

حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی زمین سے پیدا فرمائی ہے سبھی میں شفا بھی ہے اور وباء بھی، سوائے چاول کے کیونکہ اس میں شفا ہی شفا ہے اس میں بیماری نہیں ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فلینظر ایھاازکی طعاما کے متعلق فرمایا اس سے چاول مراد ہیں۔

کتاب البرکتہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مرقوم ہے کہ چاول کھایا کریں کیونکہ چاول باعث برکت ہیں۔

لطیفہ۔ حضرت عبدالرحمٰن صفوری اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے کسی شخص سے کہا آیئے مسور مبارک کھائیں اس نے جواباً کہا آپ مجھے منحوس چاول کھلایئے۔

حضرت ابوالفرح رزاز علیہ الرحمہ چاول نہیں کھایا کرتے تھے کیونکہ اس کی فصل کو پانی کی بکثرت حاجت ہوتی ہے اس لئے انہیں خوف کہ کہیں چاول

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والے نے کسی کے پانی کو ناجائز طور پر اپنے کھیت میں نہ ڈال لیا ہو' یہ تھا ان کا تقویٰ و ورع' ان کا اسم گرامی عبدالرحمٰن ہے انہوں نے حضرت قاضی حسین علیہ الرحمہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ 494ھ میں فوت ہوئے۔

فائدہ جلیلہ۔ منازل الابرار میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نہایت وسیع و عریض گنبد نما محل سے نوازا ہے جس کا عرض تین سو سال کی مسافت ہے۔

اس میں نہایت خوشگوار ہوائیں چل رہی ہیں اس میں آپ کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے والے کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوگا!

حضرت طبرانی علیہ الرحمہ کبیر اور اوسط میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام اس درود شریف کا وظیفہ کرتا ہے کراما" کاتبین اس کا ثواب ایک ہزار دنوں تک تحریر کرتے رہتے ہیں۔ اللھم رب محمد صل علی آل محمد واجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما ھو اھلہ۔

غم غلط ہوجائیں گے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا! میں آپ کی ذات اقدس پر بکثرت درودوسلام پیش کرتا رہتا ہوں' پھر بھی آپ فرمایئے کس قدر پڑھا کروں آپ نے فرمایا جتنا چاہو پڑھو' تمہارے لئے بہت بہتر ہے' عرض کیا دو تہائی حصہ آپ نے فرمایا پھر تو تمہارے ہر قسم کے غم غلط ہوجائیں گے' تمہاری خطائیں معاف ہوں گی' (رواہ الترمذی) ترغیب الترھیب میں ہے کہ دعا مانگتے وقت آپ کی ذات اقدس پر درودوسلام پیش کرنے کی مقدار مقرر کرلیں۔ (یہ بہت اچھا ہے)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سو چوہتر احادیث مروی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں، حضرت ابوعمارہ رضی اللہ تعالیٰ بھی صحابی ہیں ان کے علاوہ کسی کا نام عمارہ نہیں۔ (تہذیب الاسماء)

حکایت۔ موئے مبارک کی تعظیم و توقیر

بلخ کا ایک امیر ترین شخص فوت ہوگیا، اس کے دو بیٹے تھے انہوں نے وراثت تقسیم کی تو اس کے ترکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین عدد "موئے مبارک" بھی تھے ایک ایک دونوں نے لے لیا جو تیسرا موئے مبارک تھا بڑے نے کہا اسے ہم کاٹ کر نصف نصف کرلیتے ہیں، چھوٹے بھائی نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ کاٹیں، بڑا کہنے لگا اچھا کیا آپ سبھی بال لے کر جو تو نے دنیا کا مال وراثتاً" حاصل کیا ہے وہ مجھے دے کر جنت کے مستحق بن جاؤ۔

چھوٹے نے کہا مجھے منظور ہے آپ مال دنیا لے لو اور مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک دے دو، چنانچہ چھوٹے نے تینوں موئے مبارک حاصل کرکے اپنا تمام مال بڑے بھائی کو دے دیا، کچھ مدت بعد اس کا تمام مال جاتا رہا اور وہ فقیر ہوگیا، اس نے عالم غربت میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت کی شکایت کی، آپ نے فرمایا! ارے بدنصیب! تو میرے موئے مبارک سے بے رغبتی کی اور مال دنیا کو ان پر ترجیح دی! اور تیرے بھائی نے وہ حاصل کئے اور احترام کیا، وہ انہیں جب دیکھتا ہے مجھ پر بکثرت درود شریف پیش کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے سعادت دارین سے نواز دیا، جب بیدار ہوا تو اپنے چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے خادموں میں شمولیت اختیار کرلی۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے مکہ مکرمہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت نصیب ہوئی اور اس نعمت عظمیٰ کی زیارت پر میں اللہ تعالیٰ کا ہزارہا بار شکر بجالاتاہوں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ چوم لیا

ایک عاشق رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کا بیان ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایک مخصوص تعداد کے مطابق صلوٰۃ وسلم پیش کرنا معمول بنالیا' حسب معمول میں صلوٰۃ و سلام عرض کررہا تھا کہ مجھے اونگھ نے آلیا' آنکھیں بند ہوئی ہی تھیں کہ میرے مقدر کا ستارہ چمکا اور سرکار دوعالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے' فرمانے لگے اپنے منہ کو میرے قریب کرو تاکہ میں اسے چوم لوں۔

میں قدرے شرما سا گیا اور میرا چہرہ گھوم گیا' تو آپ نے میرے رخسار کو بوسہ دیا' جب میں بیدار ہوا تو میرا مکان خوشبو سے معطر تھا' چاروں طرف خوشبو مہک رہی تھی یقیناً وہ آپ کی بے مثال خوشبو تھی۔

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

فائدہ۔ اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے ہاں امید ہو وہ پختہ نیت کرلے کہ میں اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے بیٹا عطا فرمائے گا۔

نیز فرمایا جس گھر میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے جس کی زوجہ حاملہ اور وہ ارادہ کرے کہ جو بچہ پیدا ہوا اس کا نام محمد رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرزند عطا کرے گا۔

حضرت جلیلہ بنت عبدالجلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیک وسلم میرے بچے زندہ نہیں رہتے آپ نے فرمایا' تم نذر مانو کہ آئندہ جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نام محمد رکھوں گی' چنانچہ اس نے آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے ارشاد پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا فرمایا جو زندہ رہا' جہاد میں شامل ہوا اور مال غنیمت پایا۔

تعظیم نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم کسی نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم بجا لایا کرو۔ اس کی نشست گاہ کشادہ رکھو' اس کی نقل مت اتارو۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کبھی مجلس شوریٰ منعقد کریں تو اس میں ایسے شخص کو بھی شامل کرلیا کریں جس کا نام محمد ہو' اگر ایسے نام والے سے مجلس مشاورت خالی ہوگی تو اس مشورے میں برکت نہیں ہوگی۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس گھر میں میرا نام ہو اس میں تنگدستی نہیں ہوگی نیز فرمایا جس گھر میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اس میں خیروبرکت بکثرت ہوتی ہے۔

باآواز بلند درود شریف پڑھنے سے جنت مل گئی

کسی صالح کا بیان ہے کہ میرا ہمسایہ منکرات کا خوگر تھا' میں نے بار بار اسے توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی مگر وہ گناہ سے باز نہ آیا' یہاں تک کہ وہ فوت ہوگیا' ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے۔

میں نے جنت میں جانے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگا ایک دن میں ایک محدث کی خدمت حاضر ہوا' وہ حدیث شریف بیان فرمارہے تھے کہ جو شخص نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بلند پڑھے گا اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ میں یہ سنتے ہی آپ پر باآواز بلند صلوۃ و سلام پڑھنے لگا' حاضرین محفل بھی بلند آواز سے درود شریف پڑھتے جاتے تھے' یہی ایک نیکی ہمارے کام آگئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں مغفرت و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بخشش سے نواز دیا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت۔ قال بعض الصالحین کان لی جار مسرف علی نفسه وکنت آمره بالتوبة فلم یفعل فلما مات رایته فی الجنة‘ فقلت له لم فلت هذالمنزلة؟ قال حضرت محدثنا فسمعته یقول من رفع صوته بالصلوة علی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وجبت له الجنة فدفعت صوتی بالصلوة علیه ورفع القوم اصواتهم فغفر اللّٰه لنا جمیعًا۔

ورایت فی الموردالعذاب ان النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم قال‘ من صنبح بالصلوة علی فی الدنیا ضجت الملائکة بالصلوة علیه فی السمٰوٰت العلی۔

ورایت فی الاذکار لامام النووی رضی اللّٰه تعالٰی عنه یستحب رفع الصوت بالصلوة علی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم نص علیه الخطیب البغدادی وغیره۔

میں نے المورد العذاب میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں بخوشی بلند مجھ پر صلوۃ و سلام پیش کرتا ہے بلندوبالا آسمانوں میں فرشتے مسکرا مسکرا کر بلند اسے سلام پیش کرتے ہیں۔

میں حضرت امام نووی کی کتاب الاذکار میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلند صلوۃ و سلام پیش کرنا مستحب ہے حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمہ وغیرہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

درود شریف اور فرشتہ

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک ہمسائے کا انتقال ہوگیا ایک دن مجھے خواب میں ملا‘ میں نے اس سے احوال دریافت کئے تو وہ کہنے لگا جب منکر نکیر سوال پوچھنے لگے تو میری زبان بند ہوگئی‘ میں نے دل ہی دل میں کہا شاید میں مسلمان نہیں رہا۔ اسی اثناء میں ایک شخص نمودار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا اس نے مجھے جواب تعلیم کئے' میں نے پوچھا ایسی پریشانی کے عالم میں تو میرا خیر خواہ کیسے بن گیا؟ وہ کہنے لگا میں وہ فرشتہ ہوں جو تیرے بکثرت درود شریف پڑھنے کے باعث پیدا ہوا اور آج معاونت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

درود و سلام' خطاؤں پر غالب آگیا

حضرت ابن ملقن الحدائق میں رقم فرماتے ہیں کہ کسی شخص سے خواب میں پوچھا گیا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا وہ کہنے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرشتوں سے کہا گیا اس کے صلوۃ و سلام جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھے ہیں انہیں اور جو اس سے خطائیں ہوئی ہیں شمار کرو! چنانچہ صلوۃ و سلام کی گنتی خطاؤں سے بڑھ گئی اسی کے صدقے مجھے جنت میں جانا نصیب ہو گیا۔

صبح و شام صلوۃ و سلام' باعث شفاعت ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ صلوۃ و سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت سے بہرہ مند کرے گا۔ (رواہ الطبرانی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص روزانہ تین مرتبہ اور ہر جمعہ کو سو بار یہ کلمات پڑھے گا قیامت میں وہ آپ کی جماعت میں اٹھایا جائے گا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کریں گے۔

حکایت۔ میرا حشر بدترین شخصوں کے ساتھ ہو

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن جنگل میں تشریف لے گئے' دیکھا کہ ایک شکاری نے ہرنی پکڑ رکھی ہے ہرنی نے آپ سے فریاد کی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے فرمایئے مجھے رہا کردے تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔

آپ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئے تو پھر؟ وہ عرض گزار ہوئی اگر میں واپس نہ آؤں تو میرا حشر اس شخص سے بھی بدتر جس کے سامنے آپ کا نام نامی لیا جائے اور پھر آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔

پھر اپنی ضمانت پر شکاری سے ہرنی کو آزاد کرا دیا وہ اپنے بچوں کے پاس گئی' سارا ماجرا سنایا' بچوں نے سنتے ہی کہا تیرا دودھ پینا ہم پر اس وقت تک حرام ہے جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضمانت کو پورا نہ کیا جائے' اس کے بعد وہ واپس آئی یہ دیکھتے ہی شکاری نے ہرنی کو آزادی کردیا' اور خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر اسلام لے آیا۔

عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت۔ خرج النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یوما الی الصحراء فوجدا عرابیا صاء ظبیتہ' فقالت یانبی اللّٰہ ا سالہ ان یخلی سبیل حتیٰ ارضع اولا دی واعود الیہ وان لم اعدالیہ کنت اشر ممن ذکرت عندہ فلم یصل علیک فضمنھا اعرابی فارسلھا فذھبت الیٰ اولا دھا واخبرتھم بالقصۃ فقال لھا اولا دھا لبنک علینا حرام حتی توفی ضمانۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فعادت للصیاد فاطلقھا واسلم۔

روضہ اقدس پر ہرنی کا سلام

حضرت مولف علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی زائر مدینہ روضہ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی آئی اور حرم پاک کے اندر داخل ہوگئی' پھر آپ کے مواجہہ شریف کے سامنے جاکھڑی ہوئی' سر سے اشارے کرتی رہی گویا کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بارگاہ رسالت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سلام پیش کر رہی ہے' پھر الٹے پاؤں آہستہ آہستہ پیچھے لوٹی' اس طریقے سے کہ اس کی پیٹھ روضہ مقدسہ کی جانب نہ ہوئی' لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہرنی اسی ہرنی کی اولاد سے ہو جس کو آپ نے شکاری سے رہائی دلائی تھی۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت۔ قال بعضهم' كنت يوما عند قبر النبی صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم واذا الظبية قد اقبلت ودخلت الحرم حتی صارت امام القبر واشارت برسها كانها تسلم عليه ثم رجعت علی عجزها ولم تول ظهرها القبر الشريف۔

فلا شک ان هذه الطبية من نسل تلک الظبيته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ میرا باہر جانا ہوا' آپ نے وہاں ایک طویل سجدہ فرمایا میں نے سبب دریافت کیا تو آپ فرمانے لگے ابھی ابھی جبرائیل امین نے حاضر ہو کر مجھے بشارت دی ہے کہ جو کوئی آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حکایت۔ چوری کے الزام سے رہائی

ذکر کرتے ہیں کہ کسی شخص پر اونٹ کی چوری کا الزام تھا' شہادت کے باعث اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم نافذ ہوا کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسے معاف کرنے کا مشورہ دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا اور اس شخص سے دریافت فرمایا تو نے کسی عمل کے باعث نہ اسے نجابت پائی' وہ عرض گزار ہوا سرکار! میں آپ پر یومیہ ایک سو بار درود شریف پڑھتا ہوں' آپ نے فرمایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر تو نے عذاب دنیا و عقبیٰ سے نجات پا گیا۔

حکایت۔ کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی میں نے عرض کیا' سرکار آپ نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن سوبار درود شریف پڑھے گا اسی سال کے گناہ سے معافی پائے گا آپ نے فرمایا تو نے سچ سنا ہے۔

یہودیوں کی عداوت کا ازالہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بروز ہفتہ مجھ پر درود و سلام کی کثرت کیا کریں کیونکہ اس دن یہودی مجھے زیادہ تر برا کہتے ہیں۔

(گویا کہ جو مسلمان ہوئے کا دعویٰ کرکے درودوسلام سے منع کرتے ہیں وہ یہودیوں کی معاونت میں مصروف ہیں)

پس جو شخص اس دن مجھ پر سو بار درود شریف پڑھے گا اس پر دوزخ حرام کردیا جائے گا اور روز قیامت میرے شفاعت سے بہرہ مند ہو گا۔

الملا آوالاعتصام میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتوار کو روم والوں کی مخالفت کرو! عرض کیا گیا کیسے مخالفت کریں آپ نے فرمایا وہ لوگ گرجوں میں جاکر میرے بارے غلط الفاظ کہتے ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور تم لوگ نماز فجر ادا رکے مجھ پر صلوۃ و سلام کی کثرت کرواور طلوع آفتاب تک درودوسلام' تلاوت قرآن اور دیگر عبادات میں مصروف رہو پھر دو رکعت نماز ادا کرکے سات بار درود شریف پڑھو اپنے اور اپنے والدین اور مومنین کے لئے مغفرت و بخشش طلب کرو' اللہ تعالیٰ اس کی' اس کے والدین اور ایمانداروں کی مغفرت فرمائے گا اور جو بھی دعا میں طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان درود شریف پڑھتا ہے تو میں اسے روحانی طور پر جواب سے نوازتا ہوں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں اور آپ کی طہارت کامل ہیں اور اسی طہارت مقدسہ سے آپ عرش اعظم کے نیچے اللہ تعالیٰ کے حضور ساجد رہتے ہیں اور آپ کے سجدہ کی مقدار دنیا کے جمعتہ المبارک کے وقت کی مثل ہے۔ (رواہ امام احمد ابن حنبل عبدالرحمٰن)

مسئلہ۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو اسے تشہد والا درود شریف ہی کفات کرجائے گا اور وہ حانث نہیں ہوگا۔

فائدہ جلیلہ۔

حضرت دمیری علیہ الرحمہ شرح منہاج میں بیان کرتے ہیں کہ کسی خوش نصیب نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے ایسا درود شریف تعلیم فرمادیجئے جو آپ کو بہت ہی محبوب ہو تو آپ نے فرمایا یہ درود شریف پڑھ لیا کرو۔ اللھم صل علی محمدالذی ملا ٔت قلبه من جلالک وعینه من جمالک واذنه من لمزید خطابک فاصبح فرحا مسروا مویدامنصورا متوجا مجبورا۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھنا' گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی تیز آگ کو بجھا دیتا ہے' آپ فرماتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے' بعض نے کہا صلوۃ و سلام' دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام بھیجا' اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل' فرشتوں کا طریقہ اور نجات کا وسیلہ ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں آپ کا جب بھی نام نامی آئے صلوۃ و سلام پڑھنا واجب ہو جاتا ہے' لہٰذا روئے زمین پر شب و روز میں کوئی بھی ایسا لمحہ رونما نہیں ہوتا جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پیش نہ کیا جاتا ہو اس بات پر یہ آیۂ کریمہ خود دال ہے۔ ان اللّٰہ وملائکۃ یصلون علی النبی

اس میں یصلون کا صیغہ مضارع ہے اور مضارع کا خاصا دوام کا تقاضا کرتا ہے' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الیٰ یوم الدین۔

حکایت۔ حضرت امام عبدالرحمٰن الصفوری مصنف کتاب ہذا فرماتے ہیں میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اقدس سے بہرہ مند ہوا' تو میں تلاوت قرآن مجید کی لوح میں آپ پر صلوۃ وسلام پڑھتا چلا جارہا تھا اور آپ مسکراتے جاتے تھے' صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

تفسر سبحان الذی اسریٰ بعبدہ

سبحان الذی کی تفسیر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی ہر عیب و نقص سے تنزیہ پر دلالت کرتی ہے۔

سبحان کے لغوف معنی دوری کے ہیں یعنی ہر نامناسب چیز سے اللہ تعالیٰ کو دوری حاصل ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کا ایسے انداز میں ذکر کرنا ہے جو کسی مخلوق کی شان کے لائق نہ ہو۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی! جو تیرا تسبیح خوان ہے اس کی کیا جزا ہے؟ آپ کے پاس وحی آئی کہ میری تسبیح و تقدیس کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے ہر صبح منادی ندا کرتا ہے' لوگو!

اللہ رب العزت کی تسبیح میں مصروف ہو جاؤ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انوار و تجلیات کے پہاڑ اور سمندر ہیں جن کے اردگرد نور کے فرشتے' اپنے ہاتھوں میں نور کی تسبیحات کے لئے اس ذکر میں مصروف ہیں۔ سبحان ذی الحی الذی لا یموت سبوح قدوس ربنا رب الملائکۃ والروح

جو شخص اس تسبیح کو روزانہ ایک بار پڑھے' یا مہینے' سال میں یا عمر بھر ایک مرتبہ پڑھے لے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا' اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' یا وسیع و عریض صحرا میں ریت کے ذروں کی مثل ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ جلیلہ۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سبوح اور قدوس میں سین' ب اور ق پر پیش پڑھنا رضح ہے۔

سبوح کے معانی ہیں اللہ تعالیٰ کی شان کی لائق جو چیزیں نہیں ان سب سے مبرا ہونا۔

قدوس کے معانی ہیں۔ مطہرو پاکیزہ

مبارک جوہری کہتے ہیں سبوح' اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور دیگر علمائے کرام فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا نام ہے۔

بعض اسے "سبوحا" "وقدوسا" بھی پڑھتے ہیں' یعنی سبوح و قدوس کی عبادت اور اس کے ذکر کرتا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مینڈک

حدیث شریف میں ہے کہ ایک رات' صبح تک حضرت موسیٰ علیہ السلام مصروف عبادت رہے اور اس پر تھوڑی سی بڑائی کی بات دل میں در کر آئی' اللہ تعالیٰ نے اس کیفیت کو دور کرنے کیلئے دریا کے کنارے ایک مینڈک کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باتیں سنا دیں۔

مینڈک کہنے لگا اے کلیم اللہ علیہ السلام، گزشتہ رات آپ عبادت کر کے اترانے لگے بڑا تعجب ہے میں تو چار سال سے مصروف عبادت ہوں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تمجید کر رہا ہوں، میرے دل میں کبھی بڑائی پیدا نہیں ہوئی۔

آپ نے فرمایا تجھے خالق اکبر کا واسطہ مجھے بتایئے تم کونسی تسبیح پڑھتے ہو!

وہ کہنے لگا!

سبحان من یسبح لہ من فی البحار سبحان من یسبح لہ من فی الارض القھار سبحان من یسبح لہ من فی روس الجبال سبحان من یسبح لہ بکل شفة و لسان۔

پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس تسبیح کو روزانہ ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ایک ہزار غلام آزاد اور ایک ہزار حج کرنے کا ثواب درج فرمائے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر امرا کو ذکر خدا کی برکات معلوم ہوں تو وہ امیری کو ٹھکرا دیں۔

اگر تاجر کو ذکر خدا کے منافع کی خبر ہو تو وہ تجارت کو چھوڑ دے۔

اگر ایک تسبیح کا ثواب تمام اہل زمین کو تقسیم کردیا جائے تو ہر ایک کو پوری آبادی سے دس گنا زیادہ ملتا!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جو چاہتا ہے اس کی عمر دراز ہو، دشمن پر غالب آئے رزق میں برکت اور بری موت سے محفوظ رہے تو وہ ہر صبح و شام یہ کلمات پڑھ لیا کرے۔ سبحان اللّٰہ ملاء المیزان ومنتھی العمل ومبلغ الرضا وزنة العرش ولا الہ اللّٰہ ملاء المیزان ومنتھی العلم ومبلغ الرضا ورنة العرش۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سنہری درخت ظاہر فرمائے گا جس کے پھل ابھرتی ہوئی جوانی والی لڑکیوں کے پستان کی طرح ہوں گے مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں' ان میں سے جب بھی کوئی پھل استعمال کرے گا اسی وقت ویسے ہی ہوجائے گا جیسا کہ اس نے حاصل کیا تھا۔

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہ جب انسان کے منہ سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ فرماتا' میرے بندے نے' سبحان وبحمدہ' اس وقت میرا بندہ مجھ سے جو کچھ طلب کرے گا میں عطا کروں گا اور اگر ازخود کچھ بھی نہ مانگے تب بھی میں مغفرت و بخشش کے خزانوں سے نواز دوں گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو دیگر فرشتوں کے ساتھ محو پرواز رہتا ہے اور پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتا رہے گا!

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہ تین بار پڑھتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین شہر آباد فرمادیتا ہے' ہر شہر میں ایسی چیزیں ہوں گی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کی کیفیت کا تصور پیدا ہوا۔

اسریٰ .عبدہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تعظیم و تشریف کی اضافت ہے' حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ باتفاق علمائے کرام' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نسبت سے بڑھ کر زیادہ شرف والی اور کوئی نسبت نہیں کہ خود اپنی بے مثال بارگاہ کے لئے .عبدہ کے شرف سے اپنے محبوب کو نواز رہا ہے۔

حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنی بارگاہ عالی میں بازیابی کے شرف سے نوازا تو اسم عبودیت سے آپ کی امت کو تواضع کا درس دیا۔

بعض بیان فرماتے ہیں جب آپ درجات عالیہ اور مقامات ارفع تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب! میرے قرب کا باعث کیا چیز ہوئی' آپ نے عرض کیا الٰہی تیری طرف عبودیت کی نسبت سے شرف حاصل ہوا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ سبحان الذی اسری بعبدہ۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو قوم نے انہیں خدا کا بیٹا سمجھ لیا لیکن آپ کی آمت پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ حریم خاص میں بلانے کے باوجود آپ کو اس نسبت سے منزہ رکھا اور فرمایا اسریٰ بعبدہ' تاکہ آپ کی امت کہیں عیسائیوں کی طرح غلطی کا ارتکاب نہ کر بیٹھے !!

چار عیسائی عالم؟

سورۂ مریم کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا تو آپ کی قوم کے چار عالم جمع ہوئے لوگوں نے ان سے دریافت کیا۔

ایک نے کہا! وہ خدا تھے' زمین پر اترے جو کچھ یہاں پیدا کرنا تھا کیا اور چلائیے' قوم نے اس بات سے انکار کیا اور اسے جھٹلایا (ظاہر یہ قول عملاً'' عقلاً'' مردود ہے کیونکہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل پیدا ہوچکا تھا وہ کس نے بنایا تھا) دوسرے نے کہا وہ خود خدا ان کی والدہ خدا اور خدا بھی خدا پس یہ تین خدا ہوئے' قوم نے اس غلط بات کو پلے باندھ لیا مگر دو علماء نے اس بات کو غلط قرار دیا' پھر لوگوں نے تیسرے سے دریافت کیا' تم کیا کہتے ہو' وہ کہنے لگا' عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں تمہارا کیا نظریہ ہے' اس نے کہا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے' اس کے رسول ہیں وہ آپس میں جھگڑنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگے، تو اس عالم نے کہا یہ تو تمہیں معلوم ہے عیسیٰ کھاتے پیتے تھے، بولے بالکل درست ہے، فرمایا جو کھانے پینے کا محتاج ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا، پھر وہ کہنے لگا تم جانتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سویا کرتے تھے انہوں نے کہا بالکل درست ہے وہ کہنے لگا جو سونے کا محتاج ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا، اور یہ عالم سب پر غالب آگیا۔ (اسی بناء پر عیسائیوں کا ایک فرقہ ایسا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بندہ، رسول اور نبی مانتا ہے ایسے لوگوں کو کتابی کہا جاتا ہے جن کا اسلام نے ذبیحہ وغیرہ جائز رکھا)(تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شب معراج: حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ روضہ میں نقل فرماتے ہیں کہ اعلان نبوت کے دس سال تین ماہ بعد رجب المرجب کی ستائیسویں شب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں معراج کی سعادت عظمیٰ سے نوازا گیا' بعض نے تاریخ اور مہینہ میں اختلاف کیا ہے لیکن اصح یہی قول ہے' البتہ حضرت امام نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ پیر کی شب تھی۔

فائدہ: ماہ رجب المرجب کے فضائل میں بیان ہوچکا ہے کہ جو شخص ستائیسویں شب رجب کو یہ دعا پڑھے گا قبول ہوگی' اس کے درجات بلند ہوں گے اور محشر میں اس کا دل مطمئن رہے گا' جبکہ دوسروں کے دل مردہ ہوں گے دعا یہ ہے۔ اللھم انی اسئلک بمشاہدة الاسرار المحبین وبالخلوة التی خصت بھا سیدالمرسلین حین اسریت بہ لیلة السابع والعشرین ان ترحم قلبی الحزین و تجیب دعوتی یا اکرم الاکرمین۔ پہلے دو رکعت نفل اس طریقہ سے پڑھے بعد از فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص اور سلام پھیر کر دس مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پیش کرکے یہ دعا مانگے قبول ہوگی۔

سورہ اخلاص کا ثواب: حضرت امام حناطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص ماہ رجب میں یومیہ ایک بار سورہ اخلاص پڑھا کرے تو دس ہزار اونٹوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر کاغذ لاد دیا جائے گا زمین و آسمان کے باشندوں کو سونے کے قلم دے دیئے جائیں گے اور وہ سورہ اخلاص کا ثواب ان کاغذات پر درج کریں گے۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب النصیحت میں رقم فرماتے ہیں جو شخص بسم اللہ اور لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کے ساتھ یومیہ سورہ اخلاص سو بار پڑھا کرے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا اور ہر ظالم سے محفوظ رہے گا۔

حضرت علائی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں معراج کے سلسلہ میں بکثرت احادیث پائی جاتی ہیں' ان میں شریک بن نمبر علیہ ماعلیہ کی روایات ناقابل تحریر ہیں' حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس کی روایات شکوک و شبہات پر مبنی ہیں اسی لئے علمائے کرام انہیں ناپسند فرماتے ہیں' حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر تنبیہہ فرمائی ہے اور محققین نے بھی شریک کو مجہول قرار دیا ہے۔

شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پانچ سواریاں تھیں جن کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر آئے گی۔

اوصاف حضرت جبرائیل علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی یوں تخلیق فرمائی' ملائکہ میں نہ زیادہ طویل اور نہ قصیر ہیں' عموماً سفید لباس سے ملبوس رہتے ہیں' جو موتیوں اور یاقوت سے مرصع ہے' ایک ہزار چھ سو بازو اور ہر بازو کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے' لمبی گردن' پاؤں سرخ' پنڈلیاں زرد' سر سے قدم تک ستر ہزار زعفران کے پر جو چاند' ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے رہتے ہیں' دونوں آنکھوں کے درمیان آفتاب کی سی چمک گویا کہ پیشانی مثل آفتاب' حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت میکائیل علیہ السلام سے پانچ سو سال بعد پیدا کیے گئے' روزانہ جنت کی نہر سے غسل کرتے ہیں' جب بدن جھاڑتے ہیں تو ستر ہزار قطرے فرشتے بن جاتے ہیں جو تمام بیت المعمور کے طواف میں مصروف ہوجاتے ہیں اور قیامت تک ان کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واپسی ممکن نہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ عرش کی دائیں طرف نہروں میں سے کسی ایک نہر میں غسل کرتے ہیں تو ان کے حسن و جمال کی عظمت میں اضافہ ہوجاتا ہے جب بدن جھاڑتے ہیں تو ہر پر سے ستر ہزار قطرے نکلتے ہیں اور ہر قطرے سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے جاتے ہیں ان میں سے روزانہ ستر ہزار بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں جبکہ ستر ہزار ملا ئکہ بیت اللہ شریف کی زیادت کیلئے زمین پر اترتے ہیں وہ قیامت تک واپس نہیں پلٹیں گے! اسے حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل کی اس آیتہ کریمہ و یخلق مالا تعلمون وہ اللہ تعالیٰ ابھی ایسی چیزیں بھی تخلیق فرمائے گا جس کا تمہیں علم نہیں۔

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہیں، ان کے پاؤں لرز رہے ہیں اور ان کی ہر حرکت پر اللہ تعالیٰ ایک لاکھ فرشتے تخلیق فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے سوا بولتے نہیں، جب انہیں اجازت ہوتی ہے تو لاالہ الااللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کلمے کا ورد کرنے والے ایمانداروں کیلئے استغفار میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے انعام و اکرام سے نوازنا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تو عبودیت کے قدم پر قیام کر، ربوبیت کی عزت و عظمت کو پہچان، اور میرے شکر کے میدان میں چلو نیز میری قدر عظیم کا اعراف کرو، میں نے تجھ پر بڑا احسان فرمایا جو تمہارے پاس میرا حکم آئے اسے کان لگاکر سنو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے! الٰہی تیری شان ارفع و اعلیٰ ہے، میں بندہ ضعیف ہوں، ارشاد ہوا، ہدایت کا پرچم، عنایت کا براق، قبولیت کی خلعت، رسالت علیہ السلام کا فیضان اور جلالت کا پٹکا لیکر ستر ہزار فرشتوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے جلوس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دراقدس پر کھڑے ہوجایئے' جن کی ذات ہر مخلوق کی پناہ گاہ ہے' امشب تمہیں ان کا رکاب دار بننے کی سعادت سے نوازا جائے گا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کو حکم ہوا' تم بھی علم قبولیت لیکر ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کے کاشانہ اقدس پر قیام کرو' حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل کو بھی اسی طرح حکم دیا گیا' پھر ارشاد ہوا

جبرائیل ! چاند' سورج اور ستاروں کے انوار و تجلیات میں اضافہ کردو! اس نے عرض کیا! الٰہی! کیا ماجرا ہے؟ کیا قیامت آنے والی ہے؟ ارشاد ہوا' نہیں بلکہ آج ابوطالب کے دریتیم کو اپنے خصوصی انعام و اکرام اور رازونیاز سے نوازنا ہے! جایئے اور انہیں اس حقیقت و بشارت سے مطلع کریں!

جبرائیل عرض گزار ہوا! الٰہی س راز سے مجھے بھی آگاہ کیا جائے! ارشاد ہوا' ملوک کے راز مملوک کو' بادشاہ کے راز عوام کو' مالک کے راز غلام کو نہیں بتائے جاتے' چنانچہ حسب الارشاد حضرت جبرائیل علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' سلام عرض کیا! پھر گزارش کی حضور خواب استراحت سے بیدار ہوجایئے! اے میرے سردار' تیاری فرمایئے' آپ کیلئے مملکت آراستہ ہے' موجودات آپ کے فضائل کے شاہدین! براق حاضر ہے' اس پر سوار ہوجایئے!

جب آپ نے براق کو اپنے وجود اعجاز سے مشرف فرمایا اور وہ فضاء میں پرواز کرنے لگاتو فرشتوں نے صلوۃ و سلام کے ترانے پڑھنے شروع کردیئے۔

باغ عالم میں باد بہاری چلی سرور انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذات باری چلی ابر رحمت اٹھا آج کی رات ہے۔
آج کی رات معراج کی رات ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جذب حسن طلب ہرقدم ساتھ ہے　　آگے پیچھے فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے　　شاہ دولھا بنا آج کی رات ہے
آج کی رات معراج کی رات ہے۔

آپ محو پرواز تھے کہ ندا آئی' میرے محبوب میری طرف ہی توجہ کیجئے' اپنے چہرہ مقدس کو میری طرف ہی رکھئے جو اس ملاء اعلیٰ میں پہنچتا ہے وہ کسی غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا' آپ اس نعمت عظمیٰ کے میسر آنے پر حمدوثناء میں مصروف ہوئے۔ کسی اور کی طرف ملتفت ہونا آپ کی شان عزیمت کے لائق ہی نہیں تھا' تسبیح و تقدیس سے رطب اللسان مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک جا پہنچے!

پھر ندا سنائی دی! میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! الٰہی آج تک پہلے انبیاء و رسل کو جن جن نعتموں سے نوازا ہے ویسی ہی عظمتوں سے مجھے بھی سرفراز فرمایا جائے! لیکن مجھے جو بھی خلعت پہنائی جائے وہ مستعمل نہ ہو' فرمایا گیا! آپ کس چیز پر قناعت فرمائیں گے! کس بات کی خواہش رکھتے ہیں! آپ نے عرض کیا! الٰہی تو سبھی کچھ جانتا ہے' اے صاحب جودوکرم' میرے مقصد تجھ سے پنہاں نہیں ارشاد ہوا' آپ ایسی خلعت کے طالب ہیں جہاں تک کسی امیدوار کا وہم و گمان بھی نہ گزرا ہو کسی نے آج تک ایسی خلعت کی آواز بھی نہ سنی ہو' اچھا! ہمارے خزائن کرم میں تشریف لائیے اور ہمارے فضل و نعم کے حصول کیلئے اشارہ فرمائیے!

چنانچہ آپ کو ما زاغ البصر وما طغی لقدرائ من آیات ربہ الکبریٰ کی خلعت پہنائی گئی جو ماکذب الفوادمارائ کی میناکاری سے مرصع تھی پھر ارشاد ہوا! میرے حبیب؟ کیا آپ کو میری معرفت حاصل ہے؟ آپ تواضعا" عرض گزار ہوئے۔ سبحانک ماعرفناک حق معرفک! عرض کیا الٰہی! اس بات کی حکمت تو ہی زیادہ جانتا ہے؟ میرے حبیب! دیکھئے! آپ کو جس مقام سے نوازا جارہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے۔ تمام مخلوق میں کسی ایک کو بھی یہ رفعت نصیب نہیں ہوگی! میں تجھے ایک عالم سے دوسرے عالم تک اور ایک معراج سے دوسری معراج تک سرفراز فرمایا ہے! یہاں تک کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں رہی جس پر آپ کو مطلع نہ فرمایا ہو! میرے حبیب اگر آپ کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو میں نہ فرشتوں کو پیدا کرتا اور نہ ہی افلاک کا وجود ہوتا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں سو رہا تھا جب بیدار ہوا تو کائنات کو دن کی طرح روشن پایا' میں نے چاہا کہ زور زور سے پکاروں قیامت قائم ہوچکی ہے' مگر ہاتف غیبی نے آواز دی ابن عفان ٹھہرو! حبیب کو محبوب کے پاس لے جایا جارہا ہے۔

ابن جوزی علیہ الرحمتہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بارگاہ اقدس اور محل کرامت وانس و قرب سے نواز' تو ارشاد فرمایا اسے جبرائیل! طاؤسی لباس زیب تن کرو! نیز اپنے بازوؤں کو جواہرات غالیہ سے مرصع کرو! فضاء ملکوت اور صحن ملکوت اور صحن جبروت سے سات لاکھ ہاروں کے بغیر باہر نہ جانا! یاقوت اصغر' زمرد اخضر' طلائے احمر کے ہار تیار کرو! ہاں ہاں! سنو! ہر طرف رحمت کے دروازے کھول دو اور ہر ایک معذب سے عذاب اٹھالو!

جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے! الٰہی کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟ ارشاد ہوا' نہیں امشب ہم اپنے حبیب کو خلوت خاص میں بلارہے ہیں اور اپنے قرب کے جلوؤں سے آراستہ فرمائیں گے ابھی حجاز مقدس جاؤ! جبل نور غار حرا سے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں بنی ہاشم کے کوچے پہنچو' اس محلے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں ایک گھر سے اس گھر میں چبوترے پر ایک یتیم کروٹ لئے آرام کر رہا ہے حالانکہ اس پر نیند کا کوئی غلبہ نہیں' اونٹ کے بالوں کی کملی اوڑھے نہایت انکساری سے لیٹ رہا ہے اس میں تکبرو غرور نام کی کوئی چیز نہیں!

وہاں جایئے اور ان کا نہایت ادب و احترام بجالایئے' ان کی خدمت میں ہمیشہ رہنے کا عزم کیجئے۔ ان کے پاؤں دباؤ' اور اس ذات اقدس پر کثرت سے صلوۃ و سلام پڑھتے رہو! اور پکارو! یاایھاالمزمل یا یاایھاالمدثر! آپ کو آپ کا رب اپنے ہاں بلا رہا ہے۔ وہ اپنی طرف سے خصوصی عطیات سے نوازنے والا ہے اور آپ سے ہر قسم کے حجاب اٹھانے والا' ہجرو فراق کی دوریاں اختتام کو پہنچیں' وصل وصال کا حصول ممکن ہوا انوروتجلیات نے احاطہ فرمالیا! ملامت کرنے والوں کے منہ پر مہر سکوت جم گئی' نصرت کے لشکر صف بستہ ہوئے۔

چنانچہ رب جلیل کے ارشاد سے جبرائیل علیہ السلام براق لئے حاضر ہوئے' براق ناز کرنے لگا! جبرائیل نے ادبا" عصاء دکھایا! ادب کا حکم سنایا' جب آپ سوار ہونے لگے تو جبرائیل نے رکاب پکڑی' میکائیل نے لگام اور پھر براق ملکوت کی حدودوقیود کو روندتا ہوا سراپردہ حیرت تک جاپہنچا!

پھر انواروتجلیات کے حجابات کو کراس کرتا ہوا۔ عرش تک جاپہنچا' عرش آپ کی دائیں جانب کرسی بائیں طرف اور لوح و قلم آپ کی پشت کی جانب! آپ ایسے مقام تک جاپہنچے جہاں تک کسی کی بھی رسائی نہیں ہوئی اور ایسے محل قربت میں داخل ہوئے کہ سوائے آپ کے کسی کو بھی ایسا قرب نصیب نہیں ہوسکا!

پھر آواز آئی یا خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم آگے بڑھیئے' آپ عرض گزار ہوئے یارب العلمین میں حاضر! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورفعنالک ذکرک اورہم آپ کیلیئے آپ ہی کا ذکر ہمیشہ قائم رکھیں گے اور جو ایماندار آپ کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کرے گا میں اس پررحمت نازل کرتا رہوں گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ الم نشرح لک صدرک کا مفہوم یوں رقم فرماتے ہیں ہم نے آپ کے قلب اطہر کو ایمان' نبوت' حکمت اور جملہ علوم غیبیہ کے لئے کشادہ فرمادیا! ووضعنا عنک وزرک اور ہم نے آپ کو شافع مطلق بناکر گناہگاران امت کی خطاؤں اور گناہوں کا بوجھ اپ کے دل نازک سے اتار دیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو مزید فضائل و کمالات مرحمت فرمائے اور جو جزا کسی بھی نبی کو اس کی امت کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہو اس سے بھی اعلیٰ و افضل جزا ہماری جانب سے آپ کو عنایت فرمائے' آپ کی دوامی نبوت و رسالت کی طرح آپ ہمیشہ پر صلوۃ و سلام نازل فرماتا رہے۔

حضرت امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ "زہرالریاض" میں بیان کرتے ہیں' جب حضرت جبرائیل امین کو جنت سے آپ کے لئے براق لانے کاارشاد ہوا تو وہ جنت میں گئے' چالیس ہزار براق آراستہ پیراستہ تیار دیکھے جنکی پیشانیوں پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ' نقش تھا ان سے الگ تھلگ ایک براق کو زاروقطار روتے پایا' نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سبب دریافت فرمایا! براق نے کہا

میں چالیس ہزار سال سے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن رکھا ہے اور آپ کی زیارت کے اشتیاق کے باعث مجھے کھانا پینا یاد ہی نہیں رہا بس یوں سمجھئے شب و روز آپ کے ذکرو فکر سے ہی لو لگا رکھی ہے۔ آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے۔

و ذکرک سیدی اکلی و شربی
و وجھک ان رایت شفاء دائی

میرے محبوب تیرا ذکر میرا کھانا پینا ہے اور تیری زیارت میرے دکھوں کا مداوا ہے!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اپنے ساتھ لیا' وہ گدھے سے بڑا اور خچر سے قدرے چھوٹا' چہرہ انسان سا' دونوں آنکھیں نہایت خوبصورت اور سیاہ' نرم و نازک کان' رنگت طاؤسی' زہرہ کی مانند پیشانی یاقوتی بدن سرمشک خالص کا' گردن عنبری' شانے اور دونوں کانوں کے درمیان سنہری لگام' جواہر کا تاج خالص ریشمی پلان' جہاں تک اس کی نظر جاتی وہی اس کا قدم پڑتا۔

حضرت جبرائیل نے اسے مزید سجایا' یاقوت احمر کا زین سیٹ کیا' زبرجد کی لگا ڈالی! روض الافکار میں ہے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے حرم مکہ میں اترے' آپ جہاں آرام فرما تھے وہاں پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا' آواز دی آرام و استراحت فرمانے والے' بیداری کی طرف رجوع فرمایئے۔

اے ابی طالب کے یتیم آپ کے مقاصد و مطالب کی تکمیل کا وقت آپہنچا! یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج کی شب آپ کی شب ہے' آج کی دولت صرف تیری ہے آپ آفتاب معارف اور بدر لطائف ہیں' روز محشر ہر پریشان کے ملجاء و ماویٰ ہیں۔

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

آپ کے لئے لامکان آراستہ کیا گیا ہے جام محبت آپ ہی کے وصل سے متعلق ہے ساغر منقش آپ کا منتظر ہے' بیدار ہو جایئے آپ ہی کیلئے دسترخوان قدرت بچھے ہوئے ہیں آپ کی بیتابی کے دن گنے جاچکے ہیں' خالق کل سے ملاقات ہوا چاہتی ہے!

سید کائنات نے جبرائیل علیہ کے جملہ کلمات کو سماعت فرمایا اور دریافت کیا! جبرائیل! کیا رحمت کی بشارت لائے ہو یا زحمت کی؟

جبرائیل بولے! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے' اور اپنی خصوصی بارگاہ سے ان اسرار و رموز کو ودیعت فرمانا چاہتا ہے جو آپ اور آپ کے رب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے درمیان طے شدہ ہیں' آپ نے فرمایا! جبرائیل! میرے کریم نے مجھے طلب فرمایا ہے' ذرا یہ تو بتایئے وہ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمانے والا ہے؟ جبرائیل عرض گزار ہوئے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے صدقے آپ کے اسلاف و اخلاف کو بخشش سے نوازے آپ نے فرمایا' یہ تو میرے لئے ہوا' میری امت کیلئے کیا ہوگا؟ وہ بولے ولسوف یعطیک ربک فترضٰی یقیناً آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمادے گا کہ آپ اپنی رضا کا اعلان فرمادیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

آپ نے فرمایا جبرائیل' ٹھہرو' میں وضو بنالوں! وہ عرض گزار ہوئے سرکار! بندہ آپ کے لئے سبیل کوثر کا پانی' یاقوت احمر کی ٹرے' سبز سندس کا لباس اور نور کی دستار لایا ہے! جس پر چار سطریں یوں مرقوم ہیں۔ (1) محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (2) محمد نبی اللہ (3) محمد حبیب اللہ (4) محمد خلیل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جنت سے اسے رضوان جنت لائے ہیں' ان کے ساتھ چالیس ہزار فرشتے بھی خدمت کے لئے حاضر ہیں جو زمین و آسمانوں کی پیدائش سے قبل بھی آپ کی ذات اقدس پر صلوۃ و سلام میں مصروف رہتے ہیں' امشب اس عدیم المثال لباس کو زیارت سے مشرف فرمایئے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرما چکے تو حکم ہوا وضو کے پانی کو میکائیل کو دیتے ہوئے کہئے اسے عزرائیل اور اسرافیل کے ذریعے رضوان جنت کو پہنچا دو اور وہ اسے جنت الفردوس کی حوروں کو بطور تبرک دیں تاکہ حوران بہشتی اپنے چہروں کا غازہ بنالیں' جب حوروں نے وضو کے پانی کو اپنے چہروں پر لگایا ان کے حسن و جمال میں ناقابل بیان حد تک اضافہ ہوگیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الغرض حضرت جبرائیل علیہ السلام نے صفا کی جانب سے آپ کی خدمت میں براق پیش کرنا چاہا تو براق نے ذرا تیزی دکھائی، اس وقت صفا پر ایک مرد کی صورت میں بت بنا ہوا تھا آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا بھلا اس بدبخت، شقی کی کون عبادت کرے گا!

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کو تنبیہہ کی اور کہا تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تیری پشت پر آج کون سوار ہوا چاہتا ہے مجھے اس ذات اقدس کی قسم ان سے افضل کوئی جہان میں ہی نہیں۔ براق قدرے شرمندہ ہوا اور پوچھنے لگا کیا یہی عربی نبی ہیں کیا یہی صاحب حوض کوثر ہیں کیا حسن و جمال کی تخلیق کا بھی یہی باعث ہیں کیا یہی شافع محشر ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں تو براق نے اپنی پیٹھ جھکا دی اور عرض گزار ہوا! حضور مجھے اپنے وجود مسعود سے مشرف فرمایئے، ہاں میری ایک گزارش بھی ہے اپنے کرم سے منظور کیجئے! وہ یہ کہ روز حشر بھی مجھے خدمت کا موقع فراہم کریں امید کرتا ہوں کہ فراموش نہیں فرمائیں گے!

جب آپ براق پر سوار ہونے لگے تو آپ کی آنکھیں نمناک ہوگئیں، جبرائیل نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا! حضور یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ کی چشمان مبارک پر آنسوؤں کی جھڑی کیوں لگ رہی ہے؟ فرمایا! مجھے اس وقت امت یاد آرہی ہے، جبرائیل یہ تو بتایئے قیامت کے دن میری امت کو سواریاں میسر ہوں گی، جبرائیل عرض گزار ہوئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے یوم نحشر المومنین الیٰ الرحمٰن وفدا۔ ایمانداروں کو اس دن ہم رحمٰن کی خدمت میں حاضری کیلئے سواریاں مہیا کریں گے!

یہ سنتے ہی رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطمئن ہوئے، جبرائیل امین سے سرکار فرمانے لگے! یہ کتنی عجیب بات ہے ضعیف سا حیوان محبت اور اس کے اسرار کو اٹھانے کیلئے آمادہ ہے جس کے اٹھانے سے زمین اور پہاڑ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عاجز آئے' نیز اے جبرائیل ! براق مسافت طے کرتی ہوئی راستہ اپنے سوار سے دریافت کرتی جارہی ہے۔

ارشاد ہوا جہات' حوادث کے محل ہیں اور میرا حبیب جہات سے مبرا' میرے پاس چل کر آنے سے رسائی ممکن نہیں لہٰذا جو میری حقیقت سے شناسا ہے وہ جانتا ہے قاب قوسین او ادنیٰ سے میرے محبوب ہمیشہ باریاب ہیں اور قرب سے ہردم سرفراز ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں' میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا میں آپ کے خادم بننے کی سعادت چاہتاہوں آپ کے پاس سواری اس لئے لایا ہوں کہ بادشاہوں اور اہل سلوک کے رسم و رواج کو ملحوظ رکھا جائے' تاکہ اعزاز و اکرام کے موافق معاملہ طے ہو۔

جب آپ سوار ہونے لگے جبرائیل نے براق کی لگام تھامی' میکائیل نے رکاب پکڑی اسرافیل لباس کے کناروں کو مس کرنے لگا! براق جبال مکہ مکرمہ کی بلندیوں سے پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ آپ مدینہ طیبہ جاپہنچے وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا جبرائیل نے عندیہ ظاہر کیا آپ نے فرمایا یہ کونسی جگہ ہے؟ بتایا گیا' یہ آپ کا مقام ہجرت ہے پھر محو پرواز ہوئے اور اچانک ایک مقام پر رکے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کی' عرض کیا گیا آپ جانتے ہی ہیں یہ وادی ایمن طور سینا ہے اسی مقام پر حضرت رب العزت جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی سے مشرف فرمایا تھا پھر بیت اللحم پہنچے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت ہے وہاں بھی آپ نے نماز ادا فرمائی' پھر روانہ ہوئے ہی تھی کہ آواز آئی! یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ذرا ٹھہریئے' میں نے اس آواز پر کان نہ دھرے اور چلتا رہا پھر بائیں جانب سے آواز سنائی دی' میں نے توجہ نہ فرمائی' پھر ایک آراستہ پیراستہ عورت سامنے آئی اس نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھی بات کرنے کی گزارش کی میں نے نظرانداز کیا اور چلتا رہا۔

جبرائیل علیہ اسلام سے وضاحت طلب کی!

تو کہنے لگے پہلی آواز یہودیوں کے داعی کی تھی' اگر آپ اس کی آواز پر رک جاتے تو آپ کی امت یہودیت کی طرف مائل ہوتی' دوسری آواز عیسائیوں کے مبلغ کی تھی اگر آپ متوجہ ہوتے تو آپ کی امت عیسائیت کی طرف راغب ہوجاتی اور وہ جو آراستہ پیراستہ عورت سامنے آئی وہ دنیا تھی' اگر آپ اس کی طرف نظر اٹھاتے تو آپ کی امت' عقبیٰ کے بجائے دنیا کی محبت میں مبتلا ہوجاتی۔

لطیفہ:۔ زاہد کون؟: ایک عارف دنیا سے بے رغبتی کی تلقین کررہاتھا کہ اسے کسی شخص نے کہا ہمیں دنیا سے کنارہ کشی کا سبق دیتا ہے اور تیرا لباس نہایت قیمتی اور سواری بہت اعلیٰ ہے یہاں تک کہ تمہارا لباس پانچ سو دینار سے بھی زائد قیمت ہے! عارف نے جواباً کہا دنیا کو اپنے ظاہر پر چھوڑ اسے اپنے باطن میں جگہ نہ دے اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال و نعمت سے نوازا ہے تو بطور شکرانہ اس کا ظہور بھی ہونا چاہئے کیونکہ دنیوی مال و متاع کا مالک ہونے کے باوجود! اگر دل میں اس کی محبت نہیں تو تم زاہد ہو اور اگر دنیا کے مال سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں اور پھر خواہش رکھتا ہے کہ میرے پاس مال و دولت ہوتو وہ شخص قابل مذمت ہے۔

نیز متاع دنیا کا مالک ہونے کے ساتھ وہ بخیلی کرتا ہے تو وہ دنیا کو محبوب جانتا ہے کیونکہ محبوب کا دل سے نکالنا نہایت دشوار گزار ہوتا ہے اور اگر صاحب سخاوت ہے تو اس کا راہ خدا میں خرچ کرنا اس چیز پر دلالت کرتا ہے کہ اسے دین سے محبت ہے اس لئے وہ اپنے مالک و خالق کو راضی رکھنے کیلئے سب کچھ نثار کرنے پر تیار رہتا ہے!

اگر کہا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زہد و ورع میں تمام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مخلوق سے آگے تھے تو. آپ نے یہ کیسے فرمایا' تمہاری دنیا سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں' خوشبو' عورت اور نماز تو میری آنکھوں کا سکون ہے!

جواباً کہا گیا ہے کہ یہ تین چیزیں صورتاً" دنیا ہیں لیکن حقیقتاً دنیا نہیں! کیونکہ ایسی دنیا مذموم ہے جو کفایت سے زائد ہو۔ وہ اشیاء جو لوازمات میں شامل ہیں وہ حقیقت میں دنیا نہیں یعنی مکان' خادم' بیوی' غلہ و غیرہ کا ہونا انسانی حیات کے لئے از بس ضروری ہے لہٰذا یہ مذموم نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریعت مقرر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ تینوں چیزیں محبوب بنا دیں اور منشائے خداوندی کے مطابق اعلان محبت فرمایا تاکہ قیامت تک آپ کی اتباع میں شریعت کی ملحوظ رکھا جائے' اس لئے کہ خوشبو سے محبت' عقل میں اضافہ کا باعث ہے اور جس قدر عقل ہوتی ہے دین اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے۔ عورت' پارسائی' اور نسل انسانی کی بقاء کا سبب ہے عیال کی کثرت بندگان خدا کی کثرت پر دلالت کرتی ہے اور بندگان خدا کی کثرت عبادت کی کثرت پر دال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے نکاح نہ کیا ہو حتیٰ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام انہوں نے نکاح تو کیا مگر اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا مجھے عورتوں سے کوئی رغبت نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں کلمہ حصور آپ کیلئے موجود ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیا ہے کہ جب آپ آسمان سے دنیا پر تشریف لائیں گے تو نکاح بھی فرمائیں گے۔

بعض نے فرمایا خوشبو سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلب مبارک مراد ہے کیونکہ آپ سوختہ آتش عشق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یمن کی طرف سے مجھے رحمٰن کی خوشبو آتی ہے آپ کا مزار اقدس کوفہ میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کا وصال ہوا باب زہد میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تفصیل گزر چکی ہے دنیا کی بے ثباتی کے سلسلہ میں حضرت شیخ عارف باللہ سید جلیل القدر تقی الدین حصنی اپنی تصنیف تنبیہہ السالک میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

ایا فرقة الاحباب لابدلی منک
ویادار دنیا اننی راحل عنک
ویاقصرالایام مالی و للمنیٰ
ویاسکرات الموت مالی وللضحک
ومالی لاابکی لنفسی بعبرة
اذاکنت لاابکی لنفسی فمن یبکی

مفہوم: ایک نہ ایک دن دوستوں سے جدائی لازمی ہے اور اس دار دنیا سے کوچ بھی ضروری ہے دنوں کا ختم ہونا جب لازمی ٹھہرا تو بھلا میں کہاں اور پھر میری آرزوئیں کہاں ! جب موت یقینی ہے تو پھر ہنسی کہاں اور ہنسی کہاں' ہاں افسوس ! میں کتنا غافل ہوچکا ہوں کہ اپنی جان پر ایک آنسو بھی نہیں بہا پاتا اور جب اپنی کوتاہیوں پر از خود میں ہی نہ رووں تو اور کون روئے گا!!؟

حضرت خواص رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زہد تین حروف سے مرکب ہے ز سے ترک زینت ہا سے ترک ہوا اور دال سے ترک دنیا' بعض نے فرمایا زہد عاجزی و انکساری کے بغیر ایسے ہے جیسے بے پھل درخت! عبادت بلاعلم ایسے ہے جیسے ہاتھ میں تیر' کمان اور ستاروں کو نشانہ بنانا:-

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر میں نے عمدہ لباس زیب تن کئے اور خوشبو لگائے ایک جوان دیکھا جس نے میری پیشانی کو چوما اور تھوڑی سی دیر مجھ سے غائب رہا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون تھا؟

انہوں نے بشارت دی' یہ آپ کی امت کا ایمان تھا جس میں اشارہ تھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہ آپ کی امت ایمان و ایقان سے زندہ رہے گی' ایمان پر خاتمہ اور ایمان کی دولت دامن میں لئے زندہ ہوگی پھر امن و سلامتی کے ساتھ داخل جنت ہوگی!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے پانی' دودھ اور شراب کا! میں نے دودھ کا پیالہ لیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے آپ نے فطرت پر قبضہ کرلیا اگر آپ پانی استعمال کرتے تو امت غرق ہوجاتی اگر شراب کا پیالہ اٹھاتے تو امت بے عقل ہوجاتی آپ نے تھوڑا سا دودھ نوش فرمایا اگر پورا پیالہ استعمال فرمالیتے تو آپ کا کوئی امتی دوزخ میں نہ جاتا میں نے کہا پھر لاؤ! جبرائیل عرض گزار ہوا' اب وقت نہیں! جو ہونا تھا ہوچکا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرے پاس سفید' سبز' زرد اور سیاہ رنگ کے لباس لائے گئے' میں سفید لباس پسند کیا' جبرائیل عرض گزار ہوئے سفید لباس اہل اسلام کا ہے جبکہ زرد اہل کتاب کا' اس انتخاب کے سبب آپ کی امت یہودیت و عیسائیت سے محفوظ ہوگئی' سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے اور آپ کی امت کو دوزخ سے کیا نسبت۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ نہایت پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے۔

حضرت ابن بطال رحمہ اللہ تعالیٰ شرح بخاری میں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً سفید لباس زیب تن فرمایاتے کرتے اور اس کے استعمال کی رغبت دلاتے ہوئے فرماتے یہ ان فرشتوں کا لباس ہے جنہوں نے غزوہ احد وغیرہ میں ہماری نصرت فرمائی۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نبی کریم فرماتے ہیں شب معراج جب میں مسجد اقصیٰ پہنچا تو دروازہ مسجد پر مجھے تین شخص ملے ایک کے ہاتھ دودھ کا پیالہ' ایک کے پاس پانی اور ایک کے ہاں شراب کا برتن تھا مجھے پینے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیلئے دیئے گئے میں نے دودھ نوش فرمایا اس پر مجھے بشارت دی گئی کہ آپ کی امت ہدایت یافتہ ہوگی۔ عقائق میں مذکور ہے کہ میرے پاس، ایک بوڑھا، ایک ادھیڑ عمر اور ایک نوجوان لایا گیا اور ارشاد ہوا ان میں سے کوئی پسند کریں میں نے نوجوان کو اختیار کیا، حضرت جبرائیل عرض گزار ہوئے آپ نے عافیت اختیار فرمائی بوڑھا دولت اور ادھیڑ عمر بخت ہے اور یہ دونوں تغیر سے خالی نہیں۔!!!

جذامی کی ناعاقبت اندیشی: حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جو جذام ایسی مرض میں مبتلا تھی آپ نے اس پر تاسف کا اظہار فرمایا تو آپ کو آگاہ کیا گیا کہ یہ ایسے لوگوں کی اولاد ہے جنہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کی تھی اگر وہ ان کلمات کا وظیفہ کرلیتے تو اس موذی مرض میں مبتلا نہ ہوتے۔ سبحان اللّٰہ وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم بعداز نماز فجر ان کلمات کا تین بار پڑھنا اپنا معمول بنالو تو نابینائی، جذام اور فالج سے عافیت میں رہو گے۔ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو پڑھنا اپنا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اسے جو مانگے گا عطا فرمائے گا۔ اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادہ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزید فرماتے ہیں حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل کا وظیفہ ہر خوف سے بے نیاز کردیتا ہے۔ (امام غزالی علیہ الرحمتہ)

آٹومیٹک فصل: حضرت علائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج ہمارا ایک ایسی قوم پر گزار ہوا جو یومیہ فصل بوتے ہیں اسی روز وہ فصل پک کر تیار ہوجاتی ہے اور وہ لوگ فوراً کاٹ لیتے ہیں جبرائیل نے آپ کے ارشاد پر عرض کیا یہ وہ ایماندار ہیں جو جہاد میں مصروف رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ راہ خدا میں مجاہدین کی نیکیاں سات سو گنا بڑھ جاتی ہیں۔

نیز فرمایا ہمارا ایک اور قومپر گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے تھے اور پھر اپنی اصلی حالت پر نمودار ہوجاتے' آپ کے فرمان پر جبرائیل عرض گزار ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جن پر نماز گراں گزرتی ہے' اسی لئے یہ ایسی سزا میں مبتلا ہیں۔

آپ فرماتے ہیں پھر ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے آگے پیچھے پیوند لگے ہوئے ہیں اور زقوم ان کی خوراک ہے دریافت کرنے پر جبرائیل عرض گزار ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ ادا نہیں کیا کرتے۔

حضرت مجاہد اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ضریع ایک کانٹے دار گھاس ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے اسے اونٹ بڑے ذوق سے کھاتے ہیں موسم بہار میں اسکو شبرق اور گرما میں ضریع کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا ضریع ایلوے سے زیادہ کڑوی' مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

طیب اور خبیث: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہمارا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے سامنے حلال و طیب اور حرام و خبیث گوشت پڑا ہوا ہے وہ پاکیزہ عمدہ اور حلال کو چھوڑ کر حرام اور خبیث کی طرف لپکتے ہیں۔

میرے معلوم کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منکوحہ بیویوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے منہ کالا کرتے ہیں یہ زانی ہیں جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حرام کاری میں مبتلا ہیں۔

حضرت شیخ تقی الدین حصنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنبیہہ السالک میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے۔

حضرت ابو سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا محصنہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہونا اللہ تعالیٰ کے نزد ستر کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ جو محصنہ سے زنا کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی قیامت لعنت جاری رہے گی تفصیل باب التقویٰ میں مذکور ہے۔

نیز فرمایا پھر ہمارا ایسی قوم پر گزر ہوا جن کی زبانیں قینچیوں سے کاٹی جارہی ہیں جب زبانیں کٹ جاتی ہیں تو پھر اپنی اصل حالت پر بن جاتی ہیں اور پھر کاٹ دی جاتی ہیں' دریافت کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ خطیب دواعظ ہیں جو لوگوں کو تو پندونصائح کرتے ہیں لیکن خود عمل سے عاری ہیں۔

پتھر سے بیل: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج ہمارا ایک چھوٹے سے پتھر پر گزر ہوا جس سے ایک بیل برآمد ہوتا ہے اور جس سوراخ سے نکلتا ہے پھر اسی میں داخل ہونے کی ناکام کوشش کرتا ہے مگر داخل نہیں ہوپاتا۔

دریافت کرنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ شخص ہیں جو غلط باتیں کہتے ہیں اور پھر نادم ہوکر لوٹانا چاہتے ہیں مگر بے بس ہوجاتے ہیں۔

پھر کچھ عورتیں دیکھیں جو اپنی پلکوں سے لٹک رہیں ہیں' پوچھنے پر بتایا گیا ہے یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کے بجائے دوسروں کے بچوں کو دودھ پلادیتی تھیں۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ وسلم سے کسی صحابی نے عرض کیا میں کس سے زیادہ عمدہ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے والدین کے ساتھ' عرض کیا والدین وصال کر چکے ہیں فرمایا اپنی اولاد سے حسن سلوک کو لازم پکڑو! اولاد کے حقوق پورے کرنے والدین پر ضروری ہیں۔

رضائے خدا' رضائے والدین: محسن اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی والدین کی رضا و خوشنودی سے معلق ہے جس نے اپنے والدین کو راضی کیا گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور جس نے والدین کو ناراض کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنا اور وہ مستحق عذاب ہوا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ والدین کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے والے جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے پڑوسی ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین سے حسن سلوک' نماز' روزہ' حج و عمرہ' نفلی عبادات اور جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والدین کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے والے سے کہا جائے گا تو جو عمل کرنا چاہتا ہے کرلے میں تیری مغفرت کروں گا' اور والدین کے نافرمان کو کہا جائے گا تو جو چاہئے نیک عمل کر' تیرے تمام عمل اکارت جائیں گے اور میں تیری مغفرت نہیں کروں گا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت ایک صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا میں جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ ہے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تم اپنی والدہ کی خدمت میں رہو' یہی جہاں ہے کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔!

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ کسی صحابی نے جہاد میں شمولیت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے والدین موجود ہیں عرض کیا ہاں یارسول

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا انہی کی خدمت انجام دو جنت تو ان کے قدموں میں ہے یعنی ان کی خدمت سے جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔

ایک شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے والد کے بارے کچھ باتیں کیں کہ یہ میرا مال لینا چاہتا ہے۔ یہ کمزور اور میں قوی تھا۔ یہ محتاج اور میں غنی تھا میں نے اپنی ملکیت میں اسے کبھی منع نہ کیا آج بس کمزور ہوں یہ قوی ہے میں محتاج ہوں یہ غنی ہے اور اب یہ مجھے مال وغیرہ دینے میں اعراض کرتا ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمان مبارکہ نمناک ہوگئیں اور فرمایا تیری اس حالت کو جو کوئی پتھر یا ڈھیلا بھی سن پائے تو رونے لگے پھر آپ نے لڑکے سے فرمایا تو اور تیرا مال سبھی تیرے باپ کا ہے۔ انت وما لک لابیک۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فصل

حقوق الوالدین

مسئلہ: والد صاحب کو اپنی اولاد کا مال شرعی طریقہ سے کھانا جائز ہے بصورت دیگر حرام! البتہ اگر اس نے بیٹے کا مال شرعی طریقہ کے علاوہ اٹھا لیا تو بیٹا اپنے باپ کے خلاف مقدمہ نہیں کرسکتا!

حنابلہ کے نزدیک بیٹے کا باپ کے خلاف دعویٰ دائر کرنا حق ابوت کے باعث غیر مسموع ہوگا۔

والدین کے لئے دعا کرنے سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ ابراہیم کی تفسیر میں فرماتے ہیں جو شخص کافر والدین کے حق میں دعا کرے وہ ان کے بجائے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے حق سے ہوجاتی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کافر کیلئے دعائے مغفرت حرام ہے۔!

حضرت علائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں اگر کہا جائے والدین نے حصول لذت کی نیت کی پھر بچہ پیدا ہو کر دنیا کے مصائب و آلام میں پھنس گیا تو بچہ پر والدین کا کیا احسان ہوا؟

کسی نے سکندر ذوالقرنین سے کہا تیرے استاد کا تجھ پر احسان ہے یا تیرے والدین کا؟ اس نے کہا میرے استاد صاحب کا مجھ پر احسان عظیم ہے جبکہ والدین نے تو مجھے عالم فساد اور دنیوی آفت میں لا ڈالا انہوں نے لذت کا قصد کیا اس پر جواباً" کہتے ہیں اہل عقل کی کیفیت کے اعتبار سے یہ بات غیر مناسب ہے کیونکہ عقلمند محض حصول لذت کی نیت نہیں کرتا اگرچہ لذت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے وہ بہرہ مند ہوتا بھی ہو البتہ اس کی غرض بچہ کی پیدائش میں یہ ہوتی ہے کہ میری اولاد اللہ تعالیٰ کی توحید کی قائل ہو۔ اسی طرح عام آدمی اگرچہ ابتدأ حصول لذت کی طرف راغب ہوتا ہے مگر جب اولاد ہوجاتی ہے تو اس کے ساتھ بھلائی اور بہتری کی کوشش میں مصروف رہتا ہے وجود میں آنے وقت سے بلوغت تک وہ ہر قسم کی آفتوں اور مصیبتوں کو اس سے دور رکھنے کی سعی میں رہتا ہے! اس طرح وہ بھی سلوک و احسان کے مستحق ہوتے ہیں اور تمام شکوک و شبہات از خود رفع ہوجاتے ہیں۔

تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ اساتذہ علم' روحانی باپ ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے درمیان ان کا واسطہ وسیلہ ہیں تلامذہ کو اپنے اساتذہ کے حق میں اپنے والدین کی طرح دعا اور ان کے اوصاف و کمالات بیان کرنے کا حکم ہے۔

اوقات لذات: مامون الرشید نے ایک دن اپنی لونڈی سے سوال کیا ایک ساعت کی لذت کیا؟ ایک دن کی لذت' تین دن کی لذت' ایک ماہ لذت' سال کی لذت اور تمام عمر کی لذت کیا کیا ہے؟

لونڈی نے جواب دیا! جماع ایک ساعت کی لذت ہے' شراب ایک دن کی لذت --- تین دن کی' دلہن ایک ماہ کی لذت' بیٹا' ایک سال کی لذت' بھائیوں ملاقات زندگی بھر کی لذت سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہنا ہمیشہ کی لذت سے شاد کام ہونا ہے' حضرت امام غزالی (کتاب النصیحہ)

ایصال ثواب: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو پڑھ کر اپنے والدماجد کی روح کو ایصال کرتا ہے گویا کہ اس نے اپنے والد کے تمام شرعی حقوق ادا کردیئے۔ الحمدللّٰہ رب العلمین' رب السموت و رب الارض رب العلمین' ولہ الکبریاء فی السموت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والارض وھوالعزیزالحکیم، الحمدللّٰہ الملک رب السموت ورب الارض رب العلمین ولہ النورفی السموت والارض وھو العزیزالحکیم۔ (تحفۃ الجلیب)

غیروں کے لئے عورت کا بناؤ سنگھار: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے پایا، میں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا شب معراج میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو سخت عذاب میں گرفتار دیکھا، ان میں سے کچھ تو اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی تھیں جن کے منہ میں تارکول (لک) کے قطرے ٹپکائے جارہے تھے، یہ وہ عورتیں تھیں جو بلاوجہ اپنا دودھ دوسروں کے بچوں کو پلادیا کرتی تھیں۔

بعض کو دیکھا جو اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی ہیں اور ان کے نیچے آگ جل رہی ہے اور ان کے بدن پگل رہے ہیں فرمایا یہ وہ عورتیں تھیں جو اپنے خاوند کے علاوہ دوسروں کیلیے بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔

نیز فرمایا جو عورت اپنے خاوند کے علاوہ دوسروں کیلئے سرمہ وغیرہ لگائے گی اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و خوار کرے گا اور اس کی قبر کو دوزخ کا گڑھا بنا دے گا۔

باپ کی مغفرت: بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب سفر پر جانے لگے تو اپنی بیوی سے کہا تو اسی منزل پر ہی رہنا، نیچے ہرگز نہ جانا جب کہ پہلی منزل پر اس کا باپ رہتا تھا وہ بیمار ہوا خاتون نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چھت سے نیچے اتر کر اپنے باپ کی عیادت کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر، وہ نیچے نہ آئی یہاں تک کہ اس کا باپ فوت ہوگیا پھر اس نے کفن، دفن میں شرکت کی اجازت مانگی، آپ نے فرمایا اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر، وہ اپنے خاوند کے حکم پر عمل پیرا ہوئی تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے اسے بشارت دی' اللہ تعالیٰ نے تیرے اس عمل کے باعث تیرے باپ کو مغفرت و بخشش سے نوازا ہے۔

پر کشش آواز اور روح پرور خوشبو: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر ہمارا ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جہاں سے نہایت پر کشش آواز کے ساتھ ساتھ روح پر خوشبو آ رہی تھی' دریافت کرنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ جنت کی آواز اور خوشبو ہے جنت اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہے الٰہی جو مجھے عطا فرمانے کا وعدہ کیا گیا وہ عطا فرمایئے۔

محلات' ریشم' سونا' چاندی' موتی' جواہرات' ہیرے' مونگے' چھلکتے ہوئے جام شہد و دودھ اور شرابا" طہورا کی نہریں' جوش زن ہیں ان بے شمار نعمتوں سے بے شک میں مالا مال ہوں' لیکن مجھے وہ کچھ عطا فرمایئے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

ارشاد ہوا' مسلمان' مرد' عورتیں' ایماندار مرد اور عورتیں تجھے عطا کئے' میں واحد یکتا ہوں' میرے سوا کوئی معبود نہیں' میں اپنے وعدے کا سچا ہوں' جنت عرض گزار ہوئی' الٰہی میں راضی ہوں' (جب تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی آ گئے ہیں تو میری مراد بر آئی' میں راضی ہوں میرے خدا میں راضی ہوں۔)

جہنم کی پکار: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر چلتے چلتے اچانک نہایت بھیانک سی آواز سنائی دی' میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا یہ بھیانک سی آواز کہاں سے آ رہی ہے؟ وہ بولے یہ جہنم کی پکار ہے وہ کہہ رہی ہے الٰہی! تو نے مجھے زنجیروں اور طوقوں سے بھر رکھا ہے' گرمی اور آتش کی کثرت سے نوازا ہے اب میرے ساتھ جو وعدہ ہو چکا ہے پورا کر! ارشاد ہوا۔

تیری خواہش کے مطابق ہم نے تجھے مشرکین و مشرکات' (منافقین و کفار اور گستاخان انبیاء) عطا کئے' دوزخ سے آواز آئی الٰہی! میں سیر ہو گئی میرا مقصد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بر آیا میں تیری رضا پر راضی ہوں!

بوجھ پر بوجھ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرا ایک ایسے شخص پر گزر ہوا جو لکڑیوں کا بہت بھاری گٹھا باندھے ہوئے ہے جو اس سے اٹھایا نہیں جاسکتا مگر گٹھے میں اور لکڑیاں ڈالے جارہا ہے!

میرے دریافت کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے بتایا یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کی امانتیں ادا نہیں کرسکتا مگر مزید حاصل کرتا رہتا ہے! یعنی یہ خائن ہے جو بوجھ تلے دبے جارہے ہے۔

راہزن: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایک قوم پر گزر ہوا جسے چیرا پھاڑا جارہاہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ وہ لوگ ہیں جو مسافروں پر حملہ آور ہوکر ان کا مال و متاع چھین لیتے تھے راہزنی کرتے ہوئے ان کے دل نرم نہیں ہوتے تھے اب اپنے کیے کی سزا بھگت رہے ہیں۔

بیت المقدس، مسجد اقصیٰ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب ہم بیت المقدس پہنچے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق باندھا پھر ہم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے مجھے ایک بلند مقام ملا، جو فرشتوں سے بھرا ہوا تھا، پھر میں نے انبیاء علیہم السلام کو صف بستہ دیکھا جو اپنی شان و عظمت سے عجب سج دھج میں دکھائی دے رہے تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے قریش مکہ تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں لیکن یہود و نصاریٰ کا گمان ہے خدا کا بیٹا بھی ہے اب ان رسولوں سے دریافت کیجئے کیا خدا کا کوئی شریک یا بیٹا ہے؟ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

آپ ان سے دریافت تو کیجئے جو ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور بھی معبود بنائے ہیں؟ جن کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عبادت کی جاتی ہو؟

تمام انبیاء رسل علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان فرمایا۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اقامت کہی' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔

بزم کونین ساری سنواری گئی عرش کی چھت زمیں پر صفیں بچھ گئیں
انبیاء آگئے' مرسلین آگئے' مقتدی آچکے تو امام آگیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انبیاء رسل اور ملائکہ کو نماز پڑھائی' حضرت امام نوی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ کونسی نماز تھی جو شب معراج آپ کی اقتداء میں انبیاء رسل نے ادا کی کیا نماز تھی یا دعا؟

وہ جواب فرماتے ہیں یہ انبیاء کرام کیلئے مقررہ مخصوصہ نماز تھی۔ (گویا کہ یہ انہی پر فرض تھی (تابش قصوری) جب نماز ادا فرما چکے تو انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی خدمت میں ہدیہ تحسین و تبریک پیش کرنے کیلئے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمانے لگے کیسا مقدس روح پرور نورانی اجتماع ہوگا! جہاں صرف انبیاء و رسول' ملائکہ اور امام الانبیاء و الملائکہ یا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر تھی۔

نوریوں کے اجتماع میں تھے مقرر نور کے
ہورہا تھا مسجد اقصیٰ میں جلسہ نور کا
معجزوں کی تھی شب معراج اک لمبی قطار
معجزے پر معجزہ تھا جانا آنا نور کا

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام اوالعزم رسولوں نے آپ کے مناقب و فضائل بیان کئے حمد باری تعالیٰ کے بعد آپ کی نعت میں رطب اللسان رہے۔

حضرت آدم علیہ السلام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں! الہ العلمین کا شکر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے جس نے مجھے اپنے یدِ قدرت سے بنایا' فرشتوں سے سجدہ کرایا' انبیاء و مرسلین کو میری اولاد سے زینت بخشی' اور آج مجھے اس اجتماع میں شرکت کا موقع مرحمت فرمایا۔

حضرت نوح علیہ السلام ارشاد فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے' جس نے میری دعا قبول فرمائی اور کشتی کے باعث مجھے اور مجھ پر ایمان لانے والوں کو محفوظ فرمایا اور نبوت کی عظمت سے نوازا نیز آج اس نورانی اجتماع میں شمولیت سے کا موقع فراہم کیا!

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام یوں خطاب فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ پر بے پایاں فضل فرمایا مجھے اپنا خلیل بنایا' ملک عظیم سے نوازا' اور خلعت رسالت کے ساتھ مجھے مخصوص فرمایا مجھ پر نار کو گلزار کیا اور میری دعا کو قبولیت کا جامہ پہنایا۔ (آج میں اسی دعا کو رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی نورانی صورت میں دیکھ رہا ہوں) جس کے باعث اس اجتماع میں شرکت پر مجھے ناز ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یوں گویا ہوے' حمد و صلوۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ہزارہا بار شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اپنے ساتھ ہمکلامی کے شرف سے نوازا' رسالت عطا فرمائی' تورات عنایت کی اور مجھے اپنی محبت سے بہرہ مند کیا' نیز آج اس اجتماع میں مجھے آنے کا موقع فراہم کیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام خطاب فرما ہوئے' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے زبور عنایت کی' لوہے کو میرے ہاتھ پر نرم فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ مصطفیٰ میں اپنا تعارف یوں کرایا' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے جن و انس' درند' پرند پر حکمرانی عطا فرمائی۔ ہر محکوم کی بولی سکھائی مجھے ایسا ملک عنایت کیا جو میرے بعد اس دنیا میں کسی کو نہ مل سکا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں مخاطب ہوئے۔ احکم الحاکمین کاشکر ہے جس نے مجھے تورات کا علم عطا کیا انجیل عنایت کی مادر زاد اندھوں اور کوڑھ میں مبتلا بیماروں کو میرے ہاتھوں شفا سے نوازا' مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔

بیان کرتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام بھی آپ سے اجازت لیکر عرض گزار ہوئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' یاحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیک وسلم۔

بے شک حسن زیادہ میرا ساری خلقت نالوں
نہیں زیادہ قیمت میری آقا تیری کالیاں زلفاں نالوں

آخر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ اس طرح مخاطب ہوئے۔

گرامی قدر انبیاء و مرسلین! آپ حضرات نے اپنے رب کی خوب حمدوثنا کی اور اس کی عطا فرمودہ نعمتوں پر بڑی عمدگی سے اظہار شکر فرمایا! میں بھی اپنے خالق و مالک کی عنائیات و انعامات کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آج اجتماعی طورپر آپ حضرات کی زیارت و ملاقات کا شرف عطا فرمایا' اسی ذات اقدس و اعلیٰ نے مجھے آپ حضرات پر فضیلت بخشی' مجھے رحمۃ للعلمین بنایا میری امت کو خیرالامم ٹھہرایا' رؤف رحیم ایسے اوصاف سے بہرہ مند کیا' سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آپ کے آپ خطاب کی توثیق فرماتے ہوئے کہا! یقیناً آپ کو سب پر فضیلت حاصل ہے' آج ہم آپ کو اس بلند مرتبہ پر فائز دیکھ کر قلب و روح میں سکون اور آنکھوں میں سرور محسوس کررہے ہیں۔

حمدوثنا اور آنکھیں: حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بکثرت حمدوثنا کرتے رہو کیونکہ دعا کی دو آنکھیں اور دوبازو ہیں جن سے وہ محل قبولیت تک پرواز کرتی ہے اور اپنے قائل کے لئے قیامت مغفرت و بخشش

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں مصروف رہے گی۔

دوسری سواری، بیت المقدس سے آسمان تک: حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں۔ انبیاء کرام کو ان کی شان کے مطابق مراتب و درجات سے نوازا گیا جیساکہ ذکر ہوا یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدگی میں ممتاز کیا، حضرت ادریس علیہ السلام کو مقام علیا سے نوازا، حضرت نوح علیہ السلام کو مستجاب الدعوات بنایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت وفا سے سرفراز کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کے زندہ کرنے میں شہرت عطا کی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دولت احمدیہ و رسالت محمدیہ کے تاج سے سجایا، کریمانہ اوصاف، طبیعت کی نرمی، لوگوں کی حاجت روائی و مشکل کشائی اور آپ کے اسماء، گرامی کی قدرومنزلت کو بیان فرمایا اور ایسی ایسی فضیلتیں عطا کیں جو کسی اور کو نہ مل سکیں اور ایسی ایسی تعریفیں بیان فرمائیں کہ آپ کے مثل کسی اور کے لائق ہی نہ کیں، آپ ہر صفت اور ہر کمال کے حامل قرار پائے۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا صاحب مقام علیٰ کو جو نہایت نہایت حسن و خوبی کے ساتھ مبعوث ہوئے، ہمارے پاس لایئے تاکہ دونوں جہانوں کے باشندوں پر قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام کا اعزاز بخشیں۔

خلعت پر خلعت: آپ مسجد حرام میں آرام فرما تھے، حضرت جبرائیل علیہ السلام ارشاد خداوندی کے مطابق آپ کو بیدار کرنے لگے حکم ہوا، نہایت نرمی اور لطیف کلام سے جگایئے اور رازونیاز کی باتیں کرنے کے لئے ہمارے ہاں لایئے۔ اگر دریافت کریں کون سے مقام پر جانا ہے تو کہہ دیجئے ایسے مقام پر جہاں وہم و گمان اور عقل و فہم کی بھی رسائی نہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سراقدس کے پاس بیٹھ گئے جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ بیدار ہوئے تو آپ کو سعادت عظمیٰ کے اعلیٰ مقامات و مراتب کیلئے لے جانے کی گزارش کی آپ کی خدمت میں براق پیش کیا گیا اور .فضلہ و کرمہ تعالیٰ آپ سفر معراج پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ مسجد اقصیٰ تک جا پہنچے۔

اثنائے سفر راستہ میں ان گنت عجائبات کامعائنہ کیا' انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ ہی کیلئے مسجد اقصیٰ میں جمع فرمایا آپ نے امامت فرمائی انہوں نے خیرمقدم کیا پہلے آسمان پر اوصاف جمیلہ سے آپ کی نعت پڑھی گئی آپ کو ایسی خلعت پہنائی گئی (فی الا میین رسولًا منهم یتلو علیهم آیاتہ) جس سے آپ کے بلند مراتب کی شہادت ملتی ہے دوسرے آسمان پر آپ کو جدید خلعت عطا ہوا جس کے باعث مرسلین پر آپ کو مزید شرف حاصل ہوگیا' اس پر نقش تھا' وما ارسلناک الا رحمته للعلمین۔ تیسرے آسمان پر ایسی خلعت پہنائی گئی جس سے آپ کو خیر کثیر عنایت ہوا اس پر درج تھا یا ایها النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشر اونذیرا۔ چوتھے آسمان پر بھی خلعت عطا ہوا جسے پہنا تو ملا ئکہ پر آپ کی وجاہت قائم ہوئی' اس پر لکھا تھا الحمدللّٰہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل له عوجا۔ پانچویں آسمان پر بھی ایک ایسی خلعت سے شاد کام ہوئے جس کے باعث رسولوں پر آپ کی فضیلت اور بڑھ گئی اس پر نقش تھا ان اللّٰہ و ملائکته یصلون علی النبی یاایها الذین آمنواصلواعلیه وسلمواتسلیما۔ چھٹے آسمان پر خلعت تکریم عطا ہوا اس پر یوں میناکاری کی گئی تھی لقدجاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ ساتویں آسمان پر ایسی خلعت عطا ہوئی کہ تمام ملا ئکہ اس کی خوبصورت اور مقناطیسی کشش سے حیران تھے اس سے آپ کے شرف کی ان کے دلوں پر دھاک بیٹھ گئی۔ اس پر مرقوم تھا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجدالحرام الیٰ المسجدالاقصیٰ اور اس سے آسمانوں کے ہر طرف نور پھیل گیا آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آگے بڑھے۔ جبرائیل علیہ السلام پیچھے ہٹے۔ پھر انوار تجلیات اس تیزی سے پھیلے کہ حجابات اٹھتے چلے گئے آپ نور کی وادی میں جا پہنچے وہاں خدائے جبار کی بے کیف آواز سنائی دی کہ آپ کو میں نے اپنا مقرب بنایا ہے پھر آواز آئی میں آپ کو اپنا انیس بنالیا ہے پھر ندا آئی السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ۔

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ کتاب الماجریات فی الاسئلہ والجوابات میں لکھتے ہیں جن شخصیات کو سیادت حاصل تھی۔ وہ بے حد آداب بجا لائے۔ ملاء اعلیٰ والے آپ کی عقل سلیم کو عظیم کہتے ہوئے سنائی دیئے اور جو لوگ صاحب فضل و کمال تھے انہوں نے آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کریم کو بڑھتا ہوا ہی دیکھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس ندا سے شاد کام کیا۔ یا ایھا المزمل قم الیل الا قلیلا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارگاہ الوہیت میں حاضری سے بہرہ مند ہوئے تو کچھ اس طرح عرض کیا! میرے مولیٰ! مجھے تیرے عزوجلال کی قسم میں ہمیشہ تیری خدمت کی پاس داری کروں گا' یہاں تک کہ میری جان تجھ نثار ہو۔ ہاں میں اپنی امت کی مغفرت و بخشش پر حریص ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے محبوب مقام سیادت میں سرداروں کا یہ طریقہ ہے کہ جب وہ اپنے کسی غلام کو مجلس اجلال و تحمید میں بلانا چاہتے ہیں اور مقام اکرام سے سرفراز کرا سے انعام و اکرام سے نوازنا چاہتے ہیں نیز تحائف کا قصد کرتے ہیں تو اسے خلعت تفضل سے بہرہ مندہ کرتے ہیں عمدہ سے عمدہ لباس دیتے ہیں۔

آپ عرض گزار ہوئے الٰہی! یہ کریمانہ وعدہ کب ایفاء ہوگا! اور اس عنایت و کرم کا کونسا وقت ہے' آپ سے فرمایا گیا کیا آپ شب تار میں مجاہدہ و ریاضت میں مشغول رہے اسی وجہ سے ہم آپ کو مقام کرامت میں حجابانہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طور پر بلاتے ہیں تاکہ آپ کے جلال و جمال کی غیرت ملحوظ رہے اور پھر خلوت میں جلوت اور جلوت میں خلوت کی نعمت سے شاد کام ہوں۔

پھر حجاب جبروت اور فضائے ملکوت میں منادی کرائی گئی' جنت عدن! آراستہ ہوجاؤ' جنت نعیم' تیار ہوجاؤ' اے انعام و نعم اپنے آپ کو سنوار لو' اے حورو خرام خرام نزاکتیں دکھاؤ' اے آسمانوں فخر کرو۔

اس ندا پر ہر ایک پکارا' خدایا کیا ماجرا ہے'
عرش بھر کیوں سجایا جارہا ہے

آواز آئی۔

کوئی مہمان بلایا جارہا ہے
کھڑے ہیں صف بصف حورو ملائک
کوئی نغمہ سا گایا جارہا ہے
سلامی کے لئے جبرائیل حاضر
انہیں دولہا بنایا جارہا ہے

مژدہ روح فزا سنایا گیا' آج سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم تشریف لا رہے ہیں پھر جب گریبان غیب چاک ہوا تو نصر من اللہ وفتح قریب۔ کے پرچم سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کے کاشانہ اقدس پر لہرانے لگے رسالت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء جھنڈے فضائے بسیط پر اڑنے لگے۔

جب سورج کی کرنیں ماند پڑھیں اور دن کا حسن رات کی تاریکی میں چھپ گیا' لوگوں کی آنکھوں کا نور نیند نے لپیٹ لیا تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے بڑھے اور عرض کیا سیدی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم بیدار ہوجایئے درگاہ کبریائی میں باریابی سے نوازے جارہے ہیں۔

آپ جلال رسالت کی کیفیت کے ساتھ سوار ہوئے اور لشکر کرامت فرشتوں کا جلوس لئے رواں ہو جب آپ قرب جمال سے سرفراز ہوتے ہوئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قاب قوسین ایسے سراپا جلال مقام تک فائزالمرام ہوئے تو آپ نے عرض کیا۔ ربنالا تواخذنا ان نسیااواخطانا۔اس پر آپ سے پوچھا گیا یہ استغفار کس لئے، آپ نے عرض کیا' اپنی امت کیلئے ارشاد ہوا آپ تمام امت کی بخشش کے طالب ہیں یا بعض کے؟ آپ عرض گزار ہوئے الٰہی آپ کے اوصاف کرم کس قدر ہیں؟ حکم ہوا اپنے دائیں جانب دیکھئے آپ نے ایک وادی دیکھی جو دخاں دھوئیں کے نام سے معروف تھی اور وہاں سوا دھوئیں کے سوا کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا آپ ۔نے دریافت کیا الٰہی یہ دھواں کیسا؟ ارشاد ہوا یہ ان کے لئے ہے جو قبیح و غلیظ افعال و اعمال میں مبتلا رہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تجلیات معراج یا عجائب قدرت

شاہکار قدرت

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عظیم نشانات میں سے معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص ظاہر فرمایا وہ یوں کہ امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم بیداری میں عرش تک آن کی آن میں پہنچایا' ملکوت و سماوات کا نہ صرف مشاہدہ کرایا بلکہ مکان و لامکاں کی خوب سیر سے نواز کر رات کے ناقابل بیان مختصر سے حصہ میں واپس فرمایا۔

مرکز عجائب

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لامعدود معجزات میں سے معجزۂ معراج اتنا عجیب ہے کہ اسے مرکز عجائب قرار دیا جاسکتا ہے۔ یوں تو معجزہ میں قدرت خدا ہی کارفرما ہوتی ہے۔ مگر مقام ظہور کی تبدیلی سے نام بدل جاتا ہے۔ اگر اس کی قدرت بلاواسطہ ہو تو آیت کہلاتی ہے۔ نبی کے واسطے سے ہو تو معجزہ اور ولی کے ذریعہ ہو تو کرامت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان مظاہر قدرت میں سے کسی ایک کا انکار دراصل ذات الٰہیہ کے انکار کے مترادف ہے۔

سبحان الذی

اپنے حبیب کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیس و تحمید اور تسبیح سے شروع فرما کر اہل محبت کو اشارۃً بتایا کہ تم جب بھی میرے محبوب کا ذکر کرو تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تسبیح پڑھتے رہو۔ نیز واضح کیا جارہا ہے کہ بے شک واقعہ معراج بے حد حیران کن ہے مگر میری طرف تو دیکھو میں ہر عیب، نقص، مجبوری، عجز اور لغزوری سے پاک نیز ہر چاہت پر قادر ہوں اور پھر یومنون بالغیب بھی تو میرا ہی کلام ہے۔ وہ نہ بھولنے پائے۔

حرکت

سیر بلا ارادہ و حرکت ممکن نہیں۔ اس میں چند شرائط ہیں۔ محرک، متحرک، مبداء حرکت، مدت حرکت، مقصد حرکت اور منتہائے حرکت، قرآن کریم نے غلامان عقل پر تمام امور پہلے ہی واضح کردیئے کہ حرکت میں سب سے اول متحرک کو سمجھنا ضروری ہے۔ چنانچہ فرمایا سبحان الذی، وہ خود ذات الہیہ ہے۔ سبحان متحرک، عبد متحرک لیلًا مدت حرکت، مسجد حرام (بیت اللہ شریف)، مبداء حرکت، مسجد اقصیٰ، منتہائے حرکت ارضی اور منتہائے حرکت لامکان قاب قوسین او ادنیٰ یا دنیٰ فتدلیٰ

اعلم من الخلائق

شب معراج انبیاء و مرسلین نے مسجد اقصیٰ میں نہ صرف آپ کی اقتداء میں نماز ہی ادا کی بلکہ اس مسئلہ کی عملاً تائید و توثیق فرما دی کہ ہم علوم و عرفان نبوت و رسالت کے امین ہونے کے باوجود امامت کے لئے حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حقدار سمجھتے ہیں کیونکہ جملہ انبیاء و مرسلین میں آپ ہی سب سے زیادہ صاحب علم ہیں۔ اعلم الخلائق ہونے کا بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ فقہائے کرام نے شرائط امامت میں ایک اہم شرط یہی درج کی ہے کہ احق بالامامۃ اعلم منصب امامت کا زیادہ حق دار وہ ہے جو شریعت کا زیادہ علم رکھنے والا ہے

حیات انبیاء

انبیاء و مرسلین میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے مردے کو زندہ کرنے کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

معجزہ عطا فرمایا تھا جن میں حضرت سیدنا ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہم السلام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں لیکن سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزۂ معراج نے تمام انبیاء و مرسلین کو حیات برزخی سے عالم دنیا کی زندگی عطا کر کے مسجد اقصیٰ میں جمع فرمایا جہاں آپ کی اقتداء میں نماز شب اسریٰ ادا کی جو صرف انہی پر فرض تھی تاکہ وعدۂ میثاق کی عملی توثیق پر مہر تصدیق ثبت ہو جائے۔

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے
ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

دیدار الٰہی کا پہلا تمنائی

قرآن کریم میں دیدار الٰہی کے پہلے تمنائی حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی السلام دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے واضح طور پر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ الٰہی! میں تیرے دیدار کا طالب ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کلیم، تم میری زیارت کی تاب نہیں رکھتے البتہ میں اپنے انوار و تجلیات میں سے کوہ طور پر پرتو ڈالتا ہوں۔ ادھر دیکھو اگر پہاڑ سلامت رہے اور تمہارے حواس برداشت کر سکیں تو بات بن سکتی ہے۔ پھر کیا ہوا۔

موسیٰ ز ہوش رفت یک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

(جامی علیہ الرحمتہ)

پہلا خلائی مسافر

دنیائے اسلام کے تمام فرقے اور مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے شر سے محفوظ فرما کر آسمانوں پر اٹھا لیا اور آج تک وہ جسد عنصری کے ساتھ آسمانوں پر جلوہ افروز ہیں۔ پھر قرب قیامت آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ ایک عرصہ تک دین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مصطفوی کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہیں گے اور پھر بوقت وصال خاتم المرسلین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس میں گنبد خضراء کے سایہ تلے دفن ہوں گے۔

لطف کی بات ہے کہ عیسائی اور یہودی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھا لیا تھا۔ البتہ ان کا عقیدہ ہے کہ تین روز سولی پر رہنے کے بعد زندہ کئے گئے اور پھر آسمانوں کی طرف اٹھائے گئے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں نزول اجلال فرمانے پر ایمان رکھنے والے کے لئے یہ تسلیم کرنا چنداں مشکل نہیں کہ جس خدا نے انہیں آسمان پر اٹھایا ہے وہی خدا اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لامکاں پر اپنے دیدار پر انوار سے بہرہ ور فرمائے تو کونسی ناممکن بات ہے۔

ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر (بے شک اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے' دیکھا جائے تو آج کل کی اصطلاح میں پہلے باضابطہ خلائی مسافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹھہرتے ہیں مگر تمام افلاک' عرش و کرسی مکان و لامکان کو پہلے تسخیر کرنے والے سید عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار پاتے ہیں۔ آپ ہی کے اشارے پر سورج واپس لوٹا' چاند دو ٹکڑے ہوا۔ گویا کہ آپ کائنات کے مسخر اعظم ہیں۔

رابطہ عالم

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالق و مخلوق' عابد و معبود' طالب و مطلوب' محب اور محبوب کے رابطہ کو آسان اور سہل بنانے کی راہ ہموار کی۔

اب تو ضرورت ہی نہیں طور پر جائیں ہم کلیم
کرتے ہیں روز گفتگو یار سے ہم نماز میں

الصلوٰۃ معراج المومنین (نماز مومنوں کی معراج ہے۔) اسی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نشیر ہے۔

نحن اقرب

وہ ذات جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اسے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو لامکاں پر ملاقات کے لئے بلانے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک۔ پھر زمین سے آسمان' عرش' کرسی' قاب قوسین اور جملہ امکانی حدود کی سیر سے مشرف فرمانا محض اس لئے تھا کہ آپ کی قدرومنزلت کے سکے اپنی تمام مخلوق کے دلوں پر بٹھا دے تاکہ محبوبیت عظمیٰ کو دیکھ کر آپ کی ذات والابرکات سے محبت و الفت اور اطاعت و فرمانبرداری اختیار کریں۔

دو راتیں

تاجدار کائنات کی حیات مبارکہ میں دو راتیں بڑی اہمیت کی حامل تھیں۔ جن کا شہرہ ساری خدائی میں ہے۔ ایک لیلہ المعراج' دوسری لیلہ الہجرۃ۔ ان دونوں راتوں میں رفقائے سفر بھی ایسے تھے جن کی دھوم پوری کائنات میں گونج رہی ہے۔ شب معراج جبرئیل رفیق سفر تھے تو شب ہجرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رفیق سفر بنے۔

رفیق معراج امام الملائکہ ہوئے تو رفیق ہجرت امام الصحابہ قرار پائے۔ رفیق معراج نے امین کا لقب پایا تو ہجرت میں رفاقت کا حق ادا کرنے پر ابوبکر کو تمغہ صداقت کبریٰ سے نوازا گیا۔ رفیق معراج سدرۃ المنتہی پر معذرت خواہ ہوا۔

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

مگر رفیق سفر ہجرت آج بھی گنبد خضریٰ میں پہلوئے صاحب معراج آرام فرما ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلاصہ معراج

نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد مسلسل بارہ سال تک مشرکین مکہ کے مظالم کا نہایت صبر و استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جیسے جیسے آپ کی تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوتا گیا ویسے ویسے کفار کے ظلم نے بھی وسعت پیدا کرلی۔ 27 رجب 12 نبوت کا دن آپ پر انتہائی تکلیف دہ تھا حتیٰ کہ اپنے کاشانہ اقدس میں بھی نہ جا سکے اور اپنی چچا زاد ہمشیر حضرت ام ہانی کے ہاں رات کو ٹھہر گئے جو بیت اللہ شریف سے صرف دو سو قدم پر تھا۔ وہیں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علو مراتب اور دیدار پرانوار سے نوازنے کیلئے اپنے قرب خاص میں بلایا۔ پہلے مسجد حرام بیت اللہ شریف سے مسجد اقصیٰ بیت المقدس تک رات کے انتہائی قلیل حصہ میں سیر سے بہرہ ور ہوئے۔ وہیں جسد عنصری کے ساتھ عالم بیداری میں تمام انبیاء و مرسلین کی امامت کرائی۔ پھر آسمانوں کی طرف عروج فرمایا۔ جنت، دوزخ، عرش، کرسی، آسمان، لامکان الغرض جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہر چیز کا آپ نے معائنہ و مشاہدہ فرمایا۔ پھر حریم خاص سے نوازا۔ انعامات و اکرامات عطا فرمائے۔ پھر آپ آن واحد میں سرزمین مکہ مکرمہ پر تشریف لائے۔ جب صبح اس واقعہ عجیبہ سے آپ نے مطلع فرمایا تو سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تصدیق فرمائی مگر کفار نے انکار کیا۔ تصدیق و تکذیب کی جو لہر اس وقت اٹھی تھی آج تک برابر جاری ہے۔ خوش بخت ہیں جو صداقت سے وابستہ ہیں۔

از مترجم غفرلہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناقب امہات المومنین رضی اللہ عنہن

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حبالہ عقد میں لیا زمانہ جاہلیت میں بھی آپ طاہرہ کے پاکیزہ لقب سے معروف تھیں۔ قریش میں مالی طور پر آپ سب سے فائق اور شرافت میں سب سے باعظمت مشہور ہوئیں تجارتی امور انجام دہی کیلئے آپ نے بہت سے ملازم رکھے ہوئے تھے جنہیں آپ باقاعدہ ایک معاہدہ کے مطابق مشاہرہ دیتیں' مضاربت کا طریقہ بھی آپ کے ہاں جاری تھا' منہاج میں قراض و مضاربت کی یوں تعریف کی گئی ہے' کہ قراض مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص روپیہ' پیسہ دے اور دوسرا اس سے کاروبار چلائے جو نفع ہو طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم کرلیں۔

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیانت' امانت' صداقت اور عمدہ اخلاق کی رپورٹ پہنچی تو آپ سے گزارش کی گئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال ملک شام میں فروخت کیلئے لے گئے اور اپنا میسرہ نامی غلام بھی آپ کی خدمت کے لئے ساتھ روانہ کیا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے صوبہ حوران کے شہر بصرہ پہنچے‘ اس سے قبل آپ اپنے چچا ابوطالب کی معیت میں پہلے یہ شہر دیکھ چکے تھے جبکہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال تھی! اور گرمی کا موسم تھا اہل مکہ خصوصاً" قریشی امراء سردیوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کا سفر اختیار کرتے۔ عجیب بات تھی کہ یہ سفر بخوشی کرتے تھے جبکہ بیت اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا انہیں شاق گزرتا! سورہ قریش میں انہی اسفار کی رغبت اور ان کا عبادت سے اعراض کرنا مذکور ہے۔

باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سردیوں‘ گرمیوں میں سفر کی صعوبتوں کو آسان بنادیا اور ایسے طریقے سمجھائے کہ ان کا بری اور بحری سفر آرام دہ ہوتا گیا۔

بحیرا راہب سے پہلی ملاقات: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لئے بصرہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ کا پڑاؤ ایک راہب کے عبادت خانے کے باہر ایک درخت کے نیچے ہوا۔ راہب کی نظر آپ کے نورانی چہرے پر گئی تو وہ دریافت کرنے لگا یہ نوجوان کون ہے؟ جو درخت کے نیچے آرام فرما ہے‘ راہب کا نام بحیرا تھا اسے بتایا گیا یہ قریشی نوجوان مکہ سے تجارت کی غرض لئے بصرہ تشریف لائے ہیں۔

راہب نے کہا! مجھے کتب قدیمہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس درخت کے نیچے نبی کے سوا کوئی نہیں بیٹھے گا! (دیگر کتب سیر میں ہے کہ راہب نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور آپ کی خدمت بجالایا اور کئی بشارتوں سے نوازا)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بخیروعافیت مکہ مکرمہ مراجعت فرما ہوئے‘ تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنے غلام میسرہ سے سفر کی روئداد بڑی تفصیل سے سنی‘ حضرت میسرہ رضی اللہ عرض گزار ہوئے مخدومہ کائنات!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کے مبارک سفر کی روائداد الفاظ میں بیان میں نہیں کی جاسکتی ہے البتہ اتنی سی بات سے آپ کی شان و شوکت اور عظمت و رفعت کا اندازہ لگا لیجئے کہ سخت ترین گرمی میں بادل آپ پر سایہ کرتا۔ دو فرشتے ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو سواری ازخود جھک جاتی، قدم قدم پر برکات کا ظہور رہا۔ حتیٰ کہ دیکھئے مال تجارت میں کئی گنا اضافہ ہوا

الغرض: حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو نکاح کا پیغام دیا نیز کچھ تحائف خدمت اقدس میں پیش کئے تاکہ آپ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد خویلد کو عطا کریں اس لئے کہ وہ بھی آپ کی طرف راغب ہوں اور یوں نکاح میں ان کی رضا بھی شامل ہوجائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر کی اطلاع حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو طالب اور دیگر قرابت داروں کو دی۔

وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے اور حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد خویلد بن اسد بن عدی بن عزیٰ بن قصی بن کلاب کے پاس پہنچے۔ ان کی رضا مندی شامل حال ہوئی اور حضرت ابو طالب نے یوں خطبہ نکاح پڑھا۔الحمدللّٰه الذی جعلنا من ذریة ابراہیم و زرع اسماعیل وجعل لنا بیتنا محجوبا وحرما آمنا وجعلنا سواس حرمه والحکام علی الناس۔اُس معبود برحق کی حمدوثنا جس نے ہمیں ذریت ابراہیم و اولاد اسماعیل سے بنایا اور ہمارے لئے بیت اللہ شریف بنایا جو حرمت و امن کا ٹھکانہ ہے اور ہمیں اس کی حرمت و پاسبانی محافظ ، نگہبانی کے شرف سے ممتاز کیا۔ نیز لوگوں پر حاکم کیا۔

ہاں! یہ میرے بھتیجے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا برکات اتنی عظمت و شان کی مالک ہے کہ اگر تمام لوگوں سے موازنہ کیا جائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو ہر شان میں ہر ایک سے بھاری ہیں۔

ہاں اگر مال سے مطابقت کرو تو ان کے مقابل مال کیا چیز ہے مال تو ڈھلتا سایہ ہے! جو وقت کی تبدیلی سے زائل ہو جاتا ہے۔ پھر باجازت حضرت خویلد مہر موجل اور کچھ معجل طے پایا' پھر آپ کے ساتھ نکاح کر دیا گیا! اس وقت آپ کی عمر شریف پچیس سال' جبکہ حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی ہاں آپ نے بیس خوبصورت جوان اونٹ بطور حق مہر ادا فرمائے' نیز ولیمہ میں ایک یا دو اونٹ ذبح کئے گئے۔

حضرت علامہ صفوری علیہ الرحمتہ شرف المصطفیٰ میں سے تفصیل بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوطالب نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا! کیا میں تجھے حضرت خدیجہ کے پاس نہ لے چلوں وہ ایک رحم دل خاتون ہیں اس نے اپنے کاروبار تجارت کے لئے ملازم رکھے ہوئے ہیں امید ہے ہمیں اس سے منافع حاصل ہوں گے۔

آپ رضامند ہوئے اور حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اپنے چچا کے ہمراہ پہنچے' باتیں ہوئیں تو حضرت خدیجہ نے عرض کیا! میں اپنے ہر ملازم کو ایک اونٹنی دیتی ہوں اور ان کیلئے دو اونٹنیاں ہوں گی!

پھر پروگرام کے مطابق آپ مال تجارت لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے جب کہ آپ نے خدمت کے لئے حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کیا نیز حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تاکید فرمائی کہ آپ کی خدمت میں قطعاً" فرق نہ آنے پائے اور جو جو واقعات ظہور پذیر ہوں انہیں اچھی طرح ذہن نشین کریں۔

یہاں تک کہ آپ شام پہنچے اور بحیرا راہب کے عبادت خانہ کے قریب قیام فرمایا' بحیرا نے میسرہ سے پوچھا تم کون ہو! وہ عرض گزار ہوا' میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام ہوں پھر وہ آپ کے پاس آیا اور آپ کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سراقدس کو چوم لیا عربی کلمات ملاحظہ ہوں۔ فدنا منہ محمد وقبل راسہ وقال آمنت بک ثم قال یامحمد رایت منک العلامات کلھا الا واحدہ فاکشف لی عن کتفک فکشف لہ فرای خاتم النبوۃ۔

پھر وہ آپ کے قریب آیا اور سراقدس کو چومتا ہوا پکار اٹھا میں آپ پر ایمان لایا نیز کہنے لگا! یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کی تمام علامات کو دیکھ چکا ہوں البتہ ایک علامت باقی ہے وہ یہ کہ آپ اپنے شانوں سے کپڑا ہٹائیے' آپ نے اپنا کندھا کھولا تو اس نے آپکے دونوں کندھوں کے درمیاں مہر نبوت کو دیکھا! جس کی تفصیل میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں گزر چکی ہے مہر نبوت کو چوما پکار اٹھا۔اشھدان لا الہ الا اللّٰہ واشھدان محمدا رسول اللّٰہ

یہ کلمات اس نے دو مرتبہ کہے پھر وہ عرض گُزار ہوا اے میسرہ اسے یہودیوں کے شر سے محفوظ رکھنا کیونکہ وہ آپ کے سخت ترین دشمن ہیں درثمین ہے اس راہب کا نام نسطورا درج ہے۔

ممکن ہے ایک نام ہو اور دوسرا لقب پھر شہرت کے باعث دونوں ہی عَلَمْ بن گئے ہوں۔ (تابش قصوری)

جب آپ مکہ مکرمہ مراجعت فرماہوئے تو میسرہ آپ سے عرض گزار ہوا' حضور آپ ازخود مال تجارت سے کثیرترین نفع کی بشارت حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو دیجئے چنانچہ آپ خوشخبری سنانے اس انداز میں چلے' حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ کو اونٹ پر سوار دیکھا آپ کے دائیں بائیں دو فرشتے ننگی تلوار لئے حفاظت کررہے ہیں اور آپ کے سراقدس پر بادل سایہ کناں تھا' آپ کاشانہ طاہرہ پر جلوہ فرما ہوئے اور منافع کی بشارت دی۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا آپ میسرہ کے ہاں تشریف لے جایئے اور فرمایئے وہ میرے ہاں جلد آئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقصد تھا کہ جو معجزات وہ دیکھ رہی ہیں ان کی میسرہ سے تصدیق ہوجائے جب میسرہ سے بھی یہ امر متحقق ہوا تو نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کرنے لگیں' میسرہ نے اس پر بحیرا راہب نے جو کچھ کہا تھا اس کی تفصیل بھی سنا دی کہ راہب نے کہا ہے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس امت کے نبی ہیں۔

بعدہ آپ سے عرض گزار ہوئیں! یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب آپ اپنے چچا حضرت ابوطالب کے پاس تشریف لے چلیں اور انہیں ہمارا پیغام دیجئے کہ وہ ہمارے ہاں جلد پہنچیں۔

حضرت ابو طالب نے یہ پیغام سنا تو پریشانی کے عالم میں گمان کرنے لگے شاید حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے پاس واپس بھیج دیں ممکن ہے تجارت میں کوئی بات واقع ہوچکی ہو!

حضرت ابو طالب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے تو فرمانے لگیں براہ کرم آپ میرے بھائی عمر کے پاس جائیں اور انہیں کہئے وہ میرا نکاح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کردیں۔

ابو طالب ان کے بھائی کے پاس پہنچے تو انہیں نشے سے سرشار پایا اور انہوں نے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت دیدی۔

گزشتہ صفحات میں یہ مسئلہ بالتفصیل واضح ہوچکا ہے جو شخص نشہ میں چور ہو بشرطیکہ اس نے شراب اپنے اختیار سے حرام سمجھتے ہوئے بھی پی لی تب بھی اس کی طلاق' نکاح اور تمام افعال و اعمال میں تصرفات "کا حاصل گردانا جائے گا اگرہ اس کے نفع یا نقصان کیلئے ہو سبھی باتوں پر حکم نافذ العمل ہوگا۔

حضرت منصف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا' جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمالیا تو حاسد باتیں بنانے اور کہنے لگے محمد صلی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ علیہ وسلم ایسے فقیر سے اتنی امیر ترین خاتون نے کیسے تنکاح کرلیا جب یہ خبر حضرت سیدہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کانوں تک پہنچی تو انہیں اس طعنہ پر بڑی غیرت آئی اور تمام روسائے مکہ کو آپ نے حرم شریف میں بلایا اور سبھی کو گواہ بناتے ہوئے فرمایا لوگو! جتنی بھی میری چیزیں میری ملک ہیں وہ بتمامہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی ہوں اگر وہ میرے فقر پر راضی ہوں' یہ انہی کا کرم ہوگا! لوگوں کو اس پر بے حد تعجب ہوا اور اس اعلان پر وہ خائب و خاسر سر جھکائے نکل گئے نیز آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اب مکہ مکرمہ میں سب سے زیادہ مالدار ہیں اب خدیجہ جیسا مکہ مکرمہ میں کوئی محتاج نہیں! یہ بات حضرت خدیجہ کو بے حد پسند آئی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے اس کے بدلے میں میں طاہرہ کو کیا دوں!

اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے' اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس ایثار و قربانی کا صلہ ہم دیں گے۔

چنانچہ شب معراج جب آپ جنت کی سیر فرما رہے تھے تو اس میں ایک عظیم ترین محل دیکھا جو حد نظر تک وسیع و کشادہ ہے اس میں ایسی اشیاء رکھ دی گئیں تھیں جو نہ کسی آنکھ دیکھیں نہ کانوں نے سنی اور نہ ہی کوئی انسان اپنے دل میں ان کا تصور و خیال ہی لا سکتا ہے آپ نے دریافت فرمایا یہ کس کا محل ہے؟ آواز آئی یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آپ نے فرمایا میں انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مال دنیا کے بدلے جنت میں کتنا بڑا محل عطا فرمایا:۔

اول کون؟ : امام محب طبری علیہ الرحمتہ زہری اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت سیدہ خدیجۃ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں پیر کے دن اپنی بعثت کا اعلان فرمایا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی روز ہی آپ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی اور ایمان کا شرف پایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ماہ رمضان المبارک میں معمول تھا کہ غار حرا میں جاکر مصروف عبادت رہتے جب مہینہ گزر جاتا آپ مکہ مکرمہ تشریف لے آتے گھر جانے سے قبل بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کرتے۔

جس سال آپ مبعوث ہوئے اور اعلان نبوت و رسالت کا فرمان جاری ہوا اس وقت آپ غار حراء میں جلوہ افروز تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی خدمت میں وحی لیکر حاضر ہوئے۔

الاراثمین فی خصائص الصادق الامین۔ میں مرقوم ہے کہ حضرت اسرافیل تین سال تک پیغام وحی لاتے رہے بعدہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ وحی کو سپرد کیا گیا وحی کی سات قسمیں ہیں خواب میں بیداری میں شب معراج میں ایک قسم وہ جو اسرافیل لیکراترتے رہے۔ ایک قسم جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لاتے رہے ایک جرس (ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز جیسی) ایک قسم دل پر کلمات کا القا' اور ایک پس پردہ اللہ تعالیٰ کا آپ کو ہمکلام ہونا۔

کلیمے کہ چرخ سرطور اوست
ہم نور ہا پر تو نور اوست

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما کان لبشران یکلمہ اللّٰہ الا وحیا اومن وراء حجاب اویرسل رسولا کسی انسان کی یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہمکلام ہو ہاں البتہ وہ بذریعہ وحی پس پردہ یا اپنے پیغام رساں کی وساطت سے ہمکلامی کا شرف عطا فرماتا ہے!

جیسے حضرت داوٗد علیہ السلام بذریعہ وحی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پس پردہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ کلام کا شرف حاصل تھا۔ فلما جاء جبرائیل قالت الاحجار! السلام علیک یارسول اللّٰہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو پتھر الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے لگے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب میں غار حرا سے باہر نکلا اور جبل نور کے درمیان پہنچا تو آسمان سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں انت رسول اللہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔ اسی اثناء میں، میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو جبرائیل علیہ السلام کو آسمان کے کنارے پر دیکھا، مجھ پر ایسی کیفیت طاری تھی کہ چلنے پھرنے کا تصور محو ہوگیا چنانچہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے پاس قاصد بھیجے چنانچہ میں انہیں چھوڑ کر اپنے گھر پہنچا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا! یا اباالقاسم این کنت؟ اے ابو قاسم آپ کہاں تھے؟ اللہ کی قسم میں نے آپ کے لئے تو قاصد بھیجے تھے، آپ نے تمام کیفیت بیان فرمائی تو حضرت خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں، آپ ثابت قدم رہئے۔ اور سنئے جس کے قبضہ قدرت میں خدیجہ کی جان ہے اسی ذات اقدس کی قسم آپ اس امت کے نبی ہوں گے۔ اس نعمت پر میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔

جبرائیل کی زیارت: بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو مجھے بھی دکھایئے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چنانچہ جب جبرائیل آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدیجہ! یہ جبرائیل ہیں! ادھر آیئے اور میرے دائیں ران کے قریب بیٹھ کر دیکھ لیجئے! چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا آپ نے دریافت فرمایا کیا تم جبرائیل کو دیکھ رہی ہو! عرض کیا ہاں پھر آپ نے بائیں طرف کہا ادھر سے دیکھو پھر سامنے کی طرف سے دکھایا آپ کہتی جاتی تھیں میں نے دیکھ لیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جبرائیل کو دیکھتے ہی عرض کیا! یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ واقعی جبرائیل ہیں شیطان ایسی صورت اختیار نہیں کرسکتا! پھر حضرت خدیجہ نے لباس تبدیل کیا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں' ان سے آپ کی تمام کیفیات بیان کیا۔ وہ بولے خدائے قدوس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے خدیجہ اگر تم ان باتوں میں سچی ہوتو سمجھ لو یہ وہی ناموس اکبر آئے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتے تھے۔ ثم قام ورقة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه الی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وقبل راسه! پھر حضرت ورقہ بن نوفل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سراقدس کو چوم لیا۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی ایسی بات سماعت فرماتے جو باعث تکذیب و استہزاء ہوتی تو آپ کو نہایت ناگوار گزرتی' اس کی شدت اور تکلیف کو رفع کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاون بنا دیا تھا جب آپ گھر آتے تو باتوں ہی باتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس تکلیف کو دور فرما دیا کرتیں۔

حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا کرتے تو آپ جواباً فرماتی اللہ تعالیٰ سلام ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور یہ سلام اسی کی طرف سے ہے میری طرف سے بھی جبرائیل کو سلام ہو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک دن بارہ گاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں سدرۃ المنتہی سے کبھی نیچے نہیں اترتا مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ملتا ہے جبرائیل جایئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرا سلام پہنچایئے۔

ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھوڑی دیر تک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی خدمت میں ایک برتن لئے حاضر ہوں گی جس میں کھانے کی اشیاء ہوں گی ان کے آنے پر اللہ تعالیٰ جل و علیٰ اور میری طرف سے سلام کہئے گا! اور انہیں جنت میں ناقابل تصور حد تک خوبصورت محل کی بشارت سنایئے گا!

وہ محل اتنا پرسکون اور آرام دہ ہے کہ کسی قسم کی ناقابل برداشت آواز تک نہ ہوگی نہ وہاں کسی قسم کی مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا، باغات کی قطاریں جنتی بہار دکھا رہی ہوں گی ناریل کے درختوں کا ایک حسن ہوگا یہ انعام ہے اس بات پر کہ وہ خواتین میں سب سے اول دائرۂ اسلام میں داخل ہوئیں اور خدمت اسلام و رسول علیہ السلام، میں ہمہ تن مصروف رہیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تمنا؟

: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد سیدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا عموماً مغموم رہتیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ نے عرض کیا! ابا جان! مجھے کھانے پینے میں اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے مجھے میری والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برزخی کیفیت کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

واضح نہیں فرماتے!

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے احوال معلوم کیے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ نے کہا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدہ سائرہ اور حضرت سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان بڑی عظمت و برتری کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

جب حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر نزع کا عالم طاری ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا سکرات موت کی شدت تمہیں ناگوار ہے' واللہ! تمہارے لئے یہ شدت مفید ہے ہاں جب تم جنت میں اپنی سوتوں کے ہاں پہنچیں تو میرا سلام کہنا' یعنی حضرت مریم بنت عمران' حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت ام کلثوم ہمشیرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام' کو میرا سلام پہنچانا! وہ بولیں ! بہت اچھا آپ کا سلام پہنچایا جائے گا۔ اسے امام قرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ تحریم کی تفسیر میں ذکر کیا عرائس البیان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ کا نام مریم مرقوم ہے اور آپ کی والدہ کا نام لوخابنت باند ابن لاویٰ بن یعقوب علیہ السلام۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بکثرت تذکرہ فرمایا کرتے اور ان کے مدارج کی ترقی کیلئے دعائیں فرماتے رہتے ایک دن آپ حضرت طاہرہ کا ذکر فرما رہے تھے تو میں نے عرض کیا آپ کو اس ضعیفہ سے بہتر خاتون اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا جس کے باعث مجھے بہت ندامت ہوئی میں نے معافی طلب کی اور عرض کیا آپ اپنی شکر رنجی دور فرمایئے آیندہ کبھی بھی ان کے ذکر خیر کے سوا آپ کی خدمت میں کوئی اور بات نہیں کروں گی۔

آپ نے میری معذرت پر اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ وہ تو اس وقت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایمان سے سرفراز ہوئیں جب کفار مکہ مجھے ایذائیں دے رہے تھے انہوں نے مجھے ان نازک ترین لمحات میں پناہ دی جبکہ مشرکین میری جان کے درپے تھے انہوں نے میری ایسی فضا میں تصدیق کی جبکہ اہل کہ میری تکذیب کررہے تھے۔ آنخضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے دعائیں فرماتے کبھی نہ اکتاتے! امہات المومنین میں آپ بلحاظ فضل و شرف ممتاز ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں عورتوں سے افضل ترین حضرت خدیجۃ الکبریٰ' حضرت سیدہ فاطمہ' حضرت مریم بنت عمران' حضرت آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ جنت الماویٰ مقام حجون میں آپ کا مزار مبارک ہے! 65 سال آپ نے عمر پائی' آپ کی قبر شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اترے اور متبرک فرمایا اس وقت تک نماز جنازہ فرض نہیں تھی بعض بیان کرتے ہیں کہ ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا ان کے وصال کے بعد قریش مکہ آپ کو زیادہ تکالیف پہنچانے لگے طبری کا بیان ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد امجاد' حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا' خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔

مناقب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن محمد' ماریہ قبطیہ سے متولد ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے دو نکاح ہوئے تھے' پہلا عتیق بن عائذ بن عبداللہ سے اور دوسرا ابوہالہ سے!

علامہ قرطبی نے سورہ احزاب کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ان کانا رزارہ تھا ان آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اسلام کا شرف پایا' چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں والدین' بہن' بھائیوں کی نسبت سبھی لوگوں سے افضل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوں، میرے باپ رسول کریم ہیں میری والدہ خدیجہ ہیں، اور میرے بھائی قاسم اور میری ہمشیرہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

بصرہ میں ان کا انتقال ہوا جنازے میں لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا اس لئے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ربیب ہیں بعض نے کہا کہ آپ جنگ جمل میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حبیبہ حبیب خدا حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوسری زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ام عبداللہ کنیت پائی کیونکہ انہوں نے بارگاہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا تھا کہ ہر خاتون نے کنیت پائی ہے مجھے بھی کنیت عطا فرمایئے چنانچہ آپ نے فرمایا اپنے بھانجے کے نام پر ام عبداللہ رکھ لیں۔

یوں بھی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کی ہمشیرہ کے ہاں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزند متولد ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے لیکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر فرمایا یہ عبداللہ ہیں اور تم ام عبداللہ!

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد جس خاتون کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زوجیت میں اول ہونے کا شرف نصیب ہوا وہ آپ ہی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار صد درہم آپ کا حق مہر ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یاایھا النبی قل لازواجک انکنتن تعرون الحیوۃ الدنیا وزینتھا (الایتہ) نازل ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے حکماً" فرمایا اپنے والدین سے اس اختیار کے بارے مشورہ کریں کیونکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کو ان سے محبت تھی اور اختیار میں یہ احتمال تھا کہ جوانی کے باعث کہیں علیحدگی کو اختیار نہ کرلیں! مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اللہ و رسول کو اختیار فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا اسی طرح تمام امہات المومنین کو اختیار کا حکم دیں! حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے تھے کہ آپ کے والدین بھی ان کی حضور سے علیحدگی کو برداشت نہیں کریں گے۔

حضور نے فرمایا اگر امہات المومنین نے اس سلسلہ میں آپ کے عمل کو دریافت کیا تو ضرور آگاہ کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معلم کتاب و حکمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے مجھے نرم دل تخلیق فرمایا ہے جب ان تمام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے مطابق ہی عمل کیا تو ان کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ آیت نازل فرمائی اور جاہلیت کا اختیار ختم کر کے رکھ دیا۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا تمام عورتوں سے زیادہ فقیہ عالمہ اور حسین تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

فائدہ: فقہ ایک ایسا علم ہے جس میں غالب حصہ ظن کا ہوتا ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے کوئی شخص جس علم میں کمال پاتا ہے اسے اسی علم کا عالم کہا جاتا ہے لہٰذا ہر فقہ علم ہے مگر ہر علم رکھنے والا فقیہ نہیں ہوسکتا۔ اور انبیا کرام کو فقیہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کا علم ظنی نہیں یقینی ہوتا ہے جو منجانب اللہ ہے!

حضرت امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امہات المومنین کے علوم و معارف کو اور جہاں کی تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا علم سب سے اعلیٰ و افضل ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سنایا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے فرما دیا ہے ان کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تصویر تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ میں جنت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ ہوں تو میں ہر قسم کے غم سے بے نیاز ہوگئی!

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغموم رہا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آپ کا نکاح آسمان پر ایک کنواری خاتون سے فرما دیا جس کی صورت اس تصویر کے مشابہ ہے اور اس خاتون سے زمین پر نکاح فرمالیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیغام پہنچانے والی خاتون کو بلایا اور تصویر دکھا کر فرمایا کیا تو اس صورت کے مشابہ عورت کو جانتی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی ہاں! یہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت ہے! چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا یہ دیکھئے کیا آپ کی بیٹی کی صورت ہے؟ عرض کیا جی ہاں! یہ عائشہ کی صورت پر ہے! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عائشہ سے میرا نکاح آسمان پر فرما دیا اور حکم دیا زمین پر آپ نکاح فرمالیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ تو ابھی کمسن ہے آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کو بھی معلوم ہے پھر بھی اس نے میرے ساتھ نکاح فرمایا۔ اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے کردیا۔

حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر آئے تو ایک پرات چھواروں کی انہیں کے ہاتھوں بھیج دی اور فرمایا بیٹی! عرض کرنا! میں وہی ہوں جس کی نسبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہوئی اور میں نہیں جانتی کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں آپ کے ہاں قابل قبول ہوں یا نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی طرح عرض کردیا آپ نے فرمایا عائشہ ہم نے آپ کو قبول فرمالیا ہے!

حضرت علامہ محب طبری علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ نکاح مدینہ طیبہ میں چھ سال کی عمر میں ہوا اور نو سال کی تھیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

روضہ میں ہے کہ ماہ شوال میں نکاح کرنا مستحب ہے تحفتہ العروس نزہتہ النفوس میں ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن نکاح کرنا مستحب ہے۔

باب حفظ امانت میں گزر چکا ہے کہ جب کسی خاتون سے نکاح کا ارادہ ہو تو پیغام نکاح سے قبل اسے دیکھ لینا مسنون ہے اگرچہ عورت اجازت نہ بھی دے حالانکہ اسے دوبارہ دیکھنا بھی جائز ہے۔ اگر دیکھنے کا موقع میسر نہ ہو تو کسی خاتون کو بھیج کر اس کی کیفیت معلوم کرائیں۔

اگر کسی باکرہ خاتون نے کسی شخص کو نکاح کا پیغام دیا مگر اس کے والد نے قبول نہ کیا پھر اس عورت نے از خود اس شخص سے نکاح کرلیا لیکن باپ نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کردیا تو پہلا نکاح ہی صحیح و درست ہوگا بشرطیکہ خاوند نے عورت سے صحبت کرلی ہو ورنہ دوسرا نکاح درست تسلیم کیا جائے گا یہ شوافع کے نزدیک ہے اور حنفیہ کے نزدیک پہلا نکاح ہی درست قرار دیا جائے گا۔ (بشرطیکہ کوئی اور صورت درپیش نہ ہو)

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت ماٰب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خصوصی دعا کی درخواست کی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی۔ الٰہی عائشہ بنت ابوبکر کو ظاہری و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باطنی مغفرت سے بہرہ مند فرما اس سے کسی قسم کی خطاء و لغزش واقع نہ ہو!

پھر آپ نے دریافت فرمایا! عائشہ کیا اس دعا پر خوش ہو! عرض کیا ہاں یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! نیز فرمایا! عائشہ! اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اپنی تمام امت کے لئے شب و روز دعائے مغفرت و بخشش کرتا رہتا ہوں! اور فرشتے میری دعا پر امین کہتے رہتے ہیں۔!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو تمام عورتوں پر ایسے ہی فضلیت حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑی فراخی سے باتیں کررہی ہیں اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹی! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیشہ نیازمندی اختیار کرو! جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو ان کی رضا کے مطابق باتیں کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پھر آنا ہوا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو بہت خوش پایا تو آپ بھی بہت خوش ہوئے۔

ایک دفعہ کسی بات پر طرفین کے درمیان شکررنجی ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا گیا انہوں نے حضور سے اتنی سی بات کو بھی ناپسند کیااور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو سختی سے ہدایت فرمانے لگے' حضور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمایا آپ جایئے یہ ہمارا اپنا معاملہ ہے اور مسکرا دیئے۔

ایک مرتبہ کسی معاملہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکررنجی ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتا ہے عائشہ کو راضی کیجئے چنانچہ آپ آئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوش ہوگئیں۔ چنانچہ اس صلح پر حضرت جبرائیل علیہ السلام شیرینی لیکر آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب آپ نے ہماری طرف سے صلح کو قبول فرمایا تو خوشی و مسرت کے لئے شیرینی بھی ہماری طرف سے ہی قبول کریں!

کتاب العقائق میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آسمانوں پر میرا نکاح فرمایا' فرشتوں کو گواہ بنایا تو چالیس روز تک دوزخ کے دروازے بند کردیئے اور جنت کے دروازے کھول دیئے۔

آپ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخلاق میں ریشم کی طرح اور اخلاص میں خوشبو کی مانند ہیں تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلقیس جہان بھر کی خواتین میں نہایت حسین و جمیل پنڈلیوں والی خاتون تھیں وہ جنت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج میں سے ہے اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ حسین و جمیل تھیں آپ نے فرمایا تم جنت میں ان سے زیادہ حسن کی مالک ہوں گی! عرائس البیان میں ہے جب حضرت بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے نکاح فرمالیا!

فائدہ: کتاب البرکت میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حمام سے نکل کر پاؤں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا قولنج سے نجات کا باعث ہے اور معمول تھا کہ جب حمام میں سے کسی قسم کی بے چینی محسوس کرتے تو یہ کلمات پڑھ لیا کرتے یابر یارحیم من علینا وقنا عذاب السموم گرمیوں میں غسل کرے سو جانا صحت کیلئے مفید ہو۔ آدمی جب حمام میں جائے تو یہ پڑھے۔ اللھم انی اسئلک الجنة واعوذبک من النار اس کے بعد ٹھنڈا پانی پیئے۔ بلاضرورت گرم پانی پینا مکروہ ہے شہد کا شربت قولنج کیلئے مفید ہے سب سے ہلکا پانی بارش کا ہے جو بہت نافع ہے جب کہ رات کو بارش ہو جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کرم فرمانا چاہتا ہے تو رات کو ان پر بارش برساتا ہے لفظ المنافع میں ہے کہ بلغم کا علاج مناسب وقت پر غسل کرتے رہنا ہے اور سوادا کا علاج پیدل چلنا ہے غلیظ خون کا علاج جونکیں لگانا ہے صفرطاء کیلئے کھجور فائدہ مند ہے ایسے ہی جیسے بچے کو ایک کھجور دیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور یہ جلدی روٹھ جاتا ہے جیسے بچے کا معمولی سی بات پر روٹھ جانا!

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکۂ بلقیس! !

: حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت بلقیس سے نکاح فرمایا ان سے نہایت شفقت و محبت کا برتاؤ فرمایا شہزادی کے تخت کا سامنے والا حصہ سونے کا تھا جس میں یاقوت' زبرحد کی میناکاری کی گئی تھی۔ پچھلا حصہ چاندی سے مرصع تھا جس میں رنگارنگ کے جواہر و لعل منقش تھے۔ اور اس کے چاروں پائے سونے' چاندی' یاقوت اور زبرحد سے بنائے گئے تھے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ملکہ بلقیس تو بالکل قریب آچکی ہے تو آپ نے اپنے درباریوں سے فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس کا تخت اس کے آنے اور اسلام قبول کرنے سے پہلے یہاں لائے۔

بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس کے آنے سے پہلے پہلے اس کے تخت کو جائز طریقہ سے اپنے قبضہ میں لانا چاہا اگر اسلام لانے کے بعد لاتے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسلمان کے مال پر ناجائز طریقہ سے قبضہ کرنا ہوتا جو جائز نہیں تھا اس لئے آپ نے اس کے اسلام لانے سے قبل تخت طلب فرمایا۔

آپ نے اس سے نکاح فرمانے کے بعد بھی اسے اس کے ملک پر حکمران رکھا' جنات کو نکاح کرانا پسند نہ آیا تو انہوں نے ملکہ بلقیس کے پاؤں کی تنقیص کی خبر اڑادی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محل کے سامنے شیشے کا فرش بنوایا اس پر پانی چھوڑ دیا اور اس میں مچھلیاں ڈال دیں۔ درمیان میں اپنا تخت رکھوایا اور اس پر جلوہ افروز ہوئے جب ملکہ آئیں تو انہوں نے پانی کو قدرے گہرا محسوس کرتے ہوئے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ذرا اوپر اٹھایا حضرت سلیمان علیہ السلام کی نظر ان پر جاپڑی دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت ہیں۔ آپ نے فرمایا پنڈلیوں کو ڈھانپ لو یہ تو شیشے کا فرش ہے جو معمولی سے پانی کے باعث چمک رہا ہے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادی کے آنے سے پہلے پہلے اس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیا۔ (تفصیل سورہ نمل میں ملاحظہ فرمایئے)۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا یاالٰهنا واله کل شی یاذالجلال والاکرام تو تخت آنکھ جھپکنے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آموجود ہوا۔

بعض کہتے ہیں فرشتوں نے آپ نے سامنے کردیا جسے بلقیس اپنے سات محلات کے اندر مقفل کرکے آئی تھی اور کنجیاں اس کے پاس تھیں تاہم حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے خدام کو حکم فرمایا اس میں قدرے تبدیلی کردو تاکہ ہم دیکھیں وہ اپنے تخت کو پہچانتی بھی ہے کہ نہیں۔ جب اس نے ایک نظر تخت کو دیکھا تو پکار اٹھی یہ تو وہی میرا ہی تخت ہے جس کے باعث حضرت سلیمان علیہ السلام پر اس کی عقلمندی و دانائی واضح ہوگئی جب کہ جنوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ وہ کوئی زیادہ عاقلہ نہیں تاکہ حضرت سلیمان علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

السلام اس سے نکاح نہ فرمائیں۔

دعوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

: علامہ محب طبری علیہ الرحمتہ حضرت امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا اور آپ کو دعوت دی آپ نے فرمایا کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو بھی مدعو کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے تین بار دریافت فرمایا کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی بھی دعوت ہے وہ عرض گزار ہوئے ہاں! تو پھر آپ دونوں اس کے گھر تشریف لے گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ میرا باہر جانا ہوا تو حضور نے تفریحاً" فرمایا آیئے دوڑ لگایئے چنانچہ میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے حضور نے مجھے آگے نکل جانے کا موقع فراہم کیا پھر جب میرے بدن نے قدرے موٹاپا پکڑ لیا تو دوڑ میں میں پیچھے رہ گئی آپ نے فرمایا یہ اسی دن کا بدلہ ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو بخار میں مبتلاء پایا فرمایا بخار کو برا نہ کہو، میں تجھے ایک وظیفہ عطا فرماتا ہوں اسے پڑھو بخار اتر جائے گا چنانچہ آپ نے یہ وظیفہ مرحت فرمایا اللھم ارحم جلدی الرقیق وعظمی الدقیق من شدۃ الحریق یاام ملدم ان کنت امنت باللہ العظیم فلا تصدعی الداس ولا تغیری الغم ولا تاکلی الحم ولا تشربی الدم وتحول عنی الی من اتخذمع اللہ الھا آخرا۔ آپ فرماتی ہیں جب میں نے یہ کلمات پڑھے تو بخار اتر گیا، صحت بحال ہوگئی۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مجھے شدید درد تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے سات بار مقام درد پر مسح کرو اور یہ کلمات پڑھے اعوذ بعزۃ اللّٰہ وقدرتہ من شر ما اجد میں نے جیسے ہی ان کلمات کو پڑھا درد رفع ہوگیا پھر میں ان کو اپنے اہل و عیال اور دوسروں کو پڑھنے کی تاکید کی۔

امام ابن جوزی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مرض کا جوش رات کو کم ہو جاتا ہے کیونکہ رات دن سے سرد ہے۔ اور غذا رات کو ہضم ہوتی ہے۔

نیز یہ بھی کہا کہ رات کو مریض اپنے مرض کو اس لئے زیادہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا دل بہلانے والا نہیں ہوتا۔

خصوصیات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

: حضرت ام امومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے دیگر عورتوں کی بہ نسبت چند خصوصیتیں حاصل ہیں شکم مادر میں میری تصویر بننے سے قبل ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میری صورت دکھائی گئی۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ پیار عطا فرمایا' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں میری برات کا اعلان فرمایا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اعلانیہ فرمایا ام المومنین پر افتراء کرنے والے منافق اور جھوٹے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور پر مکھی بیٹھنے سے محفوظ رکھا کیونکہ وہ نجاست پر بیٹھتی ہے۔ پھر آپ کو ایسے اتہام سے کیونکر محفوظ نہ فرماتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ کا تو سایہ زمین پر نہیں پڑھنے دیا تاکہ کسی کا پاؤں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے پر نہ پڑ جائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کی حفاظت کیونکہ نہ فرماتا! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ کے نعلین شریف کو جب نجاست لگی تو حضرت جرائیل علیہ السلام آکر مطلع فرمائیں اگر ایسی بات ہوتی تو حضرت عائشہ کو الگ کردینے کا حکم بھی نازل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جاتا جب آیات برات نازل ہوئیں تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر بجا لائیں اسی اثناء میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی کو طمانچہ مارا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق رک جایئے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء اور شکر ایسے کیا ہے جیسے کرنے کا حق ہوتا ہے' حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی منقبت میں کیا خوب کہا۔

حصان رزان ماتزن برئیتک

وتصبح عزتی من لحوم الغوافل

آپ پارسا' عصمت ماب اور صاحب عزووقار ہیں کسی مکروہ بات سے متہم نہیں اور غافل عورتوں کے گوشت سے بے نیاز صبح کرتی ہیں یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں۔

اور وہ اندھا ہوگیا: الزہرا الفائح میں ہے کہ کسی شخص نے بیان کیا ہے کہ کوئی شخص سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نازیبا کلمات کہہ رہا تھا میں نے سنا اور خاموش رہا۔ بعدہ رات کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا! تیرے سامنے میری اہلیہ محترمہ کی فلاں شخص نے تنقیص کی تو خاموش رہا! تو نے اس کی مذمت کیوں نہ کی! وہ کہنے لگا مجھے قدرت نہیں تھی آپ ے فرمایا تو جھوٹا ہے پھر آپ نے شہادت کی انگلی سے میری آنکھوں کی طرف اشارہ کیا جب بیدار ہوا تو اندھا ہو چکا تھا۔

اعتراض اور جواب: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر رافضی نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو سامنے رکھتے ہوئے اعتراض کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا و قرن فی بیوتکن' تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو تو جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے عراق کی طرف کیوں نکلیں؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علمائے کرام جواباً فرماتے ہیں آپ نے وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما (اگر ایماندار دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان مصالحت کرا دو) کو سامنے رکھتے ہوئے یہ عمل فرمایا کیونکہ یہ آیت مرد اور عورت کے لئے عام ہے پس آپ کا صلح کیلئے نکلنا حق تھا۔

حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت لوط علیہ السلام کی ہمشیرہ ہیں اور وہ حضرت ابراہیم کے چچازاد بھائی تھے جب ہجرت کے دوران جابر بادشاہ نے انہیں پکڑا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام حجاب اٹھا دیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھ رہے تھے کہ اس ظالم کی حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک رسائی نہیں ہوئی۔ دیواریں آئینہ بن گئیں۔ یہاں تک کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا دل مطمئن رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس معاملہ میں کیوں حجاب نہ اٹھائے گئے جب وہ جماعت سے پیچھے رہ گئی تھیں یہاں تک کہ منافقین کو اتہام کا موقع ملا؟

اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حجاب اٹھا دیئے جاتے تب بھی منافقین یہی کہتے کہ وہ اپنی زوجہ کی پردہ پوشی کرتے ہیں اور لوگ کسی شک میں پڑے رہتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود اعلان برائت فرماتے ہوئے اعلان کیا سبحانک ھذا بھتان عظیم' اولیٔک مبرؤن مما یقولون آپ بالکل طیب و طاہر اور پاک ہیں' یہ بہت بڑا بہتان ہے آپ اس بات سے بلاشبہ بری ہیں' جو کچھ منافق کہتے ہیں۔

یہ برات حجاب اٹھانے سے بھی افضل ہے یہاں تک کہ آپ کے باعصمت ہونے کا نبی کریم ص کو خوب اطمینان تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کوئی ظالم غالب نہ ہوا نیز کسی کو آپ کی طرف ہاتھ اٹھانے کی جرات تک ہوئی!

اگر کہا جائے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی برات بچے کی زبان سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئی جب کہ وہ خود نبی تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح ان کی برات خدا تعالیٰ کی طرف سے کیوں نہ ہوئی؟ حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ نبی تو نہیں تھیں؟

پہلا جواب یہ ہے کہ مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور نبی نہیں تھا کہ اس کی زبان سے برات کا اعلان کرایا جاتا اور یہ مناسب نہیں تھا کہ اپنی برات کا اعلان وہ ازخود فرماتے اس لئے بچے کی زبان سے ان کی پاکدامنی کا اظہار کرایا گیا جسے ابھی تک بولنے کی بھی طاقت نہیں تھی اور حضرت عائشہ کی برات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے کرائی گئی جس کی کائنات میں مثال ہی نہیں ہاں' آپ کہاں کہاں بچہ؟

دوسرا جوب یہ ہے کہ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی کا نزول بند تھا کیونکہ آپ کو بھی اعلان نبوت کا حکم ہی نہیں ہوا تھا جیسے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانے میں نزول وحی کا سلسلہ منقطع تھا چنانچہ ان کی برات بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے سے کرائی! جب کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وقت تو وحی کا نزول باقاعدہ جاری تھا چنانچہ بچوں کی زبانی برات سے ابلغ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے آپ کی طہارت و پاکیزگی اور عصمت کا اعلان ہو۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزے سے تھیں کہ سائل آیا اور آپ نے ایک روٹی اسے عطا فرمائی اس لئے کہ آپ کے پاس اس وقت صرف ایک ہی روٹی تھی۔

عیون المجالس میں ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کوئی درہم صدقہ و خیرات کرتیں تو اسے اچھی طرح صاف کرلیتیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو عرض گزار ہوئیں اس لئے کہ میرا درہم فقیر کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ (جیسے اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی شان ہے) اس پر آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا عائشہ اللہ تعالیٰ تجھے مزید توفیق عطا فرمائے۔!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العالمین میں عرض کیا! الٰہی میری امت کا حساب میرے سپرد کیجئے۔ پھر ایک شخص فوت ہوا جس پر چند درہم قرض تھے آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض فرمایا تو ارشاد فرمایا آپ رحمتہ للعالمین ہیں اور میرے ایک بندے سے اعراض کررہے ہیں' میں رب العالمین ہوں لہٰذا یہ معاملہ مجھ پر ہی چھوڑیئے کیونکہ میری رحمت کی کوئی حد ہی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب افتراء کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم اپنے والدین کے پاس چلی جاؤ بلکہ گھر میں ہی رکھا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ محض افتراء ہے اگر اپنے گھر سے انہیں والدین کے گھر بھیج دیا گیا تو افتراء کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی' جو شان رسالت کے خلاف ہے۔ (تابش قصوری)

چشم فراست: حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ تعالیٰ سورۂ نور کی تفسیر میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا القوافراسة المومن فانه ینظر بنور اللّٰه ایماندار کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا کے حق میں آپ کے لئے چشم فراست سے کام لینا اولیٰ تھا۔

اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی آزمائش کے لئے چشم فراست بند کردیتا ہے۔

نوادر الملح میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنھا کی حاجت کا علم آپ سے پوشیدہ رکھا حالانکہ آپ اکرم الخلق ہیں اس لئے کہ نجومی اور کاہن کی بات غلط ہو۔

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ! کیا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی برات کے بارے میں جانتے تھے! عرض کیا ہاں ! آپ نے فرمایا پھر تم نے مجھے کیوں اطلاع نہ دی! جبرائیل عرض گزار ہوئے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا تھا اور حکم ہوا جبرائیل امتحان میری طرف سے ہے تو برات کا اعلان بھی میری سے ہی ہوگا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعلان نبوت کے چار سال بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی ولادت ہوئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں ،عمر 68 سال 58ھ میں وصال فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں بقول امام نووی رحمتہ اللہ تعالیٰ آپ سے ایک ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔

حضرت ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھا

: سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تیسری اہلیہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں۔ تیسری ہجری میں ان کا نکاح ہوا چار سو درہم حق مہر تھا علامہ طبری کہتے ہیں پہلے پہل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا جسے سیدنا فاروق اعظم نے منظور نہ کیا جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں پہنچی تو آپ نے سیدنا فاروق اعظم سے فرمایا کیا تجھے عثمان سے بہتر داماد کی خبر نہ دوں؟ اور حضرت عثمان سے کہا کیا تجھے عمر سے بہتر خسر نہ بتاؤں؟

وہ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! چنانچہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا پھر تم حفصہ کا نکاح میرے ساتھ کیجئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی دامادی کے شرف سے نوازتا ہوں! چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی رضا کو مقدم سمجھتے ہوئے آپ سے نکاح کردیا!

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شب بیدار اور بکثرت روزے رکھنے والی تھیں جنت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گی۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اعلان نبوت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں محب طبری کہتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اکتالیس ہجری میں وصال فرمایا مجمع الاحباب اور صفوۃ الصفوۃ میں 48ھ ہے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

: امہات المومنین میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہیں جن کا اسم گرامی ہند بنت ابی امیہ ہے ابو امیہ کا نام حضرت سہیل بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ابو سلمہ جنہوں نے ہماری واپسی کے بعد ہجرت مدینہ طیبہ کا ارادہ کیا تھا مجھے اپنے اونٹ پر سوار کیا میرا بیٹا سلمہ میرے پاس تھا جب بنی مغیرہ کے لوگوں نے دیکھا تو ابو سلمہ پر طعن کرنے لگے اور کہنے لگے اس خاتون کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے یہ یہاں کی بسنے والی ہے چنانچہ ان کے ہاتھوں انہوں نے اونٹ کی مہار کھینچ لی۔ میرے بیٹے کو چھین لیا میں روزانہ مقام ابطح جاتی جہاں سے میرے بیٹے کو ان لوگوں نے پکڑا تھا وہاں جاکر خوب روتی ایک روز بنی عامر کے کسی شخص نے میری حالت دیکھی تو ان لوگوں سے کہنے لگا تم نے اس بچاری سے بیٹا چھین لیا ہے، اسے واپس کردو، چنانچہ ان لوگوں نے مجھے میرا بیٹا واپس کردیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں نے اپنے بیٹے سلمہ کو لیا اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت اختیار کرلی' میرے ہمراہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی نہیں تھا مقام تنعیم پر حضرت عثمان بن طلحہ ملے دریافت کرنے لگے ابوامیہ کی بیٹی کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا اپنے خاوند کے پاس مدینہ طیبہ جا رہی ہوں!

انہوں نے میرے اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ طیبہ کی طرف چل پڑے' خدا کی قسم میں نے ان سے بڑھ کر کسی شخص کو بزرگ نہیں دیکھا' جب منزل پر پہنچے' اونٹ بٹھاکر ایک طرف ہٹ جاتے' یہاں تک کہ منزل بہ منزل طے کرتے ہوئے جب مدینہ منورہ پہنچے تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہم مدینہ پاک داخل ہوئے ہیں مجھے وہاں چھوڑ کر خود مکہ مکرمہ واپس پلٹے۔

وہ بیان کرتی ہیں' حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی پر مصیبت نازل ہو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر یہ دعا کرے۔ اللھم عندک احتسبت مصیبتی ھذہ اللھم اخلفنی فیھا خیرا منھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر جزاء عطا فرماتا ہے!

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غزوہ احد میں کاری زخم لگا تھا وہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ جمادی الثانی 4ھ میں انتقال فرماگئیں۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے وہی دعا پڑھنی شروع کی جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب شوال میں میری عدت پوری ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا' میں نے انکار کیا' پھر مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام نکاح وصول ہوا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیغام کو بخوشی قبول کیا مگر میں نے اپنی غیرت کی کیفیت بھی بیان کردی تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے میرے لئے خصوصی دعا فرمائی، پھر میں امہات المومنین میں اس طریقہ سے رہتی کہ وہ مجھ پر رشک کرتیں۔

اہم واقعہ: آپ فرماتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا! اے اہل بیت، اللہ تعالیٰ کی تم پر رحمت ہو تم صاحب حمد و مجد ہو یہ سنتے ہی مجھے رونا آگیا، آپ نے دریافت فرمایا! کیوں روتی ہو۔ میں نے عرض کیا آپ نے ان کی تخصیص فرمادی اور مجھے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا تم اور تمہارے بیٹے اہل بیت میں سے ہیں، اس لئے کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت عاتکہ کی بیٹی تھیں اور یہ بیان ہوچکا ہے کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی آپ کے پھوپھی زاد تھے، ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب ہے، ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک بار حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دامن میں چھپاکر دعا کی۔ اللھم الیک لاالی النار، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں! آپ نے فرمایا تم بھی!

باب الصدقہ میں گزر چکا ہے کہ ابوسلمہ کا نام عبداللہ ہے، اور ان کے بھائی کا ذکر سورۂ کہف وصافات کے بیان میں آچکا ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا 59ھ میں وصال ہوا اور الدرالثمین فی خصائص الصادق الامین میں یوں مرقوم ہے ام سلم بنت عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنھا کی والدہ کا نام رملہ ہے یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور والد کا نام حضرت ابوسفیان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے جس کا نام صخر بن حرب امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہے یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ (در ثمین)

مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوالعاص بن امیہ کا شجرہ اس طرح ہے پھر ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی پھوپھی کیسے ہوئیں؟

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے عبیداللہ بن جحش کے عقد میں تھیں جب وہ اسلام لائے اور حبشہ کی جانب ہجرت اختیار کر گئے' ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے مجھے ایک رات خواب میں اپنا خاوند نہایت بدصورت نظر آیا' صبح ہوئی تو وہ مجھے کہنے لگا میں نے دین کے معاملہ میں غور کیا تو مجھے نصرانیت سے بہتر کوئی معلوم نہیں ہوا' میں اس کے قریب پہنچ چکا تھا لیکن پھر میں دین اسلام میں داخل ہوا اب پھر میں نصرانیت کو قبول کر لیا ہے میں نے کہا واللہ! نصرانیت میں کوئی بہتری نہیں اور ساتھ ہی میں نے اپنا خواب بیان کر دیا اس نے غضب میں آ کر مجھ پر شراب انڈیل دی اور مرتد ہو کر مر گیا۔

پھر میں نے ایک حسین تر خواب دیکھا کوئی مجھے کہہ رہا ہے اے ام المومنین میں نے اس سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم پاک میں آنے کی تعبیر لی پھر جب عدت تمام ہوئی۔ تو میرے پاس نجاشی کی طرف سے ابرہہ نامی لڑکی آ کر کہنے لگی ہمارے بادشاہ نے کہا ہے' مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خط لکھا ہے کہ میں تیرا نکاح ان کے ساتھ کردوں! میں نے جواباً کہا اللہ تعالیٰ تجھے ہر بھلائی سے بہرہ مند فرمائے' پھر لڑکی نے کہا یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ کسی کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیں جو آپ کا نکاح کرے۔ میں بشارت سنانے والی لڑکی کو اپنی طرف سے ایک خلعت اور اپنے کنگن دیدیئے نیز حضرت خالد بن سعید کو نکاح کا وکیل مقرر کر دیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب رات آئی تو نجاشی نے تمام مسلمانوں کو اپنے ہاں بلایا جو وہاں موجود تھے پھر یہ خطبہ پڑھا الحمدللّٰہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیزالجبار واشھدان لاالہ الا اللّٰہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ وارسلہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون۔ پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے نکاح کیا گیا چار سو دینار مہر مقرر ہوا اور اس نے از خود قوم کے سامنے دینار بکھیر دیئے۔

کتاب "شرف المصطفیٰ" میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکیل تھے در ثمین میں ہے کہ یہ نجاشی کے پاس قاصد بن کر گئے تھے اور وکیل پہلے ہی شخص تھے بعض نے کہا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وکیل بنایا گیا تھا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ابوسفیان اس وقت دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے فتح مکہ کے موقع پر اسلام سے مشرف ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب مہر میرے پاس پہنچا تو جس لڑکی نے مجھے بشارت سنائی تھی پچاس مثقال میں نے اسے عطا کر دیئے مگر اس نے سبھی واپس کرتے ہوئے کہا میں نے دین مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنا کو قبول کرلیا ہے آپ بارگاہ مصطفیٰ میں میرا سلام کہہ دینا اور عرض کرنا میں بھی دین اسلام میں آچکی ہوں!

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خواتین کو تحائف خصوصاً خوشبو' عطر وغیرہ میرے پاس بھیجنے کا حکم دیا پھر ہم مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو وہ لڑکی کہنے لگی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں میرا سلام و پیغام دینا نہ بھولئے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب میں مدینہ طیبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس لڑکی کی کیفیت بیان کی اس کا سلام پیش کیا آپ مسکرائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں!

حضرت ام حبیبہ اور ابوسفیان: ابوسفیان' اسلام لانے سے قبل مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس گئے اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مسند شریف پر بیٹھنا چاہا تو فوراً ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے منع فرما دیا اور آپ کا بستر لپیٹ کر الگ رکھ دیا۔ ابوسفیان نے حیرانگی کے عالم میں دریافت کیا! کیا میں اس لائق نہیں تھا؟

بیٹی نے جواب دیا! ہاں تم اس کے لائق نہیں تھے' 44ھ میں آپ کا وصال ہوا' بعض نے 40ھ بھی لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم اس وقت آپکے کی بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر حکومت تھے!

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

: حضرت ام المومنین سودہ بنت زمعہ بنت قیس بن عبد شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم پاک میں شمولیت کا شرف حاصل ہے' پہلے پہل ان کے چچازاد سکران بن عمرو بن عبد شمش نے ان سے نکاح کیا' پھر ان کا حالت اسلام میں انتقال ہوا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے وصال کے بعد آپ سے نکاح فرمایا چار صد درہم مہر مقرر ہا' حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے بھی پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عقد ہو چکا تھا۔

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے زیادہ عمر ہونے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے معاملات میں اختیار دے دیا تھا اور عرض کیا میری غرض صرف یہی ہے کہ عاقبت میں میرا شمار ازواج مطہرات میں ہو' اور اپنی مصاحبت کو حضرت عائشہ پر ایثار کر دیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک دن ازواج مطہرات بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر دریافت کرنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں سے آپ کو جلدی کون ملے گی؟

آپ نے فرمایا جس کا ہاتھ لمبا ہوگا! اور فرماتی ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کو ایک بانس کی لکڑی سے پیائش کرنا شروع کی۔ پھر ہم تمام سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا وہ نہایت صالحہ اور بہت صدقہ و خیرات کرنے والی خاتون تھیں جس سے پتہ چلا ہاتھ لمبے ہونے کامفہوم سخاوت سے عبارت تھا!

مگر محب طبری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس میں راوی کی غلطی ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی اظہار تعجب کیا ہے کیونکہ امہات المومنین میں سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا جو عطاء و سخا اور صدقہ و خیرات دینے میں ممتاز تھیں' ان کا ہاتھ اس وجہ سے خوب دراز تھا جبکہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں انتقال کیا بعض نے تو 54 ہجری خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وصال بیان کیا ہے البتہ شہرت پہلے قول ہی کو ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی امہات المومنین میں شمولیت کی سعادت حاصل ہے آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی ہیں' آپ کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب ہے آپ کی پھوپھیوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کوئی بھی اسلام کا شرف حاصل نہ کرپائیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہافرماتی ہیں قریشی لوگوں میں مجھے کتنے ہی افراد نے پیغام نکاح دیا مگر میری ہمشیرہ حضرت حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں مشورہ طلب کیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہاں ہیں کیا اسے خبر نہیں جو اسے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم سے مرصع کرے گا۔ انہوں نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی میری ہمشیرہ کو بہت طیش آیا اور پکار اٹھیں کیا آپ اپنی پھوپھی کی لڑکی کا نکاح ایک غلام سے کئے دیتے ہیں اس لئے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے آپ کے لئے خرید کیا تھا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تنبیہہ فرمائی، اس نے حضرت زینب کو اطلاع کردی تو وہ بھی حمنہ پر بہت غضبناک ہوئیں، اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ وما کان لمومن ولا مومنة اذاقضی اللّٰہ ورسولہ امراً ان یکون لہم الخیرۃ من امرھم۔ کسی ایماندار مرد اور عورت کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار نہیں جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی امر میں اپنا فیصلہ نافذ کردیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ سنتے ہی کہا میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی ہوں، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر سرتسلیم خم کرتی ہوں، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیا کروں؟ میں نے دیکھا ہی نہیں تھا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ سے حضرت زینب کا نکاح کردیا جب آپ شب معراج جنت کا معائنہ فرمارہے تھے تو امہات المومنین کی تصاویر میں حضرت زینب کی صورت بھی ملاحظہ فرمائی، واپسی پر انہیں زید کے نکاح میں دیکھا تو خیال پیدا ہوا یہ میری زوجہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیسے ہوں گی جب کہ وہ زید کے پاس ہے ایسے عالم میں آپ نے یا مثبت القلوب ثبت قلبی پڑھا' اسے حضرت زینب نے سن لیا اور وہ حضرت زید کے پاس آئیں' انہیں آپ کے نظریہ کی اطلاع دی' اس پر انہوں نے کہا واللہ مجھے رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم سے زیادہ اور کوئی محبوب نہیں اور آپ کو بھی مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس کے بعد ہم کبھی جمع نہیں ہوں گے اٹھئے تاکہ کہ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو طلاق دیدوں' جب حضرت زید' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فریا امسک علیک زوجک' اپنی زوجہ کو اپنے پاس ہی رہنے دو' بعدہ یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ واذ تقول للذی انعم اللّٰہ علیک وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللّٰہ ----- الایتہ جب آپ یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے آپ کے جسم اقدس سے پسینہ ٹپک رہا تھا اور اس روز بہت سے لوگ اسلام میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے اگر یہ قرآن خدائی کلام نہ ہوتا تو یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی نہ ظاہر کرتے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

: بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید کے چچا مکہ مکرمہ آئے ان سے نام پوچھا کہا زید بن حارثہ پھر ان کی والدہ کا نام دریافت کیا حضرت زید نے بتایا سعدی' پھر ان کے چچا نے آپ کے والدین کو اطلاع کردی۔ وہ مکہ مکرمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور اپنے بیٹے کو آپ سے طلب کیا آپ نے انہیں لے جانے کا اختیار دیا مگر حضرت زید نے آپ سے جدا ہونا پسند نہ کیا' مجبوراً ان کے والدین آپ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چھوڑ کر واپس ہوئے۔

جب حضرت زینب کی عدت پوری ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کے ذریعے پیغام نکاح دیا' حضرت زید پشت کر کے کھڑے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے اور پیغام دیا' حضرت زینب نے کہا بہت اچھا ذرا میں اپنے رب سے اجازت لے لوں۔ چنانچہ آپ نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہوگئیں' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فلما قضیٰ زید منھا وطراً زوّجنا کھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

○ ام المساکین

حضرت ام المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبل از اسلام ام المساکین کے نام سے معروف تھیں کیونکہ آپ ضرورت مند لوگوں کی مالی طور پر حوصلہ افزائی فرمایا کرتی تھیں' پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جب وہ غزوۂ احد میں جام شہادت سے سیراب ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح فرما کر ام المومنین کا شرف پایا' مگر زیادہ دیر خدمت اقدس کا موقع نہ مل سکا کیونکہ بعد از نکاح دو یا زیادہ سے زیادہ آٹھ ماہ تک زندہ رہیں پھر وصال ہو گیا اور جنت البقیع میں آرام فرما ہوئیں۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلے نام برہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام میمونہ رکھا' غزوۂ خیبر کے بعد جب آپ سات ہجری کو عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان سے نکاح فرمایا۔

پہلے پہل وہ ابی وہم بن عبدالعزی کے عقد میں تھیں' بعدہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دیا' انہوں نے اپنے بہنوئی حضرت عباس (جو ام الفضل لبابہ کبریٰ کے خاوند تھے) کو اس سلسلہ میں اختیار دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سو درہم مہر ادا کیا جیسے ام المساکین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمایا تھا آپ نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا' مگر مسلم شریف میں ہے کہ آپ نے حالت حلال میں نکاح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا' علامہ محب طبری علیہ الرحمہ کہتے ہیں احتمال ہے وہ ماہ محرم ہوگا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تعجب ہے طبری کو یہ بھی معلوم نہیں کہ نبی کا نکاح حالت احرام میں بھی منعقد ہو جاتا ہے' روضہ میں مرقوم ہے کہ آپ نکاح کی بہ نسبت آخری خاتون ہیں جن سے آپ نے نکاح فرمایا!

حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں نکاح کا پیغام ملا اس وقت وہ اونٹ پر سوار تھیں تو فرحت و انبساط کے باعث وہ اونٹ سے اچھل کر نیچے آ پڑیں اور کہا' اونٹ اور سازوسامان سبھی کچھ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے' آپ کی حقیقی تین بہنیں اور بھی تھیں لبابہ الکبریٰ ام الفضل' لبابہ الصغریٰ ام خالد بن ولید' اور عصماء' چند اخیافی بہنیں تھیں یعنی والد کی طرف سے' زینب بنت خدیجہ اسماء اور سلمیٰ' رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چھیاسٹھ ہجری کو مقام سیرف میں انتقال ہوا' یہی وہ مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر نماز جنازہ کی امامت فرمائی پھر قبر میں وہ اور حضرت عبداللہ بن شداد اترے' یہ دونوں حضرت میمونہ کے بھانجے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنی مصطلق سے تھیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان سے جہاد فرمایا تو دیگر گرفتار شدہ لوگوں میں آپ بھی شامل تھیں' غنیمت کے طور پر آپ حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئیں مگر انہوں نے مکاتبہ بنا دیا' آپ نہایت حسین و جمیل تھیں' آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی خدمت میں زرکتابت کے سلسلہ میں معاونت کے لئے حاضر ہوئیں تو اس خیال سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کہیں نکاح کا ارشاد نہ فرما دیں براہ راست آپ کے پاس آنے سے شرماتی تھیں' تاہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تیری آزادی کے لئے میں زرمکاتبت ادا کردیتا ہوں' اگر تیری مرضی ہو تو تم میری رفیقہ حیات بھی بن سکتی ہو' حضرت جویریہ نے عرض کیا' میں راضی ہوں البتہ میرے ساتھ جتنے قیدی آئے ہیں ان تمام کو رہا کردیا جائے کیونکہ وہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی زوجہ محترمہ کے قرابت دار ہو جائیں گے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے باعث خیروبرکت کسی اور خاتون کو نہیں دیکھا۔

پوشیدہ اونٹ کہاں ہیں؟

بعض کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی المصطلق سے جہاد فرمایا' اور دوسرے قیدیوں کے ساتھ حضرت جویریہ بھی قیدی بن کر آئیں آپ نے محافظ صحابی سے فرمایا ان کی حفاظت کرنا' جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد حضرت حارث اونٹ لے کر اپنی بیٹی کا فدیہ ادا کرنے آئے' راستے میں دو اونٹ اسے بہت محبوب لگے تو انہیں وادی عقیق میں کسی گھاٹی میں پوشیدہ کرکے مدینہ پاک حاضر ہو کر عرض گزار ہوا' آپ کے ہاں میری بیٹی گرفتار ہے اس کے فدیہ میں یہ اونٹ لیجئے اور میری بیٹی کو آزاد فرمائیے' آپ نے فرمایا وہ دو اونٹ کہاں ہیں؟ سنو تم انہیں وادی عقیق کی فلاں گھاٹی میں پوشیدہ کرکے آئے ہو' یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد انک رسول اللّٰہ

واللہ ! سوا اس وحدہ لاشریک کے کوئی اس راز سے واقف نہیں تھا (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو دیکھتے ہی وہ خود' اس کے دو بیٹے اور اس کی قوم کے متعدد افراد ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے' پھر ان دونوں اونٹوں کو لایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیئے' آپ نے حضرت جویریہ کو باپ کے سپرد کردیا' بعدہ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بیٹی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا پیغام دیا اور ان کے والد نے منظور کرتے ہوئے آپ سے نکاح کردیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار صد درہم بطور مہر ادا فرمائے' حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اس وقت بیس سال تھی' یہ نکاح پانچ ہجری کو ہوا' اور پچاس ہجری کو انہوں نے وصال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

ام المومنین حضرت صفیہ بن حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات ہجری کو نکاح فرمایا' ان کا خاوند غزوۂ خیبر میں قتل ہو گیا تھا' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں فتح حاصل ہوئی' قیدیوں کو جمع کیا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کوئی کنیز عنایت فرمایئے' آپ نے فرمایا جاؤ اور قیدیوں میں سے ایک کنیز لے لو! انہوں نے حضرت صفیہ کو حاصل کر لیا تو ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے حضرت صفیہ کو دحیہ کے سپرد کردیا گیا ہے حالانکہ وہ بنی قریظہ اور نضیر کے سرداروں سے ہے' سوائے آپ کے کسی اور کے لائق نہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا جایئے اور انہیں بلایئے' حضرت صفیہ' حضرت دحیہ کی معیت میں آپ کے پاس آئیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی سے فرمایا' تم کوئی دوسری کنیز لے لو! پھر آپ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے اپنے حبالہ عقد میں لے لیا' اس وقت حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سترہ برس کی تھیں۔ راستہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ حضرت ام سلیم نے انہیں سامان کے ساتھ رخصت کیا' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لایا گیا' آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ان کو سہارا دیں' انہوں نے مقتولین خیبر پر جب گزر کیا تو حضرت صفیہ کے باپ' بھائی اور خاوند قتل ہو چکے تھے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری تو آپ نے فرمایا اسے آزاد کر دیا جائے اور اپنی قوم کے پاس جانا چاہئے اسے اختیار ہے' چاہے تو اسلام لے آئے' اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام روحاء پہنچے اس وقت تک حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدل چل رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواری روکی اور فرمایا آیئے میرے ساتھ سوار ہو جایئے اور پھر آپ نے سہارے سے سوار کرانا چاہا تو انہوں نے تعظیم و احترام کے پیش نظر آپ کی ران پر قدم رکھنا مناسب نہ سمجھا مگر آپ کے ارشاد فرمانے پر سہارا لیا اور سوار ہوئیں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور اپنا کمبل ان پر ڈال دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہنے لگے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وسلم نے انہیں اپنی کملی میں چھپالیا ہے تو یہ ام المومنین کی عظمت سے بہرہ مند ہو گئیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے اپنی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا میں تو حالت شرک میں بھی آپ کی عظمت و مودت کو دل میں جگہ دیئے ہوئے تھی اب تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عظیم دولت سے نواز دیا پھر کیوں نہ مجھے آپ سے رغبت و محبت ہو!

چاند گود میں اتر آیا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھ میں نیل سا پڑ چکا تھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو عرض کیا، میں سو رہی تھی، میرا سر ابن ابی حنیف کی گود میں تھا، کہ خواب دیکھا میری گود میں چاند اتر آیا ہے۔ میں نے اسے خواب سنایا تو اس نے سنتے ہی بڑے غضب سے مجھے طمانچہ دے مارا اور کہنے لگا تو بادشاہ کی تمنا کرتی ہے، یہ نیلا داغ اسی طمانچے کا ہے جس کا اثر آنکھ پر ہوا، حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دفعہ ان کے خاندان کی طرف نسبت کی تو آپ کو افسوس ہوا اور رونے لگیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس لائے اور رونے کا سبب دریافت کیا، بولیں، مجھے کہتی ہیں تم یہودی کی بیٹی ہو، آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ میں بھی تمہاری طرح افضل ہوں کیونکہ میرے سرتاج بھی نبی کریم محبوب رب العالمین ہیں اور میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام جبکہ میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ بیس نسبوں تک آپ کا شجرہ حضرت ہارون سے جا ملتا ہے، حضرت ہارون علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ آئے بعدہ مدینہ طیبہ تشریف پہنچے اور یہیں بیمار ہو کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وصال فرما گئے۔ احد شریف پر آپ کا مزار اقدس ہے' آپ نے وصال سے قبل کوہ احد میں دفن کرنے کی وصیت فرمائی تھی چنانچہ لوگوں نے آپ کی وصیت کے مطابق احد پہاڑ پر دفن کیا۔

جمعہ المبارک سے محبت

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز بیان کرتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ وہ یوم سبت کو پسند اور یہودیوں پر سخاوت کرتی ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے دریافت فرمایا تو عرض گزار ہوئیں' اللہ تعالیٰ نے یوم سبت کی جگہ جمعۃ المبارک عطا فرما دیا ہے۔ مجھے اس سے محبت ہے رہا معاملہ یہودیوں کو صدقہ و خیرات سے نوازنے کا تو ان سے میری قرابت ہے اس لئے صلہ رحم کرتی ہوں

حلال کم حرام زیادہ

کتاب العرائس میں ہے یہودیوں کے پاس رزق حلال اتنا ہی آتا جتنا ان کے لئے یومیہ ضرورت ہوتی' مگر حرام مال کے ڈھیر لگ جاتے' اللہ تعالیٰ نے شنبہ کے دن ان پر مچھلی کا شکار حرام ٹھہرایا اور عبادت کے لئے مخصوص فرمایا' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ تھا' ہفتہ کے دن بے شمار مچھلیاں پانی کی سطح پر نمودار ہو جاتیں' اور جب سورج غروب ہوتا تو وہ پانی کی تہہ میں چلی جاتیں۔ یہودیوں نے سمندر کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے حوض بنا لئے' مچھلیاں ان میں آ جاتیں اور یہ لوگ ہفتے کے دن رکاوٹ ڈال دیتے اور اتوار کو جاکر پکڑ لیتے' ان لوگوں کی تعداد ستر ہزار کے قریب تھی اس سلسلہ میں ان کے تین گروہ بن گئے۔

1۔ بعض نے ہفتے کے دن مچھلیاں قید کرنا اور اتوار کو پکڑ لینا معمول بنا لیا اور للہ تعالیٰ نے انہیں بندر بنا دیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

2 - بعض نے خاموشی اختیار کی ہے۔

3 - اور بعض نے انہیں روکا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو ورنہ اللہ کی گرفت میں آ جاؤ گے۔

چنانچہ یہ دو گروہ عذاب سے محفوظ رہے جبکہ پہلا عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ یہودیوں کو بھی اسی طرح شکار نہ کرنے کا حکم تھا جس طرح آپ لوگوں کو نماز ادا کرنے کا حکم ہے یعنی جمعۃ المبارک' مگر ان لوگوں نے جمعہ کی بجائے ہفتہ کو اپنایا اور آزمائش میں ڈالے گئے پھر اسی بنا پر شنبہ کے دن شکار کرنا حرام ٹھہرایا مگر انہوں نے تعظیم نہ کی اس شہر کا نام ایلہ تھا' (آج بھی یہ شہر موجود ہے' جس پر اسرائیل کا قبضہ ہے)

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کنیز سے پوچھا تو نے یہ بات کس کے اشارہ پر کی وہ کہنے لگی مجھے شیطان نے بہکایا تھا' چنانچہ آپ نے اسے آزاد فرما دیا۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال پچاس ہجری ماہ رمضان میں ہوا۔ بوقت وصال ان کے پاس ایک لاکھ درہم تھے جس میں تہائی حصہ کی اپنے بھانجے کے لئے وصیت کی' منہاج میں وضاحت ہے کہ ذی غیر مسلم کے لئے وصیت صحیح ہے!!

علامہ محب طبری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ باالتفاق امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن یہ ہیں' ان کے بارے کوئی اختلاف نہیں' ان میں چھ قریشی ہیں

حضرت خدیجۃ الکبریٰ' حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت حفصہ' حضرت ام حبیبہ' حضرت ام سلمہ' حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ چار عرب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شریف سے ہیں۔

حضرت زینب بنت جحش، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت میمونہ بنت حارث، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ایک بنی اسرائیل سے ہیں جن کا ابھی تذکرہ ہوا یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علامہ قرطبی نے ان کا نام ہارونیہ بھی درج فرمایا ہے (یعنی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہونے کی نسبت ہارونیہ بھی کہلاتی ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار سیریہ تھیں جن میں حضرت ماریہ قبطیہ بھی ہیں۔ حضرت ابراہیم بن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں کے صاحبزادے ہیں، شاہ مقوقس نے مصر سے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا آپ نے انہیں کنیز کی حیثیت سے اپنے ہاں رکھا بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ نے آزاد فرما کر ان سے نکاح فرمایا تھا،

ریحانہ بنت عمرو قریظہ کو بھی آپ کی خدمت کا شرف نصیب ہوا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے ہیں عبداللہ حضرت عبداللہ المعروف طیب و طاہر 2 - حضرت قاسم 3 - حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم (ہیں)

چار صاحبزادیاں ہیں

حضرت زینب حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ان تمام کو ماننا، پہچاننا اور یاد رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور انسان کے لئے یہ بات انتہائی معیوب ہے کہ انہیں اپنے سردار کی اولاد کا بھی پتہ نہ ہو، اور یہ تمام اولادیں حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں۔ سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیونکہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں۔
روضہ میں مرقوم ہے کہ ہر وہ خاتون جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور پھر مفارقت بھی کرلی ہو پھر بھی اس کا دوسرے کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ البتہ کنیز کے بارے مختلف آراء ہیں' مگر صاحب انوار اور عینی نے تحریک پر صاد کیا ہے' دیگر اکابر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے' صاحب تعلیقہ اور بارزی یوں تصریح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے ارشاد ہوا' ومن یقنت منکن للّٰه ورسوله وتعمل صاحا نوتها اجرها مرتین تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا ثواب کیسے کم ہو سکتا ہے' لہٰذا دوسروں کو جب ایک نیکی کا ثواب دس گنا دینے کا ارشاد ہے تو ان کی ایک نیکی دو نیکیوں کے برابر اس بنا پر ہر ایک نیکی کا ثواب امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بیس گنا بڑھ جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ اعلم الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل صحابہ کرام علیہ الرحمتہ والرضوان

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی (الایۃ) اور اللہ تعالیٰ کی منتخب بندوں پر سلام ہو!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، وہ منتخب اور مخصوص افراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا گناہ میرے صحابہ سے عداوت رکھنا ہے اگر کسی شخص کے اس تمام انسانوں کے گناہ ہوں وہ ایسی حالت میں اللہ سے ملاقات کرے یہ اس کے لئے اس سے اچھا ہوگا کہ وہ صحابہ کرام کی دشمنی میں مرے، یعنی تمام انسانوں کے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اور جرم صحابہ کرام سے عداوت و دشمنی اور بغض ہے! یہ ایسا گناہ ہے جسے روز قیامت بخشا نہیں جائے گا! حدیث ملاحظہ ہو۔ عن النبی لان یلقی اللّٰہ عبد بذنوب العباد خیرلہ من یبغض رجلا من اصحابی فانہ ذنب لا یغفرلہ یوم القیامۃ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو میرے لئے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ان میں سے کسی کو میرا وزیر اور کسی کو میرا خسر بنایا جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انہیں برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ' ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين۔ شفاء شریف میں ہے۔الله الله فی اصحابی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی الله ومن آذی الله يوشک ان یاخذه۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی شان میں غلط بات کہنے سے ڈرتے رہو۔ جو ان سے میری محبت کے باعث محبت رکھتا ہے تو میں ان سے محبت رکھتا ہوں اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا کہ مجھ سے عداوت رکھتا ہے جس نے انہیں کسی طرح بھی تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اللہ تعالیٰ اسے بہت جلد عذاب سے دوچار فرمائے گا۔

حضرت شیخ عبدالرحیم بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس تابعین علیھم الرحمتہ والرضوان سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان فرمایا جس نے میرے اصحاب سے محبت کی اور انہیں محبوب جانا' ان کے لئے دعائیں کیں۔ روز قیامت وہ میرے ساتھ ہوگا۔

اہل مدینہ کے ہاں اول التابعین حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اہل کوفہ کے نزدیک سید التابعین حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' نیز اہل بصرہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اولیت دیتے ہیں یہ بات حضرت قیس بن حازم سے روایت کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ' میرے ازواج اور میرے اہل بیت سے جس نے محبت رکھی اور ان میں سے کسی پر طعن نہ کیا وہ شخص ان کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت کی دولت لئے دنیا سے رخصت ہوا وہ روز قیامت میری معیت میں ہوگا دیکھئے حدیث شریف قال ابن عباس قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب اصحابی و ازواجی واہل بیتی ولم یطعن فی احد منھم و خرج من الدنیا علی محبتھم کان معی فی درجتی یوم القیامۃ۔

مبارک وطن

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مات من اصحابی بارض قوم کان نورھم وقائدم یوم القیامۃ۔ میرے صحابہ کرام علیہ الرحمتہ الرضوان میں سے کوئی جس جگہ وصال فرمائے۔ وہاں کے لوگوں کیلئے روز قیامت ان کا وہ قائد ہوگا اور ان کے لئے انوار و تجلیات کا سبب بنے گا۔

صحابی کون؟

والصحابی کل مسلم رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولو ساعۃ وان لم یجالسہ۔ صحابی اس خوش نصیب مسلمان کو کہتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حین حیات دیکھا اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ دیکھا ہو گو اسے آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھنے کی سعادت بھی حاصل نہ ہوئی ہو۔ امام بخاری اور دیگر محدثین علیھم الرحمتہ کا یہی مذہب ہے۔

ارتداد سے صحابیت کا شرف منقطع نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ دوبارہ زمرہ اسلام میں شامل ہوچکا ہو!!

امام ابن الصلاح علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار دنیا سے راہی بقاء ہوئے تو اس وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین موجود تھے جنھوں نے آپ سے ارشادات و ملفوظات سننے اور روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(5) صحبت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فاحسنت صحبتہ۔
بارگاہ نبوت میں ہمہ وقت حاضری اور نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی خدمت میں حاضر رہنا مجھے جملہ اعمال سے حسین لگتا ہے۔

اور علامہ طبری بیان کرتے ہیں کہ صدیق اکبر اٹھارہ سال کی عمر سے آپ کی خدمت میں باقاعدہ رہنا شروع کردیا تھا۔

محبت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم حب ابی بکر واجب علی امتی' حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی محبت میری امت پر فرض ہے!

محبت صدیق کا ثمرہ

عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم' لما کانت الليلة التی ولد فیھا ابوبکر تجلی ربکم علی جنات عدن فقال عزتی وجلالی لا ادخلک الا من احب ھذا المولود۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جس رات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ پیدا ہوئے' تمہارے رب جل و علیٰ نے جنات عدن کو اپنے خصوصی تجلی سے نوازا اور ارشاد فرمایا' مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تیرے اندر میں صرف اسے ہی داخل کروں گا جو اس نومولود سے محبت رکھے گا!!

افضل ترین مرداں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا' تمہارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سامنے ابھی ایک وہ شخص ظاہر ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے میرے بعد تمہارے لئے سب سے افضل و بہتر تخلیق فرمایا ہے۔ اور اس کی شفاعت انبیاء کرام جیسی ہوگی جیسے ہی آپ نے اپنے کلام کو مکمل فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلوہ گر ہوئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھتے ہی فرط محبت سے کھڑے ہوئے اور آپ کو چوم لیا!! یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احد خیراً منه ولا افضل وله شفاعة کشفاعة النبین فطلع ابوبکر فقام الیه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقبله۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محشر کے دن منادی ندا کرے گا این السابقون الاولون؟ فقال من السابقون الاولون کہاں ہیں، عرض کیا گیا کون؟ فرمایا این ابوبکر، یعنی ابوبکر کہاں ہیں؟

فتجلی اللہ له خاصة وللناس عامه اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خصوصی تجلی سے سرفراز فرمائے گا جبکہ دیگر لوگوں کے لئے عام تجلی ہوگی!

بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز اور روزے کے باعث تم پر فضیلت نہیں رکھتے بلکہ ان کا دل محبت الٰہی اور مخلوق خدا کی خیر خواہی سے معمور ہوچکا ہے (شرح اربعین، شرح بخاری شریف)

محبت صدیق کا صلہ

قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنه اجتمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بجبریل فی الملاء الاعلیٰ فقال یاجبریل هل علیٰ امتی حساب قال نعم ماخلا ابابکر یقال له یا ابابکرا دخل الجنة فیقول لاادخلها حتیٰ یدخل معی من احبنی فی دارالدنیا۔

(شب معراج) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاء اعلیٰ میں حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کیا میری امت کا بھی حساب ہوگا؟ انہوں نے کہا ہاں! البتہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب نہیں ہوگا جب انہیں کہا جائے گا جنت میں تشریف لے جایئے تو وہ عرض گزار ہوں گے میں جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک وہ تمام لوگ جنت میں داخل نہ ہو جائیں جو دنیا میں میرے ساتھ محبت رکھتے تھے۔

سیدنا فاروق اعظم کی آواز

قال عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ وددت انی شعرۃ فی شعر ابی بکر!!
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' مجھے یہ بات بے حد پسند ہے کاش کہ میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بال ہوتا' نیز میری آرزو ہے کہ میں جنت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منازل ملاحظہ کرتا!

لبیک یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر کھڑے ہوکر دریافت فرمایا این ابوبکر؟ قال لبیک یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! حاضر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وسلم' آپ نے فرمایا آپ نے پہلی رکعت پائی! عرض کیا میں پہلی صف اور پہلی رکعت میں شامل ہوا بعدہ وضو کے بارے مجھے وسوسہ سا ہوا جب میں صف سے نکل کر مسجد کے دروازے پر آیا تو ہاتف غیبی نے آواز دی ادھر توجہ کریں میں نے ادھر دیکھا تو سونے کی ایک پلیٹ نظر آئی جس میں نہایت صاف شفاف اور پاکیزہ پانی تھا جو برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ طیب اور اسے ایک رومال سے ڈھانپ دیا گیا تھا جس پر تحریر تھا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ' ابوبکر الصدیق' پھر میں نے وضو کیا اور اسی طرح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رومال سے ڈھانپ دیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں قرات سے فارغ ہوا تو رکوع کے لئے اپنے گھٹنے پر ہاتھ لے گیا مگر رکوع نہ کرسکا جب تک آپ نہ آئے۔ تمہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وضو کرایا حضرت میکائیل علیہ السلام نے رومال دیا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے میرا گھٹنا پکڑے رکھا!!

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنتی جاگیر

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حدیث شریف میں دیکھا ہے کہ شجرطوبیٰ کے نیچے فرشتوں کا اجتماع ہوا وہاں ایک فرشتے نے اپنی آرزو کا اس طرح اظہار کیا کیا ہی اچھا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہزار فرشتوں جیسی قوت عطا فرمائے اور ہزار پرندوں کے پر پھر میں جنت میں پرواز کروں یہاں تک کہ اس کی آخری حد کو چھولوں!

اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی خواہش کے مطابق طاقت اور پر عنایت فرمائے پھر اس نے جنت کی پیمائش کیلئے پرواز شروع کی ایک ہزار سال تک اڑتا رہا آخرکار تھک ہار کر پروں سے ہاتھ دھو بیٹھا' اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اسے وہی طاقت پرواز عطا فرمائی اور وہ پھر ایک ہزار سال تک محو پرواز رہا یہاں تک کہ پھر اس کے پر کمزوری کے باعث گر پڑے۔ تیسری بار پھر اللہ تعالیٰ نے اسے طاقت سے نوازا وہ پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ ہزار سال تک پرواز میں رہا! پروں نے پھر جواب دیدیا اور جنت کے ایک محل کے دروازے پر روتا ہوا گر پڑا۔

محل سے ایک حور نے جھانک کر دیکھا تو کہا تم کیوں رو رہے ہو۔ جنت تو فرحت و انبساط کی جگہ پر خوشی اور سرور کا مقام ہے۔ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے جن کی پیمائش کے سلسلہ میں معارضہ کیا تھا' اس نے مجھے طاقت سے نوازا یہاں تک کہ تین ہزار سال تک محو پرواز رہا اب تھک کر گر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑا ہوں' نہ جانے جنت ابھی کتنی وسعت رکھتی ہے!

حور نے جواباً کہا' مجھے رب العزت کی قسم ہے جس قدر اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جنت تیار کی ہے ابھی اس کے دس ہزار حصوں میں سے ایک حصے کو بھی تم عبور نہیں کرپائے!! (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)

آفتاب کی زینت نام صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یاعائشۃ الا امنحک الا احبوک قالت بلٰی یا نبی اللّٰہ! قال ان اسم ابیک مکتوب علی قلب الشمس وان الشمس لتقابل الکعبۃ کل یوم فتمتنع من العبور علیھا فیزجرھا الملک الموکل بھا ویقول بحق مافیک من الاسم الا ماعبرت فتعبر۔ (عیون المجالس)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا! کیا میں تمہیں خوشخبری سناؤں' کیا میں تمہیں خصوصی بات سے آگاہ کروں؟ عرض کیا! کیوں نہیں یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور آگاہ فرمایئے!

آپ نے فرمایا' تمہارے باپ کا نام آفتاب کے سینٹر (قلب) میں نقش ہے جب سورج یومیہ کعبہ مقدسہ کے مقابل پہنچتا ہے تو رک جاتا ہے پھر وہ فرشتہ جو اس پر مقرر ہے وہ چلاکر کہتا ہے اس مقدس نام کے صدقے روانہ ہو جس کا نام تیرے قلب میں نقش ہے یہ سنتے ہی آفتاب منزل کی طرف رواں ہوجاتا ہے!

فرشتے بصورت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحب معراج تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے شب معراج آسمان پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت پر تھا! میں نے بارگاہ الٰہی! میں عرض کیا! کیا صدیق کو مجھ سے پہلے عروج عطا ہوا آواز آئی نہیں بلکہ آپ کی ان سے محبت کے باعث میں نے ہر آسمان میں ان کی صورت پر ایک ایک فرشتہ بنا دیا!

محبت صدیق کا ثمرہ

شب ہجرت غار ثور میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے جہاں تک ممکن تھا اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے جو مراتب و مناصب ہیں پہچان لئے! آپ سے گزارش ہے، آپ مجھے مطلع فرمایئے اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے وسیلہ سے میرا کیا مقام ہے!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! میں اللہ کا رسول ہوں، تم میرے تصدیق کرنے والے ہو، میرے بازو! میرے غمگسار، مونس و غمخوار ہو، میرے خلیفہ اور میرے نائب اور تم بعداز وصال میرے پہلو میں ہوں گے جو بھی شخص تیرے ساتھ محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے بخشش سے بہرہ مند فرمائے گا۔

سوز صدیق و علی از حق طلب

الریاض النضرۃ میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے انہوں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا، تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا قال سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقول لا یحوزا حدالصراط الا من کتب له علی بن ابی طالب الجواز کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا! پلصراط سے وہی شخص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گزرے گا جس کے پاسپورٹ پر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستخط ہوں گے!

یہ سنتے ہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! قال علی! وانا سمعتہ یقول لا تکتب الجواز الا لمن یحب ابا بکر!!

مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

جسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت نہیں ہوگی اس کے لئے پاسپورٹ جاری نہ کریں۔

وادی مقدس

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں قرآن کریم اس آیت مبارکہ فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی' موسیٰ علیہ السلام اپنے جوتے اتار لیجئے۔ آپ تو وادی مقدس طوی میں ہیں) کے متعلق سنا ہے کہ اسی کی خاک سے صدیق اکبر کا جسم تیار ہوا ہے قرطبی فرماتے ہیں مقدس، مطہر اور پاکیزہ کو کہتے ہیں۔

نکتہ

طور پہاڑ کے دامن کو وادی مقدس کے نام سے شہرت حاصل ہے مگر صدیق اکبر کا خمیر اس خاک سے تیار نہیں ہوا بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے ہوئے علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ انسان کو بعد از وصال وہی دفن کیا جاتا ہے جہاں سے اس کا خمیر تیار ہوا ہو! اس بناء پر وادی مقدس سے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ، روضہ مقدسہ، مسجد نبوی شریف کو بھی قرار دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا کیونکہ صدیق تو حبیب کے پہلو میں مدینہ طیبہ آرام فرما ہیں اور ضرب المثل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھی کتنی درست ثابت ہو رہی ہے۔

پہنچی وہی پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم (تابش قصوری)

سورج کو حبیب و صدیق کی زیارت!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شب معراج میرے سامنے ہر چیز کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ آفتاب کا بھی میں نے معائنہ کیا اسے سلام سے مشرف کیا اور اس سے گہن (گرہن) کے بارے دریافت کیا تو سورج نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک گاڑی ایسی عظیم شئی پر رکھا ہوا ہے جس کے باعث میں رواں دواں رہتا ہوں اور جب میں بلندیوں پر اپنی بڑائی کی طرف دیکھتا ہوں تو سمندر میں گر پڑتا ہوں ایسی کیفیت میں مجھے دو ہستیوں کی زیارت ہوجاتی ہے ان میں ایک احد احد اور دوسری شخصیت صدقت صدقت کے کلمات ادا کرتی ہے تو ان دونوں کے وسیلہ سے مجھے گرہن سے نجات حاصل ہوتی ہے پھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوتا ہوں یہ کون کون سی شخصیت ہے آواز آتی ہے احد احد پکارنے والے میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور جو صدقت صدقت سے احد احد کی توثیق کرتا ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں!!

صداقت صدیق کی حفاظت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم خاص اور آپ کی رضاعی خالہ ام سلیم کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک انصاری عورت بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب یوں عرض کیا! میں نے خواب میں دیکھا کہ شہد کی مکھی میرے گھر میں گر پڑی ہے جبکہ میرا خاوند سفر میں ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا اب تم صبر کرو! اور آج سے ملنے کا خیال دل سے نکال دو! وہ روتی ہوئی وہاں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور اپنا خواب سنایا! مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو تعبیر دی اسے بیان نہ کیا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جایئے' آج شب تو اس سے ملے گی! وہ چلی اور ان دونوں تعبیروں کے باعث متفکر تھی' جب کچھ رات بیت گئی تو اس کا خاوند گھر پہنچ گیا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاکر حسب واقعہ اطلاع دی' آپ دیر تک اس کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے جو تعبیر دی وہی درست تھی کیونکہ اس کا خاوند فوت ہوچکا تھا مگر جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان صداقت سے یہ کلمات برآمد ہوئے کہ تمہارا خاوند آج شب تجھے ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ زندگی سے نوازا اور فرمایا مجھے حیا آتی ہے کہ صدیق کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات پورے نہ ہوں اور ان کی طرف کذب کاالزام منسوب ہو (واللہ تعالیٰ اعلم)

قال! یا محمد الذی قلتہٗ ھو الحق ولکن لما قال الصدیق انک تجتمعین به هذه اللیلة استحیا اللّٰه منه ان یجری علی لسانه الکذب لانه صدیق فاحیاه کرامة له

شہادت صدیق، مسلم

حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ لایا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھنا چاہی تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور نماز جنازہ کی ادائیگی سے منع کیا۔ یہاں تک کہ صدیق اکبر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اس شخص کی نماز پڑھایئے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں اس کی نسبت خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا! اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور نماز جنازہ کی ادائیگی کے بارے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میری شہادت پر مقدم ہے!

چار صد حوریں اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرشتے ملاقات کرتے رہتے ہیں اور انہیں جنت کی سیر کراتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج ایک عظیم الشان محل دیکھا جسے اوپر سے نیچے تک ریشم و حریر سے سجایا گیا تھا جب جبرائیل سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا یہ محل کسے عطا ہوگا تو انہوں نے کہا یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے!!

سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ مخصوص حوریں ہیں جنہیں گلاب سے تخلیق کیا گیا ہے وہ جنت میں گلابی نسبت سے معروف ہیں وہ انبیاء رسل، صدیقین اور شہداء کے لئے وقف ہوں گی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملکیت میں ایسی چار صد حوریں دی جائیں گی۔

امام الانبیاء کی آخری نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ جو آخری نماز ادا فرمائی وہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں تھی عربی کلمات ملاحظہ ہوں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ آخر صلاۃ صلاھا النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم التی خلف ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ (رواہ النسائی والطبرانی)(تفصیل مناقب عشرہ مبشرہ میں آ رہی ہے)

ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صلی خلف عبدالرحمٰن بن عوف ایضاً بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔

وضاحت

اس میں مطلقاً نماز کی ادائیگی کے بارے میں ہے جبکہ اول الذکر حدیث میں آخر صلاۃ کے کلمات ہیں اس لئے یہاں کوئی ابہام نہیں، سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی سی نماز حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بھی اقتداء میں ادا کی ہوگی۔ نیز اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان حضرات کی اقتداء میں نماز ادا فرما کر عملاً متحقق فرما دیا کہ افضل مفضول کی اقتداء کر سکتا ہے! (تابش قصوری)

پھولوں سے استقبال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فی سبیل اللہ دو دو چیزیں دیتا ہے جنت کے دروازوں پر پھول لئے فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور کہتے ہوں گے اے اللہ کے بندو، اے ایماندروں دوڑو، دوڑو (ہم تمہارے استقبال کیلئے حاضر ہیں)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا ایسے شخص کا مال و دولت برباد نہیں ہوگا، اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا صدیق آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے بلکہ تم انہیں میں سے ہو جو جوڑا جوڑا راہ خدا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں دیتے ہیں! جوڑے جوڑے سے مراد دو دو روٹیاں یا دو دو درہم و دینار والمعنی ان عملہ ماضاع یعنی اس کا مطلب ہے کہ ایسے شخص کا عمل ضائع نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عنداللہ! تم جو بھی عمل خیر آگے بھیجو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بہتر پاؤ گے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عموماً یہ دعا فرمایا کرتے' اللھم اجعل خیرعمری آخر وخیر عملی خواتمہ وخیرایامی یوم قائک الٰہی میری عمر کا آخری حصہ بہتر فرما اور میرا آخر عمل خیر ہو اور اپنی ملاقات کا دن میرے لئے تمام دنوں سے بہتر فرما!

نقاش فطرت کا نقش

حضرت مصنف فرماتے ہیں میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم دفع خاتمہ الٰی ابی بکر وقال اکتب علیہ لا الہ لا اللّٰہ محمدرسول اللّٰہ فدفعہ ابوبکر الی النقاش وقال اکتب علیہ الا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ فلما جاء بہ ابوبکر الٰی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم وجدعلیہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابوبکر الصدیق' فقال ماھذہ الزیادۃ یاابابکر فقال مارضیت ان افرق اسمک عن اسم اللّٰہ واما الباقی فماقلتہ منزل جبریل وقال ان اللّٰہ تعالٰی یقول انی کتبت اسم ابی بکر لانہ مارضی ان یفرق اسمک عن اسمی فانا رضیت ان افرق اسمہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک انگوٹھی یہ کہتے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی کہ اس پر لاالہ الااللہ کے کلمات نقش کرا لائیں' آپ نقاش کے پاس پہنچے اور کہا اس پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نقش کردیں چنانچہ صدیق اکبر انگوٹھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو اس پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق نقش تھا' نبی کریم صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیق اکبر سے ان زائد کلمات کے متعلق دریافت فرمایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کا نام علیحدہ رہے مگر آگے جو کلمات درج ہیں اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں۔

اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور حقیقت احوال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرے حبیب کے نام کو صدیق نے میرے نام سے دور رکھنا پسند نہ کیا تو مجھے بھی یہ بات پسند نہ آئی کہ صدیق کا نام حبیب کے نام سے علیحدہ رکھوں' یہ نام میں نے نقش فرمایا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

(نوٹ) مردوں اور عورتوں کو انگوٹھی پہننا مستحب ہے مرد صرف چاندی کی اور عورت ہر قسم کا زیور پہن سکتی ہے مرد کے لئے سونا اور دیگر دھاتوں کا بطور زیور استعمال جائز نہیں۔ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقیق کو بطور نگ پسند فرمایا اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بہتر یہی ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہنی جائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

خلافت اور ضیافت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' میں نے آپ کے تقدم کے بارے کہا' اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کی تقدیم فرمائی اور جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیر تک الاقربین (میرے حبیب اپنے قریبی رشتہ داروں کو میرا ڈر سناؤ) تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعوت اسلام دی' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار قدم پر اپنے والد ابوطالب سے اجازت طلب کی انہوں نے اسلام قبول کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا اور حضرت علی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمرہ اسلام میں داخل ہوئے یہی وجہ ہے کہ آپ کو چوتھے خلیفہ بننے کا اعزاز ملا۔

بعض اکابر فرماتے ہیں خلافت اہل بیت کی ضیافت ہے جب مہمان ضیافت سے فارغ ہوجاتے ہیں تو پھر اہل بیت کھانا کھاتے ہیں (لہٰذا اہل بیت نے تین خلفاء کی ضیافت کا حق ادا کیا) سبحان اللہ!

ثمرہ محبت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی سر اٹھاکر اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس یہودی کو مطلع فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں تیرے لئے دو چیزوں کو اٹھا لیا ہے ہاتھوں کی بیڑیاں اور پاؤں کی زنجیریں!!

یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھا اشھدان لا الہ الا اللّٰہ واشھدان محمداً رسول اللّٰہ اور کہنے لگا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مجھے مزید محبت ہوچکی ہے آپ نے فرمایا سنئے اللہ تعالیٰ نے اسی محبت صدیق کے صدقے تجھے جنت عطا فرمادی۔ (عیون المجالس)

ہمارے مال و جان اولاد سب کچھ آپ پر قربان

تفسیر قرطبی میں ہے کہ غزوہ بدر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مقابلے کے لئے بلایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا متعنا بنفسک یاابابکر اماتعلم انک عندی بمنزلہ

السمع والبصر ۔ ہمیں اپنی ذات سے فائدہ حاصل کرنے دیں' اے ابوبکر تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تم میرے نزدیک کان اور آنکھ کا مقام رکھتے ہو۔

غیرت صدیقی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو دعوت اسلام دی اور فرمایا تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو نیز اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ بھی! اس پر ایک یہودی نے کہا دیکھئے ہم امیر ہیں اور اللہ فقیر!! یہ سنتے ہی غیرت صدیقی نے للکارا اور اسے ایک طمانچہ رسید کردیا اور فرمایا اگر ہمارے درمیان عہد نہ ہوتا تو تجھے قتل کردیتا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہودی کے بارگاہ الوہیت میں نازیبا کلمات کی حکایت کی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی سے دریافت کیا تو اس نے صاف انکار کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کے لئے فوراً یہ آیت نازل فرمادی لقد سمع اللّٰہ قول الذین قالوا ان اللّٰہ فقیر ونحن اغنیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات کو سن لیا ہے جو کہتے ہیں اللہ فقیر ہے اور ہم غنی۔ (تفسیر رازی)

بے حساب ثواب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یاابابکر ان اللّٰہ اعطاک ثواب من آمنہ منذخلق آدم الی ان بعثنی۔ اے صدیق اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میرے مبعوث ہونے تک جتنے بھی ایمان والے ہوئے ان تمام کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمایا۔

اور اے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری بعث سے قیام قیامت تک جتنے لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے ان تمام کا ثواب اللہ تعالیٰ تجھے عطا فرمائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نوری پرچم پر نام صدیق

عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان للّٰہ علما نور مکتوبا علیہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابوبکر الصدیق۔ بے شک اللہ تعالٰی کا ایک نوری پرچم ہے جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول ابوبکر الصدیق لکھا ہوا ہے۔

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انک جعلت ابابکر رفیقی فی الغار فاجعلہ رفیقی فی الجنۃ الٰہی جیسے ابوبکر تو نے میرا غار میں رفیق بنایا اسی طرح انہیں جنت میں بھی میرے رفاقت کی نعمت عطا فرمانا!!!

دعوت مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

روض الافکار میں ہے کہ نو روز تک ایام علالت میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ نہایت گورے سفید رنگت مگر دبلے' نرم رخسار والے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی دعوت فرمائی اور اپنے دست اقدس سے ہر ایک کو ایک لقمہ کھلایا اور فرمایا سیدالقوم خادمھم قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو تین لقمے کھلائے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب میں نے ان کے منہ میں پہلا لقمہ رکھا تو جرائیل علیہ السلام نے کہا عتیق تجھے مبارک ہو جب دوسرا لقمہ کھلایا تو میکائیل نے کہا رفیق تجھے مبارک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جب تیسرا لقمہ کھلایا تو رب العزت نے فرمایا صدیق تجھے مبارک ہو۔

اگر کہا جائے کہ جبرائیل اور میکائیل کی مبارکبادی کے باوجود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلاتے رہے اور جب اللہ تعالیٰ نے مبارکباد کہا تو آپ نے مزید لقمے نہ ڈالے' اس کا کیا سبب ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مبارکبادی اس تے بے نیاز کردیا تھا۔

کرم بالائے کرم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اوپر کسی کا کوئی احسان ایسا نہیں جس کا ہم اسے بدلہ نہ دیا ہو سوائے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیونکہ ان کے ہم پر اتنے احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت میں انہیں عطا فرمائے گا!

سب سے زیادہ بہادر کون؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے دریافت فرمایا تمہارے نزدیک سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ انہوں نے جواباً کہا آپ ہیں!

حضرت علی المرضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں جب کسی کا مقابل ہوا اس سے بدلہ لیا لیکن میرے نزدیک سب سے زیادہ بہادر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کیونکہ یوم بدر میں ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک کیمپ بنایا اور کہا اس کیمپ کی حفاظت کون کرے گا! تاکہ مشرکین میں سے کوئی آپ تک نہ پہنچ سکے! واللہ! اس اعلان پر کوئی ہمارے قریب نہ آیا مگر ابوبکر صدیق! انہوں نے اپنی تلوار نکال لی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت پر کمربستہ ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت مصنف رحمتہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس عظیم شخصیت کے مناقب و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل میں بہت معمولی سے تحریر ہوئے جو معدن فخار، کنز وقار، محب مصطفیٰ، رفیق غار، شیخ المھاجرین والانصار، سابق الایمان، صاحب، صدیق، موید بالتحقیق، الخلیقتہ الشفیق، پاکیزہ فطرت، عمدہ اصل، جن کا لقب عتیق جن کی کنیت ابوبکر، جو صدیق کی منفرد صفت سے معروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر راضی وہ اللہ پر راضی اور اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام جنت بنایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ارضاہ واجعل الجن ے منورہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب سراج اہل جنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

آفتاب جنت؟

قال علی ابن طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقول عمر بن الخطاب (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سراج اہل الجنۃ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتیوں کے آفتاب ہیں!

فبلغ ذلک فقال انت سمعت ھذا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

قال نعم، پھر یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو وہ حضرت علی اللہ تعالیٰ سے ازخود دریافت کرنے پہنچے اور فرمایا کیا آپ نے یہ بات خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہاں!

قال یا علی کتب لی خطک فکتب بعد البسملۃ ھذا ما ضمن علی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم عن جبریل علیہ السلام عن ربہ عزوجل ان عمر بن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الخطاب سراج اهل الجنة
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر مجھے تحریر فرما دیں پس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر فرمایا' یہ ضمانت نامہ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہے جسے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہوں نے حضرت جبریل سے اور اس نے اللہ کی طرف سے فرمایا بیشک عمر بن خطاب جنتیوں کے سورج ہیں فاخذ ها عمر وقال اجعلوها في كفني حتی السقی بها ربی ففعلوا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحریر کو وصول پایا اور تاکید کی کہ اسے میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ میں اپنے رب کے حضور پیش کر سکوں پس بعد از وصال صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی پر عمل کیا حضرت طبرانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ قریش شرک کی تاریکیوں میں مبتلا تھے جب سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نور اسلام سے آراستہ ہوئے تو ان لوگوں کے مقدر کا ستارہ چمکا اور آپ نے انہیں بھی شرک کے اندھیروں سے نکال کر نور اسلام کی راہ پر گامزن کیا اگر سراج کا معنی آفتاب کی بجائے چراغ کیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے چراغ کا فائدہ یہ ہے کہ وہ قریب کے اندھیرے کو دور کرتا ہے مگر جنت میں تو تاریکی ہوگی ہی نہیں؟ پھر اس کا کیا مطلب لیا جائے گا؟ کہ وہ اہل جنت کے چراغ ہیں؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں' فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل جنت کے سامنے ایسے روشن اور منور ہونگے جیسے دنیا والوں کو چراغ روشن نظر آتا ہے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا ایسے ہی فائدہ ہوگا جیسے لوگ چراغ سے استفادہ کرتے ہیں!

سونے کا محل

سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں (شب معراج)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب میں جنت میں پہنچا تو نہایت خوب صورت سونے کا محل دیکھا میں نے دریافت کیا یہ کس کا محل ہے؟ وہاں کے باشندوں نے کہا یہ عرب کے ایک شخص کا ہے' بروایتے ایک عربی کا ہے میں نے کہا میں بھی عربی ہوں! تاہم بتائیے یہ محل ہے کس کا؟ انہوں نے قریش میں سے ایک شخص کا! آپ نے فرمایا میں قریشی ہوں!

وہ بولے امت محمدیہ میں سے ایک آدمی کا ہے! آپ نے فرمایا وہ کون ہے؟ عرض کیا عمر بن خطاب کا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراز قامت تھے دونوں رخساروں میں گوشت کم' آنکھیں نہایت خوبصورت اور سرخ تھیں' کوئی کہتے ہیں آپ گندم گوں تھے حجازیوں کے نزد آپ سفید اور روشن چہرے والے تھے چونے کی طرح سفید رنگت جس میں خون نمایاں نہیں تھا!

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمایا اے عمر؟ کیا تم جانتے ہوں میں تجھے دیکھ کر کیوں مسکرایا وہ عرض گزار ہوئے واللہ ورسولہ اعلم' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا عرفہ کی رات (نویں ذوالحجتہ المبارکہ) اللہ تعالیٰ نے تجھے انتہائی نظر رحمت سے دیکھا اور آپ کو مفتاح اسلام کے لقب سے نوازا ہے۔

خدا کا سلام

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے عمر بن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خطاب کو سلام سے نوازے گا اور سب سے پہلے ہم عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے جنت میں داخل ہوں گے۔

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن ہر بشر کا کلیجہ ڈھل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائیں گے سارے محشر کا نقشہ بدل جائے گا

کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم یقول اول من یسلم الحق یوم القیامة عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه وادل من یوخذ بیده ینطلق به الی باب الجنة عمر بن الخطاب (رضی اللّٰہ تعالٰی عنه)

میدان محشر میں اعلانیہ بلایا جانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بیان کرتے ہیں کہ میدان حشر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا فاروق اعظم کہاں ہیں؟ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ مرحبا" خیر مقدم سے عزت افزائی فرمائے گا اور کہے گا یہ تمہارا اعمال نامہ ہے تمہاری مرضی سے ملاحظہ کردیا۔ میں نے تجھے مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

اسلام کی شہادت اور نوری سواری

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی بارگاہ میں دین اسلام' عرض کرے گا یااللہ یہ فاروق اعظم ہیں انہوں نے مجھے دنیا میں باعزت رکھا اب میدان حشر میں انہیں عزت سے نوازیئے گا فیقول الاسلام یارب ھذا عمر اعزنی فی دارالدنیا فاعزه فی عرصات القیامة فعندذلک یحمل علی نافة من نور۔ پھر انہیں نور کی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا (یعنی آپ کی حشر میں جو سواری ہوگی وہ انتہائی ترقی یافتہ جدید قسم کی سواریوں میں سے ایک ہوگی جس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا مگر اس کی شکل و صورت اونٹنی جیسی ہوگی جو نور سے بنائی گئی ہوگی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(نوٹ) قرآن کریم میں جہاں اونٹ، گھوڑے اور دیگر چارپائے ایسی سواریوں کا ذکر ہے وہاں یہ کلمات بھی موجود ہیں ویخلق مالا تعلمون لوگو! میں ایسی سواریاں بھی تخلیق فرماؤں گا جس کا تمہیں وہم و گمان بھی نہیں اور یہ قرآنی چیلنج آج بھی اپنی صداقت کا اعلان کررہا ہے اس سائنسی ترقی میں جو جدید ترین ہوائی جہاز وغیرہ انسانی سہولت کیلئے منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئے ہیں بے شک ترقی کی معراج پر ہیں مگر اعلان خداوندی آج بھی ہورہا ہے ویخلق مالا تعلمون اور ایسی سواریوں کو تخلیق کروں گا جو تمہارے تصور سے بھی ماورئی ہیں (تابش قصوری)

نوری لباس

حضرت فاروق اعظم کے لئے نوری سواری اور نورانی لباس لایا جائے گا وہ دو جوڑے ہوں گے اگر ایک جوڑے کو پھیلا دیا جائے تو تمام مخلوق کو چھپالے (مگر قدرت خداوندی کہ اس جنتی لباس کا وزن محسوس نہیں ہوگا جیسے سورج، چاند کا نور تمام جہاں کو منور کئے ہوئے ہے لیکن اس روشنی کا بار تو چیونٹی تک کو محسوس نہیں ہوتا اسی طرح فاروق اعظم کے نورانی لباس کا معاملہ سمجھئے۔ (تابش قصوری)

فرشتوں کا جلوس

سیدنا فاروق اعظم جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو آپ کے دائیں بائیں ستر ہزار فرشتے ہوں گے اور ایک فرشتہ اعلانیہ کہتا جائے گا لوگو! یہ فاروق اعظم کا جلوس جارہا ہے انہیں اچھی طرح پہنچان لو!

ثم یسیرین یدیہ سبعون الف ملک، ثم ینادی منادیا" یا اھل الموقف ھذا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فاعرفوہ۔

ایمان سے معمور دل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من احب عمر عمر قلبہ بالایمان جس نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھی اس کا دل ایمان سے معمور ہوا۔

خدا کی ناراضگی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاروق اعظم کی ناراضگی سے بچو! کیونکہ جس پر فاروق اعظم ناراض ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے اتقوا غضب عمر فان اللہ تعالیٰ یغضب اذا غضب عمر۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سند محبت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب عمر فقد احبنی ومن ابعض عمر فقد ابغضنی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فاروق اعظم سے محبت کی گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناراض کیا اس سے میں بھی راضی نہیں ہوں۔

اسلام، عمر اور جشن ملائکہ

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو مشرکین پکار اٹھے ہماری قوم آدھی رہ گئی وجاء جبریل علیہ السلام وقال یامحمد لقد استبشر اھل السماء باسلام عمر، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ حضرت عمر کے اسلام لانے پر اہل آسمان یعنی تمام فرشتے جشن مسرت منارہے ہیں۔

حضرت عمر، صدیق اکبر کی ایک نیکی؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قالت عائشة رضی اللّٰہ عنہا، نظرت الٰی السماء والنجوم مشتبکۃ
فقلت یارسول اللّٰہ ایکون فی الدنیا احدلہ حسنات بعد نجوم السماء
قال نعم! قلت من ھو؟
قال عمر ابن الخطاب،
فقلت کنت اشتہیہا لابی، فقال ان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر،

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں میں نے ایک مرتبہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور بے شمار ستاروں کو دمکتے ہوئے پایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا!

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دنیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں؟

آپ نے فرمایا ہاں!

میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا! حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں نے عرض کیا میرا خیال تھا کہ آپ میرے باپ کے متعلق ارشاد فرمائیں گے!

اس پر آپ نے فرمایا!

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صدیق اکبر کی ان گنت نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے!

علوم مصطفیٰ! سبحان اللہ

اس حدیث پاک سے بہت سی پوشیدہ باتوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واشگاف فرمارہے ہیں جو آپ کے علوم غیبیہ پر واضح اور روشن دلیل ہے گویا کہ آپ بیک وقت ستاروں کی تعداد سے بھی آگاہ فرمارہے ہیں اور فاروق اعظم اور صدیق اکبر کی نیکیوں کا شمار بھی جانتے ہیں بلکہ ہر ایک انسان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی ایک ایک نیکی کا علم رکھتے ہیں تب ہی تو فرمارہے ہیں فاروق اعظم کی نیکیاں ستاروں کی مانند ہیں جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مجسم نیکی کی زیارت کرنی ہوتو وہ حضرت سیدنا فاروق اعظم عمرابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

رحماء بینھم کی ایک تفسیر جمیل میں اشداء علیٰ الکفار یار مصطفیٰ

(تابش قصوری)

فاروق اعظم نے اپنے دست اقدس سے حضرت علی کو کھجور کھلائی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی اسی اثناء میں ایک کنیز تازہ کھجوریں لائی' آپ نے ایک کھجور کو پکڑا اور میرے منہ میں رکھ دیا' پھر اسی طرح دوسری کھجور کو اٹھایا ہی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی پھر میرے دل میں بے پناہ شوق پیدا ہوا کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضری دوں حالانکہ کھجور کی مٹھاس میں اپنے منہ میں مسلسل محسوس کررہا تھا۔ فذھبت الی المسجد فصلیت الصبح خلف عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فاردت ان اتکلم بالرؤیا فاذا بجاریة علی باب المسجد ومعھا رطب فوضع بین یدی عمر فاخذرطبة فجعلھا فی فمی ثم اخذ اخری کذلک ثم فرق علی اصحابه وکنت اشتھی منه یعنی الزیادة

پھرمیں مسجد نبوی کی طرف چلا اور صبح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں ادا کی میں نے خواب کی تعبیر کے بارے آپ سے پوچھنے کا ارادہ کیاہی تھا کہ دروازہ مسجد پر ایک کنیز نظر آئی جس کے پاس کھجوریں تھیں۔ پس اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھ دیں ان میں سے ایک کھجور آپ نے اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی پھر ایک اور کھجور پکڑی اور صحابہ کرام میں تقسیم کرنا شروع کردیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میری خواہش تھی کہ مجھے مزید دیں' فقال لوزادک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم البارحۃ لزدناک فتعجب من ذلک فقال یا علی المومن ینظر بنور الدین' فقلت صدقت یا امیر المومنین ھکذا رایت وھکذا وجدت طعمہ ولذتہ من یدک کما من ید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو زیادہ عطا فرماتے تو میں ضرور زیادہ دیتا۔

مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا تو حضرت امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے گئے یا علی! ایماندار دین کے نور سے دیکھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے یاامیرالمومنین آپ نے سچ فرمایا میں نے بعینہ رات کو کھجور کو اسی طرح دیکھتا ہے اور اسی طرح کھایا اور ایسی ہی لذت سے شادکام ہوا جیسے آپ نے اپنے ہاتھ سے کھجور منہ میں رکھی ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شفقت فرمائی۔

نتیجہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا فرما رہے ہیں اور انہیں امیرالمومنین کے لقب سے مخاطب ہیں نیز جو کچھ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب میں ملاحظہ کرتے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیداری کے عالم میں دیکھ رہے ہیں!

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے   فیصلہ یہ ہمارا تمہارا نہیں

(حضرت نسیم بستوی مدظلہ)

تواضع و انکساری کا مجسمہ

حضرت ماوردی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ سیدنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں کہیں جارہا ہوں یہاں تک کہ ایک جگہ راستہ تنگ تھا میں نے عرض کیا آپ پہلے تشریف لے چلیں! کیونکہ آپ سردار ہیں' آپ نے فرمایا ایسے مت کہو۔ میں نے عرض کیا یاامیرالمومنین آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے تہائی مال کی وصیت لوگوں کے سردار کے لئے کرے تو اس کا مال خلیفہ وقت کو ملتا ہے!

ایک مرتبہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے آپ کا گزر ہوا جبکہ آپ کی معیت میں کچھ اور لوگ بھی تھے آپ گوش دراز پر سوار کچھ دیر تک اسی طرح رکے رہے اور وہ آپ سے ناصحانہ باتیں کرتی رہیں پھر کہنے لگی! عمر! نہیں لوگ یا عمیر کہا کرتے تھے اور اب یاامیرالمومنین کے کلمات سے پکارتے ہیں! اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کیونکہ جسے موت کا یقین ہوتا ہے وہ موت سے ڈرتا ہے اور جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا ہے۔

اسی اثناء میں کسی نے آپ سے کہہ دیا یاامیرالمومنین آپ اس بڑھیا کی باتیں سنتے ہیں آپ نے فرمایا اس کی باتیں اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر بھی سماعت فرما رہا ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے خاوند اوس بن صامت جو عبادہ کے بھائی ہیں مجھ سے کہا تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم اس پر حرام ہوچکی ہو! وہ کہنے لگی اب میں اپنی غربت' تنہائی اور وحشت کی فریاد اپنے رب سے کروں گی! چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قدسمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجھا وتشتکی الی اللّٰہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے خاوند حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم ایک غلام آزاد کردو۔ عرض گزار ہوا مجھے استطاعت نہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو وہ عرض گزار ہوا روزہ نبھانے کی مجھے طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ!!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' ساتھیو! اگر یہ خاتون مجھے صبح سے شام تک روکے رکھتی ہے میں آے قدم نہ بڑھاتا البتہ فرض نمازوں کے لئے وقت نکال لیتا!

تاثیر قرآنی

حضرت سیدنا فاروق اعظم بیان کرتے ہیں کہ ابھی میں غلامی رسول کی سعادت سے بہرہ مند نہیں ہوا تھا اور اپنی عادت کے مطابق میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے گیا' آپ بیت اللہ شریف میں تشریف فرما تلاوت قرآن کریم میں محو تھے۔

میں آپ کے پیچھے کھڑا قرآن کریم سننے لگا آپ سورۃ الحاقہ کا آغاز کرچکے تھے آپ کے انداز تلاوت اور قرآنی تاثیر نے مجھے اپنی لپیٹ میں لینا شروع کردیا۔ میں تعجب سے اپنے دل میں کہا یہ شعر ہے تو آپ نے "انہ لقول رسول کریم سے وما ھو بقول شاعر" تک آیات تلاوت فرمادیں پھر میں گمان کرنے لگا یہ کسی کاہن کا کلام ہے تو آپ نے یوں پڑھ دیا۔ وما ھو بقول کاھن قلیلًا ما تذکرون تنزیل من رب العلمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل (الایہ) یہ سنتے ہی میرے دل میں حقانیت اسلام کا سورج طلوع ہوا۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل سے فاروغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خصوصی توجہ کی اور فرمایا کیا ابھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہونے کا وقت نہیں آیا! یہ سنتے ہی آپ دامن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ ہوگئے۔ (تابش قصوری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہ ایک دن غلط ارادے سے باہر نکلے راستے میں کسی شخص نے ان کے تیور دیکھے تو دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے آپ نے اپنا مقصد بیان کیا تو اس نے کہا اگر تم یہ کام کر گزرے تو بنی ہاشم سے کیسے بچو گے!

نیز وہ کہنے لگا عمر! تمہاری ہمشیرہ اور تمہارے بہنوئی سعید بن زید تو اسلام کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں یہ سنتے ہی آپ ان کے ہاں پہنچے اس وقت وہ دونوں قرآن کریم کی تلاوت سے محفوظ ہو رہے تھے۔ انہیں ایک صحابی سورۂ طٰہ پڑھا رہا تھا علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں وہ خباب بن ارت تھے حضرت عمر آواز سنتے ہی نہایت سختی سے مارنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر کی ہمشیرہ فاطمہ نے اپنے شوہر کو بچانا چاہا تو انہیں بھی سختی کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ ان کا جسم لہولہان ہو گیا لیکن کلمہ حق برابر ادا کرتی رہیں۔ اتنی سختی کہ بعد بھی جب حضرت عمر نے ان کی استقامت کو دیکھا تو دل پسیج گیا اور کہنے لگے مجھے وہی کتاب دکھایئے جو تم پڑھ رہے تھے وہ بولیں اسے سوا طہارت کے چھوا بھی نہیں جاسکتا۔ حضرت عمر اٹھے اور وضو کیا۔ پھر سورۂ طٰہ کے اس قول خداوندی کو زبان سے ادا کرنے لگے اننی انا اللّٰہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری۔ بے شک میں ہی الہ ہوں میرے سوا کو عبادت کے لائق نہیں پس تو بھی میری عبادت کر اور میرے ذکر کے نماز قائم کیجئے۔ پھر بے اختیار پکار اٹھے۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلیں' یہ سنتے ہی حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی باہر نکل آئے اور اطمینان سے کہا یا عمر! آپ کو مبارک اور بشارت ہو کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں دی مانگتے پایا اللھم اعزالاسلام بعمرابن الخطاب۔ او بعمرو بن ہشام یعنی ابا جھل پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کے لئے روانہ ہوئے' دار ارقم کے دروازے پر حضرت امیر حمزہ اور صحابہ کی جماعت کو پایا! جب انہوں نے عمر کو اپنی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آتے دیکھا تو وہ دل ہی دل میں خائف ہوئے اس کیفیت کو دیکھ کر حضرت حمزہ نے ساتھیوں کی یوں حوصلہ افزائی کی اگر اللہ تعالیٰ حضرت عمر کے لئے بھلائی مقدر کرچکا ہے تو اچھا ہے اور اگر ان کا ارادہ خیر کا نہیں تو اسی جگہ ان کا قصہ تمام کردیا جائے گا۔ اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اپنے دامن کو سمیٹ کر فرمانے لگے عمر کیا اب بھی تسلیم نہیں کرو گے کیا ولید بن مغیرہ کی رسوائی سے بھی سبق حاصل نہیں کرپائے۔ پھر دعا فرمائی۔ اللھم اعزالاسلام بعمر بن الخطاب۔ الٰہی عمر ابن خطاب سے اسلام کی عزت فرما۔ اللھم اھد عمر الٰہی عمر کو ہدایت سے سرفراز فرما۔ یہ سنتے ہی حضرت فاروق اعظم پکار اٹھے۔ اشھدان لاالہ الااللّٰہ وانک رسول اللّٰہ فکبرالمسلمون تکبیرۃ سمعھا اھل المسجد۔اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے شروع کردیئے یہاں تک کہ مسجد بیت اللہ شریف میں ان کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں میں نے اپنے اسلام کا برملا اظہار کیا تاکہ ان کی تکلیف میں مسلسل اضافہ ہو کیونکہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں پہلے ہی جل رہے تھے میں نے اعلان اسلام سے ان کے غیظ و غضب کو مزید بڑھایا! جلیں اور خوب جلیں۔

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

پھر میں اپنے ماموں ابوجہل کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا میرے بھانجے تیرا آنا مبارک ہو تاہم مجھے تیری چنداں ضرورت نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا ابوجہل! میں تجھے یہ بتانے آیا ہوں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ یہ سنتے ہی اس نے بڑے غصے سے دروازہ بند کرتے ہوئے میرے منہ پر دے مارا اور کہا جو کچھ تو لایا ہے یہ صائب نہ ہو!

بدھ کی دعا' جمعرات کو قبول

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام کے سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدھ کے دن دعا مانگی دوسرے ہی روز جمعرات کو حضرت عمر زمرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ)

پھر بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء میں حضرت عمر عرض گزار ہوئے ہم اپنے دین کو کیوں چھپائیں ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر' آپ نے قلت تعداد کی طرف اشارہ کیا تو فاروق اعظم عرض گزار ہوئے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب ایسی کوئی مجلس نہیں ہوگی جس میں عمر حاضر نہ ہو اب اسلام کے لئے میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ پھر نکلے اور طواف کعبہ میں مصروف ہوگئے۔ بلند آواز سے کلمہ شہادت کا ذکر کرنے لگے مشرکین مکہ نے حضرت عمر پر حملہ کردیا آپ نے ایک کافر کو پکڑ لیا اور خوب گھسیٹا' وہ چلانے لگا' دوسرے فاروق اعظم کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب کوئی ایسی مجلس نہیں رہی جہاں میں نے اپنے اسلام کا اعلان نہ کردیا ہو! یہ سنتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طواف کے لئے مکان سے باہر تشریف لائے' آگے آگے حضرت عمر' ان کے پیچھے حضرت حمزہ اور ان دونوں کی پشت پر یتیم مکہ' آمنہ کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چاند، عبداللہ کا لخت جگر، اللہ تعالیٰ کا حبیب اور چند جانثار صحابہ بیت اللہ شریف آئے اور طواف کیا پھر اعلانیہ نماز ادا کی۔ (ظاہر ہے یہ طواف کی دو رکعتیں ہوں گی)

حضرت علائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے ایک دن بعد حضرت عمر اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئے۔ بعض نے تین دن کی بات بھی کی ہے۔

جبرائیل کا سلام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا حضرت عمر سے میرا سلام کہئے! اور انہیں مطلع فرمایئے کہ ان کی رضا عزت ہے اور ان کا غضب حلم اور آپ اور ان کے وصال پر اسلام روئے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! یاجبریل اخبرنی عن فضائل عمر وماله عندالله اے جبریل! مجھے فاروق اعظم کے فضائل و مناقب بتایئے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا جو مرتبہ ہے اس سے بھی خبر دیجئے۔
فقال یامحمد لو جلست معک قدرمابعث نوح فی قومه لم استطع ان اخبرک بفضائل عمر وماله عندالله تعالیٰ۔
جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ کی بارگاہ میں اتنی مدت بیٹھا رہوں جتنی عمر حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تب بھی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بیان نہیں کرسکوں گا اور اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کے ہاں ان کا جو مرتبہ ہے اس سے آگاہی ممکن نہیں۔

دریائے نیل کے نام فاروق اعظم کا مکتوب کرامت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہی، مصریوں نے مجھے اطلاع دی کہ دریائے نیل میں بوقت ضرورت سالانہ ایک کنواری نوجوان لڑکی نذر کرنی پڑتی ہے ورنہ وہ خشک رہتا ہے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہاری یہ گزارش امیرالمومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے تمام کیفیت سے آگاہ کیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً" تحریر فرمایا اسلام تو گزشتہ تمام بری رسموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا اظہار کرتا ہے تاہم دریائے نیل کے نام خط لکھا جاتا ہے اسے اس میں ڈال دیا جائے چنانچہ آپ نے یہ خط تحریر فرمایا۔ ثم بعث الیہ رقعة فیھا بسم اللّٰہ الرحمٰن من عمر بن الخطاب الی نیل مصر۔ امابعد فان کنت تجری بنفسک فلاحاجة لناوان کنت تجری بامر اللّٰہ فاجر علی اسم اللّٰہ وامرہ ان یلقیھا فی النیل، فجری باذن اللّٰہ۔

عمر بن خطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام، تجھے معلوم ہونا چاہئے اگر تو ذاتی طور پر رواں ہوتا ہے تو ہمیں تیری قطعاً" ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری رہنا چاہتا ہے تو اللہ کے نام پر جاری ہوجاؤ۔

پھر آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اسے دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ جیسے ہی انہوں نے آپ کے مکتوب گرامی کو دریائے نیل کے سپرد کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہنے لگا۔

اللہ تعالیٰ نے فخر فرمایا

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عرفات میں تھے آپ نے فرمایا لوگوں کو خاموش کراؤ، پھر اجتماع صحابہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر فخر فرماتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جو خطاکار ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں نیکوں کے باعث بخش دے گا اور جو نیک ہیں وہ جو طلب کریں گے عطا کیاجائے گا خصوصاً اہل عرفات انعام و برکات سے نوازے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان پر فخر فرماتا ہے خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے۔!!

انداز طلب

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کیلو چھوہارے طلب کئے آپ نے فرمایا چاہو تو چھوہارے لے لو اور اگر چاہو تو تمہیں چند کلمات سکھا دوں جو ان سے بہتر ہیں آپ نے عرض کیا آپ مجھے وہ کلمات تعلیم بھی فرمایئے اور عطا بھی کیجئے کیونکہ میں ضرورت مند ہوں چنانچہ آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ اللھم احفظنی بالاسلام قاعدا واحفظنی راقدا ولا تطمع فی عدو' ولا حاسد واعوذبک من شر ما انت اخذ بناصیتہ واسئلک من الخیر الذی ھو کلہ بیدک۔

قفل جہنم

طبرانی نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انداز سے جگانے کیلئے پکڑا' اے قفل جہنم کے بیٹے جاگئے یہ سنتے ہی ان کا رنگ بدل گیا اور انہوں نے سیدنا فاروق اعظم سے ساری کہانی کہہ دی جب آپ نے سنا تو کہنے لگے یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خسر ہونے کی نسبت رکھتا ہوں پھر آپ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا' کیا یہ کلمات تو نے کہے ہیں؟

انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا میرے والد نے اپنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آباؤاجداد سے برروایت حضرت کلیم اللہ علیہ السلام بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے میں نے سنا وہ کہتے تھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں ایک ایسا شخص ہوگا جسے عمر بن خطاب کہیں گے جب تک وہ ان میں موجود رہیں گے جہنم کے دروازے بند رہیں گے جب ان کا وصال ہوگا تو جہنم کے در کھل جائیں گے اور لوگ خواہشات نفسانیہ کا شکار ہونے لگیں گے جس کے باعث بکثرت جہنم رسید ہوں گے۔

اعلان ہجرت مدینہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا جس کسی نے بھی ہجرت کی خفیہ کی، مگر جب آپ چلے تو اعلانیہ! آپ نے ڈھال سیٹ کی، تلوار تھامی، کعبہ مشرفہ کا سات بار طواف کیا دو رکعتیں ادا کیں جبکہ قریشی امراء دیکھ رہے تھے، پھر آپ نے اعلان فرمایا جس کے پیش نظر اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنانا ہو وہ اس وادی کے پاس آئے مگر کسی کو آپ کے تعاقب کی جرات نہ ہوئی، بخاری شریف میں ہے آپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہجرت فرمائی۔

دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدائن سے کسریٰ کی طرف لشکر اسلام روانہ کیا جب دریائے دجلہ کے کنارے پہنچا تو "کراس" کرنے کے لئے کوئی کشتی وغیرہ میسر نہ آئی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سالار لشکر تھے انہوں نے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ ملکر کہا اے دجلہ اگر تو بحکم خدا جاری ہے پھر تجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل و انصاف کا صدقہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہمیں پار جانے دے۔ اس بعد کے لشکر اسلام نے مع سازوسامان گھوڑوں اور اونٹوں کو دریا میں ڈال دیا یہاں تک کہ دریا کو کراس کرلیا۔ ایسے کہ جانوروں کے سم تک بھی تر نہ ہوئے۔ اسے علامہ حصنی نے قمع النفوس میں ذکر کیا ہے۔ اس سے ملتی جلتی ایک کہانی اور بھی ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علاء حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم جنگل میں تھے کہ پیاس نے جان بلب کردیا ہم نے انہیں اطلاع کی انہوں نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور یوں دعا کی یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم اسقنا۔ اتنے میں بادل نمودار ہوا اور ہمارے اوپر خوب سایہ کیا ہم اسی سائے میں ایک جھیل پر پہنچے ہم نے کشتی تلاش کی مگر نہ پائی۔ انہوں نے پھر دعا فرمائی یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم اجزنا ہم نے ان کے گھوڑے کی لگام تھام لی انہوں نے فرمایا بسم اللہ پڑھئے اور جھیل کو کراس کریں۔ واللہ ہم نے پانی پر چلنا شروع کیا حالانکہ ہمارے پاؤں تک بھی تر نہ ہوئے اور نہ ہی گھوڑوں' اونٹوں کے' جبکہ ہمارے لشکر کی تعداد چار ہزار تھی مگر افسوس کہ وہ وہی وصال فرما گئے ہم نے انہیں وہی دفن کر دیا مگر ہمارے دل میں خوف سا پیدا ہوا کہیں کوئی درندہ ان کی قبر نہ کھود ڈالے۔ تھوڑی دیر بعد جب ان کی قبر کو کھولا گیا تو وہ اس میں موجود نہ تھے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

حرف آخر

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں .بفضلہ و کرمہ تعالیٰ یہ ان کے مناقب و فضائل بیان ہوئے .جنوں نے ارکان دین کو مستحکم فرمایا۔ کفر کی بنیاد کھودی' کلمہ حق کو بلند کیا' کفر کی آگ سرد کر ڈالی یہاں تک کہ اسلام کو عزت و شرف بخشا اس کی شان و شوکت میں اضافہ کیا اور بت پرست اپنی حسد و بغض کی آگ میں بھسم ہوئے۔

وہ ایسی شخصیت تھے جو حیاء و غیرت کے لباس سے ملبوس تھے وہ جس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

راستہ سے گزرتے شیطان بھاگ جاتا، حق کو بلند اور باطل کو سرنگوں کر ڈالا اور انہوں نے اپنی ہمت کی تلوار جہالت کے لشکر پر اس انداز سے چلائی کہ جہالت کے اندھیرے علم کے نور سے ٹھکانے لگا دیئے۔ اسلامی تیروں سے بت کے مجسّمے پاش پاش کر ڈالے سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی صاحبزادی حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد محسن کائنات حضرت رسالت مآب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازخود آپ کو فاروق اعظم کے لقب سے ممتاز فرمایا یہ خصوصیت ان کی آپ نے بیان فرمائی جو ہوس کے قریب بھی نہ پھٹکے، عمل بکثرت کرنے والے، اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں کجی، کمی، نقصان اور مکاری کو داخل نہ ہونے دیا۔ اعلانیہ حق بات کہنے والے، محشر میں عزت و عظمت پانے والے، قول فیصل کا تو گویا انہیں الہام ہوتا تھا، قیامت میں قیادت کرنے والے، دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کو مرصع کرنے والے، یعنی حضرت امیرالمومنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے پانچ صد چھبیس احادیث مروی ہیں ان میں چھبیس بخاری شریف اور اکیس مسلم شریف میں ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

مناقب صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

رحماء بینھم کی ایک تفسیر جمیل
ہیں اشداء علی الکفار، یار مصطفیٰ

(تابش قصوری)

خدا و رسول اور ملائکہ کے محبوب:

حضرت سیدنا امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بڑی محبت سے نگاہ اٹھائی اور فرمایا انی احبکما ومن احبتہ احبہ اللّٰہ واللّٰہ اشد حبالکما منی وان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الملائکۃ لتحبکما یحب اللّٰہ ایاکما احب اللّٰہ من احبکما وابغض من ابغضکما و وصل من وصلکما وقطع من قطعکما۔ میں تم دونوں سے محبت رکھتا ہوں اور جس سے مجھے محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب بن جاتا ہے نیز اللہ تعالیٰ میری وجہ سے مجھ سے بھی زیادہ تم دونوں سے محبت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ تم دونوں ملائکہ کے بھی محبوب بن چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی محبوب بنا لے جو تم دونوں سے محبت رکھے نیز اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوگا جو تم دونوں سے دشمنی اختیار کرے گا اور جو تمہاری طرف میلان کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف نظر رحمت سے میلان فرماتا ہے پھر جو تم دونوں سے قطع تعلق کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے چھوڑ دیتا ہے۔

انتہائی طیب و طاہر

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت والہانہ اور جذباتی انداز میں فرمایا میری یہ دونوں آنکھیں ختم اور میرے یہ دونوں کان بہرے ہوجائیں اگر ایسا نہ دیکھا اور سنا ہو (یعنی میں نے از خود بقائمی ہوش و حواس) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے اسلام میں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ عمدہ پاک و صاف کوئی اور پیدا نہیں ہوا۔ ماولد فی الاسلام مولود ازکی اطھر من ابی بکر و عمر۔

ہیں وزیر احمد مختار یار مصطفیٰ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا دائیں' بائیں حضرت ابوبکر اور عمر بیٹھے ہوئے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے دائیں اور فاروق اعظم کے بائیں کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تم دونوں میرے دنیا و آخرت میں وزیر ہو جب زمین کو کھولا جائے گا تو سب سے پہلے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح ہم باہر تشریف لائیں گے اور اسی طرح رب العالمین کی زیارت سے مشرف ہوں گے حدیث کے کلمات ملاحظہ ہوں۔

قال انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه دخلت علی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم و ابوبکر عن یمینه وعمر عن یساره.فوضع یمینه علی کتفی ابی بکر و یساره علی کتفی عمر وقال انتما وزیرای فی الدنیا وانتما وزیرای فی الآخره وھکذا تنشق الارض عنی وعنکما وھکذا ازورانا و انتما رب العالمین۔

کائنات میں سب سے بہتر

قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم "ابوبکر و عمر خیراھل السماء وخیراھل الارض و خیرمن مضٰی وخیرمن بقی الی یوم القیامة الا النبیین والمرسلین"نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آسمانوں' زمینوں اور اولین و آخرین مین انبیاء و مرسلین کے علاوہ تاقیام قیامت سب سے افضل ترین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم "خیر امتی من بعدی ابوبکر و عمر زینھما اللّٰہ بزینة الملائکة وجعل اسمھما مع انبیائه ورسله فی دیوان السماء والارض۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت میں سب سے بہترین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے باعث فرشتوں کو زینت عطا فرمائی۔ زمینوں اور آسمانی دفاتر میں ان کے اسماء گرامی انبیاء و مرسلین کے اسماء مبارکہ میں درج ہیں گو یہ نبی اور رسول نہیں۔!!

سرداران جنت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلوہ افروز ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبرهما۔ یہ دونوں سردار ہیں اولین و آخرین تک جو بوڑھے جنتی ہوں گے انبیاء و مرسلین کے علاوہ البتہ ابھی انہیں مطلع نہ فرمائیے

(نوٹ) جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا بلکہ دنیا میں بڑھاپے کے عالم میں جو فوت ہوں گے اور وہ جنت کے مستحق ٹھہریں گے جنت میں انہیں جوانی کی نعمت سے نوازا جائے گا ان کے سردار صدیق و فاروق ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم (تابش قصوری)

حضرت علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے کہنے سے پہلے انہیں سرداری کی خبر نہ دینا' جب میں ازخود انہیں یہ بشارت دوں گا تو وہ زیادہ خوش ہوں گے یہاں سید کھول الجنۃ کہا۔ باوجودیکہ وہ بھی جنتی جواں ہوں گے یہ اس لئے کہ ان کی حالت کمالی پر دلالت کرے اس لئے کہ جوان کی بہ نسبت ادھیڑ عمر والے کی حالت اکمل و مکمل ہوتی ہے اور جنتیوں کے مدارج ان کی عقل و فراست کے اندازے مطابق ہونگے جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی' جب لوگ مختلف اقسام کی نیکیاں کے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کریں تو انواع عقل سے اللہ تعالیٰ کے قرب کو تلاش کرنا!

جنت اور جہنم کا مناظرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت اور جہنم آپس میں اپنی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنی بڑائی کا فخریہ انداز میں اظہار کرنے لگے دروزخ نے جنت سے کہا میرا مرتبہ تجھ سے بلند ہے کیونکہ میرے اندر بڑے بڑے ظالم و جابر سرکش آئیں گے جیسے فرعون وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی فرمائی تو کہہ دے بہرحال فضیلت مجھے ہی حاصل ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زینت عطا فرمائی ہے۔

نامہ اعمال

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حشر میں منادی ندا کرے گا ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پہلے کوئی اپنے نامہ اعمال کو ہاتھ نہ لگائے۔

قیام تعظیمی

قال ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ‘کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المسجد فدخل ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقام لھما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیل یا رسول اللہ قد نھیتنا عن قیام بعضنا بعض الا لثلا ثۃ لا لوین ولعالم یعمل بعلمہ ولسطان عادل‘ فقال کان عندی جبریل فلما دخلا قام جبریل فقمت انا مع جبریل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں‘ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما داخل ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں دیکھتے ہی قیام فرما ہوئے تو وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے قیام سے منع فرمایا تھا البتہ تین کے لئے اجازت تھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والدین کے لئے' عالم باعمل اور سلطان عادل کے لئے آپ نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ آئے جب تم مسجد میں داخل ہو رہے تھے تو اس نے تمہارے لئے قیام کیا پس میں نے بھی جبرائیل کے ساتھ قیام فرمایا!

(نوٹ) اس حدیث سے قیام تعظیمی کا مسئلہ روز روشن کی طرح حل ہو رہا ہے والدین کیلئے قیام' خسر کو والد کا مقام حاصل' شیخین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خسر ہونے کا شرف رکھتے ہیں' عالم باعمل کیلئے! صدیق و فاروق کے عالم باعمل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ انہوں نے معلم کتاب و حکمت سے علوم و عرفان اور ایمان کا درس لیا۔ سلطان عادل کیلئے اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے دونوں سلطان ہیں جن کے عدل و انصاف پر زمانہ شاہد ہے نیز جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام فرما ہوئے تو یہ ہو نہیں سکتا آپ کے پاس بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعظیماً" کھڑے نہ ہوئے ہوں اور پھر جبرائیل کے قیام پر تو مہر تصدیق خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثبت فرما رہے ہیں گویا کہ صدیق و فاروق کے لئے نبی کریم' صحابہ کرام اور جبرائیل قیام فرما ہوئے۔

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے فیصلہ یہ ہمارا تمہارا نہیں

خلافت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی بکر و عمر "لا یتامرون علیکما بعدی احد" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم دونوں پر کوئی حکمران نہیں ہوگا۔ فھذا صریح فی الخلافة لھما بعده صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' اور یہ ارشاد ان دونوں کی خلافت پر صریح دلالت ہے اور عملاً بھی یہی ہوا کہ ان پر کوئی حکمران نہ ہوا آپ ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلے اور دوسرے خلیفہ تسلیم کئے گئے۔

بنیاد خلافت و مسجد نبوی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ لما بنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المسجد وضع حجراً، ثم قال لیضع ابوبکر حجراً الٰی جنب حجری ثم قال لیضع عمر حجراً الٰی جنب حجر ابی بکر ثم قال لیضع عثمان حجراً الٰی جنب حجر عمر ثم قال ہولاء الخلفاء بعدی۔

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف کی بنیاد رکھی تو اپنے پتھر کے ساتھ ابوبکر سے فرمایا پتھر رکھ دو پھر حضرت عمر سے فرمایا تم ابوبکر کے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھ دو پھر حضرت عثمان سے فرمایا تم عمر کے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھو۔ پھر فرمایا میرے بعد یہ میرے خلفاء ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم (ریاض النضرہ)

حضرت علی المرتضٰی اور خلفائے رسول

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کے خلفاء کون ہوں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم حضرت ابوبکر کو اپنا امیر بناؤ گے تو انہیں امین، دنیا سے نفور اور آخرت پر راغب پاؤ گے۔

اور اگر تم حضرت عمر کو اپنا امیر مقرر کرو گے تو انہیں امین اور قوی، شجاع اور نڈر پاؤ گے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے بارے میں کسی قسم کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے اور اگر کبھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا حاکم مقرر کرو گے حالانکہ مجھے ایسا کرتے ہوئے تم محسوس نہیں ہوتے پھر بھی تم انہیں ہدایت یافتہ اور صراط مستقیم پر چلانے والا پاؤ گے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بارے کہ تم مجھے ایسا کرتے محسوس نہیں ہوتے اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تم ابوبکر و عمر سے پہلے انہیں حاکم مقرر نہیں کرسکو گے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے ابوبکر و عمر کو مقدم نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولیت کا شرف بخشا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خلیفہ بننا تو قرآن کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔ واذاسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوشیدہ بات کہی تو حضرت ام المومنین حفظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ سے کہاکہ میرے اور آپ کے والد ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد امیر و حاکم مقرر ہوں گے خیال رہے اس بات سے کسی کو فی الحال آگاہ نہ کرنا۔

الشفیق، الرفیق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے آفتاب کو دیکھا اسے مغرب سے مشرق کی طرف لایا جارہا ہے اور اس کے چہرے پر دو سطریں نقش ہیں۔ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابوبکر الشفیق، (2) لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ عمر الفاروق (ریاض النضرہ)

جنتی سواریاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے گھوڑوں جیسی شکل و صورت میں یاقوت سرخ اور زبرجد سے تخلیق شدہ سواریاں دیکھیں میں نے جبرائیل سے دریافت کیا اس پر کون سوار ہوں گے۔

انہوں نے کہا یہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مخصوص ہیں وہ ان پر سوار ہوکر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے باریابی کا شرف حاصل کرتے رہیں گے۔

معاونت خاص

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایااللہ تعالیٰ نے آسمان پر جرائیل اور میکائیل کو میرامعاون بنایا اور زمیں پر حضرت ابوبکراور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خادم خاص ہیں۔

فرشتوں کی مثل

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکراور حضرت عمر سے فرمایا کیا میں تمہیں ان فرشتوں اور نبیوں سے آگاہ نہ کردوں جو تمہاری طرح ہیں۔

اے ابوبکر! فرشتوں میں تمہاری مثل حضرت میکائیل ہیں اور نبیوں میں حضرت ابراہیم کی تم مثال ہو، جنہوں نے کہا الٰہی جو میری فرمانبرداری کرے وہ میرا اور جوانکار کرے پھر بھی تو بخشنے والا، مہربان ہے۔ اے عمر تم نبیوں میں

حضرت نوح علیہ السلام کی مثال ہو اور فرشتوں میں جبرائیل کی، کیونکہ جبرائیل اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے عذاب لئے نازل ہوتاتھا اور نوح علیہ السلام خود دعا کرتے رہتے تھے الٰہی زمین پر کسی کافر کو نہ چھوڑ، نیز تیری مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے کہ انہوں نے کہا تھا الٰہی ان کا مال تباہ کر اور ان کے دلوں پر سختی فرما کیونکہ وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

آفتاب و مہتاب

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر میری امت میں ایسے ہیں جیسے ستاروں میں آفتاب و مہتاب۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے شفا ہے اور دلوں کی شفا ذکر خدا اور ذکر خدا کی لذت حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت ہے۔

تعلیم محبت شیخین

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان السلف یعلمون اولادھم حب ابی بکر و عمر کما یعلمونھم السورۃ من القرآن۔ اسلاف تو اپنی اولاد کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کا اسی طرح سبق پڑھایا کرتے جس طرح قرآن پاک کی سورتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔!

شیخین کی محبت کا ثمرہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک گروہ کیلئے فرشتوں سے کہا جائے گا انہیں دوزخ میں لے جاؤ ابھی تھوڑا سا فاصلہ کیا ہوگا کہ رحمت کے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس گروہ کو میرے پاس واپس لے آؤ جب وہ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا تمہارے سابقہ گناہوں کے باعث دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا تھا مگر تمہارے دل میں جو حضرت ابوبکر، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت ہے اس کے باعث ہم نے تمہیں بخش دیا۔

حضرت علی المرتضیٰ کا اعلان

حضرت مولائے کائنات سے کسی نے دریافت کیا سب سے پہلے جنت میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کون جائے گا آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب سے پہلے جنت میں جائیں گے وہ تعجب سے کہنے لگا آپ سے بھی پہلے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھے سے بھی پہلے، قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے جنت تخلیق فرمائی اور جان کو پیدا کیا وہ دونوں جنت کے پھل کھارہے ہوں گے اور اس کے فرش پر تکیہ لگائے آرام کررہے ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زمین میں سے پہلے میں باہر آؤں گا پھر ابوبکر و عمر نیز فرمایا ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان سے عداوت کفر۔

درود شریف اور محبت ابوبکر و عمر کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت حمزہ اور حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ان کے سامنے ایک طشت جس میں زبرجد کی طرح بیر ہیں وہ دونوں اس سے کھارہے ہیں کہ ان میں کچھ انگور بن گئے ہیں ابھی ان انگوروں میں سے کچھ تناول فرمائے ہوں گے کہ پھر اسی طشت میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں نظر آئیں' ان میں سے کچھ کھائیں گے میں نے ان سے کہا آپ کثیرالاعمال تو تھے نہیں! پھر یہ مراتب کن اعمال سے ودیعت ہوئے وہ کہنے لگے لاالہ الااللہ کے ساتھ ساتھ آپ پر صلوۃ و سلام پڑھنا ہمارا معمول رہا نیز حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کے باعث یہ انعام میسر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شب معراج جنت میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا استقبال کیا میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل کون سا عمل ہے انہوں نے کہا' آپ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ محبت رکھنا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تکمیل دین؟

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بابی بکر وعمر یتمم اللہ الدین' اللہ تعالٰی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ذریعہ دین کی تکمیل فرمائے گا۔

جنت و جہنم کی کنجیاں

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میدان قیامت میں دو منبر لائے جائیں گے ایک عرش کی دائیں جانب اور دوسرا عرش کی بائیں طرف رکھا ہوگا ان پر دو فرشتے بیٹھیں گے' بائیں جانب والا اعلان کرے گا میں دوزخ کا "واچ مین" ہوں' اللہ تعالٰی نے مجھے اس کی کنجیاں نبی کریم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔ میں یہ کنجیاں ان کے والے کرتا ہوں پھر نبی کریم وہ چابیاں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو عطا کریں گے کہ وہ اپنے بدخواہوں کو دوزخ میں پھینک دیں۔ پھر دائیں طرف والا فرشتہ اعلان کرے گا لوگو! میں جنت کا واچ مین ہوں۔ اللہ تعالٰی نے جنت کی چابیاں میرے سپرد کی ہیں کہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں! چنانچہ وہ فرشتہ چابیاں میرے سپرد کر دے گا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ چابیاں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حوالے کردوں گا تاکہ وہ اپنے چاہنے والوں کو جنت میں داخل کرلیں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام گنبدِ خضریٰ کے سائے تلے

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسٰی علیہ السلام مدینہ منورہ میں وصال فرمائیں گے اور مزارِ اقدس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دفن ہوں گے پس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بشارت ہو کہ وہ دو نبیوں کے درمیان ہوں گے (ربیع الابرار) عربی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عبارت سے اپنے ایمان کی حلاوت میں اضافہ کیجئے فی ربیع الابرار عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یموت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بمدینتی فیدفن الی جانب قبر عمر فطوبیٰ لابی بکر و عمر فانھما یحشران بین نبیین" نکات عجیبہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بھی کوئی مسیح موعود' عیسیٰ ابن مریم' یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا' وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں مرے وہ جھوٹا ہے' کذاب ہے متبنی ہے' سچے مسیح موعود اور سچے عیسیٰ علیہ السلام وہی ہوں گے جو بعدازوصال' نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گنبد خضراء کے سائے تلے روضہ مقدسہ میں دفن ہونے کی سعادت پائیں گے لہٰذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد جتنے بھی نبوت کے دعویدار ظہور پذیر ہوئے وہ اسی حدیث پاک کی رو سے کذاب ثابت ہو رہے ہیں' لہٰذا مسلیمہ کذاب سے لیکر قادیانی کذاب تک نبوت کے دعویٰ میں سبھی جھوٹے ہیں۔

یہ حدیث علم غیب مصطفیٰ پر صریحاً" دلالت کرتی ہے' جو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم شریف میں طعنہ زنی کرتے ہیں کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں' کل کی خبر نہیں' کون کہاں فوت ہو گا' کہاں دفن ہو گا یہ کوئی نہیں جانتا! ان تمام لغو اعتراضات کے جواب مذکورہ بالا حدیث سے روز روشن کی طرح عیاں ہیں آپ نے نہ صرف کل کی خبر دی' نہ صرف وصال سے آگاہ کیا بلکہ ہر ایک کے وصال کی خبر دفن کی جگہ علی الترتیب وصال پانا کون کس کے پہلو میں دفن ہو گا سبھی واضع کر دیا' سچ فرمایا اللہ تعالٰی کی ذات اقدس نے میرے حبیب وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت منادی ندا کرے گا لوگو! اللہ تعالٰی سے اپنا حق وصول کر لو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کس کا حق ہے؟ فرمایا جس کے دل میں ابوبکر و عمر کی محبت ہے!!

مولائے کائنات کے حبیب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے عرض کیا' نسمعک تقول فی الخطبة اللھم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء الراشدین فمن ھم؟ فبکی وقال ھم حبیبای اماما الھدی و شیخاً الاسلام ابوبکر وعمر من اقتدی بھما عصم ومن اتبع آثارھما ھدی الی صراط مستقیم ومن تمسک بھما فھومن حزب اللّٰه وحزب اللّٰه ھم المفلحون۔ میں نے آپ کو خطبہ میں یہ دعا مانگتے سنا ہے الہٰی ہماری اسی طرح اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی پس وہ خلفائے راشدین کون ہیں؟ یہ سنتے ہی حضرت علی المرتضیٰ رو پڑے اور فرمایا وہ دونوں میرے حبیب ہیں وہ دونوں امام الھدیٰ ہیں وہ دونوں اسلام میں میرے بزرگ ہیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس شخص نے ان کی اقتداء کی اور ان کے نقش قدم پر چلا اس نے صراط مستقیم کو پالیا اور جس شخص نے ان کا دامن تھام لیا وہی اللہ کی جماعت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

ہمارے امام

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی جنازے کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور ان کے آگے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اس انداز کو دیکھ کر آپ نے فرمایا لوگو' ہمارے امام ہیں جنازہ کے پیچھے پیچھے چل رہے اور جنازہ کے پیچھے چلنے والا جنازے کے آگے چلنے والے پر فضیلت رکھتا ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایسے ہی جیسے نماز باجماعت کی فضیلت نماز بے جماعت کی ادائیگی پر ہے، لیکن یہ دونوں ہمارے امام ہیں جن کی اقتداد کی جاتی ہے۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہر مسلمان کے جنازے کے پیچھے چلنا ہی افضل ہے اگرچہ چلنے والا اہل فضل میں سے ہی کیوں نہ ہو!

اور وہ بخشا گیا

زہر الفائح میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو یاد فرمایا، جب دونوں حاضر ہوئے تو آپ نے دیر سے آنے کا سبب پوچھا، تو عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم دونوں نے ایک جنازہ دیکھا اس کی نماز پڑھنے گئے آپ نے فرمایا تم دونوں میں امام کون بنا! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوھل یتقدم علی ابی بکر احد کیا ابوبکر صدیق کے ہوتے ہوئے کوئی امام بن سکتا ہے؟ فنزل جبریل وقال یا محمد ان ابابکر و عمر کا نامبارکین علی المیت لانہ کان کثیر الخطایا فلما صلیا اعتقہ اللّٰہ من النار وادخلہ الجنۃ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و عمر کا اس جنازہ میں شامل ہونا میت کے لئے باعث برکت ثابت ہوا کیونکہ وہ شخص بہت سے گناہوں کے باعث مستحق نار تھا مگر ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے آزادی کی نعمت سے نوازا اور جنت میں داخل فرما دیا! قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یکون فی امتی قوم یقال لھم الرافضۃ یشتمون ابابکروعمر فاذا لقیتموھم فاقتلوھم فانھم مشرکون۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک ایسا فرقہ ہوگا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دیتا ہوگا لوگ انہیں رافضی کہیں گے جب کبھی تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان سے جہاد کرو۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیونکہ وہ یقیناً مشرک ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

صحابہ کریم کو برا مت کہو

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فانہ یجئی قوم فی آخر الزمان یسبون اصحابی فلا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم ولا تنا کحوھم ولا تجالسوھم وان مرضوا فلا تعودھم۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میرے صحابہ کو گالی نہ دینا' آخر زمانے میں ایک ایسی قوم کا ظہور ہوگا جو میرے صحابہ کو گالی دیتی ہوگی۔ (پس تم ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا) نہ ان کے ساتھ اور نہ ان پر نماز پڑھنا' اور نہ ہی مناکحت کا سلسلہ قائم کرنا اور اگر وہ بیمار ہوں تو عیادت سے بھی پرہیز کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاکیدی حکم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی امت فی الجنۃ یا علی انت فی الجنۃ یا علی انت فی الجنۃ وسیکون قوم یقا لھم الرافضۃ فاذا ادرکتہم فقاتلھم قال یا نبی اللّٰہ! ما علا ماتھم؟ قال لا یرون جماعۃ وجمعۃ ویشتمون ابا بکر وعمر!

علی تم جنتی ہو جنتی ہو' جنتی ہو! اور عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہتے ہوں گے پس جب تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو! عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی علامتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ قوم جمعہ اور پنجگانہ جماعت سے اعراض کرے گی' نیز حضرت ابوبکر و عمر کو وہ گالی دیتی ہوگی!

صدیق و فاروق کی نیکیوں کے برابر صلوٰۃ و سلام

بیان کرتے ہیں کہ ایک لکڑہارا لکڑیاں چنتے چنتے یوں کہہ رہا تھا الٰہی' نبی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شمس و قمر سے بھی زیادہ تجھے محبوب ہیں ان پر صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکیوں کے برابر صلوٰۃ و سلام بھیج۔

روافض کی ایک جماعت نے سن لیا' اس کے پاس گئی اور کہنے لگی کیا تو لکڑیاں بیچے گا اس نے کہا ہاں وہ کہنے لگے چلئے پھر ہمارے گھر! چنانچہ وہ لوگ اسے اپنے گھر لے گئے اور وہاں جاتے ہی اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر کسی مقام میں جا چھپائے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی معیت میں لیکر اس کے ہاں پہنچے اور اس کے ہاتھ' پاؤں جہاں سے کاٹے تھے وہیں لگا دیئے وہ صحیح و سالم ہو کر اسی طرح جنگل میں لکڑیاں کاٹنے جا نکلا۔

روافض نے دیکھا تو تعجب کرنے لگے اور وہی بات کہہ کر گھر لے آئے' پھر اس سے تمام کیفیت دریافت کی اور تائب ہو گئے۔

جنوں کی صدیق و فاروق سے محبت

قال بعضهم رايت بمصر رجلا يصرع' فقلت في اذنه الله اذن لكم ام على الله تفترون' فقال الجني نحن مومنون بالله ولكنه يسب ابابكر و عمر (رضي الله تعالىٰ عنهما) حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ بعض اکابر سے بیان کرتے ہیں میں نے مصر میں ایک آدمی کو چلاتے ہوئے پایا اور میں نے اس کے کان میں کہا کیا تم اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتے ہو یا اس نے تمہیں اجازت دی ہے وہ جن بولے ہم ایماندار ہیں لیکن یہ آدمی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دیتا ہے (اس لئے ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دوزخیوں پر ایک بدبودار اندھیری چلے گی وہ کہیں گے ہم نے تو ایسی بدبودار ہوا کبھی نہیں دیکھی۔ جواب آئے گا یہ صدیق و فاروق کو برا کہنے والوں کی گندی ہوا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

غائبانہ اعلان نفرت

کسی شخص نے بصرہ میں اپنا گھر فروخت کیا اور روانگی کے وقت کہنے لگا اس گھر میں رہائش کرنے والو اللہ تجھے جزائے خیر دے ہم برسوں یہاں رہے مگر ہمسائیوں سے کسی قسم کی تکلیف نہ پائی، ہمیشہ بھلائی دیکھی۔

غائب سے آواز آئی اللہ تعالیٰ تجھے بھی جزائے خیر دے، اب ہم بھی یہاں سے کوچ کرتے ہیں کیونکہ تو نے ایسے شخص کے ہاتھوں مکان فروخت کیا جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دیتا ہے۔

آخر وہ تائب ہو گیا

بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کا ایک خادم رہتا تھا اس کا دوست بھوک کی حالت میں اس کے پاس آیا وہ شخص کہنے لگا اپنے دوست کے لئے کھانا لینے گیا، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک کے پاس مجھے ایک رافضیوں کی جماعت ملی۔ میں نے ان سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کے صدقے کھانا طلب کیا ان میں ایک شخص نے کہا آیئے ہمارے ساتھ، میں ان کے مکان پر پہنچا، اتنے میں دو حبشی غلام نظر پڑے اس نے دونوں کو میرے مارنے کا حکم دیا، پھر کیا تھا انہوں نے مجھ پر سختی کی انتہا کردی یہاں تک کہ انہوں نے میری زبان کاٹ دی ذرا اندھیرا چھایا تو انہوں نے مجھے ایک سڑک پر پھینک دیا ابھی مجھ میں جان کی رمق باقی تھی، ایسی بے بسی کے عالم میں، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس کی طرف منہ کرکے استغاثہ کرنے لگا یہاں تک کہ مجھے نیند نے لیا جب بیدار ہوا تو صحیح و سالم تھا۔

دوسرے سال چند فقیر میرے دروازے پر کھانا طلب کرنے آئے میں پھر قبہ عباس کی طرف متوجہ ہوا وہاں میں نے روافض کو پایا پھر میں نے ابوبکر و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عمر کی محبت کا واسطہ دیکر کھانا مانگا ان میں سے ایک جوان نے کہا بیٹھ جاؤ' چنانچہ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ وہ کام سے فارغ ہوئے۔ وہ جوان مجھے اپنے گھر لے گیا اور اس نے کھانا دیا پھر اس نے ایک بندر نکالا' میں نے اس بندر کی کیفیت دریافت کی' اس نے کہا یہ میرا باپ ہے۔

گزشتہ سال اس کے پاس ایک فقیر آیا تھا اس نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کے صدقے کھانا طلب کیا تو اس نے سختی کرتے ہوئے اپنے غلاموں سے زبان کٹوا دی تھی میں نے سنتے ہی کہا وہ فقیر تو میں ہی ہوں! جوان بولا براہ کرم تم اس راز کو پوشیدہ رکھنا کیونکہ میں نے مشہور کر رکھا ہے کہ میرا باپ مر گیا تھا لیکن میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنے سے توبہ کر لی ہے!

گستاخ گروہ ختم ہوگیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کے خدام میں سے کسی خادم کا بیان ہے کہ میرے ایک دوست کا حاکم وقت کے ہاں آنا جانا تھا ایک روز میرے پاس آیا اور کہنے لگا ایک بڑا واقعہ سنا ہے حلب سے ایک جماعت حاکم وقت کے پاس آئی ہے اور انہوں نے اسے بہت سا مال و دولت دیکر درخواست کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک کو کھودا جائے اور اس سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجسام مقدسہ کو نکال لیں۔ حاکم وقت نے انہیں اجازت دے دی ہے' اس پر مجھے نہایت صدمہ ہے اس کے بعد قاصد مجھے بلانے آیا' اور حاکم نے مجھے حکم دیا جب وہ لوگ مسجد میں آئیں تو دروازہ کھول دینا اور ان سے کسی قسم کا معاملہ نہ کرنا' یہ سنتے ہی میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا اور اتنا رویا کہ میرے آنسو نہ تھمتے تھے جب رات سر پر آئی بعد نماز عشاء کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا' میں نے دروازہ کھول دیا' کیا دیکھتا ہوں چالیس آدمی' بتیاں' کدالیں اور دیگر زمین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کھودنے کے آلات لیکر داخل ہوئے۔

انہوں نے روضہ منور کی بے ادبی کا قصد کیا ابھی منبر شریف تک ہی پہنچ پائے تھے کہ زمین پھٹ گئی اور پوری جماعت مع سازوسامان زمین کے اندر دھنس گئی جب دیر ہوئی تو حاکم نے بلاکر پوچھا اللہ تعالیٰ کا جو عذاب ان پر نازل ہوا تھا تفصیل سے بیان کیا اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کردیا

ایک صالح بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے ارادے سے نکلا بغداد شریف میں ایک زاہد کے پاس کچھ امانت رکھی اور کہا میں مدینہ منورہ جارہا ہوں وہ بولا جب تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاراقدس پر حاضری دو تو بعد از سلام عرض کرنا اگر آپ کے پہلو میں یہ دو شخص نہ ہوتے تو میں ہر سال زیارت کیلئے حاضر ہوتا!

جب وہ صالح مدینہ منورہ پہنچا تو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت ہوئی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا پیغام پہنچاؤ' میں نے عرض کردیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اس شخص کو حاضر کرو' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس زاہد کو حاضر کردیا آپ نے حکم فرمایا اس کی گردن مار دو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کاٹ دی۔ اس کے خون کے تین قطرے میرے کپڑوں پر آپڑے میں گھبرا کر بیدار ہوا تو خون کے تین نشان میرے کپڑوں پر موجود تھے القصہ جب میں بغداد واپس لوٹا وہاں میں نے اس شخص جیسا ایک آدمی دیکھا میں نے زاہد کے بارے اس سے دریافت کیا کہنے لگا وہ میرا باپ تھا ہم گھر میں سو رہے تھے ہمارے درمیان وہ سو رہا تھا کہ اچانک اسے کوئی اڑا کر لے گیا بعدہ پتہ نہیں چلا وہ کہاں غائب ہوا میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو اس کا بیٹا حضرت ابوبکر و عمر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عداوت سے تائب ہوگیا اور میرا مال اس نے میرے سپرد کردیا۔

بغداد شریف تاریخ کے آئینے میں

ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ بغداد شریف کو منصور نے 146ھ میں ازسرنو آباد کیا اس نام کا دارالسلام اور قبتہ الاسلام رکھا۔ شہروں میں بغداد شریف کی ایسے ہی عظمت ہے جیسے اللہ کے بندوں میں استاد کا مقام ہوتا ہے بغداد شریف کی آب و ہوا دیگر ممالک کی آب و ہوا سے زیادہ سکون بخش اور روح پرور غذائیت سے معمور ہے وہاں کی نسیم صبح سب سے زیادہ لطیف اور پانی ہرپانی سے عمدہ اور شیریں باشندگان بغداد اہل زمین والوں بہ نسبت ملا کہ ارض کے لقب سے ملقب ہیں منصور نے جب اسے جدید انداز میں آباد کرنا چاہاتو کسریٰ کے محلات کو منہدم کرنے کا اس نے عزم کرلیا جو بغداد شہر سے ایک میل کی دوری پر واقع تھے۔ اسے کہا گیا یہ اسلام کے غلبہ کی نشانی ہے اسے قائم رہنے دو تاکہ آئندہ لوگوں کے لئے اسلام کی عظمت کا سکہ ان کے دلوں پر بیٹھ جائے اور سمجھیں گے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانثاروں کا کارنامہ ہے یوں بھی کہ وہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز بھی ادا فرمائی ہے اس لئے بطور یادگار رہنے دیا جائے نیز اس کے گرانے اور برباد کرنے پر جو مال و دولت صرف ہو وہ بجائے نفع کے نقصان پر دلالت کرے گا چنانچہ منصور نے کسریٰ کے محلات کو گرانے کا ارادہ ترک کردیا تاہم اب تھوڑے سے نشان باقی ہیں اس کے خصوصی محل کا طول ایک سو گز تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت اس محل کے چودہ مینار زمین بوس ہوگئے۔

عجیب اتفاق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ہذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف کے سلسلہ میں مذکورہ عنوان کے تحت اپنی کتاب انوار امام اعظم میں با لتحقیق میں نے لکھا ہے کہ "اہل سنت و جماعت کی یہ دو جلیل القدر شخصیتیں سیدنا امام اعظم اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما" جن کی شہرت کا آفتاب ہر زمانہ میں نصف النہار پر چمکتا آرہا ہے دونوں کا خاندانی تعلق حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام سے جاملتا ہے علی الترتیب ایک حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہیں تو دوسرے سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے ہیں۔

اور دونوں ہی شریعت و طریقت' حقیقت و معرفت میں امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے ہادی و رہنما ہیں اور جن دو ٹلوں میں آسودہ خاک ہیں اس خطہ کا نام کاظمین یعنی اعظمین شریفین ہے تاریخ کا یہ بھی کارنامہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا پیدائشی وطن عراق (بابل) اور شہر بغداد شریف ہے جس کو اس وقت (ار) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس تحریر کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ بغداد شریف' شہر خلیل ہے منصور نے نئے سرے سے آباد کیا اور فی زمانہ دنیا کے عظیم ترین اور جدید ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ آج کل 1998ء-1418ھ سید صدام حسین بڑی شان و شوکت سے اقتدار پر فائز ہے دنیائے اسلام میں لیبیا کے صدر کرنل قذافی اور عراق کے صدر صدام حسین ہی وہ مرد میدان اور مجاہدین اسلام ہیں جو کفر کی طاغوتی طاقتوں کے سامنے سینہ سپر ہیں کاش کہ دنیائے اسلام کے حکمران ہوش کے ناخن لیں اور متحد ہو کر یہود و نصاریٰ اور ہنود کی سازشوں کو ناکام بنا کر اسلام کا پرچم مشرق و مغرب کی فضاؤں میں لہرا سکیں جب کہ صلاح الدین ایوبی' ٹیپو سلطان شہید کی صورت میں صدام حسین اور کرنل قذافی موجود ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کا اہل بنائے امین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صدیق و فاروق کے وتر؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا! میرے صدیق! تم وتر کس وقت ادا کرتے ہو عرض کیا اول شب! آپ نے فرمایا تم تو عقل مند اور ہوشیار ہو۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہوئے عمر؟ تم وتر کب ادا کرتے ہو! عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آخر شب نمازوتر ادا کرتا ہوں آپ نے فرمایا! ہاں تم زور آور اور جفاکش ہو!

امام نووی رحمہ اللہ علیہ شرح مہذب میں تحریر کرتے ہیں کہ جنہیں آخر شب میں اپنی بیداری پر وثوق ہو تو انہیں آخر شب میں نماز وتر ادا کرنا افضل ہے بصورت دیگر اول شب ہی پڑھنا اچھا ہے لیکن روضہ میں اسے نماز تہجد کے ساتھ مقید کیا گیا ہے تاکہ اصل کی متابعت ہو۔

گستاخی کا انجام

حضرت محمد بن سماک رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرا پڑوسی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شب و شتم کرتا میں اسے منع کرتا وہ باز نہ آتا ایک دن میری اس سے اس معاملے میں جھڑپ ہوگئی میں غم کی حالت میں گھر آکر سو گیا' قسمت بیدار ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ مند ہوا اور تمام ماجرا خواب میں سنا دیا۔ آپ نے فرمایا چھری لیکر اسے ذبح کردو! چنانچہ خواب ہی میں چھری پکڑی اور اس کی گردن پر چلا دی اسی کے ساتھ ہی خواب سے بیدار ہوگیا سنا تو پڑوسی کے گھر سے رونے کی آوازیں آرہی ہیں جب صبح ہوئی تو لوگ اسے نہلا رہے تھے میں نے غسل کے وقت اس کی گردن دیکھی تو اس پر زخم کے نشان پائے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی ہزار فرشتوں کی دعائیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا میں اسی ہزار ایسے فرشتے ہیں جن کا عمل صرف یہ ہے کہ وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنے والوں کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں ان کا عمل صرف یہ ہے کہ وہ دشمنان صدیق و فاروق پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں۔

جن کا شیطان کے پاس مقدمہ

کسی صالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک مسلمان جن سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان کے بارے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا شیخین کے سلسلہ میں میرے ساتھ ایک خبیث جن سے بحث چل پڑی وہ کہنے لگا ان دونوں نے حضرت علی سے مخاصمت اختیار کی جب ہمارا جھگڑا بڑھ گیا تو مقدمہ شیطان کے ہاں لے گئے وہ کہنے لگا میں ہزار سال تک آسمان دنیا پر عبادت کرنے کے باعث عابد کہلایا اسی طرح دوسرے اور تیسرے آسمان پر محو عبادت رہا تو میرا نام راغب پڑا۔ پھر میں نے چوتھے آسمان پر فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کرنے والوں کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا کررہی تھیں اور جب آسمان پنجم کی طرف گیا تو اتنی ہی فرشتوں کی صفیں دیکھیں جو! صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گستاخوں پر لعنت کررہے تھے۔

قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه انا و ابوبکر و عمر کنفس واحد من احبنا جمیعا انتنع لمجتنا ومن فرق بیننا لقی اللہ ولا حجة له ولا یجتمع حبی وبغضهما فی قلب مومن

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں، ابوبکر اور عمر جسم واحد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی طرح ہیں جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ ہماری محبت سے نفع اٹھائے گا اور جو ہم میں تفریق کرتا ہے اس کی موت اچھی نہیں ہوگی نیز کسی بھی ایمان دار کے دل میں میری محبت اور شیخین کی عداوت جمع نہیں ہو سکتی۔

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل ابوبکر و عمرؓ عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل
ابوبکر و فاروق و عثمانؓ علی ہیں

آپ سب سے افضل ہیں

کسی شخص نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا آپ تمام لوگوں سے افضل ہیں آپ نے اس سے پوچھا کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ کہنے لگا نہیں' پھر آپ نے پوچھا کیا تو نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا' تو میں تجھے قتل کر ڈالتا اور اگر تو نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہوتا ہے تو میں تجھے کوڑوں کی سزا دیتا۔

عبرت: جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضل کہنے والے شخص کے لئے مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل کی سزا کا اعلان کرتے ہیں تو آج کل کی اس نسل سے پوچھا جائے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی مثل کہتے شرم نہیں کرتے اگر آج علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے اور ایسے لوگوں کی غلیظ ترین باتوں کو سنتے تو نہ جانے کیسی کڑی سزاؤں کا اعلان کرتے اسی طرح حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کو چار چاند لگاتے ہوئے ان سے افضل کہنے والے کو کوڑوں کی سزا کا ذکر کر کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

متنبہ کر رہے ہیں' میرا محب وہی ہے جو میرے مقتداؤں کی افضلیت و برتری پر ایمان رکھتا ہے (تابش قصوری)

درندے کے بچے احترام بجالائے

کسی شخص کا بیان ہے کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ سفر میں تھا انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے نازیبا کلمات کہنے شروع کردیئے میں نے انہیں ڈانٹا' مگر اچانک ایک درندہ آیا اور وہ مجھے ان کے درمیان سے اٹھاکر لے گیا' میں نے دل ہی دل میں کہا رافضی تو میری اس حالت پر خوش ہوں گے بعدہ اس درندے نے مجھے اپنے بھوکے بچوں کے سامنے ڈال دیا وہ میرے پاس آئے اور فوراً بھاگ گئے اور اپنے باپ سے کہنے لگے ہم تین دن سے بھوکے تھے مگر تو ایسے شخص کو اٹھا لایا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ:۔ درندے کو اللہ تعالیٰ نے اس کا محافظ بنا دیا ورنہ ان لوگوں سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ محب شیخین کو قتل کرڈالتے یوں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے یاروں کی شان کو ظاہر کرنا تھا کہ انسان کو درندے اتنی بھی عقل نہیں جتنی درندے کے بچوں کو وہ بھی نبی کے یاروں کے محبین کو جانتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن فرماتا ہے کالانعام بل ھم اضل' یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔

کتے کو مسلط کردیا

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بصرہ میں ایک چہار چشم کتا دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا جب میں اس کے پاس سے گزرنے لگا تو مجھے بھی خدشہ ہوا مبادا کہ حملہ آور ہو! مگر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عجیب بات کہ وہ پکار اٹھا!

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بے فکر رہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان لوگوں پر مسلط کیا ہے جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہتے ہیں۔

گدھے نے گستاخ کا کام تمام کردیا

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہتا تھا اس نے دو خچر خرید کئے ایک کا نام ابوبکر اور دوسرے کا عمر رکھا! جس کا نام عمر تھا اسے چارہ کم دیتا ایک دن اس خچر نے اس پر حملہ کرکے اسے ہلاک کردیا، لوگوں نے مجھے خبردی میں نے کہا مجھے گمان ہے یہ اسی خچر کا کام ہے جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا لوگوں نے اس کی تصدیق کی!

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا رحمہ اللہ علیہ)

حضرت خضر علیہ السلام اور ابلیس لعین

علامہ نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنیہ عورت بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہو کر ایمان سے سرفراز ہوئی۔ پھر چند دن تک نہ جانے کہاں رہی! پھر حاضر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غائب ہونے کا سبب دریافت فرمایا۔

وہ کہنے لگی میں اپنے اہل خانہ کو کوہ قاف پر دیکھنے چلی گئی وہاں میں نے بڑی عجیب بات دیکھی وہ یہ کہ وہاں ایک شخص کہہ رہا تھا الٰہی مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں موت آئے دوسرا کہہ رہا تھا الٰہی مجھے اس آگ سے پناہ عطا فرمانا، جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں کیلئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھڑکائی گئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے اور دوسرا ابلیس تھا۔

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابلیس سے سوال کیا تو کہاں رہتا ہے وہ بولا ایسی قوم میں جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب جاری رہتا ہے کیونکہ میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برائی سے یاد کرنا عمدہ بنا دیا ہے سچ فرمایا قرآن کریم نے زین لھم الشیطان اعمالھم' شیطان نے ان اعمال کو ان کے لئے بڑا مزین کردیا ہے!

آگ آگ؟

الریاض النظرہ فی مناقب العشرۃ میں کسی مرد صالح سے مروی ہے کہ میں کسی بھی میت کا حال نہ سنتا جسے کفنانا ہوتا ایک بار مجھے کہا گیا فلاں مقام پر ایک میت ہے جب میں اس کے پاس گیا تو وہ اچانک کود اور کھڑا ہوگیا پھر جلدی سے بیٹھ گیا اور آگ آگ پکارنے لگا میں نے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی تو وہ کہنے لگا میں کلمہ پڑھ نہیں سکتا۔ خدا کوفہ کے بوڑھوں پر لعنت کرے جنہوں نے مجھے ورغلایا یہاں تک کہ میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سب و شتم کرنے لگا۔

آفتاب کا طلوع

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (انبیاء و مرسلین) کے بعد ابوبکر و عمر سے زیادہ کوئی بلند مرتبت پیدا نہیں ہوا جن پر آفتاب نے طلوع کیا ہو اور ان پر فضیلت دی جاسکے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں میرے چشم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

و گوش ہیں۔

اصدق الصادقین، افضل المتقیں
چشم و گوش و وزارت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

فائدہ: حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں عسکری کی کتاب الاوائل میں دیکھا ہے سب سے پہلے خلفاء میں سے جس نے اپنا نائب مقرر کیا وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ متعین کرتے ہوئے فرمایا اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عمل رات کے ہیں جنہیں وہ دن کے وقت قبول نہیں فرمایا جب تک کہ اس کا فرض ادا نہ کیا جائے۔ وزنی اعمال تو اسی کے ہیں جس نے حق کی پیروی کی اور وہی پلہ گراں ہے جس میں اعمال حق موجود ہیں۔ قیامت میں اسی کا نامہ اعمال ہلکا ہو گا جس نے باطل کی راہ اپنائی۔

بہترین خلیفہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک صاحب مرض الموت میں حاضر ہوئے اور شکوہ کرتے ہوئے کہنے لگے میں خدا اور قیامت کا دن یاد دلاتا ہوں کیونکہ آپ نے ہمارے لئے سخت گیر خلیفہ مقرر کردیا ہے اور لوگ گھبرا رہے ہیں لیکن ان کے بس کی بات نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی آپ سے پوچھے گا۔

آپ نے فرمایا تم مجھے خدا خوفی کا سبق دیتے ہو! اگر اللہ تعالیٰ مجھے پوچھے گا تو میں عرض کردوں گا الٰہی میں نے تیری مخلوق پر ان میں سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اڑھائی سال بعد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ میں، ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت میں ایک ہی درجہ میں ہیں پھر آپ ان دونوں سے اڑھائی درجے بلند ہوگئے آپ نے یہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے بعد میں اڑھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

وصال محبوب کا صدمہ

روض افکار میں ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سردی کے دنوں میں ایک مرتبہ غسل فرمایا تو انہیں پندرہ یوم تک بخار رہا، وہی مرض آپ کے وصال کا باعث بنا۔

صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا سبب صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرقت و جدائی تھی کیونکہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں سائے کی طرح تھے اب صدمہ ناقابل برداشت تھا جو آپ کے وصال کا سبب بنا۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کیلئے حاضر ہوئے مگر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تکلیف کو دیکھتے ہی بیمار پڑ گئے جب حضور رو بصحت ہوئے تو آپ ازخود ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جب صدیق نے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تو پکار اٹھے۔

مرض الحبیب فزرتہ

فمرضت من اسقی علیہ

شفی الحبیب فزارنی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فشفیت مت نظری الیہ

میرا حبیب جب بیمار ہوا تو میں اسے دیکھتے ہی بیمار ہو گیا
اور جب محبوب کو رو بصحت دیکھا اور اس نے نگاہ صحت سے میری طرف دیکھا تو محبوب کے دیدار سے ہی شفا میسر ہو گئی۔

عطائے الٰہی !

حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہوئے تو مکہ میں کہرام مچ گیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب کون ہوگا؟ لوگوں نے کہا آپ کے فرزند ارجمند خلیفہ الرسول ہونے کا بالاتفاق شرف پا چکے ہیں وہ کہنے لگے کیا بنو عبد مناف اور بنو مغیرہ بھی رضامند ہو چکے ہیں؟ لوگوں نے کہاں ہاں! تو کہنے لگے جسے اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ کی حیثیت سے آپ نے دو سال تین ماہ بارہ یوم تک امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی قیادت کو سنبھالے رکھا!

سہ شنبہ (منگل) جمادی الثانی 13ھ کو 63 برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔ رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین الٰہی میرا وصال بحیثیت مسلمان ہو اور میرا حشر صالحین کے ساتھ کردے۔

نماز جنازہ چار تکبیریں

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ روضہ مقدسہ اور منبر شریف یعنی ریاض الجنتہ میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے چھ ماہ اور چند دن زائد تک زندہ رہے بعداز وصال مکہ مکرمہ دفن ہوئے اس وقت ان کی عمر 97 سال تھی وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مقدس میں آپ کے صاجزادے حضرت عبدالرحمٰن، عمر، عثمان اور طلحہ اترے۔ علائی کا بیان ہے جب آپ کا وقت وصال قریب آیا تو آپ نے وصیت فرمائی مجھے کفنانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک کے سامنے لے جانا اور عرض کرنا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر آپ کے پاس آنے کی اجازت کا خواستگار ہے چنانچہ صحابہ کرام نے ایسے ہی کیا اور غائب سے آواز آئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ پھر آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کردیا گیا۔

محرم راز نبوت

علامہ طبری کا بیان ہے، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو آپ کے جسد اطہر کے پاس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

صدیق! اللہ تعالیٰ آپ کو رحمت و برکات سے نوازے، آپ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمدم و ہمساز اور ہمراز تھے، آپ کا عشق و محبت مثالی تھا، آپ سب سے پہلے اسلام لائے، اور آپ کا ایمان و ایقان تمام صحابہ سے زیادہ مستحکم و محکم تھا اور آپ مدارج میں سب سے بڑھ کر ہیں آپ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بمنزلہ چشم و گوش تھے، آپ کو اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف سے بہترین جزا سے نوازے، رضی اللہ عنہ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد ماجد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے چہرہ انور کو دیکھا تو یوں گویا ہوئیں! اللہ تعالیٰ آپ کے چہرے کو تازگی و ملاحت عطا فرمائے اور آپ کی سعی کو مشکور کرے۔ آپ نے ہمیشہ دنیا کو حقیر سمجھا اور آخرت کو توقیر بخشی کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی طرف ہی رجوع کرنے والے تھے۔

دو عورتیں' دو مرد

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سچی فراست میں سب سے بڑی چار شخصیتیں ہیں دو عورتیں اور دو مرد پہلی خاتون حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت اپنے والد ماجد سے کہا اسے اپنے ہاں خادم رکھ لیں۔

دوسری خاتون حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے جنہوں نے اپنی فراست سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور بعض کا کہنا ہے حضرت آسیہ بنت مزاحم' زوجہ فرعون تھیں چونکہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون سے کہا تھا یہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈ ہے اسے قتل نہ کیجئے۔

اور آدمیوں میں پہلے صاحب فراست عزیز مصر تھے جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دانائی اور فراست سے پہچان لیا اور کہا ان کی نہایت عمدگی سے خاطرمدارت کریں ممکن ہے یہ ہمیں فائدہ دیں۔

امام رازی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے سترہ برس کی عمر میں خرید کیا اور تیرہ سال تک وہاں رہے اور ریان شاہ مصر نے جب آپ کی عمر تیس برس ہوئی تو وزارت مصر تفویض کردی پھر 33 برس میں آپ کو ملک و حکمت سے نوازا گیا' ایک سو بیس برس کی عمر تک والی مصر رہے شاہ ریان آپ پر ایمان لے آیا تھا اور آپ کی زندگی میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ انتقال کر گیا۔

دوسرے آدمی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے فراست صادقہ سے عمر کو امور مملکت چلانے کا اہل سمجھا اور انہیں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے طور پر مقرر کردیا وھب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم کا ذکر خیر تورات میں شاخ آہن اور امیر مستحکم کے لقب سے آیا ہے۔

شہادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے سر پر تین چونچیں ماری ہیں اسے میں نے اپنی موت کے تصور کے سوا کچھ نہ سمجھا' بعدہ مغیرہ کے غلام فیروز نے محراب میں نماز فجر کے دوران بدھ کے دن 23 ذی الحجۃ مبارکہ کو حملہ کر کے زخمی کردیا سے آپ تین دن بعد شہید ہو گئے' پھر اتوار کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کردیئے گئے آپ کے وصال سے زمین تاریک ہو گئی ایک بچہ پکار اٹھا اے میری والدہ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ اس نے کہا بیٹا قیامت تو قائم نہیں ہوئی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے ہیں آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ دس دن رہی۔ رضی اللہ عنہ

۳ تاریکیاں

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تاریکیاں تین ہیں اور پھر ہر تاریکی کیلئے ایک ایک چراغ موجود ہے۔

(1) ○#گناہ کی تاریکی' اس کا چراغ توبہ ہے۔

(2) ○#قبر کی تاریکی' اس کا چراغ یقین ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(3) ○# آخرت کی تاریکی، عمل نیک اس کا چراغ ہے۔

تین چاند میرے گھر میں

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر میں تین چاند اتر آئے ہیں اس کی اطلاع میں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی وہ فرمانے لگے تمہارے گھر میں مخلوق میں تین بہترین وجود دفن ہوں گے۔

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہی بقاء ہوئے تو انہوں نے کہا عائشہ! تیرے سب سے بہترین چاند یہی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر اور ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا اور روضہ مقدسہ میں جگہ پائی۔

کیا مقدر ہے صدیق و فاروق کا جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

مناقب حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت علی المرتضیٰ کے بعد خاندانی قرابت میں آپ سب سے اقرب ہیں اس نام کے بہت اصحابی ہیں جن میں حضرت عثمان بن حنیف، عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، غزوہ احد میں انہوں نے اپنے کافر والد طلحہ کو قتل کیا! حضرت عثمان بن ابی العاص، عثمان بن عامر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں، عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم۔ اس آیت کریمہ کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ امن ھوقانت اناء اللیل ساجداً وقائماً یحذر الآخرۃ ویرجورحمۃ ربہ۔ کیا وہ شخص جو رات بھر سجدے اور قیام میں راتیں گزارتا ہے اور آخرت کے لئے خشیت محسوس کرتا ہے اور وہ اپنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔

حلیہ مبارکہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا حلیہ مبارک یوں بیان کرتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اجمل الناس" لوگوں میں صاحب جمال تھے۔ عظیم اللحیتہ' ریش مبارک بڑی تھی' ربع القامہ میانہ قد' نہ بہت لمبے اور نہ ہی چھوٹے۔ لاباالطول ولاباالقصر آپ کی والدہ حضرت روی بنت کریز بن ربیعہ ہیں جنہوں کی اسلام کی سعادت پائی۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک پلیٹ گوشت کی دیکر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا اس وقت وہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان دونوں سے احسن اور موزوں ترین جوڑا نہیں دیکھا۔ فجعلت انظرالی عثمان مرة والی رقیة مرة

اور جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے ان دونوں سے احسن جوڑا دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! آپ کا نام نامی قبل از اسلام اور بعد میں عثمان ہی رہا کنیت ابو عمر اور لقب ذوالنورین ہے کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کو دو نوروں سے نوازے گا آپ ہر زمانے میں کریم النفس رہے۔ بعض کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اور یہ سعادت آپ سے پہلے کسی کے حصے میں نہیں آئی یہی وجہ ہے کہ آپ ذوالنورین کے لقب سے معروف ہوئے۔

نور کی سرکار سے پایا دو شالا نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عثمان بن عفان صورت و سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ ملتے جلتے ہیں وہ ذوالنورین ہیں میری بیٹی ان کی زوجہ ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے آپ نے شہادت کی انگلی کو بلند کرتے ہوئے فرمایا ایسے ہی انہیں وہاں میرا قرب حاصل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عثمان! یہ جبریل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آکر مجھے بشارت دے رہے ہیں کہ عثمان آسمان والوں کے لئے نور، اہل ارض اور اہل جنت کے چراغ ہیں۔

سب سے پہلے مہاجر

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ بن رسول کریم کو لیکر ہجرت اختیار فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے بعد سب سے پہلے یہی ہجرت کرنے والے ہیں۔

عرائس میں ہے کہ لوط کا معنی ہے ملنا، چونکہ ان کی الفت حضرت ابراہیم کے دل سے مل چکی تھی انہوں نے عراق سے شام کی جانب ہجرت اختیار کی۔

وصال حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح قبل از اعلان نبوت ہو چکا تھا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مدینہ طیبہ میں غزوۂ بدر کی فتح کے دن ہوا، آپ کے بعد آپ کی ہمشیرہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دل جوئی کے لئے فرمایا اگر میری چالیس بروایت دیگر سو بیٹیاں ہوتیں اور یکے بعد دیگر وصال کرتی جاتیں تو میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہتی۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا' چھ برس کے تھے کہ ایک مرغ نے چونک ماردی اسی سے بیمار پڑے اور وصال فرماگئے۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روئے۔ حضور نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا (صبر کرو) مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ تمہارا نکاح ام کلثوم سے کردیا گیا ہے اور اس کا مہران کی بہن کے برابر قرار دیا ہے۔

علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں کہ قبل از نبوت حضرت رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابولہب اور ام کلثوم کا نکاح عتبہ سے ہوا حضور کے اعلان نبوت کے ساتھ ہی ابولہب کے کہنے پر اس کے دونوں لڑکوں نے طلاقیں دیدیں جب کہ ابھی یہ دونوں بہنیں' ان کے ہاں نہیں گئی تھیں پھر یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

بکری کے بچے نے شہادت دی

حضرت نجم الدین نسفی کا بیان ہے ابولہب کے پانچ بیٹے تھے' عتبہ' عتیبہ' عتاب' معتب' معتیب۔

حضرت نیشاپوری فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابولہب نے عرض کیا اگر میں اسلام قبول کرلوں تو میرے لئے کیا فضیلت ہوگی' آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے برابر! کہنے لگا میں ان سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

افضل ہوں آپ نے فرمایا کس وجہ سے؟ کہنے گا! میں ایسے دین کو قبول نہیں کرتا جس میں سبھی برابر ہوں۔

ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ہاں پہنچے اور فرمایا تم میری بات مانوں اور اسلام قبول کرلو وہ کہنے لگا' سامنے بکری کا بچہ کھڑا ہے اگر یہ تمہاری رسالت کی گواہی دے تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔ آپ نے بکری کے بچے سے فرمایا بتاؤ! میں کون ہوں! وہ بے ساختہ پکارا' آپ اللہ کے رسول ہیں ابولہب یہ سنتے ہی آگ بگولہ ہوگیا اور یہ کہنے لگا محمد کا جادو' اس پر بھی چل گیا ہے اس نے چھری ہاتھ میں لی اور اس کی کھال اتار دی۔

دعائے رسول کریم ﷺ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیمارداری کیلئے تشریف لائے اور یہ دعا پڑھ کر مجھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیابسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' اعیذک باللّٰہ الاحدالصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد من شرما تجدہ۔ پھر فرمایا اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آیا کرو! کیونکہ اس کی پناہ میں آنے کے لئے اس سے بڑھ کرکوئی اور دعا نہیں! (اذکار)

بہترین انسان

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر شریف پر خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگو! تمہیں سب سے بہترین انسان سے آگاہ کروں؟ انہوں نے کہا ضرور آگاہ فرمایئے آپ نے کہا سب سے افضل حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں اور یہی کہتے کہتے منبر شریف سے اتر آئے۔

روٹیاں اور گوشت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ ہمارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی چیز موجود نہ تھی حضور باہر تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو دریافت کرنے لگے کیا میرے بعد تمہیں کچھ ملا ہے؟ عرض کیا نہیں یہ سنتے ہی آپ نے وضو فرمایا بعدہ نماز پڑھنے لگے کبھی نماز پڑھتے اور کبھی دعا مانگتے رہے۔ آخر حضرت عثمان آئے اور پوچھنے لگے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر حضرت عثمان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں۔ پھر باہر گئے اور ہمارے لئے کچھ آٹا اور کھجوریں بھیجیں مگر یہ خیال کرتے ہوئے کہ ان سے تو کھانا پکانے میں دیر ہوگی۔ چند روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھیجا' بعدہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے' آپ نے دریافت فرمایا کیا کچھ میسر ہوا' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلوک سے آگاہ کیا یہ سنتے ہی کھڑے کھڑے مسجد میں تشریف لے گئے اور دونوں ہاتھ اٹھاکر یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! میں عثمان پر راضی ہوں تو بھی ان کو اپنی رضا سے ہمیشہ نوازنا آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے!

دعائے رسول اللہ ﷺ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آغاز شب سے طلوع فجر تک حضرت عثمان کیلئے محو دعا دیکھا پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام لغزشیں جو ہوئیں یا ہوں گی سبھی بخش دیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی کے متعلق فرمایا یہ حضرت عثمان کی شان میں نازل ہوئی۔

آپ نے معانقہ فرمایا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی صحابی کے گھر تشریف فرما تھے وہاں مہاجرین کی جماعت بھی حاضر تھی خصوصاً ابوبکر صدیق، عمر، عثمان، طلحہ، علی اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک اپنے دوست کے ساتھ کھڑا ہوجائے۔ چنانچہ ہر ایک اپنے اپنے مونس و ہمدم کے ساتھ کھڑے ہوگیا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے بڑھ کر اپنے گلے لگالیا۔

صاحب شفاعت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے فرمایا روز قیامت یہ ایسے ستر ہزار لوگوں کی شفاعت کرائیں گے جو دوزخ کے مستحق ہوچکے ہوں گے آپ سے مزید مروی ہے کہ قیامت کے دن حضرت عثمان قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں کی تعداد کے برابر شفاعت کرائیں گے۔

حلوۂ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آٹا اور شہد لائے پھر ایک دیگچی لائی گئی اور آگ پر رکھ کر پکایا گیا، آپ نے فرمایا فارس کے لوگ اسے حلوہ کہتے ہیں (ریاض نضرہ)

ربیع الابرار میں ہے کہ بعض لوگ اس بناء پر حلوہ نہیں کھاتے کیونکہ اس نعمت کے میسر آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوگی۔

شہد باعث شفا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار بیمار پڑے تو انہوں نے پانی میں شہد اور زیتون کا تیل ملا کر پی لیا' انہیں اللہ تعالیٰ نے شفا سے نواز دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! مرض اور شفا کس کی طرف سے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میری طرف سے' عرض کیا پھر طبیب کیا کرتے ہیں فرمایا وہ اپنا رزق کھاتے اور میرے بندوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ میری طرف سے موت یا شفا پہنچتی ہے۔

اللہ سچا' تمہارا بھائی جھوٹا؟

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ چنانچہ تین بار اسے شہد پلایا گیا' پھر اس نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اسے شہد پلایا مگر فائدہ حاصل نہ ہوا آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں' شہد حافظہ کے لئے نہایت مفید ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماہانہ تین دن شہد استعمال کرے وہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم اپنے لئے دو شفاؤں کو لازم پکڑو! قرآن کریم کی تلاوت اور شہد کا استعمال کرنا' شہد سے زیادہ مفید جسم کیلئے اور کوئی چیز نہیں' شہد کا نام حافظ امن ہے۔

آنکھ کی بیمارے کیلئے شہد نفع مند ہے بعض کہتے ہیں ہمیں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مشک کے ساتھ شہد لگائیں۔ کتاب البرکت میں ہے کہ شہد ستر بیماریوں کی شفا ہے ربیع الابرار میں ہے شہد نہار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

منہ پینا فالج سے محفوظ رکھتا ہے۔

خوشخبری

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چھینکیں آئیں حضور رسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان تجھے بشارت ہو تمہارا دل امتحان سے مضبوط ہے۔

الحمدللہ علیٰ کل حال

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک چھینک کا جواب دینا مستحب ہے' حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا فرض ہے۔

طبیب کہتے ہیں چھینک دماغ کی قوت اور صحت کی علامت ہے اس لئے اس نعت پر حمدوشکر بجالانا چاہئے' روضہ میں ہے الحمدللہ علی کل حال کہنا چاہئے' تہذیب الافکار میں ہے کہ جب چھوٹے کو چھینک آئے تو جواباً" رحمک اللہ وبارک اللہ کہنا' مناسب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص چھینک کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے تو وہ سال بھر کے لئے صحت مند رہے گا۔

اور اس نے اسلام قبول کرلیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ چھینک آئی' یہودی نے کہا یرحمک اللہ' آپ نے فرمایا یھدیکم اللّٰہ تو وہ فوری طور پر پکار اٹھا اشھدان لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

چھینک پسندیدہ چیز ہے جمائی ناپسند' کیونکہ چھینک روح کیلئے صفائی' دماغ کیلئے تازگی جبکہ جمائی حواس کو مکدر کرتی ہے اور غفلت لاتی ہے اسی لئے کسی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کو جمائی نہیں آئی۔

شہادت کی خبر

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کہہ کر مخاطب فرمایا' آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ مجھے ذوالنورین کہہ کر کیوں مخاطب ہیں! فرمایا اس لئے کہ تم قرآن کریم پڑھتے جام شہادت نوش کرو گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ روز قیامت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حال میں لایا جائے گا کہ آپ کی شہ رگ میں خون جوش زن ہوگا آپ کی رنگت خون ایسی اور آپ سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی۔ آپ کو دو جوڑے نور کے پہنائے جائیں گے اور پل صراط پر آپ کے لئے ایک منبر آراستہ کیا جائے گا اور آپ کے نور کی روشنی میں لوگ پل صراط سے گزریں گے لیکن آپ کا دشمن محروم رہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک سیب نما محل دیکھا جس کا اچانک دروازہ کھلا' اس سے ایک حور برآمد ہوئی میں نے پوچھا تو کس کے لئے ہے اس نے کہا جسے ظلماً" شہید کیا جائے گا جن کا نام عثمان بن عفان ہے۔

شب زندہ دار

صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صائم الدھر' قائم اللیل تھے تاہم کبھی کبھی اول شب تھوڑی سی دیر کے لئے آنکھ لگا لیا کرتے' آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی کبھی تو ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن مجید ختم فرما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لیتے۔ غرباء کو امراء ایسا کھانا کھلاتے اور خود سرکہ یا زیتون استعمال میں لاتے خواہشات دنیا کی تکمیل خواہشات اخریٰ سے روک رکھتی ہے۔ (ربیع الابرار)

فوائد سرکہ:۔ ابن طرخان طب نبوی میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ استعمال کرنے والوں پر دو فرشتے مقرر ہیں جو ان کے لئے استغفار کرتے ہیں مزید فرمایا سرکہ بہت عمدہ چیز ہے الٰہی اس میں برکت عطا فرما کیونکہ اسے انبیاء کرام نے بطور خوراک کھایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ اپنے آپ کو محتاج نہ سمجھئے۔ (ابن ماجہ)

سرکہ جوانوں کے لئے ہر موسم میں مفید ہے خصوصاً گرم ممالک کے رہنے والوں کو اس کا استعمال بہت فائدہ مند ہے دانتوں کے درد سے نجات دلاتا ہے جسے دانت کا درد ہو وہ سرکہ سے کلی کرے درد' دور ہو جائے گا جس گھر میں سرکہ کا چھڑکاؤ کیا جائے وہاں سانپ اور بچھو ہوں تو مر جاتے ہیں۔ سر درد کے لئے اس کی مالش مفید تر ہے۔

نکسیر بند نہ ہو تو سرکہ پانی میں ملا کر ناک میں اس کے قطرے ڈالے جائیں تو فوری آرام ہو گا سرکہ سے کلی کی جائے تو دانت مضبوط' آنکھ کی بینائی اور کان کی سماعت تیز ہو جاتی ہے سرکہ بدن کو قوی بناتا ہے۔

سرکہ پینے سے کھانسی کافور ہو جاتی ہے بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ مامون رشید خطبہ کے دوران کھانسنے لگا اور اس نے اعلان کیا جسے کھانسی ہو وہ سرکہ استعمال کرے کھانسی ختم ہو جائے گی لوگوں میں جو اس مرض کا شکار تھے انہوں نے سرکہ استعمال کیا تو درد سے نجات حاصل ہو گئی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایام مرض میں ایک دن فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میرے بعض صحابہ میرے پاس ہوتے عرض کیا ابوبکر' فرمایا نہیں! پھر کہا گیا! عمر! فرمایا نہیں' عرض کیا عثمان! کہا ہاں! جب حضرت عثمان حاضر ہوئے تو مجھے فرمایا تم ذرا ادھر ہو جاؤ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرگوشی فرمائی تو ان کا چہرہ پریشان دکھائی دینے لگا۔ پھر جب بلوائیوں نے آپ کے گرد گھیرا تنگ کر دیا' لوگوں نے مقاتلہ کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ ایسے نازک مرحلہ میں صابر رہنا چنانچہ آپ نے مقاتلہ کی اجازت نہ دی اور 35ھ بروز جمعۃ المبارک آپ کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت آپ تقریباً 90 برس کے تھے۔ بعض نے کہا 88 سال کی عمر تھی۔

نماز جنازہ اور فرشتے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن حضرت عثمان شہید ہوں گے ان پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خاص ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی فرشتے نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مخصوص ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تو آسمانوں میں ذوالنورین کے لقب سے معروف ہیں۔

ربیع الابرار میں ہے کہ دو نور سے مراد' آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

قتادہ بن نعمان ذوالعینین کہلاتے ہیں غزوہ احد میں ان کی آنکھ باہر نکل پڑی' سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اندر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ڈال دی وہ اسی وقت صحیح و سالم ہوگئی یہاں تک کہ زندگی بھر اس آنکھ میں کسی قسم کا مرض ظاہر نہ ہوا جبکہ دوسری آنکھ کبھی کبھی دکھنا شروع ہو جاتی!

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک

مجمع الاحباب میں ہے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا حکم فرمایا' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سفیر کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں تھے جب آپ صحابہ کرام سے بیعت لے چکے تو فرمایا عثمان' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور دوسرے ہاتھ سے ملاتے ہوئے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے لہٰذا اس نسبت سے حضرت عثمان کا ہاتھ صحابہ کرام کے ہاتھوں کی نسبت بہت اعلیٰ ہے۔

طواف کعبہ سے انکار

جب سفیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیثیت سے حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے تو وہاں لوگوں نے کہا موقعہ غنیمت ہے آپ بیعت اللہ شریف کا طواف کرلیں آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک طواف نہ کریں میں طواف نہیں کرسکتا ہاں آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کا خوب ملحوظ رکھا۔

دوبار جنت خرید کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو بار جنت کا سودا کیا' ایک مرتبہ جب چاہ رومہ یہودی سے بیس ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔ اس موقع پر حضور نے ارشاد فرمایا عثمان نے میری امت کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زندگی بخش دی اور اس کا اکرام بجا لائے۔ دوسری بار جب آپ نے ساڑھے نو سو اونٹ اور پچاس گھوڑے غزوۂ تبوک کے لئے مع سازوسامان پیش کئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ صاحب شرم و حیا ہیں۔

احترام خاص

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بائیں ہاتھ کو اپنی شرم گاہ سے نہیں لگایا' فرماتے ہیں کہ اس ہاتھ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بار مس کیا تھا' (بعض کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے وقت اپنے بائیں ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا تھا اسی نسبت کا پاس کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے استنجا وغیرہ نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہ سال گیارہ ماہ چودہ دن تک برسراقتدار رہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے تھے ایک روایت میں ہے حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے! ان دونوں روایات کو یوں تطبیق دیا جاسکتا ہے' حضرت عثمان حضرت ابراہیم سے یوں مشابہت رکھے کہ جیسے فرشتے حضرت ابراہیم سے حیا کرتے۔ ویسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حیا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام سے کسی دوسری صفت میں مشابہت رکھتے ہوں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سو چھتیس احادیث مروی ہیں تین بخاری شریف اور مسلم شریف میں' پانچ مسلم شریف اور آٹھ بخاری شریف میں باقی دیگر کتب حدیث میں ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مناقب و فضائل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں رقم کرنے کیلئے مجھے توفیق عطا فرمائی۔ آپ صاحب صدق وفا خلیفہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت معلیٰ میں تخت بنایا ہے فرشتے ان سے حیا فرماتے' آپ حق گو حق پسند اور باطل کو مٹانے والے تھے ایمان کو مستحکم کرنے اور قرآن کو ترتیل سے پڑھنے والے تھے امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

چودھویں کا چاند

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میانہ قد' بڑی آنکھیں اور خوب سیاہ' حسین چہرہ گویا کہ چودھویں کا چاند ہیں شکم مضبوط اوپر کی جانب نشان تھا ریش مبارک پر بکثرت بال جبکہ سر میں کم تھے۔ گردن' صراحی دار' آپ کے دو بھائی حضرت جعفر اور حضرت عقیل تھے دو چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب اسلام و ایمان تھے آپ آٹھ سال کی عمر میں ایمان لے آئے بعض سات سال کی عمر بتاتے ہیں لیکن مشہور ہے کہ آپ جب ایمان لائے اس وقت آپ دس برس کے تھے (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچپن سے ہی آپ کو اپنے ساتھ رکھنا شروع کردیا اس کا سبب یہ تھا کہ قریش جب قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئے تو حضرت ابوطالب کے کثیرالعیال ہوئے کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! آیئے ابوطالب کی ان کے عیال میں معاونت کریں تاکہ ان کی پریشانی میں کمی واقع ہو چنانچہ حضرت عباس نے حضرت جعفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے لیا۔

سب سے پہلے اسلام؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا بیان ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب سے اس امت میں کسی بھی فرد نے پہلے عبادت کی ہو میں اس سے پانچ سال قبل اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مولود کعبہ : ابوالحسن مالکی رحمہ اللہ علیہ اپنی تصنیف الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکم مادر سے جوف کعبہ میں متولد ہوئے اور اس فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی خاص فرمایا۔ تفصیل قدرے یوں ہے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بغرض طواف بیت اللہ شریف آئیں وہی در دزہ کا آغاز ہوا حضرت ابوطالب نے انہیں کعبہ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ آپ جب اندر چلی گئیں تو وہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے۔ عام الفیل کے 23 سال بعد ماہ رجب المرجب جمعہ المبارک کے دن آپ پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقد مبارک فرمائے تین سال گزر چکے تھے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی ہاشمیہ خاتون ہیں جن کے ہاں ہاشمی فرزند پیدا ہوا آپ اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی حاصل ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں ہی ان کا وصال ہوگیا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی قبر مبارک میں اترے تھے۔

علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دو شنبہ کو آپ نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا اور سہ شنبہ کے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی زینت بن گئے آپ کے والد ابوطالب کہا کرتے بیٹا اپنے چچا کے بیٹے کی پیروی اختیار کرو کیونکہ وہ سوائے اچھائی و بھلائی کے اور کوئی حکم نہیں دیتے لیکن میں اپنے آباؤاجداد کے دین پر ہی رہوں گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مشترکہ درودوسلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرشتے مجھ پر اور علی المرتضیٰ پر اس وقت سے درودوسلام بھیجتے رہتے ہیں جب ہم دونوں نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ اس وقت اور کوئی ہمارے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا۔

نمازی، جوان اور بچہ

حضرت محمد بن عفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے خبر دی ہے کہ قبل از اظہار نبوت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں تھا اسی اثناء میں ایک جوان آیا اور اس نے کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا شروع کردی پھر ایک بچہ آیا وہ بھی اسی کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہوکر نماز پڑھنے لگا پھر ایک خاتون آئی اور ان دونوں کے پیچھے نماز ادا کرنے لگی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جانتے ہو یہ کون ہیں، میں نے کہا نہیں تو انہوں نے فرمایا یہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں میرے بھتیجے وہ علی المرتضیٰ ابن ابوطالب ہیں اور یہ خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

محبوب ملائکہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جس کسی آسمان پر گزر ہوا میں نے وہاں فرشتوں کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشتاق پایا۔

عزرائیل علیہ السلام اور قبض ارواح

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرا ایک ایسے فرشتے کے پاس گزر ہوا جس کا ایک پاؤں مشرق اور دوسرا مغرب تک پھیلا ہوا ہے وہ نور کے تخت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر جلوہ افروز ہے اور کل کائنات اس کے سامنے ہے میں نے کہا جبرائیل یہ کون ہے؟ وہ بولے یہ عزرائیل ہے میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اس نے جوابا" کہا وعلیک السلام یااحمد۔ پھر اسے جانتے ہو وہ کہنے لگا کیوں نہیں؟ خوب جانتا ہوں بلکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ حکم فرما چکا ہے کہ تم ہر جاندار کی روح قبض کرسکتے ہو البتہ میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ کی روح پر تجھے کوئی اختیار نہیں۔

سب سے بڑے جسٹس

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا' علی! آپ بڑے راست گو ہو' بڑے فیصلہ کرنے والے ہو' نیز حق و باطل میں بڑی مہارت سے امتیاز کرنے والے ہو۔

محبت کی موت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمہارے بعد تمہاری محبت میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ بالخیر فرمائے امن و ایمان کے ساتھ وہ راہی بقاء کو سدھارے گا۔

عظمتِ اہل فضل

الزہرالفاتح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جلوہ فرما تھے کہ اتنے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور فرمانے لگے اے ابوالحسن یہاں آجایئے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ منظر دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمانے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگے اہل فضل ہی فضل کے زیادہ مستحق ہیں اور اہل فضل کے فضل کو اہل فضل ہی جانتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! علی تم میرے بعد سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے تمہارا حساب و کتاب نہیں ہوگا۔

ایمان کی ضمانت: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی جو تمہاری محبت میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اسے امن و ایمان کی موت عطا فرمائے گا۔

حجر و شجر میں محبت علی رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت بلال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ میرا بازار میں جانا ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خربوزے خرید فرمائے۔ جب ہم اپنی جگہ آئے اور ایک خربوزے کو توڑا تو وہ کڑوا نکلا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اسے واپس کر آئیں اور ساتھ ہی کہنے لگے کیا تمہیں اس بات سے آگاہ نہ کروں؟ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ نے بشر، شجر و حجر پر تمہاری محبت پیش کی جس نے اسے پسند کرلیا وہ شیریں اور طیب و طاہر ہوا اور جس نے تمہاری محبت سے اعراض کیا وہ تلخ اور ناپسندیدہ ہوگیا میرا گمان ہے یہ خربوزہ میرے محبین میں شامل نہیں تھا۔

فوائد عجیبہ: کتاب شرعۃ الاسلام میں ہے کہ خربوزہ کھانا قاتل کرم ہے، آنکھ کی بینائی تیز کرتا ہے، منہ کو خوشبودار اور سر درد کیلئے کافور ہے، شکم میں تسبیح کرتا ہے نیز یہ کھانا بھی ہے مشروب بھی، نزہتہ النفوس میں ہے کہ زرد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خربوزہ رنگت نکھرتا ہے تاہم سبز افضل ہے کھانے میں اس کا استعمال معدہ کو صاف تھرا کردیتا ہے بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے اور امراض حارہ کو فائدہ مند ہے۔

بشر حافی کے ہاتھ لگانے کی برکت

حضرت ابوعلی رود باری رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک جماعت نے کسی ساتھی کو خربوزے خریدنے بھیجا' اور وہ جماعت مبتلائے معصیت تھی اس شخص نے ایک خربوزہ خریدا اور کہنے لگا اسے حضرت بشر حافی رحمہ اللہ علیہ نے ہاتھ لگایا ہے لوگوں نے اس کی قیمت بڑھادی میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا جب اس جماعت نے اسے کھایا تو ان کے دل روشن ہوگئے اور انہوں نے گناہوں سے توبہ کرلی۔

عطائے الٰہی: ایک شخص لکڑیاں چن کر اپنے اہل و عیال کی پرورش کرتا تھا ایک روز سردیوں کے موسم میں باہر نکلا کیا دیکھتا ہے کہ ایک خربوزے کی بیل کو تین خربوزے لگے ہوئے ہیں وہ انہیں فروخت کے لئے لے گیا اتفاقاً" اسے بادشاہ کا خادم خربوزہ تلاش کرتے ہوئے ملا بادشاہ کو کوئی ایسا مرض لاحق تھا اطباء نے جس کا علاج خربوزہ تجویز کیا تھا اس نے خرید لیا وہ بادشاہ کے ہاں لے گیا دوسرے اور تیسرے روز بھی اسی طرح وہ خربوزے لایا بادشاہ نے استعمال کئے اور بیماری دور ہوگئی بادشاہ نے لکڑہارے کو اپنے ہاں طلب کیا اور کہا میرے خزانوں میں جاؤ اور جو کچھ پسند آئے اٹھالو۔ وہ گیا' اس نے ایک شیشہ لیا جس میں گلاب تھا لوگوں نے کہا یہ بہت قیمتی ہے کسی اور چیز کو اٹھا لیتے' اس نے کہا میں خربوزے کی بیل کو اتنی ہی قیمت میں دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس نے میری بادشاہ تک رسائی اور شناسائی کرادی جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو اسے بہت سے انعام و اکرام سے نواز دیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

موعظت: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں طمع لذت کی قید ہے (جس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا)۔!

تنے حرف طمع دے یارو تنے ای نقطیوں خالی
خالی نال پیا واہ میرا میں بھی رہ گئی خالی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد لتسئلن یومیذ عن النعیم۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نعیم کے بارے تم سے پوچھے گا آپ فرماتے نعیم سے امن و عافیت، صحت و تندرستی مراد ہے بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ تندرست اور ہر دکھ سے محفوظ رہے ہوں گے روز قیامت ان کا حساب سخت ہوگا۔

ایک روٹی بھی نہ ملی

ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک غار میں داخل ہوئے تو وہاں اسے ایک مردہ نظر آیا جس کے سرہانے ایک تختی پر یہ لکھا ہوا تھا میں فلاں بن فلاں ہوں ہزار برس تک دنیا کا حکمران رہا ہزار شہر آباد کئے ہزار عورتوں سے شادی رچائی، ہزار لشکر کو شکست دی مگر نوبت بایں جارسید معاملہ یہاں تک جا پہنچا کہ ایک روٹی کی تلاش میں ایک بوری درہموں بھیجی مگر ایک روٹی بھی نہ مل سکی پھر میں نے ایک بوری سونا بھیجا مگر روٹی دستیاب نہ ہوئی۔ تو میں نے جواہر کا سفوف بنا کر پھانک لیا اور اس جگہ مرگیا جسے ایسے حال میں صبح طلوع ہوا کہ اس کے پاس صرف ایک ہی روٹی ہو تو وہ سمجھ لے کہ روئے زمین میں اس سے بڑھ کر کوئی امیر نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ اسے مجھ جیسی موت دے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو روزی پر صبر جمیل اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جہاں چاہے گا مقام عطا فرمائے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علی سے دلی محبت کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دلی محبت رکھے اسے امت کے تیسرے حصے جتنا ثواب ملے گا اور جو ان سے زبان و دل کے ساتھ محبت رکھے اسے دو ثلث کا ثواب عطا کیا جائے گا اور جو ان سے' زبان' دل اور ہاتھ سے محبت رکھے اسے پوری امت جتنا ثواب میسر ہوگا۔

لوگو! سن لو مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں وہ شخص سعادت کاملہ سے بہرہ مند ہوگا جو میری ظاہری زندگی میں اور اس کے بعد علی سے محبت رکھے گا اور وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو میری ظاہری زندگی اور اس کے بعد علی سے دشمنی رکھے گا۔

محب علی محب نبی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے علی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت کی جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو غضبناک کیا!

روٹی' دودھ اور نجومی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی شہر میں جانا ہوا وہاں ایک نجومی رہتا تھا جو غیب دانی کا مدعی تھا اس کے پاس بہت سے لوگ جمع رہتے' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضیافت پر طلب فرمایا اسے ایک روٹی دی اور ایک روٹی آپ نے پکڑ لی۔ پھر فرمایا آیئے ہم اپنی اپنی روٹی کے ٹکڑے اس کھانے میں ڈال دیں جب ٹکڑے سالن میں ڈال دیئے گئے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا اپنی روٹی کو میری روٹی سے الگ کرو۔ اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے مجھے کیا خبر میری روٹی کونسی ہے اور آپ کی کونسی؟ آپ نے فرمایا جس روٹی کے تو نے ازخود ٹکڑے کر کے سالن میں ڈالے اسے ہی پہچان نہیں سکتا تو پھر غیب دانی کا دعویٰ کیوں کرتا ہے؟ اس نے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا امیرالمومنین! کیا آپ اپنی روٹی کو پہچانتے ہیں فرمایا نہیں البتہ میں اپنے رب سے عرض کرتا ہوں وہ ممتاز فرمادے یہ کہنا تھا کہ آپ کی روٹی کے ٹکڑے سالن کے اوپر ظاہر ہوگئے اور اس شہر کے تین ہزار آدمیوں آپ کی روٹی سے سیر ہوئے۔

گناہوں کو جلانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علی المرتضیٰ کی محبت گناہوں کو ایسے جلادیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو! اگر تمام لوگ آپ کی محبت کو اختیار کرلیتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ فرماتا

عجیب نیکی

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ایسی عجیب نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کسی بھی قسم کی نیکی نفع بخش نہیں ہوسکتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو یاقوت سرخ کی شاخ کا تمنائی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے جنات عدن میں پیدا فرمایا ہے اسے چاہئے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا سہارا حاصل کرے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر شہادت دیتاہوں جو آپ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا اگر ساتوں آسمان اور سات زمینیں ایک پلے میں رکھی جائیں اور دوسرے میں ایمان علی تو آپ کا ایمان وزنی ہوگا۔

انبیاء کرام کی زیارت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حضرت آدم کو ان کے علم میں حضرت نوح کو ان کی فراست میں حضرت ابراہیم کو ان کے حلم میں حضرت موسیٰ کو ان کے زہد میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی لطافت و رافت میں دیکھے تو اسے چاہئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔ (رواہ ابن جوزی)

دو ہزار سال قبل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔

ایک پرندہ اور سبز بادام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ اپنے منہ میں سبز بادام لئے آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا اس کے اندر سے ایک سبز رنگ کا کیڑا سا نکلا جس پر زرد رنگ میں مرقوم تھا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی! تم مسلمانوں کے سردار' متقین کے امام و پیشوا' پرنور پیشانی والوں اور روشن دست و پالوگوں کے رہنما ہو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار کے ایمان کی رجسٹری حضرت علی کی محبت ہے۔

علی کی محبت اولاد کا امتحان

الزہر الفائح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں صحابہ کرام کو حکم دیا اپنی اولاد کا امتحان علی کی محبت سے لو کیونکہ وہ کسی کو گمراہی کی طرف نہیں بلاتے اور نہ ہی وہ ہدایت سے دور ہیں جو ان سے محبت کرے وہی تمہارا ہے جو ان سے دشمنی کرے وہ تم میں سے نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے اس کے بعد لوگ راستے میں کھڑے ہو جاتے اور بچوں سے سوال کرتے کیا تمہیں علی سے محبت ہے اگر ہاں کہتا تو اسے قبول کر لیتے اور اگر انکار کرتا تو باپ اس کی ماں کو طلاق دے دیتا۔

علی کی باتیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو کسی اور سے نہیں سنی گئیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں جس کی گفتگو نرم و شیریں ہو اس کی محبت واجب! جس نے اپنے نفس کی کیفیت پہچان لی' وہ ہلاک نہ ہوا جس سے چاہے مانگ تو اس کا قیدی ہو جائے گا جس کو چاہے دے تو اس پر حاکم ہو گا جس سے چاہے استغنا ظاہر کر تو اس کا مثل ہو جائے گا جب تم کسی عابد کو دیکھو کہ وہ اپنی عبادت کے باعث علماء سے بے نیاز ہو چکا ہے تو سمجھ لو شیطان کے جال میں پھنس چکا ہے اور جو بلا علم مفتی بن جائے اس پر زمین و آسمان لعنت بھیجتے ہیں جو کسب حلال کے باوجود پریشانی میں رات بسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا دس چیزیں نقصان کا باعث ہیں کثرت غم' گدی میں پچھنے لگوانا' کھڑے پانی میں پیشاب کرنا' ترش

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سیب کھانا، سبز دھنیا استعمال کرنا، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبروں پر لکھنا وغیرہ۔

لَافَتٰی اِلَّاعَلِی لَاسَیْفَ اِلَّاذُوالْفِقَار

حضرت رضوان نامی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے غزوہ بدر میں باواز بلند ان کلمات سے پکارا لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار اسی دن سے یہ مصرع ضرب المثل بن گیا۔ ذوالفقار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار تھی آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دی تھی۔

ذوالفقار اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں جگہ جگہ خوبصورت سوراخ نما نشان لگے ہوئے تھے۔ فقار فقرہ کی جمع جس کا معنی گڑھا یا سوراخ ہے بعض نے کہا اس میں دندانے تھے اس لئے اسے دندانوں والی تلوار یعنی ذوالفقار (ربیع الابرار)

شجر طوبیٰ کا مرکز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شجر طوبیٰ کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر فرمایا شجر طوبیٰ کی جڑ علی کے گھر ہے آپ سے عرض کیا گیا یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا میرا اور علی کا گھر ایک ہی محل میں ہوگا۔

جبرائیل و میکائیل کا ایثار سے انکار

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل و میکائیل کی جانب وحی کی! میں نے تمہارے درمیان مواخات کردی ہے لہٰذا تم میں سے ایک دوسرے پر اپنی زندگی کا کچھ حصہ ایثار کردے مگر دونوں نے اپنی اپنی عمر کا تھوڑا سا حصہ ایثار کرنے سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کیوں نہ ہوئے ہم نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جب بھائی چارہ کا سلسلہ قائم فرمایا تو انہوں نے ہجرت کی رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی زندگی نثار کرنے کیلئے آپ کے بستر پر لیٹنے کو ترجیح دی لہٰذا اب تم زمین پر جاؤ اور ان دونوں کی حفاظت کرو چنانچہ حضرت میکائیل علی کے سرہانے اور جرائیل علیہ السلام آپ کے پاؤں کی جانب موجود رہے اسی دوران جرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا! اے علی! آپ کی مثل کون ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔

انگشتری سے حفاظت

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ایک ایسے علاقہ میں سفر پر جارہا ہوں جس کا راستہ خطرناک ہے آپ نے اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور کہا تیرے پاس جب کوئی درندہ وغیرہ آئے تو اسے کہہ دینا میرے پاس علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی ہے چنانچہ وہ شخص سفر پر روانہ ہوگیا جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک درندے نے آلیا اس نے جلدی سے آپ کی انگوٹھی اس کے سامنے کردی درندہ وہی رک گیا اور آسمان کی طرف منہ کرکے کچھ پکارا پھر زمین کی طرف دیکھا اور غرایا' اسی طرح چاروں سمت منہ کرکے پکارتا رہا پھر بڑی تیزی سے بھاگ گیا۔

جب وہ شخص واپس آیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر آپ نے فرمایا وہ درندہ کہتا تھا! مجھے اللہ تعالیٰ کے حق ہونے کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا زمین کو پست اور سورج کو طلوع فرمایا میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں کے باشندے میرے خوف سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کریں۔ (الشوار الملح)

شیر نے سانپ کو مار ڈالا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ربیع الابرار میں ہے آپ پنگھوڑے میں تھے کہ ایک سانپ آگیا آپ باہر نکلے اور سانپ کو مار ڈالا آپکی والدہ ماجدہ تعجب کرنے لگیں تو ہاتف غیبی پکارا یہ شیر ہے جس نے پالنے سے اتر کر اپنے دشمن کو ختم کردیا۔

حضرت ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں وہی ہوں جس کا نام میری والدہ نے حیدر رکھا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہاں انہوں نے اپنے والد کے بجائے والدہ کا فخریہ انداز میں نام لیا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواباً" کہتے ہیں کہ آپ نے اس انداز میں پکار کر اپنی والدہ کے اسلام پر فخر کا اظہار کیا ہے۔

روح علی کی عبادت

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا نے ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا علی! شب جمعہ کو سوئے رہتے ہیں جب کہ اس رات کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی شب علی پر صدقہ کردی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی روح سے ایک سبز پرندہ تخلیق فرمائے گا جو آسمانوں میں ہر جگہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ ایک فٹ جگہ باقی نہیں رہے گی جہاں نہ پہنچے۔ یہ روح علی ہے جسے ہر آسمان کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے شرف حاصل' اسی طرح آپ نے فرمایا لوگو! مجھ سے آسمانوں کے راستے دریافت کرلو انہیں میں زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں (رواہ نسفی علیہ الرحمتہ)

بتایئے جبرائیل کہاں ہیں؟

جب آپ مذکورہ بالا کلمات فرمارہے تھے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام بصورت بشر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپ اپنے قول میں صادق ہیں تو بتایئے اس وقت جبرائیل کہاں ہیں آپ نے آسمان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی طرف دیکھا پھر دائیں، بائیں نظر کی، اوپر دیکھا، نیچے دیکھا اور فرمایا میں نے جبرائیل کو آسمانوں اور زمینوں میں دیکھا مگر انہیں نہ پایا ادھر ادھر نگاہ کی مگر کہیں نظر نہ آئے لہٰذا آگاہ ہوجایئے تم خود ہی جبرائیل ہو! جو انسانی صورت میں میرے پاس سوال کرنے آئے ہو!

حضرت علی اور شہد کی مکھیاں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسی کافر قوم کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجا جو شہد کی مکھیاں پالتے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا آپ نے شہد کی مکھیوں سے فرمایا تم ان لوگوں کو چھوڑ کر کہیں اور چلی جاؤ کیونکہ یہ قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ یہ سنتے ہی شہد کی مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور ان کی معاشی حالت ابتر ہوتی گئی کیونکہ وہ انہیں پالتے اور شہد کا کاروبار کرکے اپنی روزی کماتے تھے جب ان کا کاروبار ٹھپ ہوگیا تو مجبور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے آپ اپنے مبلغ کو ہمارے پاس بھیجئے چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں گئے انہیں زمرہ اسلام میں داخل کیا اور بلند فرمایا شہد کی مکھیوں نبی پاک کے صدقے تم واپس آجاؤ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں چنانچہ شہد کی مکھیاں فوراً وہاں حاضر ہوکر اپنے کام میں مصروف ہوگئیں۔

شہد کی مکھیوں نے دشمنان علی کو ہلاک کردیا

بیان کرتے ہیں کہ کسی جہاد میں کفار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غالب آرہے تھے ان کے پاس شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی (واوحینا الی النحل، قرآن کریم) کہ حضرت علی رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہ کی مدد کریں چنانچہ شہد کی مکھیوں نے بڑی تیزی سے کفار پر حملہ کردیا یہاں تک کے وہ ہلاک ہوگئے۔

علی، فاروق اعظم کے مزار پر

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم برزخ سے بھی نوازا تھا چنانچہ اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاراقدس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کردیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ آپ کی قبر پر ایک طرف بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سننے لگے۔ سوال و جواب کے بعد فرشتوں نے کہا آپ آرام فرمایئے آپ نے فرمایا میں آرام کیسے کروں؟ جب تمہارا میرے پاس آنا ہوا تو تمہاری ہیبت ناک شکلیں دیکھ کر مجھے خوف محسوس ہوا اور تاحال ویسے ہی کیفیت ہے باوجودیکہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مونس و ہمدم ہوں آپ کی معیت میں زندگی بسر کی ہے اب میری یہی تمنا ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناکر تاکید کرتاہوں کہ جب تمہارا میرے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی کے پاس قبر میں جانا ہوتو اچھی صورت میں جایا کریں۔

چنانچہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر منکر نکیر کے وعدہ کیا کہ ہم ایسا ہی کریں گے یہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ مسکرائے اور فرمایا اے عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب آرام فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے آپ نے اپنی زندگی اور وصال دونوں میں مسلمانوں کو نفع پہنچایا ہے۔

تمہارے لئے صرف ایک درہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ ذخائر العقبیٰ میں رقمطراز ہیں کہ دو شخص کھانا کھا رہے تھے ایک کے پاس تین روٹیاں اور دوسرے کے پاس پانچ تھیں وہی پر ایک اور شخص کا گزر ہوا جس نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہ آٹھ درہم دیکر چلا گیا وہ دونوں درہموں کی تقسیم پر جھگڑنے لگے پانچ روٹیاں والا کہنے لگا میرے پانچ درہم بنتے ہیں دوسرا کہتا ہے ہم برابر برابر کرلیں اختلاف دور نہ ہوا تو وہ آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو آپ نے تین روٹی والے کو فرمایا جو کچھ وہ دیتا ہے لے لو اسی میں فائدہ ہے وہ کہنے لگا میں تو انصاف چاہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے صرف ایک درہم ہے کیونکہ آٹھ روٹیاں تھیں تین آدمیوں نے انہیں اکٹھے ملکر کھایا تین روٹیوں کے نو ثلث بنتے ہیں لہٰذا تو نے نو ثلث سے اپنے آٹھ ثلث کھا لئے تیرا صرف ایک ثلث بچا اور تیرے ساتھی نے اپنے پندرہ ثلث میں سے آٹھ ثلث کھائے اس طرح اس کے سات بچے نو تیرے ساتھی نے کھائے اس طرح تمہارا ایک درہم بنتا ہے جبکہ اس کے حصے میں سات درہم آئیں گے سو وہ ایک لے لو!

بچہ اس کا جس کا دودھ وزنی

بیان کرتے ہیں کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں اندھیری رات میں بچہ اور بچی پیدا ہوئے لڑکے کے بارے میں دونوں جھگڑا کرنے لگیں (کہ لڑکا میرا ہے لڑکی تیری) مقدمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا تم دونوں تھوڑا تھوڑا دودھ نکالو اور اس کو الگ الگ وزن کیا جائے جس کا برابر مقدار میں ہوتے ہوئے دودھ بھاری ہوگا بچہ اسی کا ہے (چنانچہ اس فیصلہ کو دونوں نے قبول کرلیا) آپ سے عرض کیا گیا آپ نے یہ فیصلہ کس بناء پر کیا ہے' فرمانے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگے اللہ تعالیٰ کے ارشاد للذکر مثل حظ الانثیین' مرد کے لئے عورت سے دوگنا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عورت کی بہ نسبت دوگنی فضیلت دی ہے۔

بداخلاق؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں گوشت کھایا کرو یہ آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے رنگت نکھارتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے جو شخص چالیس دن تک اسے چھوڑ رکھے وہ بداخلاق ہوجاتا ہے بعض کہتے ہیں گوشت کھانے سے ستر قسم کی قوت پیدا ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دنیا اور جنت میں گوشت تمام کھانوں کا سردار ہے نیز فرمایا گوشت کھانے کے وقت دل فرحت محسوس کرتا ہے۔

نزہت النفوس میں ہے کہ بھیڑ کا گوشت حافظہ بڑھاتا ہے' ذہن کو تقویت بخشتا ہے پشت کا گوشت پاکیزہ تر ہوتا ہے پکا ہوا گوشت' روسٹ کیے ہوئے سے زیادہ مفید ہے کیونکہ وہ معدہ میں بوجھ نہیں بنتا' عمدہ اور فربہ۔ گائے کا گوشت بہت نافع ہے کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی ادائیگی کا باعث ہے۔ مرغ کا گوشت بھی عمدہ ہے' مرغی کا گوشت رنگت نکھارتا ہے' عقل بڑھاتا ہے' خصوصاً جس نے ابھی انڈے نہ دیئے ہوں اور بڑے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے' جب اسے بطور دوا کھایا جائے نہ کہ غذا' یعنی اس کا زیادہ استعمال قولنج کیلئے اتنا مفید نہیں ہوتا۔ عمدہ مرغ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک اپنے پر نہ پھٹ پھٹاتے۔ یعنی چند ماہ کا چوزہ ہو!

امیر آدمی پر ہفتہ میں اپنی زوجہ کو ایک کیلو گوشت دینا واجب ہے غریب کو نصف اور متوسط کو تین پاؤ جمعہ کے دن گوشت کھانا مسنون ہے کیونکہ اس دن خوشی کرنا اولیٰ ہے۔

محبوب تین انسان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک لقمہ لیا اور یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! جو تجھے اور مجھے محبوب تر انسان ہے اسے میرے پاس بھیج دے۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا! میں نے پوچھا کون؟ آواز آئی' علی! میں نے کہا آپ مصروف ہیں آپ نے پھر ایک لقمہ اٹھایا اور اسی طرح دعا کی' پھر دروازہ کھٹکا! میں نے پوچھا کون جواب ملا! علی؟ اور ساتھ ہی آواز بلند کی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو جب درواہ کھلا تو علی حاضر ہوئے' آپ نے فرمایا میں نے ایک ایک لقمہ کے ساتھ دعا ہے الٰہی میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو تجھے اور مجھے محبوب تر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے سرکار! میں تین بار آیا اور ہر مرتبہ حضرت انس نے کہا آپ مصروف دعا ہیں میں واپس جاتا رہا! آپ نے حضرت انس سے فرمایا تم نے علی کو کیوں نہ آنے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے میرا خیال تھا کوئی انصار میں سے آئے آپ نے فرمایا ذرا بتاؤ تو سہی علی سے افضل انصار میں کون ہے؟

والد کے حقوق

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقوق مسلمانوں پر ایسے ہیں جیسے والد کے اولاد پر!

سب سے بہتر

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعد سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری بار جب میں نے دریافت کیا تو میرا گمان تھا کہ آپ حضرت عثمان کا نام لیں گے میں نے ازخود کہہ دیا ان کے بعد تو آپ ہیں آپ نے اس پر جواب ارشاد فرمایا میں تو کچھ نہیں ہاں ایک مسلمان ہوں (سبحان اللہ کیا عاجزی و انکساری ہے)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا لوگو! سن لو اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں' اللہ تعالیٰ نے خلافت ابوبکر سے شروع کی پھر حضرت عمر کو اس پر مقرر فرمایا ان کے بعد حضرت عثمان غنی خلیفہ ہیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر سے مجھ پر خلافت کو ختم فرما دیا۔ مجمع الاحباب میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے شرح مہذب میں چند روز کم پانچ سال کی مدت مرقوم ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس ہجری (اکیس ماہ رمضان) جمعۃ المبارک کی رات شہید ہوئے۔ کوفہ میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانچ صد احادیث مروی ہیں۔ تہذیب الاسماء واللغات میں 86 مرقوم ہیں آپ سے آپ کے تین صاحبزادوں حسن' حسین اور محمد بن حنفیہ اور ابن مسعود ابن عباس نیز موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں صحابہ کرام میں بائیس ہیں جو آپ سے احادیث کے راوی ہیں جب کہ محمد بن حنفیہ تابعی ہیں صحابی نہیں کیونکہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں پیدا نہیں ہوئے تھے (تابش قصوری) نیز آپ سے معروف اکابر تابعین نے روایت کی ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ ان کے مناقب و فضائل ہیں جو بہادروں کے سردار راہ راست سے بھاگنے والوں کی مرمت کرنے والے' اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار' رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سیدہ فاطمہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سرتاج جن کے مناقب بڑے پاکیزہ مشرقوں، مغربوں کے شہسوار امت مصطفیٰ کے لئے چمکتے ہوئے آفتاب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ کا مزید ذکر پاک سیدہ فاطمہ زہرا اور آپ کی اولاد کے ذکر میں آئے گا (ان شاء اللہ العزیز)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان ویک دل - ابو بکر و فاروق و عثمان، علی ہیں۔

خلفائے اربعہ

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
سے مراد یہ ہے کہ اے ایماندار! حضرت ابو بکر کی محبت میں صبر کو، فاروق اعظم کی محبت میں ثابت قدم رہو، عثمان غنی کی محبت کو دل میں جگہ دو اور حب علی کے باعث متقی بن جاؤ۔ (خلفائے اربعہ) کی محبت میں فلاح پاؤ گے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان والتین والزیتون وطور سینین وھذا البلد الامین کے بارے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں التین سے ابو بکر صدیق، الزیتون سے عمر ابن خطاب سینین سے حضرت عثمان غنی اور البلد الامین سے مراد مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

التین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق اور الزیتون وہ ہے جس پر بیت المقدس آباد ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں انجیر اور زیتون مشہور درخت ہیں جن کے فوائد باب زراعت میں گزر چکے ہیں۔ طور مشہور پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف ملا، سینین پہاڑ کی صف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں بلکہ اس کے معنی حسن مبارک کے ہیں۔ بلدامین سے مکہ مکرمہ اور انسان سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہے انسان کے علاوہ ہر ذی شعور شکم مادر میں چہرہ کے بل رہتا ہے اور وہ درازقد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اسفل السافلین سے مراد ہے ہم نے مشرکین کو مردود کرکے دوزخ میں داخل کردیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے الاالذین آمنوا وعملوالصلحت سے ایمانداروں کو مستثنیٰ کردیا۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ العصر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھی اور اس کی تفسیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا والعصر سے اللہ تعالیٰ نے آخری دن کی قسم فرمائی ہے "ان الانسان لفی خسر" سے ابوجہل (علیہ اللعنت) مراد ہے "الاالذین آمنوا" سے حضرت ابوبکر، "وعملوا الصلحت" سے حضرت عمر "وتواصوابالحق" سے حضرت عثمان غنی وتواصوابالصبر سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔

بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصابرین کے مصداق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والصادقین سے ابوبکر صدیق والقانتین سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ قانت کا معنی اطاعت بجالانے والا' بعض کہتے ہیں اس سے وہ شخص مراد ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان نوافل ادا کرے۔ اسی طرح منفقین سے حضرت عثمان' مستغفرین بالاسحار سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد لئے گئے ہیں۔ اسحار سحر کی جمع ہے سحر صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔ حضرت نسفی علیہ الرحمہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد والشفع والوتر کے متعلق کہا ہے والشفع سے خلفائے راشدین مراد ہیں اور والوتر سے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً دعا فرمایا کرتے الٰہی تو نے میرے صحابہ کرام کو میری امت کے لئے باعث برکت بنایا اس برکت کو ہمیشہ قائم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رکھیے۔ ابوبکر پر سبھی متفق کر دیجئے' فاروق اعظم کو مزید عزت بخشئے' عثمان غنی کو صبر اور حضرت علی کو شجاعت کی مزید توفیق سے نوازیئے۔ (الریاض النضرہ)

شرح البخاری لابن حمزہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں سخاوت کا شہر ہوں میں اسلام کا شہر ہوں علی اس کے دروازہ ہیں' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر اسلام کے تاج' عمر اسلام کا لباس' عثمان اسلام کی زینت' علی اسلام کے طبیب ہیں۔ (کتاب الفردوس)

بنیاد اسلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسھا وعمر حیطانھا وعثمان سقفھا وعلی بابھا میں علم شہر ہوں جس کی بنیاد ابوبکر' دیواریں عمر' چھت عثمان اور دروازہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

نبوت کی عزت

قال الدامغانی' ابوبکر عزالنبوۃ وعمر حرزالنبوۃ وعثمان کنزالنبوۃ وعلی طراز النبوۃ حضرت دامغانی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نبوت کی عزت عمر قلعہ نبوت' عثمان خزانہ نبوت اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کا زیور ہیں۔

کشتی نوح اور خلفائے اربعہ

الشوارد الملح میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وحملنا٭علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا کی تفسیر میں ہے جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام چار میخیں ان کے پاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائے جن پر لکھا ہوا تھا عبداللہ ' ابوبکر کی آنکھ ' عثمان کی آنکھ ' علی کی آنکھ پس ان کی برکات سے کشتی نے تیرنا شروع کر دیا۔

امثال انبیاء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن نبی الا نظیر فی امتی، کوئی ایسا نبی نہیں جس کی مثال میری امت میں نہ ہو یعنی ان کے خصائل کی مشابہت میری امت میں پائی جاتی ہے "فابوبکر نظیر ابراہیم' وعمر نظیر موسیٰ و عثمان نظیر ہارو و علی نظیری" پس حضرت ابوبکر حضرت ابراہیم آئینہ خصائل ابراہمی ہیں عمر مظہر جلال کلیم اللہ ہیں عثمان کمالات ہارونی کی مثال ہیں اور علی میرے اوصاف حمیدہ کا مظہر ہیں۔

دوسری حدیث شریف میں ہے من اراد ان ینظر الی ابراہیم فلینظر الی ابی بکر ومن اراد ان ینظر الیٰ نوح فلینظر الیٰ عمر ---- !

جو شخص حضرت ابراہیم کی زیارت کا طالب ہے اسے چاہئے حضرت ابوبکر کی زیارت کرے اور جو حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھنا چاہئے وہ عمر کو دیکھ لے جو حضرت موسیٰ کی زیارت کرنا چاہے وہ عثمان غنی کو دیکھے اور حضرت ہارون کا خواہش مند ہو۔ وہ علی کی زیارت کرے۔

چشم و گوش وزارت پر لاکھوں سلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کعینی من راسی و عمر کلسانی وعثمان کبدی' وعلی کروحی من جسدی ابوبکر میرے سر کی آنکھ ہیں' عمر میری زبان' عثمان میرا پیٹ' علی میرے جسم میں روح کی مانند ہیں۔

تکبیر' قرات' رکوع' سجدہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر کی مثال تکبیر اولیٰ، عمر مثل قرات نماز عثمان رکوع کی مانند اور علی سجدے کی مثال ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

محبوب، محبوب خدا

کسی صحابی نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا عورتوں میں سب سے زیادہ آپ کو پیارا کون ہے، فرمایا عائشہ صدیقہ اور آدمیوں میں کون محبوب ہے! فرمایا ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان قیامت میں وہ اذفر گھوڑے پر سوار ہوں گے عرض کیا کچھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے فرمایئے فرمایا وہ قیامت میں نور کے گھوڑے پر سوار ہوں گے حضرت عثمان کافور اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلیں گے۔

فائدہ:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا اونٹ سے افضل ہے، اس کی پیشانی خیر سے بھرپور اور کامیابی قیامت تک وابستہ ہے۔ اس کے پالنے والے کی قدرتاً" مدد کی جاتی ہے اور اس پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ و خیرات کرنے والا (طبرانی)

تین قسم کے گھوڑے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں، رحمٰن کیلئے، انسان اور شیطان کیلئے، رحمان کے لئے وہ ہے جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے وقف ہو، جس پر سوار ہو کر دشمنان خدا و رسول سے مقاتلہ کیا جائے۔ انسان کے لئے وہ جو گھر میں سواری کے لئے خاص ہو اور شیطانی گھوڑا وہ ہے جو شرط پر دوڑایا جائے۔ (طبرانی)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسلام، سنت اور خلفائے اربعہ

محمد بن رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا میری آمدنی کم اور بچے زیادہ ہیں کوئی وظیفہ عنایت فرمائیے، آپ نے فرمایا اپنے معاملات و مصائب میں آسانی کیلئے ہر نماز کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھ لیا کرو یاقدیم الاحسان یامن احسانه فوق کل احسان یامالک الدنیا والآخرہ پھر کوشش کرو کہ تمہارا اسلام و سنت اور محبت صحابہ کرام پر وصال ہو یہ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی ہیں ان سے محبت رکھو تمہیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔

خدائی تحفہ

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں جنتی سیبوں سے بھرا ہوا ایک طشت لائے کہا یہ اسے دیجئے جس سے آپ کو زیادہ محبت ہے۔ آپ نے ایک سیب اٹھایا اس کے ایک طرف تحریر تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذہ ھدیہ من اللہ الرفیق لابی بکر الصدیق وعلی الجانب الآخر من ابغض الصدیق فھوزندیق۔ (الیٰ آخرہ) یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رفیق مصطفیٰ ابوبکر صدیق کے لئے ہے اور دوسری طرف مرقوم تھا جو شخص صدیق سے دشمنی رکھتا ہے وہ زندیق ہے پھر آپ نے دوسرا سیب اٹھایا اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ایک طرف لکھا ہوا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے لئے تحفہ ہے اور دوسری طرف رقم تھا جو عمر سے دشمنی و عداوت رکھتا ہے وہ دوزخی ہے اسی طرح تیسرے سیب پر تحریر تھا یہ خدائے جنان کی طرف سے تحفہ حضرت عثمان کے لئے ہے دوسری طرف تھا جو عثمان سے دشمنی رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والا ہے۔ پھر ایک سیب نکالا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر تھا یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خدائے غالب کی طرف علی ابن ابی طالب کے لئے تحفہ ہے جو علی کا دشمن وہ خدائے جلی کا دشمن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نظارہ دیکھ کر خداتعالیٰ کی حمدوثناء اور شکر بجالائے۔

دولہا کا منظر

الشوار دالملح میں مرقوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مملکت خداوندی کے دولہا ہیں اور دولہا کبھی تاج کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے کبھی عمامہ سے کبھی رومال اور کبھی تلوار سے چنانچہ اس دولھا کے تاج ابوبکر' عمامہ عمر' رومال یا پٹکا عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم تلوار ہیں۔

مکرم ترین مخلوق

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا گیا تو ان کے بدن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے روح داخل کی اور مجھے حکم فرمایا جنت کا ایک سیب لیکر ان کے حلق میں نچوڑا جائے چنانچہ میں نے پانچ قطرے یکے بعد دیگرے ڈالے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی دنیا میں جلوہ گری اس کے پہلے قطرے سے جبکہ دوسرے سے ابوبکر' تیسرے سے عمر چوتھے سے عثمان اور پانچویں سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تخلیق فرمائی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یہ پانچ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمام مخلوق میں میرے نزدیک سب سے مکرم و معظم ہیں اور جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کیا الٰہی! ان پانچ مکرم و معظم ہستیوں کے صدقے مجھے معاف فرما! ندا آئی ہم نے تیری توبہ قبول فرمائی۔

جنت میں جانے کا ایک منظر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانہ رسالت سے اس شان کے ساتھ برآمد ہوئے کہ حضرت ابوبکر کے کندھے پر آپ کے ہاتھ رکھے ہوئے تھے دائیں جانب حضرت عمر اور بائیں جانب حضرت عثمان آپ کی چادر کا کنارہ تھامے ہوئے اور سامنے علی المرتضیٰ تھے آپ نے فرمایا جنت میں ہم اسی طرح داخل ہوں گے جو ہم میں فرق کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے!!

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمرؓ عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

ایک ہی نور؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے ایک ہزار سال قبل عرش اعظم کے دائیں جانب نور کی صورت میں ظہور پذیر تھے۔

لواء الحمد پر تحریر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لواء الحمد کی بابت آگاہ فرمایا اس پر تین سطریں اس طرح مرقوم ہیں۔

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔

ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم)

اختیار خلفاء راشدین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عرش سے منادی ندا کرے گا کہاں ہیں اصحاب مصطفیٰ؟ حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لایا جائے گا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جائے گا! آپ جنت کے دروازے پر ٹھہریں، تجھے اختیار دیا گیا ہے جسے چاہیں جنت میں جانے دیں جسے چاہیں روک رکھیں! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میزان کے پاس کھڑا رہنے کا اختیار ہوگا آپ سے کہا جائے گا رحمت خداوندی کے موافق جس کے چاہو وزن بھاری کردو اور جس کے چاہو علم خدا کے مطابق ہلکے! اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو حسین و جمیل جوڑے لائے جائیں گے اور ارشاد ہوگا انہیں پہن لیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا یہ زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے آپ کے لئے بنائے گئے تھے انہیں آپ کے لئے ہی مخصوص کر رکھا تھا اسی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کے اس خاص درخت سے حضرت موسیٰ کی طرح ایک عصا دیا جائے گا جس کے اشارے سے لوگوں کو حوض کوثر کی طرف بلایا جائے گا اور دشمنان اصحاب مصطفیٰ کو اس کے ذریعے بھگایا جائے گا۔

دین اسلام کو قائم کرنے والا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ابوبکر سے محبت کی اس نے دین اسلام کو قائم کیا جس نے حضرت عمر سے محبت کی اس نے صراط مستقیم کو پالیا جس نے حضرت عثمان غنی سے پیار کیا اس کا قلب انوار الہیہ سے منور ہوگیا اور جس نے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس نے اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خلفاء اربعہ اور چار جنتی نہریں

اللہ تعالیٰ نے جنت میں چار نہریں جاری فرمائیں اور ہر نہر کو خلفائے اربعہ میں سے کسی کے مشابہ بنایا لہٰذا پانی کی نہر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثل کیونکہ پانی سے زمین کی زندگی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا پانی دلوں کی زندگی کا باعث ہے دودھ کی نہر حضرت عمر کے مشابہ ہے جیسے بچہ دودھ سے قوت حاصل کرتا ہے ایسے ہی دین عمر کی محبت سے قوت پاتا ہے "شرابا" طہورا کی نہر حضرت عثمان غنی کے مشابہ ہے کیونکہ یہ مشروب پینے والے کے لئے لذت کا باعث ہے اسی طرح عثمان کی محبت ذکر کرنے والوں کے لئے لذت کا سبب ہے شہد کی نہر یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشابہ ہے جیسے شہد امراض کے لئے باعث شفا ہے اسی طرح علی کی محبت نفاق ایسے موذی مرض کے لئے شفا ہے۔ (ذکرہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ)

میدان حشر میں چار کرسیاں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ونزعنا مافی صدورہم من غل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قیامت کے دن میدان حشر میں سرخ یاقوت کی چار کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر خلفاء اربعہ جلوہ افروز ہوں گے پھر ان کرسیوں کو حکم ہوگا وہ (ہیلی کاپٹر کی طرح) اڑ کر عرش کے نیچے پہنچ جائیں گی وہاں ایک سفید یاقوت کا خیمہ نصب ہوگا۔ خلفاء راشدین کی خدمت میں چار پیالے پیش کئے جائیں گے حضرت ابوبکر' عمر کو پلائیں گے عمر' عثمان کو پلائیں گے' عثمان' علی کو اور علی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دے گا اپنی پوری موجوں سے ان لوگوں کو باہر کرو جو صحابہ کرام اور خلفاء راشدین سے بغض رکھتے تھے وہ میرے نبی کے یاروں کی عزت و عظمت اور شان و شوکت کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ملاحظہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کھول دے گا اور زبان حال سے پکار اٹھیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سعادت و فیروز بختی سے سرفراز فرمایا اور ہم ان کی مخالفت سے بدبخت ٹھہرے پھر حسرت و ندامت کے ساتھ انہیں جنہم میں واپس بھیج دیا جائے گا۔

متقین کے لئے چار نہریں

سورۂ حجر کی تفسیر میں کلمہ متقین کے تحت درج ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے جنت ہے باغات ہیں اور اس میں چار پانی' دودھ' شراب طہور اور شہد کی نہریں جاری ہیں نیز چار چشمے بھی رواں ہوں گے کافور' سونٹھ' سبیل اور تسنیم کا چشمہ اور وہاں کے رہنے والے یاقوت کے مرصع تختوں پر جلوہ افروز ہوں گے یہ وہی لوگ ہوں گے جو ابوبکر' عمر' عثمان' علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خلفاء اربعہ کو جنت میں جانے کے لئے ارشاد فرمائے گا تو ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگا الٰہی ان لوگوں کے بارے میں حکم ہے جو ہم سے محبت کرتے ہیں ارشاد ہوگا انہیں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔

الزھرالفائح میں ہے جو شخص ابوبکر' عمر' عثمان سے محبت کرتا ہے وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی محبت کرے گا اور وہ محبین کے ساتھ جنت میں جائے گا اور جو شخص حضرت علی سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر خلفائے ثلثہ سے بغض رکھتا ہے جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

جن محب خلفائے اربعہ؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک نومسلم نصرانی کو دیکھا تو اس سے اسلام لانے کے بارے دریافت کیا وہ
کہنے لگا میں ایک بحری جہاز میں سمندری سفر پر تھا کہ جہاز طوفان کی زد میں
آکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا سمندری موجوں نے مجھے ایک جزیرے میں جا پھینکا
جہاں نہایت خوبصورت پھولوں کے پودے تھے باغات میں نہریں جاری تھیں
اسی مقام پر مجھے رات نے آلیا وہاں میں نے ایک عجیب و غریب جانور دیکھا
جس کا سر شترمرغ سا' چہرہ آدمی کی مثل' پاؤں اونٹ کی مانند اور دم مچھلی جیسی
اور وہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ المصطفی المختار کے ذکر کرنے
کے ساتھ ساتھ یہ کہہ رہا تھا ابوبکر صاحبہ فی الغار' عمر فاتح
الامصار عثمان قتیل الدارعلی سیف اللّٰہ علی الکفار' فعلی
مبغضهم لعنة الجبار فهربت منها فقالت قف حضرت ابوبکر ان کے یار
غار ہیں' حضرت عمر شہروں کے فاتح اور حضرت عثمان اپنے گھر میں شہادت سے
سرفراز اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کفار پر اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار ہیں
ان کے دشمنوں پر جبار کی لعنت یہ سن کر میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو اس
نے کہا رک جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے جب میں رک گیا تو اس نے پوچھا تیرا
دین کیا ہے میں نے کہا عیسائی ہوں اس نے کہا اسلام لے آؤ بچ جاؤ گے
چنانچہ میں نے اسلام قبول کرلیا پھر اس نے مجھے کہا ابوبکر' عمر' عثمان اور علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا کے طالب رہو اور اپنے مقام کو مکمل کرلو۔ میں
نے کہا یہ باتیں تجھے کس نے سکھائی ہیں وہ بولا میں جنات میں سے ہوں میری
قوم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاچکی ہے اور جب یہ آیت
نازل ہوئی قاتلوا فی سبیل اللّٰہ تو حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ پکار اٹھے میں جہاد سے کبھی پیچھے نہیں رہوں گا' پھر ان کی شان میں اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔ ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا
بے شک اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے جو باقاعدہ صف بندی سے جہاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرتے ہیں۔

مشاہدہ ذات اور خلفائے کرام

خلفائے اربعہ کے بارے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کا دل مشاہدہ ذات الہیہ سے پر ہے چنانچہ ان کا محبوب ترین وظیفہ لاالہ الااللہ رہا اور حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز کو حقیر جانتے۔ اس لئے ان کا مرغوب ترین ذکر "اللہ اکبر" رہا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کو معلول جانتے کیونکہ ہر چیز کا مرجع زوال ہے اسی لئے ان کا محبت بھرا وظیفہ "سبحان اللہ" رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ذات اقدس کی ہستی کا ظہور اسی سے ہی سمجھتے، ہستی کا قیام خدا سے، ہستی کا مرجع خدا کی طرف، اسی لئے ان کا محبوب ترین وظیفہ الحمداللہ رہا! (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

خلفائے راشدین، ارکان جنت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگو! میں تمہیں جنات عدن و نعیم کی کیفیت سے آگاہ نہ کروں؟ جنہیں کبھی زوال نہیں، صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! فرمایئے! آپ نے فرمایا تم اپنے لئے خلفائے اربعہ کی محبت لازم کرلو! جو زمین میں اللہ تعالیٰ کے شاہد اور جنت کے ارکان ہیں یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کیونکہ ان کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔

خلفائے راشدین اور قلوب منافقین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں چار اشخاص ایسے ہیں جن کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت منافق کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہے اور مومن کے سوا ان سے کوئی محبت کر ہی نہیں سکتا ہے وہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

صدقہ خلفائے راشدین

ایک صالح کا بیان ہے میرا ایک پڑوسی بظاہر بہت گنہگار تھا نحوست سے بچنے کیلئے میں نے اس کا پڑوس چھوڑ دیا جب اس نے وصال کیا تو رات کو میرے پاس ایک طویل قامت آدمی آیا، میں اس کے قد کی لمبائی سے ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا آیئے میرے ساتھ فلاں کی قبر پر! میں اس کے ساتھ قبر پر پہنچا اس کی قبر کھولی گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں وہ ایک سرسبز و شاداب باغ کے اندر ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز ہے میں نے اس سے اس شان و شوکت اور کرامت کا سبب پوچھا تو کہنے لگا ہر نماز کے بعد میرا یہ معمول تھا اللھم ارض عن ابی بکر و عمر و عثمان وعلي وارحمنی بحبھم۔ الٰہی تو ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر راضی رہ، اور ان کے محبت کے صدقے مجھ پر رحم فرما (بس یہ اعزاز انہیں کے وسیلے سے ہے)

خلفائے اربعہ اور آیات قرآنیہ

نزجس القلوب میں ہے جب قدافلح من تزکی آیت کریمہ نازل ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں اپنے آپ کو اپنے مال کا مالک نہیں سمجھوں گا تو ان کی شان میں پھر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرما دی ویجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یاایھاالذین آمنوا اذانووی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ وذروا البیع۔ تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آج کے بعد کوئی بھی مجھے تاجر نہیں دیکھے گا! تو اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمادی فیہ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذکر اللہ، ان میں ایسے لوگ میں ہیں جنہیں کوئی تجارت اور بیع اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، من اللیل فتهجد به نافلة لک تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں رات کو کبھی نیند کے قریب نہیں جاؤں گا! اس پر ان کی شان میں یہ ارشاد ہوا کانوا قليلا من الليل ما يهجعون، بہت قلیل لوگ ہیں جو رات کو سوتے نہیں

مناقب اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے باپ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضرت عمر جنت میں ان کے رفیق حضرت نوح علیہ السلام ہیں، حضرت عثمان جنت میں ان کا رفیق میں ہوں، علی جنت میں ان کے رفیق حضرت یحییٰ ابن زکریا ہیں۔ طلحہ جنت میں ان کے رفیق حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ زبیر جنت میں ان کے رفیق حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں سعد بن ابی وقاص جنت میں ان کے رفیق حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں سعید بن زید جنت میں ان کے رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ان کے رفیق حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح جنت میں، ان کے رفیق حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا عائشہ! میں رسولوں کا سردار ہوں اور تمہارے والد صدیقین میں افضل ہیں اور تم ام المومنین ہو نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قریش کے دس آدمی جنتی ہیں پھر ان کے آپ نے اسماء گرامی شمار کرائے۔ طبری بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دس آدمیوں کی ارواح کو جمع کیا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تخلیق فرمایا جو جنت میں ہے۔

امت پر سب سے زیادہ مہربان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ دین اسلام میں سب سے زیادہ قوی فاروق اعظم ہیں اور شرم و حیاء میں سب سے فائق حضرت عثمان غنی ہیں اور قوت فیصلہ میں سب سے بڑھ کر علی المرتضیٰ ہیں۔

ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرات طلحہ' زبیر' سعد' سعید' عبدالرحمٰن اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

آپ نے فرمایا ہر نبی کا کوئی راز دار ہوتا ہے اور میرے راز دار حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پس جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ کی کنیت ابومحمد' والدہ کا نام صفیہ ہے وہ اسلام سے مشرف ہوئیں' نبی کریم نے غزوۂ احد میں طلحۃ الخیر' یوم حنین میں طلحۃ الجود اور غزوے العشیرہ میں طلحۃ الفیاض کا لقب عطا فرمایا کیونکہ انہوں نے ایک کنواں خرید کر وقف کردیا ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلایا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں ایک دن وہ مجھے بڑے افسردہ نظر آئے میں نے سب دریافت کیا وہ کہنے لگے میرے پاس مال و دولت بہت جمع ہوگیا اس لئے پریشان ہوں میں نے کہا اسے تقسیم کردیں چنانچہ انہوں نے تمام مال و دولت لوگوں میں تقسیم کردیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھا یہ تقریباً چار لاکھ کا مال تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فصیح ملیح اور صبیح کہہ کر بلایا اور فرمایا ابو محمد! تمہیں بشارت ہو تمہارے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ نے محو کردیئے ہیں اور تمہارا نام مقربین کے رجسٹر میں درج کرلیا ہے۔

کون احمد؟ آخری نبی!

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرا بصرہ کے بازار میں جانا ہوا' مجھے ایک راہب ملا' وہ پوچھنے لگا کیا احمد ظاہر ہوگئے ہیں؟ میں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبدالمطلب! اسی ماہ میں وہ ظاہر ہوں گے وہی آخری نبی ہیں' حرم سے نکلیں گے اور نخیل و سباخ کی طرف ہجرت اختیار کریں گے

آپ فرماتے ہیں جو کچھ راہب نے کہا میرے دل پر نقش ہوگیا میں تیزی سے واپس آیا تو لوگوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر دی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا' ان سے اس سلسلہ میں مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میں نے تو آپ کو اطاعت قبول کرلی ہے پھر میں نے راہب سے جو کچھ سنا تھا اس سے مطلع کیا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طلحہ! تم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کرلو کیونکہ وہ حق کے داعی ہیں چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلحہ کے اسلام لانے اور راہب نے جو کچھ کہا تھا' سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کا نام اسلام اور قبل از اسلام طلحہ ہی رہا! حضرت ابوبکر اور حضرت طلحہ دونوں قرین سے معروف ہوئے کیونکہ دونوں کو اسلام لانے کی پاداش میں نوفل بن خویلد نے ایک رسی سے باندھ دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو رہائی سے نوازا۔

ایک مرتبہ حضرت طلحہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا طلحہ یہ جبرائیل ہیں جو تمہیں سلام سے یاد فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں تیرا میں معاون رہوں گا یہاں تک کہ نجات دلاؤں گا' ربیع الابرار میں ہے کہ ان کا نام اس لئے طلحہ پڑا کہ انہوں نے ایک مرتبہ سو غلام خرید کر آزاد کئے تھے اور ان تمام کا نکاح بھی کرا دیا اور ان میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس کا نام طلحہ رکھا گیا۔

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ 34 ہجری میں شہادت سے سرفراز ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر کی کنیت ابو عبداللہ اور والدہ کا نامہ صفیہ بنت عبدالمطلب جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی صاحبہ ہیں حضرت زبیر سولہ سال کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے بقول بعض آٹھ برس کے تھے کہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے تھے۔ آپ کے حقیقی بھائی حضرت سائب اور حقیقی ہمشیرہ ام حبیبہ بھی اسلام سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے ایک علاتی بھائی عبدالرحمٰن اور علاتی ہمشیرہ زینب نے بھی اسلام قبول کیا۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں پہلے شخص نے جنہوں نے تلوار چلائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر تو ارکان اسلام میں سے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے اور وہ پنکھا ہلا رہے تھے کہ حضور بیدار ہوئے اور فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو آپ کو سلام کہہ رہے ہیں نیز فرماتے ہیں روز قیامت میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے چہرے کو جہنم کی چنگاریوں سے محفوظ رکھوں گا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ 34 ہجری بعمر 67 برس شہادت سے شاد کام ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمانہ قبل از اسلام آپ کا نام عبدا لکعبہ تھا، بعض نے عبدالحارث اور عبدِ عمر بھی لکھا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا آپ کے حقیقی بھائی کا نام اسود اور دو علاقی بھائیوں نے نام عبداللہ اور عثمان بن عوف تھے۔ ساٹھ برس تک کی عمر میں اسلام لائے اور ساٹھ سال تک اسلام میں زندہ رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجارتی قافلہ شام آیا اور وہ سبھی اشیاء نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور میرا سلام حضرت عبدالرحمٰن سے کہہ دیجئے نیز جنت کی بشارت سنایئے۔ آپ کے فضائل میں سے یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی اور فرمایا کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ اپنے کسی امتی کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرے سبب یہ ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرمارہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سمجھتے ہوئے اول وقت میں نماز پڑھانا شروع کردی (ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماچکے ہوں) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا اور ایک رکعت آپ کی اقتداء میں ادا کی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن مسلمانوں کے سرداروں میں ایک سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سلسبیل جنت سے سیراب فرمایا ارشاد ہوا، عبدالرحمٰن آسمانوں اور زمینوں میں امین کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے 65 احادیث روایت فرمائیں۔

فرشتوں کا مقدمہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں ایک مرتبہ بے ہوشی کا عالم مجھ پر طاری ہوا' میرے پاس دو سخت ترین فرشتے آئے اور وہ کہنے لگے ہمارے ساتھ چلیں ہم نے اللہ عزیزامین کے حضور تیرا مقدمہ دائر کرنا ہے' ایک بولا انہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ تو ان لوگوں میں ہے جس کے لئے شکم مادر میں آنے سے پہلے ہی سعادت و فیروز بختی لکھی جاچکی ہے حضرت عبدالرحمٰن انتہائی متواضع اور عاجزی و انکساری کے پیکر تھے اپنے غلاموں میں ایسے گھل مل جاتے کہ پہچاننا مشکل ہوتا۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے ساتھ شام جانے کا قصد فرمایا تو پتہ چلا وہاں وبائی امراض پھیل چکے ہیں لوگوں نے واپسی کے بارے میں مختلف آرا پیش کیں' تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جہاں وباء پھوٹ پڑے وہاں جانے کا قصد نہ کرو اور اگر اس سرزمین میں جہاں تمہارا قیام ہے وباء پھیل پڑے تو وہاں سے بھاگنے کا ارادہ بھی نہ کرو!

وباء سے حفاظت کا نسخہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب وباء پھیل رہی ہو تو اپنے ابرو میں کنگھی کرلو' وباء سے محفوظ رہو گے حضرت امام زہری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاں وباء پھیلے تو اسی جگہ کا پانی لیکر وہاں چھڑکاؤ کردیا جائے تو وباء سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاہرہ مصر میں عظیم وباء کا ظہور ہوا' کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی اللھم یالطیف لم تنزل بنا فیما نزل انک لطیف لم تزل حی قیوم صمد باقی لہ کنف وانی یااللہ' یالطیف' تیری ذات والا ہی کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دوام ہے جو کچھ تو نے نازل فرمایا اس کے متعلق ہم پر رحم فرما بے شک تو لطف فرمانے والا ہے تو ہمیشہ حی قیوم ہے اور تو ہی باقی ہے اور تیری طرف سے ہی بچاؤ ہے!

اصحاب بدر کی خدمت

ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا جو کوئی بدری صحابی ہے وہ میرے پاس تشریف لائے اس کے لئے میرے پاس چار لاکھ دینار ہیں چنانچہ متعدد اصحاب بدر میں سے آپ کے ہاں پہنچے آپ نے اس دن ڈیڑھ لاکھ دینار ان کی خدمات میں پیش کئے اور جب رات ہوئی تو آپ نے عام لوگوں کے لئے بھی سخاوت کا سلسلہ جاری رکھا اور تحریر کہا کہ فلاں کو اتنے دیئے جائیں فلاں کو اتنے یہاں تک کہ اپنا کرتہ اور عمامہ تک سخاوت میں لکھ دیا۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں صبح نماز ادا کی، حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عبدالرحمٰن کو میرا سلام کہہ دیجئے اور انہیں بشارت سنایئے اللہ تعالیٰ نے تمہاری سخاوت کو شرف قبول سے نوازا ہے اور تم اللہ و رسول کے وکیل ہو، اپنے مال کو جس طرح چاہو صرف کرو تم سے حساب نہیں لیا جائے اور جنت کا مژدہ مبارک ہو۔

تیس ہزار غلام آزاد

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس ہزار غلاموں کو آزادی عطا فرمائی نیز امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے لئے ایک باغ وقف فرمایا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا جب تمہارا وصال ہو تو تجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں جگہ دیدی جائے وہ کہنے لگے میں آپ کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مزار شریف کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لیٹے ہوئے شرم آئے گی۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت مثالی تھی ایک بار انہوں نے عہد کیا ہم میں سے جو بعد میں فوت ہوگا وہ دوسرے کے پہلو میں دفن ہوگا پس ان کی قبر حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ حضرت ابراہیم بن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کے پہلو میں بنائی گئی۔ حضرت عبدالرحمٰن نے چار بیبیاں چھوڑیں۔ ترکہ میں ہر ایک کو اسی اسی ہزار دینار ملے' 81ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے آپ کے دو بھائی علاقی' عامر اور عمیر ہیں حضرت سعد 17 برس کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک ہزار سواروں کے برابر طاقت رکھتے تھے نیز فرمایا سعد تم جہاں کہیں بھی جاتے ہو دین اسلام کی خدمت کرتے رہتے ہو' مدینہ طیبہ سے دس میل کی مسافت مقام عقیق میں وصال فرمایا۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخیر میں فوت ہونے والے آپ ہیں 55 ہجری ،عمر ساٹھ سال اس دارفانی سے کوچ فرماگئے مقام عقیق سے صحابہ کرام آپ کے جسد اقدس کو اٹھاکر مدینہ طیبہ لائے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے آپ کی نماز جنازہ میں امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن بھی شریک ہوئیں۔ حضرت سعد سے دو صد ستر احادیث مروی ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالاعور ہے آپ کے والد زید بن نوفل اسلام سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مشرف ہوئے۔ واحدی کا قول ہے کہ یہ آیت والذین احبسوا الطاغوت ان یعبدوھا، حضرت سلمان فارسی، حضرت ابوذر اور حضرت زید بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حق میں نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف سے ہدایت عطا فرمائی تھی کہ وہ بچپن سے ہی بتوں سے نفرت کرتے رہے۔

ایک بار حضرت سعید نے اپنے والد زید کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مغفرت کی دعا کرائی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا سے نوازا اور بشارت عطا فرمائی کہ یہ روز قیامت ایک جماعت کی بخشش کا سبب ہوں گے حضرت سعید کی ہمشیرہ حضرت ملا کہ بھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئی جو حسن و جمال میں مثالی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا ان سے نکاح ہوا، اس نے حضرت عبداللہ کو جہاد سے روکا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو چنانچہ اس بناء پر اسے طلاق دیدی گئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے فرزند کو اس کی یاد میں شعر گنگناتے سنا تو رجوع کی اجازت دی، حضرت سعید کا انتقال وادی عقیق میں اپنی زمین پر پچاس ہجری میں ہوا۔ آپ کو بھی صحابہ کرام مدینہ طیبہ لے آئے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ 48 احادیث ان سے مروی ہیں۔

حضرت ابوعبید ابن جراح رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر ہے اسلام سے قبل بھی اسی نام سے معروف تھے ابوعبیدہ کنیت ہے ان کے والد غزوۂ بدر میں کفار کے ساتھ قتل ہوئے آپ کی قبر غوربیسان میں ہے وہ اپنے رفقاء سے فرمایا کرتے، پرانے گناہوں کی نئی نیکیوں سے خبرلو! کیونکہ اگر تم میں سے کسی نے اتنے گناہ کے کہ زمین سے آسمان تک ان سے بھر جائیں تو ایک نیکی تمام کو مٹانے کے لئے کافی ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رفقاء سے ایک مرتبہ فرمایا اپنی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کسی خواہش کا اظہار کرو! ایک صاحب بولے میری آرزو ہے کہ یہ مکان سونے سے بھرپور ہو' اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردوں' دوسرا بولا کاش یہ جواہرات سے بھرپور ہوجاتا اور میں تمام موتیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتا! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کاش کہ یہ حضرت ابوعبیدہ جیسے انسانوں سے بھرجاتا' ان کا وصال 18 ہجری کو سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مقدس میں ہوا' یہ طاعون عمواس میں مبتلا ہوکر راہی بقاء ہوئے' اس وقت آپ 58 سال کے تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

محبوب مصطفیٰ ﷺ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے ایک دن پوچھا آپ کو میں محبوب ہوں یا حضرت فاطمہ آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، تم سے زیادہ محبوب ہے، اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو! علامہ کلاباذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ فاطمہ کے لئے میں رقیق القلب ہوں کیونکہ محبت کا مرکز قلب ہے اور عزت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پس علی، نبی کے نزدیک زیادہ جلیل القدر ہیں۔

امن کی ضمانت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں کی محبت آخرت میں امن کی ضمانت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال درخت کی سی ہے فاطمہ اس کا تنا، علی اس کی شاخیں، حسن و حسین اس کے پھول اور ان تمام سے محبت کرنے والے پتے ہیں اور ہم سبھی یقیناً جنتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں آفتاب ہوں علی چاند، فاطمہ زہرہ (ستارہ) حسن و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حسین فرقدین (دو مرکزی ستارے) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی، میری، تمہاری تخلیق کا جوہر ایک ہی ہے، مزید فرمایا ہم ایک ہی درخت سے ہیں جڑ میں، شاخ تم، ڈالیاں، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو شخص اس درخت کی کسی بھی ڈالی کو تھام لے گا وہ جنت میں جائے گا۔

نیز فرمایا میرے اہل بیت کشتی نوح کی مثل ہیں جو اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی جو رہ گیا، ڈوب گیا۔

نجوم رسالت : اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم، میرے صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں تم سے جس کسی نے ان کی اقتداء کی وہ ہدایت سے سرفراز ہوا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ستاروں سے تشبیہہ دی کیونکہ مسافروں کو راہ نجات کی رہنمائی ستاروں سے ہی ملتی ہے ایسے ہی صحابہ کرام کی محبت اہوال قیامت میں نجات کا باعث ہوگی۔

محبت آل رسول ﷺ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی محبت میں انتقال کرے گا۔ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اسے شہادت کا درجہ ملتا ہے اہل بیت کی محبت میں فوت ہونے والے کو عزرائیل علیہ السلام جنت کی خوشخبری دیتے ہیں جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اس خوش نصیب کے مزار کی زیارت کے لئے رحمت کے فرشتے اترتے رہتے ہیں۔

اہل سنت کی سند

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! جو شخص محبت آل رسول میں فوت ہوگا وہ اہل سنت و جماعت میں شامل ہوگا۔ مزید فرمایا جو شخص محبت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آل رسول میں وصال کرتا ہے اسے جنت میں ایسے اعزازواکرام کے ساتھ بھیجا جائے گا جیسے دلہن کو اپنے گھر بھیجا جاتا ہے نیز فرمایا جو آل رسول کی عداوت میں مرا، میدان حشر میں اس کی پیشانی پر نقش ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم کردیا گیا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آل رسول کی عداوت میں مرے گا اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا لوگو! سن لو جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی دشمنی میں مرے گا اسے بہشت کی خوشبو تک نہیں آئے گی۔ (قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخصوص آل کے علاوہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے تمام امتی آپ کی معنوی آل میں داخل ہیں (کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایمانداروں کی مائیں فرمایا اور نبی منزلہ امت کے لئے باپ ہوتا ہے اس بناء پر تمام امتی حضور کی اولاد ہوئے لہٰذا تمام ایماندار حضور کی معنوی آل میں شامل ہیں (تابش قصوری)

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کی آل کون ہیں؟ فرمایا ہر متقی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی عارف نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے فرمایا بیٹا تم نے اپنا نسب بڑی خوبی کے ساتھ مجھ تک پہنچایا اور اسی پر قناعت اختیار کرلی حقیقتاً تم میں میرا وہی ہوگا جو نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اور میری طرح توبہ!!

قنبر نامی ایک چھوٹی سی چڑیا ہے اس کے سر پر تاج سجا ہوتا ہے اس کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وظیفہ یہ ہے۔ الٰہی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں پر لعنت فرما، کہتے ہیں اس کا گوشت قولنج کے لئے نافع ہے!

باب فاطمہ پر آواز؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے تو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے سے گزرے ہوئے آواز دیتے الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیب ویطھرکم تطھیراً اہل بیت رسول کریم! نماز کے لئے بیدار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کا فیصلہ فرمایا اور تمہارے رجس کو تمہارے قریب تک نہیں آنے دے گا! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے طمع، بخل کی پلیدی کو آنے ہی نہ دیا بلکہ سخاوت کا بیج بو دیا ہے بعض فرماتے ہیں رجس سے مراد طمع اور بخل ہے جبکہ تطہیر سے سخاوت!!

پانچ سے پانچ؟

اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں میں پانچ اور رکھی ہیں۔

قناعت میں عزت

گناہ میں لذت

شب بیداری میں ہیبت

بھوک میں حکمت

ترک طمع میں دولت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ عزت والے پانچ شخص ہیں زاہد، فقیہ صوفی، غنی متواضع، فقیر شاکر اور شریف سنی یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والا

حضرت کلبی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اہل بیت فاطمہ، حسن و حسین ہیں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اہل بیت صرف امہات المومنین ازواج رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

جنتی محل اور خدیجتہ الکبریٰ؟

نسفی وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں جنت میں حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل کو دیکھا، حضرت جرائیل علیہ السلام نے وہاں سے ایک سیب توڑ کر مجھے کھانے کو دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے سبب حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک لڑکی عطا فرمائے گا چنانچہ جب حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر میں سیدہ فاطمہ جلوہ افروز ہوئیں تو نو ماہ تک ام المومنین سیدہ خدیجتہ کے جسم پاک سے خوشبو آتی رہی۔ اور جب سیدہ فاطمہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو بعدہ ویسی خوشبو کا پتہ نہ چلتا چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنت کا اشتیاق ہوتا تو سیدہ فاطمہ سے زیادہ پیار فرماتے۔ جب آپ بڑی ہوئیں تو آپ نے فرمایا دیکھئے اب یہ حور کس کی قسمت کا ستارہ بنتی ہے۔ اسی اثناء میں حضرت جرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج سیدہ فاطمہ کا جنت میں ان کی والدہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ کے محل میں عقد ہوا ہے حضرت اسرافیل نے خطبہ پڑھا، جرائیل و میکائیل گواہ بنے اور اللہ تعالیٰ ولی اور شوہر ان کے لئے ہوئے ہیں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی مسجد میں ہی تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا ابھی ابھی حضرت جرائیل علیہ السلام نے مجھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کا نکاح تمہاری زوجیت میں دیا اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو شاہد بنایا ہے شجر طوبیٰ کی طرف وحی کی گئی ہے کہ ان پر یاقوت کے زیورات اور ریشم کے جوڑے نثار کرے چنانچہ ان پر نثار کردیئے۔ یاقوت کے موتی، زیورات اور لباس حوروں نے لوٹ لئے ہیں اب وہ قیامت تک ایک دوسرے کو تحائف میں دیتے رہیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوالحسن تمہیں مبارک ہو قبل اس کے کہ میں تیرا نکاح فاطمہ سے زمین پر کرتا اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح آسمان پر کردیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے ایک ایسا فرشتہ آسمان حاضر ہوا ہے جیسا تمام آسمانوں میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تمہیں تمہاری نسل کی پاکیزگی کی بشارت دینے آیا ہوں اور میرے پیچھے یہی بشارت سنانے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آرہے ہیں ابھی وہ یہ بات کہنے پائے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی پہنچ گئے اور میرے ہاتھوں ایک سفید ریشم کا ٹکڑا رکھا جس پر بخط نور تحریر تھا میں نے تحریر کی بابت پوچھا تو حضرت جبرائیل نے کہا اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف دیکھا تو تمام مخلوق سے آپ کو منتخب فرمایا اور رسالت عظمیٰ سے تجھے سرفراز فرمایا۔ پھر دوبارہ دیکھا آپ کے بھائی، وزیر اور رفقاء کو چن لیا، پھر آپ کی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ کو منتخب کرکے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کردیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر جنتوں کو حکم دیا آراستہ ہو۔ حوروں کو فرمایا زینت اختیار کریں شجرۂ طوبیٰ کو فرمایا اپنے ناقابل تصور پھل، پھول بکھیر دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا روتی ہوئی بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا وہ کہنے لگیں ابھی ابھی میرے پاس ایک انصاری آیا اور اس نے اپنی بیٹی کے نکاح میں اس پر بادام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور بتاشے برسائے ہیں، مجھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا منظر یاد آیا تو دل میں خیال کیا ان پر تو کچھ بھی نثار نہیں کیا گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے نبوت و رسالت کے اعزار و اکرام سے نوازا ہے علی و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا تھا کہ حلقہ عرش کو تھام لیں، جنتوں کو آراستہ کریں، حوروں کو کہہ دیں زیب و زینت سے مرصع خوشی و مسرت کے ساتھ رقص کریں جنتی پرندوں کو حکم دیا نغمہ سرائی کریں، شجر طوبیٰ کو حکم دیا اپنے مروراید، زبرجد، یاقوت ایسے رنگارنگ کے پھولوں اور پھلوں کو بکھیر کریں (چنانچہ ہر ایک نے سر تسلیم کرتے ہوئے اپنا اپنا نذرانہ محبت و عقیدت پیش کیا) (تابش قصوری)

ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے علی و فاطمہ کا نکاح سدرۃ المنتہی کے نزدیک شب معراج میں کیا اور حکم دیا گیا کہ ان پر در، جواہر، مرجان نثار کریں۔ (روحانی طور پر اظہار عظمت کے لئے یہ سبھی روایات ہیں) ورنہ حقیقتاً شریعت محمدیہ کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح صحابہ کرام کی موجودگی میں مدینہ طیبہ 2 ہجری کو ہوا جس میں خلفائے راشدین نے بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیں (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت آدم اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حوروں میں مثل چاند

امام کسائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی بائیں جانب پسلی سے حضرت حوا کی تخلیق فرمائی اور انہیں ستر حوروں کے حسن سے نوازا چنانچہ حضرت حوا حورعین میں ایسے معلوم ہوتی تھیں جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں! حضرت آدم علیہ السلام آرام فرماتھے جب بیدار ہوئے تو انہیں دیکھا اور ان کی طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا! آواز آئی ابھی تم اسے چھو نہیں سکتے تمہارا نکاح ہوگا اور حق مہر کی ادائیگی شرط ہے دریافت حق مہر کیا ہے؟ ارشاد ہوا۔ ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاث مرات۔ تین مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا! نیز فرمایا یہاں تک کہ تم حضرت حوا کو دین کے مسائل سکھائیں۔

حسن آدم علیہ السلام

کان آدم اورعہ اللہ من الحسن والکمال حتیٰ ان حذہ الا یمن یغلب علی شعاع الشمس کان نورمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ والا یسر یغلب علی ضوء القمر کان نور یوسف علیہ الصلوۃ والسلام فیہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایسے حسن و کمال سے نوازا تھا کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں پر غالب آجاتا کیونکہ اس میں نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چمک دمک تھی اور بایاں رخسار چاند کی روشنی پر غالب آجاتا اس لئے اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نور درخشاں تھا۔

پہلی بات؟

حسن و جمال کے حسین ترین دو پیکر حضرت آدم علیہ علیہ السلام اور حضرت حوا نے جب ایک دوسرے پر نظر ڈالی تو اس طرح گویا ہوئے۔ حوا میرا خیال ہے تجھ سے اور مجھ سے زیادہ حسین اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو تخلیق نہیں فرمایا ہوگا! اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا انہیں 'اپنے ساتھ فردوس اعلیٰ میں لے جائیں اور جنت کے محلات میں سے کوئی محل ان کے لئے کھول دو۔ چنانچہ سرخ یاقوت کے محل کا دروازہ کھول دیا گیا اس میں کافوی خوشبو سے معمور زبرجد کا ایک گنبد باغ زعفران میں قائم تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس گنبد نما مکان کا دروازہ کھولا وہاں ایک سنہری تخت نظر آیا جس کے پائے مروارید کے تھے' اس پر ایک ایسی شہزادی جلوہ افروز تھی جس کے انوار و تجلیات اور حسن و جمال کی شعاعوں نے ماحول کو مزین کرر کھا تھا اس کے سر پر جواہرات سے مرصع سونے کا تاجر تھا حضرت آدم علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اپنے حسن وجمال کو بھول گئے دریافت کیا یہ شہزادی کون ہے؟ ارشاد ہوا یہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر کہا ان کے شوہر نامدار کا اسم گرامی کیا ہے؟

ارشاد ہوا جبرائیل! قصر یاقوتی کا دروازہ کھولئے چنانچہ اس کا دروازہ کھلا تو وہاں پر بھی کافوری خوشبو سے معمور ایک گنبد نظر آیا جس میں سونے کا تخت تھا اس پر ایک رعنا جوان جلوہ افروز دیکھا جس کا حسن یوسف کی مثل' آواز آئی یہ جوان علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہا کے شوہر نامدار ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہے! الٰہی ان کی اولاد بھی ہے؟ آواز آئی جبرائیل! قصر مروارید کے دروازے کھول دو اس میں زبرجد کا گنبد اور عنبر کا تخت پڑا دیکھا جس پر حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صورتیں موجود ہیں ان کی زیارت سے بہرہ مند ہوکر حضرت آدم علیہ السلام واپس پلٹے! اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حوا سے فرما دیا! فرشتوں نے ان پر جنتی میوے برسائے، اسی وجہ سے مسلمان نکاح کے وقت بادام، مکھانے، پتاشے، سوگی منقی، میوے پر لٹاتے ہیں اور ان کا حاصل کرنا بھی جائز!!

پھر حضرت جبرائیل کو ارشاد ہوا انہیں جنت کی سواریوں پر بٹھاکر جنت عدن میں پہنچا دو! اتنے میں ایک تخت نظر پڑا جو قسم قسم کے جواہرات سے مرصع تھا جس پر چار گنبد بنے ہوئے تھے قبتہ الرضوان، قبتہ الغفران، قبتہ الرحمتہ، قبتہ الکریم، حضرت آدم و حوا وہاں قیام پذیر ہوئے ان کی خدمت میں جنت کے میوے پیش کئے گئے۔

پھر قبہ رحمت میں گئے، منادی نے ندا کی، آسمان والوں، حضرت آدم و حوا کا نکاح کردیا گیا ہے اور جنت کی ہر چیز ان کے لئے جائز البتہ ایک خاص شجر کی نشاندہی کردی گئی ہے اس کے قریب یہ دونوں نہیں جاسکتے! پھر علم الٰہی کے مطابق جو کچھ ان کے لئے مقدر تھا وہ ظہور پذیر ہوا، حکم ہوا اب تم یہاں نہیں رہ سکتے چنانچہ آدم علیہ السلام باب توبہ سے اور حضرت حوا باب رحمت سے باہر نکلی! ابلیس باب لعنت سے سانپ، باب غصہ اور طاؤس باب غضب سے زمین پر اتر پڑے۔ ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت ہابیل اور ان کی ہمشیرہ جنت میں ہی پیدا ہوئے تھے ابھی شجر ممنوعہ کے کھانے کی نوبت نہیں آئی تھی اس لئے ان کی ولادت کے وقت حضرت حوا کو کسی قسم کی گرانی یا تکلیف کا احساس تک نہ ہوا۔ قابیل اور اس کی بہن زمین پر جنت سے آنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے بعد پیدا ہوئے۔ (لہٰذا پیدائش کے لحاظ سے جنتی انسان ہابیل اور دنیا میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا مرد قابیل اور سب سے پہلی خاتون اس کی بہن کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ (تابش قصوری)

فرشتوں کی بارات

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی! الٰہی میری تجھ سے ایک یہ بھی آرزو ہے جو میرا داماد بنے یا میں جس کا داماد بنوں اسے جنت سے سرفراز کرنا! علامہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے یہ فضیلت قیامت تک برقرار رہے گی جو بھی آپ کی اولاد میں سے کسی بھی امتی سے دامادی کا رشتہ قائم کرے گا اسے بہشت کی خصوصیت حاصل رہے گی۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دراقدس سے رخصتی ہوا چاہتی تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے سبزی مائل خچر پر بٹھایا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اس کی لگام پکڑ لو اور آگے آگے چلو' حضور پیچھے پیچھے روانہ ہوئے' ابھی کاشانہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ ندا آئی سرکار ذرا اوپر دیکھیے! آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی تو عجیب منظر تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں حضور نے اس شان و شوکت سے فرشتوں کے ساتھ آنے کا سبب دریافت کیا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان شوہر نامدار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پورے اعزازواکرام کے ساتھ پہنچایا جائے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا حضرت میکائیل اور دوسرے فرشتوں نے اللہ اکبر کی آواز سے جواب دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے دولہا' دلہن کی روانگی کے وقت نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کو سنت قرار دیا گیا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاطمہ کا علی سے نکاح کرنے کا حکم صادر ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے جنت کو جس طرح سنوارا اس کی تفصیل بڑی وضاحت سے بیان کی ہے جسے عربی متن میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے یہاں بطور تبرک چند باتیں درج کردی جاتی ہیں (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں یہ بیت اللہ کے بالکل مقابل ہے آسمانی فرشتے اپنے اپنے مقام سے وہاں اترے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رضوان جنت کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازے پر کرامت کا منبر بچھایا جائے اور راحیل نامی فرشتے کو حکم ہوا اس منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بجالائے۔ چنانچہ جب وہ محبت و سرور سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے لگا تو آسمان خوشی سے جھوم اٹھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں حضرت فاطمہ بنت محمد کا علی سے عقد کئے دیتا ہوں فرشتو تم گواہ رہو! اور اس ریشمی کپڑے پر اس شہادت کو ثبت کردیا اور مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ اسے میں تمہیں دکھاؤں اور اس پر نور کی مہر لگاؤں جس کی سیاہی سے مشک کی خوشبو سے فضا معمور رہے اور اسے رضوان جنت کے سپرد کرو

محب طبری بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا الحمد للہ المحمود بنعمتہ ---- (الی الاخر)

روضہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسنون یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات اور اپنی شہزادیوں کے لئے جتنا مہر مقرر کیا اس سے زیادہ نہ باندھا جائے اور عموماً آپ کے مہر کی رقم پانچ سو درہم ہوتے۔ امام شافعی اور امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک کم از کم جتنی چیز کی بیع ہوسکتی ہے اتنا مہر مقرر کیا جاسکتا ہے امام مالک فرماتے ہیں دینار کا چوتھا حصہ کم از کم مہر مقرر کیا جاسکتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتے ہیں کم از کم مہر دس درہم ہیں۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ مہر دیا جاسکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہے رایتم احداھن قنطارا فلا تاخذوامنه شيئا اگر تم حق مہر میں عورتوں کو ایک قنطار تک بھی دے دو تو تمہیں اس میں کچھ کم کرنے کا حق نہیں! سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ بر سر منبر کم مہر کی بات کی تو ایک صحابیہ نے کہا حضرت! اللہ تعالیٰ تو ہمیں عطا فرماتا ہے اور آپ روکتے ہیں اس خاتون نے یہی آیت پڑھی اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا عورتیں تو ہم سے بھی زیادہ فقیہ ہیں پھر کبھی آپ نے کم مہر کی بابت بات نہ کی۔

میرا حق مہر شفاعت ہو؟

امام نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حق مہر کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے عرض کیا اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ میرا مہر قیامت کے دن آپ کی امت کی شفاعت مقرر ہو! پس جب امت مصطفیٰ کا پلصراط سے گزر شروع ہوگا تو آپ اپنے مہر کا مطالبہ کریں گی

(گویا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال و دولت کا مہر تو ہر کوئی دیتا ہے مگر میرا مہر نرالا اور بے مثل ہو اور وہ یہ کہ میرا مہر نہ صرف میرے لئے نفع بخش ہو بلکہ آپ کی امت کے گنہگار بھی اس سے مستفید ہوں اس لئے میرا مہر شفاعت امت مقرر کیا جائے (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس سے مسکراتے ہوئے نمودار ہوئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا میری مسرت و مسکراہٹ کا سبب یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہ کا نکاح میرے چچازاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ سے کرنے کی بشارت دی ہے گئی کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور علی کو رشتہ زوجیت میں منسلک فرما دیا ہے اور رضوان جنت کو حکم دیا ہے کہ وہ شجرطوبیٰ کو ہلائے اس نے اسے خوب ہلایا ہے اس کے پتے دستاویز بن کر گرے ہیں جو اہل بیت سے محبت کرنے والوں کے بخشش نامے ہیں۔ قیامت کے دن یہی دستاویز ان کی بخشش کی سند ہوگی۔

جب آیت ان منکم الا واردھا نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمناک ہوگئے صحابہ کرام نے پریشانی کا سبب پوچھا آپ خاموش رہے' سیدہ فاطمہ کو علم ہوا تو حاضرخدمت ہوئیں' عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کیوں پریشان ہیں۔ آپ نے یہی آیت سیدہ فاطمہ کو سنا دی۔ ان منکم الاوادھا' اس پر سیدہ فاطمہ کی آنکھوں سے بھی آنسو نمودار ہونے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچیں اور فرمایا یا شیخ المہاجرین اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی طرف یہ آیت نازل کی ہے' وان منکم الاواردھا' کیا آپ حضور کی امت کے بوڑھوں پر ایثار کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت علی سے امت کے جوانوں پر نثار ہونے کا عہد لیا' بعد حضرت امام حسن و حسین سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تو وہ امت کے کم عمروں پر قربان ہونے کو تیار نظر آئے پھر ازخود امت مصطفیٰ کی عورتوں پر ایثاروقربانی کا قصد فرمایا اتنے میں حضرت جرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے نیز فرماتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے فاطمہ کو بشارت دیجئے وہ غمگین نہ ہوں میں تمہاری امت کے ساتھ اسی طرح پیش آؤں گا جیسے فاطمہ کی رضا ہوگی۔ (سبحان اللہ)

جنتی لباس؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو اپنی شادی کی شب رونا آیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبب دریافت فرمایا آپ عرض گزار ہوئیں ابا جان یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے مجھے دنیا سے کسی قسم کی محبت و رغبت نہیں لیکن آج شب مجھے اپنی اس حالت پر قدرے خطرہ سا محسوس ہوا کہ کہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ نہ کہہ دیں کہ آپ کیا لائیں؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا خاطر جمع رکھو علی ہمیشہ راضی و خوش رہے ہیں اور (اب بھی ہر بات پر خوش رہیں گے) اس کے بعد ایک مالدار یہودی عورت کی شادی ہوئی اس نے اپنی شادی پر بڑی بڑی امیر عورتوں کو آنے کی دعوت دی۔ وہ نہایت فاخرہ لباس زیب تن کئے آئیں اور انہوں نے بالاتفاق کہا ہم تمام محمد کی صاحبزادی اور ان کے فقر کی کیفیت کو دیکھنا چاہتی ہیں لہٰذا فاطمہ کو بلایا جائے اس نے بلا بھیجا' اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک جنتی جوڑا لئے آموجود ہوئے۔ سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا پہن کر جب ان کے درمیان جلوہ افروز ہوئیں تو آپ کا لباس دیکھ کر حیران رہ گئیں جب انہوں نے سیدہ پاک کی چادر مبارک کو ذرا سا اٹھایا تو انوار و تجلیات سے تمام ماحول .بقعۂ نور بن گیا۔ پھر پوچھنے لگیں! ارے فاطمہ اتنا خوبصورت اور عدیم المثال جوڑا کہاں سے آیا؟ آپ نے فرمایا یہ جنتی جوڑا جبرائیل لائے ہیں اس پر سعادت مند عورتیں پکار اٹھیں نشھدان لا الہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ اور اسلام لے آئیں پھر جن عورتوں کے خاوند مسلمان ہوئے وہ ان کے پاس ہی رہیں اور جن کے خاوند

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسلام پیش کرنے کے باوجود مسلمان نہ ہوئے تو ان مسلمان خواتین ان سے الگ ہوگئیں اور انہوں نے اپنا نکاح مسلمانوں سے کرلیا!

اپنا نیا کرتہ سوالی کو عطا فرمادیا

ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جس شب شادی تھی، اسی شب ایک سوالی نے دروازے پر آکر سوال کیا، مجھے ایک پرانے کرتے کی حاجت ہے! سیدہ فاطمہ کے پاس ایک پیوند لگا کرتہ بھی تھا آپ نے چاہا اسے وہی عطا کریں مگر معاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد لن تنالواالبر حتی تنفقوا مماتحبون (اگر تم بھلائی کے طالب ہوتو اپنی محبوب ترین اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرو) سامنے آتے ہی آپ نے اپنی شادی کا کرتہ اس سوالی کو عنایت کردیا۔ بوقت رخصت حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، رب کا سلام پہنچایا اور جنت سے سبز سندس کا ایک جوڑا پیش کرتے ہوئے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدہ فاطمہ کیلئے خصوصی تحفہ ہے؟ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پہنا اور ان خواتین میں جاکر بیٹھ گئیں، عورتوں کے پاس ایک ایک موم بتی جل رہی تھی سیدہ فاطمہ کے ہاتھ چراغ تھا مگر جب آپ کے نورانی لباس کی ایک جھلک نمایاں ہوئی تو مشرق و مغرب تک نور ہی نور پھیل گیا یہاں تک کہ کافر عورتوں کے دل نور اسلام سے چمک اٹھے اور کلمہ پڑھتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔

شکم مادر میں باتیں

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میرے بطن اطہر میں جب سیدہ فاطمہ جاگزین تھیں تو مجھے کسی قسم کی گرانی محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ مجھ سے باتیں کیا کرتیں۔ جب ولادت فاطمہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا وقت قریب آیا تو میں نے قریشی دائیوں کو بلا بھیجا مگر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخاصمت کے باعث نہ آئیں، ابھی میں سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا ہوگا! معاً چار عورتیں جن کی چمک دمک اور حسن و جمال مثالی تھا جلوہ گر ہوئیں ان میں سے ایک نے فرمایا میں تیری والدہ حوا ہوں، دوسری نے کہا میں آسیہ ہوں، تیسری بولی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ ام کلثوم اور چوتھی نے کہا میں عیسیٰ علیہ السلام کی والد مریم ہوں، (رضی اللہ تعالیٰ عنھن) ہم آپ کی خدمت کیلئے آئی ہیں۔

حضرت سیدہ عائشہ اور سیدہ فاطمہ کی گفتگو

علامہ ابن ملقن، قاضی حسین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کہا میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ میں جگر گوشہ رسول کریم ہوں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا، دنیا میں تو یہ بات درست ہے لیکن آخرت میں، اس کے برعکس ہوگا کیونکہ میرا قیام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور آپ علی کے محل میں ہوں گی آپ دونوں درجوں کا تقابل خود کرلیں!

حضرت سیدہ فاطمہ نے جواب دینے میں توقف کیا تو حضرت عائشہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور سیدہ فاطمہ کا سراطہر چوم کر فرمایا کاش کہ میرے نصیب ایسے ہوتے کہ میں آپ کے سراقدس کا ایک بال ہوتی!

حیض و نفاس سے پاک

حضرت اسماء زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں حضرت سیدہ فاطمہ ہمیشہ طیبہ و طاہرہ رہی ہیں حالانکہ ان کے شکم مقدس سے حسن و حسین اور دوسری اولاد بھی ہوئی مگر ان پر نفاس کی کیفیت طاری نہیں ہوئی چنانچہ میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے سیدہ فاطمہ کو حیض و نفاس کے معاملہ میں ہمیشہ پاک پایا ہے آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ　　جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اولاد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں، علائی کا بیان ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں سب سے پہلے حضرت قاسم متولد ہوئے، پھر حضرت زینب، حضرت طیب و طاہر، ام کلثوم، رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم یہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئے) حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر سے ہیں)

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن الربیع سے کردیا گیا وہ صاحب مال اور امین ترین شخص تھے، غزوہ بدر میں قیدیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے جب فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی والدہ ماجدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوقت نکاح عطا فرمودہ ہار رہائی کے لئے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ہار دیکھا تو آپ کو بڑا رحم آیا صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو زینب کے قیدی کو ان کے حوالے کردیا جائے اور ان کا ہار بھی انہیں واپس لوٹا دیں چنانچہ انہیں اس شرط پر رہا کردیا گیا کہ حضرت زینب کو ہجرت کرنے سے نہیں روکا جائے گا انہوں نے کہا بہت اچھا، جب حضرت ابوالعاص مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے حضرت زینب کو ہجرت کی اجازت دیدی۔ آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو کچھ لوگ آڑے کسی نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے نیزہ سے آپ کی طرف اشارہ کیا جس کے باعث حمل ساقط ہو گیا اس پر ابوسفیان بولا۔ ہمیں اس لڑکی کو روکنے کی ضرورت نہیں البتہ روشن دن میں جانے کی بجائے رات کو مکرمہ مکرمہ سے نکلے! تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ رعب و دبدبہ سے روانہ ہوئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اثنائے راہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے ان کے ساتھ مدینہ طیبہ بعافیت بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچ گئیں پھر آپ کے خاوند تاجر بن کر مکہ سے شام اور وہاں سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حضرت زینب کے ہاں پہنچ گئے، آپ نے انہیں پناہ دیدی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو حضرت زینب نے باواز بلند فرمایا لوگو میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو مجھے اس بات کا علم نہیں تھا بعدہ آپ اپنی صاجزادی کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا ابوالعاص کی خاطرخواہ خدمت کرو لیکن اسے اپنے قریب نہ آنے دینا کیونکہ تم ان کے لئے حلال نہیں ہو! لوگوں نے ان کے مال پر قبضہ کرلیا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں چاہتا ہوں اس کا مال واپس کردو چنانچہ لوگوں نے مال واپس کرتے ہوئے کہا' کیا ہی اچھا ہو تم اسلام لے آؤ' وہ کہنے لگے مکہ مکرمہ کے لوگوں کی امانتیں میرے ذمہ ہیں میں چاہتا ہوں ان کی امانتیں واپس کرکے اسلام لاؤ چنانچہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کرکے مدینہ پاک پہنچتے ہی مسلمان ہوگئے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ان کی خدمت میں مصروف ہوگئیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہزادوں میں ایک فرزند عبداللہ بھی ہیں جن کا لقب طیب و طاہر مشہور ہے یہ بچپن میں مکہ مکرمہ ہی وصال فرماگئے ان کے علاوہ حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ آپ کی حقیقی صاجزادیاں ہیں جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حقیقی بہنیں ہیں ایک صاجزادے حضرت ابراہیم متولد ہوئے جو حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں، اٹھارہ ماہ کی عمر میں وصال فرماگئیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانچ برس قبل از اعلان نبوت متولد ہوئیں قریشی اس وقت تعمیر کعبہ میں مصروف تھے اٹھائیس برس کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ ماہ بعد رمضان المبارک گیارہ ہجری میں وصال فرما ہوئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارشاد علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اونٹنی کی گفتگو اور سیدہ فاطمہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی عصاء جو خیبر میں حاصل ہوئی تھی آپ سے گفتگو کرتے ہوئے سلام عرض گزار ہوئی السلام علیک یابنت رسول اللہ، اے شہزادی رسول آپ پر سلام ہو! کیا آپ کو اپنے والد ماجد سے کوئی کام ہے کیونکہ میں ان کے پاس جانے ہی والی ہوں، اس پر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھیں نمناک ہوگئیں اور شفقت سے اونٹنی کا سر اپنی گود میں لیکر پیار کرنے لگی، یہاں تک کہ اس نے آپ کی گود میں ہی جان دیدی پھر اسے ایک بڑے کمبل میں لپیٹ کر دفن کردیا گیا تین دن بعد جب اس جگہ کو کھودا گیا تو اس کا کہیں نشان تک نہ ملا، اونٹنی کا حضرت سیدہ فاطمہ سے ہمکلام ہونا سیدہ کی کرامات میں سے ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے علاوہ کسی سے کبھی ہمکلام نہ ہوئی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار یہی اونٹنی کہنے لگی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی جب چرنے جاتی تو گھاس از خود پکارتی مجھے اپنی خوراک بناؤ کیونکہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جب رات سر پر آتی تو درندے ایک دوسرے کو تاکیداً کہتے اس اونٹنی کے قریب مت جانا کیونکہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے!

وظیفہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روض الافکار میں ہے کہ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں تین دن چولہا ٹھنڈا پڑا ہے میں تمہیں پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے ہیں۔ یا اول الاولین یا آخر الاخرین یا ذوالقوۃ المتین یاارحم الراحمین

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کسی قسم کی بھی حاجت ہو تو جمعرات کے دن اس حاجت کی طلب میں علی الصبح گھر سے باہر نکلتے وقت آیتہ الکرسی، سورۂ آل عمران کی آخری آیت، سورۂ زلزلات اور سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اس میں تمام دنیا و آخرت کی حاجتیں ہیں (جو بر آئیں گی)

مناقب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مرج البحرین

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے فرمان مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس مراد سیدہ فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ایک بحر نبوت اور دوسرے بحر فتوت ہیں ان کے درمیان تقویٰ کا وصل ہے لہٰذا دونوں میں محبت ہی محبت ہے کسی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے زیادتی کا کوئی شائبہ نہیں اور ان دونوں سے موتی اور مونگے حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ظہور ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں دو سمندروں کو اللہ تعالیٰ نے ملایا ایک بحر آسمان اور بحر زمین ہے چنانچہ آسمانی دریا کا پانی زمینی دریا میں گرتا ہے تو وہ موتی بن جاتا ہے۔

علامہ ثعلبی رحمہ اللہ علیہ یہاں ایک واقعہ درج کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کھجور کی گٹھلی ایک سیب میں رکھ کر دریا میں ڈال دی بارش ہوئی تو اس کا کچھ حصہ موتی بن گیا اور جس حصہ پر بارش کا اثر نہ ہوا وہ اپنی حالت پر ہی رہا حضرت قتادہ فرماتے ہیں مرج البحرین سے مراد بحر روم اور بحر فارس ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدہ فاطمہ کی اولاد میں سے سب سے پہلے ہیں، آپ پانچ بہن بھائی ہیں حسن، حسین، محسن، زینب کبریٰ اور زینب صغریٰ جن کی کنیت ام کلثوم ہے یہ تمام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی متولد ہوئے۔

برمعادی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ام کلثوم کے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت فاروق اعظم سے کردیا۔ اس کا طریقہ کار یہ طے ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آپ ام کلثوم کے ساتھ نکاح میں رضا رکھتے ہیں تو میں انہیں آپ کے پاس ایک چادر دیکر بھیجوں گا چنانچہ وہ ایک چادر لئے آپ کے پاس آئیں اور حضرت علی کے ارشاد کے مطابق کہا یہ وہی چادر ہے جس کی نسبت میرے والد ماجد نے آپ کو کہا تھا آپ نے کہا اپنے والد ماجد سے جاکر کہہ دینا میں راضی ہوں! اللہ تعالیٰ تم سے اور ان سے بھی راضی رہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ام کلثوم اور خوشبو

ربیع الابرار میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہ روم کے پاس ایک سفیر بھیجا آپ کی زوجہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دینار کی خوشبو خرید کر دو شیشیوں میں بند کی اور کہا یہ شاہ روم کی بیوی کو میری طرف سے ہدیہ دے دینا۔ چنانچہ قاصد نے اس کی تعمیل کی شاہ روم کی بیوی نے ان دونوں شیشیوں کو جواہر سے بھر کر تحفتاً" بھیج دیا اور کہا یہ امیرالمومنین کی اہلیہ محترمہ کو پیش کردینا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر جب جواہرات پر پڑی اور فرمایا یہ کہاں سے آئے ہیں ام کلثوم نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو وہ فرماتے لگے یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ کہنے لگیں یہ تو صرف میرے لئے ہیں آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے چنانچہ حضرت علی نے فرمایا بیٹی تمہیں ایک دینار کی قیمت کے برابر ملیں گے باقی مسلمانوں کا حصہ ہے۔ کیونکہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاصد بھیجا تھا وہ تو مسلمانوں کا تھا!

ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین ہجری 15 ماہ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسن کی ولادت کا وقت آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء نیت عمیس اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ فاطمہ کی خدمت میں بھیجا! جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی گئی نیز ساتویں روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا!

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی ان کا نام رکھئے انہوں نے عرض کیا آپ ہی نام رکھیں آپ ان کے نانا جان ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے نام رکھنے سے پہلے کوئی نام نہیں رکھتا چنانچہ حضرت جبرائیل آئے اور بچے کی ولادت پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبر رکھئے جس کا معنی حسن ہے چنانچہ یہی نام رکھا گیا اسی طرح جب امام حسین پیدا ہوئے تو جبرائیل نے بشارت، مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے کے نام پر شبیر رکھیں جس کے معنی حسین ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

• حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتلقی آدم من ربہ کلمات سے مراد یہ پانچ نام ہیں محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا ان ناموں کو یاد کرلیں کیونکہ آپ کو ان کی ضرورت پڑے گی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو تین سو سال تک روتے رہے، پھر یاد آنے پر ان ناموں کے توسل سے دعا مانگی اور کہا یا اللہ بحق محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے بخشش دے اور میری توبہ قبول فرمالئے، اللہ تعالیٰ نے ان پاس وحی بھیجی اور فرمایا اے آدم علیہ السلام اگر تم ان اسماء کے توسل سے اپنی تمام اولاد کی مغفرت طلب کرتے تو انہیں بھی میں بخشش دیتا۔

کلمات توبہ

امام کسائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کلمات توبہ آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے یہ تھے لاالہ الاانت سبحانک وبحمدک وعملت سوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وظلمت نفسی فتب علی خیر التوابین۔جو شخص ان کلمات کو سجدہ کی حالت میں پڑھ کر اپنی غلطیوں کی معافی طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کردے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

دو نور

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علی کو عرش کے پاس دو نور بنا کر تخلیق فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی پشت میں ہمیں ودیعت فرما دیا۔ پھر ہم مسلسل پاک پشتوں اور پاکیزہ شکموں سے منتقل ہوتے ہوتے عبدالمطلب کی پشت میں پہنچے پھر وہ نور دو ثلث حضرت عبداللہ اور ایک ثلث ابوطالب کی پشت میں رکھے گئے اور پھر نور مجھ سے علی اور فاطمہ میں جمع ہوئے پس حسن و حسین، رب العلمین کے دو نور ہیں۔

الحسین منی وانامن الحسین

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھے جس نے حسین سے محبت کی' (ترمذی شریف) اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نام لوگوں کے علم سے پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادوں کو ان سے موسوم کردیا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا چنانچہ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حسین کی زیارت سے نوازا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بخاری شریف میں ہے امام حسن، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے صحیح ابن حبان میں ہے کہ امام حسین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ رکھتے تھے، برماوی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حسن سر سے سینہ تک اور حسین نیچے حصہ میں مشابہت رکھتے تھے۔

الفصول المہمہ میں ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے پچاس دن بعد حسین شکم مادر میں آئے بعض نے کہا ہے ان دونوں کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ ہے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ محترمہ ام الفضل سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عجیب خواب عرض کیا کہ آپ کے جسم اقدس کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آپڑا ہے! آپ نے فرمایا یہ خواب تو بہت ہی اچھا ہے میری لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے ہاں فرزند پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں کھیلے گا چنانچہ جب امام حسین پیدا ہوئے تو ان کی گود میں ڈالے گئے۔ امام حسین کی ولادت پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دنبہ ذبح کرکے عقیقہ کے عمل کو دوام بخشا اور جب ان کے سر کے بال بنائے گئے تو ان بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی گئی۔

مسئلہ: بچے کے لئے عقیقہ میں دو بکرے اور بچی کے لئے ایک کو سنت قرار دیا گیا ہے جب کہ بچے کی طرف سنت کی ادائیگی کے لئے ایک بکرا بھی کافی ہے امام رافعی اور نووی علیہما الرحمتہ فرماتے ہیں اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ سے بھی سنت ادا ہوجاتی ہے اس بناء پر اونٹ یا گائے سات بچوں یا بچیوں کی طرف سے بیک وقت نیت کرکے ذبح کیا جائے تو سنت ادا ہوجائے گی۔ علماء حنفیہ فرماتے ہیں قربانی کے حصص میں اگر عقیقہ کو بھی شامل کرلیا جائے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور اگر عقیقہ کے جانور کو ذبح کرکے پکا کر کھانا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کھلایا جائے تب بھی جائز ہے۔ (تابش قصوری)

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرسکے تو بہت ہی اچھا ہے بصورت دیگر عمر کے کسی بھی حصہ میں والدین یا ازخود بھی یہ سنت ادا کرسکتے ہیں اگر وسائل میسر نہ ہوں تو قرض وغیرہ سے عقیقہ کی سنت ادا کرنا مناسب نہیں' کیونکہ الدین یسر لااکراہ فی الدین تو آسان ہے نیز دین میں سختی نہیں' اس لئے بلاوجہ تکلف میں نہیں پڑنا چاہئے (تابش قصوری)

مسئلہ: ساتویں دن تک بچے کا نام رکھنا اور ختنہ کردینا مستحب ہے بعض نے تو واجب قرار دیا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سینتالیس سال کی عمر تھی کہ پچاس ہجری میں زہرخورانی کے باعث شہادت سے سرفراز ہوئے اور اپنی جدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے پہلو جنت البقیع میں دفن ہوئے' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے دیکھا جیسے ان کی گرفت میں ہیں پھر ایک مکان میں داخل ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان صلح کرا دی ہے پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشش سے نواز دیا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس محرم الحرام 61ھ کو جمعہ کے دن شہید کئے گئے اس وقت آپ 56 برس کے تھے آپ کی شہادت پر سورج گہنا گیا لہٰذا نجومیوں کا یہ قول غلط ثابت ہوا کہ سورج گرہن اٹھائیس یا انتیسویں تاریخ کو ہی واقع ہوتا ہے جبکہ روضہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں مذکور ہے کہ کسوف اور عید کا اجتماع ممکن ہے شرح مہذب میں ہے سورج گرہن کی نماز چاند گرہن کی نماز سے زیادہ موکد ہے کیونکہ آفتاب کا نفع مہتاب سے زیادہ ہے۔

حضور نے کلی پھینکی اور پھل دار درخت بن گیا

ربیع الابرار میں ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خالہ ام معبد عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمے میں جلوہ افروز ہوئے وہاں آپ نے وضو فرمایا اور کلی عوسجہ نامی خاردار جھاڑی پر پھینکی جب صبح اسے دیکھا گیا تو وہ ایک پھلدار درخت بن چکا تھا زعفرانی پھل اور عنبر ایسی خوشبو ماحول کو مہکا رہی تھی اس درخت کے پھل کو جو کوئی بیمار کھاتا صحت پاتا، پیاسا سیراب ہوجاتا، بکری یا اونٹنی وغیرہ کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا، چنانچہ ہم لوگوں نے اس درخت کا نام "مبارک" رکھ دیا ایک دن صبح کو دیکھا گیا تو اس کے پتے جھڑ چکے ہیں اور پھل چھوٹے ہوگئے ہیں ہم پریشان سے ہوگئے یہاں تک کہ خبر آئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار بقاء کی طرف روانہ ہوچکے ہیں تیس سال بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار بن گیا اس کا حسن اور شادابی جاتی رہی پھر خبر آئی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کردیئے گئے ہیں اس کے بعد اسے کبھی پھل نہ لگے جس سے ہم برابر مستفید ہوتے آرہے تھے یہاں تک کہ ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش زن ہوا اس کے پتے گر گئے ہم اسی طرح پریشان ہوئے کہ خبر آئی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے رفقاء شہید کردیئے گئے ہیں۔

شہزادی کسریٰ؟

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسریٰ کی شہزادیوں میں سے ایک شہزادی کو سریہ بنایا اور اس کے بطن سے حضرت امام زین العابدین رضی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد حکومت میں جب اسلامی لشکر نے ایران و عراق پر غلبہ حاصل کیا تو کسریٰ کی تین بیٹیاں بھی بطور مال غنیمت قید میں آئیں انہیں فروخت کرنے کی بات ہوئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بادشاہوں کی بیٹیوں کو فروخت نہیں کیا جاتا تاہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک شہزادی کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حاصل کرلیا ایک حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی گئی اس سے حضرت قاسم متولد ہوئے اور ایک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ودیعت کی گئی جس سے سالم پیدا ہوئے۔

شیطان بکثرت ہوں گے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں سب سے بدتر مال غلام اور لونڈی ہو گا جبکہ خدام کی کثرت ہوگی شیطان نما (انسان) بیشمار ہوں گے حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ عورت کو کبھی راز دار نہ بنانا اور جس کنیز سے خدمت لینا چاہو اس سے کبھی صحبت نہ کرنا!

سلام پر آزادی

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے آپ کی خدمت میں سلام و آداب بجا لانے کے ساتھ ساتھ پھول پیش کئے تو آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے آزاد کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تمہارے ادب و احترام کو ملحوظ رکھے تم اسے اس سے بھی زیادہ عزت بخشو لہٰذا میں نے اس کی خدمت کا صلہ آزادی عطا کردی۔

دونوں سے محبت؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر فرمایا جو مجھ سے محبت رکھے وہ ان سے بھی محبت رکھے اور ان کے والدین کے ساتھ بھی محبت رکھے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا!

امام حسن کو دیکھتے ہی میرے آنسو نکل پڑے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نگاہ اٹھائی میری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے، اس لئے کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے آپ کی ڈاڑھی مبارک سے پیار کررہے تھے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرط محبت سے چومتے اور اپنی زبان آپ کے منہ میں ڈال دیتے اور فرماتے الٰہی! میں اس سے بھی محبت کرتاہوں پس اس سے محبت فرمایئے جو اس سے محبت رکھے آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

ہینڈ رائٹنگ مقابلہ

علامہ نسفی علیہ الرحمتہ مرقوم فرماتے ہیں امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن تختیاں لکھیں اور خوشخطی کی آپس میں بحث کرنے لگے ایک کہتا میرا خط عمدہ ہے دوسرا کہتا میرا خط اعلیٰ ہے چنانچہ فیصلہ کیلئے اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دل رکھنے کیلئے فرمایا آپ جایئے اور اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فیصلہ کرایئے۔ جب والدہ کی خدمت میں پہنچے تو دونوں کی محبت نے کسی کا دل توڑنا پسند نہ کیا اور فرمایا بیٹا آپ اپنے ناناجی کے ہاں جائیں اور وہ عمدہ فیصلہ کریں گے جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیاتو فرمایا سوائے جبرائیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے تمہارے اس معاملہ میں کوئی اور فیصل نہیں ہوگا جبرائیل آئے تو انہوں نے کہا اس کا فیصلہ رب العزت ہی فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل جنت سے ایک سیب لے جاؤ اور ہوا میں پھینکو جس کی تختی پر آ پڑے گا اس کا خط عمدہ ہوگا چنانچہ سیب کو جب ہوا میں اچھالا گیا تو گرتے ہوئے یہ دو ٹکڑے ہوا اور ایک ٹکڑا ایک تختی پر' دوسرا دوسری پر جا پڑا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دونوں کا خط ہی اعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو برابر کے فیصلہ سے محفوظ فرمایا ہے۔

فرشتے کی حفاظت

ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئیں حضور نے سبب معلوم کیا تو عرض گزار ہوئیں میرے دونوں لخت جگر کہیں کھو گئے ہیں نہ جانے اس وقت کہاں ہوں اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا دونوں شہزادے فلاں مقام پر سو رہے ہیں اور ان کی حفاظت پر ایک فرشتہ مامور ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں پہنچے دیکھا فرشتے نے ایک پر نیچے اور دوسرا اوپر رکھا ہوا ہے اور دونوں شہزادے آرام فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھایا اور چل دیئے سرراہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاحبزادہ مجھے دیجئے آپ مسکرائے اور فرمایا ان کے لئے سواری دیکھئے کتنی عمدہ ہے اور یہ دو سوار کتنے اچھے ہیں جب آپ مسجد شریف میں تشریف لائے تو صحابہ کرام سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو تمام مخلوق سے اعلیٰ ہیں عرض کیا فرمائیے کہا ان بچوں کے نانا اور نانی' صحابہ نے تصدیق کی پھر کہا ان کا نانا میں اور نانی خدیجۃ الکبریٰ ہیں یہ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے والدین سب سے بہتر ہیں جو علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں ان کے چچا اور پھوپھی بہتر ہیں چچا حضرت جعفر اور پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما' ان کی خالہ تھیں بہتر ہیں ان کے ماموں بہتر ہیں ان کی خالہ ہیں ام کلثوم' رقیہ اور حضرت زینب ان کے ماموں' عبداللہ طیب و طاہر' قاسم وابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ایک علوی خاتون اور مجوسی

شہر بلخ میں کسی علوی کی وفات ہوئی تو اس کی بیوی سمرقند چلی گئی وہاں جامع مسجد میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر خوراک کی تلاش میں باہر نکلی اور اس شہر کے ایک امیر ترین شخص کو دیکھا تو اس سے یوں سوال کیا میں ایک علوی خاتون ہیں مجھے بچوں کیلئے کھانے کی ضرورت ہے آپ مجھے تھوڑا سا کھانا مہیا کردو! وہ کہنے لگا تم دو گواہ پیش کرو کہ واقعی علوی ہو۔ وہ بولی میں غریب الوطن ہوں یہ سنتے امیر نے منہ پھیرا اور چل دیا بعدہ ایک مجوسی نے اسے دیکھا تو اسے اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا اسے رحم آیا اور اس نے کھانا پیش کردیا جب رات ہوئی تو اس امیر ترین مسلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ ایک نہایت خوبصورت محل کے پاس جلوہ افروز ہیں وہ بولا یارسول اللہ ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے ہے وہ بولا میں بھی مسلمان ہوں! آپ نے فرمایا تم اپنی مسلمانی کے گواہ لاؤ؟ یہ سنتے ہی وہ پریشان ہوا' آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک غریب الوطن علوی خاتون آئی اس نے سوال کیا تو نے کہا گواہ لاؤ!

خواب میں یہ منظر دیکھتے ہی بیدار ہوا اور اس عورت کے بارے معلومات حاصل کرنے لگا پتہ چلا وہ مجوسی کے گھر ہے وہاں پہنچا اور مجوسی سے عرض کرنے لگا! اس علوی خاتون کی مجھے خدمت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ روانہ کردو اور اس کے صلہ میں مجھ سے ایک ہزار دینار لے لو! مجوسی بولا میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار میں فروخت نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کروں گا! اور سن گزشتہ رات جب تک میں اپنے بچوں سمیت اسلام سے مشرف نہیں ہوا سویا تک نہیں! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو مع اپنے اہل و عیال کے جنتی ہے!

مجوسی کا کھانا اور علوی خاتون

مجوسی کے گھر سے کھانے کی خوشبو آرہی تھی' پڑوس میں ایک علوی خاتون نے کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا' اس نے کسی سے کہہ دیا اس مجوسی کے کھانے کی خوشبو نے بہت تنگ کرر کھا ہے یہ بات مجوسی کے کانوں تک پہنچتی تو اس نے اپنا کھانا اسی سیدزادی کے ہاں بھیج دیا صاحبزادی نے اسے دعا دی کہ الٰہی اس کا حشر میرے نانا جان کے ساتھ ہو پھر کسی صالح انسان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا مجوسی کو جاکر بشارت دو کہ علوی خاتون کی دعا اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں قبول کرلی ہے جیسے ہی اس صالح مرد نے جاکر اسے بشارت سنائی تو فوراً پکار اٹھا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ۔

حج کے لئے فرشتہ مقرر کر دیا گیا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں کہ ایک صالح مرد ہر سال حج کے لئے جاتا تھا ایک بار حج کی اشیاء خریدنے بغداد شریف کے بازار میں پہنچا تو اسے ایک خاتون نے کہا میں سیدزادی ہوں' میرے یتیم بچے چار روز سے بھوکے ہیں ان کا خیال کرو! یہ سنتے ہی اس نے حج کیلئے جمع شدہ تمام دینار اس سیدزادی کے حوالے کردیئے جب لوگ حج سے واپس آئے تو وہ ان سے ملاقات کے لئے گیا وہ جس کسی حاجی سے ملتا بوقت ملاقات کہتا اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول کرے تو جواباً اسے بھی حاجی صاحبان کہتے اللہ تعالیٰ تمہارا حج بھی قبول کرے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ سن کر اسے تعجب ہوا اسی شب اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تجھے تعجب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے دعا کی ہے کہ تیری صورت پر ایک فرشتہ پیدا فرمائے جو ہر سال قیامت تک تمہاری طرف سے حج کرتا رہے' اب تمہارا دل چاہے حج کرو یا بیٹھا رہو!

اس کا بدلہ میں دوں گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میرے اہل بیت کی خدمت میں ہدیہ وغیرہ دے گا اگر وہ دنیا میں بدلہ نہ دے سکے تو آخرت میں اس کا بدلہ میں دوں گا!

دو پھول

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد دنیا میں پھول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے اور دنیا میں میرے دو پھول حسن و حسین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما

امام حسن و حسین پر مجھے فخر ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت میں میرا اور دیگر تمام انبیاء مرسلین کا ٹھہراؤ ایک ہی مقام پر ہوگا! پھر منادی ندا کرے انبیاء کرام اپنی اپنی اولاد پر فخر کریں! تو میں اپنے حسن و حسین پر فخر کردوں گا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید عالم نے فرمایا بچے جنت کی خوشبو ہیں (الدر الثمین خصائص الصادق الامین) مزید فرمایا بچے جنت کے پھول ہیں (ربیع الابرار)

نور اور سرور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بچہ دنیا میں سرور اور آخرت میں نور ہوگا!

حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مشغول نہ رہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں تو دشمنان خدا سے رغبت کیسی؟

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں اپنے اہل خانہ سے بھاگنے والا ایسے ہے جیسے بھاگا ہوا غلام ایسے آدمی کا اللہ تعالیٰ نماز' روزہ اور عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

بوسہ مؤدت و بوسہ رحمت

حضرت امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ باپ اپنے بچے کے رخسار کا بوسہ لے تو یہ بوسہ مودت ہے اور بچہ اپنے باپ کے رخسار چوم لے تو بوسہ رحمت کہلائے گا بھائی کا اپنے بھائی کی پیشانی چومنا بوسہ شفقت ہے مومن کا اپنے ایمان دار بھائی کے ہاتھ کا بوسہ لینا بوسہ تحیت و اکرام ہے اور زوجہ کا منہ چوما بوسہ شہوت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے بچوں کا بوسہ لیا کرو کیونکہ اس کے سے اجر ملتا ہے

ہاتھ چومنا سنت ہے

قال فی الروضة: تقبیل الید لذهد اوعلم اوشرف اوصلاح سنة زہد' علم' شرف اور نیکی کے باعث کسی کے ہاتھ چومنا سنت ہے (یعنی عالم دین' شیخ طریقت' ولی اللہ' بزرگ اور نیک لوگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے) (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دنیادار کی عزت و شوکت کیلئے ہاتھ چومنا ناجائز نہیں، اپنے چھوٹے بچے کے رخسار یا ہاتھ پاؤں کا شفقت سے چومنا سنت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے بچے کا بوسہ لینا بشرطیکہ شہوت سے نہ ہو تو سنت ہے کسی فوت شدہ بزرگ کے چہرے کے بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں سفر سے آنے والے سے مصافحہ کرنا رخسار پر بوسہ مسنون ہے بلاوجہ کسی کا بوسہ لینا مکروہ ہے صاحب عزوجاہ مسلمان کی تعظیم کے لئے پیٹھ کو خم دیکر اس کا خیرمقدم کرنا جائز ہے بصورت دیگر کسی عام انسان کے لئے پشت خم کرنا مکروہ ہے نیز اہل علم و فضل کے اعزازواکرام کے لئے قیام تعظیمی جائز ہے ولا باس بالقیام لاھل الفضل علی وجہ البر والاکرام (واللّٰہ سبحانہ تعالٰی اعلم)

سرخ یاقوت کا محل

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا! چچا جان تجھے مبارک ہو اس بات کی، اللہ تعالٰی نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے سبز یاقوت کا جنت میں محل تیار کرایا ہے میرے لئے سپید یاقوت کا اور تمہارے لئے سرخ یاقوت کا محل بنوایا ہے لہٰذا تمہارا جنت میں مقام حبیب و خلیل کے درمیان ہوگا!

کملی میں چھپالیا

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا چچا اپنی اولاد کو میرے پاس لے آیئے وہ بمع اہل و عیال حاضر ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی کملی میں سبھی کو چھپا کر یوں دعا کی! الٰہی جیسے میں ان کو اپنی کملی میں چھپایا ہے ایسے ہی روز قیامت انہیں اپنی رحمت کی چادر میں چھپا لینا یہ میرے اہل بیت میں سے ہیں اس پر ذرے ذرے نے امین کہی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دعائے مغفرت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن دعا فرمائی الٰہی عباس، ان صاحبزادے اور ان سے محبت رکھنے والے تمام کی مغفرت فرمائے گا! مجمع الاحباب میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام تھے مگر وہ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔

آپ بڑے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے مگر ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! چچا؟ آپ بڑے ہیں یا میں؟ تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہوں نے عرض کیا عمر میری زیادہ ہے مگر بڑے آپ ہیں۔ (تابش قصوری)

ایمان کی دولت؟

عزوہ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرداران مکہ میں شامل تھے، آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے مدمقابل عباس آئیں وہ ان پر حملہ نہ کریں کیونکہ وہ مجبور آئے ہیں سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم تو نہیں چھوڑیں گے جب ہم اپنے بیٹوں، بھائیوں اور باپ تک کو نہیں چھوڑیں گے تو عباس کا بھی لحاظ نہیں رکھا جائے گا اگر میرے مدقابل آئے تو میں ان کے منہ میں تلوار کی لگام دوں گا! اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا ابا حفص (حضرت عمر فرماتے ہیں) آج مجھے پہلی مرتبہ حضور نے اس کنیت سے یاد فرمایا تھا کیا میرے چچا کے چہرے کو زخمی کیا جائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گا حضرت عمر عرض گزار ہوئے ہرگز نہیں البتہ آپ مجھے اجازت دیں میں ابوحذیفہ کی گردن مار دوں!

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اس بات سے ہمیشہ نادم رہا اور دعا کرتا رہا الٰہی مجھے شہادت عطا فرما کر اس بات کا کفارہ بنا دے چنانچہ چند یمامہ میں شہید ہوئے غزوہ بدر کا نتیجہ فتح کی صورت میں برآمد ہوا تو قیدیوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے رات کو حضرت عباس کے کراہنے کی آواز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا مجھے ان کی تکلیف دہ آواز نے پریشان کر رکھا ہے۔

یہ سنتے ہی ایک صحابی نے حضرت عباس کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ حضور نے فرمایا تمام قیدیوں کے ساتھ ایسے ہی سلوک کرو! جب فدیہ طلب کیا گیا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو مسلمان تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے تیرے اسلام کو زیادہ جانتا ہوں بہرحال تم اپنا' اپنے بھتیجے نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو!

عرض کرنے لگے! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! میرے پاس تو مال نہیں! اس بات پر مالک علوم غیب' عالم ماکان ومایکون محرم اسرارالٰہی محمد مصطفیٰ نے فرمایا۔

وہ مال کہاں گیا' جس کو آپ نے ام الفضل سے مل کر زمین میں دفن کیا ہے کیا مکہ مکرمہ سے روانگی کی شب ام افضل سے یہ نہیں کہا تھا اگر میں کسی مصیبت میں پڑ جاؤں تو یہ مال میرے بیٹے فضل اور عبداللہ میں اتنا اتنا تقسیم کر دینا۔

یہ سن کر حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری
کہ پیغمبر تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبرداری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خیال آیا مسلمان، نیک وبد، پہچان جاتے ہیں
محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے! اللہ! کی قسم ان باتوں کو میرے اور ام الفضل کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ پانچ سو مثقال سونا جو چلتے وقت ام الفضل کو دیا کہاں گیا؟ وہ بولے آپ کو کس نے مطلع کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے جو عالم الغیب ہے حضرت عباس نے کہا مجھے ایسا ہی رب چاہئے جو عالم الغیب ہو اور یہ کہتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسر منبر فرمایا کرتے لوگو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسے تعظیم فرماتے جیسے بیٹا اپنے باپ کا احترام کرتا ہے لہٰذا تم بھی آپ کی پیروی میں ان تعظیم و تکریم بجالاؤ!

حضرت عباس کے وسیلہ سے بارش؟

صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا فرمایا کرتے! الٰہی! ہم تیری بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناکر پیش کرتے ہیں ان کے وسیلے سے بارش عطا فرما پھر حضرت عباس سے عرض گزار ہوتے یاابوالفضل! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لئے بارش کی دعا مانگئے چنانچہ وہ کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا بجالاتے۔ کہتے الٰہی تیرے پاس بادل ہے تیری ہی پاس پانی ہے لہٰذا اپنے کرم سے بادل بھیجئے اور بارش نازل فرمادیجئے الٰہی قوم میرے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوئی ہے انہیں نے باران رحمت سے سیراب فرمادیجئے ہماری جان اور اہل و عیال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے متعلق دعا قبول فرما لے الٰہی! تیری جناب میں ہم بے زبان چوپایوں اور جانوروں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں الٰہی تو اپنے کرم سے مسلسل نافع بارش سے سیراب فرما۔ الٰہی ہم تجھ سے ہی امید رکھتے ہیں۔

الٰہی چھوٹے زاری کرتے ہیں بڑوں پر رقت طاری ہے ہماری فریاد سنئے اور تو ہی فریاد درس ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رقت آمیز اور پرسوز دعا کو قبولیت کا زیور پہنایا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ بادل اٹھ آئے اور لوگ پکار اٹھے دیکھو رحمت خداوندی کا ظہور ہوگیا لوگ ابھی اپنی جگہ سے واپس نہیں پلٹے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ صحابہ کرام اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اقدس کو مس کرنے لگے اور کہتے جاتے تھے اے ساقی قوم آپ کو مبارک ہو۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم کہنے لگے' واللّٰہ هوالوسیله الی اللّٰه والمكانة منه اللہ کی قسم یہ اس کی بارگاہ میں وسیلہ جلیلہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا مرتبہ بلند ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ 32 ہجری قبول بعض 34 ہجری ،عمر 88 سال میں وصال فرمایا۔ مدینہ منورہ' جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قدزرت قبره والحمدللّٰہ' الحمدللّٰہ مجھے آپ کے مزاراقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہے حضرت عباس بن مرداس بھی صحابی ہیں ان کا مزارپاک بھی بقیع شریف میں ہے اس کی زیارت کا شرف بھی مجھے نصیب ہے۔

(نوٹ) حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق ثابت ہوا کہ اسلاف نے اکابراسلام کے مزارات تعمیر فرمائے اور حضور کے امتی ہمیشہ مزارات کی زیارت کیلئے حاضری دیتے رہے خصوصاً مدینہ پاک کے جنتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قبرستان، جنت القیع میں صحابہ کرام اور ائمہ دین کے مزارات مرجع خلائق رہے مگر دنیا میں واحد نجدی گروہ ایسا ہے جس نے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور حجاز مقدس کے دیگر مقامات سے مسلمانوں کے خصوصاً صحابہ کرام، ائمہ اسلام کے مزارات کو اکھاڑ پھینکا، تاہم جو عاشقان مصطفیٰ کے دلوں میں ان کی عظمت و رفعت اور مودت و محبت کے چراغ روشن ہیں انہیں بجھا نہ سکتے بناء علیہ آج بھی لوگ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے قبرستانوں جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں ایسے ہی عقیدت و محبت سے حاضر ہوکر دعائیں مانگتے رہتے ہیں جیسے ان کے سامنے مزارات اسی طرح اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں۔

نازش قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

چچا اور رضاعی بھائی

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور آپ کی والدہ کے چچا کی صاحبزادی کے فرزند ارجمند اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے ان میں سے چار نے اسلام کو پایا (حضرت ابوطالب کی بابت اختلاف پایا جاتا ہے) حضرت حمزہ اور حضرت عباس مشرف بہ اسلام ہوئے' ابولہب نے انکار کیا اور کفر میں مرا' یہ بلحاظ عمر سب سے بڑا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی کنیت ابولہب سے قرآن کریم میں اس کی مذمت کی اور ہلاکت کا بیان فرمایا' اس کا نام عبدالعزیٰ تھا عزیٰ ایک بت تھا کسی بھی بت کی طرف اللہ تعالیٰ عبودیت کا ذکر قرآن پاک میں نہیں فرمایا ابولہب نے حسن و جمال کے باعث اپنی کنیت اختیار کی حالانکہ گھر والوں نے ابوالضیاء اور ابوالخیر کنیت رکھنے کا مشورہ دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے دل میں یہ بات دور رکھی اور اپنی خواہش کے مطابق ابولہب کنیت پر ہی قانع ہوا۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان نبوت کے دوسرے سال ہی مشرف بہ اسلام ہوئے' ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ آپ شکار پر گئے ہوئے تھے ادھر صفا پر سے ابوجہل کا گزر ہوا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر بکواس شروع کردی اور پھر حد سے بڑھتے ہوئے آپ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جسمانی تکلیف سے دوچار کیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبرواستقامت سے برداشت کیا اور جوابی کارروائی نہ فرمائی' اتفاقاً وہاں ایک لڑکی ابوجہل کی بکواس اور حرکات نازیبا کو سن رہی تھی جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو اس نے ساری باتوں سے آگاہ کردیا۔ یہ سنتے ہی غضبناک حالت میں ابوجہل کے پاس آئے اور اپنی کمان سے اس کا سر پھوڑ ڈالا اور کہنے لگے تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادتی کرتا ہے سن لو! میں نے ان کے دین کو اپنا لیا ہے میں اسی کا قائل ہوں جس کے وہ قائل ہیں قریش دلوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور جلالت کا سکہ حضرت حمزہ کے اسلام لانے میں دلوں پر بیٹھ گیا یہ کہہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس و اعلیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتوں آسمانوں میں لکھا ہوا ہے حمزہ اللہ و رسول کے شیر ہیں حضرت سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اعلیٰ اور محبوب ترین مجھے میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سیدالشہداء شیرخدا و رسول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے اور آپ کے اعضاء کو کاٹ لیا گیا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی یہ حالت دیکھ بہت روئے اور یوں کہہ رہے تھے اے میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ بہت زیادہ صلہ رحم کرنے اور بڑے مخیر تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح عطا فرمائی تو میں ستر کفار کو ایسے ہی مثلہ کردوں گا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم لئن صبرتم لھو خیر للصابرین اگر تم کسی کو سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو صابرین کے لئے بہتر ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضور نے یہ پڑھتے ہی فرمایا میں صبر کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے 32 ماہ (یعنی اڑھائی سال) بعد غزوہ احد میں سعادت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے اس وقت 59 سال کے تھے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی شہادت پر آپ کی خدمت میں یوں نذرانہ عقیدت و محبت پیش کیا۔

ابا یعلی لک الارکان ھدت -- وانت الماجد البر الوصول

آپ کے ہم نام حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی ہیں ان سے نو احادیث مروی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو صالح رکھی ان کا وصال 61 ہجری میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شاتمان صحابہ کرام کا انجام

اہل بیت اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین حب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ان سے دشمنی' رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کے مترادف ہے مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حب اہل بیت کے پردہ میں اہل بیت سے دشمنی اختیار کئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ممدوحین اہل بیت صحابہ کرام کی شان اقدس میں غلیظ الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں' زبان و قلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے۔ امت مصطفیٰ میں اہل بیت کی جتنی تعریف صحابہ کرام نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے ارشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال اور یہی وجہ ہے کہ ایمان و اسلام کے لئے ان کا وجود جزو ایمان اور معیار قرار پایا۔ یہاں عبرت کے لئے شاتمان صحابہ کے شرعی حکم کے ساتھ حکایات درج کی جاتی ہیں۔ ممکن کہ بعض لوگ سبق حاصل کریں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں کتاب و سنت ناطق ہیں۔ فضائل و مناقب سے کتب تاریخ و سیر پر ہیں۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت' ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو گالیاں دینا بے ادبی اور گستاخی کرنا توہین و تنقیص کا نشانہ بنانا حرام و کفر ہے' جو ایسا کرے وہ ملعون و مفتری اور کذاب ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق' سیدنا عمر فاروق' سیدنا عثمان غنی' سیدنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امیر معاویہ، سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کہے کہ یہ کفر و ضلال پر تھے، وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کو جو اصحاب رسول کی عزت نہ کرے گویا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ (النار الحامیہ مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری محبت اور سیدنا ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و دشمنی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔

حضرت امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیونکہ خدا اور رسول، قرآن و احکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام کے بغیر نہیں پہنچیں، پس جو ان پر جرح کرتا ہے، اس کا مقصد کتاب و سنت کے مٹانے کے سوا کچھ نہیں پس درحقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق، گمراہ، کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوبات امام ربانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے، تم انہیں جہاں پاؤ، ان سے دور رہنا، آپ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک و آلہ وسلم) ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو گالیاں دیتی ہوگی۔

(الصارم المسلول ص 583) (ابن تیمیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ، جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا پس جس نے اللہ تعالیٰ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ناراض کیا قریب ہے کہ وہ اسے گرفتار عذاب فرمائے۔ (ترمذی شریف' شفا شریف)

حکایت : محمد بن عبداللہ المہلبی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا' کیا دیکھتا ہوں' حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ شخص مجھے اور ابوبکر صدیق کو گالی دیتا ہے' آپ نے فرمایا جاؤ ابو حفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے) اسے میرے پاس لاؤ' آپ گئے اور اس شخص کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے آئے' اس کا نام عمانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے زمین پر لٹا دو اور قتل کردو (یاد رہے کہ یہ شخص شیخین کو گالی دینے میں اپنی مثال آپ تھا) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمانی کے سر پر تلوار ماری اور سر قلم کردیا۔

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمانی کی چیخوں نے بیدار کردیا' میں نے خواب سے اٹھتے ہی اس کے گھر کا راستہ لیا تاکہ اس کو عبرت ناک اور سبق آموز واقعہ سے آگاہ کردوں ممکن ہے وہ تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو رونے کی آواز سنائی دی' دریافت کیا تو اس کے گھر والوں ے کہا آج رات جب وہ اپنے بستر پر سو رہا تھا' کسی نے آکر قتل کردیا' میں آگے بڑھا' اس کی گردن کو دیکھا تو خون آلود تھی۔ (کتاب الروح' ابن قیم ص 328)

حکایت : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "جذب القلوب" صفحہ 186 میں نقل فرماتے ہی کہ رافضیوں کا ایک گروہ امیر مدینہ کے پاس آیا۔ بہت سا مال اور ہدیہ اس غرض سے اس کے پاس لایا کہ روضہ مبارک کو کھود کر اجساد مطہرہ سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو نکال لیں۔ امیر مدینہ نے بھی بوجہ بد مذہبی اور لالچ اس نامقبول فعل کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہا' جس وقت یہ لوگ آئیں ان کے لئے حرم شریف کھول دیں' یہ جو کچھ بھی وہاں کریں منع نہ کرنا۔

دربان روضہ النبی کا بیان ہے کہ جب لوگ نماعشاء پڑھ چکے' دروازہ بند کرنے کا وقت ہوا تو چالیس آدمی پھاوڑے' کدالیں اور شمعیں ہاتھوں میں لئے باب السلام پر موجود تھے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' میں نے امیر کے حکم کے پیش نظر دروازہ کھول دیا اور خود ایک گوشہ میں دبک کر گریہ زاری کرنے لگا' بار بار سوچتا نہ معلوم کیا قیامت گزرنے والی ہے۔ ابھی وہ منبر شریف تک بھی پہنچنے نہ پائے تھے کہ عذاب الٰہی کا نزول ہوا' سب کے سب بمع ساز و سامان وغیرہ جو وہ ہمراہ لائے تھے اس ستون کے پاس جو زیارت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے زمین میں دھنس گئے۔

ادھر امیر مدینہ ان کا منتظر تھا۔ جب کافی وقت گزر گیا امیر نے مجھے بلا کر ان کا حال معلوم کیا' میں نے جو کچھ دیکھا اسے سنا دیا' اسے یقین نہ آیا۔ میں نے کہا آپ خود جاکر دیکھئے ابھی تک یعنی زمین کے پھٹنے کا نشان موجود ہے۔

طبری نے اس حکایت کو ثقات کی طرف منسوب کیا ہے جو صدق و دیانت میں معروف ہیں اور بعض مورخین مدینہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ چنانچہ تاریخ سمہودی میں بھی مذکور ہے۔

(تاریخ مدینہ جذب القلوب ص 188)

حکایت: مولوی امیر علی مرحوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی مشہور عالم تصنیف اشعتہ اللمعات ج 4 ص 653 کے حاشیہ پر رقم ہیں کہ دس سال قبل عظیم آباد میں ایک رافضی اور ایک سنی کے آپس میں تعلقات تھے' سنی جب حج کے لئے روانہ ہونے لگا تو وہ رافضی بھی اسے الوداع کرنے آیا اور اس سے کہنے لگا "میری ایک آرزو ہے جسے کہنے کی طاقت نہیں" سنی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کہا بتاؤ تو سہی' اس نے کہا تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرا پیغام جناب رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کر دو گے' سنی نے کہا' عرض کردوں گا' رافضی نے کہا "بوقت زیارت گوئی کہ یا حضرت شوق دارم ولے ازیں جہت آمدن نتوانم کہ مردود شمن نزد شماد فون اند" بوقت زیارت عرض کرنا کہ حضور مجھے حاضری کا شوق ہے مگر اس وجہ سے قاصر ہوں کہ آپ کے دو دشمن (معاذ اللہ) آپ کے پہلو میں مدفون ہیں۔

سنی نہایت دلگیر ہوا اور کہنے لگا مجھے اس پیام کے عرض کرنے کی طاقت نہیں۔ القصہ جب سنی زیارت سے مستفیض ہوا تو اس رافضی کا پیام یاد آیا لیکن اتنا وقت نہ تھا کہ عرض کرتا۔

دوسرے دن جب قافلہ روانہ ہونے لگا' رات کو روضہ النبی کی زیارت کیلئے دوبارہ حاضر ہوا' زاروقطار آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اسی حالت میں گر پڑا' اونگھ طاری ہوگئی' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوئی' ساتھ ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہیں' سیدنا صدیق اکبر گردن میں قرآن حمائل کئے ہیں اور بائیں طرف حضرت سیدنا فاروق اعظم تلوار حمائل کئے ہوئے ہیں' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دو' حضرت فاروق اعظم تلوار چلاتے ہیں اور اس کا سر قلم کردیتے ہیں۔

سنی بیان کرتا ہے کہ جب میں عظیم آباد میں واپس آیا' یہ تمام واقعہ مولوی خدا بخش خان صاحب سے ذکر کیا' تین چار روز بعد اس کے گاؤں گیا تو رافضی کے اہل و عیال کو روتا ہوا پایا انہوں نے کہا تمہارا دوست چند دن ہوئے قضائے حاجت کے لئے رات کو باہر نکلا تو کسی نے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے گڑھے میں پھینک دیا' صبح کو یہ معاملہ ظاہر ہوا مگر کسی قاتل کا نشان نہ ملا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سنی یہ داستان سن کر اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا، رافضی کے اہل و عیال نے یہ خیال کیا کہ یہ اپنے دوست کے فراق میں رو رہا ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا،

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

محمد منشا تابش قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اکابر امت کے فضائل و مناقب

عظمت امت محمدیہ

اللہ تعالیٰ کے وکذالک جعلناکم امۃ وسطالتکونواشھداء علی الناس۔ہم نے تمہیں ایسی باعظمت امت بنایا تاکہ لوگوں کے لئے تم شاہد بن جاؤ! امت وسط سے مراد بہترین امت ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ علیہ وکنتم خیرامۃ اخرجت للناس (تمہیں لوگوں کے لئے بہترین امت بنایا) میرے حبیب کے صحابہ تم امت محمدیہ میں بہترین ہو' اس لئے تم نیکی کی تبلیغ کرنے اور برائی سے منع کرنے والے ہو اور تمہارا اللہ پر نہایت پختہ ایمان ہے۔

خدا و رسول کا خلیفہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کی تبلیغ کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے وہ اللہ و رسول اور قرآن کریم کا خلیفہ ہے۔ (ظاہر ہے اس امت میں اولین مبلغ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور صحابہ کرام میں بالاتفاق خلفاء راشدین السابقون الاولون من المہاجرین والانصار ہیں اس آیت کی روشنی میں سب سے پہلے مبلغ ہیں لہٰذا اس بناء پر بالتحقیق خلفاء راشدین اللہ تعالیٰ' رسول کریم اور کتاب اللہ کے احکام امت مرحومہ کو پہنچانے کی وجہ سے خلفائے حق ہیں۔ (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امر بالمعروف کو نہی عن المنکر سے مقدم اس لئے کیا گیا کہ اس میں آسانی ہے اگر یہ کہا جائے کہ امر و نہی ایمان کی فرع ہیں اور ایمان اصل تو فرع کو اصل پر کیوں مقدم کیا؟ جواب دیا گیا ہے کہ ایمان میں تمام امتیں شامل ہیں لیکن امر بالمعروف نہی عن المنکر امت محمدی کے اوصاف میں خاص ہے اگر کہا جائے یہ کام تو دیگر لوگ بھی کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں جواباً کہا جائے گا وہ لوگ زبانی امر و نہی کی تبلیغ کرتے ہیں جبکہ امت مصطفیٰ زبان و عمل سے بھی اور جہاد بالسیف سے بھی جبکہ دوسرے لوگ جہاد سے روکتے ہیں۔

خدا اور فرشتوں کا درود امت مصطفیٰ پر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء پر اس آیت کے ذریعے درود شریف سے نوازا ھوالذی یصلی علیکم وملائکتہ وہی ذات ہے جو تم پر صلوۃ بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ نیز امت مصطفیٰ کو بشارت دی لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ فکر نہ کرو' غم نہ کرو بیشک تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان میں کامل رہو۔

اعلان محبت

سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے متعلق ارشاد ہوا واتخذاللّٰہ ابراہیم خلیلاً اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اور امت محمدیہ کے لئے اعلان فرمایا یحبھم ویحبونہ میرے حبیب! آپ کی امت خدا سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا ہے اپنی شان کے مطابق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیماً اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا' امت محمدیہ کے لئے ارشاد ہوا فاذکرونی اذکرکم تم میرا ذکر کرو میں تمہاری مشہوری کروں گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وایدناہ' بروح القدس ہم روح قدس سے آپ کی مدد فرمائی امت مصطفیٰ کے لئے ارشاد ہوا وایدھم بروح منہ اور ہم نے اپنی طرف سے روح بھیج کر مدد فرمائی

(بلکہ لیلتہ القدر میں تو اللہ تعالیٰ روح الامین کے ساتھ فرشتوں کی جماعتیں حضور کے عبادت گزار امتیوں کی طرف بھیجتا ہے جو انہیں فجر کے طلوع ہونے تک سلام کرتے رہتے ہیں) (تابش قصوری)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

امت محمدیہ کے لئے اعلان ہوا رضی اللّٰہ عنھم ورضو عنہ' ذلک لمن خشی ربہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی' خشیت الہیہ سے جو مرصع ہیں یہ ان کے لئے بشارت ہے

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ میرے گھر حضور آرام فرما تھے کہ تین بار مسکرائے بیداری پر میں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو بخش دیا' اس پر میں بطور اظہار مسرت مسکرایا پھر ایک آواز سنائی دی' جبرائیل نے کہا یہ آوازہ جنت ہے وہ ہر روز بڑے اشتیاق سے پانچ مرتبہ آپ کی امت کو یاد کرتی ہے اور اس کا پانچ بار پکارنا پانچ نمازوں کی طرف مشیر ہے نیز آپ نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں میں اپنے امتیوں کو دیکھا تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہیں (جس کے باعث میں خوشی سے مسکرا اٹھا)

چھوٹی عمریں' رحمت خداوندی کا مظاہرہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ پر بے شمار رحمتوں میں سے ایک یہ بھی بڑی رحمت ہے کہ اسے آخیرزمانہ میں پیدا فرمایا اور عمریں چھوٹی بنائیں، ثواب بڑھا دیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں دعائیں بھی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے اعلان کردیا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها،جو ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا عطا کی جائیں گے۔ (اس سے بھی بڑھ اعلان ہوا لیلۃ القدر میں ہر قسم کی نیکیاں ہزار مہینوں سے بہتر ہیں صرف ایک رات میں نیکیوں کے انبار لگا دیئے گئے اب یہ رات تو ہر سال آتی رہتی ہے تو ہر سال اس رات میں امت محمدیہ کے عبادت گزار خوش نصیب امتی ایک ایک ہزار ماہ یعنی ساڑھے 83 سال کی نیکیاں حاصل کرلیتے ہیں۔

خطاؤں پر خطا عادت ہماری عطاؤں پر عطا شیوہ تمہارا

امت محمدیہ کے لئے یہ آیت بھی کمال بشارت پر دلالت کررہی ہے کمثل حبة انبت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبه،ان کی نیکیوں کی مثال تو ایسے ہے جیسے ایک دانہ جس سے سات خوشے نکلے اور ہر خوشے میں سو سو دانے! آخر میں تو مہر ہی لگا دی والصابرون اجرهم بغیر حساب اور صبر کرنے والوں کو تو اتنا اجر دیا جائے گا جس کا کوئی حساب ہی نہیں۔ (سبحان اللہ)

عظمت مؤذن اسلام

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں جو شخص مسجد میں اذان دینے پر مداومت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے چالیس ہزار انبیاء کرام، چالیس ہزار صدیقین اور چالیس ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی شفاعت میں چالیس ہزار جماعتیں ہوں گے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جبکہ ہر جماعت میں چالیس ہزار اشخاص ہوں گے اور اسے ہر ایک جنت میں چالیس ہزار شہر عطا کئے جائیں ہر شہر میں چالیس ہزار محل ہوں گے اور ہر محل میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرے میں چالیس ہزار کرسیاں ہوں گی جن پر حوریں جلوہ افروز ہوں گی ان حوروں میں ایک اس کی مخصوص زوجہ ہوگی جس کے لئے چالیس ہزار خادمائیں ہوں گی اور ان کے لئے چالیس ہزار دسترخوان ہوں گے اور ہر دسترخوان پر چالیس ہزار برتن' ہر برتن میں چالیس ہزار اقسام کے کھانے ہوں گے اور وہ حوریں ایسے زیورات سے آراستہ ہوں گی جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ: یہ تو مؤذن کی شان و شوکت کا بیان ہے علماء و مبلغین کی عظمت کا کیا عالم ہوگا اور پھر شہداء صدیقین خصوصاً انبیاء مرسلین کے اعزازواکرام اور جاہ و حشمت کا تو کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ (تابش قصوری)

ایک لمحہ تدبرو تفکر

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ساعت تصورو تفکر ذات خداوندی سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اس وقت وہ اسی ذات کے تفکر میں ڈوبے ہوئے تھے پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں گیا تو وہ فرمارہے تھے ایک لمحہ کا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرمارہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک ساعت فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے افضل ہے بعدہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان تمام باتوں کو آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا ہر ایک نے سچ کہا جائیے اور انہیں میرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پاس بلا لایئے۔ میں تمام حضرات کو بلا لایا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی فکر کے بارے دریافت کیا انہوں نے کہا میں زمین و آسمان کی تخلیق میں فکر کرتا ہوں، آپ نے فرمایا تمہاری فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق، رازق ہے ناصر ہے اور مغفرت فرمانے والا اور برکات کا عطا کرنے والا ہے پھر زمین کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق مدد کرنے والا، اسے پھیلانے والا بابرکت ہے۔ حضور نے پھر اس آیت کریمہ کو پڑھا ان فی خلق السمٰوات والارض (الاٰیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فکر کی بابت دریافت فرمایا وہ کہنے لگے میں موت اور اس کی کیفیات سے متعلق غور کرتا ہوں، آپ نے فرمایا تمہارا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے ایک اور حدیث میں ہے فکر سے عمدہ کوئی عبادت نہیں کیونکہ یہ غفلت کو دور کرتا ہے خشیت الٰہی پیدا کرتا ہے جیسے پانی بیج کو اگاتا ہے (گویا کہ فکر عبادت کا مغز ہے) پھر یہ آیت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبہم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض اور فرمایا الذین یذکرون اللہ سے عبادت لسانی، قیاما وقعودا سے عبادت جسمانی ہے یتفکرون سے عبادت قلبی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں جو شخص پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور جس چیز سے اسے خطرہ لاحق ہو اس سے بچائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تفکر کے بارے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا میں دوزخ اور اس کے احوال کے بارے سوچتا ہوں اور عرض کرتا ہوں الٰہی تو مجھے حشر میں اتنا وسیع و عریض کشادہ اور طویل کردے کہ میں اکیلا ہی دوزخ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھردوں تاکہ تیرے وعدہ کی تصدیق بھی ہوجائے اور امت محمدیہ میں سے کسی ایک کو بھی عذاب نہ ہو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری فکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے پھر حضور نے ارشاد فرمایا۔ اراف امتی بامتی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه بقوله حتی یصدیق وعدل الٰی قوله لاملان جہنم میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہیں اور اپنے قول کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ کلمات کی تصدیق فرمادی۔

خدا مہربان

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصال کے وقت آنکھیں نمناک ہوئیں تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کیوں پریشان ہیں فرمایا امت کی مغفرت و بخشش کے بارے غمگین ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں دے گا جب تک ان میں آپ رہیں گے یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام غیب ہوئے اور تھوڑی سی دیر بعد آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا پھر بشارت دی کہ ان پر میری رحمت آپ کی شفقت سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا بشرطیکہ وہ استغفار کرتے رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح انتہائی مہربان والدہ اپنے بچے کیلئے شفیقہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ میری امت پر اس سے بھی زیدہ مہربان و شفیق ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی امت نہیں جس کا بعض حصہ دوزخ اور بعض جنت میں نہ ہو مگر میری تمام امت آخرکار جنت میں جائے گی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت' امت مرحومہ ہے آخرت میں یہ عذاب سے محفوظ رہے گی۔ (اب امتیوں پر لازم ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا عملاً ثبوت دیں وہ یوں کہ ہم یہ ہی نہ کہتے رہیں کہ امتی ہیں بلکہ سرکار فرمائیں الٰہی! یہ میرے امتی ہیں اگر کسی کے بارے حضور نے فرما دیا یہ میرا امتی نہیں تو کیا بنے گا؟

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانے گے قیامت میں اگر تو مان لیا

قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میری اولاد' حضرت نوح علیہ السلام کہیں میری شریعت والے' حضرت ابراہیم کہیں میری ملت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے میری امت اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو جنت میں چلے جاؤ اور یہ اعزاز صرف اور صرف امت محمدیہ کو حاصل ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو اپنی طرف نسبت دیتے ہوئے فرمایا عبادی! میرے بندو!

مناقب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام تارخ ہے (گو وہ ابن آذر کے نام سے معروف ہوئے) عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے بارے علائی نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن تمہارے ساتھ ہوں حضرت ابراہیم فرمائیں گے (آپ میری دعا' حضرت عیسیٰ کہیں گے آپ میری بشارت ہیں) (شفا شریف)

درخت' شاخیں اور پھل

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا جس کا عرض

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اس کے درخت لاالہ الااللہ اس کی شاخیں محمد رسول اللہ اور اس کا پھل سبحان اللہ والحمدللہ ہیں اس کے دروازوں پر نقش ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وہ آپ کی امت کے لئے تیار کی گئی ہے۔ صبح کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب اپنی قوم سے بیان کیا وہ پوچھنے لگی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟ اور ان کی امت کون؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم نہیں اتنے میں حضرت جرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا محمد میرے حبیب ہیں میری مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں اگر میں انہیں تخلیق نہ کرنا ہوتا تو نہ دنیا پیدا کرتا نہ ہی جنت و دوزخ بنانا' وہ میرے آخری نبی' قیامت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں ان کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے نزدیک باعث عزت و عظمت ہے جنت مخلوق پر اس وقت تک حرام جب تک میرے حبیب اور ان کی امت داخل نہ ہوں۔

حضرت مقاتل رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اکہتر مرتبہ ذکر فرمایا ان میں سے یہ بھی ہے ولقد ابراہیم رشدہ من قبل' بیشک ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ہی رشدوہدایت سے سرفراز کر چکے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے زمانے میں متولد ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ نمرود نے اپنے گھر میں دو سفید پرندے دیکھے ایک نے اسے کہا! نمردو تیرے لئے تباہی مقدر ہو چکی ہے میں مشرق کا پرندہ ہوں اور یہ مغرب کا پرندہ ہے۔ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ظہور کی بشارت پہنچی ہے جب وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے تو ان کی تصدیق کرنا' اس نے حضرت ابراہیم کے چچا آذر سے کہا وہ کہنے لگا ممکن ہے وہ دونوں سرکش جن ہوں نمردو پھر سویا تو اس نے اپنے سامنے نور عظیم دیکھا اس نے اسے مارنا چاہا تو اس کی ایک آنکھ نکل پڑی۔ خواب کی تعبیر دینے والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خواب تو تمہاری سلطنت کی بربادی پر دلالت کرتا ہے۔ پھر وہ سویا تو خواب دیکھا تارخ کی پشت سے چاند برآمد ہوا ہے اور اس نے زمین و آسمان کو منور کر رکھا ہے اس نے آذر سے کہا کہ آج یوں خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگا اس کا سبب بتوں کی بکثرت عبادت و خدمت ہے (فکر کی کوئی بات نہیں)

میرے سوا کون رب ہے؟

اسی رات نمرود نے پھر خواب دیکھا کہ میرا تخت دوسرے تختوں میں گھوم رہا ہے پھر اسے اپنے تخت پر ایک نہایت خوبصورت انسان نظر پڑا جس کے دائیں ہاتھ سورج اور بائیں میں چاند ہے اور وہ کہہ رہا ہے تو اپنے رب کی عبادت کر' نمرود کہتا ہے کیا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے؟ وہ بولے ہاں! زمین و آسمان کا خالق پھر اس شخص نے تخت سے کہا حرکت کر تو وہ ہلنے لگا! یہاں تک کہ نمرود تخت سے نیچے گر پڑا اور اس پر خواب میں ہی اتنا خوف طاری ہوا کہ ہڑبڑا کر جاگ اٹھا۔ پھر اس نے آذر کو بلایا اور خواب سنایا اس نے کہا یہ خواب تو ملک پر بھاری ہے۔

نمرود کو جب پھر نیند نے آلیا تو اسے بلندی پر ایک نور چمکتا نظر آیا کہ لوگوں کو آسمان پر چڑھتے دیکھ رہا ہے جو ایک نہایت حسین و جمیل شخص کو آسمان سے لا رہے ہیں اور لوگ اسے عرض گزار ہیں آپ ہی کے وسیلے سے زمین موت کے بعد زندہ ہوگی۔!

نمرود نے نجومیوں کو بلایا اور تمام خواب بیان کیا' ساتھ ہی کہا اگر تم لوگوں نے مجھے اس کی تعبیر سے آگاہ نہ کیا تو میں تجھے سزا دوں گا۔ انہوں نے تین دن کی مہلت طلب کی نجومی باہر گئے تو آذر کہنے لگا اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ تیرے نزدیک ہوگا اس کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تجھے چیلنج کرے گا یہ سنتے ہی اس نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کی گردن مار دی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رکھا!

فیملی پلاننگ نمرودی سنت

نمرود نے اپنی بادشاہت و ربوبیت کو بچانے کیلئے آرڈر نافذ کردیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے قریب نہ جائے نیز حاملہ خواتین پر جلاد مسلط کردیئے جیسے ہی کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ اسے قتل کرڈالتے' انہوں نے تقریباً ایک لاکھ بچوں کو قتل کرڈالا اس سخت ترین پابندی کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن میں محفوظ ہوگئے جب آپ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ رسم و رواج کے مطابق بت خانے گئیں تو تمام بت گر پڑے۔ آپ وہاں سے واپس آئیں نمرود نے پوچھا یہ خاتون کون ہے لوگوں نے کہا یہ تمہارے وزیر خاص کی زوجہ ہے! نمرود نے گرفتاری کے بارے کہنا چاہا کہ اس کے منہ سے نکل گیا اچھا جانے دو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ایسی کیفیت میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوگئیں۔ آپ وہی پیدا ہوئے۔ والدہ ماجدہ رات بھر آپ کی خدمت میں رہتیں اور دن کو گھر واپس آجاتیں بارہا مرتبہ انہوں نے دیکھا حضرت ابراہیم اپنی انگلی کو منہ میں دبائے چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ نکل رہا ہے۔ اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ غار کوفہ و بصرہ کے درمیان ہے بعض نے کہا ہے آپ دمشق کے قریب ایک بستی میں پیدا ہوئے جس کا نام برزہ تھا۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ آپ عراق (بغداد شریف) میں پیدا ہوئے بعد از ہجرت برزہ میں عبادت کرتے رہے۔

میرا رب کون ہے

جب آپ ایک سال کے ہوئے تو سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا میرا رب کون ہے؟ اس نے لوگوں کی زبان پر جو کلمات رہتے تھے وہ دہرائے کہ تیرا رب نمرود ہے آپ نے فرمایا اس کا رب کون ہے؟ اس پر والدہ نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عرائس میں ہے کہ حضرت ابراہیم کو والدہ نے پندرہ دن تک پہاڑ میں پوشیدہ رکھا' ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک مہینہ ایک سال کی مانند گزر رہا تھا یعنی آپ اس مقدار سے بڑھ رہے تھے آپ کے والد نے جن کا نام (نونا) تھا انہوں نے غروب آفتاب کے وقت نکالا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غار سے باہر آتے ہی چار پایوں کے بارے سوال کیا یہ کیا ہے والدہ نے کہا یہ اونٹ' گھوڑے' بکریاں' گائے وغیرہ ہیں آپ نے فرمایا پھر ان کا بھی تو کوئی رب ضرور ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا میری والدہ یہ نیل گون گنبد کیا ہے۔ اسے آسمان کہتے ہیں جس نے تمام جہاں کو گھیر رکھا ہے پھر آپ نے پہاڑوں' جنگلوں' درختوں' دریاؤں کے بارے دریافت کیا اور کہا ان کا بھی تو کوئی خالق و مالک ہے!

پھر آپ نے ستارے چمکے ہوئے دیکھتے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ کیا یہ میرا رب ہے۔ پھر چاند نکلا تو فرمایا؟ کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو! جب سورج طلوع ہوا تو کہا اسے بھی میرا رب کہتے ہو؟ (میں تو انہیں رب ہرگز نہیں کہوں گا میرا رب تو وہی ہے جو ان تمام کا' میرا' تمہارا' نمرود کا خالق ہے) نمرود کو پتہ چلا تو آپ کو دربار میں طلب کیا گیا پھر وہ پوچھنے لگا! ابراہیم آپ کس کی عبادت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رب العالمین کی! نمرود بولا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے' تجھے اور کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے! جس نے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی ہدایت سے نوازا وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی وہی ہے نمرود بولا یہ تو میں بھی کرسکتا ہوں پھر اس کے پاس دو قیدی لائے گئے ایک کو آزاد اور دوسرے کو قتل کرایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب تو وہ ہے جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب تو اگر خدا ہے تو مغرب سے آفتاب کو طلوع اور مغرب میں غروب کر کے دکھاؤ! اس ارشاد پر نمرود حیران رہ گیا جب کوئی بات نہ بنی تو کہنے لگے ابراہیم ہماری سالانہ عید ہے آئیں ہمارے ساتھ عید منائیں تجھے عید کا منظر دیکھ کر ہمارا دین پسند آئے گا آپ چند قدم ان کے ساتھ چلے پھر واپس پلٹ آئے۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں علم نجوم بھی علم نبوت میں تھا مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے نبوت سے علیحدہ کردیا کیونکہ نبی کی شان کے لائق نہیں کہ لوگ انہی نجومی کا نام دیں!

بعض بیان کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی عید کے دن بخار میں مبتلا تھے ان کے ساتھ نہ گئے اور موقع کو غنیمت جانا' کلہاڑا لیا اور بتوں کا ستیاناس کردیا۔ تمام بت توڑ پھوڑ دیئے اور بڑے بت کے گلے میں کلہاڑا ڈال آئے۔

شرعی حیلہ

حضرت قاضی ابوالطیب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حیلہ جائز ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس مثل سے استدلال کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد خذبیدک ضغثا فاضربہ ولا تحنث (الایہ) سے بھی دلیل پکڑتے ہیں۔

جب نمرودی واپس آئے

جب نمرودی عید میلے سے واپس پلٹے تو کہنے لگے ہمارے بتوں کا یہ حال کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو دیکھا' جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہ ذکر کررہا تھا پھر نمرود نے کہا اسے لوگوں کے سامنے لایا جائے شاید لوگ اس کی اس کاروای کی شہادت دیں تاکہ جو کچھ اس کے ساتھ کریں جواز مہیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جائے۔

حضرت ابراہیم تشریف لائے۔ سوال و جواب کی صورت میں آپ نے فرمایا یہ تو آسان سی بات ہے آپ لوگ اپنے بتوں سے ہی دریافت کرلیں ان کی یہ حالت کس نے کی اگر یہ بول سکتے ہیں؟ مگر انہیں ان کی بدبختی نے گرفت میں لے رکھا تھا وہ اپنے کفر میں مزید پختہ ہوگئے حالانکہ ان پر حجت قائم ہوچکی تھی۔

ایک شخص کہنے لگا ابراہیم کو آگ میں جلادو' ابھی اس کی منہ سے اتنی بات نکلی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' چنانچہ قیامت تک اسی حالت میں رہے گا!

خلیل آتش نمرود میں

بیان کرتے ہیں کہ بت پرستوں نے فیصلہ کرلیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دیا جائے چنانچہ نمرود نے اعلان کرا دیا ہر ایک اس نیکی کے کام میں حصہ لے اور جہاں جہاں سے ممکن ہو لکڑیاں لائے ہر ایک لکڑیاں جمع کرنے کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ ایک عورت نے نذر مانی اگر میری فلاں حاجت بر آئے تو میں اتنی رقم کی لکڑیاں ڈالوں گی۔ وہ چرخہ کاتتی سوت تیار کرتی فروخت کرکے لکڑیاں خریدتی اور ابراہیم کو جلانے کی نیت سے چیخہ میں ڈال دیتی یوں وہ اپنے دین کی محبت میں ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتی رہی۔ نہ جانے ان لوگوں کو حضرت ابراہیم کے جلانے میں کیا لطف آرہا تھا بیمار تک وصیت کررہے تھے کہ میرے مال و اسباب سے لکڑیاں خرید کر آگ کو تیز تر کرو! سات روز تک آگ کو سلگاتے رہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا تو نہ ڈال سکے۔ ابلیس نے طریقہ سکھایا اور ایک منجنیق تیار کرائی سب سے پہلے منجنیق کے ذریعے جس چیز کو پھینکا گیا وہ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نمرودیوں نے حضرت ابراہیم کو باندھ کر منجنیق میں رکھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو زمین و آسمان کے فرشتے چیخنے لگے! الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے، آپ کا خلیل آگ میں؟ اور روئے زمین میں اس وقت اور کوئی نہیں جو تیرا نام لینے والا ہو لہٰذا ہمیں اجازت عطا فرما تاکہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کریں۔

ارشاد ہوا، وہ میرا خلیل ہے اس کے علاوہ میرا کوئی خلیل نہیں، میں اس کا معبود ہوں میرے سوا اس کا کوئی معبود نہیں، جاؤ! اگر وہ تم سے مدد کا طالب ہوتو مدد کیجئے! اور اگر وہ میرے علاوہ کسی کی مدد کا خواہش مند نہ ہوتو میں کارساز حقیقی ہوں میں خود مدد کروں گا جب لوگوں نے آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو پانی کا فرشتہ حاضر ہوا کہنے لگا آپ چاہیں تو میں اس پر بارش برسا کر آگ کو بجھا سکتا ہوں اسی طرح ہوا کا فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا حکم ہوتو اسے میں اڑا لے جاؤں!

آپ نے فرمایا مجھے آپ حضرات کے تعاون کی قطعاً" ضرورت نہیں، مجھے میرا رب کافی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو آپ نے یہ کلمہ پڑھنا شروع کردیا لاالہ الاانت سبحانک رب العلمین لک الحمدولک الملک لاشریک لک۔

حضرت علائی فرماتے ہیں آپ کو آگ میں ڈالنے کے لئے دس نمرودی جوان اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے بعدہ ایک سو آدمیوں نے اٹھانا چاہا تو وہ بھی بے بس ہوگئے پھر دو سو آدمی آگے بڑھے مگر اٹھانے سے عاجز آئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے تم لوگوں میں اٹھانے کی سکت نہیں رہی وہ بولے آپ درست فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اب میرے رب کا نام لے کر اٹھاؤ! انہوں نے استہزای طور پر پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اور آگ میں ڈال دیا ایسے نازک ترین مرحلے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کوئی حاجت ہوتو فرمایئے آپ نے فرمایا مجھے تم سے کوئی حاجت۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں، جبرائیل نے کہا پھر رب جلیل سے ہی کہو تو آپ نے فرمایا۔

جانتا ہے وہ میرا رب جلیل　　آگ میں پڑتا ہے اس کا خلیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبرائیل نے کئی باتیں کیں اور آخر میں دریافت فرمایا کیا آپ کو آگ سے جلنے کا خوف نہیں؟ آپ نے فرمایا اسے کون جلا رہا ہے جبرائیل نے کہا اسے خدائے جلیل نے جلایا ہے ابراہیم نے فرمایا پھر خلیل خدائے جلیل کی رضا پر راضی ہے۔

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی دیکھ سجن دی
جے توں مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی

اسی اثناء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یا نارکونی برداً سلاما علی ابراہیم' اے آگ حضرت ابراہیم کے لئے امن و سکون بن جا! حضرت امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس ارشاد ربانی کو سنتے ہی مشرق و مغرب میں ہر جگہ جلنے والی آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

لطیفہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا سے ڈرتے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہ ڈرے' اس لئے کہ آگ اللہ تعالیٰ کی صنعت گری کا ایک نمونہ ہے نبی خالق کی صنعت سے نہیں ڈرے' مگر جو آگ نمرود نے سلگائی تھی اور نبی کو غیر اللہ کی بنائی ہوئی چیز سے خوف نہیں آیا کرتا۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جانے پر نہ گھبرائے مگر اپنے بیٹے کے ذبح کرنے پر پریشان سے ہوئے؟ کیا وجہ ہے؟ جواباً" فرماتے ہیں جب آگ میں ڈالے جارہے تھے تو آپ کی پیشانی میں نور محمدی موجود تھا اور ذبح کے وقت وہ نور منتقل ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں پہنچ چکا تھا۔

قوت جبرائیل و خلیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ انیس الجلیس میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی قوت کا دعویٰ کیا اور کہا میں ایک انگلی کی طاقت سے آسمانوں کو الٹ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تجھ سے زیادہ قوی ہیں اگرچہ وہ منجنیق کے پلے میں ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت خلیل اللہ کی خدمت میں آئے اور کہا کیا آپ کی کوئی حاجت ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں! صرف اتنی سی حاجت ہے کہ تم میرے ساتھ آگ میں رہو! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا مجھے یہ قدرت نہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں آتش نمرود کو نور توحید سے بجھا دوں گا یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام اپنے دعوے سے دست بردار ہوگئے۔

آتش نمرود کی گفتگو

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آتش نمرود میں پہنچے تو آگ عرض گزار ہوئی یا نبی اللہ! میں اپنی طبیعت کے مطابق کروں یعنی جلادوں یا شریعت کے مطابق کروں! یعنی آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہ کروں؟ آپ نے فرمایا شرع پر عمل کرنا ہی اچھا ہے (یعنی تو مجھے مت جلا)

بیان کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ آگ کو برداً کا حکم نہ فرماتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام محض آگ کی تپش سے ہی چل بستے اور پھر آگ کبھی نہ جلتی اور اگر اللہ تعالیٰ سلاماً" کا کلمہ ساتھ نہ فرماتا تو آگ اتنی شدید ٹھنڈی ہوجاتی کہ اس کی محض ٹھنڈک سے ہی آپ دنیا میں نہ رہتے اور زمین پر خنکی ہمیشہ قائم رہتی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس تر تھا اور جب آگ سے باہر نکلے تو لباس کی تری میں فرق نہ آیا' یعنی آگ کا اتنا بھی اثر نہ ہوا کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کا تر لباس خشک ہو جاتا۔

حضرت علائی کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک آتش پروف کرتہ لائے تھے وہ پہنایا گیا اور کہا اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے نیز فرماتا ہے ابراہیم آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آگ دوستوں کو کچھ نہیں کہتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے جب صحیح و سالم، دیکھا تو کہنے لگا کیا آپ آگ سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں! جب آپ آگ سے صحیح و سالم باہر تشریف لے آئے تو کہنے لگا میں تمہارے رب کے لئے چار ہزار گائیں ذبح کروں گا وہ کیا خوب رب ہے! آپ نے فرمایا جب تک تو اس ذات وحدہ لاشریک پر ایمان نہیں لائے گا تیری طرف سے کچھ بھی قابل قبول نہیں ہو گا چنانچہ وہ کافر، کافر ہی رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مچھر سے اس کا قصہ تمام کر دیا بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے صحیح و سالم دیکھ کر آپ کو سجدہ کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو مجھے سجدہ کر لیتا تو میں تجھے معاف کر دیتا! اور بخشش سے نوازتا۔

ختنہ سنت خلیلی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں ایک ختنہ بھی ہے مردوں میں سب سے پہلے ختنہ آپ ہی نے کیا اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کان چھیدے۔ امام سہیلی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ یوں پیش آیا کہ انہوں نے کسی شکر رنجی کے باعث قسم کھائی کہ میں اپنے تین اعضاء کاٹوں گی۔ قسم کے کفارہ میں دو کان اور ناک کو چھید دیا گیا، یوں قسم پوری ہوئی (مگر یہی عورتوں کے حسن کا سبب بن گئے اور زیور کی جگہ نکل آتی)

شہزادی شام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شام کے قریب جودی پہاڑ کے دامن من ایک شہر .علبک نامی سردار کی صاحبزادی ہیں جو اس علاقے میں زبردست قوت کا مالک تھا حضرت ہاجرہ نے نوے برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام بیس سال کے تھے اور حضرت سائرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک سو سنتالیس برس میں راہی بقاء ہوئیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بالیاں پہنانے کے لئے لڑکیوں کے کان چھیدنا حرام ہیں اور اس پر انہوں نے سختی سے عمل کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواز کا حکم دیتے ہیں البتہ لڑکے کے کان چھیدنا مکروہ فرماتے ہیں۔

علمائے حنفیہ کے نزدیک لڑکے کے کان چھیدنے میں کوئی حرج نہیں ہے (قاضی خان) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں اپنے اصحاب کے بارے انکار نہیں فرمایا' انبیاء و مرسلین میں بکثرت پیدائشی مختون شدہ تھے۔ خصوصاً حضرت آدم' حضرت شیث' حضرت نوح' حضرت لوط' حضرت یوسف' حضرت ادریس' حضرت شعیب' حضرت موسیٰ' حضرت سلیمان' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور امام الانبیاء و المرسلین جناب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ متولد ہوئے ان کا ختنہ چاہت خداوندی پر ہی ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے اپنی چاہت کے مطابق جب کن کہتا ہے تو چیز ظہور میں آجاتی ہے۔

طہارت کا حکم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طہارت کا حکم فرمایا تو آپ نے یہ طریقہ استعمال فرمایا آپ نے استنجا کیا' ہاتھ دھوئے' منہ اور ناک میں پانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ڈالا' مسواک کی' مونچھیں کٹوائیں' سر میں مانگ نکالی' زیر ناف بال صاف کئے' بغل کے بال اکھاڑے' ناخن کاٹے' پھر حکم فرمایا طہارت کرو' آپ نے اپنے بدن کو دیکھا تو ختنہ کیا اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی ہے بعض نے کہا ہے آپ اس وقت اسی سال کے تھے آپ کو شدید درد ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا تو نے جلدی کی انتظار کر لیتے تاکہ ختنہ کے اوزار آجاتے آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے حکم پر عمل میں تاخیر کرنا مناسب نہیں سمجھتا' آپ نے ابھی یہ الفاظ ادا ہی کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام درد دور کر دیا' اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ختنہ ہوا 13 برس اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ختنہ کے وقت سترہ سال کی عمر تھی۔ خشہ کرنا مسلمان کے لئے لازم ہے البتہ خشہ پر حرام ہے ختنہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو کی ایک عبادت ہے اور شرم گاہ کی عبادت ختنہ کرنا ہے۔

بعض کہتے ہیں ختنہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم عمالقہ سے جنگ ہوئی دونوں طرف سے لوگ قتل ہوئے ان مقتولین کی پہچان مشکل ہوئی تو مسلمانوں کے لئے ختنہ کرنا واجب قرار دیا گیا اور شریعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی فرض ٹھہرا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے قربانی فرمائی' کے سب سے پہلے آپ کے بال سفید ہوئے۔

تفصیل بڑھاپے کی فضیلت میں گزر چکی ہے نیز خضاب اور کنگھی کے بیان میں بھی ذکر آچکا ہے کہ حنا بلغمی اور سوادی امراض کو مفید ہے جن اعضاء پر خضاب لگتا ہے ان کی قوت بڑھ جاتی ہے حنا بار دو یا بس ہوتی ہے اگر اسے لونگ کے پانی میں بھگویا جائے تو اس مہدی میں حسن و خوبصورتی اور رنگت میں اضافہ ہوتا ہے ایسی مہدی بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خضابوں کے سردار (مہدی کو اپنے اوپر لازم کرلو' مونچھیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ناخن کٹوانا اسلام میں سنت قرار دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن چیزوں سے آزمایا گیا وہ اس پر پورے اترے اور ان چیزوں کو اسلام میں بھی برقرار رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام ادیان کے لئے امام بنایا، اور فرمایا سبھی لوگ ان کی اقتداء کریں ان کی تعظیم کریں دین اور نسب کی رو سے شرف حاصل ہے۔

مسئلہ:۔ مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھڑنے میں داہنی طرف سے ابتداء مسنون ہے چالیس دن سے زائد تک رکھنا مکروہ ہے زیر ناف بال صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر حرام ہے۔ (روضہ)

چالیس کا عدد متعدد واقعات سے وابستہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس دن میں تیار ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتیں مناجات کا ارشاد ہوا، اکثر انبیاء کرام کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم ملا اگر کوئی شخص نبی کے زمانے میں نبی ہونے کا خواہش مند ہوتو وہ کافر ہوگا (قواعد زرکشی بروایت حلیمی) اور ایسے ہی وہ شخص بھی کافر و مرتد ہوا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حین حیات دعویٰ نبوت کیا یا بعداز وصال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نبی ہونے کا اعلان کرے وہ کافر و مرتد اور اس کے تمام ماننے والے کافر و مرتد ہوں گے جیسے حضور کے وقت مسلیمہ کذاب اور چودھویں صدی ہجری میں مسلیمہ پنجاب قادیانی کذاب ہوئے ان کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔

1974ء پاکستان کے آئین میں قومی سطح پر اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ (تابش قصوری)

انسانی معاملات کی حکمت چالیس روز بعد ظاہر ہوتی ہے نفاس کے ایام کی غالب تعداد چالیس دن ہی ہے نطفہ ایک حال سے دوسرے کی طرف چالیس دن میں بدلتا ہے۔ زمین کی کیفیت بھی ہر چالیس روز کے بعد بدل جاتی ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جبکہ جسم زمانہ کی تبدیلی سے آہستہ آہستہ بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور چالیس یوم بعد ہوتا ہے اسی لئے بعض اولیاء کرام نے چالیس روز میں صرف ایک دن کھانا اختیار فرمایا انبیاء مرسلین کو چالیس آدمیوں کی قوت عنایت فرمائی جبکہ نبی کریم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس نبیوں کی قوت سے نوازا اور امت محمدیہ میں چالیس ابدال ہوتے ہیں۔ جب ایمان دار مرتا ہے تو اس کا مقام عبادت چالیس روز تک روتا رہتا ہے شرابی کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی' شرابی کو سزا کی حد چالیس کوڑے ہیں' سخت سردی چالیس دن تک پڑتی ہے دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کی مدت حائل ہوگی جب تمام مخلوق مرجائے گی تو چالیس روز تک مسلسل بارش ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے جسم میں جان پڑ جائے گی بچہ چالیس دن بعد ہنسنے لگتا ہے۔

حضرت امام شافعی و امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک نماز جمعتہ المبارک چالیس آدمیوں کے بغیر درست نہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام ذکرالٰہی کی بدولت چالیس دن مچھلی کی پیٹ میں آرام فرما رہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعداد جب چالیس تک پہنچی تو آپ کی تبلیغ کا خوب اظہار ہوا۔

فوائد عجیبہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن ناخن کاٹنے سے بیماری کٹ جاتی ہے' شفا آجاتی ہے' اتوار کے دن ناخن کاٹنے سے فقر نکل جاتا ہے تو فکر داخل ہوجاتی ہے پیر کے دن ناخن کاٹنے سے جنون نکل جاتا ہے تندرستی آجاتی ہے۔ منگل کے روز ناخن کاٹنے سے برص کی بیماری نکل جاتی ہے شفا آجاتی ہے' بدھ کو کاٹنے سے وسواس ختم' اطمینان میسر ہوتا ہے جمعرات کو کاٹنے سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جذام سے صحت اور جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے گناہ ختم رحمت داخل ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن مونچھیں کاٹتا ہے اسے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل و مناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ حائل ہے آپ کے والد کا نام عمران بن یسر بن فاہث ابن لاویٰ بن یعقوب ابن اسحاق بن ابراہیم علیھم السلام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا توریت میں مجھے ایک بہترین امت کی خبر ملی ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا بہترین امت کو میری امت بنا دے۔ ارشاد ہوا بہترین امت تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لے مخصوص ہے الہی میں نے توریت میں دیکھا ایک امت حج کرے گی اور ابھی اپنے گھروں کو واپس نہیں پلٹے گی مگر اسے بخشش دیا جائے گا ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الہی میں توریت میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ تیرا کلام ان کے سینے میں محفوظ ہوگا الہی اسے میری امت بنا دے' ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الہی میں ایسی امت کو پاتا ہوں جو ایک ماہ کے روزے رکھے گی تو اس کے گیارہ ماہ کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے الہی انہیں میری امت بنائیے۔ ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے۔ (الی اخرہ)

عظمت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پکار اٹھے الہی پھر مجھے اپنے حبیب کا امتی بنا دے اسی بناء پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے' حضرت کعب احبار کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا امت محمدیہ زمین پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چلے گی تو زمین ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہوگی میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا ان کے پاس نور کی لاٹھیاں ہیں اور وہ اسلام ہے میں نے دیکھا ان میں سے جب کوئی سجدہ میں جائے گا تو ابھی سر نہ اٹھائے گا کہ اسے بخشش سے نواز دیا جائے گا۔ میں نے جنت کو پایا تو اسے امت محمدیہ کا یومیہ پانچ مرتبہ اشتیاق سے راہ تکتے دیکھا اور میں نے دیکھا جب وہ ایک ماہ کے روزے رکھیں گے تو ہر روزے کے عوض جہنم کو ان سے پانچ سو سال کی دوری کردی جائے گی۔ میں نے توریت میں دیکھا ان کے لئے بشارتیں اچھے انجام کی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی الٰہی مجھے اور میری امت کی بخشش عطا فرما آواز آئی میں نے اپنے حبیب اور اس کی امت کو بخشا' اور فرمایا میرے نزدیک ان کا ثواب انبیاء علیہم السلام کے ثواب کی مثل ہے اور میرا غضب ان سے دور ہے ان کا معمولی سا عمل بھی مجھے قبول ہے اور اس پر میں انہیں بہت کچھ عطا کروں گا جب وہ کہیں گے لاالہ الااللہ تو ان کے لئے توبہ کا درواہ کھلا رہے گا یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے الٰہی مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ ارشاد ہوا میں نے تمہیں اور جملہ انبیاء رسل کو ان کے امتی ہونے کا اعزاز بخشا۔ حضرت علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب نورالنور میں بیان کیا ہے کہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء توریت میں برگزیدہ رحمان کہلاتی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن اقدس میں شب عاشورا کو جاگزین ہوئے وہ جمعرات تھی آپ کے والد عمران کو بشارت دی گئی تھی کہ جب فلاں ستارہ طلوع ہو اور تمہارے چہرے کا حسن دوبالا ہوجائے تو اپنی زوجہ کے پاس جاکر وہ امانت اس کے سپرد کردینا جو اللہ تعالیٰ نے تیری پشت میں ودیعت فرمائی ہے چنانچہ عمران اس ستارہ کے منتظر رہے۔ نیز شب و روز کسی وقت فرعون سے الگ نہ ہوتے' جب انہوں نے ستارہ دیکھا تو اس وقت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرعون پر نیند کا غلبہ تھا آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے جس کا نام لوخا بنت باند بن لاوی بن یعقوب ہے۔ حالانکہ فرعون نے اپنے محل کے گرداگرد درندے چھوڑ رکھے تھے جب عمران ان کے پاس گئے تو درندوں نے کہا عمران آپ اللہ کی حفاظت میں ہیں آپ جایئے۔

پرندے' چوپائے گفتگو کرنے لگے

حضرت وھب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پیٹ میں آئے تو چوپائے' جانور آپس میں باتیں کرنے لگے اور فرعون سے کہتے اے ملعون! حضرت موسیٰ اپنی والدہ کے شکم پاک میں آگئے ہیں اب تو کہاں بھاگے گا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا کوئی دریائی جانور ایسا نہ رہا جس نے آپ پر خوشی و مسرت سے جواہرات کو نہ بکھیرا ہو' جانور آپس میں کہتے یہ کلیم اللہ ہیں دریائے نیل کے گرد فردوس بریں کی ہزار قندیلیں معلق کی گئیں۔ آپ تین دن تک دریا میں رہے۔ بقول بعض چالیس دن تک دریا میں رہے اور پھر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی نے آپ کو اٹھایا آپ کی والدہ اپنے نور نظر' لخت جگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈال کر گھر واپس آگئیں' شیطان بشکل انسان ان کے پاس آیا اور کہا موسیٰ کو تو فرعون نے پکڑ لیا ہے اور درندوں کو کھلا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کی والدہ کی طرف بھیجا اور تمام کیفیت سے آگاہ فرمایا بعدہ فرعون کی بیویاں کسی پریشانی میں مبتلا دریائے نیل پر آئیں انہیں آواز آئی جو اس بچے کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اٹھا لائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی کو دور کردیا۔ حضرت آسیہ دیکھتے ہی محسوس کرلیا کہ یہی بچہ دشمن فرعون ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو زبان عطا فرمائی اور کہا آسیہ آپ مجھے لے لیجئے۔ میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک اور فرعون کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے مصیبت ہوں اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ فرعون تین گزرے ہیں فرعون، موسیٰ، سنان، فرعون ابراہیم ریان فرعون یوسف ابن ولید۔
(نوٹ) اس وقت مصری حکمرانوں کا لقب فرعون تھا جیسے آج صدر کے الفاظ عموماً ہر حکمران کے لئے بولے جاتے ہیں۔

فرعون کی ڈاڑھی کلیم اللہ کی مٹھی میں

علامہ علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت آسیہ کے پاس دو سال کے ہوگئے تو ایک دن فرعون نے آپ کو اٹھایا اور آپ کی پیشانی کا بوسہ لینا چاہا تو آپ نے بائیں ہاتھ سے اس کی ڈاڑھی کو پکڑ کر داہنے ہاتھ سے ایک طمانچہ دے مارا۔ اس نے آپ کے قتل کے لئے جلاد بلا لئے۔ آسیہ نے فرعون سے عاجزانہ انداز میں کہا یہ بچہ ہے اسے کیا معلوم تھا یوں ہی واقعہ رونما ہوگیا ہے مگر اس نے ایک کتے اور اونٹ سے امتحان لیا آپ نے کتے کی دم پکڑ لی۔ تب فرعون کا غصہ ٹھنڈا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام چار سال کے ہوئے تو فرعون نے اعلان عام کرایا ہم تمام لوگوں کو کھانا کھلانا چاہتے ہیں۔ فرعون کھانے کا صرف ایک لقمہ کھاتا تھا اس نے لقمہ اٹھانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ اس نے دوسرا لقمہ لیا اور کھا لیا اب اس نے ایک اور لقمے کی خواہش ظاہر کی ابھی اس نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھام لیا اور اس کے سر پر دے مارا فرعون نے پھر جلاد کو قتل کیلئے بلایا۔ حضرت آسیہ نے خوشامد کا اظہار کردیا۔ اب اس نے کھجور اور چنگاری سے امتحان لیا۔ آپ نے بحکم خدا چنگاری پکڑی اور منہ میں ڈال لی۔ جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی۔

اگر کہا جائے ہاتھ نہ جلا، زبان متاثر ہوئی تو اس اعتراض کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں اولاً! فرعون کو کاہنوں نے مطلع کیا تھا کہ اس کا زوال ایک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایسے لڑکے کے ہاتھوں ہوگا جس پر آگ اور پانی کا کچھ اثر نہ ہوگا! جب اس نے آپ کو صحیح و سلامت پایا تو اس نے کہا یہ پہلی علامت ہے اس بناء پر اس نے دوسری علامت دیکھنا چاہتی تو اس نے چھوہارے اور چاندی سے امتحان لیا جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی حفاظت کا انتظام تھا۔ چنانچہ فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حقیقی حال پوشیدہ رہا۔ ثانیاً! آپ نے اپنی زبان سے فرعون کو ابا کہا تھا جس کے باعث زبان چنگاری سے متاثر ہوئی اور ہاتھ سے اسے طمانچہ مارا تھا پس وہ محفوظ رہا۔ ثالثاً" آپ کی زبان متاثر ہوئی مگر ہاتھ محفوظ رہا اس لئے کہ آپ کی فطرت میں تیزی تھی طبیعت میں عجلت اور جلدبازی کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان کو گویائی سے روک دیا تاکہ راز نبوت و رسالت قبل از بعث ظاہر نہ ہوں۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب دیگر جوابات سے عمدہ ہے کیونکہ زبان پر سب سے پہلے آتا ہے ابا! کتاب العقائق میں ہے کہ حضرت آسیہ نے فرعون سے کہا تو ایسے کو قتل کرے گا جو ہر وقت تیرے گھر اور ترے سامنے رہتا ہے اسی طرح بندہ جب اللہ کے گھر میں اس کے سامنے دست بستہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سزا سے درگزر کرتا ہے بلکہ اس پر اپنا احسان و کرم فرماتا ہے۔

منصوبہ بندی

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ قصص کی تفسیر میں فرماتے ہیں فرعون سے کاہنوں نے کہہ دیا تھا کہ نبی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری ہلاکت کا باعث بنے گا یہ سنتے ہی فرعون نے بچوں کے قتل کا حکم نافذ کردیا حالانکہ یہ حکم اس کی حماقت و بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جب کاہن نے کہہ دیا تھا تو وہ پورا ہونا ہی تھا اور اگر بالفرض وہ جھوٹ بول رہے تھے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر بچوں کو قتل کرانا بے فائدہ تھا۔!

حضرت وھب فرماتے ہیں اس نے ستر ہزار بچے قتل کرا دیئے تھے بعض کہتے ہیں ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں اس نے بچوں کو قتل کرایا نیز اس نے حاملہ عورتوں پر پہرا مسلط کرادیا جو دائی حضرت کلیم اللہ کی والدہ پر مقرر تھی وہ آپ کی والدہ ماجدہ کی سہیلی تھی جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی دائی دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہوگئی اور آپ کی والدہ سے ازخود کہنے لگی اس بچے کی جہاں تک ممکن ہو حفاظت کرو کیونکہ میرے گمان میں یہی فرعون کا دشمن ہے جب دائی باہر گئی تو فرعونی پہرے داروں کو کسی طرح پتہ چل گیا وہ تلاشی کے لئے آپ کے گھر پہنچنے سے قبل آپ کی والدہ نے آپ کو تنور میں ڈال دیا تھا حالانکہ تنور خوب بھڑک رہا تھا وہ اندر آئے' بسیار تلاش کے باوجود بچہ ہاتھ نہ لگا تو پوچھنے لگے یہاں دائی کیا لینے آئی تھی آپ کی والدہ نے فرمایا وہ میری سہیلی ہے ملنے آئی تھی بعدہ آپ کو تنور سے بالکل صحیح و سالم نکال لیا۔

حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ کی والدہ نے فرعونی کھوجیوں کے خوف سے انجانے تنور میں ڈال دیا تھا جب وہ چلے گئے تو آپ تلاش کرنے لگیں یہاں تک کہ آپ کے رونے کی آواز تنور سے آئی تو آپ تنور سے بالکل صحیح حالت میں اٹھا لیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی واوحینا الیٰ ام موسیٰ۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو وحی کی کہ تم اپنے فرزند کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے تین' چار ماہ تک موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلایا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وحی قبل از ولادت ہوئی جبکہ سدی بعد کے قائل ہیں قرطبی کہتے ہیں ظہر سے قبل وحی آئی' وحی کے کلمات یہ ہیں فاذاخفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخا فی ولا تحزنی انارا دوہ الیک۔جب تجھے کسی قسم کا خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں ڈال دو اور بالکل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فکر نہ کر اور نہ پریشان ہو ہم ضرور تیرے ہاں پہنچا دیں گے۔ یہ آیت اس بات کی تائید کرتی ہے کہ وحی بعد از ولادت موسیٰ علیہ السلام ہوئی۔ خوف اس چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی اور حزن اس سے ہوتا ہے جو ہو چکی ہے اس تسلی آمیز وحی کے بعد آپ بڑھئی کے پاس گئیں اور اس سے کہا ایک اتنے سائز کا صندوق بنا دو اس نے پوچھا تجھے کو ضرورت درپیش ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بیٹے کو اس میں ڈالنا ہے باوجود اتنے شدید خطرہ کے آپ نے سچ بولنے کو ہی مقدم سمجھا جب بڑھئی نے صندوق بنا دیا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں رکھا تو بڑھئی جلادوں کو خبر کرنے چلا گیا جب وہ ان کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگا دی اس کی زبان بند ہو گئی وہ ہاتھ کے اشارے بتایا رہا مگر لوگ کچھ نہ سمجھے جب واپس آیا تو زبان کھل گئی وہ پھر لوگوں کو بتانے چلا گیا اب اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا وہ دل ہی دل میں تائب ہو کر کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ میری زبان کھول دے اور مجھے بینا کر دے تو میں یہ بات آئی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان اور آنکھیں درست فرما دیں وہ فوری طور پر سجدے میں گر کر عرض گزار ہوا! الٰہی میری اس نیک بچے کی طرف رہنمائی فرما' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت ماوردی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں آل فرعون میں صرف وہی سعادت مند ہے جو ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ قوم آپ کے قتل کے مشورے کر رہی ہے اس کا نام خزقیل تھا اور فرعون کا چچازاد بھائی تھا بعض اس کا نام شمعون بتاتے ہیں دار قطنی نے کہا ہے کہ آل فرعون میں شمعون کے علاوہ کوئی ایماندار نہیں ہوا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استقبال

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا کہنا ہے کہ فرعون کی ایک بیٹی برص میں مبتلا تھی اور اس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا حکماء کو جمع کیا گیا تو نے کہا فلاں دن دریا پر اسے لے جایئے وہاں اس کی صحت کا انتظام ازخود ہوجائے گا چنانچہ وہ دریائے نیل پر آیا' حضرت آسیہ بھی ساتھ تھی وہ بچی دوسری بچیوں کے ساتھ ادھر ادھر کھیل کود کر رہی تھی کہ ایک صندوق لہروں میں نظر آیا' تو اسے فرعون کے پاس نکال لائے۔ لوگوں نے کھولنے کی کوشش کی مگر بار آور نہ ہوئی۔ حضرت آسیہ نے آگے بڑھ کر دیکھا تو نور نظر آیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے منہ میں اپنی ایک انگلی چوستے دیکھا جس سے دودھ نکل رہا تھا اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے اللہ تعالیٰ حضرت آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈل دی۔ (حضرت آسیہ کے ہاتھ لگاتے ہی صندوق کھل گیا) فرعون کی پیاری سی بچی آگے بڑی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لعاب دہن لیکربدن پر مل لیا وہ فوراً صحت یاب ہوگئی یہ منظر دیکھتے ہی فرعونی کہنے لگے ممکن ہے یہ وہی لڑکا جس کا خوف ہم پر مسلط ہے فرعون نے آپ کے قتل کا حکم دیا حضرت آسیہ کہنے لگی اس بچے کی عمر تو ایک سال سے زائد معلوم ہوتی ہے جب کہ موجودہ سال کے تمام لڑکوں کو تو نے قتل کرا دیا ہے (خلیج میں آج کا فرعون امریکہ' عراق کے بچوں کے ساتھ وہی سلوک کررہا ہے جو اس دور کے فرعون نے کیا تھا' انشاء اللہ العزیز فرعون موسیٰ خائب و خاسر دریائے نیل میں غرق کردیا گیا اب امریکہ و برطانیہ کے فرعونوں کا ذلت آمیز حشر خلیج میں غرق ہونے کے باعث زمانہ دیکھے گا کیونکہ ہر فرعونے را موسیٰ مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ اللہ علیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدر صدام کو کامیابی و کامرانی سے سرخرو فرمائے) آمین (تابش قصوری)

لہٰذا اسے رہنے دو! یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرعون بولا ہاں البتہ یہ تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہو گا مجھے تو اس سے کوئی غرض نہیں۔

نبی کریم سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس وقت فرعون کہہ دیتا کہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ہدایت سے سرفراز کر دیتا جیسے کہ حضرت آسیہ کو ایمان و ایقان سے نوازا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو خبر پہنچی کہ میرے نور نظر کو فرعون نے پکڑ لیا ہے تو آپ حواس باختہ ہو گئیں اور ان کا دل اپنے بیٹے کے تصور کے علاوہ کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا چنانچہ اپنے صاحبزادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا (بعض نے ان کا نام کلثوم رقم کیا ہے) کہ جاؤ اور اپنے بھائی کی خبر لو۔ وہ خاموشی سے فرعون کے محل پہنچی اور پتہ چلا کہ آپ کسی بھی خاتون کا دودھ نہیں پی رہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حرمنا علیہ المراضع ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کا دودھ حرام فرما دیا تھا (سبحان اللہ! نبی کا علم' پہچان اور خدائی فرمان پر عمل' ایک دو دن کے بچے ہونے کے باوجود ہر ایک عورت کے بارے جانتے ہیں کہ یہ میری ماں نہیں' اس کا دودھ مجھ پر حرام ہے نبی کے بچپن کے علم کا یہ عالم اب اعلان نبوت کے بعد کوئی کیا جانے کتنے علوم غیبیہ کے مالک بنا دیئے گئے۔ (تابش قصوری)

گھر والوں کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئی حضرت مریم آگے بڑھیں اور فرمایا میں تمہیں ایک ایسے گھر کی خبر دیتی ہوں جو تمہارے اس بچے کی کفیل بن سکتے ہیں اور وہ اس کی خیر خواہی میں معاون ثابت ہوں گے پھر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسے بلا لائیں دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ہاتھ میں رو رہے ہیں اور دودھ کے طالب ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کو دیکھا تو ان کی چھاتی سے چمٹ گئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرعون کہنے لگا! خاتون! اس نے تیرے سوا کسی کا دودھ نہیں پیا' وہ بولیں اس لئے کہ میرا دودھ اس کے لئے بہتر ہے چنانچہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ کی والدہ کے سپرد کردیا۔ اور آل فرعون میں کوئی بھی ایسا بندہ بشر نہ رہا جس نے آپ کی خدمت میں جواہرات کا ہدیہ نہ دیا ہو اور آپ کی والدہ نے ان کا مال اس وجہ سے قبول کرلیا کہ حقیقتاً وہ حربی تھے اور حربی کا مال غنیمت ہوتا ہے۔

دودھ چھڑانے کے بعد آپ کی والدہ فرعون کے ہاں چھوڑ آئیں (وہیں پلتے رہے آپ جب جاتی تو وہ خدمت کے صلہ میں احترام بجالاتا) جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو آپ نے اپنی بعث کا اعلان فرما دیا فرعون نے آپ سے معجزہ طلب کیا حکم آیا اپنے عصاء کو زمین پر ڈالئے جیسے ہی آپ نے عصاء زمین پر ڈالا فوراً اژدھا بن کر بل کھانے لگا! اس کی آواز سے پہاڑ گونجنے لگے۔

عصائے کلیمی کی خاصیتیں

آپ کے لئے وہ عصاء سواری کا کام بھی دیتا یعنی گھوڑا بن جاتا' جب آپ سوتے تو وہ پہرہ دیتا' آپ کی بکریوں کے قریب مکھیوں کو نہ آنے دیتا جب شدت کی گرمی پڑتی تو سایہ دار درخت بن جاتا جس کے سائے میں آپ آرام کرتے جب رات سر پر آتی تو یہ روشن ہوجاتا (گویا کہ بجلی کی ٹیوب روشن ہوجاتی) جب پیاس محسوس کرتے تو وہ چشمہ شیرین بن جاتا جب کبھی کنویں سے پانی نکالنے کی نوبت آتی تو اس کی دو شاخیں ڈول کا کام دیتیں' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دل پریشان ہوتا تو آپ سے باتیں کرکے آپ کے دل کو خوش کرتا۔ (سبحان اللہ وبحمد وسبحان اللہ العظیم)

فرعون کو چار سو سال حکمرانی کی مزید پیشکش

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کا حکم ہوا تو آپ نے فرعون سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے اور تیری قوم کے لئے نبی بناکر مبعوث فرمایا ہے وہ فرماتا ہے میں نے تجھے پیدا کیا' تجھے رزق دیا۔ تجھ پر احسان کیا تجھے نعمتوں سے نوازتے ہوئے چار سو برس بیت رہے ہیں اور تو عداوت سے باز نہیں آتا بلکہ میرا مقابلہ کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے انا ربکم الاعلیٰ) کیا تو میرے ساتھ ایک بات تسلیم کرنے کا عہد نہیں کرلیتا وہ یہ کہ تو اعلان کردے۔ لاالہ الااللہ! بس اتنی بات کہنے سے میں تیرے تمام گناہ معاف کردوں گا اور مزید چار سو سال تک تجھے حکمرانی پر فائز رکھوں گا تجھے گوناگوں تحائف سے بہرہ مند کروں گا۔

جادوگر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ایک گنبد نما محل میں رہتا تھا جس کا طول اسی ہاتھ اور اس کی دوسری منزل پر کرسی تھی' یہ سنتے ہی فرعون نے کہا یاموسیٰ! مجھے یوم السبت تک غوروفکر کی مہلت دو' آپ نے مہلت دے دی۔ اس نے اس مہلت کے دوران ستر ہزار جادوگر جمع کیے۔ پھر ان سے سات ہزار کو منتخب کیا' خود اپنے محل کے گنبد میں بڑی سج دھج سے بیٹھا سر پر سونے کا تاج جس میں نہایت اعلیٰ قسم کا جواہر ایسے چمک رہاتھا کہ کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے پر اس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جادوگر ستر اونٹ کے بوجھ اٹھانے کے برابر رسیاں لے آئے اور بھرے میدان میں پھینک دیں۔ حضرت وھب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ رسیاں تین میل لمبائی' چوڑائی تک پھیلی ہوئی تھیں جب سورج کی تپش تیز ہوئی تو وہ رسیاں اور لکڑیاں حرکت کرنے لگیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے جبکہ آپ سادہ سا جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ہاتھ میں عصاء تھا انہیں خوف سا محسوس ہوا اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ نے ولا تخف کہہ کہ تسلی دی کہ آپ ہی غالب رہیں گے اپنا عصاء پھینکئے آپ نے جیسے عصاء پھینکا وہ اژدھا بن گیا نیزے کی طرح اس کے دانت تھے اس نے اپنا منہ کھولا اور چلا گیا جس بڑے پتھر پر سے گزرتا وہ خاکستر ہو جاتا اس اژدھا نے جادوگروں کے سحر کو مسخر کردیا وہ جس طرف پلٹتا اس کے سامنے کوئی چیز محفوظ نہ رہتی کئی لشکری جان سے ہاتھ دھو بیٹھے پھر اس نے فرعون کے محل کی طرف رخ کیا اس نے نیچے کا جبڑا محل کی بنیاد میں ڈالا اور اوپر کا محل کی مینڈھیر پر رکھا!

فرعون چلانے لگا اے موسیٰ بچایئے بچایئے تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے کہنے لگے ہم رب العلمین کی ذات وحدہ لاشریک پر ایمان لائے۔

لطیفہ عجیبہ باطل کا حملہ ہوسکتا ہے لیکن اس کا تسلط کبھی نہیں ہوتا جیسے کہ جادوگروں نے حملہ تو کیا لیکن ان کا جادو ناکام ہوا گو پہلے بڑا شور مچاتے تھے وہ صرف اور صرف فرعون رہا ان کے لئے آئے مگر فرعون وہامان خسران مبین میں پڑے اور جادوگروں پر اللہ کا کرم ہوا وہ ہدایت سے بہرہ ور ہوئے۔ وہ ایک ہی سجدے کے باعث رحمان کی طرف سے جناں کے حقدار ٹھہرے' اے ایمان دار تو تو رحمان کے لئے بکثرت سجدے کرتا رہتا ہے لہٰذا یقین کرے تجھے ضرور امان نصیب ہوگا اور کامیابی تیرا مقدر ٹھہرے گی۔

بحر محیط میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اسے ایک ہزار مقام پر ہمکلامی کا شرف پایا' اور ہر کلام کے بعد آپ کے چہرے پر انوار و تجلیات کا تین دن تک خوب پہرہ رہتا' کسی دوسری کتاب میں میری نظر سے گزرا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے چوبیس ہزار کلمات سے کلام فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماندار کے لئے تین عمل ایسے ہیں اگر وہ انہیں اپنا لے تو جس دروازے سے جنت میں چاہے گا داخل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگا پوشیدہ طورپر مقروض کا قرض ادا کرے۔ اپنے قاتل کو معاف کردے' اور نماز فرض کی ادائیگی کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص کو پڑھا کرے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ اگر ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کر لے تو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا بے شک وہ بھی جنتی ہے! پوشیدہ قرض سے مراد ایسا قرض ہے جس کے لیتے دیتے وقت کوئی گواہ نہ ہو!

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن یا چالیس دن تک رہے جب انہوں نے دریائی مخلوق کو ذکرخدا کرتے پایا تو تین دن تک انہی کی تسبیح پڑھتے رہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جب معافی طلب کرتا دیکھتا ہے تو اسے معاف فرما کر اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی تمہیں تکلیف دے اسے معاف کردیا کرو اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل و مناقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاجزادیوں میں سے تھی ان کے درمیان چوبیس پشتوں کا فاصلہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مریم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے بغیر خون کے گوشت کھلا! اللہ تعالیٰ نے ہڈی کھلا دی (جیسے اس کی شان کے لائق ہے)

جب ابلیس جنت سے زمین پر اترا تو وہ کہنے لگا الٰہی! میں تیرے بندوں میں سے اپنا لشکر تیار کروں گا اور وہ لشکر عورتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی تخلیق سے اپنا لشکر بنا لے اور میں اپنی مخلوق سے اپنا لشکر بناؤں گا اور وہ ٹڈی ہے اور اس کے سینہ پر مرقوم ہے ہم اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سب سے بڑا لشکر ہیں۔

یہودی نے چالیس بار اخراجات ادا کئے

حضرت محمد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جماعت کی صورت میں علوم و فنون کے حصول کے لئے ایک شہر میں جاکر تحصیل علم میں مصروف ہوگئے اور پھر ہم پر ایسا وقت بھی آیا کہ خرچہ نہ رہا، ہم نے واپسی کا قصد کیا تو ایک یہودی آیا اور اس نے تین تین درہم فی کس ہمیں عنایت کردیئے جب ختم ہوتے تو وہ ازخود آتا اور ہمیں درہم دے کر چلا جاتا، یہ عمل اس نے چالیس مرتبہ کیا جب ہم نے ایسے کثیر خرچ کے بارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ طلباء پر خرچ سب سے افضل ہے میں نے کسی یہودی کو طلب علم میں ایسا نہیں دیکھا جیسے آپ لوگ ہیں بعدہ ہم اس سے رخصت ہوکر حج و زیارت کے لئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے ایک دن میں اس یہودی کو طواف کعبہ کرتے دیکھا ہم نے اس سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا اہل علم پر خرچ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی دولت ابدی سے نوازا ہے۔ میں خواب میں ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا میرے گھر میں سترہ آدمی تھے انہوں نے بھی ایسے ہی خواب دیکھا جیسے کہ میں نے دیکھا تھا جب بیدا ہوئے تو سبھی مسلمان تھے۔

علم اور عقل میں افضل کون؟

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ علم اور عقل کے بارے بحث شروع ہوئی کہ ان میں افضل کون ہے؟ ہر ایک نے مختلف جواب دیا گو بظاہر عقل افضل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لڑکا عالم ہی کیوں نہ ہو اور اسے فتویٰ کی اہلیت بھی ہو مگر مسلمانوں کے لئے اسے امام و قاضی مقرر کرنا درست نہیں۔ اور نہ ہی نابالغ کی طلاق درت ہے؟ بلکہ بہت سے شرعی احکام بھی اس پر نافذ نہیں ہوں گے اس کے برعکس عاقل و بالغ پر تمام انور شرعیہ صحیح ہوں گے بشرطیکہ وہ ان کا مکلف ہو اور جو بات مذکور ہوئیں ان میں بہت سی باتوں میں علم شرط نہیں ہے نیز علم کو عقل کی ضرورت ہے جبکہ عقل کو علم کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے وصیت کی کہ میرا مال عقلمندوں میں تقسیم کیا جائے تو اسے زاہدوں پر صرف کیا جائے گا لوگ اس کے قائل نہیں کہ اسے علماء کے صرف میں لایا جائے۔

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل دو قسم پر ہے ایک وہ جس کے باعث

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آخرت کے امور کو مقدم سمجھا جاتا ہے اور وہ نور روح ہے اس کا مسکن دماغ ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ زاہدوں کو زیادہ عقلمند تصور کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا مجھے سیدالانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے احوال سے آگاہ فرمایئے۔ ارشاد ہوا امت محمدیہ کے لوگ علماء و حکماء میں گویا کہ وہ علم و حکمت کے لحاظ سے انبیاء و مرسلین کے وارث اور ان کے قائم مقام ہیں اس لئے کہ وہ تھوڑی سی عطا پر بہت راضی ہوتے ہیں اور میں ان کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوجاتا ہوں۔ میں تو انہیں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کہنے سے ہی جنت عطا کردیتا ہوں۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں تیرے بعد ایسی امت بھیجوں گا کہ اگر انہیں کوئی محبوب ترین چیز مہیا ہوگی تو حمد بجا لائیں گے اور اگر انہیں کوئی نامناسب اور ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ صبر سے کام لیں گے حالانکہ انہیں علم و عقل نہیں ہوگی۔ عرض کیا! یہ کیسے ممکن ہے! فرمایا میں انہیں عقل و علم سے بہرہ مند کردوں گا۔

انتخاب خداوندی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یامریم ان اللّٰہ اصطفاک، اے مریم تجھے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا' بیان، کرتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لئے چن لیا اگرچہ عورت تھیں ان کی والدہ نے انہیں ایک لمحہ بھر بھی غذا نہیں کھلائی تھی ان کے پاس جنت سے رزق آتا اکثر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت طفلی میں حضرت مریم کو حضرت زکریاؑ علیہ السلام نے اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔

حضرت مریم عموماً فرشتوں کی باتیں سن لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے ہاتھ پر شفا رکھی اور یہ اعزاز اس وقت تک کسی کو نصیب نہ ہوا تھا نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد طھرک سے مراد یہ ہے کہ حضرت مریم حیض سے مبرا تھیں اور یہ بھی ہے کہ انہیں یہودیوں کے طعن سے پاک فرمایا اور اصطفاک علی نساء العلمین سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور تک کی تمام عورتوں سے فضیلت عطا فرمائی۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ تمام جہاں والوں کی عورتوں سے اس بناء پر فضیلت بخشی کہ ان کے سوا کسی اور عورت کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے بن باپ بیٹا پیدا کیا ہو! ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمام جہان کی عورتوں میں چار کو فضیلت حاصل ہے حضرت مریم' حضرت آسیہ' حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھن

ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت مریم تیرہ سال کی تھیں کہ ان کے بطن اطہر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلوہ گر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے 66 سال بعد تک زندہ رہیں وصال کے وقت ان کی عمر ایک سو بارہ سال تھی حضرت یحیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام پشاء اور حضرت مریم کی والدہ کا نام حنہ ہے۔

حروف ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح

ربیع الابرار میں علامہ زمخشری بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نو ماہ کے تھے تو والدہ نے انہیں سکول بھیج دیا معلم نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے یہ پڑھ لیا پھر معلم نے کہا حروف ابجد پڑھو آپ نے فرمایا اس کی معانکیا ہیں وہ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا الف سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ ب سے بہجت (خوبصورتی) جیم سے جلال الہ اور دال سے دین خدا ہے اور ہائے ہوز سے مراد ہاویہ جو جہنم کا نام ہے واؤ سے ویل دوزخ' زا سے زفیر جہنمیوں کی خوراک' حطی سے مراد استغفار کرنے والوں کے لئے خطاؤں سے معافی' کلمن سے مراد کلام خدا' غیر مخلوق ہے' سعفص سے مراد صاع بہ صاع یعنی برابر کا بدلہ قرشت سے اجتماع مخلوق کل ہے۔

معلم نے آپ کی والدہ سے عرض کیا اپنے لڑکے کو لے جایئے کیونکہ اسے تو کسی معلم کی ضرورت نہیں۔

مجھے علم نہیں، معلم کا اعتراف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ آپ کو ایک معلم کے پاس لئے گئیں۔ اس نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے فرمایا اس کا مفہوم کیا ہے؟ وہ کہنے لگا مجھے علم نہیں' آپ نے فرمایا اچھا پھر سنئے با سے بہائے خدا' یعنی حسن خداوندی سین سے سنائے خدا یعنی نور خدا' میم سے ملکیت خدا۔

تین نام میزان میں بھاری؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں جب میری امت میزان کے پاس جائے گی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کا ترانہ ہو گا جس کے باعث میزان میں اعمال خوب بھاری ہوں گے دوسری امتیں اپنے اپنے نبی سے عرض گزار ہوں گے امت محمدیہ کے موازین کیسے وزنی ہیں انبیاء فرمائیں گے انہوں نے اپنے کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے تین ناموں سے کی ہے اگر انہیں میزان کے پلے میں رکھا جائے اور تمام مخلوق کے گناہ دوسرے پلے میں تو پھر بھی امت محمدیہ کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گا!

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بچپن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ایک شہر سے گزر ہوا وہاں لوگوں کو بتوں کے سامنے مانگتے دیکھا' آپ نے دریافت کیا' ان سے کیا مانگ رہے ہو وہ کہنے لگے بادشاہ کی بیگم کو بچے ہونے والا ہے اور وہ سختی میں مبتلا ہے ہم لوگ اس کے لئے بتوں سے سکون نہ اطمینان کی درخواست کرر ہے ہیں۔

آپ نے فرمایا اگر اس خاتون کو میں ہاتھ لگا دوں تو اسے بچہ ہوگا چنانچہ لوگ آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا اگر میں بتا دوں کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو تم ایمان لاؤ گے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا لڑکا ہے! جس کے رخسار پر سیاہ اور پشت پر سفید تل ہے پھر آپ نے فرمایا اے بچے میں تجھے اس خالق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے ساری مخلوق کو تخلیق فرمایا اور اسے رزق سے نوازا تو جلدی اپنی والدہ کے پیٹ سے باہر آ! چنانچہ لڑکا متولد ہوا بادشاہ نے ایمان لانا چاہا قوم مانع ہوئی مگر وہ ایمان لے آیا اگرچہ قوم نے اسے بیت المقدس سے یہ کہتے ہوئے نکال دیا کہ یہ حضرت مریم کے ساحر میں پھنس گیا ہے۔

وہ سبھی بندر اور خنزیر بن گئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کے ساتھ جب کبھی بیٹھتے تو انہیں گھر میں پوشیدہ چیزوں کو بتا دیا کرتے' لڑکے اپنے والدین سے اشیاء کا مطالبہ کرتے کہ فلاں فلاں چیزیں کہاں ہیں والدین ان سے کہتے تجھے کیسے خبر ہوئی وہ کہتے ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے لوگوں نے اپنے لڑکوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آنے سے روکا جب بضد ہوئے تو ان تمام کو ایک ایک مکان میں بند کردیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اور لوگوں سے لڑکوں کی بابت پوچھا اور فرمایا کیا اس مکان میں ہیں لوگ کہنے لگے اس گھر میں تو سوائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بندروں اور خنزیروں کے کچھ نہیں آپ نے فرمایا! اچھا پھر ایسے ہی ہوگا! لوگوں نے مکان کا دروازہ کھولا تو تمام لڑکے بندر اور سور بن چکے تھے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام تصدیق کرتے ہیں

امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ عمر میں بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بادشاہ وقت نے مسجد اقصیٰ میں شہید کرا دیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا 33 سال کے تھے۔

لقب مقدم نام موخر؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللّٰہ یبشرک بکلمة منه المسیح عیسیٰ بن مریم، میں المسیح جو لقب ہے اسے نام سے مقدم ذکر کیا ہے اس کا سبب کیا ہے! عیسیٰ کو کلمہ کہنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کلمہ کن سے پیدا فرمایا' لقب کو مقدم اس لئے کیا کہ جو کلمہ رفعت و شرف پر دلالت کرے اسے مقدم لانے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے صدیق' فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما' آپ کو مسیح اس لئے فرمایا گیا جب آپ متولد ہوئے تو آپ کا جسم نہایت چکنا تھا گویا کہ تیل ملا ہوا تھا۔ بعض نے کہا آپ یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرتے تھے کسی نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے بازو سے چھوا تاکہ شیطان کا ادھر گزر نہ ہو! بعض کہتے ہیں آپ اکثر سیاحت فرمایا کرتے تھے۔ مسیح دجال کو مسیح اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کی ناک نہیں ہوگی صرف اس کے چہرے میں ناک کی جگہ دو سوراخ ہوں گے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام کو وجیہہ فرمایا جس کی معانی ہیں جاہ و حشمت والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کا قائد میں اور جس کی پشت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ علیہ روض الریاحین میں فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کی ناف سے متولد ہوئے تھے۔ عقائق میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل ہو چکا تھا جس وقت آپ کی والدہ نے وصال فرمایا آپ بے حد غمگین ہوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا حضرت مریم جنت میں ایک نہایت عمدہ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور فرما رہی ہیں بیٹا میں نے انعام کے شربت سے روزہ افطار کیا ہے کیونکہ حضرت مریم کا انتقال بحالت روزہ سجدہ میں ہوا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

مناقب حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو یہ دعا مانگتے دیکھا اللھم اجعلنی من امۃ محمد۔ الٰہی مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا میں نے دریافت کیا! آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھا' جب ہم مقام حجر (مدائن حضرت صالح علیہ السلام کا شہر) پہنچے تو ایک آواز سنائی دی یا اللہ! مجھے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ حضور نے فرمایا انس جایئے اور اس آواز کی بابت معلوم کریں کیسی ہے؟ میں پہاڑ کے دامن میں پہنچا مجھے ایک سفید ریش بزرگ نظر آئے جن کا قد تین سو ہاتھ سے زیادہ ہوگا۔ انہوں نے کہا انس! حضرت محمد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام پیش کرنا اور کہنا آپ کے بھائی الیاس آپ کی ملاقات کے طالب ہیں جب میں نے واپس آکر عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت الیاس کے پاس آئے اور بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے جبکہ میں کچھ دوری پر بیٹھا رہا۔

پھر آسمان سے کھانا اترا' مجھے بھی آپ اور حضرت الیاس کے ساتھ اس کھانے کو تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب ہم کھانا کھا چکے تو آسمان سے ایک تخت نما بادل اترا اور حضرت الیاس علیہ السلام کو اٹھا کر لے گیا میں نے مخبر صادق نبی غیب دانی سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ کھانا آسمان سے اترا؟ فرمایا ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر چالیس یوم بعد ایک بار لاتے ہیں اور انہیں کھلاتے ہیں نیز سال میں ایک مرتبہ آب زمزم سے بھی انہیں سیراب کرتے ہیں فرمایا حضرت خضر اور حضرت الیاس ہر سال بیت المقدس میں روزے رکھتے ہیں۔

حضرت زاہدہ سیدنا فاروق اعظم کی کنیز

الزہر الفائح میں مرقوم ہے کہ حضرت زاہدہ' حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کنیز تھیں وہ ایک روز روٹی پکانے کے لئے لکڑیاں لینے باہر نکلی' اسے ایک سوار نظر آیا جس سے زیادہ حسین و جمیل اس نے نہیں دیکھا تھا وہ حضرت زاہدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہنے لگا' اے زاہدہ جب تجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مقصود ہو تو آپ کی خدمت میں عرض کرنا' یارسول اللہ! رضوان جنت آپ کو سلام پیش کرتا ہوا بشارت دیتا ہے کہ آپ کی امت کے تین حصے ہوں گے ایک حصہ بلاحساب جنت میں جائے گا دوسرے سے باآسانی حساب لیا جائے گا اور تیسرا حصہ آپ کی شفاعت سے مستحق جنت بن جائے گا۔

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمہ اللہ علیہ درج

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتے ہیں ایک بار حضرت زاہدہ لکڑیاں لینے جنگل گئیں جب گٹھا باندھا تو وہ بہت بھاری تھا آپ نے اسے ایک پتھر پر رکھا تو وہ پتھر تیزی سے دوڑنے لگا یہاں تک کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر لے آیا اس واقعہ کو بارگاہ مصطفیٰ میں عرض کیا گیا۔ حضور، صحابہ کرام کے ساتھ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آئے تو پتھر کی آمدورفت کے نشان موجود تھے آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت زاہدہ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اکرم و وجاہت ہے اس کا اظہار کیا تفصیل کے لئے دیکھئے کشف المجوب (تابش قصوری)

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں حضرت خضر کا اسم گرامی خضر بن عامیل بن عیص بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم درج کیا ہے جبکہ بلیا بن مالکان مشہور ہے امام ثعلبی رحمہ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام کو پوشیدہ نبی بتاتے ہیں۔

علم غیب اور ترک گناہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا تجھے علم غیب پر اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے مطلع فرمایا انہوں نے جواباً" کہا گناہ کے بچنے کے سبب! پھر فرمایا خضر مجھے کوئی اچھی سی بات بتایئے۔ انہوں نے عرض کیا خندہ پیشانی سے پیش آنا اور لوگوں کی مکروہ باتوں پر صبر کرنا اور انہیں نفع پہنچانا، خوشامد سے بچنا بلاوجہ سفر نہ کرنا، باتوں باتوں میں ہنسنے سے بچنا، گناہ کاروں کو ان کے گناہ کے باعث شرمسار نہ کرنا اور اے کلیم اللہ! اپنی خطاؤں پر ہمیشہ نادم ہونا!

خضر کی وجہ تسمیہ

حضرت امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا خضر نام اس لئے خضر مشہور ہوا ہے کہ آپ اگر خشک گھاس پر پاؤں رکھتے تو وہ فوراً سرسبز ہو جاتی۔

حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں علامہ ابن صلاح فرماتے ہیں حضرت خضر جمہور علماء صلحاء کے نزدیک زندہ ہیں لطائف المنن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ارواح اولیاء پر مطلع فرما رکھا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک زندہ رکھے گا جب تک یہ زمین و آسمان قائم رہیں گے حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی حضرت خضر اور حضرت الیاس زندہ رہیں گے جب قرآن کریم اٹھالیا جائے گا یہ وصال فرما جائیں گے (گویا کہ ان کی زندگی قرآن کریم کی مرہون منت ہے) (تابش قصوری)

حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے فرمایا وہ اہل زمین کے عالم اور ابدال کے سردار ہیں اور ابدال اللہ تعالیٰ کا خصوصی لشکر ہے۔

پانچ رہنما کبوتر اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ عثمان صیرفینی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شب میں اپنے مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ میرے قریب سے پانچ کبوتر یہ کہتے ہوئے گزرے ایک نے کہا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس کے پاس ہر قسم کے خزانے ہیں دوسرا بولا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس نے اپنی مخلوق پر کرم فرماتے ہوئے انبیاء و مرسلین کو رہنمائی کے لئے بھیجا اور ان تمام پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت و برتری عطا فرمائی تیسرا کہنے لگا وہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ذات اقدس اطہر جس نے ہر شے کو پیدا کیا اور انسان کو ہدایت سے نوازا چوتھا بولا' وہی حق ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے باقی کچھ باطل' پانچواں کہہ رہا تھا۔ غافلو! رب عظیم کی طرف اٹھو! جو بکثرت نعتموں سے نواز رہا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہو کر گر پڑا' جب ہوش آیا تو میرے دل سے دنیا کی محبت نکل چکی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی میری ایسے شیخ کی طرف رہنمائی فرما جو مجھے تیرا بنا دے۔ میں نے سفر میں قدم رکھا! مگر مجھے منزل کی خبر نہیں تھی کہاں جانا ہے کہاں جارہا ہوں کہ اچانک ایک بارعب شخص میرے سامنے نمودار ہوا اور آتے ہی انہٰں نے کہا عثمان السلام علیکم! میں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں! اور فرمانے لگے میں ابھی ابھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا ابوالعباس گزشتہ شب اہل صارفین میں عثمان نامی شخص جذب کی کیفیت میں تھا کہ آسمان سے آواز آئی عثمان میرے بندے کو مرحبا کہو! اس نے عہد کیا میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔

خضر! جایئے اور اسے میرے پاس لے آیئے۔ پھر فرمایا! اے عثمان! حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانہ میں سیدالعارفین ہیں ان کی ملازمت اختیار کرلو! مجھے ابھی خبر بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا پھر آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا اس شخص کا استقبال کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی زبانی جذب و سلوک کی منزل تک پہنچایا اور جسے خیر کثیر سے نواز دیا پھر مجھے خصوصی خرقہ پہنا کر ایک ماہ تک خلوت خانے میں رکھا مجھے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طرف سے خیر کثیر کی عظیم دولت عطا ہوئی۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر ذوالقرنین کی خالہ کے صاحبزادے اور اس کے وزیر و مشیر تھے بعض کا قول ہے ذوالقرنین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان زمانے میں گزرے ہیں اور وہ ان چار شخصوں میں سے تھے جو تمام دنیا کے حکمران رہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام' بخت نصر اور نمرود اور پانچویں اس امت میں سے حضرت امام مہدی ہوں گے جو روئے زمین پر حکمرانی فرمائیں گے (انشاء اللہ العزیز)

حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام قیامت تک باقی رہیں گے حضرت خضر دریاروں میں دورہ کرتے رہتے ہیں جو ان میں راہ بھول جاتے ہیں یہ رہنمائی فرماتے ہیں اور حضرت الیاس پہاڑوں میں دورہ فرماتے ہیں جو ان میں راہ بھول جائیں یہ ان کی رہنمائی کرتے ہیں دونوں کا کام دن کے وقت ہوتا ہے رات کو وہ یاجوج وماجوج کے قریب چلے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں یاجوج ماجوج کی خوراک سانپ ہیں اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم فرماتا ہے وہ سانپوں کو جنگلات سے اٹھاکر ان کے پاس جا پھینکتی ہیں اور وہ انہیں ہڑپ کرجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ کی رسالت اُن تک پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا شب معراج میرا ان پر گزرا ہوا میں نے ان پر سلام پیش کیا انہوں نے انکار کیا۔

ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ

حضرت مولف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں صلاح الارواح میں ہم نے بالتفصیل درج کیا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ذوالقرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک ہے بعض نے مرزبان درج کیا ہے ذوالقرنین اس لئے مشہور ہوا کہ وہ مشرق و مغرب تک حکمران رہا بعض نے کہا وہ دو سو سال تک حکمران رہا اور قرن ایک صدی کو کہتے ہیں قرنین دو صدیاں' اسی بناء پر ذوالقرنین معروف ہوا۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد تغرب فی عین حمئۃ یہاں تک کہ وہ جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے وہاں تک پہنچا' حتی اذابلغ مغرب الشمس حتی اذابلغ مطلع الشمس اس سے مراد یہ نہیں کہ اس نے آفتاب کو چھو لیا یعنی وہ روئے زمین کے ایسے مقام تک جا پہنچا جہاں زمین کا آغاز اور انجام ہے! جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان زمین سے متصل ہے بلکہ وہ زمین کے نیچے جارہا ہے حالانکہ ایسے بالکل نہیں' بحری جہاز میں مسافر جب سورج کو دیکھتا ہے تو اسے ایسے ہی معلوم ہوتا ہے جیسے آفتاب کے طلوع و غروب کا مرکز سمندر ہی ہے (راقم السطور مترجم غفرلہ' عرض گزار ہے یہ منظر میری آنکھوں نے بھی دیکھا جب 1972ء میں پہلی بار حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو سفینہ حجاج کے ذریعے سمندری مناظر دیکھے پندرہ دن مسلسل شب و روز سمندری ہواؤں سے لطف اندوز رہا یہ بہت بڑا جہاز تھا تقریباً اور لوڈنگ کے باعث ساڑھے پانچ ہزار حجاج کرام مرد و زن معہ عملہ سوار تھے ہر ایک کے لئے طعام اور خوراک کا انتظام تھا۔ نیز ہر حاجی کے پاس اپنا ذاتی سامان بھی خاصا تھا مگر ہزاروں ٹن وزنی جہاز میں محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ بوجھ زیادہ ہے جہاز کی چھت پر چڑھ کر جب سمندر کا نظارہ کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کی یاد کچھ زیادہ ہوجاتی سورج کے طلوع و غروب کا حسین منظر بھلایا نہیں جاسکتا یوں مغرب کے وقت محسوس ہوتا سورج سمندر میں چھپ رہا ہے ر طلوع ہوتا دکھائی دیتا تو محسوس ہوتا سمندر سے نکل رہا ہے بس رات کو اس نے سمندری میں ہی چھپ کر چند گھنٹے آرام کیا ہے واللہ غالب علی امرہ'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(تابش قصوری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے بیت اللہ شریف کے غلاف کو تھامے ایک شخص کو یوں مناجات کرتے سنا۔ اے وہ ذات کریم جسے ایک شان دوسری شان سے غافل نہیں کرتی یا ایک سے سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا۔ یعنی بیک وقت ہر ایک کی بات سننے والے مولیٰ اے وہ ذات سمیع و علیم! کسی کا رونا تجھے عاجز نہیں کر سکتا مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور رحمت کی مٹھاس سے بہرہ مند فرما۔!

میں نے اسے کہا یہ کلمات دوبارہ کہئے تو اس نے دوسری بار انہی کلمات کو دہراتے ہوئے مزید کہا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے! میں سمجھ گیا یہ حضرت خضر ہیں پھر انہوں نے مزید کہا جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ' بارش کے قطروں' صحراؤں کی ریت اور درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

یااللہ یا رحمٰن کا وظیفہ

حضرت امام یافعی علیہ الرحمتہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں جمعتہ المبارک کے دن بعد نماز عصر بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں دو ایسے آدمی دیکھے جن میں ایک تو عام انسانوں کی طرح تھے اور دوسرے بڑے طویل القامت ان کا چہرہ ہاتھ بھر کشادہ تھا میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگے میں خضر ہوں اور یہ حضرت الیاس ہیں پھر کہنے لگے جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر ادا کر کے قبلہ رو ہو کر یااللہ' یاالرحمٰن کا وظیفہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب چھپ جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا اسے عطا کیا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت الیاس ہر سال حج کرتے ہیں ایک بار آب زمزم پیتے ہیں جو انہیں سال بھر پیاس سے بے نیاز رکھتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پاک تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک لاکھ تعداد سے زائد ہو چکے تھے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور کے وقت صحابہ کرام کی تعداد ساٹھ ہزار تھی تیس ہزار مدینہ طیبہ اور تیس ہزار دیگر مقامات میں مقیم تھے اسے امام ذہبی میں تجرید میں رقم فرمایا ہے حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت ابوذرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام درج فرماتے ہیں۔

حضرت ابو منصور بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اکابر اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ امت محمدیہ میں سب سے افضل خلفاء اربعہ پھر عشرہ مبشرہ ان کے بعد اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

چار چراغ

حضرت سالم بن عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں میں نے خواب میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا ہر نبی کے پاس چار چراغ ہیں اور ان کے اصحاب کے پاس ایک ایک چراغ روشن ہے ایک نبی کو دیکھا جن کے لئے مشرق و مغرب روشن ہیں اور ان کے سر پر چراغ منور ہے اور ان کے صحابہ کرام کے ہاتھوں چار چار چراغ ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب آیا یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت کعب احبار یہ خواب سن رہے تھے بولے تو نے یہ روایت کہاں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیکھی حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے یہ خواب دیکھا ہے اس پر حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اسے توریت میں پڑھا ہے۔

اہل جنت کی صفیں

حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں 80 صفیں تو میری امت کی ہوں گی۔

جنتی زیادہ یا جہنمی؟

اگر پوچھا جائے کہ لوگ جنت میں زیادہ ہوں گے یا دوزخ میں جانے والوں کی کثرت ہوگی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں الاالذین آمنوا عملواالصالحات وقلیل ماھم بیشک ان کے سوا جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے وہ کم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا باقی جہنمی ! اسے حضرت امام رازی سورۂ نساء کی تفسیر میں درج فرمایا ہے! (تفصیل کے لئے متن کی طرف رجوع کریں)

وہ اعمال جن کے باعث دوزخ حرام ہوجاتا ہے

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی چیزیں بکثرت ہیں مگر میں یہاں بالکل تھوڑی سے درج کروں گا اور ان میں سے بھی وہ جو باآسانی کی جاسکتی ہوں۔

گناہ معاف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دو بندے جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپس میں محبت کرتے ہوں اور ایک دوسرے سے ملاقات کریں مصافحہ کریں پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تو یہ ہو نہیں سکتا ان کے الگ ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف نہ فرما دے!

(رواہ ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ)

بخاری شریف میں ہے جس شخص نے جہاد میں قدم رکھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ حرام ٹھہرا دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز ظہر پڑھنے سے قبل اور بعد چار چار رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرما دیتا ہے۔

نیز فرمایا جو شخص بعد از زوال آفتاب چار رکعت عمدہ قرات و رکوع اور سجدے سے بجا لاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ساری رات اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے بعد از زوال آفتاب چار رکعتیں فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی پڑھتے ہوئے ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کے مال و اولاد' دین' دنیا کو محفوظ فرما دیتا ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے جس امتی نے عصر سے قبل چار رکعت ادا کیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا حقدار بن گیا۔

عوارف المعارف میں ہے کہ نماز عصر سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے فاتحہ کے بعد اذازلزلت الارض کی قرات کرے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے جو نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا کرتا ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر ادا کر کے اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کسی سے سوا اچھی بات کے کچھ نہ کہے۔ پھر چاشت کی دو رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مقدار میں ہوں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہو۔

نیز مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے پوشیدہ رکھے گا! (رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ اور اس کے درمیان سات خندق حائل کردیتا ہے۔ جب کہ ایک خندق کا فاصلہ ایسے ہوگا جیسے زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

طبقات الاتقیاء میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غروب آفتاب کے وقت دریا کے کنارے باآواز بلند تکبیر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دریار کے ہر قطرہ پر دس دس نیکیاں عطا فرماتا ہے دس گناہ محو کردیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے (کتاب الذریعہ لابن اعماد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے بھائی کی تعظیم کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ اس نیت سے بچھائے کہ اسے مٹی نہ لگے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے بچالے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکثرت اپنے بھائی بنالو! کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم و کرم والا ہے اور اپنے بندے سے اس بناء پر حیاء فرمائے گا اسے اس کے بھائیوں کے درمیان شرمسار کرے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ دسترخوان پر دیر تک بیٹھو یہی وہ ساعت ہے جو تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتی (یعنی عمر میں اضافہ ہوتا ہے) نیز فرمایا بھائیوں کے ساتھ ملکر کھانا کھانے میں شفا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لاالہ الااللہ العلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمداللہ رب العالمین کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ صبح کے وقت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی بندہ عرض کرتا ہے اے وہ ذات کریم جو اپنے بندوں کو آزاد کرنے والی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمایا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا کوئی رہائی اور آزادی دینے والا نہیں! لہٰذا تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو آزاد فرما دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ ایک بار رکوع میں کہتا ہے سبحان ربی العظیم تو اللہ تعالیٰ اس کے تہائی حصہ بدن کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے جب دوسری بار کہتا ہے تو دوسرا تہائی حصہ آزاد جب تیسری بار کہتا ہے تو تمام جسم کو آزادی عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ عزت و فضیلت عطا فرمائے اور وہ اس کا حق نہ پہچانے تو وہ اس سے چھین لیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ کھانے کا برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ برتن بھی اسی کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے الٰہی اسے دوزخ سے آزاد رکھ جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا کیونکہ خالی برتن کو شیطان چاٹتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانے والے برتن کو کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیتا ہے اسی طرح انگلیوں کو بھی تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت پیدا فرما دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت محبوب ہے کہ دسترخوان پر کسی مسلمان غلام، بی بی اور بچوں کے ساتھ بیٹھے اور سبھی ملکر کھائیں جب تک وہ دسترخوان پر رہیں گے اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ رحمت مبذول رکھے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نگاہ محبت سے دیکھتا ہے وہ نظر پھیرنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جس مسلمان کی تمہارے دل میں محبت ہو اسے آگاہ نہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے خیانت کا مرتکب ہوا۔

سب سے عاجز اور غریب آدمی وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت نہ کرے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دل تو چوپایوں کی طرح ہیں جو ان سے الفت و محبت کرتا ہے وہ اس کی طرف لپکتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا آتا تو آپ فرمایا کرتے اے وسیع مغفرت والے، بخشش فرما۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت گرم کھانے کو ناپسند فرماتے اور ارشاد ہوتا کھانا ٹھنڈا کھایا کرو گرم کھانے میں برکت نہیں! ٹھنڈا کھانا دوا بھی ہے اور غذا بھی!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے پر پھونکیں مارنا برکات کو اڑانا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لطیفہ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ سے ایک اونٹنی اور ایک بکری کا طالب ہوں تاکہ میرا سفر آسان ہو اور بکری سے دودھ حاصل کروں آپ نے فرمایا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا سے بھی گیا گزرا ہے۔

عرض کیا بڑھیا کا قصہ کیا ہے آپ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو چاند چھپ گیا پوچھایہ کیا ہوا! علماء نے عرض کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم اس وقت تک باہر نہیں نکلو گے جب تک اپنے ساتھ میرا جسم پاک نہ لے جائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم اقدس کی کون نشاندہی کرے گا لوگوں نے کہا ان کی قبر کا علم سوائے ایک بڑھیا کے کسی اور کو نہیں ہے' آپ اس بڑھیا کے ہاں پہنچے اور قبر کا نشان پوچھا تو بڑھیا نے کہا جب تک مجھے اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کا وعدہ نہیں کرتے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار شریف کا پتہ نہیں دیتی۔ چنانچہ آپ نے باذن ربی وعدہ فرمایا اور اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کردی (حضور نے اس شخص سے کہا اونٹنی اور بکری کا سوال تو معمولی ہے تو اس بڑھیا سے بھی عاجز ہے مجھ سے تو جنت وغیرہ بھی طلب کرتے دلا دیتا)

علم سے دوسروں پر شرف حاصل ہوتا ہے جیسے بڑھیا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار اقدس کا علم تھا تو اسے تمام مصریوں پر یوں شرف حاصل ہوا کہ جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جوار میں ہوگی۔!

برکات علم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی غرض سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علم دین حاصل کرتا ہے وہ اس دنیا سے نہیں نکلے گا۔ مگر اس کا علم غالب آجائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین حاصل کرنا روزے رکھنے اور رات کے قیام کرنے کی مثل ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین کا کوئی بھی شعبہ سیکھنا کوہ ابوقبیس کے برابر سونا ہو جانے سے بہتر ہے یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کردیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علم کی قوت سے پلصراط سے گزرنے میں سہولت ہوگی (امام رازی علیہ الرحمتہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت کے لئے دعائے مغفرت کرنا اس کے نامہ اعمال میں پوری امت کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اپنے مولیٰ کی اطاعت پر کمربستہ ہوتا ہے وہ اپنی خواہشات کو قربان کردیتا ہے جس کے باعث اس کا مقام جنت ہے۔

جو اپنے مولیٰ کی نافرمانی و سرکشی میں مبتلا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی رسی کو ڈھیلا کردیتا ہے (تاکہ اس کا کوئی عذر نہ رہے) پھر وہ شیطان و نفس کا تابع مہمل بن کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیتا ہے۔

حضرت ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تمہاری کیا طلب ہے وہ بولے جو اور کھجوریں!

حضرت ابن کعب فرماتے ہیں میں نے انہیں کھلایا کہ وہ خوش ہو گئے جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا جب کوئی اپنے مسلمان بھائی پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے احسان کرتا ہے اور وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسے سے کوئی شکرانہ وغیرہ کا طالب نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر تک اللہ تعالیٰ تسبیح و تہلیل اور استغفار کرتے رہتے ہیں اور ان کی تمام عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے جنت الخلد مرحمت فرماتا اور ایسے مقام سے انہیں چیزیں عنایت فرماتا ہے جسے فنا نہیں یعنی جنت سے! مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں براء ابن مالک کا ذکر میں تہذیب اسماء والغات میں نہیں دیکھ پایا البتہ حضرت براء ابن عاذب کا تذکرہ دیکھا ہے ان سے پانچ صد احادیث مروی ہیں وہ صحابی اور صحابی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابن کعب ایک سو چونسٹھ احادیث کے راوی ہیں (رضی اللہ عنہ)

یارب الارباب

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب بندہ یارب الارباب پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے میں حاضر ہوں طلب کر عطا ہوگا۔

لہٰذا اس حدیث کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے یارب الارباب ہمیں اپنی خوشنودی کے صدقے اپنے حبیب کی رضا کے مطابق شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرما' حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کی اس کاوش کو شرف قبول سے نوازا اور ہمیں اپنی رحمت و برکات سے بہرہ مند فرما اپنے محبوب کی محبت اور اطاعت نصیب فرما' میری اس حقیر سی کوشش کو امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے باریاب بنا' اپنے گھر کا حج اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں ہمیشگی عنایت فرما' قارئین کی نیک خواہشات کو پایہ تکمیل سے نواز اور جنت میں عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے زمرہ میں شامل فرما۔ امین (تابش قصوری)

جنت کے احوال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وسارعوا الٰی مغفرۃ من ربکم وجنت عرضھا کعرض السمٰوت والارض! ایمان والو! اپنے رب کی مغرفت کو جلد حاصل کرو اور جنت کو بھی جس کا عرض زمین و آسمانوں کے برابر ہے۔

یعنی فرمانبرداری' تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے مغفرت حاصل کرو!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما فرماتے ہیں اگر تمام آسمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ جنت کا عرض بنے گا۔

علامہ طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی تو اسے حکم دیا گیا کھل جا اس نے عرض کیا کہاں تک حکم ہوا ایک لاکھ سال کی مسافت پر پھر ارشاد فرمایا کھل جا عرض کیا کس قدر فرمایا میری رحمت کی مقدار سے بھی زیادہ پس وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث ہمیشہ وسیع و کشادہ ہوتی رہے گی۔ اس کا کہیں اختتام نہیں جیسے رب کی رحمت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ناصرالدین سمرقندی رحمہ اللہ علیہ کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد قل لوکان البحر مداداً لکمات ربی لنفدالبحر قبل ان تنفد کلمات ربی کے متعلق دیکھا ہے کہ اگر سمندر ان چیزوں کی تحریر کے لئے سیاہی بن جائیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے مخصوص فرمایا ہے تو سمندر ختم ہوجائیں گے مگر ایمانداروں کا ثواب مکمل تحریر نہیں ہوسکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا بیان ہے جنت اس تیزی سے وسیع و کشادہ ہوتی رہتی ہے جیسے کمان سے تیر تیزی سے نکل جاتا ہے۔

موت کی تلخی اور جنت کی نعمتیں

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں سے نکالا گیا تو ان کے بھائیوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے مارپیٹ شروع کردی فرشتوں نے عرض کیا الٰہی! یہ بلاسبب یوسف کو مارتے ہیں ارشاد ہوا یہ مار ملک مصر کی سلطنت اور خزانوں کے مقابل بہت کم ہے۔

اسی طرح جب ایماندار سکرات موت کی تلخی برداشت کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یااللہ تیرا بندہ موت کی سختیوں میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تکلیف جنت کی نعمتوں کی نسبت بہت کم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ مقام صدق میں میرے اولیاء کو لائیں۔ انہیں اپنے اپنے جنتی مقام سے بارگاہ الہیہ میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ لوگ کیا چاہتے ہیں عرض گزار ہوں گے تیرے دیدار کے طالب ہیں تیرے ساتھ ہمکلامی کی لذت سے شادکام ہونا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے سراٹھائیں اور اپنے حبیب کی زیارت سے لطف اندوز ہوں نیز ارشاد ہوگا۔

اے گروہ اولیاء میں رب الارباب ہوں جب تم روئے کریم کا مشاہدہ کرو تو سجدے میں چلے جانا' بعدہ حکم ہوگا اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ اور اپنے حبیب کی طرف نگاہ کرو! یہ مشقت کا گھر نہیں! تم میرے دوست ہو۔ یہ میری جنت ہے پھر ان کے لئے دسترخوان سجایا جائے گا غلماں خدمت کے لئے کمربستہ ہوں گے اولیاء کرام کھاتے اور اپنے محبوب رب کی زیارت سے مشرف ہوتے جائیں گے۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے مولیٰ و مالک تیرا قرآن کریم میں ہمارے ساتھ عہد تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے ارشاد ہوگا اے علی' میرے ولی تو نے سچ کہا مطمئن رہئے اور سکون و اطمینان سے میری نعمتوں سے محظوظ ہوجایئے اور شرابا" طھورا سے لذت حاصل کریں پھر پیالے ازخود ان کے منہ سے لگیں گے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر ارشاد ہوگا! میرے اولیاء مزید طلب کرو! وہ عرض گزار ہوں گے ہم لحن داؤدی سے مستفیض ہونا چاہتے حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا حکم ہوگا اور وہ پڑھنا شروع کریں گے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون یلبسون من سندس واستبرق متقابلین یقیناً متقین جنت کے چشموں پر امن و سکون کے ساتھ روح پرور مقام پر قیام پذیر اور نہایت عمدہ' خوبصورت ریشمی ملبوسات سے مرصع ہوں گے۔ یہ آیت کریمہ سنتے ہی وجدو طرب میں آ کر پرواز کرنے لگیں گے اور وہ دو سو سال تک محو پرواز رہیں گے۔

نیز ارشاد ہوگا کیا تم میری باتیں مجھ سے سننے کے خواہش مند ہیں وہ عرض گزار ہوں گے! کیوں نہیں ضرور کرم فرمایئے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ انا الرحمٰن الرحیم' الرحمٰن علم القرآن یہ سنتے ہی ایک ہزار سال تک ملکوت میں حیران و ششدر رہیں گے آپ پڑھ چکے ہیں کہ سورۂ الرحمٰن عروس قرآن ہے۔

جنتی عورتیں اور ان کی عمر

اللہ تعالیٰ جنتی عورتوں کو باکرہ کی حیثیت عطا فرمائے گا وہ اپنے شوہروں کی شیدا ہوں گی ان تمام کی عمر 33 سال ہوگی جنتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت عمر تھی قدوقامت حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ہوگا یعنی طول ساٹھ اور عرض سات ہاتھ' حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام سا! اور اخلاق میں صاحب خلق عظیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مظہر ہوں گے آواز حضرت داؤد علیہ السلام ایسی ہوگی۔ جنتی عورتیں سفید مروارید کے کے بالاخانوں سے اتر کر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں حاضر ہوں گی جنتی لوگ مشک و عنبر کے میدان میں سنہری کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے مردوں اور عورتوں کے درمیان نورانی حجاب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگا اللہ تعالیٰ ہر ایک جنتی کی حوصلہ افزائی کے لئے خود سلام سے نوازے گا اور اسی طرح عورتوں کی بھی دلجمعی فرمائے گا اور انہیں حکم ہوگا میرے محبوبوں اور اولیاء کا خیر مقدم کرو' ان کی خدمت انجام دو۔ پھر اللہ تعالیٰ مہمانی فرمائے گا فرشتوں کو ارشاد ہوگا نغمات توحید و رسالت کے لئے حورعین کو لاؤ تاکہ ان کی پرکشش آواز اور نغمہ سرائی کے لے سے خوب وجد و طرب سے شاد کام ہوں جب اس کیفیت سے لطف اندوز ہوکر اپنی اصلی حالت پر آئیں گے تو عرض گزار ہوں گے۔

اے ہمارے رب ہماری گزارش ہے کہ ان سے ہمیں اپنا کلام سنوائیں حکم ہوگا اے داؤد انہیں ذرا میرا کلام پھر سنایئے وہ منبر پر زبور پڑھیں گے لوگ مستی کے عالم میں وجد کناں ہوں گے جب ہوش میں آئیں گے تو فرمایا جائے گا اس سے بھی زیادہ پاکیزہ آواز سنئے! پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ فرمائے آیئے منبر پر جلوہ فرمایئے اور سورۂ طٰہٰ یٰس کی تلاوت سے محظوظ فرمایئے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شان سے تلاوت فرمائیں گے کہ آپ کی آواز سرور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے ستر گنا بڑھ کر ہوگی لوگ سنتے ہی جھومنے لگیں گے کرسیاں بھی حرکت کرتی ہوں گی جب پھر سکون و قرار میں آئیں گے تو ارشاد ہوگا اس سے بھی زیادہ پرکشش آواز میں کلام سماعت کرنا چاہتے ہیں؟ عرض گزار ہوں گے ہمارے خالق و مالک ہمیں ضرور سنوائیں تو اللہ تعالیٰ ازخود سورۂ انعام کی تلاوت سے نوازنا شروع کرے گا جسے اس کی شان کے لائق ہے لوگ مستی کے عالم میں ہوں گے جنتی درخت' محلات اور ہر چیز وجد کناں ہوگی عرش ہلنے لگے گا میرے بندو! بتاؤ میں کون ہوں! سبھی بیک زبان پکار اٹھیں گے الٰہی تو ہمارا رب ہے' ارشاد ہوگا! میں سلام اور تم مسلمان ہو! پھر ہر ایک کو اپنی اپنی منزل کی طرف جانے کا حکم ہوگا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جنتی سواریاں حاضر ہوں گی ہر ایک اپنے اپنے مقام و مسکن کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کرتے جائیں گے۔

آٹھ جنتیں؟

(1) پہلی جنت دارالجلال سفید مروارید سے تیارشدہ (2) دوسری جنت دارالسلام یاقوت سرخ سے تیارشدہ (3) تیسری جنت' جنت الماوئی سبز زبرجد سے بنائی گئی (4) جنت الخلد مرجان زرد سے بنائی گئی۔ (5) جنت النعیم سفید چاندی سے تیار (6) جنت الفردوس' سرخ سونے کی بنی ہوئی (7) جنت عدنی سفید موتیوں سے تیارشدہ (8) جنت دارالقرار' مرجان سے بنی ہوئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جنت کے محلات آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور اس میں نہریں بھی اتنی ہی ہیں جب کہ ایک نہر' نہر رحمت ہے جو تمام جنتوں کو سیراب کرتی ہے۔

جنت میں علماء کی ضرورت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جنتیوں کو علماء کرام کی ایسے ہی ضرورت پڑے گی جیسے دنیا میں ہوا کرتی ہے! اس لئے کہ انہیں ہر جمعتہ المبارک میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا لوگوں مجھ سے جو چاہو طلب کرو جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے ان سے دریافت کریں گے ہمیں آگاہ فرمایئے ہم اللہ تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کرام مطلع فرمائیں گے فلاں فلاں چیز اپنے رب سے طلب کرو!

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء کرام جنت کی چابی اور انبیاء کرام کے خلفاء ہیں آپ فرماتے ہیں ان کا علم جنت کی چابی اگر کوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خواب میں دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں چابی ہے تو اسے علم دین حاصل ہوگا!

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے اہل علم روزانہ جنت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کریں گے موتیوں، جواہر، یاقوت، سونے اور چاندی کے مرصع منبروں پر بیٹھ کر تلاوت قرآن کریم میں مصروف ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حاملین قرآن وہ ہیں جنہیں قرآن کریم کے مطالب و معانی یاد ہوں اسے امام رازی نے اپنی تفسیر میں رقم فرمایا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے دونوں کیواڑوں کا درمیانی فاصلہ ایسے ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے ایک روایت میں مشرق و مغرب کے فاصلہ کا ذکر آیا ہے۔

بخاری شریف میں ان کا درمیانی فاصلہ بتاتے ہوئے درج ہے جیسے مکہ مکرمہ اور بصرہ کا ہے ایک اور کتاب میں چالیس میل کا ذکر بھی آیا ہے اختلاف روایات سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے بعض دروازے کی درمیانی مسافت ایسے ہی ہو! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

برکات وضو

ترمذی شریف میں ہے جو شخص بعد از وضو یہ کلمات پڑھ لے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں (اب اس کی مرضی جس سے چاہے داخل ہو) کلمات یہ ہیں اشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیہ۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کا دن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے رب نے فردوس اعلیٰ میں ایک وادی تیار کی ہے جس میں مشک کے پہاڑ ہیں جمعہ کے دن نور کے منبروں پر انبیاء و مرسلین جلوہ افروز ہوں گے سنہری کرسیوں پر صدیقین بیٹھیں گے وہ وادی انبیاء و مرسلین اور صدیقین سے بھر جائے گی وہ منبر یاقوت و زبرجد سے منقش ہوں گے پھر بالاخانوں سے لوگ اتریں گے اور مشک کے پہاڑوں کے دامن میں جمع ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں گے اور حمد وثنائے خداوندی بجا لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری کیا آرزو ہے وہ عرض گزار ہوں گے الٰہی! ہم تیری رضا کے طالب ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رضا ہی نے تمہیں اس مقام پر پہنچایا ہے اب میں تجھے اپنی طرف سے مزید اکرام و اعزاز سے نوازتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی تجلی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بے حجاب زیارت سے مشرف ہوں گے اس بناء انہیں جمعہ کا دن محبوب ترین ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روئی ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت کی زیادہ سے زیادہ طلب کرو، جہنم سے بچنے کی بکثرت دعا مانگا کرو۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو شخص یہ دعا اللھم انی اسئلک الجنۃ التی ظلھا عرشک ونورھا وجھک وحشرھا رحمتک، سات بار شب و روز پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت ۔ یہ نوازے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی ان میں 80 صفیں میری امت کی ہوں گی جب کہ چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے تم لوگ جنتیوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا چوھائی حصہ ہوں گے بلکہ اہل جنت میں آدھے تم بلکہ نصف ثانی میں بھی تمہارا حصہ ہوگا۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ سے نقل کرنے کے بعد رقم فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کی نظیر بخاری شریف میں بھی ملتی ہے علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری میں ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیک وقت کیوں نہ فرمایا کہ اہل جنت میں تم نصف ہو جواب میں لکھتے ہیں کہ اس انداز میں سننے والوں کے دل میں قدرومنزلت بڑھتی ہے اور ان کے اعزازاکرام میں اضافہ ہوتا ہے یہ ایک قسم کا مبالغہ ہے کیونکہ سائل کو بار بار عطا کرنے میں اسے اور لطف حاصل ہوتا ہے اس کے دل میں فرحت و انبساط بڑھتا ہے اس بناء پر انہیں اللہ تعالیٰ کے شکر کی تجدید کا موقع ملتا ہے۔

بیان کرتے ہیں صحابہ کرام یہ بشارت سنتے ہی نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلاحساب و کتاب بخشنے اور جنت میں بلامشقت داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے۔

یہ سنتے ہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ کی طلب فرماتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ آپ نے فرمایا میں نے زیادہ کی تمنا کی ہے وہ عطاء فرمائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ بخشش کا وعدہ لے لیتے تو آپ نے فرمایا ستر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار مزید جائیں گے۔ عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ید قدرت سے تین بار لوگوں کو اٹھائے گا اور جنت میں داخل کرے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ اور زیادہ فرمایئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے! عمر! رہنے دو! یہی کافی ہے! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارے! صدیق، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے رب کے فضل و کرم سے زیادہ کرنے دو گویا کہ۔

تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمارا کام ہوجائے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اس ذات وحدہ لاشریک کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہمارے رب کے ید قدرت میں تو ایک ہی مرتبہ تمام مخلوق سما سکتی ہے۔

صدیق اکبر کا حسین خواب

کتاب الحقائق میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر حاضر تھے آپ پر نیند کا غلبہ ہوا تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے، حضرت سیدنا فاروق رضی اللہ تعالیٰ، عنہ وہاں حاضر ہوئے دیکھا صدیق اکبر خواب کی حالت میں باتیں کررہے ہیں انہوں نے جگا دیا' آپ نے فرمایا! یا عمر! آپ نے میری پرسکون نیند منقطع کردی اس وقت میں عرش اعظم کے نیچے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محو گفتگو تھا جبکہ آپ بڑی لجاجت سے اللہ تعالیٰ سے امت کے لئے بخشش طلب فرمارہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کو مراد پوری کرنے دیجئے آواز آئی! میرے حبیب! آپ نے جو مانگا میں نے عطا کیا یہ کلمہ دوبار فرمایا تھا کہ عمر تو نے مجھے جگا دیا' پس مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے کس قدر عطا فرمایا ہے روضہ مقدسہ سے آواز آئی مجھے سب کچھ عطا فرمایا گیا ہے۔

اسم اعظم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمایئے اس پر ان کے پاس وحی آئی اے موسیٰ علیہ السلام اگر تم میری مقبولیت کے طالب ہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھئے۔ یاعلام السرائر یامقلب القلوب یانورالنور یادائم کل شی یزول غیرک یاحی یاقیوم کل حی یموت سواک۔

بعض عارفین نے اسم اعظم اسے قرار دیا ہے۔ اللھم انت الذی لا الہ الاانت یاذاالمعارج اسئلک بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ویاانزلتہ فی لیلۃ القدر ان تجعل لی من امری فرجا ومخرجا واسئلک ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد و ان تغفرلی خطیئتی وا تقبل توبتی یاارحم الرحمین

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ غنیہ میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بابت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم میں بس اتنا سا فرق ہے جیسے آنکھ میں سفیدی اور سیاہی کا قربت کے لحاظ سے۔

شمس المعارف میں ہے جب بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے جنت پکارتی ہے لبیک وسعدیک الٰہی اسے میرے پاس بھیج دینا۔

کتاب البرکتہ میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کہتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا۔ نیز اللہ تعالیٰ اس سے ستر بلائیں دور کرتا ہے جن میں ادنیٰ جذام ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کتاب البرکت ہی مذکور ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ہر مرض کی شفا، ہر دکھ کا مداوا، ہر قسم کے فقر سے نجات، دوزخ سے آڑ، دھنسے اور مسخ ہونے سے امان بنایا ہے جب تک وہ اسے پڑھتے رہیں گے نیز جس کے آغاز میں اسے پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں ہوتی۔

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار رہا کہ مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمائے ایک رات میں ستاروں سے آسمان پر مکتوب پایا یاحی یاقیوم یاذالجلال والاکرام یابدیع السمٰوات والارض اور ساتھ ہی ہاتف غیبی نے ندا کی یہی اسم اعظم ہے۔

حضرت غالب، قطعان رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں دس سال تک اسم اعظم کے حصول کی درخواست کرتا رہا۔ الٰہی مجھے وہ اسم معلٰی عطا فرمایئے جس کے وسیلے سے دعا قبول ہو اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی التجا کروں پوری ہو، پھر مجھے تین راتیں مسلسل کوئی کہہ کر مجھے کہتا یہ پڑھتے رہا کرو! یافارج الھم یاکاشف الغم یاصادق الوعد یاموفیا بالعھد یاحی یاقیوم لاالہ الاانت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں کسی نے عرض کیا، ہمیں ایسے کلمات عنایت فرمایئے جن کے توسل سے جو دعا مانگی جائے قبول ہو! آپ نے فرمایا یہ پڑھا کریں اللھم انی اسئلک باسمک الاعلٰی الاعز الاجل الاکرم۔

حضرت ابوحازم رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اذان سن کر ان کلمات کو پڑھا کرے اسے اللہ تعالیٰ بلاحساب و کتاب جنت عطا فرمائے گا۔ لاالہ الاانت وحدہ لاشریک لہ کل شی ھالک الاوجھہ اللھم انت الذی سنت

علی بهذه الشهادة وماشهدت بها الالک ولایتقبلها غیرک منی
فاجعلها قربته عندک وحجابًا من نارک وغفرلی ولوالدی ولکل
مومن وموَمنة برحمتک یاارحم الراحمین انک علی کل شئی قدیر۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس کتاب نزہتہ المجالس کو اس لئے ان کلمات پر مکمل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا آخری کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی کریمی میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ اسی کلمہ پر فرمائے گا اس بناء پر کہ وہ خود فرماتا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان،نیکی کا بدلہ نیک ہے۔

حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس پر میں اپنی توحید و معرفت کاانعام کرتاہوں اس کی جزا جنت ہے اسے میں اپنی رحمت سے اپنے مقام خاص خطیرہ قدس میں شیریں چشموں سے نوازوں نیز فرمایا جب کوئی بندہ کہتا ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ تو اس کے منہ سے ایک ایسا نور نکلتا ہے جو ایک ستون کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے میرے عرش کے پاس جاوہ عرض گزار ہوتا ہے مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تو میرے پڑھنے والے کو بخشش سے نہیں نوازے گا میں تیری بارگاہ میں ہی کھڑا رہوں گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنے جلال و اکرام کی قسم سن! میں نے تو اسے اسی وقت بخش دیا تھا جب وہ اس کلمے کو اپنی زبان پر لانے کا قصد کررہا تھا۔

حضرت خواص رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک درخت کے نیچے پیاس سے قریب المرگ پایا! تو عرض کیا الٰہی تیری نہروں کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمین پر شمار نہیں تیرے سمندر اکناف و اطراف میں بہہ رہے ہیں اور تیرا یہ بندہ پیاس سے جان بلب ہے؟ اتنے میں اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا۔

اے خواص! اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی ذات عزواکرم کی قسم اگر مجھے مشارق و مغارب بھی پلا دیئے جائیں تب بھی میری پیاس نہیں بجھے گی میری پیاس تو شربت دیدار خداوندی سے ہی بجھ سکتی ہے۔

ہفت دریا گر بنوشم تر نگردد کامِ ما
تشنۂ دیدار راجز شربتِ دیدار نیست

(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اپنے اعمال صالحہ کا پورا پورا اجر لینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس کا ہر مجلس میں آخری کلمہ ہو' سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین' والحمدللّٰہ رب العلمین'

قال مولفه رحمه اللّٰه تعالٰی تم هذالکتاب بحمداللّٰه تعالٰی وعونه وحسن توفیقه والحمداللّٰه وحده وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم تسلیمًا کثیراً دائمًا ابداً لا ینقطع عدد ماکان وعدد مایکون وعدد ماهو کائن فی علم اللّٰه ورضی اللّٰه عن اصحاب رسول اللّٰه اجمعین والحمدللّٰه رب العلمین امین۔

الحمد للہ تعالیٰ' زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس' مکمل ہوا یہ سب اسی کا کرم و فضل اور خاص عنایت ہے' اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت کا نتیجہ ہے' نیز حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کی نظر کرامت کا ثمر ہے کہ یہ ناچیز اس مقبول خاص و عام کتاب کو اردو کا لباس پہنانے کی سعادت سے بہرہ مند ہوا' دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وسلم میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور مسلمانان عالم کو استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔

(۱۷ ماہ شوال المکرم 1418ھ
15 فروری 1998ء پیر بعد نماز فجر)

فقط
قارئین سے دعا کا طالب
محمد منشا تابش قصوری
خطیب جامع مسجد ظفریہ' امام مسجد'
مسجد حیات النبی مزار بابا گاما حیات
مرید کے ضلع شیخوپورہ (پاکستان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)